راہنمائے زندگی

الادب المفرد

تصنیف

امام ابو عبد اللہ محمد بن اسماعیل بخاری

متوفی سنہ ۲۵۶ھ

مترجم

شاہ محمد چشتی

نام کتاب	....	الادب المفرد مترجم
مصنف	....	امام ابو عبداللہ محمد بن اسماعیل بخاری رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ
مترجم	....	شاہ محمد چشتی سبا نوی قصوری
اہتمام اشاعت	....	محسن فقری
سال اشاعت	....	مارچ 2007ء
کمپوزنگ	....	ہجویری کمپوزرز اینڈ ڈیزائنرز
		محمد کاشف جاوید
پرنٹرز	....	اشتیاق اے مشتاق پرنٹرز
قیمت	....	-/50 روپے

ملنے کا پتہ

شبیر برادرز

40۔ اُردو بازار لاہور

حسن ترتیب

عرض ناشر

سب تعریفیں اللہ تعالیٰ کے لیے ہیں جو تمام جہانوں کا پروردگار ہے اور اُسکے محبوب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر لاکھ لاکھ درود اور آپ کی آل واصحاب پر اللہ تعالیٰ کی خاص رحمت ہو۔

فن حدیث میں امام بخاری رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کا ایک خاص مقام ہے ان کی مشہور زمانہ کتاب صحیح بخاری شریف کو کتب حدیث میں زیادہ قبولیت کا شرف حاصل ہوا۔ یہ کتاب الادب المفرد بھی حضرت امام بخاری رحمت اللہ تعالیٰ علیہ کی اپنی روایت کردہ احادیث و آثار کا ایک لاجواب مجموعہ ہے اور یہ احادیث نبوی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم و آثار صحابہ کا انمول ذخیرہ جو تمام ترشخصی اخلاق، خاندانی تعلقات، انسانی حقوق اور آدابِ زندگی کے متعلق ہیں۔ اصل کتاب عربی میں ہے۔ اس کتاب کا اُردو ترجمہ کروا کر قارئین کی خدمت میں پیش کر رہے ہیں شائقین علم حدیث کے لیے ایک لاجواب تحفہ ہے اس لیے ہر ایک کے لیے اس کتاب کو پڑھنا بے حد مفید ہے۔ اس کتاب کی اشاعت کے لیے بھرپور محنت کی گئی ہے۔ اُمید ہے قارئین اس سے مستفید ہوں گے۔

والسلام
محسن فقری
ادارہ پیغام القرآن
۴۰۔ اُردو بازار لاہور

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

اِظہارِ مقصد

حدیث' سرورِ کونین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے قول' فعل اور کسی صحابی کے فعل وغیرہ کی تائید کا نام ہے جس کے ذریعے آپ بغیر بولے اور عمل کئے اپنی بات کہہ جاتے ہیں جو امت کے لئے قابلِ عمل ہوتی ہے۔ رہی یہ بات کہ اس کی اہمیت کیا ہوتی ہے تو تختۂ ارضی کے تمام علماء از اول تا ایں وقت' ہر لحاظ سے اس پر اتفاق کئے ہوئے ہیں کہ پیغامِ الٰہی سے سوجھ بوجھ کا واحد ذریعہ حدیث ہی تو ہے بلکہ آپ بھی اگر قدرے غور کریں تو صاف طور پر پتہ چلتا ہے کہ قرآن کی قرآنیت اور اس کے کلامِ الٰہی ہونے کی تصدیق بھی حدیث ہی کے ذریعے ہوئی ہے' کیا دنیا بھر میں کوئی ایک شخص نظر آتا ہے جو یہ کہہ سکے کہ روحِ کائنات و راحتِ عشاق نبی و رسول حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے علاوہ کسی اور شخص نے اس کے کلام اللہ ہونے کی تصدیق کی ہو؟ یقیناً ایسا شخص نہ ہوا ہے اور نہ ہوگا۔ اب اگر ہم اہمیتِ قرآن تسلیم کرتے ہیں تو یہ بھی ماننا ہوگا کہ قرآن کے اوّلین مخاطب سیدِ عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بھی آفاقی اہمیت کے حامل ہیں' آپ ہی اسے سمجھتے ہیں' اس کے رموز سے واقف ہیں' اسے صحیح طور پر بیان کر جانتے ہیں' اس کے احکام پر عمل کرتے ہیں اور اس کی صحیح اور مکمل نمائندگی کرنے کا حق رکھتے ہیں۔

قرآن کہتا ہے وَمَا یَنۡطِقُ عَنِ الۡهَوٰی اِنۡ هُوَ اِلَّا وَحۡیٌ یُّوۡحٰی کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم وضاحتِ قرآنی کرتے وقت اپنی مرضی پر کاربند نہیں رہے بلکہ صرف اور صرف وحیِ الٰہی کے مطابق بولے ہیں چنانچہ آپ اولین عالم کتاب اللہ ہوئے' قرآن راہِ ہدایت ہے تو آپ اولین ہادی قرار پائے' قرآن چراغ نما ہے تو سب سے اول استفادہ از چراغ آپ ہی کے حصے میں آتا ہے۔

قرآن کو قابلِ عمل بنانا صرف حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا کام تھا اور جن جن طریقوں سے آپ نے اسے قابلِ عمل بنایا ہے' اسے حدیث کہا جاتا ہے چنانچہ زبان کی تشریح حدیثِ قولی کہلاتی ہے' عملی وضاحت حدیثِ فعلی کہلاتی ہے' اور سامنے کام ہونے پر اسے برقرار رکھا ہے تو اسے حدیث تقریری کا نام دیا گیا ہے اور احادیث کا یہ

امام محمد بن اسماعیل بخاری قدس سرہ العزیز

قلمِ مَحبّت: حضرت علامہ صاحبزادہ مفتی محمد محب اللہ نوری مدظلہ
شیخ الحدیث دارالعلوم حنفیہ فریدیہ بصیر پور (اوکاڑہ)

اُمت محمدیہ (علیٰ صاحبها الصلوٰۃ و السلام) میں کتاب اللہ کے بعد جس کتاب کو سب سے زیادہ شہرت اور مقبولیت نصیب ہوئی وہ صحیح بخاری ہے۔ اس کتاب کے مصنف امام بخاری رحمہ اللہ کا شمار اُمتِ مسلمہ کے اکابر محدثین میں ہوتا ہے۔

نام و نسب:

آپ کا نام نامی اسم گرامی ''محمّد'' اور کنیت ''ابو عبداللّٰہ'' ہے جب کہ ''امیر المومنین فی الحدیث'' ''شیخ المحدثین'' اور ''امام المحدثین'' کے القاب سے آپ کو یاد کیا جاتا ہے۔ آپ کا نسب اس طرح ہے۔

"مُحَمَّدُ بْنُ إِسْمَاعِيْلَ بْنِ إِبْرَاهِيْمَ بْنِ الْمُغِيْرَةِ بْنِ بَرْدِزْبَهْ "[1]

بعض نے اسے "بَذْدُزْبَهْ" کہا ہے۔[2]

یہ بخاری زبان کا لفظ ہے جس کا معنی ''کسان'' ہے۔[3]

آپ کے جدامجد (پردادا) مغیرہ بن بردزبہ مجوسی تھے انہوں نے امیر بخارا' ایمان جعفی کے ہاتھ پر اسلام قبول کیا تھا' اسی نسبت سے جعفی مشہور ہوئے۔

امام بخاری کو بھی اسی لئے جعفی کہا جاتا ہے[4] کیونکہ اس زمانہ کا رواج یہ تھا کہ سعادتِ اسلام سے بہرہ یاب ہونے والے شخص کو کلمہ پڑھانے والے کے قبیلے سے منسوب کر دیا جاتا تھا۔[5]

حضرت امام بخاری رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کے والد گرامی صالح بزرگ اور عظیم محدث تھے' طبقہ رابعہ میں اُن کا شمار ہوتا ہے۔[6] آپ بڑے مستجاب الدعوات تھے' بار بار دعا کرتے:

''باری تعالیٰ! میری تمام دعائیں دنیا ہی میں قبول نہ کر لینا' کچھ آخرت کے لئے باقی رکھ لینا۔''[7]

آپ بڑے مال دار اور خوش حال تھے مگر کیا مجال کہ ایک پیسہ بھی حرام یا مشتبہ ہو۔[8]

ولادت و ابتدائی حالات:

امام بخاری ۱۳ شوال المکرم ۱۹۴ھ بعد نمازِ جمعہ بخارا میں پیدا ہوئے۔ صغر سنی ہی میں شفقتِ پدری سے محروم ہو گئے۔ باپ کی وفات کے بعد ان کی پرورش کی تمام تر ذمہ داری والدہ نے سنبھال لی۔ امام بخاری ابھی بچے ہی تھے کہ نابینا ہو گئے۔ والدہ کو بہت پریشانی ہوئی۔ معالجین سے رجوع کیا گیا مگر کوئی علاج کارگر ثابت نہ ہوا تو آپ کی والدہ نے جو بہت عابدہ اور صاحبِ کرامت تھیں اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں دامن پھیلا کر اپنے لختِ جگر کے لئے بصارت مانگی' تو انہیں خواب میں حضرت سیدنا ابراہیم خلیل اللہ علیہ السلام کی زیارت ہوئی۔ انہوں نے فرمایا:

رَدَّ اللّٰهُ عَلٰى وَلَدِكَ بَصَرَهٗ بِكَثْرَةِ دُعَائِكَ اَوْ قَالَ بُكَائِكَ۔

''اللہ تعالیٰ نے تیری کثرتِ دعا یا کثرتِ آہ و زاری کی وجہ سے تیرے بیٹے کی بصارت لوٹا دی ہے۔''

امام بخاری صبح بستر سے اٹھے تو اُن کی آنکھیں درست ہو چکی تھیں۔[9]

طلب علم کے لئے سفر:

امام بخاری ابھی دس برس کے بھی نہ ہوئے تھے کہ ابتدائی تعلیم حاصل کرنے کے بعد دل میں علم حدیث حاصل کرنے کا شوق پیدا ہو گیا۔ چنانچہ آپ نے مختلف محدثین کے ہاں جا کر احادیث حفظ کرنا شروع کر دیں۔ سولہ برس کے ہوئے تو محدث کبیر حضرت عبداللہ بن مبارک اور امام وکیع علیہما الرحمۃ و الرضوان کی کتابیں یاد کر چکے تھے۔ اس کے بعد اپنے بڑے بھائی اور والدہ کی معیت میں حرمین شریفین حاضر ہوئے۔ بھائی اور والدہ تو حج کے بعد بخارا لوٹ گئے مگر امام بخاری حصولِ علم کے لئے وہیں ٹھہر گئے۔ اسی اثناء میں آپ نے ''قضایہ

الصحابة والتابعين " کے عنوان سے کتاب تصنیف کی۔ پھر روضۂ رسول ﷺ کے پاس بیٹھ کر چاندنی راتوں میں "تاریخ کبیر" تصنیف کی۔ تب آپ کی عمر ۱۸ برس تھی۔[۱۰] آپ چھ سال تک حجازِ مقدس میں مقیم رہے۔[۱۱]

امام بخاری نے ۲۱۶ھ میں طلبِ حدیث کے لئے پہلا سفر مکہ مکرمہ کی جانب کیا تھا۔ اس کے بعد آپ نے سماعت و قراءت حدیث کے لئے متعدد بلادِ اسلامیہ کا سفر کیا۔ دو مرتبہ مصر اور شام تشریف لے گئے۔ چار بار بصرہ گئے اور کوفہ و بغداد میں آمد و رفت تو اس کثرت سے رہی کہ اُس کا شمار نہیں۔[۱۲]

اساتذہ:

آپ کے اساتذہ و مشائخ کی تعداد بہت زیادہ ہے۔ خود فرماتے ہیں:

"كَتَبْتُ عَنْ اَلْفٍ وَّثَمَانِيْنَ نَفْسًا لَيْسَ فِيْهِمْ اِلَّا صَاحِبُ حَدِيْثٍ." [۱۳]

"میں نے ایک ہزار اسی (۱۰۸۰) آدمیوں سے حدیثیں نقل کی ہیں جو سب کے سب محدث تھے۔"

آپ نے جن جلیل القدر مشائخ و محدثین سے روایت کی اُن میں اکابر کے علاوہ اماثل و اصاغر بھی شامل ہیں۔ طلبِ علم کا اتنا شوق تھا کہ جس کسی سے بھی حدیث ملتی' لے لیتے' اگرچہ وہ اُن سے کم سن یا اُن کا شاگرد ہی کیوں نہ ہوتا۔

تلامذہ:

امام بخاری کا حلقہ تلامذہ بہت وسیع ہے۔ بخارا سے لے کر حجازِ مقدس تک آپ کے تلامذہ کا سلسلہ پھیلا ہوا ہے۔ بصرہ' کوفہ' بغداد' نیشاپور' سمرقند اور بخارا جو اُس وقت علم و فضل کے مرکز شمار ہوتے تھے۔ امام بخاری وہاں متعدد مرتبہ تشریف لے گئے جہاں دنیائے اسلام کے اطراف و اکناف سے آنے والے لوگ اُن کے حلقۂ درس میں شامل ہوئے اور اُن سے سلسلہ تلمذ قائم کیا۔

فربری کہتے ہیں:

"(براہِ راست) امام بخاری سے اُن کی کتاب صحیح بخاری کی سماعت کرنے والوں کی تعداد نوے ہزار ہے۔" [۱۴]

شیخ عبدالحق محدث دہلوی لکھتے ہیں:

"قریب بصد ہزار کس از بخاری روایت حدیث درانند"
"امام بخاری سے حدیث شریف روایت کرنے والوں کی تعداد ایک لاکھ کے قریب ہے۔"[15]
ابوعلی صالح بن محمد بغدادی اور محمد بن یوسف بن عاصم کہتے ہیں:
"آپ کے درسِ حدیث میں بیک وقت بیس ہزار سے زیادہ افراد شریک ہوتے۔"[16]
حقیقت یہ کہ اعداد و شمار آپ کے تلامذہ کے احصار سے قاصر ہیں۔ صحاح ستہ کے مصنفین میں امام مسلم بن حجاج قشیری (متوفی ۲۶۱ھ)' امام ابوعیسیٰ ترمذی (متوفی ۲۷۹ھ) اور امام عبدالرحمٰن نسائی (متوفی ۳۰۳ھ) کا شمار بھی آپ کے تلامذہ میں ہوتا ہے۔[17]

غیر معمولی ذہانت و حافظہ:

امام بخاری کو اللہ تعالیٰ نے غیر معمولی ذہانت اور بے پناہ قوتِ حافظہ سے نوازا تھا۔ وہ جس کتاب پر نظر ڈالتے وہ حافظہ میں محفوظ ہو جاتی۔ محدثین نے فن حدیث میں آپ کی قابلیت کا بارہا امتحان لیا مگر آپ ہمیشہ سرخرو رہے۔

امام بخاری نے بغداد جانے کا ارادہ کیا' وہاں کے علماء کو آپ کی آمد کا پتا چلا تو انہوں نے آپ کا امتحان لینے کا منصوبہ بنایا۔ چنانچہ ایک سو (۱۰۰) احادیث کے اسناد و متون میں ردوبدل کر کے دس آدمیوں کے ذمہ لگایا کہ ہر شخص دس دس احادیث کو امام بخاری کے سامنے پیش کرے۔ جب آپ کے سامنے طے شدہ پروگرام کے تحت احادیث پیش کی گئیں تو آپ نے "لَا اَدْرِیْ" فرما کر ہر شخص کی پیش کردہ احادیث سے لاعلمی کا اظہار کیا۔ تمام لوگ احادیث سنا چکے تو آپ نے ترتیب وار ہر شخص کی سنائی ہوئی احادیث کو اصل متن اور سند کے ساتھ سنا دیا تو حاضرین دنگ رہ گئے اور دادِ تحسین دیتے ہوئے آپ کی عظمت و فضیلت کا اعتراف کیا۔[18]
آپ کو تین لاکھ احادیث حفظ تھیں۔[19]

عبادت و ریاضت:

امام بخاری بڑے عابد و زاہد اور شب زندہ دار انسان تھے۔ ہر شب تہجد اور وتر کی تیرہ رکعتیں بلاناغہ ادا کرتے۔ رمضان المبارک میں تراویح کی جماعت کراتے۔ ہر رکعت میں بیس آیات تلاوت کر کے پورا قرآن کریم ختم کرتے۔ روزانہ آدھی رات کو اُٹھ کر دس پارے تلاوت کرتے اور ایک قرآن کریم دن کے وقت ہر روز

تلاوت کرنا آپ کا معمول تھا۔[20]

نماز کامل توجہ اور خشوع و خضوع کے ساتھ ادا کرتے۔ ایک مرتبہ نماز سے فارغ ہو کر اپنی قمیص کا دامن اُٹھایا اور شاگرد سے کہا کہ ذرا دیکھنا قمیص کے نیچے کیا ہے؟ شاگرد نے دیکھا تو قمیص کے نیچے شہد کی مکھی تھی جس نے آپ کے جسم پر سولہ' سترہ جگہ ڈنگ لگایا تھا جس کی وجہ سے آپ کا جسم جگہ جگہ سے سوج گیا تھا۔ ابن منیر نے دریافت کیا:

"جب پہلی مرتبہ آپ کو بھڑ نے کاٹا تھا تو آپ نے نماز کیوں نہ توڑ دی؟"

آپ نے فرمایا:

"قرآن کریم کی جو سورت تلاوت کر رہا تھا اُس سے مجھے اتنا ذوق آ رہا تھا کہ مجھے تکلیف کا احساس ہی نہ ہوا۔"[21]

زہد و تقویٰ:

امام بخاری رحمہ اللہ تعالیٰ زہد و تقویٰ اور پرہیزگاری میں اعلیٰ مقام پر فائز تھے۔ غیبت سے ہمیشہ کنارہ کش رہے۔ آپ فرمایا کرتے:

"مجھے توقع ہے کہ میرے نامۂ اعمال میں ایک گناہ بالکل نہیں ہو گا اور وہ غیبت ہے۔ اس بارے میں اللہ تعالیٰ میرا محاسبہ نہیں فرمائے گا۔"[22]

لذائذ دنیا اور عیش و عشرت سے ہمیشہ مجتنب رہے۔ غذائیت کم استعمال کرتے۔ عام طور پر دن بھر میں صرف دو یا تین بادام کھا کر گزارہ کر لیتے۔ چالیس سال تک آپ نے سالن کو ہاتھ نہیں لگایا' صرف خشک روٹی کے چند لقمے تناول کر لیتے۔ ایک مرتبہ بیمار پڑ گئے' اطباء نے بتایا کہ سوکھی روٹی کھا کھا کر انتڑیاں خشک ہو چکی ہیں۔[23]

دل کے غنی تھے۔ بعض دفعہ ایک دن میں تین تین سو درہم صدقہ کر دیا کرتے۔ آپ کی ماہانہ آمدنی پانچ صد درہم تھی۔ یہ تمام رقم طلبہ پر خرچ کر دیتے۔[24]

اخلاق:

امام بخاری بڑے حلیم' بردبار اور خلیق انسان تھے۔ دوسروں کی عزت نفس کا حد درجہ خیال رکھتے۔ علی بن

منصور کہتے ہیں:

''ایک مرتبہ امام بخاری لوگوں کے ساتھ مسجد میں تشریف فرما تھے۔ ایک شخص کی داڑھی میں کوئی گندی چیز لگی ہوئی تھی۔ اس نے وہ گندگی داڑھی سے نکال کر مسجد کے فرش پر پھینک دی۔ آپ نے لوگوں سے نظریں بچا کر چپکے سے اُسے اُٹھا کر اپنی آستین میں چھپا لیا اور لوگوں کے جانے کے بعد اُسے مسجد سے باہر پھینک دیا۔ اسی طرح آپ نے مسجد کی پاکیزگی کا بھی لحاظ رکھا اور اُس شخص کو رسوائی سے بھی بچا لیا۔''[25]

تقدس و وقارِ علم:

آپ نے علم کی قدر و منزلت کا ہمیشہ پاس رکھا۔ ایک بار والیٔ بخارا احمد ذہلی نے امام بخاری سے فرمائش کی کہ میرے صاحبزادوں کو گھر آ کر پڑھا دیا کریں۔ آپ نے فرمایا:

''یہ علم، علم حدیث ہے۔ میں اسے ذلیل کرنا پسند نہیں کرتا۔ اگر بچوں کو پڑھانا ہے تو میرے درس میں بھجوا دیجئے۔''

والیٔ بخارا نے کہا:

''میرے بیٹے درس میں آئیں تو انہیں علیحدہ پڑھایا کریں، عام لوگوں کے ساتھ اُن کا پڑھنا مجھے گوارا نہیں۔''

آپ نے فرمایا:

''یہ علم میراثِ نبوی ہے، حضور کے کسی اُمتی کو اس کی سماعت سے روک نہیں سکتا۔''

یہ جواب سن کر والیٔ بخارا ناراض ہو گیا اور ابن الوقت علماء سے امام بخاری کے خلاف فتویٰ حاصل کر کے انہیں شہر بدر کر دیا۔[26]

اس واقعہ کو ایک ماہ بھی نہ گزرا تھا کہ خلیفہ نے والیٔ بخارا کو معزول کر دیا اور اُسے گدھے پر سوار کر کے پس دیوارِ زنداں کر دیا اور وہ انتہائی ذلت و رسوائی کے ساتھ چند دن گزارنے کے بعد مر گیا۔ اسی طرح جن لوگوں نے اُس کی معاونت کی تھی وہ بھی آفات و بلا میں مبتلا ہو کر اپنے انجام کو پہنچے۔[27]

وصال:

بخارا سے نکل کر آپ نے سمرقند جانے کا ارادہ کیا۔ راستے میں خرتنک نامی بستی میں قیام کیا۔ یہاں آپ نے یکم شوال المکرم ۲۵۶ھ کی چاند رات کو ۶۲ سال کی عمر میں وصال فرمایا۔[۲۸]

حضرت سیدی فقیہ اعظم قدس سرہ العزیز نے آپ کی تاریخ ولادت' تاریخ وصال اور مدت عمر کو یوں بیان کیا ہے:

بخاری کہ مقدام علماء شدہ

صحیحش صحیح صحیحها شدہ

بصدقش تولد' بنورش وفات

۱۹۴ھ ۲۵۶ھ

حمید آمدہ حملہ حین حیات

۶۲

بارگاہ مصطفی ﷺ میں مقبولیت:

عبدالواحد طرادیسی کہتے ہیں' مجھے خواب میں رسول اللہ ﷺ کی زیارت ہوئی۔ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کی ایک جماعت ساتھ ہے۔ آپ کسی کا انتظار فرما رہے ہیں۔ میں نے سلام پیش کیا۔ آپ نے جواب عنایت فرمایا۔ میں نے عرض کیا:

"حضور! کس کا انتظار ہے؟"

فرمایا:

"محمد بن اسماعیل (بخاری) کا۔"

عبدالواحد کہتے ہیں کہ چند روز بعد امام بخاری کے وصال کی خبر پہنچی۔ تحقیق کی تو پتا چلا کہ آپ کا اسی رات وصال ہوا تھا جس رات خواب میں مجھے حضور ﷺ کی زیارت ہوئی تھی۔[۳۰]

برکات قبر:

امام بخاری کی تدفین ہوئی تو ایک طویل عرصہ تک آپ کی قبر سے کستوری کی مہک آتی رہی۔ لوگ دور

دراز سے زیارت کے لئے آتے اور قبر کی مٹی بطور تبرک لے جاتے۔ [۳۱]

تصانیف:

امام بخاری صاحب تصنیف بزرگ ہیں۔ حافظ ابن حجر نے درج ذیل تصانیف کے نام درج کئے ہیں:

۱۔ الجامع الصحیح (اسے بڑی شہرت و مقبولیت نصیب ہوئی)

۲۔ الادب المفرد (زیر نظر کتاب) ۳۔ رفع الیدین

۴۔ قراءت خلف الامام ۵۔ بر الوالدین

۶۔ تاریخ کبیر ۷۔ تاریخ اوسط

۸۔ تاریخ صغیر ۹۔ خلق افعال العباد

۱۰۔ کتاب الضعفاء ۱۱۔ جامع کبیر

۱۲۔ مسند کبیر ۱۳۔ تفسیر کبیر

۱۴۔ کتاب الاشربة ۱۵۔ کتاب الھبة

۱۶۔ اسامی الصحابة ۱۷۔ کتاب الوحدان

۱۸۔ کتاب المبسوط ۱۹۔ کتاب العلل

۲۰۔ کتاب الکنی ۲۱۔ کتاب الفوائد [۳۲]

۲۲۔ قضایا الصحابة و التابعین۔ (آپ کی اولین تصنیف) [۳۳]

الادب المفرد:

محدثین کرام نے اپنی تصنیف میں دیگر ابواب کے ساتھ ساتھ اخلاق و آداب کو بھی خصوصیت سے بیان کیا ہے۔ اسلامی اخلاق و آداب سے واقفیت اور اُس پر عمل پیرا ہونے سے ہی امن و سکون اور محبت و بھائی چارے پر مبنی معاشرہ وجود میں آ سکتا ہے۔ سو قیام امن اور اصلاح معاشرہ کے لئے اصلاح اخلاق ضروری ہے جس کے لئے ہمیں اسوۂ نبوی سے رہنمائی ملتی ہے۔

دیگر محدثین کی طرح امام بخاری رحمہ اللہ الباری نے بھی آداب و اخلاق کے ابواب کو اپنی جامع صحیح کا جزو بنایا ہے لیکن موضوع کی اہمیت کے پیش نظر انہوں نے "الادب المفرد" کے نام سے ایک مستقل کتاب تحریر کی

فاضل جلیل عالم نبیل علامہ شاہ محمد چشتی زید مجدہ کے قلم سے پیش نظر ہے۔ موصوف پہلے بھی کئی کتابوں کا ترجمہ کر کے اہل علم وفضل سے داد تحسین وصول کر چکے ہیں۔ اُمید کہ یہ کتاب بھی مقبول ہو گی۔ اللہ تعالیٰ جل شانہٗ موصوف کی اس کاوش کو اپنی بارگاہ میں شرف قبولیت عطا فرمائے اور انہیں مزید خدمات دینیہ کی توفیق بخشے۔

آمین بجاہ سید المرسلین صلی اللہ تعالٰی علی حبیبہ

محمد وعلی آلہ و صحبہ اجمعین

(صاحبزادہ) محمد محب اللہ نوری

سجادہ نشین آستانہ عالیہ نوریہ مہتمم دارالعلوم حنفیہ فریدیہ

صدر انجمن حزب الرحمٰن، مدیر اعلیٰ ماہنامہ نور الحبیب

بصیر پور شریف ضلع اوکاڑا۔

حوالہ جات و حواشی

۱۔ حافظ ابن کثیر، ابوالفداء ۷۷۴ھ البدایہ و النہایہ، المکتبۃ العصریہ بیروت، ۱۴۲۴ھ / ۲۰۰۴ء، جلد ۷، صفحہ ۴۳۹۔

۲۔ ایضاً

۳۔ ذہبی، حافظ شمس الدین محمد بن احمد، ۷۴۸ھ سیر اعلام النبلاء، دار الکتب العلمیہ، بیروت، ۲۰۰۴ء، جلد ۸، صفحہ ۵۳۷

۴۔ حافظ ابو الفضل شہاب الدین احمد ابن حجر عسقلانی، ھدی الساری، ادارۃ الطباعۃ المنیریہ، مصر، جلد ۲، صفحہ ۱۹۳

۵۔ شاہ عبدالعزیز محدث دہلوی، ۱۲۳۹ھ بستان المحدثین، مجتبائی دہلی، صفحہ ۱۰۰

۶۔ ھدی الساری، جلد ۲، صفحہ ۱۹۳

۷۔ شیخ عبدالحق محدث دہلوی، م ۱۰۵۲، اشعۃ اللمعات، نول کشور لکھنؤ، جلد ۱، صفحہ ۹

۸۔ سیر اعلام النبلاء، جلد ۸، صفحہ ۵۵۹

۹۔ البدایۃ و النہایۃ، جلد ۷، صفحہ ۴۴۰/ سیر اعلام النبلاء، جلد ۸، صفحہ ۵۳۷ / اشعۃ اللمعات، جلد ۱، صفحہ ۹

۱۰۔ ابن الجوزی، ابوالفرج عبدالرحمن بن علی، ۵۹۷ھ المنتظم فی تاریخ الملوک و الامم، دار الکتب العلمیہ، بیروت، جلد ۱۲، صفحہ ۱۱۵

۱۱۔ اشعۃ اللمعات، جلد ۱، صفحہ ۹

۱۲۔ ایضاً

۱۳۔ ھدی الساری، جلد ۲، صفحہ ۱۹۳

۱۴۔ المنتظم، جلد ۱۲، صفحہ ۱۱۵/ البدایۃ و النہایۃ، جلد ۷، صفحہ ۴۴۰

۱۵۔ اشعۃ اللمعات، جلد ا، صفحہ ۹
۱۶۔ امام مزنی، جمال الدین یوسف بن عبدالرحمٰن، تھذیب الکمال، دارالکتب العلمیہ، بیروت، جلد ۸ صفحہ ۵۶۴
۱۷۔ ابوزکریا، یحییٰ بن اشرف نووی، م ۶۷۶ھ شرح النووی علی البخاری، مطبوعہ مع الشروح البخاری، ادارہ الطباعۃ المنیریہ، مصر، صفحہ ۷
۱۸۔ ھدی الساری، جلد ۲، صفحہ ۲۰۰
۱۹۔ ایضاً صفحہ ۲۰۱
۲۰۔ خطیب بغدادی، حافظ ابوبکر احمد بن علی، ۴۶۳ھ تاریخ بغداد، بیروت، جلد ۲ صفحہ ۱۲
۲۱۔ ایضاً
۲۲۔ سیر اعلام النبلاء، جلد ۸ صفحہ ۵۵۶/ تھذیب الکمال، جلد ۸، صفحہ ۵۶۰
۲۳۔ اشعۃ اللمعات، جلد ا، صفحہ ۹
۲۴۔ سیر اعلام النبلاء، جلد ۸ صفحہ ۵۶۰
۲۵۔ ھدی الساری، جلد ۲، صفحہ ۱۹۶
۲۶۔ بستان المحدثین، صفحہ ۱۰۲
۲۷۔ اشعۃ اللمعات، جلد ا، صفحہ ۹، ۱۰
۲۸۔ احمد بن محمد قسطلانی، ۹۲۳ھ ارشادُ الساری، مصر، جلدا، صفحہ ۴۵
۲۹۔ فقیہ اعظم م ۱۹۸۳ء دیوانِ نور، مقبول عام پریس لاہور، صفحہ ۲۷
۳۰۔ بستان المحدثین، صفحہ ۱۰۳
۳۱۔ اشعۃ اللمعات، جلد ا، صفحہ ۱۲/ھدی الساری، جلد ۲، صفحہ ۴۵
۳۲۔ ھدی الساری، جلد ۲، صفحہ ۲۰۴، ۲۰۵
۳۳۔ ھدی الساری، جلد ۲، صفحہ ۱۹۳/ اشعۃ اللمعات، جلد ا، صفحہ ۹

۲۔ آدمُ قَالَ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ قَالَ: حَدَّثَنَا يَعْلَى بْنُ عَطَاءٍ عَنْ أَبِيهِ، عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عُمَرَ، قَالَ: رِضَا الرَّبِّ فِي رِضَا الْوَالِدِ، وَسَخَطُ الرَّبِّ فِي سَخَطِ الْوَالِدِ.

ترجمہ: حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے بیان کیا: ''والد کو راضی کرنے سے اللہ تعالیٰ راضی ہوتا ہے اور والد ناراض ہو جائے اللہ ناراض ہو جاتا ہے۔''

۲۔ بَابُ بِرِّ الْأُمِّ (ماں سے نیکی)

۳۔ حَدَّثَنَا أَبُو عَاصِمٍ عَنْ بَهْزِ بْنِ حَكِيمٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ جَدِّهِ قُلْتُ: يَا رَسُولَ اللّٰهِ، مَنْ أَبَرُّ؟ قَالَ: (أُمَّكَ) قُلْتُ: مَنْ أَبَرُّ؟ قَالَ: أَبَاكَ ثُمَّ الْأَقْرَبَ فَالْأَقْرَبَ.

ترجمہ: حضرت ابوعاصم نے اپنے دادا حکیم رضی اللہ عنہ سے حدیث بیان کی کہ میں نے رسول اللہ ﷺ سے پوچھا: بھلائی اور خیرخواہی سب سے زیادہ کس سے کروں؟ آپ نے فرمایا: ''والدہ سے۔'' میں نے دوبارہ یہی سوال دہرایا تو آپ نے یہی جواب دیا۔ پھر میں نے تیسری مرتبہ سوال کیا تو آپ کا جواب یہی تھا لیکن جب چوتھی مرتبہ سوال کیا تو آپ نے فرمایا کہ ''سب سے زیادہ خیر خواہی کے لائق تمہارا باپ ہے اور پھر درجہ بدرجہ قریبی رشتہ داروں سے خیر خواہی کرتے رہو۔''

۴۔ حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ أَبِي مَرْيَمَ قَالَ: أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرِ بْنِ أَبِي كَثِيرٍ قَالَ: أَخْبَرَنِي زَ[يْدُ] بْنُ أَسْلَمَ، عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، أَنَّهُ أَتَاهُ رَجُلٌ فَقَالَ: إِنِّي خَطَبْتُ امْرَأَةً فَأَبَتْ أَ[نْ] تَنْكِحَنِي، وَخَطَبَهَا غَيْرِي فَأَحَبَّتْ أَنْ تَنْكِحَهُ، فَغِرْتُ عَلَيْهَا فَقَتَلْتُهَا، فَهَلْ لِي مِنْ تَوْبَةٍ؟ قَالَ: أُمُّ[كَ] حَيَّةٌ؟ قَالَ: لَا. قَالَ: تُبْ إِلَى اللّٰهِ عَزَّوَجَلَّ، وَتَقَرَّبْ إِلَيْهِ مَا اسْتَطَعْتَ. فَذَهَبْتُ فَسَأَلْتُ ا[بْنَ] عَبَّاسٍ: لِمَ سَأَلْتَهُ عَنْ حَيَاةِ أُمِّهِ؟ فَقَالَ: إِنِّي لَا أَعْلَمُ عَمَلًا أَقْرَبَ إِلَى اللّٰهِ عَزَّوَجَلَّ مِنْ بِرِّ الْوَالِدَةِ.

ترجمہ: حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ ان کے پاس ایک شخص نے آکر بتایا: میں نے ا[یک] عورت سے نکاح کرنے کیلئے کہا تو اس نے انکار کر دیا لیکن ایک اور آدمی نے اس سے نکاح کرنے کو کہا تو و[ہ] نکاح کے لئے تیار ہوگئی۔ مجھے اس بات پر غیرت آئی تو میں نے اسے قتل کر دیا۔ اب آپ بتائیں کہ میرے [لئے] توبہ کی کوئی صورت نکل سکتی ہے؟ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے اس سے پوچھا: تمہاری ماں زندہ ہے؟

نے کہا: نہیں۔ حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ نے کہا: تو پھر تم اللہ سے توبہ کرو اور معافی مانگ لو اور جس قدر ہو سکے اللہ کے قریب ہونے کی کوشش کرو۔ راوی کہتے ہیں کہ میں نے ابن عباس رضی اللہ عنہما سے پوچھا کہ آپ نے اس آدمی سے اس کی ماں کا کیوں پوچھا تھا؟ آپ میرے نزدیک اللہ کے ہاں والدہ کی خیرخواہی سے بڑھ کر اور کوئی بھی عمل پسندیدہ نہیں ہے۔

۳۔ بَابُ بِرِّ الْأَبِ (باپ سے بھلائی کرنا)

۵۔ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ قَالَ: حَدَّثَنَا وُهَيْبُ بْنُ خَالِدٍ، عَنِ ابْنِ شُبْرُمَةَ قَالَ: سَمِعْتُ أَبَا زُرْعَةَ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: قِيلَ: يَا رَسُولَ اللّٰهِ! مَنْ أَبَرُّ؟ قَالَ: أُمَّكَ قَالَ: ثُمَّ مَنْ؟ قَالَ: أُمَّكَ قَالَ: ثُمَّ مَنْ؟ قَالَ: أُمَّكَ قَالَ: ثُمَّ مَنْ؟ قَالَ: أَبَاكَ.

ترجمہ: حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں! میں نے رسول اللہ ﷺ سے پوچھا کہ یا رسول اللہ ﷺ! میں کس سے بھلائی کیا کروں؟ آپ نے فرمایا: ''اپنی والدہ سے۔'' پھر عرض کی اور کس سے کروں؟ آپ نے فرمایا ''اپنی والدہ سے۔'' پھر پوچھا تو آپ نے پھر والدہ سے بھلائی کرنے کو فرمایا اور جب چوتھی بار پوچھا تو آپ نے فرمایا: ''اپنے والد سے بھلائی کیا کرو۔''

۶۔ حَدَّثَنَا بِشْرُ بْنُ مُحَمَّدٍ قَالَ: أَخْبَرَنَا عَبْدُاللّٰهِ قَالَ: أَخْبَرَنَا يَحْيَى بْنُ أَيُّوبَ قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُو زُرْعَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ: أَتَى رَجُلٌ نَبِيَّ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ: مَا تَأْمُرُنِي: قَالَ: بِرَّ أُمَّكَ ثُمَّ عَادَ فَقَالَ بِرَّ أُمَّكَ ثُمَّ عَادَ فَقَالَ بِرَّ أُمَّكَ ثُمَّ عَادَ الرَّابِعَةَ فَقَالَ بِرَّ أَبَاكَ.

ترجمہ: حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ ایک آدمی نبی کریم ﷺ کے پاس حاضر ہوا تو عرض کی میرے لیے کیا حکم ہے؟ آپ نے فرمایا: ''اپنی والدہ سے بھلائی کیا کرو۔'' اس نے پھر پوچھا تو آپ نے فرمایا: ''اپنی ماں سے بھلائی کیا کرو۔'' تیسری مرتبہ پھر پوچھا تو آپ نے یہی تاکید فرمائی اور جب چوتھی مرتبہ پوچھا تو آپ نے فرمایا: ''اپنے باپ سے بھلائی کیا کرو۔''

۴۔ بَابُ بِرِّ وَالِدَيْهِ وَإِنْ ظَلَمَا (والدین زیادتی بھی کریں تو ان سے بھلائی کرو)

۷۔ حَدَّثَنَا حَجَّاجٌ قَالَ: حَدَّثَنَا حَمَّادٌ. هُوَ ابْنُ سَلَمَةَ. عَنْ سُلَيْمَانَ التَّيْمِيِّ، عَنْ سَعِيدٍ الْقَيْسِيِّ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ: مَا مِنْ مُسْلِمٍ لَهُ وَالِدَانِ مُسْلِمَانِ، يُصْبِحُ إِلَيْهِمَا مُحْتَسِباً، إِلَّا فَتَحَ لَهُ اللّٰهُ بَابَيْنِ

يَعْنِي مِنَ الْجَنَّةِ. وَإِنْ كَانَ وَاحِدٌ ، فَوَاحِدٌ وَإِنْ أَغْضَبَ أَحَدَهُمَا لَمْ يَرْضَ اللّٰهُ عَنْهُ حَتّٰى يَرْضٰى عَنْهُ قِيلَ: وَإِنْ ظَلَمَاهُ، قَالَ: وَإِنْ ظَلَمَاهُ.

ترجمہ: حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے کہا: جس مسلمان کے والدین مسلمان ہوں اور وہ ثواب کی نیت سے ان کی خدمت میں جائے' اللہ تعالیٰ جنت میں داخل ہونے کے لئے اس کی خاطر دو دروازے کھول دیتا ہے اور اگر ان میں سے ایک موجود ہو تو (اس سے اچھا سلوک کرنے پر) ایک دروازہ کھولا جاتا ہے۔ اس کے برعکس اگر اس نے والدین میں سے ایک کو ناراض کر دیا تو اللہ تعالیٰ اس سے اس وقت تک راضی نہیں ہوتا جب تک وہ انہیں راضی نہ کرے۔ کہا گیا کہ اگرچہ وہ اس پر زیادتی ہی کیوں نہ کریں؟ انہوں نے کہا کہ اگرچہ وہ اس پر زیادتی ہی کیوں نہ کر لیں۔

۵۔ بَابُ لِيْنِ الْكَلَامِ لِوَالِدَيْهِ (والدین سے نرم گفتاری)

۸۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ قَالَ: حَدَّثَنَا إِسْمٰعِيلُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ قَالَ: حَدَّثَنَا زِيَادُ بْنُ مِخْرَاقٍ قَالَ: حَدَّثَنِي طَيْسَلَةُ بْنُ مَيَّاسٍ قَالَ: كُنْتُ مَعَ النَّجَدَاتِ ، فَأَصَبْتُ ذُنُوبًا لَا أَرَاهَا إِلَّا مِنَ الْكَبَائِرِ ، فَذَكَرْتُ ذٰلِكَ لِابْنِ عُمَرَ قَالَ: مَا هِيَ؟ قُلْتُ: كَذَا وَ كَذَا. قَالَ: لَيْسَتْ هٰذِهِ مِنَ الْكَبَائِرِ. هُنَّ تِسْعٌ: الْإِشْرَاكُ بِاللّٰهِ ، وَقَتْلُ نَسَمَةٍ ، وَالْفِرَارُ مِنَ الزَّحْفِ ، وَقَذْفُ الْمُحْصَنَةِ ، وَأَكْلُ الرِّبَا ، وَأَكْلُ مَالِ الْيَتِيمِ ، وَإِلْحَادٌ فِي الْمَسْجِدِ ، وَالَّذِي يَسْتَسْخِرُ ، وَبُكَاءُ الْوَالِدَيْنِ مِنَ الْعُقُوقِ. قَالَ لِي ابْنُ عُمَرَ: أَتَفْرَقُ مِنَ النَّارِ وَتُحِبُّ أَنْ تَدْخُلَ الْجَنَّةَ؟ قُلْتُ: إِي وَاللّٰهِ! قَالَ أَحَيٌّ وَالِدُكَ؟ قُلْتُ: عِنْدِي أُمِّي ، قَالَ: فَوَاللّٰهِ لَوْ أَلَنْتَ لَهَا الْكَلَامَ ، وَأَطْعَمْتَهَا الطَّعَامَ ، لَتَدْخُلَنَّ الْجَنَّةَ ، مَا اجْتَنَبْتَ الْكَبَائِرَ.

ترجمہ: حضرت طیسلہ بن میاس کہتے ہیں کہ میں نجدہ (سردارِ خوارج) کے ساتھیوں کے ہمراہ تھا تو مجھ سے ایسے گناہ ہوئے جنہیں میں کبیرہ گناہوں میں سے گنتا ہوں۔ میں نے اس پریشانی کا حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے ذکر کیا تو انہوں نے کہا! کبیرہ کسے سمجھتے ہو؟ میں نے کہا یہ یہ ہیں۔ انہوں نے کہا! یہ تو کبیرہ گناہ شمار نہیں ہوتے۔ کبیرہ گناہ تو یہ نو ہوتے ہیں: اللہ کے ساتھ کسی کو شریک کرنا (ذات صفات میں)' کسی شخص کو قتل کرنا' جاری جنگ میں بھاگ کھڑا ہونا' کسی شریف عورت کو تہمت لگانا' سود کھانا' کسی یتیم کا مال کھانا' مسجدوں میں بے دینی کے کام کرنا' کسی پر جادو کرانا اور والدین کا اولاد کی نافرمانی پر رونا۔ پھر حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ نے مجھے کہا! کیا

تمہیں دوزخ سے ڈر لگتا ہے اور جنت میں جانا چاہتے ہو؟ میں نے کہا! بخدا میں جنت میں جانے کا خواہش مند ہوں۔ اس پر انہوں نے دریافت کیا! یہ بتاؤ کہ تمہارے والدین زندہ ہیں؟ میں نے کہا! صرف والدہ موجود ہے۔ وہ کہنے لگے! تو بس پھر اپنی والدہ سے باادب بولا کرو اور ہر وقت اسے کھانا وغیرہ کھلاتے رہا کرو' پھر کبیرہ گناہوں سے بچ کر رہو تو سیدھے جنت میں جاؤ گے۔

۹۔ حَدَّثَنَا أَبُوْ نُعَيْمٍ قَالَ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ، عَنْ أَبِيْهِ: وَاخْفِضْ لَهُمَا جَنَاحَ الذُّلِّ مِنَ الرَّحْمَةِ[۱]، قَالَ: لَا تَمْتَنِعْ مِنْ شَيْءٍ أَحَبَّاهُ.

ترجمہ: حضرت عروہ رضی اللہ عنہ نے آیت مبارکہ

وَاخْفِضْ لَهُمَا جَنَاحَ الذُّلِّ مِنَ الرَّحْمَةِ.

''اور ان (والدین) کیلئے عاجزی کا بازو بچھا' نرم دلی سے اور عرض کر اے میرے رب تو ان دونوں پر رحم کر جیسے انہوں نے مجھے چھٹ پن میں پالا۔''

کی وضاحت کرتے ہوئے بتایا کہ جو بات انہیں پسند ہو اس کی مخالفت نہ کرو۔

۶۔ بَابُ جَزَاءُ الْوَالِدَيْنِ (والدین کی مہربانی کا بہتر بدلہ دینا)

۱۰۔ حَدَّثَنَا قَبِيْصَةُ قَالَ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، عَنْ سُهَيْلِ بْنِ أَبِيْ صَالِحٍ، عَنْ أَبِيْهِ، عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: لَا يَجْزِيْ وَلَدٌ وَالِدَهُ، إِلَّا أَنْ يَجِدَهُ مَمْلُوْكًا، فَيَشْتَرِيَهُ فَيُعْتِقَهُ.

ترجمہ: حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نبی کریم ﷺ سے روایت کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا: ''والد سے بہتر معاملہ ایک صورت یہ بھی ہے کہ اگر وہ کسی کا غلام ہو تو اسے خرید کر آزاد کر دے۔''

۱۱۔ حَدَّثَنَا آدَمُ قَالَ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ قَالَ: حَدَّثَنَا سَعِيْدُ بْنُ أَبِيْ بُرْدَةَ قَالَ: سَمِعْتُ أَبِيْ يُحَدِّثُ أَنَّهُ شَهِدَ ابْنَ عُمَرَ، وَرَجُلٌ يَمَانِيٌّ يَطُوْفُ بِالْبَيْتِ، حَمَلَ أُمَّهُ وَرَاءَ ظَهْرِهِ يَقُوْلُ:

إِنِّيْ لَهَا بَعِيْرُهَا الْمُذَلَّلُ ... إِنْ أُذْعِرَتْ رِكَابُهَا لَمْ أُذْعَرْ

ثُمَّ قَالَ: يَا ابْنَ عُمَرَ أَتَرَانِيْ جَزَيْتُهَا؟ قَالَ: لَا، وَلَا بِزَفْرَةٍ وَاحِدَةٍ. ثُمَّ طَافَ ابْنُ عُمَرَ فَأَتَى الْمَقَامَ فَصَلَّى رَكْعَتَيْنِ ثُمَّ قَالَ: يَا ابْنَ أَبِيْ مُوْسٰى إِنَّ كُلَّ رَكْعَتَيْنِ تُكَفِّرَانِ مَا أَمَامَهُمَا.

۱۔ سورہ اسراء: آیت ۲۴

ترجمہ: حضرت سعید بن ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میں نے اپنے والد ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے سنا کہ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے دیکھا کہ ایک یمنی شخص بیت اللہ شریف کا طواف کر رہا ہے' اپنی والدہ کو پیٹھ پر اٹھا رکھا ہے اور طواف کرتے ہوئے یہ شعر پڑھ رہا ہے۔

''میں اپنی والدہ کے لئے فرمانبردار اونٹ کی طرح اطاعت کر رہا ہوں اگر اونٹ کی سواریوں کو
کسی وجہ سے خوفزدہ کر بھی دیا جائے تو میں خوف نہیں کروں گا۔''

پھر حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے کہا! اے ابن عمر! میں اپنی والدہ کا حق ادا کر رہا ہوں؟ انہوں نے کہا صرف اتنے سے کام نہیں چلے گا یہ تم نے ایک سانس کا بدلہ بھی نہیں دیا۔ پھر حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما طواف کرتے ہوئے مقامِ ابراہیم پر آئے' دو نفل ادا کئے اور کہنے لگے: اے ابن ابی موسے! یہ دو نفل پچھلے سب گناہ مٹانے کے لئے کافی ہیں۔

۱۲۔ حَدَّثَنَا عَبْدُاللّٰهِ بْنِ صَالِحٍ قَالَ: حَدَّثَنِی اللَّیْثُ قَالَ: حَدَّثَنِی خَالِدُ بْنُ یَزِیْدَ، عَنْ سَعِیْدِ بْنِ أَبِی هِلَالٍ، عَنْ أَبِی حَازِمٍ، عَنْ أَبِی مُرَّةَ مَوْلیٰ عَقِیْلٍ أَنَّ أَبَا هُرَیْرَةَ کَانَ یَسْتَخْلِفُهُ مَرْوَانُ، وَکَانَ یَکُوْنُ بِذِی الْحُلَیْفَةِ: فَکَانَتْ أُمُّهُ فِی بَیْتٍ وَّهُوَ فِی آخَرَ. قَالَ فَإِذَا أَرَادَ أَنْ یَّخْرُجَ وَقَفَ عَلٰی بَابِهَا فَقَالَ: اَلسَّلَامُ عَلَیْكِ، یَا أُمَّتَاهُ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَبَرَکَاتُهُ. فَتَقُوْلُ: وَعَلَیْكَ یَا بُنَیَّ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَبَرَکَاتُهُ. فَیَقُوْلُ: رَحِمَكِ اللّٰهُ کَمَا رَبَّیْتِنِی صَغِیْرًا. فَتَقُوْلُ: رَحِمَكَ اللّٰهُ کَمَا بَرَرْتَنِی کَبِیْرًا ثُمَّ إِذَا أَرَادَ أَنْ یَّدْخُلَ صَنَعَ مِثْلَهُ.

ترجمہ: حضرت عقیل رضی اللہ عنہ کے آزاد کردہ غلام ابومرہ کہتے ہیں کہ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ جن کو مروان (مدینہ میں) قائم مقام بنایا کرتے تھے' وہ ذوالحلیفہ میں ہوتے تھے' خود ایک علیحدہ مکان میں تھے اور والدہ الگ مکان میں۔ جب کہیں نکلنے کا ارادہ ہوتا تو والدہ کے دروازے پر جا کر کھڑے ہو جاتے اور یوں کہتے: اے ماں! میں سلام کہتا ہوں' آپ پر اللہ کی رحمت اور برکتیں ہوں۔ وہ یہ دعا دیتیں: اے بیٹے! تم بھی سلامت رہو' تجھے بھی اللہ کی رحمت اور برکتیں نصیب ہوں۔ یہ دوبارہ کہتے: آپ پر اللہ رحم کرے کیونکہ آپ نے مجھے بچپن کے مشکل وقت میں پالا تھا۔ ماں کہتیں: بیٹے اللہ تم پر رحم کرے کیونکہ تم نے بڑا ہو کر مجھ سے بہتر معاملہ کر دکھایا ہے اور ابوہریرہ رضی اللہ عنہ جب واپس والدہ کے پاس آتے تو دوبارہ ایسے ہی کرتے۔

۱۳۔ حَدَّثَنَا أَبُوْ نُعَیْمٍ قَالَ: حَدَّثَنَا سُفْیَانُ، عَنْ عَطَاءِ بْنِ السَّائِبِ، عَنْ أَبِیْهِ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو

زَالَ يُكَرِّرُهَا حَتّٰى قُلْتُ: لَيْتَهُ سَكَتَ.

ترجمہ: حضرت ابوبکرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ کہتے ہیں نبی کریم ﷺ نے فرمایا: ''میں تمہیں سب سے بڑا گناہ نہ بتاؤں؟'' (آپ نے تین مرتبہ فرمایا) کہنے لگے: یا رسول اللہ! ضرور بتایئے! آپ نے فرمایا: ''اللہ سے شرک کرنا اور والدین کے ساتھ نافرمانی کرنا۔'' آپ تکیہ لگائے بیٹھے تھے' اٹھے اور مزید فرمایا: ''سنو! جھوٹ بولنا بھی بڑا گناہ ہے۔'' پھر حضور ﷺ بار بار اسے دہراتے رہے' میں نے دل میں کہا: کاش آپ خاموش ہو جائیں۔

١٦۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَلَامٍ قَالَ: أَخْبَرَنَا جَرِيْرٌ عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ عُمَيْرٍ، عَنْ وَرَّادٍ كَاتِبِ الْمُغِيْرَةِ بْنِ شُعْبَةَ قَالَ: كَتَبَ مُعَاوِيَةُ إِلَى الْمُغِيْرَةِ: اُكْتُبْ إِلَيَّ بِمَا سَمِعْتَ مِنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ وَرَّادٌ: فَأَمْلٰى عَلَيَّ وَكَتَبْتُ بِيَدِيْ: إِنِّيْ سَمِعْتُهُ يَنْهٰى عَنْ كَثْرَةِ السُّؤَالِ وَإِضَاعَةِ الْمَالِ وَعَنْ قِيْلَ وَقَالَ.

ترجمہ: حضرت مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ کے منشی حضرت ورّاد رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ نے ایک مرتبہ حضرت مغیرہ رضی اللہ عنہ کو لکھ بھیجا کہ رسول اللہ ﷺ کی کوئی بات مجھے لکھ بھیجیں۔ حضرت ورّاد رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ حضرت مغیرہ رضی اللہ عنہ کے کہنے پر میں نے اپنے ہاتھ سے یہ لکھا: میں نے حضور ﷺ سے سنا تھا کہ آپ سوالات کی کثرت سے منع فرماتے تھے' مال ضائع کرنے سے روکتے تھے اور بے فائدہ گفتگو سے منع فرماتے تھے۔

٨۔ بَابٌ لَعَنَ اللّٰهُ مَنْ لَعَنَ وَالِدَيْهِ (والدین کو لعنت کرنے پر اللہ کی لعنت)

١٧۔ حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ مَرْزُوْقٍ قَالَ: أَخْبَرَنَا شُعْبَةُ عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ أَبِيْ بَزَّةَ عَنْ أَبِي الطُّفَيْلِ قَالَ: سُئِلَ عَلِيٌّ: هَلْ خَصَّكُمُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِشَيْءٍ لَمْ يَخُصَّ بِهِ النَّاسَ كَافَّةً؟ قَالَ: مَا خَصَّنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِشَيْءٍ لَمْ يَخُصَّ بِهِ النَّاسَ. إِلَّا مَا فِيْ قِرَابِ سَيْفِيْ. ثُمَّ أَخْرَجَ صَحِيْفَةً فَإِذَا فِيْهَا مَكْتُوْبٌ لَعَنَ اللّٰهُ مَنْ ذَبَحَ لِغَيْرِ اللّٰهِ. لَعَنَ اللّٰهُ مَنْ سَرَقَ مَنَارَ الْأَرْضِ. لَعَنَ اللّٰهُ مَنْ لَعَنَ وَالِدَيْهِ، لَعَنَ اللّٰهُ مَنْ آوٰى مُحْدِثًا.

ترجمہ: حضرت ابوالطفیل رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: حضرت علی کرم اللہ وجہہ سے پوچھا گیا کہ نبی کریم ﷺ نے کوئی ایسی خاص بات تم سے کہی ہے جو اور کسی سے نہیں فرمائی تو آپ نے کہا صرف مجھے یہ ارشاد فرمایا ہے جو

میری تلوار کے میان میں ہے۔ پھر یہاں سے ایک رقعہ نکالا تو دیکھا گیا' اس میں لکھا تھا: اللہ اس پر لعنت کرے جو اللہ کا نام ذکر کیے بغیر جانور ذبح کرتا ہے' اللہ اسے لعنت کرتا ہے جو (زمین پر قبضہ کیلئے) زمین کی نشانی کو چرا لیتا ہے' اللہ تعالیٰ والدین پر لعنت بھیجنے والے کو لعنت کرتا ہے اور اللہ تعالیٰ اسے بھی لعنت کرتا ہے جو ظالم کی مدد کرتا ہے اور اسے تحفظ دیتا ہے۔

۹۔ بَابُ يَبَرُّ وَالِدَيْهِ مَا لَمْ يَكُنْ مَعْصِيَةً (جب تک گناہ کا امکان نہ ہو والدین سے بھلائی کرو)

۱۸۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيزِ قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْمَلِكِ بْنُ الْخَطَّابِ بْنِ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ أَبِي بَكْرَةَ الْبَصْرِيُّ، لَقِيتُهُ بِالرَّمْلَةِ قَالَ: حَدَّثَنِي رَاشِدٌ أَبُو مُحَمَّدٍ عَنْ شَهْرِ بْنِ حَوْشَبٍ عَنْ أُمِّ الدَّرْدَاءِ عَنْ أَبِي الدَّرْدَاءِ: قَالَ: أَوْصَانِي رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِتِسْعٍ: لَا تُشْرِكْ بِاللّٰهِ شَيْئًا وَإِنْ قُطِّعْتَ أَوْ حُرِّقْتَ. وَلَا تَتْرُكَنَّ الصَّلَاةَ الْمَكْتُوبَةَ مُتَعَمِّدًا وَمَنْ تَرَكَهَا مُتَعَمِّدًا بَرِئَتْ مِنْهُ الذِّمَّةُ. وَلَا تَشْرَبَنَّ الْخَمْرَ فَإِنَّهَا مِفْتَاحُ كُلِّ شَرٍّ. وَأَطِعْ وَالِدَيْكَ. وَإِنْ أَمَرَاكَ أَنْ تَخْرُجَ مِنْ دُنْيَاكَ فَاخْرُجْ لَهُمَا. وَلَا تُنَازِعَنَّ وُلَاةَ الْأَمْرِ، وَإِنْ رَأَيْتَ أَنَّكَ أَنْتَ. وَلَا تَفْرُرْ مِنَ الزَّحْفِ وَإِنْ هَلَكْتَ وَفَرَّ أَصْحَابُكَ. وَأَنْفِقْ مِنْ طَوْلِكَ عَلَى أَهْلِكَ وَلَا تَرْفَعْ عَصَاكَ عَلَى أَهْلِكَ وَأَخِفْهُمْ فِي اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ.

ترجمہ: حضرت ابوالدرداء رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے مجھے نو چیزوں کی وصیت کی تھی: ''اللہ کا شریک نہ بناؤ خواہ اس سلسلے میں تمہارے ٹکڑے ہو جائیں یا تمہیں جلا دیا جائے' جان بوجھ کر فرض نمازیں نہ چھوڑو کیونکہ جو نماز ترک کر دے گا میں اس کا ذمہ دار نہ بنوں گا' شراب نہ پیو کیونکہ ہر برائی اسی سے جنم لیتی ہے' والدین کی اطاعت کرتے رہو اور اگر اس سلسلے میں وہ تمہیں دنیا سے چلے جانے کا بھی کہیں تو ان کے کہنے پر نکل جاؤ' اپنے حکمرانوں سے نہ لڑو اگرچہ تم حق پر ہو' جنگ کی بھیڑ میں راہِ فرار اختیار نہ کرو اگرچہ تمہارے دوست فرار ہو جائیں اور تم ہلاک بھی ہو جاؤ' جتنا ممکن ہو اپنے اہل و عیال پر خرچ کرو' اپنے اہل خانہ پر لاٹھی نہ اٹھاؤ اور انہیں اللہ سے ڈراتے رہو۔''

۱۹۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ كَثِيرٍ قَالَ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، عَنِ بْنِ عَطَاءِ بْنِ السَّائِبِ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ: جَاءَ رَجُلٌ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ جِئْتُ أُبَايِعُكَ عَلَى الْهِجْرَةِ وَتَرَكْتُ أَبَوَيَّ يَبْكِيَانِ. قَالَ: ارْجِعْ إِلَيْهِمَا، فَأَضْحِكْهُمَا كَمَا أَبْكَيْتَهُمَا.

اسے مبارک ہو اللہ تعالیٰ اس کی عمر میں برکت فرما دیتا ہے اور وہ بڑھ جاتی ہے۔"

۱۲۔ بَابٌ لَا يَسْتَغْفِرُ لِأَبِيهِ الْمُشْرِكِ (باپ مشرک ہو تو اس کیلئے دعائے مغفرت نہ کرے)

۲۳۔ حَدَّثَنَا إِسْحٰقُ قَالَ: أَخْبَرَنَا عَلِيُّ بْنُ حُسَيْنٍ قَالَ: حَدَّثَنِي أَبِي عَنْ يَزِيدَ النَّحْوِيِّ عَنْ عِكْرِمَةَ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، فِي قَوْلِهِ عَزَّوَجَلَّ إِمَّا يَبْلُغَنَّ عِنْدَكَ الْكِبَرَ أَحَدُهُمَا أَوْ كِلَاهُمَا فَلَا تَقُلْ لَهُمَا أُفٍّ إِلٰى قَوْلِهِ كَمَا رَبَّيَانِي صَغِيرًا[1] فَنَسَخَتْهَا الْآيَةُ الَّتِي فِي بَرَاءَةٍ مَا كَانَ لِلنَّبِيِّ وَالَّذِينَ آمَنُوا أَنْ يَسْتَغْفِرُوا لِلْمُشْرِكِينَ وَلَوْ كَانُوا أُولِي قُرْبٰى مِنْ بَعْدِ مَا تَبَيَّنَ لَهُمْ أَنَّهُمْ أَصْحَابُ الْجَحِيمِ.[2]

ترجمہ: حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ یہ آیت

إِمَّا يَبْلُغَنَّ عِنْدَكَ الْكِبَرَ أَحَدُهُمَا أَوْ كِلَاهُمَا فَلَا تَقُلْ لَهُمَا أُفٍّ (تا) كَمَا رَبَّيَانِي صَغِيرًا.

"اگر تیرے سامنے ان میں ایک یا دونوں بڑھاپے کو پہنچ جائیں تو ان سے ہوں نہ کہنا اور نہ انہیں جھڑکنا اور ان سے تعظیم کی بات کرنا اور ان کے سامنے عاجزی کا بازو بچھانا نرم دلی سے اور عرض کرنا اے میرے رب! ان دونوں پر رحم فرما جیسا کہ ان دونوں نے مجھے چھٹ پن میں پالا۔"

اس آیت سے منسوخ ہو چکی ہے۔

مَا كَانَ لِلنَّبِيِّ وَالَّذِينَ آمَنُوا أَنْ يَسْتَغْفِرُوا لِلْمُشْرِكِينَ وَلَوْ كَانُوا أُولِي قُرْبٰى مِنْ بَعْدِ مَا تَبَيَّنَ لَهُمْ أَنَّهُمْ أَصْحٰبُ الْجَحِيمِ.

"نبی اور ایمان والوں کو لائق نہیں کہ مشرکوں کی بخشش چاہیں اگرچہ وہ رشتہ دار ہوں جبکہ انہیں کھل چکا کہ وہ دوزخی ہیں۔"

نوٹ: پہلی آیت میں تو یہ آ گیا تھا کہ والدین حالت کفر میں ہوں یا مومن ان کے بارے میں اُف بھی نہیں کہنا چاہئے لیکن دوسری آیت میں یہ وضاحت کر دی گئی ہے کہ وہ حالت کفر میں ہوں تو ان کے لئے بخشش کی دعا نہ کیا کرو یعنی رعایت رحم ختم کر دی گئی ہے۔ (۱۲ شاہ محمد چشتی)

۱۳۔ بَابُ بِرِّ الْوَالِدِ الْمُشْرِكِ (مشرک والد سے بھلائی)

حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُوسُفَ قَالَ: حَدَّثَنَا إِسْرَائِيلُ: قَالَ حَدَّثَنَا سِمَاكٌ، عَنْ مُصْعَبِ بْنِ سَعْدٍ عَنْ أَبِيهِ سَعْدٍ

۱۔ سورۃ الاسراء: آیت ۲۳ ۲۔ سورہ توبہ: آیت ۱۱۳

بْنِ أَبِي وَقَّاصٍ قَالَ: نَزَلَتْ فِيَّ أَرْبَعُ آيَاتٍ مِّنْ كِتَابِ اللّٰهِ تَعَالَى. كَانَتْ أُمِّي حَلَفَتْ أَنْ لَّا تَأْكُلَ وَلَا تَشْرَبَ حَتّٰى أُفَارِقَ مُحَمَّدًا صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَأَنْزَلَ اللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ وَإِنْ جَاهَدَاكَ عَلٰى أَنْ تُشْرِكَ بِيْ مَا لَيْسَ لَكَ بِهٖ عِلْمٌ فَلَا تُطِعْهُمَا وَصَاحِبْهُمَا فِي الدُّنْيَا مَعْرُوْفًا[1] وَالثَّانِيَةُ إِنِّيْ كُنْتُ أَخَذْتُ سَيْفًا أَعْجَبَنِيْ. فَقُلْتُ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ هَبْ لِيْ هٰذَا. فَنَزَلَتْ يَسْئَلُوْنَكَ عَنِ الْأَنْفَالِ.

وَالثَّالِثَةُ: إِنِّيْ مَرِضْتُ فَأَتَانِيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ، فَقُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: إِنِّيْ أُرِيْدُ أَنْ أَقْسِمَ مَالِيْ أَفَأُوْصِيْ بِالنِّصْفِ؟ فَقَالَ لَا فَقُلْتُ: الثُّلُثِ؟ فَسَكَتَ فَكَانَ الثُّلُثُ بَعْدَهُ جَائِزًا. وَالرَّابِعَةُ إِنِّيْ شَرِبْتُ الْخَمْرَ مَعَ قَوْمٍ مِنَ الْأَنْصَارِ، فَضَرَبَ رَجُلٌ مِّنْهُمْ أَنْفِيْ بِلَحْيَيْ جَمَلٍ: فَأَتَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَنْزَلَ اللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ تَحْرِيْمَ الْخَمْرِ.

ترجمہ: حضرت سعد بن وقاص رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ قرآن کریم میں چار آیات میرے حق میں نازل ہوئی تھیں کیونکہ میری والدہ نے میرے بارے میں قسم کھائی تھی کہ جب تک محمد (ﷺ) کو چھوڑ نہیں دیتے' میں نہ کچھ کھاؤں گی اور نہ ہی پیوں گی' اس پر یہ ارشاد الٰہی ہوا!

وَإِنْ جَاهَدَاكَ عَلٰى أَنْ تُشْرِكَ بِيْ مَا لَيْسَ لَكَ بِهٖ عِلْمٌ فَلَا تُطِعْهُمَا وَصَاحِبْهُمَا فِي الدُّنْيَا مَعْرُوْفًا.

''اور اگر وہ دونوں تم سے کوشش کریں کہ میرا شریک ٹھہرائیں ایسی چیز کو جس کا تجھے علم نہیں تو ان کا کہنا نہ مان اور دنیا میں اچھی طرح ان کا ساتھ دے اور ان کی راہ چل۔''

دوسرے یہ کہ میں بڑی عمدہ تلوار رکھتا تھا تو ایک مرتبہ میں نے رسول اللہ ﷺ سے عرض کی (ان کے پاس تلوار دیکھ کر) یا رسول اللہ! یہ مجھے دے دیجئے اس پر یہ آیت اتری!

يَسْئَلُوْنَكَ عَنِ الْأَنْفَالِ.

''اے محبوب! تم سے غنیموں کو پوچھتے ہیں۔''

تیسرے یہ کہ میں بیمار ہوا تو حضور ﷺ میری بیمار پرسی کو تشریف لائے' میں نے عرض کی یا رسول اللہ میں اپنا مال (ترکہ) تقسیم کرنا چاہتا ہوں تو کیا میں آدھا مال تقسیم کرنے کی وصیت کر دوں؟ آپ نے فرما

1۔ سورہ لقمان: آیت ۱۵

"نہیں۔" میں نے پوچھا کہ تیسرے حصے کی وصیت کر دوں؟ یہ سن کر آپ خاموش ہو گئے چنانچہ اس کے بعد تیسرے حصے کی وصیت جائز ہو گئی۔ چوتھے یہ کہ میں نے انصار کے ساتھ مل کر شراب پی لی تو ان میں سے ایک نے میری ناک پر اونٹ کا جبڑا دے مارا' میں نے نبی کریم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہو کر شکایت کر دی تو اللہ تعالیٰ نے شراب حرام کر دی۔

۲۵۔ حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ قَالَ: حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عُرْوَةَ قَالَ: أَخْبَرَنِي أَبِي قَالَ: أَخْبَرَتْنِي أَسْمَاءُ بِنْتُ أَبِي بَكْرٍ قَالَتْ: أَتَتْنِي أُمِّي رَاغِبَةً، فِي عَهْدِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَفَأَصِلُهَا؟ قَالَ: نَعَمْ. قَالَ ابْنُ عُيَيْنَةَ فَأَنْزَلَ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ فِيهَا: لَا يَنْهَاكُمُ اللّٰهُ عَنِ الَّذِينَ لَمْ يُقَاتِلُوكُمْ فِي الدِّينِ.[1]

ترجمہ: حضرت اسماء بنت ابوبکر رضی اللہ عنہما کہتی ہیں کہ میری والدہ مجھ سے کچھ لینے کی خاطر میرے پاس آئیں' حضور ﷺ کا عہد مبارک تھا' میں نے آپ سے پوچھا کہ کیا میں ان کی ضرورت پوری کر سکتی ہوں؟ تو آپ نے فرمایا: "کوئی حرج نہیں۔" (حالانکہ وہ اس وقت حالت شرک میں تھیں۔) ابن عیینہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ یہ آیت اللہ تعالیٰ نے انہی کے حق میں اتاری تھی۔

لَا يَنْهَاكُمُ اللّٰهُ عَنِ الَّذِينَ لَمْ يُقَاتِلُوكُمْ فِي الدِّينِ.

"جو دینی معاملات میں تم سے جھگڑے نہیں' ان سے تمہیں اللہ تعالیٰ نہیں روکتا۔"

۲۶۔ حَدَّثَنَا مُوسَى قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ مُسْلِمٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ دِينَارٍ قَالَ: سَمِعْتُ ابْنَ عُمَرَ يَقُولُ: رَأَى عُمَرُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ حُلَّةً سِيَرَاءَ تُبَاعُ. فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللّٰهِ ابْتَعْ هٰذِهِ فَالْبَسْهَا يَوْمَ الْجُمُعَةِ وَإِذَا جَاءَكَ الْوُفُودُ. قَالَ إِنَّمَا يَلْبَسُ هٰذِهِ مَنْ لَا خَلَاقَ لَهُ فَأُتِيَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْهَا بِحُلَلٍ. فَأَرْسَلَ إِلَى عُمَرَ بِحُلَّةٍ. فَقَالَ: كَيْفَ أَلْبَسُهَا وَقَدْ قُلْتَ فِيهَا مَا قُلْتَ؟ قَالَ إِنِّي لَمْ أُعْطِكَهَا لِتَلْبَسَهَا. وَلٰكِنْ تَبِيعُهَا أَوْ تَكْسُوهَا فَأَرْسَلَ بِهَا عُمَرُ إِلَى أَخٍ لَهُ مِنْ أَهْلِ مَكَّةَ، قَبْلَ أَنْ يُسْلِمَ.

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کہتے ہیں کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ایک دھاری دار ریشم ملا لباس بکتا دیکھا تو عرض کی یا رسول اللہ! یہ خرید لیجئے' جمعہ کے دن پہنا کیجئے اور وفد آنے پر بھی پہننے کا کام دے

---

[1] سورۃ ممتحنہ: آیت ۸

گا۔ آپ نے فرمایا: ''اسے وہی پہنا کرتا ہے جس کا آخرت میں کوئی حصہ نہیں ہوتا'' ان لباسوں میں سے آپ
کے پاس کچھ لباس آئے تو ان میں سے ایک حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو بھی بھیج دیا۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے
عرض کی کہ آپ نے تو منع فرما دیا تھا اس لئے کیسے پہن لوں؟ آپ نے فرمایا کہ ''میں نے تمہیں پہننے کو نہیں د
میں نے اس لئے دیا ہے کہ یا تو اسے بیچ لو یا کسی حق دار کو دے دو'' چنانچہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے وہ لباس
مکہ میں اپنے بھائی کو بھیج دیا جو ابھی اسلام نہ لائے تھے۔

۱۴۔ بَابٌ لَا يَسُبُّ وَالِدَيْهِ (اپنے والدین کو گالی نہ دو)

۲۷۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ كَثِيرٍ قَالَ: أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ قَالَ: حَدَّثَنِي سَعْدُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ عَنْ حُمَيْدِ بْنِ عَ
الرَّحْمٰنِ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنَ الْكَبَائِرِ أَنْ يَشْتِمَ الرَّجُ
وَالِدَيْهِ فَقَالُوا: كَيْفَ يَشْتِمُ؟ قَالَ يَشْتِمُ الرَّجُلَ، فَيَشْتِمُ أَبَاهُ وَأُمَّهُ.

ترجمہ: حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کہتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: ''والدین کو گالی دینا' ک
گناہوں میں سے ایک ہے۔'' لوگوں نے عرض کیا کوئی گالیاں کیسے دے سکتا ہے؟ آپ نے فرمایا: ''جب وہ
کو گالیاں دے گا تو وہ بھی اس کے والدین کو گالیاں دے گا۔''

۲۸۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَلَامٍ قَالَ: أَخْبَرَنَا مُخَلَّدٌ قَالَ: أَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ قَالَ: سَمِعْتُ مُحَمَّدَ
الْحَارِثِ بْنِ سُفْيَانَ يَزْعُمُ، أَنَّ عُرْوَةَ بْنِ عِيَاضٍ أَخْبَرَهُ أَنَّهُ سَمِعَ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ يَقُو
مِنَ الْكَبَائِرِ عِنْدَ اللّٰهِ تَعَالَى أَنْ يَسْتَسِبَّ الرَّجُلُ لِوَالِدِهِ.

ترجمہ: حضرت عروہ بن عیاض رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میں نے عبداللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ عنہم کو یہ
سنا کہ اللہ تعالیٰ کے ہاں کبیرہ گناہوں میں سے یہ بھی ہے کہ آدمی اپنے والد (یا والدہ) کو گالی دلوائے۔

۱۵۔ بَابُ عُقُوبَةِ عُقُوقِ الْوَالِدَيْنِ (والدین کی نافرمانی پر سزا)

۲۹۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ يَزِيدَ قَالَ: حَدَّثَنَا عُيَيْنَةُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ، عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي بَكْرَةَ عَنِ ال
صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: مَا مِنْ ذَنْبٍ أَجْدَرُ أَنْ يُعَجِّلَ لِصَاحِبِهِ الْعُقُوبَةَ. مَعَ مَا يَدَّخِرُ لَهُ. مِنَ الْ
وَقَطِيعَةِ الرَّحِمِ.

ترجمہ: حضرت ابوبکرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: ''ظلم وستم اور رشتہ

کی دعا اور والدین کی اپنے بیٹے (بیٹیوں) کے لئے بددعا۔"

٣٣- حَدَّثَنَا عَيَّاشُ بْنُ الْوَلِيدِ قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْأَعْلَى قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ إِسْحٰقَ، عَنْ يَزِيدَ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ قُسَيْطٍ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ شُرَحْبِيلٍ. أَخِي بَنِي عَبْدِ الدَّارِ. عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ مَا تَكَلَّمَ مَوْلُودٌ مِّنَ النَّاسِ فِي مَهْدٍ إِلَّا عِيسَى بْنُ مَرْيَمَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَصَاحِبُ جُرَيْجٍ قِيلَ: يَا نَبِيَّ اللّٰهِ وَمَا صَاحِبُ جُرَيْجٍ؟ قَالَ فَإِنَّ جُرَيْجًا كَانَ رَجُلًا رَاهِبًا فِي صَوْمَعَةٍ لَّهُ، وَكَانَ رَاعِيُ بَقَرٍ يَّأْوِي إِلَى أَسْفَلِ صَوْمَعَتِهِ. وَكَانَتِ امْرَأَةٌ مِنْ أَهْلِ الْقَرْيَةِ تَخْتَلِفُ إِلَى الرَّاعِي. فَأَتَتْ أُمُّهُ يَوْمًا فَقَالَتْ: يَا جُرَيْجُ: وَهُوَ يُصَلِّي. فَقَالَ: فِي نَفْسِهِ، وَهُوَ يُصَلِّي: أُمِّي وَصَلَاتِي. فَرَاٰى أَنْ يُّؤْثِرَ صَلَاتَهُ. ثُمَّ صَرَخَتْ بِهِ الثَّانِيَةَ. فَقَالَ فِي نَفْسِهِ: أُمِّي وَصَلَاتِي. فَرَاٰى أَنْ يُؤْثِرَ صَلَاتَهُ ثُمَّ صَرَخَتْ بِهِ الثَّالِثَةَ. فَقَالَ: أُمِّي وَصَلَاتِي. فَرَاٰى أَنْ يُّؤْثِرَ صَلَاتَهُ. فَلَمَّا لَمْ يُجِبْهَا قَالَتْ: لَا أَمَاتَكَ اللّٰهُ يَا جُرَيْجُ حَتّٰى تَنْظُرَ فِي وَجْهِ الْمُومِسَاتِ. ثُمَّ انْصَرَفَتْ. فَأُتِيَ الْمَلِكُ بِتِلْكَ الْمَرْأَةِ وَلَدَتْ. فَقَالَ: مِمَّنْ قَالَتْ مِنْ جُرَيْجٍ قَالَ أَصَاحِبُ الصَّوْمَعَةِ؟ قَالَتْ: نَعَمْ: قَالَ: اهْدِمُوا صَوْمَعَتَهُ وَأْتُونِي بِهِ. فَضَرَبُوا صَوْمَعَتَهُ بِالْفُئُوسِ حَتّٰى وَقَعَتْ فَجَعَلُوا يَدَهُ إِلَى عُنُقِهِ بِحَبْلٍ، ثُمَّ انْطُلِقَ بِهِ. فَمُرَّ بِهِ عَلَى الْمُومِسَاتِ فَرَآهُنَّ فَتَبَسَّمَ، وَهُنَّ يَنْظُرْنَ إِلَيْهِ فِي النَّاسِ. فَقَالَ الْمَلِكُ: مَا تَزْعُمُ هٰذِهِ؟ قَالَ: مَا تَزْعُمُ؟ قَالَ: تَزْعُمُ أَنَّ وَلَدَهَا مِنْكَ. قَالَ: أَنْتِ تَزْعُمِينَ؟ قَالَتْ: نَعَمْ. قَالَ: أَيْنَ هٰذَا الصَّغِيرُ؟ قَالُوا هُوَ ذَا فِي حِجْرِهَا. فَأَقْبَلَ عَلَيْهِ فَقَالَ: مَنْ أَبُوكَ: قَالَ: رَاعِي الْبَقَرِ. قَالَ الْمَلِكُ: أَنَجْعَلُ صَوْمَعَتَكَ مِنْ ذَهَبٍ؟ قَالَ: لَا. قَالَ: مِنْ فِضَّةٍ؟ قَالَ: لَا قَالَ: فَمَا نَجْعَلُهَا؟ قَالَ: رُدُّوهَا كَمَا كَانَتْ قَالَ: فَمَا الَّذِي تَبَسَّمْتَ؟ قَالَ: أَمْرًا عَرَفْتُهُ أَدْرَكَتْنِي دَعْوَةُ أُمِّي. ثُمَّ أَخْبَرَهُمْ.

ترجمہ: حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں، میں نے نبی کریم ﷺ کو فرماتے سنا تھا کہ "لوگوں کے کسی شیر خوار نے گود میں بولنا شروع نہیں کیا البتہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام اور صاحب جریج نے گفتگو کی تھی۔" عرض کی گئی: یا رسول اللہ! صاحب جریج کون ہے؟ آپ نے فرمایا: "یہ ایک عبادت گزار شخص تھا، اپنے عبادت خانہ میں رہتا تھا۔ ایک گائے چرانے والا اس کے عبادت خانہ کے قریب ہی ٹھہرا کرتا تھا۔ قریبی دیہات کی ایک عورت کبھی کبھی اس شخص کے پاس آتی۔ ایک دن راہب کی ماں آئی اور اس نے آواز دی: اے جریج! راہب حالت نماز میں تھا اس

نے دل میں کہا میں نماز میں ہوں اور ماں بھی آ گئی ہے (کیا کروں؟) اس نے سوچا کہ اپنی نماز جاری رکھوں' وہ پھر زور سے بولی تو اس نے دل میں کہا کہ ایک طرف نماز ہے تو دوسری طرف ماں' اس نے پھر یہی خیال کیا کہ اپنی نماز پڑھتا رہوں' ماں تیسری مرتبہ چلائی تو اس نے پھر وہی خیال کیا اور نماز جاری رکھی۔ اس پر ماں نے کہا: اے جریج! تم بدکار عورتوں کا منہ دیکھے بغیر نہ مرو' یہ کہہ کر وہ واپس چلی گئی۔ (فاحشہ حاملہ ہوئی) اور اس بدکار عورت نے بچہ جنا تو بادشاہ کے پاس لائی گئی۔ اس نے پوچھا' یہ کس باپ کا ہے؟ بدکار عورت نے کہا جریج کا ہے۔ بادشاہ نے کہا: وہی عبادت خانہ والا؟ عورت نے کہا' ہاں! بادشاہ نے لوگوں سے کہا کہ اس کی عبادت گاہ گرا دو اور میرے پاس پکڑ لاؤ۔ چنانچہ لوگوں نے ہتھوڑوں سے چوٹیں لگائیں تو وہ گر گیا' انہوں نے اس کے ہاتھ گردن سے باندھ دیئے اور وہاں لے چلے' راستے میں وہ بدکار عورتیں کھڑی تھیں' اس نے انہیں دیکھا تو مسکرا دیا۔ وہ بھی ہجوم میں اسے دیکھ رہی تھیں۔ بادشاہ نے جریج سے پوچھا' یہ عورت کیا کہہ رہی ہے؟ جریج نے کہا' کیا کہتی ہے؟ بادشاہ نے کہا وہ یہ ظاہر کرتی ہے کہ بچہ تجھ سے ہے' راہب نے عورت کے پاس جا کر کہا: تم میرا نام لے رہی ہو؟ کہنے لگی ہاں! راہب نے پوچھا' بچہ کہاں ہے؟ لوگوں نے کہا' اس کی گود میں ہے' راہب نے بچے کی طرف متوجہ ہو کر پوچھا: تمہارا باپ کون ہے؟ تو اس نے کہا گائیں چرانے والا۔ اس پر بادشاہ نے (شرمندہ ہو کر) کہا: ہم تمہاری عبادت گاہ سونے کی نہ بنا دیں؟ راہب نے کہا' نہیں' بادشاہ نے کہا تو پھر چاندی کی بنا دیں؟ راہب نے انکار کر دیا۔ بادشاہ نے پوچھا' پھر کیسی بنائیں؟ اس نے کہا: ویسی ہی جیسے پہلے تھی۔ بادشاہ نے کہا تم (راستے میں) مسکرائے کیوں تھے؟ راہب نے کہا' ایک بات تھی جسے میں ہی جانتا ہوں' یہ تو میری بددعا کا اثر ہے اور پھر اس کو سارا واقعہ کہہ سنایا۔"

۱۸۔ بَابُ عَرْضِ الْإِسْلَامِ عَلَى الْأُمِّ النَّصْرَانِيَّةِ (نصرانی ماں کو اسلام کی دعوت دینا)

۳۴۔ حَدَّثَنَا أَبُو الْوَلِيْدِ هِشَامُ بْنُ عَبْدِ الْمَلِكِ قَالَ: حَدَّثَنَا عِكْرِمَةُ بْنُ عَمَّارٍ قَالَ: حَدَّثَنِي أَبُو كَثِيرٍ السُّحَيْمِيُّ قَالَ: سَمِعْتُ أَبَا هُرَيْرَةَ يَقُولُ: مَا سَمِعَ بِي أَحَدٌ' يَهُودِيٌّ وَلَا نَصْرَانِيٌّ' إِلَّا أَحَبَّنِي. إِنَّ أُمِّي كُنْتُ أُرِيدُهَا عَلَى الْإِسْلَامِ فَتَأْبَى' فَقُلْتُ لَهَا فَأَبَتْ. فَأَتَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقُلْتُ: ادْعُ اللّٰهَ لَهَا. فَدَعَا. فَأَتَيْتُهَا وَقَدْ أَجَافَتْ عَلَيْهَا الْبَابَ. فَقَالَتْ: يَا أَبَا هُرَيْرَةَ إِنِّي أَسْلَمْتُ. فَأَخْبَرْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقُلْتُ: ادْعُ اللّٰهَ لِي وَلِأُمِّي' فَقَالَ: اَللّٰهُمَّ عَبْدُكَ أَبُو هُرَيْرَةَ وَأُمُّهُ أَحِبَّهُمَا إِلَى النَّاسِ.

ترجمہ: حضرت ابوکثیر تیمی رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میں نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کو یہ کہتے ہوئے سنا کہ
میری بات جس نے بھی سنی ہے وہ میرا دوست بن گیا ہے خواہ وہ یہودی ہو یا نصرانی' میں اپنی ماں کے اسلام
لانے کا ارادہ کرتا تھا لیکن وہ انکار کر دیتیں' پھر میں نے دوبارہ دعوت دی تو اس نے پھر انکار کر دیا' میں نبی کریم
ﷺ کی بارگاہ میں حاضر ہوا اور عرض کی کہ میری والدہ کے لئے دعا فرمایئے۔ انہوں نے دعا فرمائی۔ میں والد
کی خدمت میں پہنچا اس نے دروازہ بند کر رکھا تھا' میری والدہ اندر سے کہنے لگی: اے ابوہریرہ! میں اسلام لے آئی
ہوں۔ میں نے جھٹ نبی کریم ﷺ کو اطلاع دے دی اور عرض کی کہ میری ماں اور میرے لئے دعا فرمایئے۔
آپ نے دعا کی کہ ''الٰہی! ابوہریرہ اور اس کی ماں تیرے بندے ہیں' انہیں لوگوں کی نظر میں ہر دلعزیز کر دے۔''

۱۹۔ بَابُ بِرِّ الْوَالِدَیْنِ بَعْدَ مَوْتِهِمَا (والدین کی موت کے بعد ان سے بھلائی)

۳۵۔ حَدَّثَنَا أَبُوْ نُعَيْمٍ قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ الْغَسِيْلِ قَالَ: أَخْبَرَنِيْ أُسَيْدُ بْنُ عُبَيْدٍ عَنْ أَبِيهِ
أَنَّهُ سَمِعَ أَبَا أُسَيْدٍ يُحَدِّثُ الْقَوْمَ قَالَ: كُنَّا عِنْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ رَجُلٌ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ
هَلْ بَقِيَ مِنْ بِرِّ أَبَوَيَّ شَيْءٌ بَعْدَ مَوْتِهِمَا أَبَرُّهُمَا؟ قَالَ نَعَمْ خِصَالٌ أَرْبَعٌ: الدُّعَاءُ لَهُمَا وَالْإِسْتِغْفَارُ لَهُمَا
وَإِنْفَاذُ عَهْدِهِمَا وَإِكْرَامُ صَدِيْقِهِمَا. وَصِلَةُ الرَّحِمِ الَّتِيْ لَا رَحِمَ لَكَ إِلَّا مِنْ قِبَلِهِمَا.

ترجمہ: حضرت ابو اسید رضی اللہ عنہ نے لوگوں سے باتیں کرتے ہوئے بتایا کہ ہم ایک دن نبی کریم ﷺ کے
پاس تھے' ایک آدمی نے عرض کی یا رسول اللہ! (کفن دفن تو میں نے کر دیا) کوئی اور بھلائی ایسی ہے جو میں ا
والدین سے نہیں کر سکا تو اب ان کی موت کے بعد کر دوں؟ آپ نے فرمایا: ''چار کام کرو: دونوں کے لئے
دعائے بخشش کیا کرو' ان کے لئے مغفرت مانگا کرو' ان کے نیک کام جاری رکھو' ان سے ملنے والوں کی عزت
کرو اور وہ صلہ رحمی کرو جو صرف ماں باپ کے تعلق سے ہو۔''

۳۶۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ يُوْنُسَ قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُوْ بَكْرٍ عَنْ عَاصِمٍ عَنْ أَبِيْ صَالِحٍ عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ: تُرْ
لِلْمَيِّتِ بَعْدَ مَوْتِهِ دَرَجَتُهُ، فَيَقُوْلُ: أَيْ رَبِّ! أَيُّ شَيْءٍ هٰذِهِ؟ فَيُقَالُ: وَلَدُكَ، اِسْتَغْفَرَ لَكَ.

ترجمہ: حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ مسلمان میت کا ایک درجہ بڑھا دیا جاتا ہے تو وہ کہتا ہے' ا
میرے رب! یہ کیا ہے؟ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے' تیری اولاد نے (مثلاً) تیرے لئے دعا کی تھی (تو یہ درجہ دیا گیا ہے

۳۷۔ حَدَّثَنَا مُوْسٰی قَالَ: حَدَّثَنَا سَلَّامُ بْنُ أَبِيْ مُطِيْعٍ عَنْ غَالِبٍ قَالَ: قَالَ مُحَمَّدُ بْنُ سِيْرِيْنَ: كُنَّا عِ

أَبِيْ هُرَيْرَةَ لَيْلَةً، فَقَالَ اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِأَبِيْ هُرَيْرَةَ وَلِأُمِّيْ وَلِمَنِ اسْتَغْفَرَ لَهُمَا. قَالَ مُحَمَّدٌ: فَنَحْنُ نَسْتَغْفِرُ لَهُمَا حَتّٰى نَدْخُلَ فِيْ دَعْوَةِ أَبِيْ هُرَيْرَةَ.

ترجمہ: حضرت محمد بن سیرین رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ ہم ایک رات حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کے ہاں تھے کہ آپ نے یہ دعا کی: الٰہی میری اور میری والدہ کی بخشش فرما دے اور ان کی بھی بخشش فرما دے جو ہم دونوں کے لئے دعائیں کرتے ہیں۔ حضرت محمد بن سیرین رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ ہم اس دن سے آپ کی اور آپ کی والدہ کے لئے دعا کرتے رہتے ہیں تاکہ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کی دعا میں شامل ہوسکیں۔

۳۸۔ حَدَّثَنَا أَبُو الرَّبِيْعِ قَالَ: حَدَّثَنَا إِسْمٰعِيْلُ بْنُ جَعْفَرٍ قَالَ: أَخْبَرَنَا الْعَلَاءُ، عَنْ أَبِيْهِ، عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: إِذَا مَاتَ الْعَبْدُ انْقَطَعَ عَنْهُ عَمَلُهُ إِلَّا مِنْ ثَلَاثٍ: صَدَقَةٍ جَارِيَةٍ أَوْ عِلْمٍ يُنْتَفَعُ بِهِ، أَوْ وَلَدٍ صَالِحٍ يَدْعُوْ لَهُ.

ترجمہ: حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: "جب کوئی شخص فوت ہو جاتا ہے تو اس کے اپنے عمل رک جاتے ہیں البتہ تین کاموں کا اسے فائدہ پہنچتا ہے۔ ایک یہ کہ اس کے لئے کوئی صدقہ کیا جائے جس کا ثواب جاری رہے دوسرے اس کا علم مفید ہوتا ہے (جس کی کسی بھی طرح وہ خدمت کر گیا تھا) اور تیسرے یہ کہ اس کی کوئی نیک اولاد ہو جو اس کے لئے دعائیں کرتے رہیں۔"

۳۹۔ حَدَّثَنَا يَسَرَةُ بْنُ صَفْوَانَ قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مُسْلِمٍ عَنْ عَمْرٍو عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، أَنَّ رَجُلًا قَالَ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! إِنَّ أُمِّيْ تُوُفِّيَتْ وَلَمْ تُوْصِ، أَفَيَنْفَعُهَا أَنْ أَتَصَدَّقَ عَنْهَا؟ قَالَ نَعَمْ.

ترجمہ: حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کہتے ہیں کہ ایک آدمی نے حضور ﷺ کی خدمت میں عرض کی: یا رسول اللہ ﷺ! میری والدہ فوت ہو چکی ہیں، وہ کوئی وصیت نہیں کر سکیں، اب اگر میں اس کی طرف سے کوئی صدقہ دوں تو اسے فائدہ ہو سکتا ہے؟ آپ نے فرمایا! "بالکل ہو گا۔"

۲۰۔ بَابُ بِرِّ مَنْ كَانَ يَصِلُهُ أَبُوْهُ (اپنے باپ کے دوستوں سے بھلائی)

۴۰۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ صَالِحٍ قَالَ: حَدَّثَنِي اللَّيْثُ، عَنْ خَالِدِ بْنِ يَزِيْدَ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ دِيْنَارٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ، مَرَّ أَعْرَابِيٌّ فِيْ سَفَرٍ؟ فَكَانَ أَبُو الْأَعْرَابِيِّ صَدِيْقًا لِعُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ. فَقَالَ الْأَعْرَابِيُّ: أَلَسْتَ ابْنَ فُلَانٍ: قَالَ: بَلٰى. فَأَمَرَ لَهُ ابْنُ عُمَرَ بِحِمَارٍ كَانَ يَسْتَعْقِبُ وَنَزَعَ عِمَامَتَهُ عَنْ رَأْسِهِ فَأَعْطَاهُ.

فَقَالَ بَعْضُ مَنْ مَعَهُ: أَمَا يَكْفِيهِ دِرْهَمَانِ؟ فَقَالَ: قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِحْفَظْ وُدَّ أَبِيكَ لَا تَقْطَعْهُ فَيُطْفِئُ اللّٰهُ نُورَكَ.

ترجمہ: حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کہتے ہیں کہ میں سفر میں تھا' ایک اعرابی بھی میرا ہم سفر تھا اور اس کا باپ میرے والد کا دوست تھا۔ اعرابی نے کہا: تو فلاں کا بیٹا تو نہیں ہے؟ میں نے کہا ہاں (آپ نے صحیح پہچانا۔) حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما نے سواری کرنے کو ایک گدھا دے دیا نیز اپنی دستار اتار کر اسے دے دی۔ ایک ساتھی کہنے لگا: اسے دو درہم دے دیئے ہوتے تو وہی کافی نہ تھے؟ آپ نے کہا کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا ہے "اپنے والد کے دوستوں سے تعلق نہ توڑنا ورنہ اللہ تمہارا نور دور کر دے گا۔"

نوٹ: یہ رابطہ مسائل حل کرتا ہے اور عام لوگوں سے رابطہ بڑھاتا ہے' یہی نور ہے۔ (۱۲ چشتی)

۴۱۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ يَزِيدَ قَالَ: حَدَّثَنَا حَيْوَةُ قَالَ: حَدَّثَنِي أَبُو عُثْمَانَ الْوَلِيدُ بْنُ أَبِي الْوَلِيدِ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ دِينَارٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ، عَنْ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ أَبَرَّ الْبِرِّ أَنْ يَصِلَ الرَّجُلُ أَهْلَ وُدِّ أَبِيهِ.

ترجمہ: حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما رسول اللہ ﷺ سے روایت کرتے ہیں' آپ نے فرمایا: "سب نیکیوں سے بڑی نیکی یہ ہے کہ انسان اپنے والد کے دوستوں سے تعلق جوڑے رکھے۔"

۲۱۔ بَابٌ لَا تَقْطَعْ مَنْ كَانَ يَصِلُ أَبَاكَ فَيُطْفَأُ نُورُكَ

(باپ کے دوستوں سے قطع تعلقی سلب نور کا باعث ہے)

۴۲۔ أَخْبَرَنَا بِشْرُ بْنُ مُحَمَّدٍ قَالَ: أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ قَالَ: أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ لَاحِقٍ قَالَ: أَخْبَرَنِي سَعْدُ بْنُ عُبَادَةَ الزُّرَقِيُّ، أَنَّ أَبَاهُ قَالَ: كُنْتُ جَالِسًا فِي مَسْجِدِ الْمَدِينَةِ مَعَ عَمْرِو بْنِ عُثْمَانَ فَمَرَّ بِنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ سَلَامٍ مُتَّكِئًا عَلَى ابْنِ أَخِيهِ، فَرَجَعَ عَلَيْهِمْ فَقَالَ: مَا شِئْتَ عَمْرَو بْنَ عُثْمَانَ مَرَّتَيْنِ أَوْ ثَلَاثًا فَوَ الَّذِي بَعَثَ مُحَمَّدًا صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالْحَقِّ، إِنَّهُ لَفِي كِتَابِ اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ مَرَّتَيْنِ: لَا تَقْطَعْ مَنْ كَانَ يَصِلُ أَبَاكَ، فَيُطْفَأَ بِذٰلِكَ نُورُكَ.

ترجمہ: حضرت عبادہ زرقی رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میں حضرت عمرو بن عثمان رضی اللہ عنہ کے ساتھ مسجد مدینہ

ترجمہ: حضرت شہر بن حوشب رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ ہم حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما کے ساتھ جا رہے تھے کہ حضرت سالم رضی اللہ عنہ نے اپنے والد کو یوں آواز دی: اے ابو عبدالرحمٰن! آؤ نماز کے لئے چلیں۔ (یہ عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کی کنیت ہے)

۴۶۔ قَالَ أَبُو عَبْدِ اللّٰهِ. يَعْنِي الْبُخَارِيُّ. حَدَّثَنَا أَصْحَابُنَا عَنْ وَكِيعٍ، عَنْ سُفْيَانَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ دِينَارٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ: لٰكِنْ أَبُو حَفْصٍ عُمَرُ قَضٰى.

ترجمہ: حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے ایک موقع پر کہا: ''لیکن ابو حفص عمر نے یوں فیصلہ کیا۔''

۲۵۔ بَابُ وُجُوبِ وَصْلَةِ الرَّحِمِ (صلہ رحمی کرنا واجب ہے)

۴۷۔ حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمٰعِيلَ قَالَ: حَدَّثَنَا ضَمْضَمُ بْنُ عَمْرٍو الْحَنَفِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا كُلَيْبُ بْنُ مَنْفَعَةَ قَالَ: قَالَ جَدِّي يَا رَسُولَ اللّٰهِ! مَنْ أَبَرُّ؟ قَالَ أُمَّكَ وَأَبَاكَ وَأُخْتَكَ وَأَخَاكَ، وَمَوْلَاكَ الَّذِي يَلِي ذَاكَ حَقٌّ وَاجِبٌ وَرَحِمٌ مَوْصُولَةٌ.

ترجمہ: حضرت کلیب بن منفعہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میرے دادا نے عرض کی' یا رسول اللہ! میں کس سے حسن سلوک کروں؟ آپ نے فرمایا: ''اپنی ماں اور باپ سے' اپنی بہن اور بھائی سے اور اپنے ان رشتہ داروں سے جو ان سب سے تعلق رکھتے ہیں' یہ ایک واجب حق ہے اور اس سے رشتے مضبوط ہوتے ہیں۔''

۴۸۔ حَدَّثَنَا مُوسٰى بْنُ إِسْمٰعِيلَ قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُو عَوَانَةَ عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ عُمَيْرٍ، عَنْ مُوسٰى بْنِ طَلْحَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: لَمَّا نَزَلَتْ هٰذِهِ الْآيَةُ وَأَنْذِرْ عَشِيرَتَكَ الْأَقْرَبِينَ[۱] قَامَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَنَادَى يَا بَنِي كَعْبِ بْنِ لُؤَيٍّ. أَنْقِذُوا أَنْفُسَكُمْ مِنَ النَّارِ: يَا بَنِي عَبْدِ مَنَافٍ. أَنْقِذُوا أَنْفُسَكُمْ مِنَ النَّارِ. يَا بَنِي هَاشِمٍ أَنْقِذُوا أَنْفُسَكُمْ مِنَ النَّارِ: يَا بَنِي عَبْدِ الْمُطَّلِبِ! أَنْقِذُوا أَنْفُسَكُمْ مِنَ النَّارِ. يَا فَاطِمَةُ بِنْتَ مُحَمَّدٍ! أَنْقِذِي نَفْسَكِ مِنَ النَّارِ، فَإِنِّي لَا أَمْلِكُ لَكِ مِنَ اللّٰهِ شَيْئًا. غَيْرَ أَنَّ لَكُمْ رَحِمًا سَأَبُلُّهَا بِبِلَالِهَا.

ترجمہ: حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ جب یہ آیت نازل ہوئی

وَ أَنْذِرْ عَشِيرَتَكَ الْأَقْرَبِينَ.

''اور اے محبوب اپنے قریب تر رشتہ داروں کو ڈر سناؤ۔''

۱۔ سورہ الشعراء: آیت نمبر ۲۱۴

تو حضور ﷺ نے کھڑے ہو کر آواز دی: ''اے بنو کعب بن لوی! اپنے آپ کو آگ سے بچاؤ' اے بنو عبد مناف! اپنے آپ کو دوزخ سے بچا لو' اے اولادِ ہاشم! اپنے آپ کو جہنم کی آگ سے محفوظ کرنے کا وقت ہے اے فاطمہ بیٹی! تو بھی اپنے آپ کو آگ سے دور کر لے کیونکہ میں ذاتی طور پر تمہارے لئے کچھ نہیں کر سکتا' بس اتنا ہے کہ تمہارے لئے رحم والا تعلق موجود ہے میں اس کو تازہ رکھوں گا۔''

٢٦۔ بَابُ صِلَةِ الرَّحِمِ (صلہ رحمی کرنا)

٤٩۔ حَدَّثَنَا أَبُو نُعَيْمٍ قَالَ: حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ عُثْمَانَ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَوْهَبٍ قَالَ: سَمِعْتُ مُوسَى بْنَ طَلْحَةَ يَذْكُرُ عَنْ أَبِي أَيُّوبَ الْأَنْصَارِي، أَنَّ أَعْرَابِيًّا عَرَضَ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي مَسِيْرِهِ، فَقَالَ: أَخْبِرْنِي مَا يُقَرِّبُنِي مِنَ الْجَنَّةِ وَيُبَاعِدُنِي مِنَ النَّارِ؟ قَالَ تَعْبُدُ اللّٰهَ وَلَا تُشْرِكُ بِهِ شَيْئًا، وَتُقِيمُ الصَّلَاةَ وَتُؤْتِي الزَّكَاةَ، وَتَصِلُ الرَّحِمَ.

ترجمہ: حضرت عمرو بن عثمان کہتے ہیں کہ میں نے موسےٰ بن طلحہ کو حضرت ابو ایوب رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے سنا ہے کہ ایک اعرابی حضور ﷺ کو چلتے ہوئے سامنے سے ملا اور عرض کی: یا رسول اللہ! مجھے ایسی بات بتایئے جس پر عمل کر کے میں جنت سے قریب اور دوزخ سے دور ہو سکوں' آپ نے فرمایا: ''اللہ کی عبادت کرتے رہا کرو اور کسی کو اس کا شریک نہ بناؤ' نماز پڑھو زکوٰۃ دو اور صلہ رحمی کیا کرو۔'' (یعنی رشتہ داری گانٹھا کرو)

٥٠۔ حَدَّثَنَا إِسْمٰعِيلُ بْنُ أَبِي أُوَيْسٍ قَالَ: حَدَّثَنِي سُلَيْمَانُ بْنُ بِلَالٍ، عَنْ مُعَاوِيَةَ بْنِ أَبِي مُزَرِّدٍ، عَنْ سَعِيْدِ بْنِ يَسَارٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: خَلَقَ اللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ الْخَلْقَ فَلَمَّا فَرَغَ مِنْهُ قَامَتِ الرَّحِمُ، فَقَالَ: مَهْ: قَالَتْ: هٰذَا مَقَامُ الْعَائِذِ بِكَ مِنَ الْقَطِيعَةِ. قَالَ: أَلَا تَرْضَيْنَ أَنْ أَصِلَ مَنْ وَصَلَكِ وَأَقْطَعَ مَنْ قَطَعَكِ؟ قَالَتْ: بَلٰى يَا رَبِّ! قَالَ: فَذٰلِكِ لَكِ ثُمَّ قَالَ أَبُو هُرَيْرَةَ: اقْرَؤُوا إِنْ شِئْتُمْ فَهَلْ عَسَيْتُمْ إِنْ تَوَلَّيْتُمْ أَنْ تُفْسِدُوا فِي الْأَرْضِ وَتُقَطِّعُوا أَرْحَامَكُمْ۔[1]

ترجمہ: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جب اللہ تعالیٰ نے اپنی مخلوق بنا دی تو ''رحم'' کھڑی ہو گئی۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا: ''کیا بات ہے؟'' وہ کہنے لگی: یہی تو وقت ہے کہ جب میں اپنا تعلق ٹوٹنے سے تیری پناہ مانگنا چاہتی ہوں۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا: کیا تو میرے فیصلے پر راضی نہیں کہ جو بھی تیرے

---

[1] سورہ محمد: آیت ٢٢

تعلق کو قائم رکھے گا' میں اسے سب میں ملا کر رکھوں گا اور جو شخص تیری وجہ سے بنے رشتے توڑنے گا' اسے میں بھی تنہا کر دوں گا۔ رحم (شرمگاہ نے بصورت انسان) عرض کی' اے اللہ تیرا فیصلہ درست ہے۔ اللہ نے فرمایا: تو بس میں نے یہ فیصلہ کر دیا ہے۔" بعد ازاں حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہا تم چاہو تو بطور ثبوت یہ آیت پڑھ سکتے ہو۔

فَهَلْ عَسَيْتُمْ اِنْ تَوَلَّيْتُمْ اَنْ تُفْسِدُوْا فِی الْاَرْضِ وَ تُقَطِّعُوْآ اَرْحَامَكُمْ.

"تو کیا تمہارے یہ لچھن نظر آتے ہیں کہ اگر تمہیں حکومت ملے تو زمین میں فساد پھیلاؤ اور اپنے رشتے کاٹ دو؟"

۵۱۔ حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِیُّ قَالَ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ' عَنْ أَبِی سَعْدٍ' عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ أَبِی مُوْسٰی' عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ: آتِ ذَا الْقُرْبٰی حَقَّهٗ وَالْمِسْكِيْنَ وَ ابْنَ السَّبِيْلِ[1] قَالَ: بَدَأَ فَأَمَرَهٗ بِأَوْجَبِ الْحُقُوْقِ' وَدَلَّهٗ عَلٰی أَفْضَلِ الْأَعْمَالِ إِذَا كَانَ عِنْدَهٗ شَیْءٌ فَقَالَ وَ آتِ ذَا الْقُرْبٰی حَقَّهٗ وَالْمِسْكِيْنَ وَابْنَ السَّبِيْلِ وَعَلَّمَهٗ إِذَا لَمْ يَكُنْ عِنْدَهٗ شَیْءٌ كَيْفَ يَقُوْلُ فَقَالَ وَإِمَّا تُعْرِضَنَّ عَنْهُمُ ابْتِغَآءَ رَحْمَةٍ مِّنْ رَّبِّكَ تَرْجُوْهَا فَقُلْ لَّهُمْ قَوْلًا مَّيْسُوْرًا[2] عِدَةً حَسَنَةً' كَأَنَّهٗ قَدْ كَانَ وَلَعَلَّهٗ أَنْ يَّكُوْنَ إِنْشَآءَ اللّٰهُ وَلَا تَجْعَلْ يَدَكَ مَغْلُوْلَةً إِلٰی عُنُقِكَ لَا تُعْطِیْ شَيْئًا وَّلَا تَبْسُطْهَا كُلَّ الْبَسْطِ تُعْطِیْ مَا عِنْدَكَ' فَتَقْعُدَ مَلُوْمًا يَلُوْمُكَ مَنْ يَّأْتِيْكَ بَعْدُ وَلَا يَجِدُ عِنْدَكَ شَيْئًا مَّحْسُوْرًا[3] قَالَ: قَدْ حَسَرَكَ مَنْ قَدْ أَعْطَيْتَهٗ.

ترجمہ: حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نے کہا

وَاٰتِ ذَا الْقُرْبٰی حَقَّهٗ والْمِسْكِيْنَ وَابْنَ السَّبِيْلِ.

"اور رشتہ داروں کو ان کا حق دے اور مسکین اور مسافر کو۔"

اللہ تعالیٰ نے حقوق بتانے شروع کئے اور حضور ﷺ کو سب سے ضروری حق (توحید اور حقوق والدین) کا حکم دیا اور انہیں بتایا کہ اگر آپ کے پاس کچھ ہے تو سب سے افضل عمل یہی ہے (کہ ان لوگوں کو دیا جائے) چنانچہ فرمایا!

وَاٰتِ ذَا الْقُرْبٰی حَقَّهٗ والْمِسْكِيْنَ وَابْنَ السَّبِيْلِ.

۱۔ سورہ اسراء: آیت ۲۶ ۲۔ سورہ اسراء: آیت ۲۸ ۳۔ سورہ اسراء: آیت ۲۹

الْمَلَّ. وَلَا يَزَالُ مَعَكَ مِنَ اللّٰهِ ظَهِيْرٌ مَّا دُمْتَ عَلٰى ذٰلِكَ.

ترجمہ: حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہا کہ ایک آدمی نے نبی کریم ﷺ کی خدمت میں آ کر عرض کی: یا رسول اللہ ﷺ! میری رشتہ داری ہے، میں تو انہیں ملاتا ہوں، وہ قطع تعلق کرتے ہیں، میں ان سے بھلائی کرتا ہوں وہ مجھے بُرا کہتے ہیں اور جاہل قرار دیتے ہیں لیکن میں تحمل و بردباری سے کام لیتا ہوں۔ یہ سن کر آپ نے فرمایا: ''اگر واقعی ایسا کرتا ہے تو گویا انہیں بھوبھل میں ڈالتا ہے، جب تک تو اسی طرح رہے گا، اللہ تعالیٰ تمہیں ان پر غالب رکھے گا۔''

۵۳۔ حَدَّثَنَا إِسْمٰعِيْلُ بْنُ أَبِيْ أُوَيْسٍ قَالَ: حَدَّثَنِيْ أَخِيْ، عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ بِلَالٍ، عَنْ مُّحَمَّدِ بْنِ أَبِيْ عَتِيْقٍ، عَنْ أَبِيْ شِهَابِ بْنِ أَبِيْ سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ. أَنَّ أَبَا الرَّدَّادِ اللَّيْثِيَّ أَخْبَرَهُ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ عَوْفٍ، أَنَّهُ سَمِعَ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ قَالَ اللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ: أَنَا الرَّحْمٰنُ. وَأَنَا خَلَقْتُ الرَّحِمَ وَاشْتَقَقْتُ لَهَا مِنِ اسْمِيْ. فَمَنْ وَصَلَهَا وَصَلْتُهُ، وَمَنْ قَطَعَهَا بَتَتُّهُ.

ترجمہ: حضرت عبدالرحمٰن بن عوف رضی اللہ عنہ نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے سنا کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: ''میں رحمٰن ہوں اور میں نے ہی ''رحم'' پیدا کیا ہے اور اسے اپنے نام کے مادہ سے نکالا ہے لہٰذا جو اسے ملائے گا میں بھی اسے ملاؤں گا اور جو اسے قطع کرے گا تو میں بھی اسے الگ تھلگ کر کے رکھ دوں گا۔''

۵۴۔ حَدَّثَنَا مُوْسٰى بْنُ إِسْمٰعِيْلَ قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُوْ عَوَانَةَ، عَنْ عُثْمَانَ بْنِ الْمُغِيْرَةِ، عَنْ أَبِي الْعَنْبَسِ قَالَ: دَخَلْتُ عَلٰى عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو فِي الْوَهْطِ يَعْنِيْ أَرْضًا لَّهُ بِالطَّائِفِ. فَقَالَ: عَطَفَ لَنَا النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِصْبَعَهُ فَقَالَ الرَّحِمُ شُجْنَةٌ مِّنَ الرَّحْمٰنِ، مَنْ يَّصِلْهَا يَصِلْهُ، وَمَنْ يَّقْطَعْهَا يَقْطَعْهُ لَهَا لِسَانٌ طَلْقٌ ذَلْقٌ يَّوْمَ الْقِيَامَةِ.

ترجمہ: حضرت ابوالعنبس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میں عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ کے ساتھ ''وَهْط'' (طائف میں آپ کی زمین) پر گیا تو انہوں نے کہا، نبی کریم ﷺ نے ہماری طرف انگلی کر کے ارشاد فرمایا کہ ''رحم لفظ رحمٰن سے نکلا ہے جو اسے ملاتا ہے، یہ بھی اسے ملائے گی اور جو اسے قطع کرے گا یہ بھی اسے الگ کر دے گی، محشر کو اسے روانی والی اور سلیس زبان دی جائے گی۔'' (جس سے یہ سب کچھ بتائے گی کہ فلاں نے قطع رحمی کی تھی)

۵۵۔ حَدَّثَنَا إِسْمٰعِيْلُ قَالَ: حَدَّثَنِيْ سُلَيْمَانُ، عَنْ مُعَاوِيَةَ بْنِ أَبِيْ مُزَرِّدٍ، عَنْ يَّزِيْدَ بْنِ رُوْمَانَ، عَنْ

عُرْوَةَ بْنِ الزُّبَيْرِ، عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: الرَّحِمُ شُجْنَةٌ مَنْ وَصَلَهَا وَصَلَهُ اللّٰهُ وَمَنْ قَطَعَهَا قَطَعَهُ اللّٰهُ.

ترجمہ: حضرت سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: ''رحم (رحمٰن سے) نکلا ہے' جو اسے ملائے گا' یہ بھی اسے ملائے گی اور جو اسے جدا کرے گا تو اللہ اسے بھی علیحدہ کر دے گا۔'' (یعنی اپنی رحمت سے دور کر دے گا)

۲۸۔ بَابٌ صِلَةُ الرَّحِمِ تَزِيدُ فِي الْعُمُرِ (صلہ رحمی سے عمر میں زیادتی ہوتی ہے)

۵۶۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ صَالِحٍ قَالَ: حَدَّثَنِي اللَّيْثُ قَالَ: حَدَّثَنِي عُقَيْلٌ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ: أَخْبَرَنِي أَنَسُ بْنُ مَالِكٍ، أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: مَنْ أَحَبَّ أَنْ يُبْسَطَ لَهُ فِي رِزْقِهِ، وَأَنْ يُنْسَأَ لَهُ فِي أَثَرِهِ، فَلْيَصِلْ رَحِمَهُ.

ترجمہ: حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جسے خواہش ہے کہ میرے رزق میں اضافہ ہو جائے اور عمر میں زیادتی ہو تو وہ صلہ رحمی سے کام لے۔''

۵۷۔ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ الْمُنْذِرِ قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَعْنٍ قَالَ: حَدَّثَنِي أَبِي عَنْ سَعِيدِ بْنِ أَبِي سَعِيدٍ الْمَقْبُرِيِّ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ مَنْ سَرَّهُ أَنْ يُبْسَطَ لَهُ فِي رِزْقِهِ، وَأَنْ يُنْسَأَ لَهُ فِي أَثَرِهِ فَلْيَصِلْ فِي رَحِمِهِ.

ترجمہ: حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا' آپ نے فرمایا: ''جسے اس بات سے خوشی ہو کہ اس کا رزق بڑھا دیا جائے اور عمر میں اضافہ ہو تو وہ صلی رحمی سے کام لے۔''

۲۹۔ بَابُ مَنْ وَصَلَ رَحِمَهُ أَحَبَّهُ اللّٰهُ (اللہ تعالیٰ صلہ رحمی کرنے والے سے محبت کرتا ہے)

۵۸۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ كَثِيرٍ قَالَ: أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ، عَنْ أَبِي إِسْحٰقَ، عَنْ مَغْرَاءَ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ: مَنِ اتَّقَى رَبَّهُ، وَوَصَلَ رَحِمَهُ، نُسِّئَ فِي أَجَلِهِ، وَثَرَى مَالُهُ، وَأَحَبَّهُ أَهْلُهُ.

ترجمہ: حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں' جو اپنے پروردگار سے ڈرے اور صلہ رحمی کرے تو اس کی بڑھا دی جاتی ہے' مال میں اضافہ کر دیا جاتا ہے اور اس کے اہل و عیال اس سے محبت کرنے لگتے ہیں۔

۵۹۔ حَدَّثَنَا أَبُوْ نُعَيْمٍ قَالَ: حَدَّثَنَا يُوْنُسُ بْنُ أَبِيْ إِسْحٰقَ قَالَ: حَدَّثَنِيْ مَغْرَاءُ أَبُوْ مُخَارِقٍ. هُوَ الْعَبْدِيُّ، قَالَ ابْنُ عُمَرَ: مَنِ اتَّقَى رَبَّهٗ، وَوَصَلَ رَحِمَهٗ، أُنْسِئَ لَهٗ فِيْ عُمْرِهٖ، وَثُرِيَ مَالُهٗ، وَأَحَبَّهٗ أَهْلُهٗ.

ترجمہ: حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما کہتے ہیں: جو اپنے رب کا خوف رکھے' اپنے رشتہ داروں سے تعلق رکھے تو اس کی عمر میں اضافہ کر دیا جاتا ہے' مال بڑھا دیا جاتا ہے اور اس کے اہل وعیال اس سے محبت کرنے لگتے ہیں۔

۳۰۔ بَابُ بِرِّ الْأَقْرَبِ فَالْأَقْرَبِ (درجہ بدرجہ قریبی رشتہ داروں سے بھلائی کرنا)

۶۰۔ حَدَّثَنَا حَيْوَةُ بْنُ شُرَيْحٍ قَالَ: حَدَّثَنَا بَقِيَّةُ، عَنْ بَحِيْرٍ، عَنْ خَالِدِ بْنِ مَعْدَانَ، عَنِ الْمِقْدَامِ بْنِ مَعْدِيْ كَرِبَ، أَنَّهٗ سَمِعَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ: إِنَّ اللّٰهَ يُوْصِيْكُمْ بِأُمَّهَاتِكُمْ ثُمَّ يُوْصِيْكُمْ بِأُمَّهَاتِكُمْ، ثُمَّ يُوْصِيْكُمْ بِآبَائِكُمْ، ثُمَّ يُوْصِيْكُمْ بِالْأَقْرَبِ فَالْأَقْرَبِ.

ترجمہ: حضرت مقدام بن معدی کرب رضی اللہ عنہ نے رسول اللہ ﷺ سے سنا کہ آپ فرما رہے تھے: "اللہ تعالیٰ تمہیں تمہاری ماؤں کے بارے میں بھلائی کی وصیت کرتا ہے' (دو دفعہ فرمایا) پھر تمہارے والدوں کے بارے میں بھلائی کی وصیت فرماتا ہے اور بعد ازاں درجہ بدرجہ قریبی لوگوں کے بارے میں بھلائی کی وصیت فرماتا ہے۔"

۶۱۔ حَدَّثَنَا مُوْسَى بْنُ إِسْمٰعِيْلَ قَالَ: حَدَّثَنَا الْخَزْرَجُ بْنُ عُثْمَانَ، أَبُو الْخَطَّابِ السَّعْدِيُّ قَالَ: أَخْبَرَنِيْ أَبُوْ أَيُّوْبَ سُلَيْمَانُ، مَوْلٰى عُثْمَانَ بْنِ عَفَّانَ قَالَ: جَاءَنَا أَبُوْ هُرَيْرَةَ، عَشِيَّةَ الْخَمِيْسِ لَيْلَةَ الْجُمُعَةِ فَقَالَ: أُحَرِّجُ عَلٰى كُلِّ قَاطِعِ رَحِمٍ لَمَا قَامَ مِنْ عِنْدِنَا فَلَمْ يَقُمْ أَحَدٌ حَتّٰى قَالَ ثَلَاثًا فَأَتٰى فَتًى عَمَّةً لَهٗ قَدْ صَرَمَهَا مُنْذُ سَنَتَيْنِ فَدَخَلَ عَلَيْهَا فَقَالَتْ لَهٗ: يَا ابْنَ أَخِيْ مَا جَاءَ بِكَ؟ قَالَ: سَمِعْتُ أَبَا هُرَيْرَةَ يَقُوْلُ كَذَا وَكَذَا قَالَتْ: ارْجِعْ إِلَيْهِ فَسَلْهُ لِمَ قَالَ ذَاكَ؟ قَالَ: سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ: إِنَّ أَعْمَالَ بَنِيْ آدَمَ تُعْرَضُ عَلَى اللّٰهِ تَبَارَكَ وَتَعَالٰى عَشِيَّةَ كُلِّ خَمِيْسٍ لَيْلَةَ الْجُمُعَةِ فَلَا يَقْبَلُ عَمَلَ قَاطِعِ رَحِمٍ.

ترجمہ: حضرت ابوایوب سلیمان رضی اللہ عنہ (سیدنا عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ کے غلام) کہتے ہیں کہ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ ہمارے پاس جمعہ کی رات کو تشریف لائے اور کہنے لگے کوئی قطع رحمی کرنے والا یہاں پر اس حالت میں ہے تو میں اس پر تنگی کرتا ہوں (یعنی اسے محفل سے اٹھا دوں گا)' آپ نے تین مرتبہ کہا لیکن وہاں سے کوئی نہ اٹھا' ایک نوجوان اپنی پھوپھی کے پاس گیا جس سے اس نے دو سال کا قطع تعلق کیا ہوا تھا' یہ مختصر

جب اپنی پھوپھی کے پاس گیا تو اس نے کہا: اے بھتیجے! کیسے آنا ہوا؟ کہنے لگا' میں نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کو ایسے ایسے کہتے سنا ہے' پھوپھی نے کہا' واپس ان کے پاس جاؤ اور پوچھو کہ انہوں نے یہ بات کیوں کی ہے؟ (وہ گیا تو) حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہا کہ میں نے نبی کریم ﷺ کو فرماتے سنا ہے کہ ''اولادِ آدم علیہ السلام کے اعمال جمعہ کی رات بارگاہِ الٰہی میں پیش کئے جاتے ہیں اور قطع رحم کرنے والے کے اعمال قبول نہیں کئے جاتے۔''

٦٢۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عِمْرَانَ بْنِ أَبِي لَيْلَى قَالَ: حَدَّثَنَا أَيُّوبُ بْنُ جَابِرٍ الْحَنَفِيُّ، عَنْ آدَمَ بْنِ عَلِيٍّ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ: مَا أَنْفَقَ الرَّجُلُ عَلَى نَفْسِهِ وَأَهْلِهِ يَحْتَسِبُهَا إِلَّا آجَرَهُ اللّٰهُ تَعَالَى فِيهَا. وَابْدَأْ بِمَنْ تَعُولُ فَإِنْ كَانَ فَضْلًا فَالْأَقْرَبَ الْأَقْرَبَ وَإِنْ كَانَ فَضْلًا فَنَاوِلْ.

ترجمہ: حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما کہتے ہیں کہ جو کچھ ایک انسان ثواب کی نیت سے اپنی ذات اور اہل و عیال پر خرچ کرتا ہے تو اللہ تعالیٰ اسے اس کا اجر دیتا ہے لہٰذا اپنے اہل و عیال پر خرچ کیا کرو اور اگر کچھ بچ رہے تو کسی قریبی رشتہ دار کو دو اور پھر بھی بچ جائے تو جسے چاہو دے دو۔

٣١۔ بَابٌ لَا تَنْزِلُ الرَّحْمَةُ عَلَى قَوْمٍ فِيهِمْ قَاطِعُ رَحِمٍ

(جو قوم قاطع رحم ہے وہ رحمت الٰہی سے محروم ہے)

٦٣۔ حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ مُوسَى قَالَ: أَخْبَرَنَا سُلَيْمَانُ أَبُو إِدَامٍ قَالَ: سَمِعْتُ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ أَبِي أَوْفَى يَقُولُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ إِنَّ الرَّحْمَةَ لَا تَنْزِلُ عَلَى قَوْمٍ فِيهِمْ قَاطِعُ رَحِمٍ.

ترجمہ: حضرت عبداللہ بن ابی اوفی رضی اللہ عنہ نبی کریم ﷺ سے روایت کرتے ہیں' آپ نے فرمایا: ''جس قوم میں قطع رحمی کرنے والا ہوتا ہے اس پر اللہ تعالیٰ کی رحمت نہیں اترتی۔''

٣٢۔ بَابُ إِثْمِ قَاطِعِ الرَّحِمِ (قطع رحمی کرنے والے کا گناہ)

۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ صَالِحٍ قَالَ: حَدَّثَنِي اللَّيْثُ قَالَ: حَدَّثَنِي عُقَيْلٌ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، أَخْبَرَنِي مُحَمَّدُ بْنُ جُبَيْرِ بْنِ مُطْعِمٍ، أَنَّ جُبَيْرَ بْنَ مُطْعِمٍ أَخْبَرَهُ، أَنَّهُ سَمِعَ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

کرتے تو بھی تمہارا سوال سمجھ میں آ جاتا' لوگوں کو آزاد کر دو اور غلاموں کی گردنیں چھڑا دو" وہ پوچھنے لگا کہ یہ دونوں ایک ہی تو نہیں ہیں؟ آپ نے فرمایا: "نہیں! عتق النسمہ (کسی کو آزاد کرنا) کا مطلب یہ ہے کہ تم کسی کو آزاد کر دو اور فک رقبہ (کسی طرح گردن چھڑانا) کا مطلب یہ ہے کہ گردن آزاد کرنے پر کسی کی مدد کرو' (پھر فرمایا) کسی کو دودھ والا جانور دے دو اور (پھر فرمایا) رشتہ دار پر رحم کیا کرو اور اگر تم یہ نہیں کر سکتے تو بھلائی بتایا کرو اور ناپسندیدہ سے روک دیا کرو اور اگر یہ بھی طاقت نہیں تو زبان کو روکے رکھو اور اگر زبان کھولنی ہی پڑے تو نیکی کے لئے کھولو۔"

٣٦ـ بَابُ مَنْ وَصَلَ رَحِمَهٗ فِي الْجَاهِلِيَّةِ ثُمَّ أَسْلَمَ

(دورِ جاہلیت میں صلہ رحمی کرنے والے کو دورِ اسلام میں ثواب)

٧٠ـ حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ قَالَ: أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ، عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ: أَخْبَرَنِي عُرْوَةُ بْنُ الزُّبَيْرِ، أَنَّ حَكِيمَ بْنَ حِزَامٍ أَخْبَرَهُ، أَنَّهُ قَالَ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: أَرَأَيْتَ أُمُورًا كُنْتُ أَتَحَنَّثُ بِهَا فِي الْجَاهِلِيَّةِ مِنْ صِلَةٍ وَّ عِتَاقَةٍ وَ صَدَقَةٍ، فَهَلْ لِي فِيهَا أَجْرٌ؟ قَالَ حَكِيمٌ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: (أَسْلَمْتَ عَلَى مَا سَلَفَ مِنْ خَيْرٍ.)

ترجمہ: حضرت عروہ بن زبیر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں' مجھے حکیم بن حزام رضی اللہ عنہ نے بتایا کہ انہوں نے نبی کریم ﷺ سے عرض کی: یا رسول اللہ! آپ جانتے ہیں کہ میں (حالت کفر) صلہ رحمی کرتا' غلام آزاد کرتا اور صدقہ وغیرہ کے کام کرتا رہا ہوں تو کیا آج مجھے ان کا کوئی اجر ملے گا؟ حکیم رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میری یہ درخواست سن کر نبی کریم ﷺ نے فرمایا کہ "تمہارا اسلام لے آنا انہی کی برکت سے ہے۔"

٣٧ـ بَابُ صِلَةِ ذِي الرَّحِمِ الْمُشْرِكِ وَالتَّهْدِيَةِ (مشرک رشتہ دار سے صلہ رحمی کرنا اور تحفہ دینا)

٧١ـ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَلَامٍ قَالَ: أَخْبَرَنَا عَبْدَةُ، عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ، عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ: رَأَى عُمَرُ حُلَّةً سِيَرَاءَ فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللّٰهِ! لَوِ اشْتَرَيْتَ هٰذِهِ فَلَبِسْتَهَا يَوْمَ الْجُمُعَةِ وَلِلْوُفُودِ إِذَا أَتَوْكَ. فَقَالَ: (يَا عُمَرُ! إِنَّمَا يَلْبَسُ هٰذِهِ مَنْ لَّا خَلَاقَ لَهُ) ثُمَّ أُهْدِيَ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْهَا حُلَلٌ، فَأَهْدَى إِلَى عُمَرَ مِنْهَا حُلَّةً، فَجَاءَ عُمَرُ إِلَى رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللّٰهِ بَعَثْتَ إِلَيَّ هٰذِهِ

وَلَا قُرْبَ بِهَا إِذَا بَعُدَتْ، وَإِنْ كَانَتْ قَرِيبَةً وَكُلُّ رَحِمٍ آتِيَةٍ يَوْمَ الْقِيَامَةِ أَمَامَ صَاحِبِهَا تَشْهَدُ لَهُ بِصِلَةٍ، إِنْ كَانَ وَصَلَهَا، وَعَلَيْهِ بِقَطِيعَةٍ، إِنْ كَانَ قَطَعَهَا.

ترجمہ: حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا: اپنے نسب کی حفاظت کرو تا کہ صلہ رحمی کر سکو کیونکہ جب رحم کی وجہ سے انسان ایک دوسرے کے قریب ہو جاتا ہے تو پھر بُعد کے باوجود دونوں کے درمیان کوئی دوری نہیں رہتی اور اگر یہ رشتہ رحم بعید کا ہو تو قرب نہیں ہو سکتا اگرچہ بظاہر قریب ہی ہو اور پھر ہر رحم قیامت کے دن صاحب رحم کے سامنے آ کر اس کے حق میں گواہی دے گا اگر اس نے اسے ملایا ہو گا اور اگر اس نے اسے قطع کیا ہو گا تو اس کے خلاف گواہی دے گا۔

۳۹۔ بَابٌ هَلْ يَقُوْلُ الْمَوْلٰى إِنِّيْ مِنْ فُلَانٍ

(کیا کوئی غلام آزاد ہو کر یہ کہہ سکتا ہے کہ میں اسی قبیلے کا ہوں)

۷۴۔ حَدَّثَنَا مُوْسَى بْنُ إِسْمٰعِيْلَ قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَاحِدِ بْنُ زِيَادٍ قَالَ: حَدَّثَنَا وَائِلُ بْنُ دَاوُدَ اللَّيْثِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ حَبِيْبٍ قَالَ: قَالَ: لِيْ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عُمَرَ مِمَّنْ أَنْتَ؟ قُلْتُ: مِنْ تَيْمِ تَمِيْمٍ قَالَ: مِنْ أَنْفُسِهِمْ أَوْ مِنْ مَوَالِيْهِمْ؟ قُلْتُ: مِنْ مَوَالِيْهِمْ قَالَ: فَهَلَّا قُلْتَ مِنْ مَوَالِيْهِمْ إِذًا؟

ترجمہ: حضرت عبدالرحمٰن بن ابی حبیب کہتے ہیں کہ مجھے عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے پوچھا کہ تم کن میں سے ہو؟ میں نے کہا کہ بنو تمیم کی شاخ تیم سے تعلق رکھتا ہوں، ابن عمر رضی اللہ عنہما نے پوچھا کہ ان کی نسل سے تعلق ہے یا ان کے غلاموں میں ہو؟ میں نے کہا: ان کے غلاموں سے ہوں، اس پر ابن عمر رضی اللہ عنہما نے کہا کہ تم نے اس وقت کیوں نہیں کہہ دیا کہ ان کے غلاموں سے ہوں؟

۴۰۔ بَابٌ مَوْلَى الْقَوْمِ مِنْ أَنْفُسِهِمْ (قوم کا غلام بھی انہی سے شمار ہوتا ہے)

۷۵۔ حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ خَالِدٍ قَالَ: حَدَّثَنَا زُهَيْرٌ، قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عُثْمَانَ قَالَ: أَخْبَرَنِيْ إِسْمٰعِيْلُ بْنُ عُبَيْدٍ، عَنْ أَبِيْهِ عُبَيْدٍ، عَنْ رِفَاعَةَ بْنِ رَافِعٍ، أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لِعُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اجْمَعْ لِيْ قَوْمَكَ فَجَمَعَهُمْ: فَلَمَّا حَضَرُوْا بَابَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَخَلَ عَلَيْهِ عُمَرُ فَقَالَ: قَدْ جَمَعْتُ لَكَ قَوْمِيْ فَسَمِعَ ذٰلِكَ الْأَنْصَارُ فَقَالُوْا: قَدْ نَزَلَ فِيْ قُرَيْشٍ الْوَحْيُ: فَجَاءَ

الْمُسْتَمِعُ وَالنَّاظِرُ مَا يُقَالُ لَهُمْ فَخَرَجَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَامَ بَيْنَ أَظْهُرِهِمْ فَقَالَ: هَلْ فِيكُمْ مِنْ غَيْرِكُمْ؟ قَالُوا: نَعَمْ. فِينَا حَلِيفُنَا وَابْنُ أُخْتِنَا وَمَوَالِينَا قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَلِيفُنَا مِنَّا وَابْنُ أُخْتِنَا مِنَّا وَمَوَالِينَا مِنَّا وَأَنْتُمْ تَسْمَعُونَ: إِنَّ أَوْلِيَائِي مِنْكُمُ الْمُتَّقُونَ فَإِنْ كُنْتُمْ أُولٰئِكَ فَذَاكَ وَإِلَّا فَانْظُرُوا لَا يَأْتِي النَّاسُ بِالْأَعْمَالِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَتَأْتُونَ بِالْأَثْقَالِ، فَيُعْرَضُ عَنْكُمْ. ثُمَّ نَادَى فَقَالَ يَا أَيُّهَا النَّاسُ وَرَفَعَ يَدَيْهِ يَضَعُهُمَا عَلَى رُؤُوسِ قُرَيْشٍ يَا أَيُّهَا النَّاسُ: إِنَّ قُرَيْشًا أَهْلُ أَمَانَةٍ مَنْ بَغَى بِهِمْ. قَالَ زُهَيْرٌ أَظُنُّهُ قَالَ: الْعَوَاثِرُ، كَبَّهُ اللّٰهُ لِمَنْخَرَيْهِ. يَقُولُ ذٰلِكَ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ.

ترجمہ: حضرت رفاعہ بن رافع رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے فرمایا: اپنی قوم کو اکٹھا کر کے میرے پاس لاؤ۔ جب وہ نبی کریم ﷺ کے دروازے پر حاضر ہوئے تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ بھی حاضر ہو گئے اور عرض کی کہ میں اپنی قوم کو لے آیا ہوں۔ یہ بات انصار نے بھی سن لی تو کہنے لگے کہ قریش کے بارے میں کوئی وحی اتری ہو گی چنانچہ سننے اور دیکھنے والے آ گئے تا کہ پتہ چل سکے کہ انہیں کیا کہا گیا ہے اتنے میں حضور ﷺ تشریف لے آئے' ان کے درمیان کھڑے ہو گئے اور فرمایا کہ ''تم میں کوئی غیر شخص بھی ہے؟'' انھوں نے کہا' ہاں! ہم میں ہمارے حلیف' ہمارے بھانجے اور غلام وغیرہ سب لوگ جمع ہیں' آپ نے فرمایا: ''حلیف ہمارے ہی ہیں' بھانجے اور غلام وغیرہ سب ہمارے ہی تو ہیں' تم سن رہے ہو؟ تم میں سے میرے دوست وہی ہیں جو پرہیزگار ہیں' اگر واقعی تم پرہیزگار ہو تو میرا مقصد پورا ہو گیا اور اگر ایسا نہیں تو دیکھو' لوگ قیامت کے دن اپنے اعمال ساتھ نہیں لے جائیں گے اور تم بوجھ لے کر جاؤ گے جس کی بناء پر تمہاری طرف توجہ نہ ہو سکے گی۔'' بعد ازاں آپ نے آواز دی اور فرمایا: ''اے لوگو! (پھر اپنے ہاتھ اٹھائے اور قریش کے سروں پر رکھے) قریش کو امانت (حکمرانی) دی گئی ہے جو ان کے خلاف بغاوت کرے گا اللہ انہیں اوندھے منہ گرائے گا۔'' (تین مرتبہ فرمایا)

۴۱۔ بَابُ مَنْ عَالَ جَارِيَتَيْنِ أَوْ وَاحِدَةً (دو یا ایک بچی کی کفالت کرنے والے کا اجر)

۷۶۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ يَزِيدَ قَالَ: حَدَّثَنَا حَرْمَلَةُ بْنُ عِمْرَانَ أَبُو حَفْصٍ التُّجِيبِيُّ، عَنْ أَبِي عُشَّانَةَ الْمُعَافِرِيِّ، عَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ مَنْ كَانَ لَهُ ثَلَاثُ بَنَاتٍ، وَصَبَرَ عَلَيْهِنَّ وَكَسَاهُنَّ مِنْ جِدَتِهِ، كُنَّ لَهُ حِجَابًا مِنَ النَّارِ

ترجمہ: حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے سنا: ''جس کی صرف تین بیٹیاں ہوں' وہ ان کی پرورش کرتے وقت تکالیف پر صبر سے کام لے اور انہیں اپنی گرہ سے عمدہ کپڑے پہننے کو دے تو وہ بچیاں دوزخ سے اس کے لئے حجاب بن جائیں گی۔''

۷۷۔ حَدَّثَنَا الْفَضْلُ بْنُ دُكَيْنٍ قَالَ: حَدَّثَنَا فِطْرٌ، عَنْ شُرَحْبِيلَ قَالَ: سَمِعْتُ ابْنَ عَبَّاسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَا مِنْ مُسْلِمٍ تُدْرِكُهُ ابْنَتَانِ، فَيُحْسِنُ صُحْبَتَهُمَا إِلَّا أَدْخَلَتَاهُ الْجَنَّةَ.

ترجمہ: حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نبی کریم ﷺ سے روایت کرتے ہیں: ''جس مسلم کی صرف دو بیٹیاں ہوں اور وہ ان کے لئے بودوباش کا اچھا انتظام کرے تو وہ اسے جنت میں لے جائیں گے۔''

۷۸۔ حَدَّثَنَا أَبُو النُّعْمَانِ قَالَ: حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ زَيْدٍ قَالَ: حَدَّثَنِي عَلِيُّ بْنُ زَيْدٍ قَالَ: حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ الْمُنْكَدِرِ، أَنَّ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللّٰهِ حَدَّثَهُمْ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ كَانَ لَهُ ثَلَاثُ بَنَاتٍ، يُؤْوِيهِنَّ، وَيَكْفِيهِنَّ، وَيَرْحَمُهُنَّ، فَقَدْ وَجَبَتْ لَهُ الْجَنَّةُ الْبَتَّةَ فَقَالَ رَجُلٌ مِنْ بَعْضِ الْقَوْمِ: وَثِنْتَيْنِ، يَا رَسُولَ اللّٰهِ؟ قَالَ: وَثِنْتَيْنِ.

ترجمہ: حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ نے بتایا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جس آدمی کی تین بیٹیاں ہوں اور وہ انہیں اچھا ٹھکانہ دے' اچھا کھانے پینے کو دے اور ان پر رحم کھایا کرے تو یقیناً اسے جنت میں داخل کیا جائے گا۔'' قوم کا ایک آدمی بولا' یا رسول اللہ! اگر کسی کے پاس دو بیٹیاں ہوں تو پھر؟ آپ نے فرمایا کہ ''اسے بھی یہی اجر ملے گا۔''

۴۲۔ بَابُ مَنْ عَالَ ثَلَاثَ أَخَوَاتٍ (تین بہنوں والے بھائی کا اجر)

۷۹۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ: حَدَّثَنِي عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ مُحَمَّدٍ، عَنْ سُهَيْلِ بْنِ أَبِي صَالِحٍ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ مُكْمِلٍ، عَنْ أَيُّوبَ بْنِ بَشِيرٍ الْمَعَاوِيِّ، عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ، أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: لَا يَكُونُ لِأَحَدٍ ثَلَاثُ بَنَاتٍ، أَوْ ثَلَاثُ أَخَوَاتٍ، فَيُحْسِنُ إِلَيْهِنَّ إِلَّا دَخَلَ الْجَنَّةَ.

ترجمہ: حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''اگر کسی کے پاس تین بیٹیاں یا تین بہنیں ہوں اور وہ انہیں کھانے' پینے' پہننے اور تعلیم کے لئے اچھی نگرانی مہیا کرے تو وہ جنت میں جائے گا۔''

۴۳۔ بَابُ فَضْلِ مَنْ عَالَ ابْنَتَهُ الْمَرْدُوْدَةَ (بے سہارا بیٹی کی کفالت کا اجر)

۸۰۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ صَالِحٍ قَالَ: حَدَّثَنِیْ مُوْسَی بْنُ عَلِیٍّ، عَنْ أَبِیْهِ، أَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لِسُرَاقَةَ بْنِ جُعْشُمٍ أَلَا أَدُلُّكَ عَلٰی أَعْظَمِ الصَّدَقَةِ أَوْ مِنْ أَعْظَمِ الصَّدَقَةِ قَالَ: بَلٰی یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! قَالَ: إِبْنَتُكَ مَرْدُوْدَةٌ إِلَیْكَ، لَیْسَ لَهَا کَاسِبٌ غَیْرُكَ.

ترجمہ: حضرت موسیٰ بن علی رضی اللہ عنہ اپنے والد سے روایت کرتے ہیں، وہ کہتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے سراقہ بن جعشم رضی اللہ عنہ سے فرمایا: ''کیا میں تمہیں سب سے بڑا صدقہ نہ بتاؤں، یا فرمایا کہ سب سے بڑے صدقہ کا ایک حصہ نہ بتاؤں؟'' حضرت سراقہ رضی اللہ عنہ نے عرض کی یا رسول اللہ! ضرور بتائیں، آپ نے فرمایا: ''ایک ایسی بچی ہے جو تمہارے سپرد کر دی گئی ہے اور تمہارے سوا اس کا کمانے والا کوئی نہیں ہے اسے خرچہ دینا سب سے بڑا صدقہ ہے۔''

۸۱۔ حَدَّثَنَا بِشْرٌ قَالَ: أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ قَالَ: أَخْبَرَنَا مُوْسٰی قَالَ: سَمِعْتُ أَبِیْ عَنْ سُرَاقَةَ بْنِ جُعْشُمٍ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ یَا سُرَاقَةُ مِثْلَهُ.

ترجمہ: حضرت سراقہ بن جعشم رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا اے سراقہ! (اور پھر آگے حدیث نمبر ۸۰ ذکر کر دی)

۸۲۔ حَدَّثَنَا حَیْوَةُ بْنُ شُرَیْحٍ قَالَ: حَدَّثَنَا بَقِیَّةُ، عَنْ بُحَیْرٍ، عَنْ خَالِدٍ، عَنِ الْمِقْدَامِ بْنِ مَعْدِیْ کَرِبَ، أَنَّهُ سَمِعَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ: مَا أَطْعَمْتَ نَفْسَكَ فَهُوَ لَكَ صَدَقَةٌ، وَمَا أَطْعَمْتَ وَلَدَكَ فَهُوَ لَكَ صَدَقَةٌ وَمَا أَطْعَمْتَ زَوْجَكَ فَهُوَ لَكَ صَدَقَةٌ وَمَا أَطْعَمْتَ خَادِمَكَ فَهُوَ لَكَ صَدَقَةٌ.

ترجمہ: حضرت مقدام بن معدی کرب رضی اللہ عنہ نے نبی کریم ﷺ سے سنا، آپ نے فرمایا: ''جو کچھ تم خود کھاتے ہو وہ صدقہ شمار ہوتا ہے، جو کچھ اولاد کو کھلاتے ہو وہ بھی تمہارا صدقہ ہے، اپنی بیوی کو کھلاتے ہو وہ بھی صدقہ ہے اور جو اپنے غلام کو کھلایا کرتے ہو وہ بھی صدقہ کہلاتا ہے۔''

ترجمہ: حضرت ابن ابی نعیم رضی اللہ عنہ کہتے ہیں' میں حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما کے پاس تھا تو ایک آدمی نے مچھر کے خون (کی حلت وحرمت) کے بارے میں پوچھا۔ حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ نے کہا: کہاں سے آئے ہو؟ وہ کہنے لگا کہ میں اہل عراق سے تعلق رکھتا ہوں' آپ نے کہا اسے دیکھو! یہ مجھ سے مچھر کے خون کے بارے میں مسئلہ پوچھنے چلا ہے جبکہ یہ نبی ﷺ کے بیٹے (حضرت حسین رضی اللہ عنہ) کو قتل کر چکے ہیں۔ حالانکہ حضور ﷺ نے اپنے ان بیٹوں کے متعلق فرمایا تھا کہ ''یہ دونوں (حضرت حسن وحسین رضی اللہ عنہما) دنیا میں میرے دو پھول ہیں۔''

۴۶۔ بَابٌ حَمْلُ الصَّبِيِّ عَلَى الْعَاتِقِ (بچے کو کندھے پر اٹھانا)

۸۶۔ حَدَّثَنَا أَبُو الْوَلِيدِ قَالَ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، عَنْ عَدِيِّ بْنِ ثَابِتٍ قَالَ: سَمِعْتُ الْبَرَاءَ يَقُولُ: رَأَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالْحَسَنُ صَلَوَاتُ اللّٰهِ عَلَيْهِ عَلَى عَاتِقِهِ وَهُوَ يَقُولُ: اَللّٰهُمَّ إِنِّي أُحِبُّهُ فَأَحِبَّهُ.

ترجمہ: حضرت عدی بن ثابت رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میں نے حضرت براء رضی اللہ عنہ سے سنا وہ کہتے تھے کہ میں نے نبی کریم ﷺ کو دیکھا کہ حضرت حسن رضی اللہ عنہ آپ کے کندھوں پر تھے اور آپ ان کے لئے یہ دعا فرما رہے تھے: ''الٰہی! میں اس سے محبت کرتا ہوں لہٰذا تو بھی اسے اپنا محبوب بنا لے۔''

۴۷۔ بَابُ الْوَلَدُ قُرَّةُ الْعَيْنِ (بچہ آنکھوں کی ٹھنڈک ہوتا ہے)

۸۷۔ حَدَّثَنَا بِشْرُ بْنُ مُحَمَّدٍ قَالَ: أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ قَالَ: أَخْبَرَنَا صَفْوَانُ بْنُ عَمْرٍو قَالَ: حَدَّثَنِي عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ جُبَيْرِ بْنِ نُفَيْرٍ، عَنْ أَبِيهِ، قَالَ: جَلَسْنَا إِلَى الْمِقْدَادِ بْنِ الْأَسْوَدِ يَوْمًا، فَمَرَّ بِهِ رَجُلٌ فَقَالَ: طُوبٰى لِهَاتَيْنِ الْعَيْنَيْنِ اللَّتَيْنِ رَأَتَا رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَاللّٰهِ لَوَدِدْنَا أَنَّا رَأَيْنَا مَا رَأَيْتَ، وَشَهِدْنَا مَا شَهِدْتَ فَاسْتُغْضِبَ فَجَعَلْتُ أَعْجَبُ مَا قَالَ إِلَّا خَيْرًا ثُمَّ أَقْبَلَ عَلَيْهِ فَقَالَ: مَا يَحْمِلُ الرَّجُلَ عَلَى أَنْ يَتَمَنّٰى مُحْضَرًا غَيَّبَهُ اللّٰهُ عَنْهُ لَا يَدْرِي لَوْ شَهِدَهُ كَيْفَ يَكُونُ فِيهِ؟ وَاللّٰهِ لَقَدْ حَضَرَ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَقْوَامٌ كَبَّهُمُ اللّٰهُ عَلَى مَنَاخِرِهِمْ فِي جَهَنَّمَ لَمْ يُجِيبُوهُ وَلَمْ يُصَدِّقُوهُ أَوَلَا تَحْمَدُونَ اللّٰهَ عَزَّ وَجَلَّ إِذْ أَخْرَجَكُمْ لَا تَعْرِفُونَ إِلَّا رَبَّكُمْ فَتُصَدِّقُونَ بِمَا جَاءَ بِهِ نَبِيُّكُمْ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَدْ كُفِيتُمُ الْبَلَاءَ بِغَيْرِكُمْ وَاللّٰهِ؟ لَقَدْ بُعِثَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى أَشَدِّ حَالٍ بُعِثَ

۴۸۔ بَابٌ مَنْ دَعَا لِصَاحِبِهِ أَنْ أَكْثِرْ مَالَهُ وَوَلَدَهُ

(کسی کے لئے یہ دعا کرنا کہ اس کے مال و اولاد میں برکت ہو)

۸۸۔ حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ قَالَ: حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ الْمُغِيرَةِ، عَنْ ثَابِتٍ، عَنْ أَنَسٍ قَالَ: دَخَلْتُ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمًا وَمَا هُوَ إِلَّا أَنَا وَأُمِّي وَأُمُّ حَرَامٍ خَالَتِي إِذْ دَخَلَ عَلَيْنَا فَقَالَ لَنَا أَلَا أُصَلِّي بِكُمْ وَذَاكَ فِي غَيْرِ وَقْتِ صَلَاةٍ فَقَالَ رَجُلٌ مِّنَ الْقَوْمِ: فَأَيْنَ جَعَلَ أَنَسًا مِنْهُ؟ فَقَالَ: جَعَلَهُ عَنْ يَمِينِهِ ثُمَّ صَلَّى بِنَا ثُمَّ دَعَا لَنَا. أَهْلَ الْبَيْتِ. بِكُلِّ خَيْرٍ مِّنْ خَيْرِ الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ فَقَالَتْ أُمِّي: يَا رَسُولَ اللّٰهِ: خُوَيْدِمُكَ ادْعُ اللّٰهَ لَهُ فَدَعَا لِي بِكُلِّ خَيْرٍ كَانَ فِي آخِرِ دُعَائِهِ أَنْ قَالَ: اَللّٰهُمَّ أَكْثِرْ مَالَهُ وَ وَلَدَهُ وَبَارِكْ لَهُ.

ترجمہ: حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ایک دن میں نبی کریم ﷺ کے پاس حاضر ہوا' وہاں میں' میری والدہ اور میری خالہ اُم حرام موجود تھے' آپ تشریف لائے اور فرمایا: ''میں تمہیں نماز نہ پڑھا دوں؟'' حالانکہ وہ کسی نماز کا وقت نہ تھا۔ قوم کے ایک شخص نے حضرت انس رضی اللہ عنہ کو پوچھا کہ آپ نے کہاں کھڑا کیا؟ تو انہوں نے کہا کہ آپ نے انہیں دائیں طرف کھڑا کیا اور ہمیں نفل پڑھائے اور آپ نے اہل بیت کے لئے دنیا و آخرت کی ہر بھلائی کی دعا فرمائی۔ اس پر میری والدہ نے عرض کی یا رسول اللہ! یہ آپ کے ننھے خادم ہیں' ان کے لئے دعا فرما دیجئے' چنانچہ آپ نے میرے لئے ہر بھلائی کی دعا فرمائی' دعا کے آخر میں فرمایا: ''اے اللہ! اس کے مال و اولاد میں اضافہ فرما اور اسے برکتیں حاصل ہوں۔''

۴۹۔ بَابٌ الْوَالِدَاتُ رَحِيمَاتٌ (مائیں رحم بھری ہوتی ہیں)

۸۹۔ حَدَّثَنَا مُسْلِمُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ قَالَ: حَدَّثَنَا ابْنُ فُضَالَةَ قَالَ: حَدَّثَنَا بَكْرُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ الْمُزَنِيُّ، عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ: جَاءَتِ امْرَأَةٌ إِلَى عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا فَأَعْطَتْهَا عَائِشَةُ ثَلَاثَ تَمَرَاتٍ، فَأَعْطَتْ كُلَّ صَبِيٍّ لَهَا تَمْرَةً، وَأَمْسَكَتْ لِنَفْسِهَا تَمْرَةً فَأَكَلَ الصِّبْيَانُ التَّمْرَتَيْنِ وَنَظَرَا إِلَى أُمِّهِمَا فَعَمَدَتْ إِلَى التَّمْرَةِ فَشَقَّتْهَا، فَأَعْطَتْ كُلَّ صَبِيٍّ نِصْفَ تَمْرَةٍ فَجَاءَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَخْبَرَتْهُ عَائِشَةُ فَقَالَ: وَمَا يُعْجِبُكِ مِنْ ذٰلِكَ؟ لَقَدْ رَحِمَهَا اللّٰهُ بِرَحْمَتِهَا صَبِيَّيْهَا.

ترجمہ: حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک عورت حضرت سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کے پاس حاضر ہوئی تو انہوں نے اسے تین کھجوریں دے دیں اور وہ کھجوریں اس نے اپنے بچوں میں ایک ایک کر کے تقسیم کر دیں' صرف ایک اپنے لئے رکھ لی' بچوں نے دو کھجوریں کھا لیں اور ماں کی طرف دیکھا' اس نے اپنے حصے کی کھجور کو پکڑا اور دو حصے کر کے ان میں تقسیم کر دیئے' اتنے میں حضور علیہ السلام تشریف لے آئے۔ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے یہ واقعہ آپ سے بیان کیا۔ آپ نے فرمایا: ''عائشہ! اس میں تعجب کی کیا بات ہے؟ اس عورت نے بچوں پر رحم کھایا ہے تو اللہ اس پر رحم فرما دے گا۔''

۵۰۔ بَابُ قُبْلَةِ الصِّبْيَانِ (بچوں کو چومنا)

۹۰۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُوسُفَ قَالَ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، عَنْ هِشَامٍ، عَنْ عُرْوَةَ، عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ: جَآءَ أَعْرَابِيٌّ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ: أَتُقَبِّلُونَ صِبْيَانَكُمْ؟ فَمَا نُقَبِّلُهُمْ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: أَوَ أَمْلِكُ لَكَ أَنْ نَزَعَ اللّٰهُ مِنْ قَلْبِكَ الرَّحْمَةَ؟

ترجمہ: حضرت سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ ایک اعرابی نبی کریم علیہ السلام کی خدمت میں حاضر ہو اور عرض کی' آپ لوگ بچوں کو چوما کرتے ہیں؟ ہم تو نہیں چوما کرتے۔ اس پر نبی کریم علیہ السلام نے فرمایا: ''اگر تیرے دل سے اللہ تعالیٰ نے رحمت کا مادہ نکال دیا ہے تو میں کیا کروں؟'' (یعنی تم لوگوں کو چاہئے کہ اولاد کو چو کرو کیونکہ اس سے پتہ چلتا ہے کہ باپ کو اپنی اولاد سے پیار ہے)

۹۱۔ حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ قَالَ: أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ، عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُو سَلَمَةَ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ، أَنَّ أَبَا هُرَيْرَةَ قَالَ: قَبَّلَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَسَنَ بْنَ عَلِيٍّ، وَعِنْدَهُ الْأَقْرَعُ بْنُ حَابِسٍ التَّمِيمِيُّ جَالِسٌ فَقَالَ الْأَقْرَعُ: إِنَّ لِي عَشَرَةً مِنَ الْوَلَدِ مَا قَبَّلْتُ مِنْهُمْ أَحَدًا فَنَظَرَ إِلَيْهِ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ قَالَ: مَنْ لَّا يَرْحَمُ لَا يُرْحَمُ.

ترجمہ: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ حضور نبی کریم علیہ السلام نے حضرت حسن بن علی رضی اللہ عنہما کو بوسہ لیا' پاس ہی اقرع بن حارث تمیمی بیٹھے تھے' کہنے لگے کہ میرے تو دس بچے ہیں لیکن میں نے کبھی کسی کو چوا نہیں۔ آپ نے اسے دیکھ کر فرمایا: ''جو کسی پر رحم نہیں کرتا اس پر کوئی بھی رحم نہیں کرتا۔''

عَلَيْكَ حَقٌّ.

ترجمہ: حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کہتے ہیں کہ صالحین کا نام اللہ تعالیٰ نے "ابرار" رکھا ہے کیونکہ وہ اپنے آبا اور بیٹوں سے بھلائی کیا کرتے ہیں' کہ جیسے تمہارے والد کا تم پر حق ہے ویسے ہی تم پر تمہارے بیٹے کا بھی حق ہے۔

۵۳۔ بَابٌ مَنْ لَا يَرْحَمُ لَا يُرْحَمُ (جو رحم نہیں کرتا اس پر بھی رحم نہیں کیا جاتا)

۹۵۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْعُلَاءِ قَالَ: حَدَّثَنَا مُعَاوِيَةُ بْنُ هِشَامٍ، عَنْ شَيْبَانَ، عَنْ فِرَاسٍ، عَنْ عَطِيَّةَ، عَ أَبِي سَعِيدٍ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: مَنْ لَا يَرْحَمُ لَا يُرْحَمُ.

ترجمہ: حضرت ابوسعید رضی اللہ عنہ' نبی کریم ﷺ سے روایت کرتے ہیں' آپ نے فرمایا: "جو کسی پر رحم نہیں کھاتا خود اس پر بھی کوئی رحم نہیں کھاتا۔"

۹۶۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَلَامٍ قَالَ: أَخْبَرَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ، عَنِ الْأَعْمَشِ، عَنْ زَيْدِ بْنِ وَهْبٍ وَأَبِي ظَبْيَانَ، عَنْ جَرِيرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: لَا يَرْحَمُ اللَّهُ مَنْ لَا يَرْحَمُ النَّاسَ

ترجمہ: حضرت جریر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "جو لوگوں پر رحم نہیں کرتا' اس پر اللہ بھی رحم نہیں کرتا۔"

۹۷۔ وَعَنْ عَبْدَةَ، عَنْ أَبِي خَالِدٍ، عَنْ قَيْسٍ، عَنْ جَرِيرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَنْ لَا يَرْحَمُ النَّاسَ لَا يَرْحَمُهُ اللَّهُ.

ترجمہ: حضرت جریر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "جو لوگوں پر رحم نہیں کرتا' ا اس پر رحم نہیں فرماتا۔"

۹۸۔ وَعَنْ عَبْدَةَ، عَنْ هِشَامٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ: أَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَاسٌ مِنَ الْأَعْرَابِ فَقَالَ لَهُ رَجُلٌ مِنْهُمْ: يَا رَسُولَ اللَّهِ أَتُقَبِّلُونَ الصِّبْيَانَ؟ فَوَاللَّهِ مَا نُقَبِّلُهُمْ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: أَوَ أَمْلِكُ إِنْ كَانَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ نَزَعَ مِنْ قَلْبِكَ الرَّحْمَةَ؟

ترجمہ: حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ حضور ﷺ کے پاس دیہاتی آئے' ان میں سے ایک نے حضو ﷺ سے عرض کی: آپ بچوں کو چوما کرتے ہیں؟ بخدا ہم تو نہیں چومتے۔ آپ نے فرمایا: "اگر تمہارے دل سے اللہ تعالیٰ نے رحمت کا مادہ نکال دیا ہے تو اس میں میرا کیا قصور ہے؟"

۱۰۲۔ حَدَّثَنَا صَدَقَةُ قَالَ: أَخْبَرَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ، عَنْ عَمْرٍو، عَنْ نَافِعِ بْنِ أَبِي شُرَيْحٍ الْخُزَاعِيِّ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: مَنْ كَانَ يُؤْمِنُ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ فَلْيُكْرِمْ ضَيْفَهُ وَمَنْ كَانَ يُؤْمِنُ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ فَلْيَقُلْ خَيْرًا أَوْ لِيَصْمُتْ.

ترجمہ: حضرت ابوشریح خزاعی رضی اللہ عنہ نبی کریم ﷺ سے روایت کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا: ''جو مسلمان اللہ اور روزِ قیامت پر ایمان رکھتا ہے اسے پڑوسی سے حسن سلوک کرنا چاہئے' جو اللہ اور روز قیامت پر ایمان رکھتا ہے اسے اپنے مہمان کی عزت کرنی چاہئے اور جو اللہ اور روزِ قیامت کو مانتا ہے اسے چاہئے کہ یا تو بھلائی بات کیا کرے یا پھر چپ رہے۔''

۵۶۔ بَابُ حَقِّ الْجَارِ (پڑوسی کا حق)

۱۰۳۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ حُمَيْدٍ قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ فُضَيْلٍ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سَعْدٍ قَالَ: سَمِعْتُ أَبَا ظَبْيَةَ الْكَلَاعِيَّ قَالَ: سَمِعْتُ الْمِقْدَادَ بْنَ الْأَسْوَدِ يَقُولُ سَأَلَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَصْحَابَهُ عَنِ الزِّنَا قَالُوا: حَرَامٌ، حَرَّمَهُ اللّٰهُ وَرَسُولُهُ فَقَالَ: لَأَنْ يَزْنِيَ الرَّجُلُ بِعَشْرِ نِسْوَةٍ أَيْسَرُ عَلَيْهِ مِنْ أَنْ يَزْنِيَ بِامْرَأَةِ جَارِهِ. وَسَأَلَهُمْ عَنِ السَّرِقَةِ؟ قَالُوا: حَرَامٌ حَرَّمَهَا اللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ وَرَسُولُهُ فَقَالَ: لَأَنْ يَسْرِقَ مِنْ عَشْرَةِ أَبْيَاتٍ، أَيْسَرُ عَلَيْهِ مِنْ أَنْ يَسْرِقَ مِنْ بَيْتِ جَارِهِ.

ترجمہ: حضرت مقداد بن الاسود رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے اپنے صحابہ سے زنا کے بارے دریافت کیا: کہنے لگے: زنا حرام ہے جسے اللہ اور رسول ﷺ نے حرام قرار دیا ہے۔ آپ نے فرمایا کہ ''ہمسائے کی بیوی سے غلط کاری دوسری سو عورتوں سے غلط کاری کے مقابلہ میں زیادہ گناہ بنتی ہے۔'' پھر آپ نے ان سے چوری کے بارے میں دریافت فرمایا تو انہوں نے عرض کیا کہ یہ بھی حرام ہے' اللہ و رسول نے اسے حرام قرار دیا ہے' پر آپ نے فرمایا: ''لوگوں کے سو گھروں کی چوری کرنے کا گناہ ہمسائے کے گھر چوری کرنے سے کم ہوتا ہے۔''

۵۷۔ بَابٌ يَبْدَأُ بِالْجَارِ (پڑوسی سے بھلائی کو اولیت دے)

۱۰۴۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مِنْهَالٍ قَالَ: حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ زُرَيْعٍ قَالَ: حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ مُحَمَّدٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَا زَالَ جِبْرِيلُ يُوصِينِي بِالْجَارِ

ظَنَنْتُ أَنَّهُ سَيُوَرِّثُهُ.

ترجمہ: حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما کہتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: "دیر تک جبریل علیہ السلام مجھے پڑوسی کے بارے میں مختلف وصیتیں کرتے رہے، میں نے خیال کیا کہ آج آپ اسے وراثت کا حصہ دار بنا دیں گے۔"

۱۰۵۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَلَامٍ قَالَ: أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ، عَنْ دَاوُدَ بْنِ شَابُورٍ وَأَبِي إِسْمٰعِيلَ، عَنْ مُجَاهِدٍ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو، أَنَّهُ ذُبِحَتْ لَهُ شَاةٌ، فَجَعَلَ يَقُولُ لِغُلَامِهِ: أَهْدَيْتَ لِجَارِنَا الْيَهُودِيِّ؟ أَهْدَيْتَ لِجَارِنَا الْيَهُودِيِّ؟ سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ مَا زَالَ جِبْرِيلُ يُوصِينِي بِالْجَارِ حَتّٰى ظَنَنْتُ أَنَّهُ سَيُوَرِّثُهُ.

ترجمہ: حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کہتے ہیں کہ ان کے لئے بکری ذبح کی گئی، انہوں نے اپنے غلام سے کہا کہ تو نے ہمارے یہودی غلام کو کچھ دیا ہے؟ (دو مرتبہ کہا) میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا، فرماتے تھے: "جبریل علیہ السلام مجھے پڑوسی کے بارے میں بار بار وصیت کرتے تھے، مجھے ایسا لگا کہ اسے وراثت میں حصہ دار بنا دیں گے۔"

۱۰۶۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَلَامٍ قَالَ: أَخْبَرَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ الثَّقَفِيُّ قَالَ: سَمِعْتُ يَحْيَى بْنَ سَعِيدٍ يَقُولُ: حَدَّثَنِي أَبُو بَكْرٍ، أَنَّ عَمْرَةَ حَدَّثَتْهُ، أَنَّهَا سَمِعَتْ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا تَقُولُ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: مَا زَالَ جِبْرِيلُ يُوصِينِي بِالْجَارِ حَتّٰى ظَنَنْتُ أَنَّهُ لَيُوَرِّثُهُ.

ترجمہ: حضرت یحییٰ بن سعید کہتے ہیں کہ مجھے ابوبکر رضی اللہ عنہ نے کہا کہ عمرہ رضی اللہ عنہا نے بتایا ہے کہ انہوں نے سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے سنا، وہ فرماتی تھیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے سنا کہ "مجھے پڑوسی کے بارے میں جبریل علیہ السلام نے اس زوردار طریقے سے تاکید کی کہ میں نے خیال کر لیا آج آپ اسے وراثت میں حصہ دار بنا دیں گے۔"

۵۸۔ بَابٌ يُهْدِي إِلَى أَقْرَبِهِمْ بَابًا

(اپنے گھر کے قریبی دروازے والے پڑوسی کو پہلے ہدیہ دو)

۱۰۷۔ حَدَّثَنَا حَجَّاجُ بْنُ مِنْهَالٍ قَالَ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ قَالَ: أَخْبَرَنِي أَبُو عِمْرَانَ قَالَ: سَمِعْتُ طَلْحَةَ، عَنْ

٦٠۔ بَابٌ مَنْ أَغْلَقَ الْبَابَ عَلَى الْجَارِ (ہمسائے کے لئے اپنا دروازہ بند کرنے کی مذمت)

١١١۔ حَدَّثَنَا مَالِكُ بْنُ إِسْمٰعِيلَ قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ السَّلَامِ، عَنْ لَيْثٍ، عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ: لَقَدْ أَتَى عَلَيْنَا زَمَانٌ؛ أَوْ قَالَ حِينٌ، وَمَا أَحَدٌ أَحَقُّ بِدِينَارِهِ وَدِرْهَمِهِ مِنْ أَخِيهِ الْمُسْلِمِ. ثُمَّ الْآنَ الدِّينَارُ وَالدِّرْهَمُ أَحَبُّ إِلَى أَحَدِنَا مِنْ أَخِيهِ الْمُسْلِمِ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: كَمْ مِنْ جَارٍ مُتَعَلِّقٍ بِجَارِهِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ يَقُولُ: يَا رَبِّ هٰذَا أَغْلَقَ بَابَهُ دُونِي، فَمَنَعَ مَعْرُوفَهُ.

ترجمہ: حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے فرمایا: ایک ایسا دور یا گھڑی گزر چکی ہے کہ ہم اپنے بھائی کے مقابلے میں درہم و دینار کو کوئی حیثیت نہ دیا کرتے تھے اور پھر اب ایسا دور آ چکا ہے کہ درہم و دینار کے مقابلے میں مسلمان بھائی کی کوئی حیثیت نہیں رہی، میں نے نبی کریم ﷺ سے سنا تھا کہ ''کئی ایسے ہمسائے ہوں گے جو اپنے ہمسائے کے (حق کا خیال نہ رکھنے کے) بدلے میں قیامت کو اس کا دامن پکڑے ہوں گے، کوئی کہے گا کہ اے رب! اس نے میرے لئے اپنا دروازہ بند کر رکھا تھا چنانچہ میں اس کی بھلائی سے محروم ہو گیا۔''

٦١۔ بَابٌ لَا يَشْبَعُ دُونَ جَارِهِ

(غریب ہمسائے کے سامنے پیٹ بھر کر کھانے سے ممانعت)

١١٢۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ كَثِيرٍ قَالَ: أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ، عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ أَبِي بَشِيرٍ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الْمُسَاوِرِ قَالَ: سَمِعْتُ ابْنَ عَبَّاسٍ يُخْبِرُ ابْنَ الزُّبَيْرِ يَقُولُ: سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: لَيْسَ الْمُؤْمِنُ الَّذِي يَشْبَعُ وَجَارُهُ جَائِعٌ.

ترجمہ: حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے ابن زبیر رضی اللہ عنہما کو بتایا کہ میں نے نبی کریم ﷺ کو فرماتے سنا ہے: ''وہ شخص مومن شمار نہیں ہوگا جو اپنے بھوکے ہمسائے کے سامنے پیٹ بھر کر کھائے۔''

٦٢۔ بَابٌ يُكْثِرُ مَاءَ الْمَرَقِ فَيَقْسِمُ فِي الْجِيرَانِ

(سالن بناتے وقت شوربا زیادہ کر لے تاکہ ہمسایوں کو دے سکے)

١١٣۔ حَدَّثَنَا بِشْرُ بْنُ مُحَمَّدٍ قَالَ: أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ قَالَ: أَخْبَرَنَا سَعِيدٌ عَنْ أَبِي عِمْرَانَ الْجَوْنِيِّ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الصَّامِتِ، عَنْ أَبِي ذَرٍّ قَالَ: أَوْصَانِي خَلِيلِي صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِثَلَاثٍ: (١) أَسْمَعُ

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: لَا خَيْرَ فِيهَا هِيَ مِنْ أَهْلِ النَّارِ. قَالُوا: وَفُلَانَةُ تُصَلِّي الْمَكْتُوبَةَ وَتَصَدَّقُ بِأَثْوَارٍ وَلَا تُؤْذِي أَحَدًا، فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: هِيَ مِنْ أَهْلِ الْجَنَّةِ.

ترجمہ: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: نبی کریم ﷺ سے عرض کی گئی یا رسول اللہ ﷺ! فلاں عورت رات کے نوافل پڑھتی ہے، پھر دن کو روزہ رکھتی ہے، دیگر نیک کام کرتی رہتی ہے اور صدقہ بھی دیتی ہے لیکن زبان سے اپنے ہمسایوں کو تنگ کرتی ہے (تو اس کے متعلق کیا ارشاد ہے؟) رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''اس میں بھلائی موجود نہیں وہ تو دوزخی ہے۔'' لوگوں نے عرض کی: ایک عورت ہے جو فرض نمازیں پڑھتی ہے اور صدقہ وخیرات بہت کرتی ہے اور کسی کو تکلیف بھی نہیں پہنچاتی (تو اس کا کیا ہوگا؟) آپ نے فرمایا: ''وہ جنت میں جائے گی۔''

۱۲۰۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ يَزِيدَ قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ زِيَادٍ قَالَ: حَدَّثَنِي عُمَارَةُ بْنُ غُرَابٍ أَنَّ عَمَّةً لَهُ حَدَّثَتْهُ أَنَّهَا سَأَلَتْ عَائِشَةَ أُمَّ الْمُؤْمِنِينَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا فَقَالَتْ: إِنَّ زَوْجَ إِحْدَانَا يُرِيدُهَا فَتَمْنَعُهُ نَفْسَهَا، إِمَّا أَنْ تَكُونَ غَضْبَى أَوْ لَمْ تَكُنْ نَشِيطَةً، فَهَلْ عَلَيْنَا فِي ذٰلِكَ مِنْ حَرَجٍ؟ قَالَتْ: نَعَمْ إِنَّ مِنْ حَقِّهِ عَلَيْكِ أَنْ لَوْ أَرَادَكِ، وَأَنْتِ عَلَى قَتَبٍ لَمْ تَمْنَعِيهِ قَالَتْ: قُلْتُ لَهَا: إِحْدَانَا تَحِيضُ وَلَيْسَ لَهَا وَلِزَوْجِهَا إِلَّا فِرَاشٌ وَاحِدٌ أَوْ لِحَافٌ وَاحِدٌ فَكَيْفَ تَصْنَعُ؟ قَالَتْ لِتَشُدَّ عَلَيْهَا إِزَارَهَا ثُمَّ تَنَامُ مَعَهُ، فَلَهُ مَا فَوْقَ ذٰلِكَ مَعَ أَنِّي سَوْفَ أُخْبِرُكِ مَا صَنَعَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّهُ كَانَتْ لَيْلَتِي مِنْهُ، فَطَحَنْتُ شَيْئًا مِنْ شَعِيرٍ فَجَعَلْتُ لَهُ قُرْصًا فَدَخَلَ فَرَدَّ الْبَابَ وَدَخَلَ إِلَى الْمَسْجِدِ، وَكَانَ إِذَا أَرَادَ أَنْ يَنَامَ أَغْلَقَ الْبَابَ وَأَوْكَأَ الْقِرْبَةَ وَأَكْفَأَ الْقَدَحَ وَأَطْفَأَ الْمِصْبَاحَ: فَانْتَظَرْتُهُ أَنْ يَنْصَرِفَ فَأُطْعِمَهُ الْقُرْصَ فَلَمْ يَنْصَرِفْ حَتّٰى غَلَبَنِيَ النَّوْمُ وَأَوْجَعَهُ الْبَرْدُ فَأَتَانِي فَأَقَامَنِي، ثُمَّ قَالَ: أَدْفِئِينِي. أَدْفِئِينِي. فَقُلْتُ لَهُ: إِنِّي حَائِضٌ فَقَالَ: وَإِنْ اكْشِفِي عَنْ فَخِذَيْكِ. فَكَشَفْتُ لَهُ عَنْ فَخِذَيَّ فَوَضَعَ خَدَّهُ وَرَأْسَهُ عَلَى فَخِذَيَّ حَتّٰى دَفِيءَ فَأَقْبَلَتْ شَاةٌ لِجَارِنَا دَاجِنَةٌ، فَدَخَلَتْ؛ ثُمَّ عَمَدَتْ إِلَى الْقُرْصِ فَأَخَذَتْهُ ثُمَّ أَدْبَرَتْ بِهِ قَالَتْ: وَقَلِقْتُ عَنْهُ وَاسْتَيْقَظَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: فَمَا دَرْتُهَا إِلَى الْبَابِ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: خُذِي مَا أَدْرَكْتِ مِنْ قُرْصِكِ، وَلَا تُؤْذِي جَارَكِ فِي شَاتِهِ.

ترجمہ: حضرت عمارہ بن غراب رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ انہیں ان کی پھوپھی نے بتایا انہوں نے سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے پوچھا: ہم میں سے کسی کے شوہر کی خواہش ہو لیکن عورت انکار کر دے خواہ بیماری کی وجہ

الْأَشْهَلِيِّ، عَنْ جَدَّتِهِ أَنَّهَا قَالَتْ: قَالَ لِي رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: يَا نِسَاءَ الْمُؤْمِنَاتِ لَا تَحْقِرَنَّ امْرَأَةٌ مِّنْكُنَّ لِجَارَتِهَا وَلَوْ كُرَاعَ شَاةٍ مُّحْرَقٍ.

ترجمہ: حضرت عمرو بن معاذ الاشہلی رضی اللہ عنہ اپنی دادی سے روایت کرتے ہیں' وہ کہتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے مجھ سے فرمایا: "اے پختہ ایمان والی بیبیو! تم میں سے کوئی اپنی لونڈی کے عطیہ کو حقیر نہ جانے اگرچہ وہ بکری کی جلی ہوئی ایک ٹانگ ہی کیوں نہ ہو۔"

۱۲۳۔ حَدَّثَنَا آدَمُ قَالَ: حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي ذِئْبٍ قَالَ: حَدَّثَنَا سَعِيدُ الْمَقْبُرِيُّ عَنْ أَبِيهِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ: قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: يَا نِسَاءَ الْمُسْلِمَاتِ: لَا تَحْقِرَنَّ جَارَةٌ لِجَارَتِهَا وَلَوْ فِرْسِنَ شَاةٍ.

ترجمہ: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: "مسلمان بیبیو! ایک عورت دوسری کے ہدیہ کو حقیر نہ جانے اگرچہ وہ بکری کے ناخن جتنی ہی کیوں نہ ہو۔"

۶۸۔ بَابُ شِكَايَةِ الْجَارِ (پڑوسی کی شکایت کرنا)

۱۲۴۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ: حَدَّثَنَا صَفْوَانُ بْنُ عِيسَى قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَجْلَانَ قَالَ: حَدَّثَنَا أَبِي، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالَ رَجُلٌ: يَا رَسُولَ اللّٰهِ! إِنَّ لِي جَارًا يُؤْذِينِي فَقَالَ: اِنْطَلِقْ فَأَخْرِجْ مَتَاعَكَ إِلَى الطَّرِيقِ. فَانْطَلَقَ فَأَخْرَجَ مَتَاعَهُ فَاجْتَمَعَ النَّاسُ عَلَيْهِ فَقَالُوا: مَا شَأْنُكَ؟ قَالَ: لِي جَارٌ يُؤْذِينِي فَذَكَرْتُ ذٰلِكَ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ: اِنْطَلِقْ فَأَخْرِجْ مَتَاعَكَ إِلَى الطَّرِيقِ. فَجَعَلُوا يَقُولُونَ اللّٰهُمَّ الْعَنْهُ. اَللّٰهُمَّ أَخْزِهِ فَبَلَغَهُ فَأَتَاهُ فَقَالَ: اِرْجِعْ إِلَى مَنْزِلِكَ فَوَاللّٰهِ لَا أُؤْذِيكَ.

ترجمہ: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ ایک آدمی نے حضور ﷺ کی خدمت میں عرض کی' میرا پڑوسی مجھے تکلیف دے رہا ہے۔ آپ نے (حکمت عملی کے طور پر) فرمایا کہ "جا کر اپنا سامان نکالو اور باہر راستے میں رکھ دو۔" وہ گھر پہنچا اور سامان نکال کر راستے میں رکھ دیا' لوگ اکٹھے ہو گئے اور پوچھنے لگے کہ تمہیں کیا ہو گیا ہے؟ انہوں نے بتایا کہ میرا ہمسایہ تنگ کرتا ہے' میں نے حضور ﷺ سے شکایت کی تھی تو آپ نے مجھے حکم دیا کہ سامان نکال کر راستے میں رکھ دو' یہ سن کر وہ لوگ کہنے لگے کہ "الٰہی! ایسے آدمی پر لعنت فرما اور اسے ذلیل فرما۔" پڑوسی کو پتہ چلا تو کہنے لگا: اپنا سامان اٹھاؤ اور گھر لے چلو' بخدا! آج کے بعد میں تمہیں تنگ نہیں کروں گا۔

۱۲۵۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ حَكِيمٍ الْأَوْدِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا شَرِيكٌ، عَنْ أَبِي عُمَرَ، عَنْ أَبِي جُحَيْفَةَ قَالَ: شَ

رَجُلٌ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جَارَهُ فَقَالَ: إِحْمِلْ مَتَاعَكَ فَضَعْهُ عَلَى الطَّرِيقِ فَمَنْ مَرَّ بِهِ يَلْعَنُهُ. فَجَعَلَ كُلُّ مَنْ مَرَّ بِهِ يَلْعَنُهُ فَجَاءَ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ: مَا لَقِيتُ مِنَ النَّاسِ؟ فَقَالَ: إِنَّ لَعْنَةَ اللّٰهِ فَوْقَ لَعْنَتِهِمْ." ثُمَّ قَالَ لِلَّذِي شَكَا: كُفِيتَ أَوْ نَحْوَهُ.

ترجمہ: حضرت ابو جحیفہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ ایک آدمی نے نبی کریم ﷺ کی خدمت میں اپنے پڑوسی کی شکایت کر دی' آپ نے فرمایا: "اپنا سامان اٹھا کر راستے میں رکھ دو' وہاں سے جو بھی گزرے گا اسے لعنت کرے گا۔" چنانچہ وہاں سے گزرنے والے ہر شخص نے اسے لعنت کرنا شروع کر دی' چنانچہ وہ حضور ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اور صورتِ حال عرض کی۔ آپ نے فرمایا: "(کہ یہ تو لوگوں کی لعنتیں ہیں) اللہ کی لعنت ان لعنتوں سے بہت بڑھ کر ہے۔" پھر شکایت لانے والے سے فرمایا: "بس اتنا ہی کافی ہے یا اسی طرح کے الفاظ فرمائے۔"

۱۲۶۔ حَدَّثَنَا مُخَلَّدُ بْنُ مَالِكٍ قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُو زُهَيْرٍ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ مَغْرَاءَ قَالَ: حَدَّثَنَا الْفَضْلُ يَعْنِي ابْنَ مُبَشِّرٍ قَالَ: سَمِعْتُ جَابِرًا يَقُولُ: جَاءَ رَجُلٌ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَسْتَعْدِيهِ عَلَى جَارِهِ فَبَيْنَا هُوَ قَاعِدٌ بَيْنَ الرُّكْنِ وَالْمَقَامِ إِذْ أَقْبَلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَرَآهُ الرَّجُلُ وَهُوَ مُقَاوِمٌ رَجُلًا عَلَيْهِ ثِيَابٌ بَيَاضٌ عِنْدَ الْمَقَامِ حَيْثُ يُصَلُّونَ عَلَى الْجَنَائِزِ فَأَقْبَلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ: بِأَبِي أَنْتَ وَأُمِّي يَا رَسُولَ اللّٰهِ مَنِ الرَّجُلُ الَّذِي رَأَيْتُ مَعَكَ مُقَاوِمَكَ عَلَيْهِ ثِيَابٌ بِيضٌ؟ قَالَ: أَقَدْ رَأَيْتَهُ؟ قَالَ: نَعَمْ. قَالَ: رَأَيْتَ خَيْرًا كَثِيرًا ذَاكَ جِبْرِيلُ عَلَيْهِ السَّلَامُ رَسُولُ رَبِّي مَا زَالَ يُوصِينِي بِالْجَارِ حَتّٰى ظَنَنْتُ أَنَّهُ جَاعِلٌ لَهُ مِيرَاثًا.

ترجمہ: حضرت جابر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ایک آدمی نبی کریم ﷺ کی خدمت میں اپنے پڑوسی کی زیادتی بتانے حاضر ہوا' ابھی وہ شخص رکن اور مقام ابراہیم کے درمیان بیٹھا ہوا تھا کہ نبی کریم ﷺ تشریف لے آئے' چنانچہ اس نے آپ کو دیکھ لیا' آپ ایک آدمی کے ساتھ کھڑے تھے' اس آدمی پر سفید کپڑے تھے اور وہ اس مقام ابراہیم کے پاس کھڑا تھا جہاں لوگ جنازہ پڑھتے ہیں' حضور ﷺ اس کی طرف متوجہ ہوئے تو وہ آپ کی طرف آیا اور عرض کی: "میرے ماں باپ آپ پر قربان یا رسول اللہ! میں نے جو آدمی آپ کے ساتھ کھڑا دیکھا تھا وہ کون تھا؟ اس پر سفید کپڑے تھے۔" آپ نے فرمایا: "تم نے دیکھا ہے؟" عرض کی ہاں۔" آپ نے فرمایا: "تو تم نے بہت کمال شخص دیکھا' وہ جبریل علیہ السلام تھے' میرے پروردگار نے انہیں بھیجا تھا' وہ مجھے پڑوسی کے

۷۱۔ بَابُ الْكَرَمِ (کرم و بخشش والا کون؟)

۱۲۹۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَلَامٍ قَالَ: أَخْبَرَنَا عَبْدَةُ، عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ أَبِي سَعِيدٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: سُئِلَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَيُّ النَّاسِ أَكْرَمُ؟ قَالَ: أَكْرَمُهُمْ عِنْدَ اللّٰهِ أَتْقَاهُمْ. قَالُوا: لَيْسَ عَنْ هٰذَا نَسْأَلُكَ قَالَ: فَأَكْرَمُ النَّاسِ يُوسُفُ نَبِيُّ اللّٰهِ ابْنُ نَبِيِّ اللّٰهِ ابْنُ خَلِيلِ اللّٰهِ. قَالُوا: لَيْسَ عَنْ هٰذَا نَسْأَلُكَ قَالَ: فَعَنْ مَعَادِنِ الْعَرَبِ تَسْأَلُونِّي؟ قَالُوا: نَعَمْ. قَالَ: فَخِيَارُكُمْ فِي الْجَاهِلِيَّةِ خِيَارُكُمْ فِي الْإِسْلَامِ إِذَا فَقِهُوا.

ترجمہ: حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ سے پوچھا گیا کہ سب سے زیادہ کرم والا کون ہوتا ہے؟ آپ نے فرمایا: ''اللہ کے ہاں ان سب سے زیادہ کرم والا وہ ہوتا ہے جو صاحب تقوی اور پرہیزگار ہوتا ہے۔'' لوگوں نے عرض کی کہ ہم یہ سوال نہیں پوچھ رہے؟ (یہ تو معلوم ہے) آپ نے فرمایا: ''تو پھر میں کہتا ہوں کہ سب سے زیادہ سخی اور کریم اللہ کے نبی یوسف علیہ السلام تھے' وہ اللہ کے نبی کے بیٹے اور حضرت ابراہیم علیہ السلام کے پڑپوتے تھے۔'' لوگوں نے عرض کی ہمارا یہ مقصد بھی نہیں تو آپ نے پوچھا: ''تو پھر تم اہل عرب کے قبیلوں کے بارے میں سوال کر رہے ہو؟'' عرض کی ہاں۔ آپ نے فرمایا: ''تم میں سے جو دورِ جاہلیت میں اچھا تھا وہ دین کی سمجھ آنے پر اسلام میں اچھا گنا جائے گا۔''

۷۲۔ بَابُ الْإِحْسَانُ إِلَى الْبَرِّ وَالْفَاجِرِ (نیک و بد سے بھلائی کرنا)

۱۳۰۔ حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ: حَدَّثَنَا سَالِمُ بْنُ أَبِي حَفْصَةَ عَنْ مُنْذِرِ نِ الثَّوْرِيِّ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَلِيٍّ ابْنِ الْحَنَفِيَّةِ: هَلْ جَزَآءُ الْإِحْسَانِ إِلَّا الْإِحْسَانُ[1] قَالَ: هِيَ مُسَجَّلَةٌ لِلْبَرِّ وَالْفَاجِرِ قَالَ أَبُو عَبْدِ اللّٰهِ: قَالَ أَبُو عُبَيْدٍ: مُسَجَّلَةٌ مُرْسَلَةٌ.

ترجمہ: حضرت محمد بن علی (ابن الحنفیہ) سے آیت هَلْ جَزَاءُ الْإِحْسَانِ إِلَّا الْإِحْسَانُ. ''بھلائی کا بدلہ بھلائی ہی ہوتا ہے۔'' کے بارے میں پوچھا گیا تو انہوں نے کہا: یہ قول نیک اور بد دونوں کے لئے ایک جیسا ہے۔

---

[1] سورہ الرحمٰن: آیت ۶۰

۷۳۔ بَابٌ فَضْلُ مَنْ يَعُوْلُ يَتِيْمًا (یتیم کی پرورش کرنے والے کی فضیلت)

۱۳۱۔ حَدَّثَنَا إِسْمٰعِيْلُ قَالَ: حَدَّثَنِيْ مَالِكٌ، عَنْ ثَوْرِ بْنِ زَيْدٍ، عَنْ أَبِي الْغَيْثِ، عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: السَّاعِيْ عَلَى الْأَرْمَلَةِ وَالْمَسَاكِيْنِ، كَالْمُجَاهِدِيْنَ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ وَكَالَّذِيْ يَصُوْمُ النَّهَارَ وَيَقُوْمُ اللَّيْلَ.

ترجمہ: حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نبی کریم ﷺ سے روایت کرتے ہیں، آپ نے فرمایا: ''بیواؤں اور مسکینوں کا دھیان کرنے والا اللہ کی راہ میں جہاد کرنے والے کا مرتبہ رکھتا ہے یا کہا اس شخص کی طرح ہوتا ہے جو دن کو روزہ رکھتا اور رات کو نوافل پڑھتا ہے۔''

۷۴۔ بَابٌ فَضْلُ مَنْ يَعُوْلُ يَتِيْمًا لَهُ

(خاندان کے یتیم بچے کا خیال رکھنے والے کی فضیلت)

۱۳۲۔ حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ قَالَ: أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ: حَدَّثَنِيْ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ أَبِيْ بَكْرٍ، أَنَّ عُرْوَةَ بْنَ الزُّبَيْرِ أَخْبَرَهُ، أَنَّ عَائِشَةَ زَوْجَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَتْ: جَآءَتْنِي امْرَأَةٌ مَعَهَا ابْنَتَانِ لَهَا فَسَأَلَتْنِيْ فَلَمْ تَجِدْ عِنْدِيْ إِلَّا تَمْرَةً وَّاحِدَةً فَأَعْطَيْتُهَا فَقَسَمَتْهَا بَيْنَ ابْنَتَيْهَا: ثُمَّ قَامَتْ فَخَرَجَتْ فَدَخَلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَحَدَّثْتُهُ فَقَالَ: مَنْ يَّلِيْ مِنْ هٰذِهِ الْبَنَاتِ شَيْئًا فَأَحْسَنَ إِلَيْهِنَّ كُنَّ لَهُ سِتْرًا مِنَ النَّارِ.

ترجمہ: حضرت عبداللہ بن ابوبکر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ انہیں عروہ بن زبیر رضی اللہ عنہ نے بتایا کہ حضور ﷺ کی زوجہ محترمہ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا: میرے پاس ایک عورت اپنی دونوں بچیاں ساتھ لئے آئی، اس نے مجھ سے کچھ کھانے کو مانگا تو میرے پاس صرف ایک کھجور موجود تھی، میں نے اٹھا کر اسے دے دی، اس نے آدھی آدھی کر کے دونوں کو کھلا دی اور پھر چلی گئی۔ بعد میں حضور ﷺ تشریف لائے تو میں نے یہ بات ان سے عرض کی۔ آپ نے فرمایا: ''جو بھی ان بچیوں کو دیکھ کر ان سے بھلائی کرے گا تو یہ دوزخ کے درمیان پردے کا کام دیں گی۔''

۷۵۔ بَابُ فَضْلِ مَنْ یَعُولُ یَتِیمًا مِّنْ بَیْنِ أَبَوَیْهِ (یتیم کی کفالت کرنے کی فضیلت)

۱۳۳۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدٍ قَالَ: حَدَّثَنَا سُفْیَانُ بْنُ عُیَیْنَةَ، عَنْ صَفْوَانَ قَالَ: حَدَّثَتْنِی أُنَیْسَةُ، عَنْ أُمِّ سَعِیدٍ بِنْتِ مُرَّةَ الْفِهْرِیِّ، عَنْ أَبِیهَا، عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: أَنَا وَكَافِلُ الْیَتِیمِ فِی الْجَنَّةِ كَهَاتَیْنِ، أَوْ: كَهٰذِهِ مِنْ هٰذِهِ. شَكَّ سُفْیَانُ فِی الْوُسْطٰی وَالَّتِی تَلِی الْإِبْهَامَ.

ترجمہ: حضرت مرہ فہری رضی اللہ عنہ نبی کریم ﷺ سے روایت کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا: ''میں اور یتیم کی ذمہ داری لینے والا جنت میں ان دو انگلیوں کی طرح (قریب) ہوں گے۔'' یا فرمایا کہ ''جیسے انگلی اور اس کے قریب والی ہے۔'' سفیان رضی اللہ عنہ کو شک ہے کہ آپ نے درمیانی اور انگوٹھے کے ساتھ والی انگلی کی طرف اشارہ کیا تھا۔

۱۳۴۔ حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ مُحَمَّدٍ قَالَ: حَدَّثَنَا هُشَیْمٌ قَالَ: أَخْبَرَنَا مَنْصُورٌ، عَنِ الْحَسَنِ، أَنَّ یَتِیمًا كَانَ یَحْضُرُ طَعَامَ ابْنِ عُمَرَ فَدَعَا بِطَعَامٍ ذَاتَ یَوْمٍ، فَطَلَبَ یَتِیمَهُ فَلَمْ یَجِدْهُ فَجَاءَ بَعْدَ مَا فَرَغَ ابْنُ عُمَرَ فَدَعَا لَهُ ابْنُ عُمَرَ بِطَعَامٍ، وَلَمْ یَكُنْ عِنْدَهُمْ فَجَاءَهُ بِسَوِیقٍ وَعَسَلٍ. فَقَالَ: دُونَكَ هٰذَا فَوَاللّٰهِ مَا غُبِنْتَ یَقُولُ الْحَسَنُ: وَابْنُ عُمَرَ وَاللّٰهِ مَا غُبِنَ.

ترجمہ: حضرت حسن رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ ایک یتیم بچہ ابن عمر رضی اللہ عنہما کے کھانے کے وقت آ جاتا' ایک دن آپ نے کھانا منگوایا اور اس یتیم کو بلایا لیکن وہ موجود نہ تھا' حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما کے کھانا کھا لینے کے بعد آیا' انہوں نے اس کے لئے کھانا منگوانے کا کہا لیکن نہ مل سکا تو آپ نے شہد اور جو کا آٹا منگوا لیا اور کہا لو یہی کھا لو بخدا تم گھاٹے میں نہیں رہے' حضرت حسن رضی اللہ عنہ نے کہا بخدا! عمر رضی اللہ عنہ بھی گھاٹے میں نہ رہے۔ (کیونکہ آپ نے کچھ کھلا کر اپنی نیکی جاری رکھی)

۱۳۵۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عَبْدِ الْوَهَّابِ قَالَ: حَدَّثَنِی عَبْدُ الْعَزِیزِ بْنُ أَبِی حَازِمٍ قَالَ: حَدَّثَنِی أَبِی قَالَ: سَمِعْتُ سَهْلَ بْنَ سَعْدٍ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: أَنَا وَكَافِلُ الْیَتِیمِ فِی الْجَنَّةِ هٰكَذَا. وَقَالَ بِإِصْبَعَیْهِ السَّبَّابَةِ وَالْوُسْطٰی.

ترجمہ: حضرت سہل بن سعد رضی اللہ عنہ نے حضور ﷺ سے سنا' آپ نے فرمایا کہ ''میں اور یتیم کو سہارا دینے والا جنت میں یوں ہوں گے۔'' اور پھر آپ نے درمیانی اور انگوٹھے کے ساتھ والی انگلی کو ملا کر دکھایا۔

اس سے بھی زیادہ اور بدتر' ہدایت کے بعد گمراہی ہوا کرتی ہے' جب تم اپنے ساتھی سے وعدہ کر لو تو اسے پورا کرو کیونکہ ایسا نہ کرنے کی صورت میں تمہارے اور اس کے درمیان دشمنی پیدا ہوگی اور ایسے ساتھی کے بارے میں اللہ کی پناہ مانگو جو تمہارے یاد کرنے پر تمہاری مدد نہیں کرتا اور تم اسے بھول جاتے ہو تو وہ تمہیں پلّے ہی نہیں باندھتا۔

۱۳۹۔ حَدَّثَنَا مُوسَى قَالَ: حَدَّثَنَا حَمْزَةُ بْنُ نَجِيحٍ أَبُو عُمَارَةَ قَالَ: سَمِعْتُ الْحَسَنَ يَقُولُ: لَقَدْ عَهِدْتُ الْمُسْلِمِينَ، وَإِنَّ الرَّجُلَ مِنْهُمْ يُصْبِحُ فَيَقُولُ يَا أُهَيْلِيَهْ يَا أُهَيْلِيَهْ يَتِيمَكُمْ يَتِيمَكُمْ يَا أُهَيْلِيَهْ مِسْكِينَكُمْ مِسْكِينَكُمْ يَا أُهَيْلِيَهْ يَا أُهَيْلِيَهْ جَارَكُمْ جَارَكُمْ وَأُسْرِعَ بِخِيَارِكُمْ وَأَنْتُمْ كُلَّ يَوْمٍ تَرْذُلُونَ وَسَمِعْتُهُ يَقُولُ: وَإِذَا شِئْتَ رَأَيْتَهُ فَاسِقًا يَتَعَمَّقُ بِثَلَاثِينَ أَلْفًا إِلَى النَّارِ مَالَهُ قَاتَلَهُ اللّٰهُ بَاعَ خَلَاقَهُ مِنَ اللّٰهِ بِثَمَنِ عَنْزٍ وَإِنْ شِئْتَ رَأَيْتَهُ مُضَيِّعًا مُرِيدًا فِي سَبِيلِ الشَّيْطَانِ لَا وَاعِظَ لَهُ مِنْ نَفْسِهِ وَلَا مِنَ النَّاسِ.

ترجمہ: حضرت ابوعمارہ حمزہ بن نجیح رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میں نے حضرت حسن رضی اللہ عنہ سے سنا' وہ کہتے تھے کہ میں نے مسلمانوں کا ایسا دور دیکھا ہے جس میں ایک آدمی صبح ہوتے ہی گھر والوں سے کہتا تھا کہ اے میرے گھر والو! اے میرے گھر والو! اپنے یتیم کا خیال کرو' اپنے یتیم کا خیال کرو' اے میرے گھر والو! اے میرے گھر والو! اپنے مسکین کا خیال رکھو' اپنے مسکین کا خیال رکھو' اے میرے گھر والو! اے میرے گھر والو! اپنے پڑوسی کا خیال رکھو' اپنے پڑوسی کا خیال رکھو' تم میں سے نیک لوگ اٹھتے جا رہے ہیں اور تم روزانہ ذلیل سے ذلیل ہوتے جا رہے ہو' پھر میں نے انہیں یہ کہتے بھی سنا کہ آج یہ زمانہ آ چکا ہے کہ تم فاسق دیکھو گے کہ تیس ہزار درہم خرچ کر کے جہنم کو جا رہا ہے' آخر اسے کیا ہو گیا ہے؟ اللہ اس کا بُرا کرے' اس نے اللہ سے ملنے والا نیکی کا حصہ معمولی قیمت پر بیچ دیا (بُرے کاموں میں لگا دیا) اور چاہو تو ایسا شخص بھی دیکھ سکتے ہو جس نے بے شمار مال شیطانی راستے میں ضائع کر دیا' اس کی طبیعت میں ہدایت کا مادہ نہیں ہے اور نہ ہی کوئی اور ہے جو اسے راہِ راست پر لا سکے۔

۱۴۰۔ حَدَّثَنَا مُوسَى قَالَ: حَدَّثَنَا سَلَّامُ بْنُ أَبِي مُطِيعٍ عَنْ أَسْمَاءَ بْنِ عُبَيْدٍ قَالَ: قُلْتُ لِابْنِ سِيرِينَ: عِنْدِي يَتِيمٌ قَالَ: اصْنَعْ بِهِ مَا تَصْنَعُ بِوَلَدِكَ اضْرِبْهُ مَا تَضْرِبُ وَلَدَكَ.

ترجمہ: حضرت اسماء بن عبید رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میں نے حضرت ابن سیرین رحمہ اللہ سے کہا کہ میرے پاس ایک یتیم رہتا ہے تو وہ کہنے لگے' اس سے وہی برتاؤ کرو جو اپنے لڑکے سے کیا کرتے ہو' اسے اتنا ہی مارو جتنا اپنے بیٹے کو مارا کرتے ہو۔

٧٨۔ بَابُ فَضْلِ الْمَرْأَةِ إِذَا تَصَبَّرَتْ عَلٰى وَلَدِهَا وَلَمْ تَتَزَوَّجْ

(عورت اپنے یتیم بچے کی خاطر صبر کرے اور شادی نہ کرے)

۱۴۱۔ حَدَّثَنَا أَبُوْ عَاصِمٍ عَنْ نَهَّاسٍ عَنْ قَهْمٍ عَنْ شَدَّادٍ أَبِیْ عَمَّارٍ عَنْ عَوْفِ بْنِ مَالِكٍ عَنِ النَّبِيِّ صَ اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: أَنَا وَامْرَأَةٌ سَفْعَاءُ الْخَدَّيْنِ امْرَأَةٌ آمَتْ مِنْ زَوْجِهَا فَصَبَرَتْ عَلٰى وَلَدِهَا كَهَاتَ فِي الْجَنَّةِ.

ترجمہ: حضرت عوف بن مالک رضی اللہ عنہ نبی کریم ﷺ سے روایت کرتے ہیں آپ نے فرمایا: ''میں اور رنگ بدلے والی بیوہ عورت جو اپنے بچے پر صبر کر لے اور دوسری شادی نہ کرے، دونوں جنت میں ان دو انگلی کی طرح قریب ہوں گے۔''

٧٩۔ بَابُ أَدَبِ الْيَتِيْمِ (یتیم کو ادب سکھانا)

۱۴۲۔ حَدَّثَنَا مُسْلِمٌ قَالَ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ شُمَيْسَةَ الْعَتَكِيَّةِ قَالَتْ: ذُكِرَ أَدَبُ الْيَتِيْمِ عِنْدَ عَائِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا فَقَالَتْ: إِنِّیْ لَأَضْرِبُ الْيَتِيْمَ حَتّٰى يَنْبَسِطَ.

ترجمہ: حضرت شعبہ رضی اللہ عنہ، شمیسہ عتکیہ رضی اللہ عنہا سے بیان کرتے ہیں، وہ کہتی ہیں کہ حضرت عائشہ اللہ عنہا کے پاس یتیم کو ادب سکھانے کی بات ہوئی تو آپ نے فرمایا: میں یتیم کو اس وقت تک مارتی ہوں تک وہ (زمین پر) پھیل نہیں جاتا۔ (تاکہ باادب ہو جائے)

٨٠۔ بَابُ فَضْلِ مَنْ مَّاتَ لَهُ الْوَلَدُ (اس شخص کی فضیلت جس کا بچہ فوت ہو جائے)

۱۴۳۔ حَدَّثَنَا إِسْمٰعِيْلُ قَالَ: حَدَّثَنِيْ مَالِكٌ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنِ ابْنِ الْمُسَيَّبِ، عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: لَا يَمُوْتُ لِأَحَدٍ مِنَ الْمُسْلِمِيْنَ ثَلَاثَةٌ مِنَ الْوَلَدِ فَتَمَسَّهُ النَّارُ تَحِلَّةَ الْقَسَمِ.

ترجمہ: حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''مسلمانوں میں سے کسی کے بچے فوت ہو جائیں تو وہ دوزخ کی آگ سے محفوظ رہے گا ہاں البتہ قسم کا کفارہ نہ دینے کی وجہ سے اسے آگ پہنچ سکتی ہے۔''

۱۴۴۔ حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ حَفْصِ بْنِ غَيَّاثٍ قَالَ: حَدَّثَنَا أَبِي، عَنْ طَلْقِ بْنِ مُعَاوِيَةَ، عَنْ أَبِي زُرْعَةَ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، أَنَّ امْرَأَةً أَتَتِ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِصَبِيٍّ فَقَالَتْ: ادْعُ لَهُ فَقَدْ دَفَنْتُ ثَلَاثَةً فَقَالَ: احْتَظَرْتِ بِحِظَارٍ شَدِيدٍ مِنَ النَّارِ.

ترجمہ: حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک عورت نبی کریم ﷺ کے پاس اپنا بچہ لے کر حاضر ہوئی، عرض کی یا رسول اللہ ﷺ! میں اپنے تین بچے دفنا چکی ہوں (چوتھے کی فکر سے پریشان ہوں) لہٰذا اس بچے کے لئے دعا فرما دیجئے۔ آپ نے فرمایا: ''تم نے دوزخ کی شدید آگ کے آگے دیوار بنائی ہے۔''

۱۴۵۔ حَدَّثَنَا عَيَّاشٌ قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْأَعْلَى قَالَ: حَدَّثَنَا سَعِيدٌ الْجُرَيْرِيُّ، عَنْ خَالِدٍ الْعَبْسِيِّ قَالَ: مَاتَ ابْنٌ لِي فَوَجَدْتُ عَلَيْهِ وَجْدًا شَدِيدًا فَقُلْتُ: يَا أَبَا هُرَيْرَةَ مَا سَمِعْتَ مِنَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: شَيْئًا تُسَخِّي بِهِ أَنْفُسَنَا عَنْ مَوْتَانَا قَالَ: سَمِعْتُ مِنَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: صِغَارُكُمْ دَعَامِيصُ الْجَنَّةِ.

ترجمہ: حضرت خالد عبسی رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میرا ایک بیٹا فوت ہو گیا، مجھے سخت تکلیف پہنچی، میں نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے کہا: رسول اللہ ﷺ سے ہمارے فوت ہو جانے والے کے بارے میں تسلی کے لئے آپ کو کوئی حدیث یاد ہے جس کی بنا پر ہمیں تسلی حاصل ہو جائے تو آپ نے کہا کہ حضور نبی کریم علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا: ''تمہارے (فوت ہو جانے والے) چھوٹے بچے دوزخ سے تمہاری تتلیاں ہوں گے۔''

۱۴۶۔ حَدَّثَنَا عَيَّاشٌ قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْأَعْلَى قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ إِسْحَاقَ قَالَ: حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ بْنِ الْحَارِثِ، عَنْ مَحْمُودِ بْنِ لَبِيدٍ، عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: مَنْ مَاتَ لَهُ ثَلَاثَةٌ مِنَ الْوَلَدِ فَاحْتَسَبَهُمْ دَخَلَ الْجَنَّةَ. قُلْنَا: يَا رَسُولَ اللّٰهِ وَاثْنَانِ؟ قَالَ: وَاثْنَانِ. قُلْتُ لِجَابِرٍ: وَاللّٰهِ أُرَى لَوْ قُلْتُمْ وَاحِدٌ لَقَالَ قَالَ: وَأَنَا أَظُنُّهُ وَاللّٰهِ.

ترجمہ: حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ رسول اکرم ﷺ سے روایت کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا: ''جس شخص کے تین بچے فوت ہو جائیں اور وہ صبر کرے تو جنت میں چلا جائے گا۔'' ہم نے عرض کی، یا رسول اللہ! اگر دو فوت ہوئے ہوں تو پھر؟ آپ نے فرمایا: ''دو کا بھی یہی معاملہ ہو گا۔'' (راوی کہتے ہیں) میں نے حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے کہا: بخدا! اگر تم لوگ ایک کے بارے میں پوچھتے تو آپ کا جواب یہی ہوتا۔ (ایک بچہ والا بھی

٨١۔ بَابُ مَنْ مَاتَ لَهُ سِقْطٌ (ماں کا نامکمل بچہ ضائع ہونے کا حکم)

۱۵۲۔ حَدَّثَنَا إِسْحٰقُ بْنُ يَزِيْدَ قَالَ: حَدَّثَنَا صَدَقَةُ بْنُ خَالِدٍ قَالَ: حَدَّثَنِي يَزِيْدُ بْنُ أَبِي مَرْيَمَ، عَنْ أُمِّهِ عَنْ سَهْلِ بْنِ الْحَنْظَلِيَّةِ، وَكَانَ لَا يُوْلَدُ لَهُ فَقَالَ: لَأَنْ يُوْلَدَ لِي فِي الْإِسْلَامِ وَلَدٌ سِقْطٌ فَأَحْتَسِبَهُ، أَحَبُّ إِلَيَّ مِنْ أَنْ تَكُوْنَ لِيَ الدُّنْيَا جَمِيعًا وَمَا فِيهَا وَكَانَ ابْنُ الْحَنْظَلِيَّةِ مِمَّنْ بَايَعَ تَحْتَ الشَّجَرَةِ.

ترجمہ: حضرت سہل بن حنظلیہ رضی اللہ عنہ کے ہاں بچہ پیدا نہ ہوتا تھا تو آپ نے کہا کہ میں (بحیثیت مسلمان) یہ بات کہتا ہوں کہ اگر میرے ہاں ایک ناتمام بچہ بھی پیدا ہو جائے تو میں اس پر اجر کی امید رکھوں گا اور یہ میرے لئے دنیا و مافیہا سے پیارا ہو گا۔ یہ ابن الحنظلیہ رضی اللہ عنہ ان لوگوں میں شامل تھے جنہوں نے درخت کے نیچے بیعت (رضوان) کی تھی۔

۱۵۳۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَلَامٍ قَالَ: أَبُوْ مُعَاوِيَةَ قَالَ: حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ، عَنْ إِبْرَاهِيْمَ عَنِ الْحَارِثِ بْنِ سُوَيْدٍ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: أَيُّكُمْ مَالُ وَارِثِهِ أَحَبُّ إِلَيْهِ مِنْ مَالِهِ؟ قَالُوْا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ مَا مِنَّا أَحَدٌ إِلَّا مَالُهُ أَحَبُّ إِلَيْهِ مِنْ مَالِ وَارِثِهِ. فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِعْلَمُوْا أَنَّهُ لَيْسَ مِنْكُمْ أَحَدٌ إِلَّا مَالُ وَارِثِهِ أَحَبُّ إِلَيْهِ مِنْ مَالِهِ مَالُكَ مَا قَدَّمْتَ وَمَالُ وَارِثِكَ مَا أَخَّرْتَ.

ترجمہ: حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: ”تم میں سے کوئی ایسا بھی ہے کہ جسے اپنے مال سے اپنے مالک کا مال زیادہ پیارا نہ لگتا ہو؟“ صحابہ نے عرض کی یا رسول اللہ! ہم میں سے ایسا کوئی بھی نہیں جسے اپنے مال سے مالک کا مال زیادہ پیارا ہو۔ آپ نے فرمایا: ”جان لو کہ تم میں سے ایسا کوئی نہیں کہ جسے اپنے مالک کا مال اپنے مال سے زیادہ پیارا لگتا ہو تمہارا مال تو وہی ہے جو تم آگے بھیج چکے ہو اور تمہارے مالک کا مال وہ ہے جو تم نے دنیا میں چھوڑ دیا۔“

۱۵۴۔ قَالَ: وَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَا تَعُدُّوْنَ فِيْكُمُ الرَّقُوْبَ؟ قَالُوْا: الرَّقُوْبُ الَّذِي لَا يُوْلَدُ لَهُ قَالَ: لَا وَلٰكِنِ الرَّقُوْبُ الَّذِي لَمْ يُقَدِّمْ مِنْ وَلَدِهِ شَيْئًا.

ترجمہ: یہی حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ بتاتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ ”تم الرقوب (بانجھ) کے بارے میں کیا کہتے ہو؟“ صحابہ کرام نے عرض کی: بانجھ اسے کہتے ہیں جس کے پاس بچے پیدا نہ ہوتا ہو۔ آپ نے فرمایا: ”ایسا نہیں بلکہ بانجھ اسے کہتے ہیں جس کا کوئی بچہ ذخیرہ آخرت کے لئے فوت نہ ہوا ہو۔“

نے کہا اور وہ سو گیا۔ مالک کہیں سے آگ کا ایک شعلہ لایا اور اس کے منہ میں ڈالنے لگا تو وہ کنویں میں گر گیا۔ صبح ہوئی تو حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کے پاس آیا آپ نے اس کے منہ کی حالت دیکھ کر اسے آزاد کر دیا۔

۸۴۔ بَابُ بَيْعِ الْخَادِمِ مِنَ الْأَعْرَابِ (کسی غلام کو گنواروں کے ہاں بیچنا)

۱۶۲۔ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ قَالَ: حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ: عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ، عَنِ ابْنِ عَمْرَةَ عَنْ عَمْرَةَ، أَنَّ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا دَبَّرَتْ أَمَةً لَهَا فَاشْتَكَتْ عَائِشَةُ فَسَأَلَ بَنُو أَخِيهَا طَبِيبًا مِنَ الزُّطِّ فَقَالَ: إِنَّكُمْ تُخْبِرُونِي عَنِ امْرَأَةٍ مَسْحُورَةٍ سَحَرَتْهَا أَمَةٌ لَهَا فَأُخْبِرَتْ عَائِشَةُ قَالَتْ: سَحَرْتِينِي؟ فَقَالَتْ: نَعَمْ. فَقَالَتْ: وَلِمَ؟ لَا تَنْجِينَ أَبَدًا. ثُمَّ قَالَتْ: بِيعُوهَا مِنْ شَرِّ الْعَرَبِ مِلْكَةً.

ترجمہ: حضرت عمرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے اپنی لونڈی کو مدبر کر دیا' آپ بیمار ہو گئیں تو آپ کے بھانجوں نے ایک غیر عربی طبیب سے آپ کے بارے میں پوچھا تو اس نے کہا تم جس خاتون کے بارے میں مجھ سے پوچھ رہے ہو اسے لونڈی نے جادو کر دیا ہے' آپ کے بھانجوں نے سیدہ رضی اللہ عنہا کو بتایا تو انہوں نے اس لونڈی سے دریافت فرمایا کہ کیا تم نے مجھ پر جادو کیا ہے؟ وہ کہنے لگی ہاں! آپ نے فرمایا: اللہ تمہیں کبھی نجات نہ دے یہ تم نے کیا کیا؟ پھر بھانجوں سے کہا کہ اسے عرب کے ایسے خاندان کے ہاتھ بیچو جس کا غلام سے سلوک اچھا نہ ہو۔

۸۵۔ بَابُ الْعَفْوِ عَنِ الْخَادِمِ (خادم کی معافی)

۱۶۳۔ حَدَّثَنَا حَجَّاجٌ قَالَ: حَدَّثَنَا حَمَّادٌ هُوَ ابْنُ سَلَمَةَ قَالَ: أَخْبَرَنَا أَبُو غَالِبٍ، عَنْ أَبِي أُمَامَةَ قَالَ: أَقْبَلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَعَهُ غُلَامَانِ، فَوَهَبَ أَحَدَهُمَا لِعَلِيٍّ صَلَوَاتُ اللّٰهِ عَلَيْهِ، وَقَالَ: لَا تَضْرِبْهُ فَإِنِّي نُهِيتُ عَنْ ضَرْبِ أَهْلِ الصَّلَاةِ، وَإِنِّي رَأَيْتُهُ يُصَلِّي مُنْذُ أَقْبَلْنَا. وَأَعْطَى أَبَا ذَرٍّ غُلَامًا وَقَالَ: اسْتَوْصِ بِهِ مَعْرُوفًا. فَأَعْتَقَهُ فَقَالَ: مَا فَعَلَ؟ قَالَ: أَمَرْتَنِي أَنْ أَسْتَوْصِيَ بِهِ خَيْرًا فَأَعْتَقْتُهُ.

ترجمہ: حضرت ابو امامہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ حضور علیہ السلام تشریف لائے تو ان کے ساتھ دو غلام تھے' ایک تو حضرت علی کرم اللہ وجہہ کو دے دیا اور ساتھ ہی ہدایت فرما دی کہ اسے مارنا نہیں کیونکہ مجھے اہل نماز کو مارنے سے منع کیا ہے اور ابھی جب میں آیا ہوں تو اسے نماز پڑھتے دیکھا ہے۔ دوسرا غلام آپ نے حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ کو دے دیا اور انہیں ہدایت فرمائی کہ اس سے بہتر سلوک کرنا' انہوں نے اسے لیتے ہی آزاد کر دیا۔ آپ نے

آزاد کرتا ہوں' حضور ﷺ نے فرمایا: "اگر تم اسے آزاد نہ کرتے تو تمہیں (سزا کی وجہ سے) دوزخ میں جانا ہوتا۔" فرمایا کہ "تمہیں آگ جھلس دیتی۔"

۹۱۔ بَابٌ لَا تَقُلْ قَبَّحَ اللّٰهُ وَجْهَهُ (کسی کے بدصورت ہونے کی دعا نہ کرو)

۱۷۲۔ حَدَّثَنَا حَجَّاجٌ قَالَ: حَدَّثَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ عَنِ ابْنِ عَجْلَانَ، عَنْ سَعِيدٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: لَا تَقُولُوا قَبَّحَ اللّٰهُ وَجْهَهُ.

ترجمہ: حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نبی کریم ﷺ سے روایت کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا: "کسی کو یہ نہ کہا کرو کہ اللہ اسے بدشکل بنا دے۔"

۱۷۳۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدٍ قَالَ: حَدَّثَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ عَنِ ابْنِ عَجْلَانَ، عَنْ سَعِيدٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ لَا تَقُولَنَّ قَبَّحَ اللّٰهُ وَجْهَكَ وَوَجْهَ مَنْ أَشْبَهَ وَجْهَكَ فَإِنَّ اللّٰهَ عَزَّوَجَلَّ خَلَقَ آدَمَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى صُورَتِهِ.

ترجمہ: حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں تم یہ نہ کہا کرو کہ اللہ تمہیں اور تمہاری جیسی صورت والے کو بدشکل کردے کیونکہ اللہ تعالیٰ نے (ہر شخص) کو اپنی طرف سے ایک خاص صورت پر پیدا فرمایا ہے۔

۹۲۔ بَابٌ لِيَجْتَنِبِ الْوَجْهَ فِي الضَّرْبِ (چہرے پر مارنے سے گریز کرو)

۱۷۴۔ حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ مَخْلَدٍ قَالَ: حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ بِلَالٍ قَالَ: حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ عَجْلَانَ قَالَ: أَخْبَرَنِي أَبِي وَسَعِيدٌ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: إِذَا ضَرَبَ أَحَدُكُمْ خَادِمَهُ، فَلْيَجْتَنِبِ الْوَجْهَ.

ترجمہ: حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نبی کریم ﷺ سے روایت کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا: "کوئی تم میں سے جب کسی اپنے خادم کو مارے تو اس کے چہرے سے گریز کرے۔"

۱۷۵۔ حَدَّثَنَا خَالِدٌ قَالَ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ، عَنْ جَابِرٍ قَالَ: مَرَّ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِدَابَّةٍ قَدْ وُسِمَ يُدَخِّنُ مَنْخِرَاهُ، قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: لَعَنَ اللّٰهُ مَنْ فَعَلَ هٰذَا لَا يَسِمَنَّ أَحَدٌ الْوَجْهَ، وَلَا يَضْرِبَنَّهُ.

ترجمہ: حضرت جابر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ حضور ﷺ ایک چارپائے کے پاس گئے جسے داغ رہے تھے اور اس کے نتھنوں میں دھونی دے رہے تھے۔ یہ دیکھ کر آپ ﷺ نے فرمایا: "جس نے ایسے کیا ہے اللہ اس پر لعنت کرے، کوئی بھی کسی کے چہرے پر داغ نہ دے اور نہ ہی اسے مارے۔"

۹۳۔ بَابٌ مَنْ لَطَمَ عَبْدَهُ فَلْيَعْتِقْهُ مِنْ غَيْرِ إِيجَابٍ

(غلام کو تھپڑ مارا تو بغیر حیل و حجت اسے آزاد کر دے)

۱۷۶۔ حَدَّثَنَا آدَمُ قَالَ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ قَالَ: حَدَّثَنَا حُصَيْنٌ قَالَ: سَمِعْتُ هِلَالَ بْنَ يَسَافٍ يَقُولُ: كُنَّا نَبِيعُ الْبَزَّ فِي دَارِ سُوَيْدِ بْنِ مُقَرِّنٍ فَخَرَجَتْ جَارِيَةٌ فَقَالَتْ لِرَجُلٍ شَيْئًا، فَلَطَمَهَا ذٰلِكَ الرَّجُلُ فَقَالَ: لَهُ سُوَيْدُ بْنُ مُقَرِّنٍ: أَلَطَمْتَ وَجْهَهَا؟ لَقَدْ رَأَيْتُنِي سَابِعَ سَبْعَةٍ وَمَا لَنَا إِلَّا خَادِمٌ، فَلَطَمَهَا بَعْضُنَا، فَأَمَرَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ يُعْتِقَهَا.

ترجمہ: حضرت ہلال بن یساف رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ ہم سوید بن مقرن رضی اللہ عنہ کے گھر میں روئی کے کپڑے فروخت کر رہے تھے تو ایک لونڈی باہر آئی اور اس نے ایک شخص کو کچھ کہہ دیا، چنانچہ اس نے لونڈی کو تھپڑ دے مارا، یہ دیکھ کر سوید بن مقرن رضی اللہ عنہ نے کہا، تو نے اس کے چہرے پر تھپڑ مار دیا ہے؟ مجھے دیکھو میں گھر کے سات افراد میں سے ساتواں ہوں، ہمارے پاس صرف ایک خادم ہے، ہم میں سے کسی نے اسے تھپڑ دے مارا تو حضور ﷺ نے حکم دیا کہ اسے آزاد کر دو۔

۱۷۷۔ حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ عَوْنٍ وَمُسَدَّدٌ قَالَا: حَدَّثَنَا أَبُو عَوَانَةَ، عَنْ فِرَاسٍ، عَنْ أَبِي صَالِحٍ، عَنْ زَاذَانَ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ: سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: مَنْ لَطَمَ عَبْدَهُ أَوْ ضَرَبَهُ حَدًّا لَمْ يَأْتِهِ فَكَفَّارَتُهُ عِتْقُهُ.

ترجمہ: حضرت عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے نبی کریم ﷺ کو فرماتے سنا کہ "جو شخص اپنے غلام کو تھپڑ مارے یا بلاوجہ جسمانی سزا دے تو اسے چاہئے کہ اسے آزاد کر دے۔"

۱۷۸۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ قَالَ: حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ، عَنْ سُفْيَانَ قَالَ: حَدَّثَنِي سَلَمَةُ بْنُ كُهَيْلٍ قَالَ: حَدَّثَنِي مُعَاوِيَةُ بْنُ سُوَيْدِ بْنِ مُقَرِّنٍ قَالَ: لَطَمْتُ مَوْلًى لَنَا فَفَرَّ، فَدَعَانِي أَبِي فَقَالَ: اقْتَصَّ. كُنَّا وَلَدَ مُقَرِّنٍ

سَبْعَةً لَنَا خَادِمٌ فَلَطَمَهَا أَحَدُنَا فَذُكِرَ ذٰلِكَ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ: مُرْهُمْ فَلْيُعْتِقُوْهَا. فَقِيلَ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، لَيْسَ لَهُمْ خَادِمٌ غَيْرُهَا قَالَ: فَلْيَسْتَخْدِمُوْهَا. فَإِذَا اسْتَغْنَوْا خَلُّوْا سَبِيْلَهَا.

ترجمہ: حضرت معاویہ بن سوید بن مقرن رضی اللہ عنہ نے کہا ہم نے اپنے غلام کو مارا تو وہ بھاگ گیا' میرے والد نے مجھے بلایا اور کہا تجھ سے اس کا بدلہ لیا جائے گا' ہم مقرن کے سات بیٹے تھے اور ہماری ایک ہی نوکرانی تھی' ہم میں سے کسی نے اسے مارا تو حضورعلیہ کو اس بات کا پتہ چل گیا۔ آپ نے فرمایا: ''جس نے مارا ہے اسے کہہ دو کہ اسے آزاد کر دے۔'' آپ سے عرض کیا گیا کہ حضور ان کے پاس تو اور کوئی نوکرانی موجود ہی نہیں۔ آپ نے فرمایا کہ ''اس سے وقتی خدمت لے لو اور جب ضرورت نہ رہے تو اسے جانے دو۔''

۱۷۹۔ حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ مَرْزُوْقٍ قَالَ: أَخْبَرَنَا شُعْبَةُ، قَالَ لِي مُحَمَّدُ بْنُ الْمُنْكَدِرِ: مَا اسْمُكَ؟ فَقُلْتُ: شُعْبَةُ قَالَ: حَدَّثَنِي شُعْبَةُ، عَنْ سُوَيْدِ بْنِ مُقَرِّنٍ الْمُزَنِيِّ. وَرَأٰى رَجُلًا لَطَمَ غُلَامَهُ. فَقَالَ: أَمَا عَلِمْتَ أَنَّ الصُّوْرَةَ مُحَرَّمَةٌ؟ رَأَيْتَنِي وَإِنِّي سَابِعُ سَبْعَةِ إِخْوَةٍ، عَلٰى عَهْدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا لَنَا إِلَّا خَادِمٌ، فَلَطَمَهُ أَحَدُنَا فَأَمَرَنَا النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ نُعْتِقَهُ.

ترجمہ: حضرت شعبہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ محمد بن منکدر رضی اللہ عنہ نے مجھ سے پوچھا کہ تمہارا نام کیا ہے؟ میں نے کہا شعبہ' محمد بن منکدر رضی اللہ عنہ نے کہا کہ مجھے شعبہ کے باپ نے سوید بن مقرن مزنی رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہوئے بتایا کہ انہوں نے ایک آدمی کو دیکھا جس نے اپنے غلام کو تھپڑ مار دیا۔ اس نے کہا تم جانتے نہیں کہ چہرے پر مارنا حرام ہے؟ مجھے دیکھو میں سات بھائیوں میں سے ساتواں ہوں' یہ زمانہ حضورعلیہ کا تھا اور ہمارے پاس صرف ایک ہی خادم تھا' ہم میں سے کسی نے اسے تھپڑ مارا تو آپ نے حکم دیا کہ ہم اسے آزاد کر دیں۔

۱۸۰۔ حَدَّثَنَا مُوْسٰى قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُوْ عَوَانَةَ قَالَ: حَدَّثَنَا فِرَاسٌ، عَنْ أَبِي صَالِحٍ، عَنْ زَاذَانَ أَبِي عُمَرَ قَالَ: كُنَّا عِنْدَ ابْنِ عُمَرَ، فَدَعَا بِغُلَامٍ لَهُ كَانَ ضَرَبَهُ فَكَشَفَ عَنْ ظَهْرِهِ فَقَالَ: أَيُوْجِعُكَ؟ قَالَ: لَا. فَأَعْتَقَهُ. ثُمَّ رَفَعَ عُوْدًا مِنَ الْأَرْضِ فَقَالَ: مَا لِي فِيهِ مِنَ الْأَجْرِ مَا يَزِنُ هٰذَا الْعُوْدَ. فَقُلْتُ: يَا أَبَا عَبْدِ الرَّحْمٰنِ لِمَ تَقُوْلُ هٰذَا؟ قَالَ: سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ: أَوْ قَالَ: مَنْ ضَرَبَ مَمْلُوْكَهُ حَدًّا لَمْ يَأْتِهِ، أَوْ لَطَمَ وَجْهَهُ، فَكَفَّارَتُهُ أَنْ يُعْتِقَهُ.

اللّٰهِ مَوْلٰى بَنِي هَاشِمٍ قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ مُحَمَّدٍ قَالَ: أَخْبَرَتْنِي جَدَّتِي، عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ، أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ فِي بَيْتِهَا فَدَعَا وَصِيفَةً لَهُ أَوْلَهَا فَأَبْطَأَتْ، فَاسْتَبَانَ الْغَضَبُ فِي وَجْهِهِ فَقَامَتْ أُمُّ سَلَمَةَ إِلَى الْحِجَابِ فَوَجَدَتِ الْوَصِيفَةَ تَلْعَبُ، وَمَعَهُ سِوَاكٌ، فَقَالَ: لَوْ لَا خَشْيَةُ الْقَوَدِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ لَأَوْجَعْتُكِ بِهٰذَا السِّوَاكِ. زَادَ مُحَمَّدُ بْنُ الْهَيْثَمِ تَلْعَبُ بِبُهْمَةٍ. قَالَ فَلَمَّا أَتَيْتُ بِهَا النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللّٰهِ إِنَّهَا لَتَحْلِفُ مَا سَمِعَتْكَ قَالَتْ: وَفِي يَدِهِ سِوَاكٌ.

ترجمہ: حضرت عبدالرحمٰن بن محمد رضی اللہ عنہ کہتے ہیں میری دادی نے حضرت اُم سلمہ رضی اللہ عنہا سے بیان کیا کہ حضورﷺ آپ کے گھر میں تھے آپ نے اپنی یا اُم سلمہ رضی اللہ عنہا کی خادمہ کو بلایا تو اس نے ذرا دیر کر دی' اس سے آپ کے چہرے پر غصے کے آثار نمایاں ہوئے۔ یہ دیکھ کر حضرت اُم سلمہ رضی اللہ عنہا نے اٹھ کر پردے کے پیچھے دیکھا تو خادمہ کھیل رہی تھی' آپ کے ہاتھ میں مسواک تھی' حضورﷺ نے فرمایا: ''اگر قیامت کو بازپرس کا خوف نہ ہوتا تو میں تمہیں اسی مسواک سے سزا دیتا۔'' یہاں محمد بن ھیثم نے یہ اضافہ کیا ہے کہ خادمہ کسی بکری کے بچے سے کھیل رہی تھی' وہ کہتی ہیں کہ جب میں اسے نبی کریمﷺ کے پاس لائی تو میں نے عرض کی یا رسول اللہ ﷺ! وہ حلفاً کہتی ہے کہ میں نے آپ کی آواز نہیں سنی' وہ کہتی ہیں کہ مسواک آپ کے ہاتھ میں پکڑی ہوئی تھی۔

١٨٥۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بِلَالٍ قَالَ حَدَّثَنَا عِمْرَانُ، عَنْ قَتَادَةَ، عَنْ زُرَارَةَ بْنِ أَوْفَى، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَنْ ضَرَبَ ضَرْبًا اقْتُصَّ مِنْهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ.

ترجمہ: حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریمﷺ نے فرمایا: ''جو کسی کو مارے گا اسے قیامت کے دن اس کا بدلہ دینا ہوگا۔''

١٨٦۔ حَدَّثَنَا خَلِيفَةُ قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ رَجَاءٍ قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُو الْعَوَّامِ، عَنْ قَتَادَةَ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ شَقِيقٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: مَنْ ضَرَبَ ضَرْبًا ظُلْمًا، اقْتُصَّ مِنْهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ.

ترجمہ: حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نبی کریمﷺ سے روایت کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا کہ ''جو کسی کو بطور ظلم مارتا ہے قیامت کے دن اس سے اس کا بدلہ لیا جائے گا۔''

ترجمہ: حضرت فضل بن مبشر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میں نے حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ سے سنا' کہتے تھے کہ حضور ﷺ خرید کردہ غلاموں کے بارے میں بھلائی کی وصیت فرماتے تھے اور فرماتے تھے کہ "انہیں وہی کھلاؤ جو تم خود کھاتے ہو اور انہیں وہی پہناؤ جو تم خود پہنتے ہو اور اللہ کی کسی مخلوق کو دکھ نہ دو۔"

۹۶۔ بَابُ سِبَابُ الْعَبِيْدِ (غلاموں کو گالی دینے کا حکم)

۱۸۹۔ حَدَّثَنَا آدَمُ قَالَ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ قَالَ: حَدَّثَنَا وَاصِلٌ الْأَحْدَبُ قَالَ: سَمِعْتُ الْمَعْرُوْرَ بْنَ سُوَيْدٍ يَقُوْلُ: رَأَيْتُ أَبَا ذَرٍّ وَعَلَيْهِ حُلَّةٌ، وَعَلٰى غُلَامِهٖ حُلَّةٌ فَسَأَلْنَاهُ عَنْ ذٰلِكَ، فَقَالَ: إِنِّيْ سَابَبْتُ رَجُلًا فَشَكَانِيْ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ: لِيَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَعَيَّرْتَهُ بِأُمِّهٖ؟ قُلْتُ: نَعَمْ. ثُمَّ قَالَ: إِنَّ إِخْوَانَكُمْ خَوَلُكُمْ: جَعَلَهُمُ اللّٰهُ تَحْتَ أَيْدِيْكُمْ. فَمَنْ كَانَ أَخُوْهُ تَحْتَ يَدَيْهِ، فَلْيُطْعِمْهُ مِمَّا يَأْكُلُ، وَلْيُلْبِسْهُ مِمَّا يَلْبَسُ، وَلَا تُكَلِّفُوْهُمْ مَا يَغْلِبُهُمْ، فَإِنْ كَلَّفْتُمُوْهُمْ مَا يَغْلِبُهُمْ فَأَعِيْنُوْهُمْ.

ترجمہ: حضرت معرور بن سوید رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میں نے حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ کو دیکھا' ان پر اور ان کے غلام پر ایک جیسا حلہ تھا' ہم نے اس بارے میں ان سے پوچھا تو انہوں نے کہا کہ میں نے ایک آدمی کو گالی دی تو اس نے نبی کریم ﷺ سے شکایت کر دی' چنانچہ آپ نے مجھے فرمایا: "کیا تو نے اسے ماں کی گالی دی ہے؟" عرض کی ہاں۔ پھر فرمایا: "یہ تمہارے غلام ہیں' تمہارے بھائی ہیں' اللہ تعالیٰ نے انہیں تمہارے ماتحت کیا ہے تو جس کا بھائی اس کے ماتحت ہو اسے چاہیے کہ اپنے بھائی کو وہی کچھ کھلائے جو وہ خود کھاتا ہے اور جو وہ خود پہنتا ہے اسے بھی پہننے کو دو' انہیں ایسا کام نہ کہو جو ان کے بس میں نہ ہو اور اگر ایسا کام لینا ہی ہو تو ان کی مدد کرو۔"

۹۷۔ بَابُ هَلْ يُعِيْنُ عَبْدَهٗ (کیا اپنے غلام کی مدد کر سکتا ہے؟)

۱۹۰۔ حَدَّثَنَا آدَمُ قَالَ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُوْ بِشْرٍ قَالَ: سَمِعْتُ سَلَّامَ بْنَ عَمْرٍو يُحَدِّثُ عَنْ رَجُلٍ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ، قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: أَرِقَّاؤُكُمْ إِخْوَانُكُمْ فَأَحْسِنُوْا إِلَيْهِمْ اسْتَعِيْنُوْهُمْ عَلٰى مَا غَلَبَكُمْ وَأَعِيْنُوْهُمْ عَلٰى مَا غُلِبَ

ترجمہ: حضرت سلام بن عمرو رضی اللہ عنہ حضور ﷺ کے ایک صحابی سے روایت کرتے ہیں' وہ کہتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: "تمہارے غلام تمہارے بھائی ہیں تو ان سے اچھا برتاؤ کرو' اگر کوئی تمہارے لئے بھاری

مِمَّا يَلْبَسُ وَلَا يُكَلِّفُهُ مَا يَغْلِبُهُ فَإِنْ كَلَّفَهُ مَا يَغْلِبُهُ فَلْيُعِنْهُ عَلَيْهِ.

ترجمہ: حضرت اعمش رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ حضرت معرور رضی اللہ عنہ نے کہا: ہم حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ کے پاس گئے تو ان پر صرف ایک کپڑا تھا اور ان کے غلام پر مکمل لباس تھا' ہم نے کہا: اگر خود آپ یہ لے لیں اور یہ غلام کو دے دیں تو آپ کو لباس مل جائے گا۔ حضرت ابوذر نے کہا: نبی کریم ﷺ نے فرمایا: ''یہ تمہارے بھائی ہیں' اللہ تعالیٰ نے انہیں تمہارے ماتحت کیا ہے تو جس کا بھائی اس کے ماتحت ہو' اسے چاہئے کہ اسے وہی کچھ کھلائے جو وہ خود کھاتا ہے اور اسے وہی پہنائے جو وہ خود پہنتا ہے' اسے وہ کام نہ کہے جو وہ نہیں کر سکتا اور اگر ایسا کام کہہ دے تو اس کی مدد کرے۔''

۹۹۔ بَابٌ نَفَقَةُ الرَّجُلِ عَلَى عَبْدِهِ وَخَادِمِهِ صَدَقَةٌ

(خادم اور غلام پر خرچ کرنا صدقہ شمار ہوتا ہے)

۱۹۵۔ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ مُوسَى قَالَ: أَخْبَرَنَا بَقِيَّةُ قَالَ: أَخْبَرَنِي بُحَيْرُ بْنُ سَعِيدٍ، عَنْ خَالِدِ بْنِ مَعْدَانَ عَنِ الْمِقْدَامِ، سَمِعَ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: مَا أَطْعَمْتَ نَفْسَكَ فَهُوَ صَدَقَةٌ وَمَا أَطْعَمْتَ وَلَدَكَ وَزَوْجَتَكَ وَخَادِمَكَ فَهُوَ صَدَقَةٌ.

ترجمہ: حضرت مقدام رضی اللہ عنہ نے نبی کریم ﷺ کو فرماتے سنا: ''جو کچھ تم اپنے آپ پر خرچ کرو وہ صدقہ ہے اور جو کچھ تم اپنے لڑکے' بیوی اور خادم پر خرچ کرو وہ بھی صدقہ ہے۔''

۱۹۶۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ قَالَ: حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ، عَنْ عَاصِمِ بْنِ بَهْدَلَةَ، عَنْ أَبِي صَالِحٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: خَيْرُ الصَّدَقَةِ مَا بَقَّى غِنًى وَالْيَدُ الْعُلْيَا خَيْرٌ مِنَ الْيَدِ السُّفْلَى وَابْدَأْ بِمَنْ تَعُولُ تَقُولُ امْرَأَتُكَ: أَنْفِقْ عَلَيَّ أَوْ طَلِّقْنِي وَيَقُولُ مَمْلُوكُكَ أَنْفِقْ عَلَيَّ أَوْ بِعْنِي وَيَقُولُ وَلَدُكَ إِلَى مَنْ تَكِلُنَا.

ترجمہ: حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: ''بہترین صدقہ وہ ہے جو اپنی ضرورت پوری کرنے کے بعد کیا جائے' سخی کا ہاتھ سائل کے اوپر ہوتا ہے' عطیہ دو تو اپنے ماتحت سے شروع کرو' تمہاری بیوی تو یہ کہتی ہے کہ مجھ پر خرچ کرو یا مجھے طلاق دے دو' تمہارا غلام یہ کہے گا کہ مجھ پر خرچ کرو یا مجھے بیچ دو اور تمہارا لڑکا کہے گا کہ تم مجھے کس کے سہارے پر چھوڑو گے۔''

۱۹۷۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ كَثِيرٍ قَالَ: أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَجْلَانَ، عَنِ الْمَقْبُرِيِّ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: أَمَرَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِصَدَقَةٍ فَقَالَ رَجُلٌ: عِنْدِي دِينَارٌ قَالَ: أَنْفِقْهُ عَلَى نَفْسِكَ. قَالَ: عِنْدِي آخَرُ قَالَ: أَنْفِقْهُ عَلَى زَوْجَتِكَ. قَالَ: عِنْدِي آخَرُ قَالَ: أَنْفِقْهُ عَلَى خَادِمِكَ ثُمَّ أَنْتَ أَبْصَرُ.

ترجمہ: حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ حضورﷺ نے صدقہ دینے کا حکم دیا تو ایک آدمی نے عرض کی میرے پاس ایک دینار ہے۔ آپ نے فرمایا: ''اپنے آپ پر خرچ کرو۔'' اس نے پھر کہا کہ میرے پاس ایک اور ہے تو آپ نے فرمایا: ''اپنی بیوی پر خرچ کر دو۔'' اس نے کہا' میرے پاس ایک اور بھی ہے تو آپ نے فرمایا: ''اسے اپنے خادم پر خرچ کر دو اور پھر تم تو خود دیکھ رہے ہو۔'' (جہاں مناسب ہو خرچ کر دو)

۱۰۰۔ بَابٌ إِذَا كَرِهَ أَنْ يَأْكُلَ مَعَ عَبْدِهِ (غلام کے ساتھ کھانے کو ناپسند کرنے کا حکم)

۱۹۸۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَلَامٍ قَالَ: أَخْبَرَنَا مَخْلَدُ بْنُ يَزِيدَ قَالَ: أَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ قَالَ: أَخْبَرَنِي أَبُو الزُّبَيْرِ، أَنَّهُ سَمِعَهُ يَسْأَلُ جَابِرًا عَنْ خَادِمِ الرَّجُلِ إِذَا كَفَاهُ الْمَشَقَّةَ وَالْحَرَّ، أَمَرَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ يَدْعُوَهُ قَالَ: نَعَمْ. فَإِنْ كَرِهَ أَحَدُكُمْ أَنْ يَطْعَمَ مَعَهُ فَلْيُطْعِمْهُ أُكْلَةً فِي يَدِهِ.

ترجمہ: حضرت ابن جریج رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ مجھے ابن زبیر رضی اللہ عنہما نے اطلاع دی' انہوں نے سنا کہ وہ جابر رضی اللہ عنہ سے کسی آدمی کے خادم کے بارے میں پوچھتے تھے کہ جب کوئی خادم مالک کو مشقت اور گرمی سے بچاتا ہے تو کیا نبی کریمﷺ نے فرمایا کہ اسے کھانے پر بلائیں؟ کہا! ہاں اور اگر تم میں سے کوئی اس کے ساتھ کھانا پسند نہ کرے تو اس کے ہاتھ میں لقمہ دے دے کہ وہ کھا لے۔

۱۰۱۔ بَابٌ يُطْعِمُ الْعَبْدَ مِمَّا يَأْكُلُ (غلام کو اس سے کھلائے جس سے خود کھاتا ہے)

۱۹۹۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مَسْلَمَةَ قَالَ: حَدَّثَنَا مَرْوَانُ بْنُ مُعَاوِيَةَ، عَنِ الْفَضْلِ بْنِ مُبَشِّرٍ قَالَ: سَمِعْتُ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللّٰهِ يَقُولُ: كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُوصِي بِالْمَمْلُوكِينَ خَيْرًا وَيَقُولُ: أَطْعِمُوهُمْ مِمَّا تَأْكُلُونَ وَأَلْبِسُوهُمْ مِنْ لَبُوسِكُمْ وَلَا تُعَذِّبُوا خَلْقَ اللّٰهِ.

ترجمہ: حضرت فضل بن مبشر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میں نے حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ سے سنا

کہتے تھے کہ حضور ﷺ غلاموں کے بارے میں فرماتے تھے کہ ان سے اچھا سلوک کرو نیز فرماتے تھے کہ" انہیں وہی کھلاؤ جو تم خود کھاتے ہو اور پہننے کو وہی دو جو تم خود پہنتے ہو اور اللہ کی مخلوق کو تکلیف نہ دو۔"

۱۰۲۔ بَابٌ هَلْ يَجْلِسُ خَادِمُهُ مَعَهُ إِذَا أَكَلَ

(مالک کھانا کھائے تو کیا خادم ساتھ بیٹھ سکتا ہے؟)

۲۰۰۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ قَالَ: حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ، عَنْ إِسْمٰعِيلَ بْنِ خَالِدٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: إِذَا جَآءَ أَحَدَكُمْ خَادِمُهُ بِطَعَامِهِ فَلْيُجْلِسْهُ فَإِنْ لَمْ يَقْبَلْ فَلْيُنَاوِلْهُ مِنْهُ.

ترجمہ: حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نبی کریم ﷺ سے روایت کرتے ہیں ارشاد فرمایا: "جب تمہارا کوئی خادم تمہارے لئے کھانا لائے تو اسے بھی ساتھ بٹھاؤ وہ کھانے سے انکار بھی کرے تو اسے کچھ نہ کچھ ضرور کھلاؤ۔"

۲۰۱۔ حَدَّثَنَا بِشْرُ بْنُ مُحَمَّدٍ قَالَ: أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ قَالَ: أَخْبَرَنَا أَبُو يُونُسَ الْبَصْرِيُّ، عَنِ ابْنِ أَبِي مُلَيْكَةَ قَالَ: قَالَ أَبُو مَحْذُورَةَ: كُنْتُ جَالِسًا عِنْدَ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، إِذْ جَآءَ صَفْوَانُ بْنُ أُمَيَّةَ بِجَفْنَةٍ يَحْمِلُهَا نَفَرٌ فِي عَبَاءَةٍ فَوَضَعُوهَا بَيْنَ يَدَيْ عُمَرَ، فَدَعَا عُمَرُ، نَاسًا مَسَاكِينَ وَأَرِقَّاءَ مِنْ أَرِقَّاءِ النَّاسِ حَوْلَهُ، فَأَكَلُوا مَعَهُ ثُمَّ قَالَ عِنْدَ ذٰلِكَ فَعَلَ اللّٰهُ بِقَوْمٍ أَوْ قَالَ لَحَا اللّٰهُ قَوْمًا يَرْغَبُونَ عَنْ أَرِقَّائِهِمْ أَنْ يَأْكُلُوا مَعَهُمْ فَقَالَ صَفْوَانُ: أَمَا وَاللّٰهِ! مَا نَرْغَبُ عَنْهُمْ وَلٰكِنَّا نَسْتَأْثِرُ عَلَيْهِمْ لَا نَجِدُ، وَاللّٰهِ مِنَ الطَّعَامِ الطَّيِّبِ مَا نَأْكُلُ وَنُطْعِمُهُمْ.

ترجمہ: حضرت ابویونس بصری رحمۃ اللہ علیہ حضرت ابن ابی ملیکہ رحمۃ اللہ علیہ سے روایت کرتے ہوئے کہتے ہیں کہ ابو محذورہ رضی اللہ عنہ نے کہا: میں حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے پاس بیٹھا تھا کہ صفوان بن اُمیہ رضی اللہ عنہ ایک بڑا سا پیالہ لائے اسے کچھ افراد نے کپڑے میں لپیٹ کر اٹھا رکھا تھا اور لا کر حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے سامنے رکھ دیا' آپ نے کچھ مسکین بلائے' کچھ غلام بھی تھے جنہیں بلایا تو سب نے آپ کے ساتھ مل کر کھایا' اس موقع پر آپ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ ایسی قوم سے ناراض ہوتا ہے جو اس بات سے نفرت کرتے ہیں کہ غلام ان کے ساتھ مل کر کھائیں' صفوان رضی اللہ عنہ نے یہ سن کر کہا کہ ہم تو ان سے منہ نہیں پھیریں گے' ہم اپنا خیال زیادہ کرتے ہیں کیونکہ واللہ ہمیں اتنا اچھا کھانے کو نہیں ملتا کہ خود کھائیں اور انہیں بھی کھلائیں۔

۱۰۳۔ بَابٌ إِذَا نَصَحَ الْعَبْدُ لِسَيِّدِهٖ (غلام اپنے مالک کے ساتھ خلوص رکھے)

۲۰۲۔ حَدَّثَنَا إِسْمٰعِيلُ قَالَ: حَدَّثَنِيْ مَالِكٌ، عَنْ نَافِعٍ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ، أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: إِنَّ الْعَبْدَ إِذَا نَصَحَ لِسَيِّدِهٖ وَأَحْسَنَ عِبَادَةَ رَبِّهٖ لَهٗ أَجْرُهٗ مَرَّتَيْنِ.

ترجمہ: حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "اگر غلام اپنے مالک سے خلوص کا برتاؤ کرے اور نیک نیتی سے اللہ کی عبادت کیا کرے تو اسے دوہرا اجر ملے گا۔"

۲۰۳۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَلَامٍ قَالَ: أَخْبَرَنَا الْمُحَارِبِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا صَالِحُ بْنُ حَيٍّ قَالَ: قَالَ رَجُلٌ لِعَامِرِ نِ الشَّعْبِيِّ: يَا أَبَا عَمْرٍو إِنَّا نَتَحَدَّثُ عِنْدَنَا أَنَّ الرَّجُلَ إِذَا أَعْتَقَ أُمَّ وَلَدِهٖ ثُمَّ تَزَوَّجَهَا، كَانَ كَالرَّاكِبِ بُدْنَتَهٗ. فَقَالَ عَامِرٌ: حَدَّثَنِيْ أَبُوْ بُرْدَةَ، عَنْ أَبِيْهِ، قَالَ لَهُمْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ثَلَاثَةٌ لَهُمْ أَجْرَانِ: رَجُلٌ مِنْ أَهْلِ الْكِتَابِ آمَنَ بِنَبِيِّهٖ وَآمَنَ بِمُحَمَّدٍ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَهٗ أَجْرَانِ، وَالْعَبْدُ الْمَمْلُوْكُ إِذَا أَدّٰى حَقَّ اللّٰهِ وَحَقَّ مَوَالِيْهِ وَرَجُلٌ كَانَتْ عِنْدَهٗ أَمَةٌ يَطَأُهَا، فَأَدَّبَهَا فَأَحْسَنَ تَأْدِيْبَهَا وَعَلَّمَهَا فَأَحْسَنَ تَعْلِيْمَهَا ثُمَّ أَعْتَقَهَا فَتَزَوَّجَهَا، فَلَهٗ أَجْرَانِ. قَالَ عَامِرٌ: أَعْطَيْنَاكَهَا بِغَيْرِ شَيْءٍ وَقَدْ كَانَ يُرْكَبُ فِيْمَا دُوْنَهَا إِلَى الْمَدِيْنَةِ.

ترجمہ: ایک آدمی نے عامر شعبی رضی اللہ عنہ سے کہا اے ابوعمرو! ہم آپس میں بات کرتے ہیں کہ آدمی جب اپنی لونڈی کو آزاد کر کے باقاعدہ اس سے شادی کرے تو وہ گویا ایسے ہوتا ہے جیسے اپنی قربانی کی سواری پر سوار ہو گیا۔ یہ سن کر عامر رضی اللہ عنہ نے کہا کہ ابوبردہ رضی اللہ عنہ نے اپنے والد کی طرف سے مجھے بتایا انہیں رسول اللہ ﷺ نے بتایا تھا: "تین شخص ایسے ہیں جنہیں دوہرا ثواب ملا کرتا ہے ایک تو وہ ہے جو اہل کتاب میں تھا اور اپنے نبی پر ایمان رکھتا تھا اور پھر نبی کریم ﷺ پر ایمان لے آیا تو اسے دو اجر ملیں گے دوسرا وہ غلام جو اللہ کا حق ادا کرے اور اپنے آقا کا حق بھی ادا کرے اور تیسرے ایسا آدمی جس کے پاس لونڈی ہو اس سے ہم بستری کرتا ہو اسے ادب سکھائے اور خوب سکھائے اسے خوب تعلیم دلوائے پھر اسے آزاد کر کے اس سے شادی کرے تو اسے بھی دو اجر ملتے ہیں۔" عامر شعبی رضی اللہ عنہ نے کہا: اے شخص ہم تمہیں یہ علم بے قیمت دیتے ہیں حالانکہ اس سے کم علم سیکھنے کے لئے بھی مدینہ جانا پڑتا تھا۔

۲۰۴۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُوْ أُسَامَةَ، عَنْ بُرَيْدِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ، عَنْ أَبِيْ بُرْدَةَ، عَنْ أَبِيْ

وَالْمَرْأَةُ رَاعِيَةٌ عَلٰى بَيْتِ زَوْجِهَا وَهِيَ مَسْئُولَةٌ ، أَلَا وَكُلُّكُمْ رَاعٍ ، وَكُلُّكُمْ مَسْئُولٌ عَنْ رَعِيَّتِهِ.

ترجمہ: حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کہتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: "تم میں سے ہر ایک ذمہ دار ہے اور ہر ایک سے اس کی ذمہ داری کے بارے میں پوچھا جائے گا' چنانچہ حکمران ذمہ دار ہوتا ہے' اس سے سوال ہوگا' آدمی اپنے اہل وعیال کا ذمہ دار ہے' اس سے اپنے اہل وعیال کے بارے میں سوال ہوگا اور عورت اپنے گھر کی ذمہ دار ہے اس سے گھر کے بارے میں سوال ہوگا' تم میں سے سبھی ذمہ دار بنائے گئے ہیں اور سب سے اپنی اپنی ذمہ داری کے بارے میں سوال ہوگا۔"

۲۱۳۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ قَالَ: حَدَّثَنَا إِسْمٰعِيلُ قَالَ: حَدَّثَنَا أَيُّوبُ عَنْ أَبِي قِلَابَةَ عَنْ أَبِي سُلَيْمَانَ مَالِكِ بْنِ الْحُوَيْرِثِ قَالَ: أَتَيْنَا النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَنَحْنُ شَبَبَةٌ مُتَقَارِبُونَ فَأَقَمْنَا عِنْدَهُ عِشْرِينَ لَيْلَةً فَظَنَّ أَنَّا اشْتَهَيْنَا أَهْلِينَا فَسَأَلَنَا عَنْ مَنْ تَرَكْنَا فِي أَهْلِينَا فَأَخْبَرْنَاهُ وَكَانَ رَفِيقًا رَحِيمًا فَقَالَ: ارْجِعُوا إِلٰى أَهْلِيكُمْ فَعَلِّمُوهُمْ وَمُرُوهُمْ ، وَصَلُّوا كَمَا رَأَيْتُمُونِي أُصَلِّي فَإِذَا حَضَرَتِ الصَّلَاةُ فَلْيُؤَذِّنْ لَكُمْ أَحَدُكُمْ وَلْيَؤُمَّكُمْ أَكْبَرُكُمْ.

ترجمہ: حضرت ابوسلیمان مالک بن حویرث رضی اللہ عنہ کہتے ہیں ہم نبی کریم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے ہم سبھی جوان اور تقریباً ہم عمر تھے' آپ کی خدمت میں بیس راتیں رہے' آپ نے خیال کیا کہ ہم اپنے اہل و عیال کی طرف جانے کے خواہش مند ہیں لہٰذا آپ نے پوچھا کہ گھر میں کس کس کو چھوڑ آئے ہو؟ چنانچہ ہم نے بتایا۔ آپ چونکہ نہایت مہربان تھے لہٰذا فرمایا کہ" اپنے اپنے گھروں کو چلے جاؤ اور جا کر انہیں وہ کچھ سکھاؤ جو یہاں سے سیکھا ہے اور پھر عمل کی تاکید کر دو اور نماز ایسے پڑھا کرو جیسے مجھے دیکھتے رہے ہو' جب بھی نماز کا وقت آیا کرے تو تم میں سے کوئی اذان کہا کرے اور بڑی عمر کا نماز پڑھایا کرے۔" (دوسری حدیثوں میں سب سے زیادہ علم والے کی تاکید ہے)

۱۰۹۔ بَابُ الْمَرْأَةُ رَاعِيَةٌ (عورت بھی ذمہ دار ہوتی ہے)

۲۱۴۔ حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ قَالَ: أَخْبَرَنَا شُعَيْبُ بْنُ أَبِي حَمْزَةَ ، عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ: أَخْبَرَنِي سَالِمٌ عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّهُ سَمِعَ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: كُلُّكُمْ رَاعٍ وَكُلُّكُمْ مَسْئُولٌ عَنْ رَعِيَّتِهِ الْإِمَامُ رَاعٍ وَهُوَ مَسْئُولٌ عَنْ رَعِيَّتِهِ وَالرَّجُلُ رَاعٍ فِي أَهْلِهِ وَالْمَرْأَةُ رَاعِيَةٌ فِي بَيْتِ زَوْجِهَا

وَالْخَادِمُ فِيْ مَالِ سَيِّدِهٖ. سَمِعْتُ هٰؤُلَاءِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَحْسَبُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: وَالرَّجُلُ فِيْ مَالِ أَبِيْهِ.

ترجمہ: حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ نے نبی کریم ﷺ سے سنا' آپ نے فرمایا ''تم میں سے ہر ایک نگہبان ہوتا ہے اور ہر ایک ہی سے نگہبانی کے بارے میں پوچھا جائے گا۔ سربراہ نگہبان ہوتا ہے' اس سے سوال ہوگا' آدمی اپنے اہل و عیال کا نگہبان ہوتا ہے' عورت اپنے گھر کی نگہبان ہوتی ہے اور خادم اپنے آقا کے مال کا نگہبان ہوتا ہے۔'' میں نے آپ سے یہ ہدایات سنیں اور میرا خیال ہے کہ آپ نے یہ بھی فرمایا تھا کہ ''آدمی اپنے باپ کے مال کا نگہبان ہوتا ہے۔''

۱۱۰۔ بَابُ مَنْ صُنِعَ إِلَيْهِ مَعْرُوْفٌ فَلْيُكَافِئْهُ (بھلائی کا بدلہ برابر بھلائی سے دو)

۲۱۵۔ حَدَّثَنَا سَعِيْدُ بْنُ عُفَيْرٍ قَالَ: حَدَّثَنِيْ يَحْيَى بْنُ أَيُّوْبَ، عَنْ عُمَارَةَ بْنِ غَزِيَّةَ شُرَحْبِيْلِ مَوْلَى الْأَنْصَارِ، عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ الْأَنْصَارِيِّ قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَنْ صُنِعَ إِلَيْهِ مَعْرُوْفٌ فَلْيَجْزِهٖ فَإِنْ لَمْ يَجِدْ مَا يَجْزِيْهِ، فَلْيُثْنِ عَلَيْهِ، فَإِنَّهٗ إِذَا أَثْنٰى عَلَيْهِ فَقَدْ شَكَرَهٗ وَإِنْ كَتَمَهٗ، فَقَدْ كَفَرَهٗ وَمَنْ تَحَلّٰى بِمَا لَمْ يُعْطَ فَكَأَنَّمَا لَبِسَ ثَوْبَيْ زُوْرٍ.

ترجمہ: حضرت جابر بن عبداللہ انصاری رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: ''جس سے کوئی بھلائی کرے اسے چاہئے کہ برابر اس سے بھلائی کرے اور اگر ایسا نہ کر سکے تو اسے اچھے الفاظ سے یاد کیا کرے کیونکہ اگر اسے اچھے طریقے سے یاد رکھے گا تو گویا اس کا شکریہ ادا کر دیا لیکن اگر یہ اس کی نیکی و بھلائی کو چھپا لے گا تو گویا یہ اس کا ناشکر گزار ہو گیا اور اگر اپنی ایسی صفت ظاہر کرے جو اس میں نہیں ہے تو گویا وہ جھوٹے کپڑے پہنے پھر رہا ہے۔''

۲۱۶۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُوْ عَوَانَةَ، عَنِ الْأَعْمَشِ، عَنْ مُجَاهِدٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَنِ اسْتَعَاذَ بِاللّٰهِ فَأَعِيْذُوْهُ وَمَنْ سَأَلَ بِاللّٰهِ فَأَعْطُوْهُ وَمَنْ أَتٰى إِلَيْكُمْ مَعْرُوْفًا فَكَافِئُوْهُ فَإِنْ لَمْ تَجِدُوْا فَادْعُوْا لَهٗ حَتّٰى يَعْلَمَ أَنْ قَدْ كَافَأْتُمُوْهُ.

ترجمہ: حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جو اللہ کے نام پر کوئی پناہ مانگے اسے پناہ دو اور اللہ کے نام پر تم سے سوال کرے تو اسے دو اور جو تم سے بھلائی کرے تو برابر

اس سے بھلائی کرو اور اگر ایسا نہ کرسکو تو اس کے لئے دعا کرو کیونکہ ایسا کرنے سے اس کا حق ادا ہو جائے گا۔"

۱۱۱۔ بَابٌ مَنْ لَّمْ يَجِدِ الْمُكَافَأَةَ فَلْيَدْعُ لَهُ (بھلائی کا بدلہ برابر بھلائی یا دعا)

۲۱۷۔ حَدَّثَنَا مُوسٰى بْنُ إِسْمٰعِيلَ قَالَ: حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلْمَةَ، عَنْ ثَابِتٍ، عَنْ أَنَسٍ، أَنَّ الْمُهَاجِرِيْنَ قَالُوْا: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! ذَهَبَ الْأَنْصَارُ بِالْأَجْرِ كُلِّهِ، قَالَ: لَا مَا دَعَوْتُمْ لَهُمْ، وَأَثْنَيْتُمْ عَلَيْهِمْ بِهِ.

ترجمہ: حضرت انس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ مہاجرین نے عرض کی یا رسول اللہ ﷺ! انصار تو سارے کا سارا اجر لے گئے۔ آپ نے فرمایا: "ایسا نہیں! جب تک تم ان کے لئے دعا اور ثنا کرتے رہو گے تمہیں بھی برابر اجر ملتا جائے گا۔

۱۱۲۔ بَابٌ مَنْ لَّمْ يَشْكُرِ النَّاسَ (لوگوں کا شکریہ ادا کرنا)

۲۱۸۔ حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمٰعِيلَ قَالَ: حَدَّثَنَا الرَّبِيْعُ بْنُ مُسْلِمٍ قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ زِيَادٍ، عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: لَا يَشْكُرُ اللّٰهَ مَنْ لَّا يَشْكُرُ النَّاسَ.

ترجمہ: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نبی کریم ﷺ سے روایت کرتے ہیں کہ "وہ اللہ کا شاکر شمار نہیں ہوگا جو لوگوں کا شکریہ ادا نہیں کرتا۔"

۲۱۹۔ حَدَّثَنَا مُوسٰى بْنُ إِسْمٰعِيلَ قَالَ: حَدَّثَنَا الرَّبِيْعُ بْنُ مُسْلِمٍ قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ زِيَادٍ، عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى لِلنَّفْسِ: أُخْرُجِيْ قَالَتْ: لَا أَخْرُجُ إِلَّا كَارِهَةً۔

ترجمہ: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ حضور ﷺ سے روایت کرتے ہیں آپ نے فرمایا: "اللہ تعالیٰ نے روح سے فرمایا کہ جسم سے نکل آؤ تو وہ کہنے لگی کہ میں مجبوراً ہی نکل سکتی ہوں۔" (کیونکہ جسم کے شکریہ کے لئے مجھے اس میں رہنا چاہئے)

۱۱۳۔ بَابُ مَعُوْنَةِ الرَّجُلِ أَخَاهُ (اپنے بھائی کی امداد کرنا)

۲۲۰۔ حَدَّثَنَا إِسْمٰعِيلُ بْنُ أَبِيْ أُوَيْسٍ قَالَ: حَدَّثَنِيْ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ أَبِي الزِّنَادِ، عَنْ أَبِيْهِ، عَنْ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيْ مُرَاوِحٍ، عَنْ أَبِيْ ذَرٍّ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قِيْلَ أَيُّ الْأَعْمَالِ خَيْرٌ؟ قَالَ: إِيْمَانٌ بِاللّٰهِ، وَجِهَادٌ فِيْ سَبِيْلِهِ. قِيْلَ: فَأَيُّ الرِّقَابِ أَفْضَلُ؟ قَالَ: أَغْلَاهَا ثَمَنًا وَأَنْفَسُهَا عِنْدَ أَهْلِهَا قَالَ: أَفَرَأَيْتَ

إِنْ لَمْ أَسْتَطِعْ بَعْضَ الْعَمَلِ؟ قَالَ: فَتُعِينُ ضَائِعًا، أَوْ تَصْنَعُ لِأَخْرَقَ. قَالَ: أَفَرَأَيْتَ إِنْ ضَعُفْتُ؟ قَالَ: تَدَعُ النَّاسَ مِنَ الشَّرِّ، فَإِنَّهَا صَدَقَةٌ تُصَدِّقُ بِهَا عَلَى نَفْسِكَ.

ترجمہ: حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ نبی کریم ﷺ سے روایت کرتے ہیں کہ آپ سے کہا گیا: کون سا عمل بہتر ہے؟" آپ نے فرمایا: "اللہ پر ایمان رکھنا اور اس کی رضا کے لئے کفار سے جہاد کرنا۔" پھر عرض کی گئی: آزاد کرنے کے لئے کون سا غلام بہتر ہے؟ آپ نے فرمایا: "جو بہت قیمتی اور نفیس ہو۔" سائل نے کہا: دیکھئے نا! اگر مجھ سے یہ نہ ہو سکیں تو کیا کروں؟ آپ نے فرمایا: "پھر تم ضائع ہو جانے والے ہاتھ کا بٹاؤ یا کسی بے وقوف کا کام کر دو۔" عرض کی اگر مجھ میں کمزوری ہو اور میں یہ بھی نہ کر سکوں؟ آپ نے فرمایا: "تو پھر لوگوں کو برائی سے روکا کرو کیونکہ یہ بھی صدقہ ہے، یوں جانو کہ اپنی جان پر کر رہے ہو۔"

۱۱۴۔ بَابُ أَهْلِ الْمَعْرُوفِ فِي الدُّنْيَا أَهْلُ الْمَعْرُوفِ فِي الْآخِرَةِ

(دنیا میں بھلائی کرنے والے آخرت میں بھی بھلے گنے جائیں گے)

۲۲۲۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ أَبِي هَاشِمٍ قَالَ: حَدَّثَنِي نُصَيْرُ بْنُ عُمَرَ بْنِ يَزِيدَ بْنِ قَبِيصَةَ بْنِ يَزِيدَ الْأَسَدِيُّ عَنْ فُلَانٍ قَالَ: سَمِعْتُ بُرْمَةَ بْنَ لَيْثِ بْنِ بُرْمَةَ، أَنَّهُ سَمِعَ قَبِيصَةَ بْنَ بُرْمَةَ الْأَسَدِيَّ قَالَ: كُنْتُ عِنْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَسَمِعْتُهُ يَقُولُ: أَهْلُ الْمَعْرُوفِ فِي الدُّنْيَا هُمْ أَهْلُ الْمَعْرُوفِ فِي الْآخِرَةِ وَأَهْلُ الْمُنْكَرِ فِي الدُّنْيَا هُمْ أَهْلُ الْمُنْكَرِ فِي الْآخِرَةِ.

ترجمہ: حضرت قبیصہ بن برمہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر تھا کہ آپ کو فرماتے ہوئے سنا: "دنیا کے اندر رہ کر بھلائی کرنے والے لوگ آخرت میں بھی بھلے ہوں گے اور دنیا میں برا کرنے والے لوگ آخرت میں بھی برے شمار ہوں گے۔"

۲۲۳۔ حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ حَسَّانِ الْعَنْبَرِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا حَبَّانُ بْنُ عَاصِمٍ، وَكَانَ حَرْمَلَةُ أَبَا أُمِّهِ فَحَدَّثَتْنِي صَفِيَّةُ ابْنَةُ عُلَيْبَةَ وَدُحَيْبَةُ ابْنَةُ عُلَيْبَةَ وَكَانَ جَدُّهُمَا حَرْمَلَةُ أَبَا أَبِيهِمَا أَنَّهُ أَخْبَرَهُمْ عَنْ حَرْمَلَةَ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ أَنَّهُ خَرَجَ حَتَّى أَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَكَانَ عِنْدَهُ حَتَّى عَرَفَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَمَّا ارْتَحَلَ قُلْتُ فِي نَفْسِي وَاللّٰهِ لَآتِيَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ

وَسَلَّمَ حَتّٰی أَزْدَادُ مِنَ الْعِلْمِ فَجِئْتُ أَمْشِیْ ، حَتّٰی قُمْتُ بَیْنَ یَدَیْهِ فَقُلْتُ: مَا تَأْمُرُنِیْ أَعْمَلُ؟ قَالَ: یَا
حَرْمَلَةُ! ائْتِ الْمَعْرُوْفَ وَاجْتَنِبِ الْمُنْكَرَ. ثُمَّ رَجَعْتُ حَتّٰی جِئْتُ الرَّاحِلَةَ ثُمَّ أَقْبَلْتُ حَتّٰی قُمْتُ
مَقَامِیْ قَرِیْبًا مِنْهُ ، فَقُلْتُ: یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! مَا تَأْمُرُوْنِیْ أَعْمَلُ؟ قَالَ: یَا حَرْمَلَةُ! ائْتِ الْمَعْرُوْفَ وَاجْتَنِبِ
الْمُنْكَرَ وَانْظُرْ مَا یُعْجِبُ أُذُنَكَ أَنْ یَقُوْلَ لَكَ الْقَوْمُ إِذَا قُمْتَ مِنْ عِنْدِهِمْ فَأْتِهِ وَانْظُرِ الَّذِیْ تَكْرَهُ أَنْ
یَقُوْلَ لَكَ الْقَوْمُ إِذَا قُمْتَ مِنْ عِنْدِهِمْ فَاجْتَنِبْهُ. فَلَمَّا رَجَعْتُ تَفَكَّرْتُ فَإِذَا هُمَا لَمْ یَدَعَا شَیْئًا.

ترجمہ: حضرت حرملہ بن عبداللہ رضی اللہ عنہ نے بتایا کہ وہ حضور علیہ کی خدمت میں حاضر ہوئے' کچھ دیر رہے
حضور علیہ نے انہیں پہچان لیا' پھر واپس ہوئے۔ میں نے اپنے دل میں کہا بخدا میں آپ کی خدمت میں ضرور حاضر
کروں گا تاکہ میرے علم میں اضافہ ہو سکے چنانچہ خدمت اقدس میں پہنچا۔ آپ کے سامنے کھڑا ہوگیا اور عرض کی
آپ مجھے بتائیں کہ کیا کروں؟ آپ نے فرمایا: "اے حرملہ! نیک کام کرو اور برے کاموں سے بچو۔" پھر میں
آ گیا' سواری کے پاس گیا' پھر واپس حاضر ہوکر آپ کے قریب کھڑا ہوگیا اور عرض کی' یا رسول اللہ! بتایئے کیا
کروں؟ آپ نے پھر فرمایا: "کوئی نیک کام کرو اور برائی سے باز رہو' پھر جو کچھ لوگ تمہارے بارے میں کہیں
اس پر نظر رکھو کہ ان کے ہاں سے اٹھ جانے پر وہ تمہارے بارے میں کیا کہتے ہیں؟ اگر اچھا جانتے ہیں تو وہ کام
کرو' پھر دیکھو کہ جسے تم برا سمجھتے ہو' اس کے بارے میں وہ کیا کہتے ہیں' اگر وہ بھی برا جانتے ہیں تو اس سے
میں جب آپ کے ہاں سے واپس ہوا تو غور کیا' پتہ چلا کہ ان دو کاموں ہی میں سب کچھ آ جاتا ہے۔

۲۲۳۔ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عُمَرَ قَالَ: حَدَّثَنَا مُعْتَمِرٌ قَالَ: ذَكَرْتُ لِأَبِیْ حَدِیْثَ أَبِیْ عُثْمَانَ عَنْ سَلْمَانَ
أَنَّهُ قَالَ: إِنَّ أَهْلَ الْمَعْرُوْفِ فِی الدُّنْیَا هُمْ أَهْلُ الْمَعْرُوْفِ فِی الْآخِرَةِ ، فَقَالَ: إِنِّیْ سَمِعْتُهُ مِنْ أَبِیْ عُثْمَانَ
یُحَدِّثُهُ عَنْ سَلْمَانَ فَعَرَفْتُ أَنَّ ذَاكَ كَذَاكَ فَمَا حَدَّثْتُ بِهِ أَحَدًا قَطُّ.

ترجمہ: حضرت معتمر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میں نے اپنے والد کو ابوعثمان رضی اللہ عنہ کی سلمان رضی اللہ عنہ
سے روایت کردہ حدیث سنائی کہ اس دنیا میں بھلائی کے کام کرنے والے آخرت میں بھی بھلائی والوں میں
ہوں گے تو انہوں نے کہا کہ میں نے اسے ابوعثمان رضی اللہ عنہ سے سنا ہے کہ وہ سلمان رضی اللہ عنہ سے
کرتے ہیں تو میں نے پہچان لیا کہ یہ یونہی ہے ابھی تک میں نے کسی سے بیان نہیں کی تھی۔

۲۲۴۔ حَدَّثَنَا مُوْسٰی قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَاحِدِ عَنْ عَاصِمٍ ، عَنْ أَبِیْ عُثْمَانَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ .... مِثْلَهُ.

ترجمہ: حضرت موسیٰ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ ہمیں یہ حدیث بالکل اسی طرح عبدالواحد رضی اللہ عنہ سے سن کر انہوں نے عاصم رضی اللہ عنہ سے اور انہوں نے ابوعثمان رضی اللہ عنہ سے سن کر بتائی کہ رسول اللہ ﷺ نے واقعی یہی فرمایا تھا۔

۱۱۵۔ بَابٌ إِنَّ كُلَّ مَعْرُوفٍ صَدَقَةٌ (بھلائی کا ہر کام صدقہ کہلاتا ہے)

۲۲۴۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَيَّاشٍ قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُو غَسَّانَ قَالَ: حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ الْمُنْكَدِرِ، عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: كُلُّ مَعْرُوفٍ صَدَقَةٌ.

ترجمہ: حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ نبی کریم ﷺ سے روایت کرتے ہیں، آپ نے فرمایا: ''بھلائی کا ہر کام صدقہ کہلاتا ہے۔''

۲۲۵۔ حَدَّثَنَا آدَمُ بْنُ إِيَاسٍ قَالَ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ قَالَ: حَدَّثَنِي سَعِيدُ بْنُ أَبِي بُرْدَةَ بْنِ أَبِي مُوسَى، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ جَدِّهِ قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: عَلَى كُلِّ مُسْلِمٍ صَدَقَةٌ. قَالُوا: فَإِنْ لَمْ يَجِدْ؟ قَالَ: فَيَعْتَمِلُ بِيَدِهِ فَيَنْفَعُ نَفْسَهُ وَيَتَصَدَّقُ. قَالُوا: فَإِنْ لَمْ يَسْتَطِعْ أَوْ لَمْ يَفْعَلْ؟ قَالَ: فَيُعِينُ ذَا الْحَاجَةِ الْمَلْهُوفَ. قَالُوا: فَإِنْ لَمْ يَفْعَلْ؟ قَالَ: فَيَأْمُرُ بِالْخَيْرِ أَوْ يَأْمُرُ بِالْمَعْرُوفِ. قَالُوا: فَإِنْ لَمْ يَفْعَلْ؟ قَالَ: يُمْسِكُ عَنِ الشَّرِّ، فَإِنَّهُ لَهُ صَدَقَةٌ.

ترجمہ: حضرت ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: ''ہر مسلمان پر صدقہ ہے۔'' لوگوں نے کہا: اگر یہ نہ ہو سکے؟ آپ نے فرمایا: ''اپنے ہاتھوں سے کام کرے، اپنی ذات کو فائدہ پہنچائے یہ صدقہ ہو گا۔'' لوگوں نے پھر عرض کی، اگر اس کی طاقت نہ ہو یا ایسے نہ کر سکے تو؟ آپ نے فرمایا: ''تو پھر خستہ حال حاجت مند کی مدد کرے۔'' لوگوں نے پھر عرض کی کہ اگر یہ بھی نہ کر سکے تو؟ آپ نے فرمایا: ''تو پھر بھلائی کی ہدایت کرے۔'' وہ پھر کہنے لگے: اگر اس سے یہ بھی نہ ہو سکے تو پھر کیا کرے؟ آپ نے فرمایا: ''پھر برے کاموں سے رک جائے یہ بھی صدقہ شمار ہوتا ہے۔''

۲۲۶۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ قَالَ: حَدَّثَنَا يَحْيَى، عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ قَالَ: حَدَّثَنِي أَبِي، أَنَّ أَبَا مُرَاوِحٍ الْغِفَارِيَّ أَخْبَرَهُ أَنَّ أَبَا ذَرٍّ أَخْبَرَهُ أَنَّهُ سَأَلَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: أَيُّ الْعَمَلِ أَفْضَلُ؟ قَالَ:

فُلَانَةٍ، فَإِنَّهَا كَانَتْ تُحِبُّ خَدِيْجَةَ.

ترجمہ: حضرت انس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں "حضور ﷺ کے پاس جب بھی کوئی چیز لے کر آتا تو فرماتے کہ فلاں عورت کو دے آؤ کیونکہ وہ سیّدہ خدیجہ رضی اللہ عنہا کی سہیلی ہیں اور یہ فلاں عورت کے گھر پہنچا دو کیونکہ خدیجہ رضی اللہ عنہا سے پیار کرتی ہیں۔"

۲۳۴۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ كَثِيْرٍ قَالَ: أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ، عَنْ أَبِيْ مَالِكٍ الْأَشْجَعِيِّ، عَنْ رِبْعِيٍّ، عَنْ حُذَيْفَةَ قَالَ: قَالَ نَبِيُّكُمْ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: كُلُّ مَعْرُوْفٍ صَدَقَةٌ.

ترجمہ: حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ، نبی کریم ﷺ سے روایت کرتے ہوئے کہتے ہیں کہ تمہارے نبی ﷺ نے فرمایا ہے: "ہر بھلائی صدقہ ہے۔"

۱۱۸۔ بَابُ الْخُرُوْجِ إِلَى الْمَبْقَلَةِ وَحَمْلِ الشَّيْءِ عَلٰى عَاتِقِهِ إِلٰى أَهْلِهِ بِالزَّبِيْلِ

(سبزی والی زمین سے کھجور کے ٹاٹ میں کچھ چیز باندھ لانا)

۲۳۵۔ حَدَّثَنَا إِسْحٰقُ بْنُ مُخَلَّدٍ، عَنْ حَمَّادِ بْنِ أُسَامَةَ، عَنْ مِسْعَرٍ قَالَ: حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ قَيْسٍ، عَنْ عَمْرِو بْنِ أَبِيْ قُرَّةَ الْكِنْدِيِّ قَالَ: عَرَضَ أَبِيْ عَلٰى سَلْمَانَ أُخْتَهُ، فَأَبٰى وَتَزَوَّجَ مَوْلَاةً لَهُ يُقَالُ لَهَا بُقَيْرَةُ، فَبَلَغَ أَبَا قُرَّةَ أَنَّهُ كَانَ بَيْنَ حُذَيْفَةَ وَسَلْمَانَ شَيْءٌ فَأَتَاهُ يَطْلُبُهُ فَأُخْبِرَ أَنَّهُ فِيْ مَبْقَلَةٍ لَهُ فَتَوَجَّهَ إِلَيْهِ، فَلَقِيَهُ وَمَعَهُ زَبِيْلٌ فِيْهِ بَقْلٌ قَدْ أَدْخَلَ عَصَاهُ فِيْ عُرْوَةِ الزَّبِيْلِ وَهُوَ عَلٰى عَاتِقِهِ فَقَالَ: يَا أَبَا عَبْدِ اللّٰهِ، مَا كَانَ بَيْنَكَ وَبَيْنَ حُذَيْفَةَ؟ قَالَ يَقُوْلُ سَلْمَانُ: وَكَانَ الْإِنْسَانُ عَجُوْلًا.[1] فَانْطَلَقَا حَتّٰى أَتَيَا دَارَ سَلْمَانَ، فَدَخَلَ سَلْمَانُ الدَّارَ فَقَالَ: اَلسَّلَامُ عَلَيْكُمْ ثُمَّ أَذِنَ لِأَبِيْ قُرَّةَ فَدَخَلَ فَإِذَا نَمَطٌ مَوْضُوْعٌ عَلٰى بَابٍ وَعِنْدَ رَأْسِهِ لَبِنَاتٌ وَإِذَا قُرْطَاطٌ فَقَالَ: اِجْلِسْ عَلٰى فِرَاشِ مَوْلَاتِكَ الَّتِيْ تُمَهِّدُ لِنَفْسِهَا ثُمَّ أَنْشَأَ يُحَدِّثُهُ فَقَالَ: إِنَّ حُذَيْفَةَ كَانَ يُحَدِّثُ بِأَشْيَاءَ كَانَ يَقُوْلُهَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ غَضَبِهِ لِأَقْوَامٍ فَأُوْتٰى فَأُسْأَلُ عَنْهَا فَأَقُوْلُ حُذَيْفَةُ أَعْلَمُ بِمَا يَقُوْلُ وَأَكْرَهُ أَنْ تَكُوْنَ ضَغَائِنُ بَيْنَ أَقْوَامٍ فَأُتِيَ حُذَيْفَةُ فَقِيْلَ لَهُ: إِنَّ سَلْمَانَ لَا يُصَدِّقُكَ وَلَا يُكَذِّبُكَ بِمَا تَقُوْلُ. فَجَاءَنِيْ حُذَيْفَةُ فَقَالَ: يَا سَلْمَانُ ابْنَ أُمِّ سَلْمَانَ؟ فَقُلْتُ: يَا حُذَيْفَةُ ابْنَ أُمِّ حُذَيْفَةَ! لَتَنْتَهِيَنَّ أَوْ لَأَكْتُبَنَّ فِيْكَ إِلٰى عُمَرَ فَلَمَّا خَوَّفْتُهُ بِعُمَرَ تَرَكَنِيْ وَقَدْ قَالَ رَسُوْلُ

---

[1] سورہ الاسراء: آیت ۱۱

جُبَيْرٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ: قَالَ عُمَرُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَخْرِجُوا بِنَا إِلَى أَرْضِ قَوْمِنَا فَخَرَجْنَا فَكُنْتُ أَنَا وَأُبَيُّ بْنُ كَعْبٍ فِي مُؤَخَّرِ النَّاسِ فَهَاجَتْ سَحَابَةٌ، فَقَالَ أُبَيٌّ: اَللّٰهُمَّ اصْرِفْ عَنَّا أَذَاهَا فَلَحِقْنَاهُمْ وَقَدِ ابْتَلَّتْ رِحَالُهُمْ، فَقَالُوْا: مَا أَصَابَكُمُ الَّذِيْ أَصَابَنَا، قُلْتُ: إِنَّهُ دَعَا اللّٰهَ عَزَّ وَجَلَّ أَنْ يَّصْرِفَ عَنَّا أَذَاهَا فَقَالَ عُمَرُ: أَلَا دَعَوْتُمْ لَنَا مَعَكُمْ؟

ترجمہ: حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کہتے ہیں کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: چلو ہمیں اپنی زمین کی طرف لے چلو۔ ہم ادھر چل پڑے۔ میں اور ابن ابی کعب رضی اللہ عنہ آخر میں تھے۔ ایک بادل نمودار ہوا اور بارش شروع ہو گئی۔ ابی رضی اللہ عنہ نے کہا: اے اللہ! بارش بند کر دے اور پھر ہم حضرت عمر رضی اللہ عنہ اور ساتھیوں وغیرہ سے جا ملے۔ ان کے کجاوے بھیگ گئے تھے۔ ہمیں دیکھ کر کہنے لگے ہم تو بھیگ گئے لیکن تم پر بارش کا نام ونشان بھی نہیں؟ میں نے کہا ابی رضی اللہ عنہ نے دعا کی تھی کہ الٰہی! ہمیں بارش پریشان نہ کرے۔ سن کر حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے کہا: تم نے ساتھ ہی ہمارے لئے دعا کیوں نہیں کی؟

۱۱۹۔ بَابُ الْخُرُوْجِ إِلَى الضَّيْعَةِ (کسی کی جائیداد دیکھنے کے لئے جانا)

۲۳۷۔ حَدَّثَنَا مُعَاذُ بْنُ فَضَالَةَ قَالَ: حَدَّثَنَا هِشَامٌ الدَّسْتَوَائِيُّ، عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِيْ كَثِيْرٍ، عَنْ أَبِيْ سَلَمَةَ قَالَ: أَتَيْتُ أَبَا سَعِيْدٍ الْخُدْرِيَّ، وَكَانَ لِيْ صَدِيْقًا فَقُلْتُ: أَلَا تَخْرُجُ بِنَا إِلَى النَّخْلِ؟ فَخَرَجَ وَعَلَيْهِ خَمِيْصَةٌ لَّهُ.

ترجمہ: حضرت ابوسلمہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میں ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ کی طرف آیا (وہ میرے دوست تھے) اور کہا کیا آپ ہمارے ساتھ کھجوروں کے باغ کی طرف نہیں چلیں گے؟ وہ چادر لئے فوراً باغ کی طرف چل پڑے۔

۲۳۸۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَلَامٍ قَالَ: أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْفُضَيْلِ بْنِ غَزْوَانَ عَنْ مُغِيْرَةَ، عَنْ أُمِّ مُوْسٰى قَالَتْ: سَمِعْتُ عَلِيًّا صَلَوَاتُ اللّٰهِ عَلَيْهِ يَقُوْلُ: أَمَرَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ مَسْعُوْدٍ أَنْ يَّصْعَدَ شَجَرَةً فَيَأْتِيَهُ مِنْهَا بِشَيْءٍ، فَنَظَرَ أَصْحَابُهُ إِلَى سَاقِ عَبْدِ اللّٰهِ، فَضَحِكُوْا مِنْ حُمُوْشَةِ سَاقَيْهِ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَا تَضْحَكُوْنَ؟ لَرِجْلُ عَبْدِ اللّٰهِ أَثْقَلُ فِي الْمِيْزَانِ مِنْ أُحُدٍ.

ترجمہ: حضرت ام موسیٰ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں کہ میں نے حضرت علی کرم اللہ وجہہ کو کہتے سنا: حضور ﷺ نے

۱۲۱۔ بَابٌ مَالَا يَجُوْزُ مِنَ اللَّعِبِ وَالْمِزَاحِ (کھیل اور مزاح جائز نہیں)

۲۴۲۔ حَدَّثَنَا عَاصِمُ بْنُ عَلِيٍّ قَالَ: حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي ذِئْبٍ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ السَّائِبِ، عَنْ جَدِّهِ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، يَعْنِي يَقُوْلُ: لَا يَأْخُذُ أَحَدُكُمْ مَتَاعَ صَاحِبِهِ لَاعِبًا وَّلَا جَادًّا فَإِذَا أَخَذَ أَحَدُكُمْ عَصَا صَاحِبِهِ فَلْيَرُدَّهَا إِلَيْهِ.

ترجمہ: حضرت عبداللہ بن سائب رضی اللہ عنہ اپنے باپ سے اور وہ اپنے دادا سے روایت کرتے ہوئے کہتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا' آپ نے فرمایا! ''تم میں سے کوئی شخص اپنے ساتھی کا سامان کھیل سمجھ کر نہ لے اور نہ ہی باطل طریقے سے پکڑے' جب کوئی کسی کا عصا بھی پکڑ لے تو اسے واپس کر دے۔''

۱۲۲۔ بَابٌ الدَّالُّ عَلَى الْخَيْرِ (بھلائی کی رہنمائی کرنے کا اجر)

۲۴۳۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ كَثِيْرٍ قَالَ: أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ، عَنِ الْأَعْمَشِ، عَنْ أَبِي عَمْرٍو الشَّيْبَانِيِّ، عَنْ أَبِي مَسْعُوْدٍ الْأَنْصَارِيِّ، قَالَ: جَاءَ رَجُلٌ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ: إِنِّي أُبْدِعَ بِي فَاحْمِلْنِي قَالَ: لَا أَجِدُ وَلٰكِنِ ائْتِ فُلَانًا فَلَعَلَّهُ أَنْ يَحْمِلَكَ.) فَأَتَاهُ فَحَمَلَهُ فَأَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَخْبَرَهُ فَقَالَ: (مَنْ دَلَّ عَلَى خَيْرٍ فَلَهُ مِثْلُ أَجْرِ فَاعِلِهِ.

ترجمہ: حضرت ابومسعود انصاری رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ کے پاس ایک شخص آیا اور عرض کی میں سواری تھکنے کی وجہ سے پیچھے رہ گیا ہوں لہٰذا مجھے کسی سواری پر سوار کر دیجئے۔ فرمایا: ''میرے پاس سواری نہیں لیکن فلاں شخص کے پاس چلے جاؤ شاید وہ تمہیں سوار کر دے۔'' چنانچہ وہ گئے تو اس نے سوار کر دیا۔ پھر وہ نبی کریم ﷺ کے پاس آیا اور اس کی اطلاع دی تو آپ نے فرمایا: ''جو کسی بھلائی کی رہنمائی کرتا ہے تو اسے بھلائی کرنے والے جتنا اجر ملتا ہے۔''

۱۲۳۔ بَابٌ الْعَفْوُ وَالصَّفْحُ عَنِ النَّاسِ (لوگوں کو معاف کر دینا اور درگزر کرنا)

۲۴۴۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عَبْدِ الْوَهَّابِ قَالَ: حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ الْحَارِثِ قَالَ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، عَنْ هِشَامِ بْنِ زَيْدٍ، عَنْ أَنَسٍ، أَنَّ يَهُوْدِيَّةً أَتَتِ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِشَاةٍ مَسْمُوْمَةٍ فَأَكَلَ مِنْهَا فَجِيْءَ بِهَا فَقِيْلَ: أَلَا نَقْتُلُهَا؟ قَالَ: لَا. قَالَ: فَمَا زِلْتُ أَعْرِفُهَا فِي لَهَوَاتِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ.

ترجمہ: حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک یہودی عورت زہر آلود بکری کا گوشت لائی۔ آپ نے اس میں سے کچھ کھا لیا۔ اس یہودی عورت کو لایا گیا اور آپ سے عرض کی گئی کہ ہم اسے قتل نہ کر دیں؟ آپ نے فرمایا! "نہیں۔" حضرت انس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میں حضور ﷺ کے گلے میں اس زہر کا اثر دیر تک دیکھتا رہا۔

۲۴۵۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَلَامٍ قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُوْمُعَاوِيَةَ قَالَ: حَدَّثَنَا هِشَامٌ، عَنْ وَهْبِ بْنِ كَيْسَانَ قَالَ: سَمِعْتُ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ الزُّبَيْرِ يَقُوْلُ عَلَى الْمِنْبَرِ: خُذِ الْعَفْوَ وَأْمُرْ بِالْعُرْفِ وَأَعْرِضْ عَنِ الْجَاهِلِيْنَ.[1] قَالَ: وَاللّٰهِ مَا أُمِرَ بِهَا أَنْ تُؤْخَذَ إِلَّا مِنْ أَخْلَاقِ النَّاسِ وَاللّٰهِ لَآخُذَنَّهَا مِنْهُمْ مَا صَحِبْتُهُمْ.

ترجمہ: حضرت وہب بن کیسان رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میں نے حضرت عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہ سے سنا آپ منبر پر فرما رہے تھے خُذِ الْعَفْوَ وَأْمُرْ بِالْعُرْفِ وَأَعْرِضْ عَنِ الْجٰهِلِيْنَ. "اے محبوب! معاف کرنا اختیار کرو اور بھلائی کا حکم دو اور جاہلوں سے منہ پھیر لو۔" عبداللہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ بخدا میں اس آیت کے حکم پر عمل کروں گا جب تک ان لوگوں میں موجود ہوں۔

۲۴۶۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَلَامٍ قَالَ: أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ فُضَيْلِ بْنِ غَزْوَانَ، عَنْ لَيْثٍ، عَنْ طَاوُوْسٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: عَلِّمُوْا وَيَسِّرُوْا وَلَا تُعَسِّرُوْا وَإِذَا غَضِبَ أَحَدُكُمْ فَلْيَسْكُتْ.

ترجمہ: حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کہتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: "لوگوں کو تعلیم دو، ان کے لئے آسانی پیدا کرو، تنگی اور دشواری پیدا نہ کرو اور جب کسی کو غصہ آ جائے تو اسے خاموش ہو جانا چاہئے۔"

۱۲۴۔ بَابُ الْإِنْبِسَاطِ إِلَى النَّاسِ (خندہ پیشانی سے پیش آؤ)

۲۴۷۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سِنَانٍ قَالَ: حَدَّثَنَا فُلَيْحُ بْنُ سُلَيْمَانَ قَالَ: حَدَّثَنَا هِلَالُ بْنُ عَلِيٍّ، عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ قَالَ: لَقِيْتُ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ فَقُلْتُ: أَخْبِرْنِيْ عَنْ صِفَةِ رَسُوْلِ اللّٰهِ فِي التَّوْرَاةِ قَالَ فَقَالَ: أَجَلْ. وَاللّٰهِ إِنَّهُ لَمَوْصُوْفٌ فِي التَّوْرَاةِ بِبَعْضِ صِفَتِهِ فِي الْقُرْآنِ: يَا أَيُّهَا النَّبِيُّ إِنَّا أَرْسَلْنٰكَ شَاهِدًا وَّمُبَشِّرًا وَّنَذِيْرًا.[2] وَحِرْزًا لِلْأُمِّيِّيْنَ أَنْتَ عَبْدِيْ وَرَسُوْلِيْ سَمَّيْتُكَ الْمُتَوَكِّلَ لَيْسَ بِفَظٍّ وَّلَا غَلِيْظٍ وَّلَا سَخَّابٍ فِي الْأَسْوَاقِ وَلَا يَدْفَعُ بِالسَّيِّئَةِ وَلٰكِنْ يَّعْفُوْ وَيَغْفِرُ وَلَنْ يَّقْبِضَهُ اللّٰهُ تَعَالٰى، حَتّٰى يُقِيْمَ بِهِ

[1] سورہ الاعراف: آیت ۱۹۹ [2] سورہ الاحزاب آیت ۴۵

کہ انہوں نے حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ سے سنا' آپ نے کہا کہ میں نے نبی کریم ﷺ سے سنا' آپ کی کلام میرے لئے بہت نفع بخش تھی۔ میں نے ان سے سنا آپ نے فرمایا کہ ''جب تم لوگوں میں پھیلائے گئے شک کے پیچھے چل پڑو گے تو لوگ برباد ہو جائیں گے' لہٰذا میں شک کے پیچھے نہیں چلتا کہ انہیں بگاڑ دوں۔''

۲۵۰۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عُبَيْدِ اللّٰهِ قَالَ: حَدَّثَنَا حَاتِمٌ، عَنْ مُعَاوِيَةَ بْنِ أَبِي مُزَرِّدٍ، عَنْ أَبِيهِ قَالَ: سَمِعْتُ أَبَا هُرَيْرَةَ يَقُولُ: سَمِعَ أُذُنَايَ هَاتَانِ وَبَصُرَ عَيْنَايَ هَاتَانِ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَخَذَ بِيَدَيْهِ جَمِيعًا بِكَفَّيِ الْحَسَنِ، أَوِ الْحُسَيْنِ صَلَوَاتُ اللّٰهِ عَلَيْهِمَا، وَقَدَمَيْهِ عَلَى قَدَمِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَرَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: ارْقَهْ. قَالَ فَرَقِيَ الْغُلَامُ حَتّٰى وَضَعَ قَدَمَيْهِ عَلَى صَدْرِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: افْتَحْ فَاكَ. ثُمَّ قَبَّلَهُ. ثُمَّ قَالَ: اَللّٰهُمَّ أَحِبَّهُ فَإِنِّي أُحِبُّهُ.

ترجمہ: حضرت مزرد رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میں نے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے سنا' کہتے تھے کہ میرے ان دو کانوں نے سنا ہے اور میری ان دو آنکھوں نے رسول اللہ ﷺ کو دیکھا ہے کہ آپ نے حضرت حسن یا حسین رضی اللہ عنہما کی ہتھیلیاں اپنے دونوں ہاتھوں میں لے رکھی تھیں اور ان کے دونوں قدم آپ کے دونوں قدموں پر تھے اور اس حالت میں رسول اللہ ﷺ فرما رہے تھے: ''اوپر چڑھ آؤ۔'' چنانچہ وہ پیارا سا بچہ اوپر چڑھا اور اپنے دونوں قدم حضور ﷺ کے سینہ پاک پر رکھ دیئے۔ حضور ﷺ نے فرمایا: ''اپنا منہ کھولو' پھر اسے بوسہ دیا۔'' پھر فرمایا: ''الٰہی اسے اپنا محبوب بنا لے کیونکہ میں اس سے پیار کرتا ہوں۔''

۱۲۵۔ بَابُ التَّبَسُّمِ (تبسم کرنے کا حکم)

۲۵۱۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، عَنْ إِسْمٰعِيلَ، عَنْ قَيْسٍ قَالَ: سَمِعْتُ جَرِيرًا يَقُولُ: مَا رَآنِي رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُنْذُ أَسْلَمْتُ إِلَّا تَبَسَّمَ فِي وَجْهِي وَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: يَدْخُلُ مِنْ هٰذَا الْبَابِ رَجُلٌ مِنْ خَيْرِ ذِي يَمَنٍ عَلَى وَجْهِهِ مَسْحَةُ مَلَكٍ. فَدَخَلَ جَرِيرٌ.

ترجمہ: حضرت قیس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میں نے حضرت جریر رضی اللہ عنہ سے سنا وہ کہتے تھے کہ جب سے میں مسلمان ہوا ہوں' حضور ﷺ مجھے دیکھتے تو تبسم فرماتے ہوتے۔ آپ نے فرمایا تھا: اس دروازے میں سے وہ برکت والا داخل ہوگا جس کے چہرے پر بادشاہت کا نشان ہوگا۔ چنانچہ ایک دن حضرت جریر رضی اللہ

عنہ داخل ہوئے تھے۔

۲۵۲۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ عِيسٰى قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ وَهْبٍ قَالَ: أَخْبَرَنَا عَمْرُو بْنُ الْحَارِثِ، أَ
أَبَا النَّضْرِ حَدَّثَهُ، عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ يَسَارٍ، عَنْ عَائِشَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا رَأَيْتُ رَسُو
اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ضَاحِكًا قَطُّ حَتّٰى أَرٰى مِنْهُ لَهَوَاتِهِ إِنَّمَا كَانَ يَتَبَسَّمُ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّ
قَالَتْ: وَكَانَ إِذَا رَاٰى غَيْمًا أَوْ رِيحًا عُرِفَ فِي وَجْهِهِ فَقَالَتْ: يَا رَسُولَ اللّٰهِ! إِنَّ النَّاسَ إِذَا رَأَوُا الْغَيْ
فَرِحُوا، رَجَاءَ أَنْ يَكُونَ فِيهِ الْمَطَرُ وَأَرَاكَ إِذَا رَأَيْتَهُ عُرِفَتْ فِي وَجْهِكَ الْكَرَاهَةُ؟ فَقَالَ: يَا عَائِشَةُ!
يُؤْمِنِّي أَنْ يَكُونَ فِيهِ عَذَابٌ؟ عُذِّبَ قَوْمٌ بِالرِّيحِ وَقَدْ رَاٰى قَوْمٌ الْعَذَابَ فَقَالُوا: هٰذَا عَارِضٌ مُّمْطِرُنَا.

ترجمہ: زوجۂ محبوب خدا ﷺ حضرت سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ میں نے حضور ﷺ کو کبھی اتنا ہنستے نہیں دیکھا کہ آپ کا گلا نظر آنے لگے۔ آپ صرف مسکرایا کرتے۔ آپا فرماتی ہیں کہ جب آپ بادل یا تیز ہوا دیکھتے تو چہرے پر پریشانی کے آثار نظر آتے۔ سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے ایک دن عرض کی' یا رسول اللہ! لوگ بادل دیکھتے ہیں تو خوش ہو جاتے ہیں' انہیں امید ہوتی ہے کہ بارش ہو گی لیکن میں آپ کو دیکھتی ہوں تو چہرہ انور پر پریشانی کے آثار ہوتے ہیں' آخر وجہ کیا ہے؟ آپ نے فرمایا: ''اے عائشہ رضی اللہ عنہا! میں فکرمند رہتا ہوں کہ کہیں اس میں عذاب نہ ہو کیونکہ ایک قوم کو ایسا عذاب ہو چکا ہے' ایک قوم نے عذاب دیکھا تھا تو کہنے لگے کہ ''یہ بادل ہے' ہم پر برسے گا۔'' (حالانکہ وہ سیاہ آندھی تھی اور عذاب بن کر آئی تھی۔ یہ قوم ہود کا واقعہ ہے)

۱۲۶۔ بَابُ الضِّحْكِ (قہقہہ مار کر ہنسنے کا حکم)

۲۵۳۔ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ دَاوُدَ أَبُو الرَّبِيعِ قَالَ: حَدَّثَنَا إِسْمٰعِيلُ بْنُ زَكَرِيَّا قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُو رَجَاءٍ عَ
بُرْدٍ، عَنْ مَكْحُولٍ، عَنْ وَاثِلَةَ بْنِ الْأَسْقَعِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: أَقِ
الضِّحْكَ فَإِنَّ كَثْرَةَ الضِّحْكِ تُمِيتُ الْقَلْبَ.

ترجمہ: حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: ''قہقہہ گھٹاؤ کیونکہ اس طرح ہنسنا د کے مرجانے کا سبب بنتا ہے۔''

۲۵۴۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرٍ الْحَنَفِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْحَمِيدِ بْنُ جَعْفَرٍ، عَ
إِبْرَاهِيمَ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: لَا تُكْثِرُوا الضِّحْكَ فَ

كَثْرَةَ الضِّحْكِ تُمِيتُ الْقَلْبَ.

ترجمہ: حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ حضور ﷺ سے روایت کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا: ''کثرت سے قہقہہ مار کر نہ ہنسا کرو کیونکہ اس کی کثرت سے دل مر جاتا ہے۔''

۲۵۵۔ حَدَّثَنَا مُوسَى قَالَ: حَدَّثَنَا الرَّبِيعُ بْنُ مُسْلِمٍ قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ زِيَادٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: خَرَجَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى رَهْطٍ مِنْ أَصْحَابِهِ يَضْحَكُونَ وَيَتَحَدَّثُونَ فَقَالَ: وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ لَوْ تَعْلَمُونَ مَا أَعْلَمُ لَضَحِكْتُمْ قَلِيلًا وَلَبَكَيْتُمْ كَثِيرًا. ثُمَّ انْصَرَفَ وَأَبْكَى الْقَوْمَ وَأَوْحَى اللهُ عَزَّ وَجَلَّ إِلَيْهِ: يَا مُحَمَّدُ لِمَ تُقَنِّطُ عِبَادِي؟ فَرَجَعَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ: أَبْشِرُوا وَسَدِّدُوا وَقَارِبُوا.

ترجمہ: حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ ایک دن حضور ﷺ صحابہ کرام کی ایک جماعت کو ساتھ لئے نکلے۔ صحابہ کرام ہنستے اور باہم باتیں کرتے جاتے تھے۔ آپ نے دیکھا تو فرمایا: ''اس ذات کی قسم جس کے قبضہ قدرت میں میری جان ہے اگر تمہیں اس چیز کا پتہ چل جائے جو میں دیکھتا رہتا ہوں تو ہنسا گھٹا دیتے اور کثرت سے رویا کرتے۔'' پھر آپ واپس مڑے اور صحابہ کرام کو رلا دیا۔ اتنے میں وحی الٰہی آئی کہ اے محمد (ﷺ) آپ میرے بندوں کو ناراض کیوں کرتے ہیں؟ اس پر آپ واپس تشریف لائے اور فرمایا: ''خوش رہو، درست طریقے پر چلو اور باہم محبت سے رہو۔''

۱۲۷۔ بَابٌ إِذَا أَقْبَلَ، أَقْبَلَ جَمِيعًا وَإِذَا أَدْبَرَ، أَدْبَرَ جَمِيعًا

(مکمل میل جول اور مکمل دوری)

۲۵۶۔ حَدَّثَنَا بِشْرُ بْنُ مُحَمَّدٍ قَالَ: أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللهِ قَالَ: أَخْبَرَنَا أُسَامَةُ بْنُ زَيْدٍ قَالَ: أَخْبَرَنِي مُوسَى بْنُ مُسْلِمٍ مَوْلَى ابْنَةِ قَارِظٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ: أَنَّهُ رُبَّمَا حَدَّثَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَيَقُولُ: حَدَّثَنِيهِ أَهْدَبُ الشُّفْرَيْنِ، أَبْيَضُ الْكَشْحَيْنِ، إِذَا أَقْبَلَ أَقْبَلَ جَمِيعًا وَإِذَا أَدْبَرَ، أَدْبَرَ جَمِيعًا لَمْ تَرَ عَيْنٌ مِثْلَهُ وَلَنْ تَرَاهُ.

ترجمہ: حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بسا اوقات حضور ﷺ کے بارے میں بات کرتے تو یوں کہتے: مجھے یہ بات لمبی پلکوں اور سفید پہلو والے نے بتائی ہے وہ جب متوجہ ہوتے ہیں تو مکمل طور پر ہوتے ہیں اور جب پہلو تہی کرتے تو وہ بھی مکمل طور پر ہوتی اس جیسا کسی آنکھ نے نہیں دیکھا اور نہ ہی دیکھ سکے گی۔

عَبَّاسٍ: وَشَاوِرْهُمْ فِي بَعْضِ الْأَمْرِ.

ترجمہ: حضرت عمرو بن دینار رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے اپنی قرأت میں فرمایا: بعض کاموں میں لوگوں سے مشورہ کیا کرو۔

۲۵۹۔ حَدَّثَنَا آدَمُ بْنُ أَبِي إِيَاسٍ قَالَ: حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ، عَنِ السَّرِيِّ، عَنِ الْحَسَنِ قَالَ: وَاللّٰهِ مَا اسْتَشَارَ قَوْمٌ قَطُّ إِلَّا هُدُوا لِأَفْضَلِ مَا بِحَضْرَتِهِمْ، ثُمَّ تَلَا وَأَمْرُهُمْ شُورٰى بَيْنَهُمْ.[1]

ترجمہ: حضرت حسن رضی اللہ عنہ نے کہا: بخدا کوئی قوم یا جماعت ایسی نہیں گزری کہ جس نے باہمی مشورہ تو کیا ہو اور پھر وہ راہ راست پر نہ پہنچے ہوں، پھر آپ نے یہ آیت تلاوت کی:

وَأَمْرُهُمْ شُورٰى بَيْنَهُمْ.

''اور ان کا کام یہ ہوتا ہے کہ باہم مشورہ کرتے ہیں۔''

۱۳۰۔ بَابٌ إِثْمُ مَنْ أَشَارَ عَلٰى أَخِيهِ بِغَيْرِ رُشْدٍ (غلط مشورہ دینے والے کا گناہ)

۲۶۰۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ يَزِيدَ قَالَ: حَدَّثَنِي سَعِيدُ بْنُ أَبِي أَيُّوبَ قَالَ: حَدَّثَنَا بَكْرُ بْنُ عَمْرٍو، عَنْ أَبِي عُثْمَانَ مُسْلِمِ بْنِ يَسَارٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَنْ تَقَوَّلَ عَلَيَّ مَا لَمْ أَقُلْ فَلْيَتَبَوَّأْ مَقْعَدَهُ مِنَ النَّارِ. وَمَنِ اسْتَشَارَهُ أَخُوهُ الْمُسْلِمُ فَأَشَارَ عَلَيْهِ بِغَيْرِ رُشْدٍ فَقَدْ خَانَهُ وَمَنْ أَفْتٰى فُتْيَا بِغَيْرِ ثَبْتٍ فَإِثْمُهُ عَلٰى مَنْ أَفْتَاهُ.

ترجمہ: حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نبی کریم ﷺ سے روایت کرتے ہیں، آپ نے فرمایا: ''جو شخص بلا ثبوت کوئی بات میری طرف منسوب کرتا ہے تو وہ اپنا ٹھکانہ جہنم میں سمجھ لے اور جس سے کوئی بھائی مشورہ لے اور وہ اسے غلط مشورہ دے تو گویا اس نے خیانت سے کام لیا اور جو کوئی دلائل کے بغیر فتویٰ دے گا تو گناہ اس طرح پر ہوگا جس نے فتویٰ دیا۔''

۱۳۱۔ بَابُ التَّحَابِّ بَيْنَ النَّاسِ (باہمی محبت سے رہنا)

۲۶۱۔ حَدَّثَنَا إِسْمٰعِيلُ بْنُ أَبِي أُوَيْسٍ قَالَ: حَدَّثَنِي أَخِي، عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ بِلَالٍ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ أَبِي أُسَيْدٍ، عَنْ جَدِّهِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ لَا تَدْخُلُوا

[1] سورۃ الشوریٰ: آیت ۳۸

الْجَنَّةَ حَتّٰى تُسْلِمُوا وَلَا تُسْلِمُونَ حَتّٰى تَحَابُّوا وَأَفْشُوا السَّلَامَ تَحَابُّوا وَإِيَّاكُمْ وَالْبِغْضَةَ فَإِنَّهَا هِيَ الْحَ
لَا أَقُولُ لَكُمْ تَحْلِقُ الشَّعْرَ، وَلٰكِنْ تَحْلِقُ الدِّينَ.

ترجمہ: حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نبی کریم ﷺ سے روایت کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا: "قسم اس ذا
جس کے قبضہ میں میری جان ہے جب تک تم سلامت نہیں ہو گے جنت میں نہیں جا سکو گے اور سلامتی کے
ضرورت ہے کہ باہمی محبت رکھو، سلام کرو تو تم رشتہ محبت میں منسلک ہو جاؤ گے، یاد رکھو دشمنی سے گریز کرو کیو
مونڈ دیتی ہے اور میرا مقصد یہ نہیں کہ بالوں کو مونڈتی ہے بلکہ میرے کہنے کا مقصد یہ ہے کہ یہ دین کو مونڈ
ہے اور صاف کر دیتی ہے۔"

٢٦٢۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عُبَيْدٍ قَالَ: حَدَّثَنَا أَنَسُ بْنُ عِيَاضٍ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ابْنِ أَبِي أُسَيْدٍ...... مِثْلَهُ.

ترجمہ: حضرت ابراہیم بن ابو اسید رضی اللہ عنہ سے بھی اسی طرح کی حدیث مروی ہے۔

١٣٢۔ بَابُ الْأُلْفَةِ (باہمی الفت)

٢٦٣۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ عَاصِمٍ قَالَ: حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ عُفَيْرٍ قَالَ: حَدَّثَنِي ابْنُ وَهْبٍ، عَنْ حَيْوَةَ بْنِ شُ
عَنْ دَرَّاجٍ عَنْ عِيسَى بْنِ هِلَالٍ الصَّدَفِيِّ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ
وَسَلَّمَ قَالَ: إِنَّ رُوحَيِ الْمُؤْمِنِينَ لَيَلْتَقِيَانِ فِي مَسِيرَةِ يَوْمٍ، وَمَا رَأَى أَحَدُهُمَا صَاحِبَهُ.

ترجمہ: حضرت عبداللہ بن عمرو بن عاص رضی اللہ عنہ نبی کریم ﷺ سے روایت کرتے ہیں آپ نے فرمایا
مومنوں کی روحیں ایک دن کے سفر کے باوجود باہم ملتی رہتی ہیں حالانکہ دونوں نے ایک دوسرے کو دیکھا نہیں ہوتا

٢٦٤۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدٍ قَالَ: حَدَّثَنَا أَنَسٌ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ مَيْسَرَةَ، عَنْ طَاوُسٍ، عَنِ
عَبَّاسٍ قَالَ: النِّعَمُ تُكْفَرُ وَالرَّحِمُ تُقْطَعُ وَلَمْ نَرَ مِثْلَ تَقَارُبِ الْقُلُوبِ.

ترجمہ: حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کہتے ہیں کہ نعمتوں کی ناشکری ہوتی رہے گی، رحم کا تعلق ختم ہوتا ر
لیکن ہم نے دو دلوں میں محبت و قرب سے بڑھ کر کوئی شے نہیں دیکھی۔

٢٦٥۔ حَدَّثَنَا فَرْوَةُ بْنُ أَبِي الْمَغْرَاءِ قَالَ: حَدَّثَنَا الْقَاسِمُ بْنُ مَالِكٍ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَوْنٍ، عَنْ عُ
بْنِ إِسْحٰقَ قَالَ: كُنَّا نَتَحَدَّثُ أَنَّ أَوَّلَ مَا يُرْفَعُ مِنَ النَّاسِ الْأُلْفَةُ.

ترجمہ: حضرت عمیر بن اسحاق رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ ہم مل بیٹھتے تو کہتے کہ سب سے پہلے لوگوں کے دلوں سے الفت ومحبت اٹھالی جائے گی۔

۱۳۳ا۔ بَابُ الْمِزَاحِ (باہمی مزاح، ہنسی کھیل)

۲۶۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ قَالَ: حَدَّثَنَا إِسْمٰعِيلُ قَالَ: حَدَّثَنَا أَيُّوبُ، عَنْ أَبِي قِلَابَةَ، عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ: أَتَى النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلٰى بَعْضِ نِسَائِهِ وَمَعَهُنَّ أُمُّ سُلَيْمٍ فَقَالَ: يَا أَنْجَشَةُ! رُوَيْدًا سَوْقَكَ بِالْقَوَارِيرِ. قَالَ أَبُو قِلَابَةَ: فَتَكَلَّمَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِكَلِمَةٍ لَوْ تَكَلَّمَ بِهَا بَعْضُكُمْ لَعِبْتُمُوهَا عَلَيْهِ قَوْلَهُ: سَوْقَكَ بِالْقَوَارِيرِ.

ترجمہ: حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ اپنی کچھ بیویوں کے پاس تشریف لے گئے ام سلیم رضی اللہ عنہا بھی وہیں بیٹھی تھیں، آپ نے فرمایا: ”اے انجشہ ذرا ٹھہرو! شیشوں کے چلانے میں احتیاط کیا کرو۔“ حضرت ابوقلابہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ حضور ﷺ نے ایسے کلمات فرمائے کہ ”اگر تم لوگ بولو تو اچھا نہ سمجھو گے۔ یعنی عورتوں کے دلوں کو شیشوں سے تشبیہ دینا۔“

۲۷۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ صَالِحٍ قَالَ: حَدَّثَنِي اللَّيْثُ قَالَ: حَدَّثَنِي ابْنُ عَجْلَانَ، عَنْ أَبِيهِ، أَوْ سَعِيدٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالُوا: يَا رَسُولَ اللّٰهِ، إِنَّكَ تُدَاعِبُنَا قَالَ: إِنِّي لَا أَقُولُ إِلَّا حَقًّا.

ترجمہ: حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک مرتبہ صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین نے آپ سے عرض کی کہ آپ ہم سے مزاح فرماتے ہیں تو آپ نے فرمایا: ”میں تو حق کہا کرتا ہوں۔“ (یعنی مبنی بر حقیقت کہتا ہوں)

۲۸۔ حَدَّثَنَا صَدَقَةُ قَالَ: أَخْبَرَنَا مُعْتَمِرٌ، عَنْ حَبِيبٍ أَبِي مُحَمَّدٍ، عَنْ بَكْرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ: كَانَ أَصْحَابُ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَتَبَادَحُونَ بِالْبِطِّيخِ فَإِذَا كَانَتِ الْحَقَائِقُ كَانُوا هُمُ الرِّجَالَ.

ترجمہ: حضرت بکر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ کے صحابہ کرام ایک دوسرے کی طرف تربوز پھینک کر ہنسی کھیل کرتے اور جب کبھی مبنی بر حقیقت بات ہوتی تو اس پر مردوں کی طرح جم جاتے۔

حَدَّثَنَا بِشْرُ بْنُ مُحَمَّدٍ قَالَ: أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ قَالَ: أَخْبَرَنَا عُمَرُ بْنُ سَعِيدِ بْنِ أَبِي حُسَيْنٍ، عَنِ

ترجمہ: حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نبی کریم ﷺ سے روایت کرتے ہیں' آپ نے فرمایا: ''ساز و سامان کی کثرت کی بناء پر کوئی غنی شمار نہیں ہوتا' امیری دل کی ہوتی ہے۔''

۲۸۰۔ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ قَالَ: حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ وَسُلَيْمَانُ بْنُ الْمُغِيْرَةِ ، عَنْ ثَابِتٍ ، عَنْ أَنَسٍ قَالَ: خَدَمْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَشْرَ سِنِيْنَ فَمَا قَالَ لِيْ أُفٍّ قَطُّ ، وَمَا قَالَ لِيْ لِشَيْءٍ لَمْ أَفْعَلْهُ: أَلَا كُنْتَ فَعَلْتَهُ؟ وَلَا لِشَيْءٍ فَعَلْتُهُ: لِمَ فَعَلْتَهُ؟

ترجمہ: حضرت انس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میں نے دس سال تک نبی کریم ﷺ کی خدمت کی ہے لیکن آپ نے اس دوران مجھے اُف تک نہیں فرمایا یونہی اگر میں کوئی کام نہیں کر سکا تو آپ نے یہ نہیں فرمایا کہ تو نے کیوں نہیں کیا؟ اور اگر میں کوئی ایسا کام کر بیٹھتا جو نہیں کرنا چاہئے تھا تو آپ نے مجھے یہ نہیں کہتے تھے کہ کیوں کیا ہے؟

۲۸۱۔ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي الْأَسْوَدِ قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْمَلِكِ بْنُ عَمْرٍو قَالَ: حَدَّثَنَا سَحَامَةُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الْأَصَمِّ قَالَ: سَمِعْتُ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ يَقُوْلُ: كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَحِيْمًا وَكَانَ لَا يَأْتِيْهِ أَحَدٌ إِلَّا وَعَدَهُ وَأَنْجَزَ لَهُ إِنْ كَانَ عِنْدَهُ وَأُقِيْمَتِ الصَّلَاةُ ، وَجَاءَهُ أَعْرَابِيٌّ فَأَخَذَ بِثَوْبِهِ فَقَالَ: إِنَّمَا بَقِيَ مِنْ حَاجَتِيْ يَسِيْرَةٌ وَأَخَافُ أَنْسَاهَا فَقَامَ مَعَهُ حَتَّى فَرَغَ مِنْ حَاجَتِهِ ثُمَّ أَقْبَلَ فَصَلَّى.

ترجمہ: حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نہایت رحمدل تھے' کوئی بھی غرض مند آپ کے پاس حاضر ہوتا تو آپ اس سے وعدہ کر کے پورا فرماتے بشرطیکہ آپ کے پاس وہ چیز ہوتی' ایک دن نماز کا اہتمام ہوا' ایک اعرابی نے حاضر ہو کر آپ کا دامن پکڑ لیا اور عرض کی میری تھوڑی سی ضرورت باقی ہے اور مجھے خوف ہے کہ اسے بھول جاؤں گا (لہٰذا ابھی دے دیں)' آپ اس کے ساتھ تشریف لے گئے اور اس کی ضرورت پوری فرما دی پھر واپس آ کر نماز ادا فرمائی۔

۲۸۲۔ حَدَّثَنَا قَبِيْصَةُ قَالَ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنِ ابْنِ الْمُنْكَدِرِ ، عَنْ جَابِرٍ قَالَ: مَا سُئِلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ شَيْئًا فَقَالَ: لَا.

ترجمہ: حضرت جابر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ جب بھی کوئی آپ کی خدمت میں کچھ مانگنے حاضر ہوتا تو آپ ﷺ ''نہیں ہے'' نہ فرماتے۔

۲۸۳۔ حَدَّثَنَا فَرْوَةُ بْنُ أَبِي الْمَغْرَاءِ قَالَ: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُسْهِرٍ ، عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ قَالَ: أَخْبَرَنِيْ

الْقَاسِمُ بْنُ مُحَمَّدٍ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الزُّبَيْرِ قَالَ: مَا رَأَيْتُ امْرَأَتَيْنِ أَجْوَدَ مِنْ عَائِشَةَ وَأَسْمَاءَ، وَجُودُهُمَا مُخْتَلِفٌ أَمَّا عَائِشَةُ فَكَانَتْ تَجْمَعُ الشَّيْءَ إِلَى الشَّيْءِ حَتّٰى إِذَا كَانَ اجْتَمَعَ عِنْدَهَا قَسَمَتْ، وَأَمَّا أَسْمَاءُ فَكَانَتْ لَا تُمْسِكُ شَيْئًا لِغَدٍ.

ترجمہ: حضرت عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میں نے دو خواتین سے زیادہ سخی کسی کو نہیں دیکھا' ایک حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا اور دوسری حضرت اسماء رضی اللہ عنہا البتہ دونوں کی سخاوت میں فرق تھا' سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا تو تھوڑا تھوڑا کر کے جمع کرتی رہتیں' جب کچھ جمع ہو جاتا تو تقسیم کر دیتیں مگر سیدہ اسماء رضی اللہ عنہا تو گھر میں اگلے دن کے لئے بھی کچھ بچا کر نہیں رکھتی تھیں۔ (یہ دونوں ہی حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کی صاحبزادیاں تھیں)

۱۳۸۔ بَابُ الشُّحِّ (کنجوسی)

۲۸۴۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُو عَوَانَةَ، عَنْ سُهَيْلِ بْنِ أَبِي صَالِحٍ، عَنْ صَفْوَانَ بْنِ أَبِي يَزِيدَ، عَنِ الْقَعْقَاعِ بْنِ اللَّجَاجِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: لَا يَجْتَمِعُ غُبَارٌ فِي سَبِيلِ اللّٰهِ وَدُخَانُ جَهَنَّمَ فِي جَوْفِ عَبْدٍ أَبَدًا وَلَا يَجْتَمِعُ الشُّحُّ وَالْإِيمَانُ فِي قَلْبِ عَبْدٍ أَبَدًا.

ترجمہ: حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ" اللہ کی خاطر جہاد میں اڑنے والا غبار اور جہنم کا دھواں ایک بندے کے پیٹ میں جمع نہیں ہو سکتے یونہی کنجوسی اور ایمان بھی ایک پیٹ میں کبھی جمع نہیں ہوں گے۔"

۲۸۵۔ حَدَّثَنَا مُسْلِمٌ قَالَ: حَدَّثَنَا صَدَقَةُ بْنُ مُوسٰى، هُوَ أَبُو الْمُغِيرَةِ السُّلَمِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا مَالِكُ بْنُ دِينَارٍ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ غَالِبٍ الْحُدَّانِيِّ، عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: خَصْلَتَانِ لَا يَجْتَمِعَانِ فِي مُؤْمِنٍ؟ الْبُخْلُ وَسُوءُ الْخُلُقِ.

ترجمہ: حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ' نبی کریم ﷺ سے روایت کرتے ہیں' آپ نے فرمایا: "ایک مومن میں دو عادتیں جمع نہ ہوں گی' بخل و کنجوسی اور بداخلاقی۔"

۲۸۶۔ حَدَّثَنَا أَبُو نُعَيْمٍ قَالَ: حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ، عَنْ مَالِكِ بْنِ الْحَارِثِ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ رَبِيعَةَ قَالَ: كُنَّا جُلُوسًا عِنْدَ عَبْدِ اللّٰهِ فَذَكَرُوا رَجُلًا فَذَكَرُوا مِنْ خُلُقِهِ فَقَالَ عَبْدُ اللّٰهِ: أَرَأَيْتُمْ لَوْ قَطَعْتُمْ رَأْسَهُ

قَالَ: مَا رَأَيْتُ أَحَدًا أَجَلَّ إِذَا جَلَسَ مَعَ الْقَوْمِ، وَلَا أَفْكَهُ فِي بَيْتِهِ مِنْ زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ.

ترجمہ: حضرت ثابت بن عبید رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میں نے حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ جیسا شخص آج تک نہیں دیکھا کہ جب وہ مجمع میں ہوتے ہیں' عظیم دکھائی دیتے ہیں اور گھر میں ہوتے ہیں تو خوش طبع دکھائی دیتے ہیں۔

۲۹۰۔ حَدَّثَنَا صَدَقَةُ قَالَ: أَخْبَرَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْحٰقَ، عَنْ دَاوُدَ بْنِ حُصَيْنٍ، عَنْ عِكْرِمَةَ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ. سُئِلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَيُّ الْأَدْيَانِ أَحَبُّ إِلَى اللّٰهِ عَزَّوَجَلَّ؟ قَالَ: الْحَنِيفِيَّةُ السَّمْحَةُ.

ترجمہ: حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کہتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ سے دریافت کیا گیا کہ سب دینوں میں پسندیدہ دین کون سا ہے؟ تو آپ نے فرمایا: ''خالص اعتدال والا اور کج بینی سے بچا ہوا اور یہی بہتر مجموعہ اخلاق ہے۔''

۲۹۱۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ صَالِحٍ قَالَ: حَدَّثَنِي مُوسٰى بْنُ عَلِيٍّ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ: أَرْبَعُ خِلَالٍ إِذَا أُعْطِيتَهُنَّ فَلَا يَضُرُّكَ مَا عُزِلَ عَنْكَ مِنَ الدُّنْيَا حُسْنُ خَلِيقَةٍ، وَعَفَافُ طُعْمَةٍ، وَصِدْقُ حَدِيثٍ، وَحِفْظُ أَمَانَةٍ.

ترجمہ: حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ چار ایسی خصلتیں ہیں کہ جن کے ہوتے دنیا کی کوئی بھی چیز چھن جانے کا ضرر نہیں ہوتا' خلق اچھا ہو' کھانا پاکیزہ ہو' بات میں سچائی ہو اور امانت کی حفاظت کرے۔

۲۹۲۔ حَدَّثَنَا أَبُو نُعَيْمٍ قَالَ: حَدَّثَنَا دَاوُدُ بْنُ يَزِيدَ قَالَ: سَمِعْتُ أَبِي يَقُولُ: سَمِعْتُ أَبَا هُرَيْرَةَ يَقُولُ: قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: تَدْرُونَ مَا أَكْثَرُ مَا يُدْخِلُ النَّارَ؟ قَالُوا: اللّٰهُ وَرَسُولُهُ أَعْلَمُ؟ قَالَ: الْأَجْوَفَانِ: الْفَرْجُ وَالْفَمُ وَمَا أَكْثَرُ مَا يُدْخِلُ الْجَنَّةَ؟ تَقْوَى اللّٰهِ وَحُسْنُ الْخُلُقِ.

ترجمہ: حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں' نبی کریم ﷺ نے صحابہ کرام سے ارشاد فرمایا: ''جانتے ہو کہ جہنم میں کثرت سے لوگ کیوں جائیں گے؟'' صحابہ کرام نے عرض کی' اللہ اور اس کا رسول ﷺ ہی بہتر جانتے ہیں۔ آپ نے فرمایا: ''دو کھوکھلے مقام ہیں' ایک خرچ اور دوسرا منہ۔'' پھر فرمایا: ''یہ جانتے ہو کہ جنت میں کثرت سے لوگ کس سبب کی بناء پر جائیں گے؟ یہ اللہ سے خوف اور حسن خلق ہیں۔''

اتنی نقصان دہ نہ تھیں۔ آپ نے فرمایا: ''اے اللہ کے بندو! اللہ تعالیٰ نے قصور اٹھا دیا ہے ہاں ایسی کوتاہی جو ظلم کی حد تک جا پہنچے تو یہ قصور ہوگا اور باعث تباہی ہوگا۔'' انہوں نے عرض کی یا رسول اللہ! کیا ہم علاج کیا کریں؟ فرمایا: ''ہاں اے اللہ کے بندو! علاج کرو کیونکہ اللہ تعالیٰ نے ہر بیماری کے لئے شفاء رکھی ہے صرف ایک مرض ایسی ہے جو لاعلاج ہے۔'' انہوں نے عرض کی وہ کون سی ہے یا رسول اللہ؟ آپ نے فرمایا: ''بڑھاپا'' انہوں نے عرض کی کہ انسان کو دی جانے والی سب سے بڑھ کر بھلائی کون سی ہے؟ آپ نے فرمایا: ''حسن خلق۔''

۲۹۵۔ حَدَّثَنَا مُوسٰی بْنُ إِسْمٰعِيلَ قَالَ: حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ سَعْدٍ قَالَ: أَخْبَرَنَا ابْنُ شِهَابٍ، عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُتْبَةَ، أَنَّ ابْنَ عَبَّاسٍ قَالَ: كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَجْوَدَ النَّاسِ بِالْخَيْرِ وَكَانَ أَجْوَدَ مَا يَكُوْنُ فِي رَمَضَانَ حِيْنَ يَلْقَاهُ جِبْرِيْلُ عَلَيْهِ السَّلَامُ وَكَانَ جِبْرِيْلُ يَلْقَاهُ فِي كُلِّ لَيْلَةٍ مِّنْ رَمَضَانَ يَعْرِضُ عَلَيْهِ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْقُرْآنَ فَإِذَا لَقِيَهُ جِبْرِيْلُ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَجْوَدَ بِالْخَيْرِ مِنَ الرِّيْحِ الْمُرْسَلَةِ.

ترجمہ: حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نے کہا کہ رسول اللہ ﷺ سب سے بڑھ کر سخاوت فرماتے اور یہ سلسلہ خاص طور پر رمضان میں بڑھ جاتا تھا' جبریل علیہ السلام بھی حاضر ہوتے تھے' اس ماہ میں جبریل علیہ السلام روزانہ رات کو حاضری دیتے تھے اور آپ انہیں تلاوتِ قرآن سناتے تھے اور پھر جب جبریل علیہ السلام اتر آتے تو آپ کا جود و عطا دیدنی ہوتا' یوں لگتا جیسے بارش لانے والی تیز ہوا چل رہی ہو۔

۲۹۶۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَلَامٍ قَالَ: أَخْبَرَنَا أَبُوْ مُعَاوِيَةَ، عَنِ الْأَعْمَشِ، عَنْ شَقِيْقٍ، عَنْ أَبِيْ مَسْعُوْدٍ الْأَنْصَارِيِّ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: حُوْسِبَ رَجُلٌ مِّمَّنْ كَانَ قَبْلَكُمْ فَلَمْ يُوْجَدْ لَهٗ مِنَ الْخَيْرِ إِلَّا أَنَّهٗ كَانَ رَجُلًا يُّخَالِطُ النَّاسَ وَكَانَ مُوْسِرًا فَكَانَ يَأْمُرُ غِلْمَانَهٗ أَنْ يَّتَجَاوَزُوْا عَنِ الْمُعْسِرِ قَالَ اللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ: فَنَحْنُ أَحَقُّ بِذٰلِكَ مِنْهُ فَتَجَاوَزُوْا عَنْهُ.

ترجمہ: حضرت ابوسعید انصاری رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''تم سے پہلے ایک شخص کا حساب و کتاب ہوا تو نیکی اس کے پلے نہ تھی' ہاں ایک بات ضرور تھی کہ وہ لوگوں میں گھل مل کر رہتا' مال وافر تھا اس نے اپنے کارندوں سے کہہ رکھا تھا کہ تنگدستوں سے درگزر کیا کرو' اس کی اس خصلت پر اللہ تعالیٰ نے فرمایا: ہم اس سے بھی زیادہ درگزر کرتے ہیں' پھر فرمایا: فرشتو! اسے چھوڑ دو۔''

آپ کی سخاوت اور بخل سے دوری بتاتی ہے)

۳۰۰۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَلَامٍ قَالَ: حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ، عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ عُمَيْرٍ قَالَ: حَدَّثَنَا وَرَّادٌ كَاتِبُ الْمُغِيرَةِ قَالَ: كَتَبَ مُعَاوِيَةُ إِلَى الْمُغِيرَةِ بْنِ شُعْبَةَ أَنْ أُكْتُبْ إِلَيَّ بِشَيْءٍ سَمِعْتَهُ مِنْ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَكَتَبَ إِلَيْهِ الْمُغِيرَةُ إِنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَنْهٰى عَنْ قِيلَ وَقَالَ وَإِضَاعَةِ الْمَالِ وَكَثْرَةِ السُّؤَالِ وَعَنْ مَنْعٍ وَّهَاتِ وَعُقُوقِ الْأُمَّهَاتِ وَعَنْ وَأْدِ الْبَنَاتِ.

ترجمہ: حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کے کاتب وراد رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ نے حضرت مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ کو لکھا کہ حضور ﷺ سے سنی ہوئی کوئی چیز مجھے لکھ بھیجو چنانچہ حضرت مغیرہ رضی اللہ عنہ نے لکھ بھیجا کہ حضور ﷺ بے فائدہ گفتگو کو پسند نہ فرماتے تھے اس سے روکتے تھے مال ضائع کرنے اور کثرت سوال سے منع فرماتے، گومگو کی پالیسی اختیار کرنے سے منع کرتے، ماؤں کی نافرمانی سے روکتے اور بچیوں کو زندہ درگور کرنے سے منع فرماتے۔

۳۰۱۔ حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عَبْدِ الْمَلِكِ قَالَ: سَمِعْتُ ابْنَ عُيَيْنَةَ قَالَ: سَمِعْتُ ابْنَ الْمُنْكَدِرِ، سَمِعْتُ جَابِرًا: مَا سُئِلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ شَيْءٍ قَطُّ، فَقَالَ "لَا".

ترجمہ: حضرت جابر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ حضور ﷺ سے کسی چیز کے بارے میں بھی سوال کیا جاتا تو آپ "نہ" نہ فرماتے۔

۱۴۰۔ بَابُ الْمَالُ الصَّالِحُ لِلْمَرْءِ الصَّالِحِ (حلال مال نصیب صالح)

۳۰۲۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ يَزِيدَ قَالَ: حَدَّثَنَا مُوسٰى بْنُ عَلِيٍّ قَالَ: سَمِعْتُ أَبِي يَقُولُ: سَمِعْتُ عَمْرَو بْنَ الْعَاصِ قَالَ: بَعَثَ إِلَيَّ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَمَرَنِي أَنْ آخُذَ عَلَيَّ ثِيَابِي وَسِلَاحِي ثُمَّ آتِيهِ فَفَعَلْتُ فَأَتَيْتُهُ وَهُوَ يَتَوَضَّأُ فَصَعَّدَ إِلَيَّ الْبَصَرَ ثُمَّ طَأْطَأَ ثُمَّ قَالَ: يَا عَمْرُو! إِنِّي أُرِيدُ أَنْ أَبْعَثَكَ عَلٰى جَيْشٍ فَيُغْنِمَكَ اللّٰهُ، وَأَرْغَبُ لَكَ رَغْبَةً مِّنَ الْمَالِ صَالِحَةً. قُلْتُ: إِنِّي لَمْ أُسْلِمْ رَغْبَةً فِي الْمَالِ إِنَّمَا أَسْلَمْتُ رَغْبَةً فِي الْإِسْلَامِ فَأَكُونُ مَعَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ: يَا عَمْرُو! نِعْمَ الْمَالُ الصَّالِحُ لِلْمَرْءِ الصَّالِحِ

ترجمہ: حضرت عمرو بن عاص رضی اللہ عنہ کہتے ہیں نبی کریم ﷺ نے پیغام بھیجا کہ میں کپڑے اور ہتھیار پہن کر مکمل تیاری کر کے آپ کی خدمت میں حاضری دوں۔ چنانچہ میں حاضر ہوا تو دیکھا آپ وضو فرما رہے تھے

صدقہ ہے کہ تو اپنے بھائی کو خندہ پیشانی سے ملے اور اپنے ڈول سے اپنے بھائی کے برتن میں پانی دے۔''

۱۴۳۔ بَابُ مَا يَجِبُ مِنْ عَوْنِ الْمَلْهُوفِ (مجبور کی مدد کرنا واجب ہے)

۳۰۸۔ حَدَّثَنَا الْأُوَيْسِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ أَبِي الزِّنَادِ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ عُرْوَةَ، عَنْ أَبِي مُرَاوِحٍ، عَنْ أَبِي ذَرٍّ، سُئِلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَيُّ الْأَعْمَالِ خَيْرٌ؟ قَالَ: إِيمَانٌ بِاللّٰهِ وَجِهَادٌ فِي سَبِيلِهِ. قَالَ: فَأَيُّ الرِّقَابِ أَفْضَلُ؟ قَالَ: أَغْلَاهَا ثَمَنًا وَأَنْفَسُهَا عِنْدَ أَهْلِهَا. قَالَ: أَفَرَأَيْتَ إِنْ لَّمْ أَسْتَطِعْ بَعْضَ الْعَمَلِ؟ قَالَ: تُعِينُ ضَائِعًا أَوْ تَصْنَعُ لِأَخْرَقَ. قَالَ: أَفَرَأَيْتَ إِنْ ضَعُفْتُ؟ قَالَ: تَدَعُ النَّاسَ مِنَ الشَّرِّ فَإِنَّمَا صَدَقَةٌ تَصَدَّقُهَا عَلَى نَفْسِكَ.

ترجمہ: حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: نبی کریم ﷺ سے سوال کیا گیا کہ کون سا عمل سب سے بہتر ہے؟ آپ نے فرمایا: ''اللہ پر ایمان رکھنا اور اس کے راستے میں جہاد کرنا۔'' پھر پوچھا کون سا غلام افضل ہوتا ہے؟ آپ نے فرمایا: ''جو بھاری قیمت والا اور اپنے مالک کے ہاں نفیس ہو۔'' حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ نے عرض کی کہ اگر بعض عمل میں انجام نہ دے سکوں تو؟ آپ نے فرمایا: ''کام کرنے والے کی مدد کرو یا کسی بے وقوف کا کام کر دو۔'' عرض کی اگر مجھ میں یہ کرنے کی بھی ہمت نہ ہو تو کیا کروں؟ آپ نے فرمایا: ''لوگوں کو برائی سے بچاؤ اور انہیں کوئی تکلیف نہ دو کیونکہ یہ تیرا اپنی ذات پر صدقہ شمار ہوگا۔''

۳۰۹۔ حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ عُمَرَ قَالَ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ قَالَ: أَخْبَرَنِي سَعِيدُ بْنُ أَبِي بُرْدَةَ، سَمِعْتُ أَبِي يُحَدِّثُ، عَنْ جَدِّي، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: عَلَى كُلِّ مُسْلِمٍ صَدَقَةٌ. قَالَ: أَفَرَأَيْتَ إِنْ لَّمْ يَجِدْ؟ قَالَ: فَلْيَعْمَلْ، فَلْيَنْفَعْ نَفْسَهُ، وَلْيَتَصَدَّقْ. قَالَ: أَفَرَأَيْتَ إِنْ لَّمْ يَسْتَطِعْ أَوْ لَمْ يَفْعَلْ؟ قَالَ: لِيُعِنِ الْحَاجَةَ الْمَلْهُوفَ. قَالَ: أَفَرَأَيْتَ إِنْ لَّمْ يَسْتَطِعْ أَوْ لَمْ يَفْعَلْ؟ قَالَ: فَلْيَأْمُرْ بِالْمَعْرُوفِ. قَالَ: أَفَرَأَيْتَ إِنْ لَّمْ يَسْتَطِعْ أَوْ لَمْ يَفْعَلْ؟ قَالَ: يُمْسِكُ عَنِ الشَّرِّ فَإِنَّهَا لَهُ صَدَقَةٌ.

ترجمہ: حضرت ابو بردہ رضی اللہ عنہ اپنے والد سے روایت کرتے ہیں اور وہ رسول اللہ ﷺ سے۔ آپ نے فرمایا: ''ہر مسلمان پر لازم ہے کہ صدقہ کرے۔'' عرض کیا کہ اگر نہ ہو سکے؟ فرمایا: ''کام کرے اور اپنی ذات کا فائدہ کرے یہ صدقہ ہی ہوگا۔'' عرض کی کہ اگر یہ بھی ممکن نہ ہو یا نہ کر سکے تو پھر کیا کرے؟ آپ نے فرمایا ''تو کسی مجبور کی مدد کرے۔'' عرض کی گئی کہ اگر یہ بھی نہ کر سکوں؟ فرمایا: ''پھر نیک کام کرنے کی ہدایت کرتا

رہے۔" عرض کی کہ اگر یہ بھی نہ کر سکے یا نہ کرے تو؟ آپ نے فرمایا: "تو پھر خود بُرائی سے باز رہے یہ بھی
صدقہ ہے۔"

۱۴۴۔ بَابُ مَنْ دَعَا اللّٰهَ أَنْ يُحَسِّنَ خُلُقَهُ (اللہ تعالیٰ سے اپنے حسن خلق کی دعا)

۳۱۰۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَلَامٍ قَالَ: أَخْبَرَنَا مَرْوَانُ بْنُ مُعَاوِيَةَ الْفَزَارِي، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ زِيَادِ
أَنْعَمَ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ رَافِعٍ التَّنُوخِيِّ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو، أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ كَانَ يُكْثِرُ أَنْ يَدْعُوَ: اَللّٰهُمَّ إِنِّي أَسْئَلُكَ الصِّحَّةَ وَالْعِفَّةَ وَالْأَمَانَةَ وَحُسْنَ الْخُلُقِ، وَالرِّضَا بِالْقَدَرِ

ترجمہ: حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ بتاتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ اکثر یہ دعا فرماتے: "اے اللہ! میں تجھ
سے تندرستی، پاکدامنی، امانت داری، حسن خلق اور تقدیر پر ایمان کی دعا کرتا ہوں۔"

۳۱۱۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ السَّلَامِ قَالَ: حَدَّثَنَا جَعْفَرٌ، عَنْ أَبِي عِمْرَانَ، عَنْ يَزِيدَ بْنِ بَابَنُوسَ قَالَ: دَخَلْنَا عَائِشَةَ
فَقُلْنَا: يَا أُمَّ الْمُؤْمِنِينَ! مَا كَانَ خُلُقُ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ؟ قَالَتْ: كَانَ خُلُقُهُ الْقُرْآنَ تَقْرَءُ وْنَ
سُورَةَ الْمُؤْمِنِينَ؟ قَالَتْ اِقْرَأْ: قَدْ أَفْلَحَ الْمُؤْمِنُونَ. قَالَ يَزِيدُ فَقَرَأْتُ: قَدْ أَفْلَحَ الْمُؤْمِنُونَ إِلَى لِفُرُوجِهِمْ
حَافِظُونَ[1] قَالَتْ: كَانَ خُلُقَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ.

ترجمہ: حضرت یزید بن بابنوس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ ہم سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کی خدمت میں
حاضر ہوئے اور عرض کی، اے اُم المومنین! حضور ﷺ کا خلق کیسا تھا؟ آپ نے فرمایا: بس سمجھ لیجئے کہ قرآن آپ
کا خلق ہے پھر سورۂ المومنون پڑھتے ہوئے فرمایا: پڑھو قَدْ أَفْلَحَ الْمُؤْمِنُونَ. حضرت یزید رضی اللہ عنہ کہتے
ہیں ہم نے پڑھا قَدْ أَفْلَحَ الْمُؤْمِنُونَ اور لِفُرُوجِهِمْ حٰفِظُوْنَ تک پڑھا، اس پر انہوں نے فرمایا: یہ تھا رسول
اللہ ﷺ کا خلق۔

نوٹ: اس آیت میں مومنین کی ان صفات کا ذکر ہے کہ وہ نماز میں خشوع وخضوع کرتے ہیں، لغو باتوں سے
بچتے ہیں، عبادت کے ذریعے اپنا تزکیہ نفس کرتے ہیں اور بدکاری سے بچتے ہیں۔ (۱۲ چشتی)

۱۴۵۔ بَابُ لَيْسَ الْمُؤْمِنُ بِالطَّعَّانِ (طعنہ زنی کرنے والا مومن نہیں)

۳۱۲۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ شَيْبَةَ قَالَ: أَخْبَرَنِي ابْنُ أَبِي الْفُدَيْكِ، عَنْ كَثِيرِ ابْنِ زَيْدٍ، عَنْ سَالِمِ بْنِ

۱۔ سورہ المومنون: آیت ۱ تا ۵

عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ: مَا سَمِعْتُ عَبْدَ اللّٰهِ لَا عِنًا أَحَدًا قَطُّ، لَيْسَ إِنْسَانًا، وَكَانَ سَالِمٌ يَقُولُ: قَالَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عُمَرَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: لَا يَنْبَغِي لِمُؤْمِنٍ أَنْ يَكُوْنَ لَعَّانًا.

ترجمہ: حضرت سالم بن عبداللہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میں نے اپنے والد کو کبھی لعنت کرتے نہیں دیکھا' لعنت کرنے والا انسان نہیں ہوتا' سالم رضی اللہ عنہ یہ بھی کہتے تھے کہ عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کہتے ہیں: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''مومن کے لائق نہیں کہ کسی پر لعنت کرے۔''

۳۱۳۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَلَامٍ قَالَ: حَدَّثَنَا الْفَزَارِيُّ، عَنِ الْفُضَلِ بْنِ مُبَشِّرٍ الْأَنْصَارِيِّ، عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: إِنَّ اللّٰهَ لَا يُحِبُّ الْفَاحِشَ الْمُتَفَحِّشَ، وَلَا الصَّيَّاحَ فِي الْأَسْوَاقِ.

ترجمہ: حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: ''اللہ تعالیٰ فحش گوئی اور عادی بدکلام کو پسند نہیں فرماتا اور نہ ہی بازار میں چیخ چیخ کر بولنے والے کو اچھا جانتا ہے۔''

۳۱۴۔ وَعَنْ عَبْدِ الْوَهَّابِ، عَنْ أَيُّوبَ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ أَبِي مُلَيْكَةَ، عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا، أَنَّ يَهُوْدَ أَتَوُا النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالُوْا: السَّامُ عَلَيْكُمْ فَقَالَتْ عَائِشَةُ: وَعَلَيْكُمْ وَلَعَنَكُمُ اللّٰهُ وَغَضِبَ اللّٰهُ عَلَيْكُمْ قَالَ: مَهْلًا، يَا عَائِشَةُ عَلَيْكِ بِالرِّفْقِ، وَإِيَّاكِ وَالْعُنْفَ وَالْفُحْشَ. قَالَتْ أَوَلَمْ تَسْمَعْ مَا قَالُوْا؟ قَالَ: أَوَلَمْ تَسْمَعِي مَا قُلْتُ؟ رَدَدْتُ عَلَيْهِمْ فَيُسْتَجَابُ لِي فِيْهِمْ وَلَا يُسْتَجَابُ لَهُمْ فِيَّ

ترجمہ: حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بتاتی ہیں کہ ایک یہودی' نبی کریم ﷺ کی خدمت میں آیا اور آکر کہا: السام علیکم (تمہیں موت آئے)۔ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے سنتے ہی فرمایا: ''تمہیں موت آئے' اللہ تم پر لعنت کرے اور تم سے ناراض ہو۔'' آپ نے فرمایا: ''عائشہ! چھوڑو! نرمی سے کام لو سختی اور فحش گوئی سے بچو۔'' انہوں نے عرض کی! اس نے جو کچھ بکا ہے آپ نے نہیں سنا؟ آپ نے فرمایا: ''جو میں نے انہیں کہا ہے وہ تم نے نہیں سنا؟ میں نے انہیں ان کا جواب لوٹا دیا ہے' میری وجہ سے ان کا نقصان ہوگا' میرا کچھ نہیں بگڑے گا۔''

۳۱۵۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ يُوْنُسَ قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُوْبَكْرِ بْنُ عَيَّاشٍ، عَنِ الْحَسَنِ بْنِ عَمْرٍو، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ يَزِيْدَ، عَنْ أَبِيْهِ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: لَيْسَ الْمُؤْمِنُ بِالطَّعَّانِ، وَلَا اللَّعَّانِ، وَلَا الْفَاحِشِ، وَلَا الْبَذِيِّ.

۱۴۹۔ بَابُ لَعْنِ الْكَافِرِ (کافر پر لعنت کرنا)

۳۲۴۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدٍ قَالَ: حَدَّثَنَا مَرْوَانُ بْنُ مُعَاوِيَةَ، حَدَّثَنَا يَزِيْ
عَنْ أَبِيْ حَازِمٍ، عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ: قِيْلَ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! اُدْعُ اللّٰهَ عَلَى الْمُشْرِكِيْنَ قَالَ: إِنِّيْ لَمْ أُبْ
لَعَّانًا وَلٰكِنْ بُعِثْتُ رَحْمَةً.

ترجمہ: حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بتاتے ہیں کہ عرض کی گئی' یا رسول اللہ ﷺ! مشرکین پر دعائے تباہی کی
آپ نے فرمایا: ''میں لعنت کرنے والا بنا کر نہیں بھیجا گیا' مجھے تو رحمت بنا کر بھیجا گیا ہے۔''

۱۵۰۔ بَابُ النَّمَّامِ (چغل خوری کا حکم)

۳۲۵۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُوْ نُعَيْمٍ قَالَ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، عَنْ مَنْصُوْرٍ، عَنْ إِبْرَاهِيْمَ، عَنْ هَ
كُنَّا مَعَ حُذَيْفَةَ قِيْلَ لَهُ، إِنَّ رَجُلًا يَرْفَعُ الْحَدِيْثَ إِلٰى عُثْمَانَ، فَقَالَ حُذَيْفَةُ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ
وَسَلَّمَ يَقُوْلُ: لَا يَدْخُلُ الْجَنَّةَ قَتَّاتٌ.

ترجمہ: حضرت ابراہیم رضی اللہ عنہ' حضرت ہمام رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں۔ وہ کہتے ہیں کہ ہم حض
حذیفہ رضی اللہ عنہ کے ساتھ تھے کہ انہیں کہا گیا ایک آدمی حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے پاس جا کر لوگو
باتیں سناتا ہے تو انہوں نے کہا! میں نے نبی کریم ﷺ سے سنا' آپ فرماتے تھے: ''چغلی کرنے والا شخص
میں نہیں جا سکے گا۔''

۳۲۶۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ قَالَ: حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ قَالَ: حَدَّثَنَا بِشْرُ بْنُ الْمُفَضَّلِ قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰ
عُثْمَانَ بْنِ خُثَيْمٍ، عَنْ شَهْرِ حَوْشَبٍ، عَنْ أَسْمَاءَ بِنْتِ يَزِيْدَ قَالَتْ: قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
أُخْبِرُكُمْ بِخِيَارِكُمْ؟ قَالُوْا: بَلٰى. قَالَ: الَّذِيْنَ إِذَا رُءُوْا ذُكِرَ اللّٰهُ أَفَلَا أُخْبِرُكُمْ بِشِرَارِكُمْ. قَالُوْا:
قَالَ: الْمَشَّاءُوْنَ بِالنَّمِيْمَةِ الْمُفْسِدُوْنَ بَيْنَ الْأَحِبَّةِ، الْبَاغُوْنَ الْبُرَآءَ الْعَنَتَ.

ترجمہ: حضرت اسماء بنت یزید رضی اللہ عنہا کہتی ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: ''میں تمہیں ایسے لوگوں
بارے میں نہ بتاؤں جو بہترین ہوتے ہیں اور اللہ کو پیارے لگتے ہیں؟'' صحابہ نے عرض کی' ضرور بتائیں'
''ان کی نشانی یہ ہوتی ہے کہ انہیں دیکھتے ہی زبان پر ذکر الٰہی جاری ہو جاتا ہے۔'' آپ نے پھر فرمایا: ''بد

کے بارے میں بھی بتا دوں؟'' صحابہ نے پوچھا وہ کیسے ہوتے ہیں؟ ذرا ان کی علامت بھی بتا دیجئے؟ فرمایا: ''وہ چغلی کرنے والے' دوستوں میں نفرت ڈالنے والے اور لوگوں کے بدخواہ ہوتے ہیں۔''

۱۵۱۔ بَابُ مَنْ سَمِعَ بِفَاحِشَةٍ فَأَفْشَاهَا (لوگوں میں بیہودہ باتیں پھیلانا)

۳۲۷۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰی قَالَ: حَدَّثَنَا وَهْبُ بْنُ جَرِيرٍ قَالَ: حَدَّثَنَا أَبِي قَالَ: سَمِعْتُ يَحْيَى بْنَ أَيُّوبَ، عَنْ يَزِيدَ بْنِ أَبِي حَبِيبٍ، عَنْ مَرْثَدِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ، عَنْ حَسَّانَ بْنِ كُرَيْبَةَ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: الْقَائِلُ الْفَاحِشَةَ، وَالَّذِي يَشِيعُ بِهَا، فِي الْإِثْمِ سَوَاءٌ.

ترجمہ: حضرت علی کرم اللہ وجہہ فرماتے ہیں: ''بیہودہ بات کرنے والا اور اسے پھیلانے والا' گناہ میں برابر کے شریک ہوتے ہیں۔''

۳۲۸۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ قَالَ: حَدَّثَنَا بِشْرُ بْنُ مُحَمَّدٍ قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ قَالَ: حَدَّثَنَا إِسْمٰعِيلُ بْنُ أَبِي خَالِدٍ، عَنْ شُبَيْلِ بْنِ عَوْفٍ قَالَ: كَانَ يُقَالُ مَنْ سَمِعَ بِفَاحِشَةٍ فَأَفْشَاهَا فَهُوَ فِيهَا كَالَّذِي أَبْدَاهَا.

ترجمہ: حضرت شبیل بن عوف رضی اللہ عنہ کہتے ہیں' بڑے لوگ کہا کرتے ہیں کہ جو بیہودہ بات سن کر لوگوں کو بتاتا پھرے وہ ایسے شمار ہوگا جیسے اس نے خود بُرائی کا ارتکاب کیا۔

۳۲۹۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ قَالَ: حَدَّثَنَا قَبِيصَةُ، أَخْبَرَنَا حَجَّاجٌ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، عَنْ عَطَاءٍ، أَنَّهُ كَانَ يَرَى النَّكَالَ عَلَى مَنْ أَشَاعَ الزِّنَا يَقُولُ: أَشَاعَ الْفَاحِشَةَ.

ترجمہ: حضرت عطاء رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ انہوں نے زنا کی بات پھیلانے والے کو سزا کا حکم دیا کیونکہ اس نے بے حیائی کی بات پھیلائی ہے۔

۱۵۲۔ بَابُ الْعَيَّابِ (کسی کا عیب نکالنے کا حکم)

۳۳۰۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدٍ قَالَ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، عَنْ عِمْرَانَ بْنِ ظَبْيَانَ، عَنْ أَبِي تِحْيَا حَكِيمِ بْنِ سَعْدٍ قَالَ: سَمِعْتُ عَلِيًّا يَقُولُ: لَا تَكُونُوا عُجُلًا مَذَايِيعَ بُذُرًا فَإِنَّ مِنْ وَرَائِكُمْ بَلَاءً مُبَرِّحًا مُمْلِحًا وَأُمُورًا مُتَمَاحِلَةً رُدُحًا.

ترجمہ: حضرت حکیم بن سعد رضی اللہ عنہ بتاتے ہیں میں نے حضرت علی کرم اللہ وجہہ کو یہ فرماتے سنا کہ جلد باز

۳۳۴۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ قَالَ: أَخْبَرَنَا الْفَضْلُ بْنُ مُقَاتِلٍ قَالَ: حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ أَبِي حَكِيمٍ، عَنِ الْحَكَمِ قَالَ: سَمِعْتُ عِكْرِمَةَ يَقُولُ: لَا أَدْرِي أَيُّهُمَا جَعَلَ لِصَاحِبِهِ طَعَامًا، ابْنُ عَبَّاسٍ أَوِ ابْنُ عَمِّهِ، فَبَيْنَا الْجَارِيَةُ تَعْمَلُ بَيْنَ أَيْدِيهِمْ إِذْ قَالَ أَحَدُهُمْ لَهَا: يَا زَانِيَةُ! فَقَالَ: مَهْ؟ إِنْ لَمْ تَحُدَّكَ فِي الدُّنْيَا تَحُدَّكَ فِي الْآخِرَةِ قَالَ: أَفَرَأَيْتَ إِنْ كَانَ كَذَلِكَ؟ قَالَ: إِنَّ اللَّهَ لَا يُحِبُّ الْفَاحِشَ الْمُتَفَحِّشَ ابْنُ عَبَّاسٍ الَّذِي قَالَ: إِنَّ اللَّهَ لَا يُحِبُّ الْفَاحِشَ الْمُتَفَحِّشَ.

ترجمہ: حضرت یزید بن ابی حکیم رضی اللہ عنہ حضرت حکم رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہوئے کہتے ہیں کہ میں نے عکرمہ رضی اللہ عنہ سے سنا۔ انہوں نے کہا: معلوم نہیں کہ ان دونوں میں سے کس نے اپنے ساتھی کے لئے کھانا بنایا' ابن عباس رضی اللہ عنہ تھے یا ان کے چچا زاد۔ لڑکی کھانا پکا رہی تھی کہ ان میں سے ایک نے لونڈی سے کہا: اے زانیہ! تو حضرت عباس رضی اللہ عنہ نے کہا رک جاؤ' یہ لونڈی تمہیں یہاں حد نہ لگا سکے گی تو آخرت میں ضرور لگوائے گی۔ (اللہ سے شکایت کر کے سزا لگوائے گی) اس نے کہا: واقعی ایسے ہوگا؟ تو آپ نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ بدگوئی اور فحش گفتگو کو پسند نہیں کرتا۔

۳۳۵۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدٍ قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَابِقٍ قَالَ: حَدَّثَنَا إِسْرَائِيلُ، عَنِ الْأَعْمَشِ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ عَلْقَمَةَ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: لَيْسَ الْمُؤْمِنُ بِالطَّعَّانِ وَلَا اللَّعَّانِ وَلَا الْفَاحِشِ وَلَا الْبَذِيِّ.

ترجمہ: حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ نبی کریم ﷺ سے روایت کرتے ہیں' آپ نے فرمایا: ''طعنہ دینے والا' لعنت کرنے والا' بدگوئی کرنے والا اور بے ہودہ گفتگو کرنے والا تو مومن ہو ہی نہیں سکتا۔''

۱۵۴۔ بَابُ مَا جَاءَ فِي التَّمَادُحِ (ایک دوسرے کی تعریف کرنا)

۳۳۶۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ قَالَ: حَدَّثَنَا آدَمُ قَالَ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، عَنْ خَالِدٍ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي بَكْرَةَ، عَنْ أَبِيهِ، أَنَّ رَجُلًا ذُكِرَ عِنْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَثْنَى عَلَيْهِ رَجُلٌ خَيْرًا فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: وَيْحَكَ قَطَعْتَ عُنُقَ صَاحِبِكَ. يَقُولُهُ مِرَارًا. إِنْ كَانَ أَحَدُكُمْ مَادِحًا لَا مَحَالَةَ فَلْيَقُلْ: أَحْسِبُ كَذَا وَكَذَا إِنْ كَانَ يُرَى أَنَّهُ كَذَلِكَ وَحَسِيبُهُ اللَّهُ وَلَا يُزَكِّي عَلَى اللَّهِ أَحَدًا.

ترجمہ: حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے حضور ﷺ کی بارگاہ میں ایک آدمی کا ذکر ہوا تو ایک آدمی نے

۱۵۴۔ بَابٌ مَنْ أَثْنٰى عَلٰى صَاحِبِهٖ إِنْ كَانَ آمِنًا بِهٖ
(فتنہ کا خدشہ نہ ہو تو سامنے تعریف جائز ہے)

۳۴۰۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ: حَدَّثَنِي عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ أَبِي حَازِمٍ، عَنْ سُهَيْلٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: نِعْمَ الرَّجُلُ أَبُو بَكْرٍ، نِعْمَ الرَّجُلُ عُمَرُ، نِعْمَ الرَّجُلُ أَبُو عُبَيْدَةَ، نِعْمَ الرَّجُلُ أُسَيْدُ بْنُ حُضَيْرٍ، نِعْمَ الرَّجُلُ ثَابِتُ بْنُ قَيْسِ بْنِ شَمَّاسٍ، نِعْمَ الرَّجُلُ مُعَاذُ بْنُ عَمْرِو بْنِ الْجَمُوحِ، نِعْمَ الرَّجُلُ مُعَاذُ بْنُ جَبَلٍ. قَالَ: وَبِئْسَ الرَّجُلُ فُلَانٌ وَبِئْسَ الرَّجُلُ فُلَانٌ. حَتّٰى عَدَّ سَبْعَةً.

ترجمہ: حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: "ابوبکر رضی اللہ عنہ اچھے آدمی ہیں' عمر رضی اللہ عنہ اچھے آدمی ہیں' ابوعبیدہ رضی اللہ عنہ اچھے ہیں' اسید بن حضیر رضی اللہ عنہ اچھے ہیں' ثابت بن قیس بن شماس رضی اللہ عنہ اچھے ہیں' معاذ بن عمرو بن جموح رضی اللہ عنہ اچھے ہیں اور معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ اچھے ہیں۔" پھر فرمایا: "فلاں شخص برا ہے' فلاں برا ہے اور سات تک گن دیے۔"

۳۴۱۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ قَالَ: حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ فُلَيْحٍ قَالَ: حَدَّثَنَا أَبِي، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ، عَنْ أَبِي يُونُسَ، مَوْلٰى عَائِشَةَ، أَنَّ عَائِشَةَ قَالَتْ: اِسْتَأْذَنَ رَجُلٌ عَلٰى رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: بِئْسَ ابْنُ الْعَشِيرَةِ. فَلَمَّا دَخَلَ هَشَّ لَهُ وَانْبَسَطَ إِلَيْهِ فَلَمَّا خَرَجَ الرَّجُلُ اسْتَأْذَنَ آخَرُ، قَالَ: نِعْمَ ابْنُ الْعَشِيرَةِ. فَلَمَّا دَخَلَ لَمْ يَنْبَسِطْ إِلَيْهِ كَمَا هَشَّ لِلْآخَرِ. فَلَمَّا خَرَجَ قُلْتُ: يَا رَسُولَ اللّٰهِ قُلْتَ لِفُلَانٍ ثُمَّ هَشَشْتَ إِلَيْهِ، وَقُلْتَ لِفُلَانٍ ثُمَّ لَمْ أَرَكَ صَنَعْتَ مِثْلَهُ؟ قَالَ: يَا عَائِشَةُ! إِنَّ مِنْ شَرِّ النَّاسِ مَنِ اتُّقِيَ لِفُحْشِهِ.

ترجمہ: حضرت سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کے غلام ابویونس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا کہ ایک آدمی نے حضور ﷺ سے حاضری کی اجازت مانگی تو آپ نے فرمایا: "یہ اپنے قبیلہ کا برا انسان ہے۔" وہ آیا تو اسے شاباش کی اور خوشی کا اظہار فرمایا' وہ آدمی چلا گیا تو دوسرے نے اجازت مانگی تو فرمایا: "یہ اپنے قبیلہ کا اچھا آدمی ہے۔" وہ داخل ہوا تو اظہار خوشی نہ کیا جیسے پہلے کیا تھا اور اسے شاباش نہ کہی' سیدہ عائشہ

يُقَالُ لَهُ سَكْبَةُ يُطِيلُ الصَّلَاةَ، فَلَمَّا انْتَهَيْنَا إِلَى بَابِ الْمَسْجِدِ وَعَلَيْهِ بُرْدَةٌ وَكَانَ بُرَيْدَةُ صَاحِبُ مِزَاحَاتٍ، فَقَالَ: يَا مِحْجَنُ! أَتُصَلِّي كَمَا يُصَلِّي سَكْبَةُ؟ فَلَمْ يَرُدَّ عَلَيْهِ مِحْجَنٌ وَرَجَعَ قَالَ: قَالَ مِحْجَنٌ: إِنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَخَذَ بِيَدِي فَانْطَلَقْنَا نَمْشِي حَتّٰى صَعِدْنَا أُحُدًا فَأَشْرَفَ عَلَى الْمَدِينَةِ فَقَالَ: وَيْلُ أُمِّهَا مِنْ قَرْيَةٍ، يَتْرُكُهَا أَهْلُهَا كَأَعْمَرِ مَا تَكُونُ يَأْتِيهَا الدَّجَّالُ فَيَجِدُ عَلَى كُلِّ بَابٍ مِنْ أَبْوَابِهَا مَلَكًا فَلَا يَدْخُلُهَا. ثُمَّ انْحَدَرَ حَتّٰى إِذَا كُنَّا فِي الْمَسْجِدِ رَأَى رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَجُلًا يُصَلِّي وَيَسْجُدُ وَيَرْكَعُ فَقَالَ لِي رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَنْ هٰذَا؟ فَأَخَذْتُ أُطْرِيهِ، فَقُلْتُ: يَا رَسُولَ اللّٰهِ! هٰذَا فُلَانٌ، وَهٰذَا فُلَانٌ، فَقَالَ: أَمْسِكْ لَا تُسْمِعْهُ فَتُهْلِكَهُ. قَالَ: فَانْطَلَقَ يَمْشِي، حَتّٰى إِذَا كَانَ عِنْدَ حُجَرِهِ لٰكِنَّهُ نَفَضَ يَدَيْهِ ثُمَّ قَالَ: إِنَّ خَيْرَ دِينِكُمْ أَيْسَرُهُ، إِنَّ خَيْرَ دِينِكُمْ أَيْسَرُهُ. ثَلَاثًا.

ترجمہ: حضرت محجن اسلمی رضی اللہ عنہ کہتے ہیں حضرت رجاء رضی اللہ عنہ نے یہ واقعہ سنایا کہ میں محجن اسلمی رضی اللہ عنہ کے ساتھ چلا اور ہم اہل بصرہ کی ایک مسجد کے پاس پہنچے' حضرت بریدہ اسلمی رضی اللہ عنہ مسجد کے ایک دروازے پر بیٹھے تھے' وہ کہتے ہیں کہ اس میں ایک آدمی تھا جو بڑی لمبی نماز پڑھا کرتا تھا' انہیں سکبہ کہا جاتا تھا' جب ہم مسجد کے دروازے پر پہنچے تو حضرت بریدہ رضی اللہ عنہ پر چادر تھی' بریدہ رضی اللہ عنہ بڑے خوش طبع تھے' وہ محجن رضی اللہ عنہ سے کہنے لگے کیا تم بھی ایسے نماز پڑھتے ہو جیسے سکبہ پڑھتا ہے؟ محجن رضی اللہ عنہ نے کوئی جواب نہ دیا اور واپس ہو گئے' پھر محجن رضی اللہ عنہ نے جواب دیا: ایک دن رسول اللہ ﷺ نے مجھے بازو سے پکڑا اور ساتھ لے چلے' چلتے چلتے ہم احد پہاڑ پر چڑھ گئے' آپ نے پہاڑ پر کھڑے ہو کر شہر مدینہ کی طرف نظر ڈالی اور فرمایا: ''مجھے اس شہر پر افسوس ہو رہا ہے' ایک وقت آئے گا کہ لوگ اسے آباد چھوڑ کر نکلیں گے' یہاں دجال پہنچے گا تو وہ دیکھے گا کہ اس کے ہر دروازے پر ایک فرشتہ مقرر ہو گا لہٰذا وہ اس میں داخل نہ ہو سکے گا۔'' پھر حضور ﷺ نیچے اتر آئے' مسجد میں پہنچے تو آپ نے ایک آدمی دیکھا جو نفل نماز پڑھ رہا تھا' سجدے اور رکوع کیے جا رہا تھا' یہ دیکھ کر مجھے پوچھا: ''یہ کون ہے؟'' میں نے اس کی بڑائی کی اور بتایا کہ یا رسول اللہ! یہ فلاں شخص ہے' آپ نے فرمایا: ''بس بس! آواز اس کے کان تک نہ پہنچے ورنہ تم اسے بگاڑ دو گے۔'' وہ کہتے ہیں کہ پھر آپ اٹھ چلے اور اپنے حجروں کے قریب پہنچے تو اپنے ہاتھ جھاڑتے ہوئے فرمایا: ''تمہارا بہترین دین وہ ہے جس میں آسانی پیدا کی

الْمَدَائِنِ إِلَى الشَّامِ مَاشِيًا ، عَلَيْهِ كِسَاءٌ وَأَنْدَرْ وَرْدٌ قَالَ: يَعْنِي سَرَاوِيلَ مُشَمَّرَةً. قَالَ ابْنُ شَوْذَبٍ وَرُؤِ
سَلْمَانُ وَعَلَيْهِ كِسَاءٌ مَطْمُومُ الرَّأْسِ ، سَاقِطُ الْأُذُنَيْنِ ، يَعْنِي أَنَّهُ كَانَ أَرْفَشَ: فَقِيلَ لَهُ: شَوَّهْتَ نَفْسَكَ
قَالَ: إِنَّ الْخَيْرَ خَيْرُ الْآخِرَةِ.

ترجمہ: حضرت اُم الدرداء رضی اللہ عنہا نے کہا: ہم شام میں تھے کہ مسلمان مدائن سے پیدل چل کر ہمیں
آئے' چادر اوڑھی اور پاجامہ پہنے ہوئے تھے' ابن شوذب رضی اللہ عنہ نے کہا: حضرت سلیمان رضی اللہ عنہ کو د
گیا' ان پر چادر تھی' سر کے بال موجود نہ تھے' کان (بڑے) ایسے لٹکے تھے جیسے بیلچے' انہیں کہا گیا کہ آپ نے ا
آپ کو بگاڑا ہوا ہے۔ انہوں نے کہا: بھلائی وہی ہے کہ آخرت بھلی ہو جائے۔

۱۶۰۔ بَابٌ مَنْ زَارَ قَوْمًا فَطَعِمَ عِنْدَهُمْ (کسی قوم کے پاس جا کر کھانا)

۳۵۰۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَلَامٍ قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ ، عَنْ خَالِدٍ الْحَذَّاءِ
أَنَسِ بْنِ سِيرِينَ ، عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ زَارَ أَهْلَ بَيْتٍ مِنَ الْأَنْصَ
فَطَعِمَ عِنْدَهُمْ طَعَامًا فَلَمَّا خَرَجَ أَمَرَ بِمَكَانٍ مِنَ الْبَيْتِ ، فَنُضِحَ لَهُ عَلَى بِسَاطٍ ، فَصَلَّى عَلَيْهِ وَدَعَا لَهُم

ترجمہ: حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول کریم ﷺ اپنے انصار کے گھر تشریف لے
کھانا وہاں کھایا' نکلنے لگے تو جگہ خالی کرنے کو فرمایا' جھاڑ کر جائے نماز بچھا دیا گیا تو اس پر نماز پڑھ کر ان
لئے دعا فرمائی۔

۳۵۱۔ حَدَّثَنَا ابْنُ حَجَرٍ قَالَ: أَخْبَرَنَا صَالِحُ بْنُ عُمَرَ الْوَسَطِيُّ ، عَنْ أَبِي خَلْدَةَ قَالَ: جَاءَ عَبْدُ الْكَرِ
أَبُو أُمَيَّةَ إِلَى أَبِي الْعَالِيَةِ ، وَعَلَيْهِ ثِيَابُ صُوفٍ فَقَالَ أَبُو الْعَالِيَةِ: إِنَّمَا هَذِهِ ثِيَابُ الرُّهْبَانِ إِنْ كَ
الْمُسْلِمُونَ إِذَا تَزَاوَرُوا تَجَمَّلُوا.

ترجمہ: حضرت ابوخلدہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ ابو اُمیہ عبدالکریم رضی اللہ عنہ ابوالعالیہ رضی اللہ عنہ کے پا
آئے' انہوں نے اُونی کپڑے پہن رکھے تھے' ابوالعالیہ رضی اللہ عنہ نے کہا: یہ کپڑے تو راہب لوگ پہنتے
مسلمان تو جب کسی سے ملنے جاتے ہیں' اچھے کپڑے پہن کر جاتے ہیں۔

۳۵۲۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ ، عَنْ يَحْيَى ، عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ الْعَرْزَمِيِّ قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ مَوْلَى أَسْمَاءَ قَا
أَخْرَجَتْ إِلَيَّ أَسْمَاءُ جُبَّةً مِنْ طَيَالِسَةٍ عَلَيْهَا لَبِنَةُ شِبْرٍ مِنْ دِيبَاجٍ وَإِنَّ فَرْجَيْهَا مَكْفُوفَانِ بِهِ فَقَالَتْ:

جُبَّةُ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، كَانَ يَلْبَسُهَا لِلْوُفُوْدِ وَيَوْمَ الْجُمُعَةِ.

ترجمہ: حضرت سیدہ اسماء رضی اللہ عنہا کے غلام عبداللہ رضی اللہ عنہ نے کہا کہ حضرت اسماء رضی اللہ عنہا نے مجھے طیالسی جبہ دیا جس پر بالشت بھر ریشم لگا ہوا تھا' اس کے دو چاک بند تھے' انہوں نے کہا: یہ رسول اللہ ﷺ کا جبہ ہے' یہ آپ اس وقت پہنتے تھے جب آپ کے پاس وفد آتے تھے اور جمعہ کے دن بھی پہنا کرتے تھے۔

۳۵۳۔ حَدَّثَنَا الْمَكِّيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا حَنْظَلَةُ، عَنْ سَالِمِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ: سَمِعْتُ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عُمَرَ قَالَ: وَجَدَ عُمَرُ حُلَّةَ إِسْتَبْرَقٍ فَأَتَى بِهَا النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ: اشْتَرِ هٰذِهِ وَالْبَسْهَا عِنْدَ الْجُمُعَةِ، أَوْ حِيْنَ تَقْدَمُ عَلَيْكَ الْوُفُوْدُ، فَقَالَ عَلَيْهِ السَّلَامُ: إِنَّمَا يَلْبَسُهَا مَنْ لَّا خَلَاقَ لَهُ فِي الْآخِرَةِ. وَأُتِيَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِحُلَلٍ، فَأَرْسَلَ إِلَى عُمَرَ بِحُلَّةٍ، وَإِلَى أُسَامَةَ بِحُلَّةٍ وَّإِلَى عَلِيٍّ بِحُلَّةٍ فَقَالَ عُمَرُ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ أَرْسَلْتَ بِهَا إِلَيَّ، لَقَدْ سَمِعْتُكَ تَقُوْلُ فِيْهَا مَا قُلْتَ: فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: تَبِيْعُهَا أَوْ تَقْضِيْ بِهَا حَاجَتَكَ.

ترجمہ: حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کہتے ہیں کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو استبرق کا لباس ملا تو آپ' حضور ﷺ کی خدمت میں لے گئے' عرض کی یہ خرید لیں' جمعہ اور وفد آنے پر اسے پہنا کریں' آپ نے فرمایا: "اسے وہی پہنتا ہے جس کا آخرت میں کوئی حصہ نہیں۔" حضور ﷺ کے پاس کچھ لباس آئے تو آپ نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو ایک لباس بھیج دیا اور ایک ایک حضرت اسامہ وعلی رضی اللہ عنہما کو بھیجا۔ اس پر حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے عرض کی یا رسول اللہ! آپ نے مجھے یہ لباس بھیج دیا ہے حالانکہ آپ نے مجھے اس کے متعلق ایسا فرمایا تھا؟ آپ نے فرمایا: "(بھیجنے کا مقصد یہ ہے کہ) اسے فروخت کرلو یا فرمایا اپنی ضرورت پوری کرلو۔"

۱۶۷۔ بَابُ فَضْلِ الزِّيَارَةِ (کسی کی زیارت کی فضیلت)

۳۵۴۔ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ، وَمُوْسَى بْنُ إِسْمٰعِيْلَ قَالَا: حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ، عَنْ ثَابِتٍ عَنْ أَبِي رَافِعٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: زَارَ رَجُلٌ أَخًا لَّهُ فِي قَرْيَةٍ فَأَرْصَدَ اللّٰهُ لَهُ مَلَكًا عَلَى مَدْرَجَتِهِ فَقَالَ: أَيْنَ تُرِيْدُ؟ قَالَ: أَخًا لِّي فِي هٰذِهِ الْقَرْيَةِ فَقَالَ: هَلْ لَهُ عَلَيْكَ مِنْ نِّعْمَةٍ تَرُبُّهَا؟ قَالَ: لَا. إِنِّي أُحِبُّهُ فِي اللّٰهِ قَالَ: فَإِنِّي رَسُوْلُ اللّٰهِ إِلَيْكَ إِنَّ اللّٰهَ أَحَبَّكَ كَمَا أَحْبَبْتَهُ.

ترجمہ: حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نبی کریم ﷺ سے روایت کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا: ایک آدمی دیہات

میں اپنے ایک بھائی کی زیارت کو گیا تو اللہ تعالیٰ نے راستے میں اس کی حفاظت کے لیے فرشتہ مقرر کر دیا
راستے میں جا رہا تھا تو فرشتے نے پوچھا: کدھر جا رہے ہو؟ کہنے لگا اس دیہات میں اپنے بھائی کے پاس جا
ہوں' فرشتے نے کہا کیا اس کا تم پر کوئی احسان ہے جس کی وجہ سے جا رہے ہو؟ کہنے لگا نہیں! میں تو صرف
رضائے الٰہی کے لئے اس سے محبت رکھتا ہوں' فرشتے نے کہا: اللہ تعالیٰ نے مجھے تمہاری طرف بھیجا ہے اور
کہ جیسے تو اس سے محبت کرتا ہے یونہی اللہ تعالیٰ بھی تجھ سے محبت کرتا ہے۔

۱۶۲۔ بَابُ الرَّجُلِ يُحِبُّ قَوْمًا وَلَمَّا يَلْحَقْ بِهِمْ

(کسی سے ملے بغیر اس سے محبت کرنا)

۳۵۵۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مَسْلَمَةَ قَالَ: حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ الْمُغِيرَةِ، عَنْ حُمَيْدِ بْنِ هِلَالٍ، عَنْ عَ
اللّٰهِ بْنِ الصَّامِتِ، عَنْ أَبِي ذَرٍّ قُلْتُ: يَا رَسُولَ اللّٰهِ! الرَّجُلُ يُحِبُّ الْقَوْمَ وَلَا يَسْتَطِيعُ أَنْ يَلْحَقَ بِعَمَلِهِ
قَالَ: أَنْتَ يَا أَبَا ذَرٍّ مَعَ مَنْ أَحْبَبْتَ. قُلْتُ: إِنِّي أُحِبُّ اللّٰهَ وَرَسُولَهُ قَالَ: أَنْتَ مَعَ مَنْ أَحْبَبْتَ يَا أَبَا ذَرٍّ.

ترجمہ: حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میں نے عرض کی یا رسول اللہ! اگر آدمی لوگوں سے محبت کرے
کے اعمال اپنانے کی قوت نہیں رکھتا تو نتیجہ کیا ہوگا؟ آپ نے فرمایا: "اے ابوذر رضی اللہ عنہ! تیرا شمار بھی ا
میں ہوگا جن سے محبت کرتے ہو۔" میں نے فوراً عرض کی' میں اللہ اور اس کے رسول ﷺ سے محبت کرتا ہوں
حضور ﷺ نے فرمایا: "تو تیرا شمار انہی میں ہوگا جو اللہ و رسول ﷺ سے محبت رکھتے ہیں۔"

۳۵۶۔ حَدَّثَنَا مُسْلِمُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ قَالَ: حَدَّثَنَا هِشَامٌ قَالَ: حَدَّثَنَا قَتَادَةُ، عَنْ أَنَسٍ، أَنَّ رَجُلًا سَأَلَ النَّ
صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ: يَا نَبِيَّ اللّٰهِ مَتَى السَّاعَةُ؟ فَقَالَ: وَمَا أَعْدَدْتَ لَهَا؟ قَالَ: مَا أَعْدَدْتُ
كَبِيرٍ إِلَّا أَنِّي أُحِبُّ اللّٰهَ وَرَسُولَهُ فَقَالَ: الْمَرْءُ مَعَ مَنْ أَحَبَّ. قَالَ أَنَسٌ: فَمَا رَأَيْتُ الْمُسْلِمِينَ فَرِحُ
بَعْدَ الْإِسْلَامِ أَشَدَّ مِمَّا فَرِحُوا يَوْمَئِذٍ.

ترجمہ: حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ایک شخص نے رسول اللہ ﷺ سے سوال کیا کہ اے اللہ
نبی! قیامت کب قائم ہوگی؟ آپ نے فرمایا: "تو نے اس کے لئے کیا تیاری کی ہے؟" اس نے عرض کیا میں
کوئی بڑی تیاری تو نہیں کی مگر اللہ عزوجل اور اس کے رسول ﷺ سے محبت رکھتا ہوں۔ آپ نے فرمایا: "قیامت
کے دن اسی کے ساتھ ہوگے جس کے ساتھ دنیا میں محبت رکھتے تھے۔" حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ

ترجمہ: حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: ''جو بچوں پر رحم نہ کرے اور بڑوں کی
تعظیم نہ کرے وہ ہمارا ہے ہی نہیں۔''

۱۶۴۔ بَابُ إِجْلَالِ الْكَبِيرِ (بڑوں کی بزرگی کا خیال رکھنا)

۳۶۲۔ حَدَّثَنَا بِشْرُ بْنُ مُحَمَّدٍ، أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ قَالَ: أَخْبَرَنَا عَوْفٌ، عَنْ زِيَادِ بْنِ مِخْرَاقٍ قَالَ: قَالَ
كِنَانَةَ، عَنِ الْأَشْعَرِيِّ قَالَ: إِنَّ مِنْ إِجْلَالِ اللّٰهِ إِكْرَامَ ذِي الشَّيْبَةِ الْمُسْلِمِ وَحَامِلِ الْقُرْآنِ، غَيْرِ الْغَا
فِيهِ وَلَا الْجَافِي عَنْهُ وَإِكْرَامَ ذِي السُّلْطَانِ الْمُقْسِطِ۔

ترجمہ: حضرت اشعری رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: یہ بھی اللہ کا اعتراف عظمت ہے کہ انسان اپنے مسلم بوڑھے اور ا
عالم دین کی عزت کرے جو کمی بیشی نہیں کرتا اور یونہی عادل بادشاہ کی عزت بھی اللہ کی عظمت کا اقرار بنتا ہے۔

۳۶۳۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَلَامٍ قَالَ: أَخْبَرَنَا جَرِيرٌ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْحٰقَ، عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ،
أَبِيهِ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: لَيْسَ مِنَّا مَ
يَرْحَمْ صَغِيرَنَا وَيُوَقِّرْ كَبِيرَنَا۔

ترجمہ: حضرت عبداللہ بن عمرو بن عاص رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: ''وہ ہم میں سے
ہوگا جو چھوٹوں پر رحم نہ کرے اور بڑوں کی عزت نہ کرے۔''

۱۶۵۔ بَابُ يَبْدَأُ الْكَبِيرُ بِالْكَلَامِ وَالسُّؤَالِ

(بات کرنے اور سوال کرنے کا موقع اپنے بڑوں کو دو)

۳۶۴۔ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ قَالَ: حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ، عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ، عَنْ بُشَيْرِ بْنِ
مَوْلَى الْأَنْصَارِ، عَنْ رَافِعِ بْنِ خَدِيجٍ وَسَهْلِ بْنِ أَبِي حَثْمَةَ، أَنَّهُمَا حَدَّثَا أَوْ حَدَّثَاهُ، أَنَّ عَبْدَ اللّٰهِ بْنِ سَ
وَمُحَيِّصَةَ بْنَ مَسْعُودٍ أَتَيَا خَيْبَرَ فَتَفَرَّقَا فِي النَّخْلِ فَقُتِلَ عَبْدُ اللّٰهِ ابْنُ سَهْلٍ فَجَاءَ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ
وَحُوَيِّصَةُ وَمُحَيِّصَةُ ابْنُ مَسْعُودٍ، إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَتَكَلَّمُوا فِي أَمْرِ صَاحِبِهِمْ
عَبْدُ الرَّحْمٰنِ وَكَانَ أَصْغَرَ الْقَوْمِ فَقَالَ لَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: كَبِّرِ الْكُبْرَ. قَالَ يَحْيَى: ا
الْكَلَامَ الْأَكْبَرُ فَتَكَلَّمُوا فِي أَمْرِ صَاحِبِهِمْ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: أَتَسْتَحِقُّونَ قَتِيلَكُ

قَالَ صَاحِبُكُمْ بِأَيْمَانِ خَمْسِينَ مِنْكُمْ؟ قَالُوا يَا رَسُولَ اللّٰهِ! أَمْرٌ لَمْ نَرَهُ. قَالَ: فَتُبَرِّئُكُمْ يَهُودُ بِأَيْمَانِ خَمْسِينَ مِنْهُمْ؟ قَالُوا: يَا رَسُولَ اللّٰهِ قَوْمٌ كُفَّارٌ فَوَدَاهُمْ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ قِبَلِهِ. قَالَ سَهْلٌ: فَأَدْرَكْتُ نَاقَةً مِنْ تِلْكَ الْإِبِلِ فَدَخَلَتْ مِرْبَدًا لَهُمْ، فَرَكَضَتْنِي بِرِجْلِهَا.

ترجمہ: حضرت رافع بن خدیج اور سہل بن ابی حثمہ رضی اللہ عنہما نے حدیث بیان کی یا ان دونوں نے بشیر کو حدیث سنائی کہ عبداللہ بن سہل اور محیصہ بن مسعود رضی اللہ عنہما خیبر پہنچے اور کھجوروں کے باغ میں بکھر گئے، عبداللہ بن سہل رضی اللہ عنہ تو قتل ہو گئے، پھر عبدالرحمٰن بن سہل، حویصہ اور محیصہ (مسعود کے بیٹے) رضوان اللہ علیہم اجمعین، نبی کریم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور اپنے ساتھی کے متعلق بات کی عبدالرحمٰن رضی اللہ عنہ نے ابتداء کی (وہ سب میں چھوٹے تھے) آپ نے فرمایا: ''بڑوں کو بات کرنے دو۔'' یحییٰ رضی اللہ عنہ نے کہا: آپ نے اسے تعلیم دی کہ بڑے کو بات پہلے کرنی چاہیے۔ پھر انہوں نے اپنے ساتھی کے بارے میں دوبارہ بات کی۔ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: ''کیا تم اپنے قتل ہونے والے کا حق چاہتے ہو؟ (یا فرمایا اپنے صاحب و ساتھی کا حق مانگتے ہو؟) یہ ایسے ممکن ہے کہ تم میں سے پچاس لوگ قسم کھا لیں۔ (کہ خیبر کے یہودیوں کا کام ہے)'' انہوں نے عرض کی، ایسا کب ممکن ہے کہ ہم اس چیز کی قسم کھائیں جسے دیکھا بھی نہیں؟ آپ نے فرمایا: ''پھر یہود میں سے پچاس قسم کھا لیں۔'' صحابہ نے عرض کی، یا رسول اللہ! یہ تو کفار کی قوم ہے (ان کا کیا اعتبار؟) چنانچہ آپ نے اپنی طرف سے انہیں خون بہا (دیت) دے دی۔ حضرت سہل رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ ان اونٹوں میں سے ایک اونٹنی مجھے بھی ملی میں ان کے کھلیان کی طرف گیا تو اس نے مجھے لات ماری۔

١٦٦- بَابٌ إِذَا لَمْ يَتَكَلَّمِ الْكَبِيرُ هَلْ لِلْأَصْغَرِ أَنْ يَتَكَلَّمَ

(بڑا خاموش ہو تو کیا چھوٹا بات کی ابتداء کر سکتا ہے؟)

٣٦٦- حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ قَالَ: حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ، عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ قَالَ: حَدَّثَنِي نَافِعٌ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: أَخْبِرُونِي بِشَجَرَةٍ، مَثَلُهَا مَثَلُ الْمُسْلِمِ، تُؤْتِي أُكُلَهَا كُلَّ حِينٍ بِإِذْنِ رَبِّهَا، لَا تَحُتُّ وَرَقَهَا. فَوَقَعَ فِي نَفْسِي النَّخْلَةُ، فَكَرِهْتُ أَنْ أَتَكَلَّمَ، وَثَمَّ أَبُو بَكْرٍ وَعُمَرُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا فَلَمَّا لَمْ يَتَكَلَّمَا، قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: هِيَ النَّخْلَةُ. فَلَمَّا خَرَجْتُ مَعَ أَبِي قُلْتُ: يَا أَبَتِ وَقَعَ فِي نَفْسِي النَّخْلَةُ قَالَ: مَا مَنَعَكَ أَنْ تَقُولَهَا؟ لَوْ كُنْتَ قُلْتَهَا كَانَ أَحَبَّ إِلَيَّ مِنْ

نہیں رویا تھا اور مجھے ایسی جگہ دفن کر دینا جہاں بکر بن وائل نہ رضی اللہ عنہ دیکھنے پائیں کیونکہ میں دورِ جاہلیت میں ان کی طرف دھیان نہ دیتا تھا۔

۱۶۸۔ بَابُ يُعْطِي الثَّمْرَةَ أَصْغَرَ مَنْ حَضَرَ مِنَ الْوِلْدَانِ

(تازہ پھل لانے پر چھوٹے بچے کو پہلے کھلاؤ)

۳۶۷۔ حَدَّثَنَا مُوسَى قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ، عَنْ سُهَيْلِ بْنِ أَبِي صَالِحٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا أُتِيَ بِالزَّهْوِ قَالَ: اَللّٰهُمَّ بَارِكْ لَنَا فِي مَدِينَتِنَا وَمُدِّنَا وَصَاعِنَا بَرَكَةً مَّعَ بَرَكَةٍ. ثُمَّ نَاوَلَهُ مَنْ يَلِيهِ مِنَ الْوِلْدَانِ.

ترجمہ: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ جب حضور ﷺ کے پاس کوئی نیا پھل آتا تو یہ دعا مانگا کرتے: ’’الٰہی ہمارے شہر میں برکت فرما اور ہمارے پھل میں ہمارے مُدّ اور صاع میں برکت ہی برکت فرما اور پھر آپ بچوں میں سب سے چھوٹے بچے کو پہلے کھلاتے۔‘‘

۱۶۹۔ بَابُ رَحْمَةِ الصَّغِيرِ (چھوٹوں پر رحم کرنا)

۳۶۸۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ، حَدَّثَنِي ابْنُ أَبِي الزِّنَادِ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ الْحَارِثِ، عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ جَدِّهِ، أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: لَيْسَ مِنَّا مَنْ لَّمْ يَرْحَمْ صَغِيرَنَا وَيَعْرِفْ حَقَّ كَبِيرِنَا.

ترجمہ: حضرت عمرو بن شعیب رضی اللہ عنہ اپنے باپ اور وہ اپنے دادا سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ’’وہ ہم میں سے نہیں ہے جو ہمارے چھوٹوں پر رحم نہیں کرتا اور بڑوں کا حق نہیں پہچانتا۔‘‘

۱۷۰۔ بَابُ مُعَانَقَةِ الصَّبِيِّ (بچوں سے گلے ملنا)

۳۶۹۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ صَالِحٍ قَالَ: حَدَّثَنَا مُعَاوِيَةُ بْنُ صَالِحٍ، عَنْ رَاشِدِ بْنِ سَعْدٍ، عَنْ يَعْلَى بْنِ مُرَّةَ أَنَّهُ قَالَ: خَرَجْنَا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَدُعِينَا إِلَى طَعَامٍ فَإِذَا حُسَيْنٌ يَلْعَبُ فِي الطَّرِيقِ، فَأَسْرَعَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَمَامَ الْقَوْمِ ثُمَّ بَسَطَ يَدَيْهِ فَجَعَلَ الْغُلَامُ يَفِرُّ هٰهُنَا وَهٰهُنَا وَيُضَاحِكُهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتَّى أَخَذَهُ فَجَعَلَ إِحْدَى يَدَيْهِ فِي ذَقَنِهِ وَالْأُخْرَى فِي رَأْسِهِ ثُمَّ اعْتَنَقَهُ ثُمَّ

قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: حُسَيْنٌ مِّنِّيْ وَأَنَا مِنْ حُسَيْنٍ ، أَحَبَّ اللّٰهُ مَنْ أَحَبَّ حُسَيْنًا ، اَلْحُسَيْنُ سِبْطٌ مِنَ الْأَسْبَاطِ.

ترجمہ: حضرت یعلیٰ بن مرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ ہم نبی کریم ﷺ کے ساتھ چلے' ہمیں کھانے کی دعوت تھی۔ راستے میں حضرت حسین رضی اللہ عنہ کھیل رہے تھے۔ آپ سب سے آگے نکل آئے اور دونوں ہاتھ پھیلا دیئے۔ سیّدنا حسین رضی اللہ عنہ اِدھر اُدھر بھاگ رہے تھے' یہاں سے اِدھر اور اِدھر سے اُدھر آتے۔ آپ ہنستے جاتے' آخر انہیں پکڑ لیا اور ایک ہاتھ ان کی ٹھوڑی کے نیچے رکھا اور دوسرا سر پر رکھ دیا' پھر گلے لگا لیا اور فرمایا: "حسین رضی اللہ عنہ مجھ سے ہے اور میں حسین رضی اللہ عنہ سے' جو حسین رضی اللہ عنہ سے پیار کرے گا' اللہ اس سے پیار کرے گا اور حسین رضی اللہ عنہ' حضور ﷺ کے نواسوں میں ایک نواسے ہیں۔

۱۷۱۔ بَابُ قُبْلَةِ الرَّجُلِ الْجَارِيَةَ الصَّغِيْرَةَ (چھوٹی بچی کو بوسہ دینا)

۳۷۰۔ حَدَّثَنَا أَصْبَغُ قَالَ: أَخْبَرَنِيْ ابْنُ وَهْبٍ قَالَ: أَخْبَرَنِيْ مَخْرَمَةُ بْنُ بُكَيْرٍ ، عَنْ أَبِيْهِ ' أَنَّهُ رَأَى عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ جَعْفَرٍ يُقَبِّلُ زَيْنَبَ بِنْتَ عُمَرَ بْنِ أَبِيْ سَلَمَةَ ، وَهِيَ ابْنَةُ سَنَتَيْنِ أَوْ نَحْوِهِ.

ترجمہ: حضرت مخرمہ بن بکر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ انہوں نے عبداللہ بن جعفر رضی اللہ عنہ کو دیکھا کہ زینب بنت عمر بن ابوسلمہ رضی اللہ عنہا کو بوسہ دے رہے تھے' اس وقت ان کی عمر دو سال کے لگ بھگ تھی۔

۳۷۱۔ حَدَّثَنَا مُوْسٰى قَالَ: أَخْبَرَنَا الرَّبِيْعُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ خُطَّافٍ ، عَنْ حَفْصٍ ، عَنِ الْحَسَنِ قَالَ: إِنِ اسْتَطَعْتَ أَنْ لَّا تَنْظُرَ إِلَى شَعْرِ أَحَدٍ مِّنْ أَهْلِكَ ، إِلَّا أَنْ يَّكُوْنَ أَهْلَكَ أَوْ صَبِيَّةً ، فَافْعَلْ.

ترجمہ: حضرت حسن رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: اگر تم سے یہ ہو سکے کہ تمہارے اہل خانہ کا کوئی بال بھی نہ دیکھ سکے تو ایسا ضرور کرو ہاں تمہاری بیوی یا چھوٹی بچی ہو تو اور بات ہے۔

۱۷۲۔ بَابُ مَسْحِ رَأْسِ الصَّبِيِّ (بچے کے سر پر ہاتھ پھیرنا)

۳۷۲۔ حَدَّثَنَا أَبُوْ نُعَيْمٍ قَالَ: حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ أَبِي الْهَيْثَمِ الْعَطَّارِ قَالَ: حَدَّثَنِيْ يُوْسُفُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ سَلَامٍ قَالَ: سَمَّانِيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُوْسُفَ وَأَقْعَدَنِيْ عَلٰى حِجْرِهِ ، وَمَسَحَ عَلٰى رَأْسِيْ.

ترجمہ: حضرت یوسف بن عبداللہ بن سلام رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ حضور ﷺ نے میرا نام یوسف رکھا' مجھے گود میں بٹھایا اور میرے سر پر ہاتھ پھیرا۔

۳۷۳۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَلَامٍ قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ خَازِمٍ، حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عُرْوَةَ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ: كُنْتُ أَلْعَبُ بِالْبَنَاتِ عِنْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: وَكَانَ لِي صَوَاحِبُ يَلْعَبْنَ مَعِي فَكَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا دَخَلَ يَنْقَمِعْنَ مِنْهُ فَيُسَرِّبُهُنَّ إِلَيَّ فَيَلْعَبْنَ مَعِي.

ترجمہ: حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ میں نبی کریم ﷺ کے پاس بچیوں کے ساتھ کھیل رہی ہوتی تھی اور میری سہیلیاں میرے ساتھ کھیلا کرتی تھیں۔ جب رسول اللہ ﷺ گھر تشریف لاتے تو وہ اِدھر اُدھر چلی جاتیں۔ آپ انہیں خوش کر کے میرے پاس بھیج دیتے چنانچہ وہ میرے ساتھ کھیلنے لگتیں۔

نوٹ: دونوں حدیثوں میں شفقت کا مفہوم مشترک ہونے کی وجہ سے یہ دوسری حدیث بھی اسی عنوان کے تحت درج کی گئی ہے۔ (۱۲ چشتی)

۱۷۳۔ بَابُ قَوْلِ الرَّجُلِ لِلصَّغِيرِ يَا بُنَيَّ

(آدمی کسی چھوٹے کو "اے بیٹے" کہہ سکتا ہے؟)

۳۷۴۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ سَعِيدٍ قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ، حَدَّثَنَا عَبْدُ الْمَلِكِ بْنُ حُمَيْدِ بْنِ أَبِي غَنِيَّةَ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ أَبِي الْعَجْلَانِ الْمُحَارِبِيِّ قَالَ: كُنْتُ فِي جَيْشِ ابْنِ الزُّبَيْرِ، فَتُوُفِّيَ ابْنُ عَمٍّ لِي وَأَوْصَى بِجَمَلٍ لَهُ فِي سَبِيلِ اللّٰهِ، فَقُلْتُ لِابْنِهِ: ادْفَعْ إِلَيَّ الْجَمَلَ فَإِنِّي فِي جَيْشِ ابْنِ الزُّبَيْرِ. فَقَالَ: اذْهَبْ بِنَا إِلَى ابْنِ عُمَرَ حَتَّى نَسْأَلَهُ فَأَتَيْنَا ابْنَ عُمَرَ فَقَالَ: يَا أَبَا عَبْدِ الرَّحْمٰنِ إِنَّ وَالِدِي تُوُفِّيَ وَأَوْصَى بِجَمَلٍ لَهُ فِي سَبِيلِ اللّٰهِ وَهٰذَا ابْنُ عَمِّي، وَهُوَ فِي جَيْشِ ابْنِ الزُّبَيْرِ أَفَأَدْفَعُ إِلَيْهِ الْجَمَلَ؟ قَالَ: ابْنُ عُمَرَ: يَا بُنَيَّ إِنَّ سَبِيلَ اللّٰهِ كُلُّ عَمَلٍ صَالِحٍ فَإِنْ كَانَ وَالِدُكَ إِنَّمَا أَوْصَى بِجَمَلِهِ فِي سَبِيلِ اللّٰهِ عَزَّوَجَلَّ، فَإِذَا رَأَيْتَ قَوْمًا مُسْلِمِينَ يَغْزُونَ قَوْمًا مِنَ الْمُشْرِكِينَ فَادْفَعْ إِلَيْهِمُ الْجَمَلَ فَإِنَّ هٰذَا وَأَصْحَابَهُ فِي سَبِيلِ غِلْمَانِ قَوْمٍ أَيُّهُمْ يَضَعُ الطَّابَعَ.

ترجمہ: حضرت حمید رحمۃ اللہ علیہ ابو العجلان محاربی رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں۔ وہ کہتے ہیں کہ میں عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہ کے لشکر میں شامل تھا۔ میرا چچا زاد بھائی فوت ہو گیا اور اس نے راہِ خدا میں ایک اونٹ دینے کو کہا تو میں نے اس کے بیٹے سے کہا۔ یہ اونٹ مجھے دے دو کیونکہ میں عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہما

کے لشکر میں شامل ہوں' اس نے کہا کہ میرے ساتھ عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کے پاس چلو تاکہ میں ان سے پوچھ سکوں' چنانچہ ہم ان کے پاس گئے تو وہ کہنے لگے: اے ابوعبدالرحمٰن رضی اللہ عنہ! میرے والد فوت ہو گئے ہیں اور انہوں نے فی سبیل اللہ اونٹ دینے کو کہا ہے اور یہ ہیں میرے چچا زاد بھائی' یہ عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہ کے لشکر میں ہیں تو کیا اونٹ میں انہیں دے دوں؟ یہ سن کر ابن عمر رضی اللہ عنہما نے کہا: اے بیٹے! ہر عمل صالح' اللہ کا راستہ کہلاتا ہے' دیکھو اگر تمہارے والد نے فی سبیل اللہ اونٹ دینے کا کہا ہے جب تم دیکھ رہے ہو مسلمان مشرکوں سے جنگ کرتے ہیں تو تمہیں چاہئے کہ اونٹ ان کو دے دو لیکن یہ صاحب اور اس کے ساتھی تو سب اپنی قوم کے بچوں کے لئے لڑ رہے ہیں جن میں سے ہر ایک چاہتا ہے کہ کون حکمران بنے گا۔

۳۷۵۔ حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ حَفْصٍ قَالَ: حَدَّثَنَا أَبِي قَالَ: حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ قَالَ: حَدَّثَنِي زَيْدُ بْنُ وَهْبٍ قَالَ: سَمِعْتُ جَرِيْرًا، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: مَنْ لَّا يَرْحَمُ النَّاسَ، لَا يَرْحَمُهُ اللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ.

ترجمہ: حضرت جریر رضی اللہ عنہ' نبی کریم ﷺ سے روایت کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا: ''جو لوگوں پر رحم نہیں کرتا' اللہ اس پر رحم نہیں فرماتا۔''

۳۷۶۔ حَدَّثَنَا حَجَّاجٌ قَالَ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ قَالَ: أَخْبَرَنِي عَبْدُ الْمَلِكِ قَالَ: سَمِعْتُ قَبِيْصَةَ بْنَ جَابِرٍ قَالَ: سَمِعْتُ عُمَرَ أَنَّهُ قَالَ: مَنْ لَا يَرْحَمُ لَا يُرْحَمُ وَلَا يُغْفَرُ مَنْ لَّا يَغْفِرُ وَلَا يُعْفَ عَمَّنْ لَّمْ يَعْفُ وَلَا يُوَقَّ مَنْ لَّا يَتَوَقَّ.

ترجمہ: حضرت عمر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ جو رحم نہیں کرتا' اس پر رحم نہیں ہوتا' جو کسی کو نہیں بخشتا' اسے بھی بخشا نہیں جاتا' اس کو معافی نہ دو جو معاف نہیں کرتا اور اسے کیونکر بچایا جا سکتا ہے جو خود (گناہوں سے) بچنا نہیں چاہتا۔

۱۷۴۔ بَابُ إِرْحَمْ مَنْ فِي الْأَرْضِ (تمام اہل زمین پر رحم کرو)

۳۷۷۔ حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ عُمَرَ قَالَ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ عُمَيْرٍ، عَنْ قَبِيْصَةَ بْنِ جَابِرٍ، عَنْ عُمَرَ قَالَ: لَا يُرْحَمُ مَنْ لَّا يَرْحَمُ وَلَا يُغْفَرُ لِمَنْ لَّا يَغْفِرُ وَلَا يُتَابُ عَلَى مَنْ لَّا يَتُوْبُ وَلَا يُوَقَّ مَنْ لَّا يَتَوَقَّ.

ترجمہ: حضرت عمر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: اس پر رحم نہیں ہوتا جو خود رحم نہ کرے' اسے معافی نہیں ہوتی جو معاف نہیں کرتا' اس کی توبہ کیسی جو کسی کی توبہ قبول کرتا ہی نہیں اور وہ (گناہوں سے) کیسے بچے جو بچنے کی کوشش ہی نہ کرے۔

٣٨٢ـ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ مُحَمَّدٍ قَالَ: حَدَّثَنَا مَرْوَانُ قَالَ: حَدَّثَنَا يَزِيْدُ بْنُ كَيْسَانَ، عَنْ أَبِي حَازِمٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: أَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَجُلٌ وَمَعَهُ صَبِيٌّ فَجَعَلَ يَضُمُّهُ إِلَيْهِ فَقَالَ: النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: أَتَرْحَمُهُ. قَالَ: نَعَمْ. قَالَ: فَاللهُ أَرْحَمُ بِكَ مِنْكَ بِهِ وَهُوَ أَرْحَمُ الرَّاحِمِيْنَ.

ترجمہ: حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ حضور ﷺ کے پاس ایک آدمی آیا' اس کے ساتھ ایک بچہ تھا۔ وہ اسے گلے سے لگائے ہوئے تھا۔ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: ''اس سے پیار کر رہے ہو؟'' اس نے عرض کی ہاں! آپ نے فرمایا: ''اللہ تم پر اس سے بھی زیادہ مہربان ہے کیونکہ وہ سب رحم کرنے والوں سے بڑھ کر ہے۔''

١٧٦ـ بَابُ رَحْمَةِ الْبَهَائِمِ (مویشیوں سے پیار اور ان پر رحم کرنا)

٣٨٣ـ حَدَّثَنَا إِسْمٰعِيْلُ قَالَ: حَدَّثَنِي مَالِكٌ، عَنْ سُمَيٍّ، مَوْلَى أَبِي بَكْرٍ، عَنْ أَبِي صَالِحٍ السَّمَّانِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، أَنَّ رَسُوْلَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: بَيْنَمَا رَجُلٌ يَمْشِي بِطَرِيْقٍ اشْتَدَّ بِهِ الْعَطَشُ فَوَجَدَ بِئْرًا فَنَزَلَ فِيْهَا فَشَرِبَ ثُمَّ خَرَجَ فَإِذَا كَلْبٌ يَلْهَثُ يَأْكُلُ الثَّرٰى مِنَ الْعَطَشِ فَقَالَ الرَّجُلُ لَقَدْ بَلَغَ هٰذَا الْكَلْبُ مِنَ الْعَطَشِ مِثْلُ الَّذِي كَانَ بَلَغَنِي فَنَزَلَ الْبِئْرَ فَمَلَأَ خُفَّهُ ثُمَّ أَمْسَكَهَا بِفِيْهِ فَسَقَى الْكَلْبَ فَشَكَرَ اللهُ لَهُ فَغَفَرَ لَهُ. قَالُوْا: يَا رَسُوْلَ اللهِ! وَإِنَّ لَنَا فِي الْبَهَائِمِ أَجْرًا؟ قَالَ: فِي كُلِّ كَبِدٍ رَطْبَةٍ أَجْرٌ.

ترجمہ: حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''ایک آدمی راستہ میں چلا جا رہا تھا کہ اسے سخت پیاس لگی' کنواں نظر آیا تو اس میں اتر کر پانی پیا اور باہر نکل آیا' ایک کتا دیکھا جو ہانپ رہا تھا اور مارے پیاس کے زمین چاٹ رہا تھا' اس آدمی نے کہا کہ اسے بھی ویسے ہی سخت پیاس لگی جیسے مجھے لگی تھی' وہ دوبارہ کنویں میں اترا' جوتے میں پانی بھرا اور منہ میں دبا کر لے آیا اور کتے کو پلا دیا' اللہ کو اس کی یہ خدمت بھلی لگی اور اس نے اسے بخش دیا۔'' صحابہ نے آپ سے پوچھا کیا مویشیوں کی خدمت کا بھی اجر ملتا ہے؟ آپ نے فرمایا: ''ہر ذی روح کی خدمت سے اجر ملتا ہے۔''

٣٨٤ـ حَدَّثَنَا إِسْمٰعِيْلُ قَالَ: حَدَّثَنِي مَالِكٌ، عَنْ نَافِعٍ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عُمَرَ، أَنَّ رَسُوْلَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: عُذِّبَتِ امْرَأَةٌ فِي هِرَّةٍ حَبَسَتْهَا حَتّٰى مَاتَتْ جُوْعًا فَدَخَلَتْ فِيْهَا النَّارَ يُقَالُ وَاللهُ أَعْلَمُ: لَا أَنْتِ أَطْعَمْتِهَا وَلَا سَقَيْتِهَا حِيْنَ حَبَسْتِيْهَا وَلَا أَنْتِ أَرْسَلْتِيْهَا فَأَكَلَتْ مِنْ خَشَاشِ الْأَرْضِ.

ترجمہ: حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''ایک عورت کو عذاب

ہوا کیونکہ اس نے بلی کو بند کر لیا تھا حتیٰ کہ وہ بھوکی مر گئی۔ چنانچہ اسی وجہ سے وہ دوزخ میں گئی۔ اللہ بہتر جانتا ہے۔ کہتے ہیں کہ (اسے کہا جائے گا) نہ تو نے اسے کھانے کو دیا' نہ پینے کو اور قید کئے رکھا' اسے چھوڑا بھی نہیں کہ کیڑے مکوڑے ہی کھا لیتی۔"

۳۸۵۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عُقْبَةَ قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عُثْمَانَ الْقُرَشِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا حُرَيْزٌ قَالَ: حَدَّثَنَا حِبَّانُ بْنُ زَيْدٍ الشَّرْعَبِيُّ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: ارْحَمُوا تُرْحَمُوا، وَاغْفِرُوا يَغْفِرِ اللّٰهُ لَكُمْ، وَيْلٌ لِأَقْمَاعِ الْقَوْلِ: وَيْلٌ لِلْمُصِرِّينَ الَّذِينَ يُصِرُّونَ عَلَى مَا فَعَلُوا وَهُمْ يَعْلَمُونَ.

ترجمہ: حضرت عبداللہ بن عمرو بن عاص رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: "رحم کرو' تم پر رحم کیا جائے گا' لوگوں کو معاف کرو اللہ تم کو معاف فرمائے گا' ان لوگوں کے لئے دوزخ ہے جن کا ہر کام قیف (تیل ڈالنے والی) کی طرح بے فائدہ ہے (تیل ڈال کر قیف خالی ہو جاتی ہے)' ان لوگوں کے لئے دوزخ ہے جو جان بوجھ کر بُرائی پر اصرار کرتے ہیں۔"

۳۸۶۔ حَدَّثَنَا مَحْمُودٌ قَالَ: حَدَّثَنَا يَزِيدُ قَالَ: أَخْبَرَنَا الْوَلِيدُ بْنُ جَمِيلٍ بِالْكِنْدِيِّ، عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ، عَنْ أَبِي أُمَامَةَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَنْ رَحِمَ وَلَوْ ذَبِيحَةً رَحِمَهُ اللّٰهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ.

ترجمہ: حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: "جو رحم سے کام لے اگرچہ وہ جانور کو ذبح کرنے سے ملے تو اللہ تعالیٰ قیامت میں اس پر رحم کرے گا۔"

۱۷۷۔ بَابُ أَخْذِ الْبَيْضِ مِنَ الْحُمَّرَةِ (چڑیا کے انڈے پکڑنا)

۳۸۷۔ حَدَّثَنَا طَلْقُ بْنُ غَنَّامٍ قَالَ: حَدَّثَنَا الْمَسْعُودِيُّ، عَنِ الْحَسَنِ بْنِ سَعْدٍ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ، أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَزَلَ مَنْزِلًا فَأَخَذَ رَجُلٌ بَيْضَ حُمَّرَةٍ فَجَاءَتْ تَرِفُّ عَلَى رَأْسِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ: أَيُّكُمْ فَجَعَ هٰذِهِ بِبَيْضَتِهَا؟ فَقَالَ رَجُلٌ: يَا رَسُولَ اللّٰهِ! أَنَا أَخَذْتُ بَيْضَتَهَا فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ارْدُدْهُ رَحْمَةً لَهَا.

ترجمہ: حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ ایک مقام پر تشریف لے گئے تو ایک آدمی نے چڑیا

کے انڈے پکڑ لیے۔ وہ حضور ﷺ کے سر انور پر پھڑ پھڑانے لگی۔ ارشاد فرمایا: "اس کے انڈے پہلے کر کس نے اسے غمزدہ کیا ہے؟" ایک شخص نے عرض کی یا رسول اللہ! میں نے پکڑے ہیں۔ آپ نے فرمایا: "اس پر رحم کرتے ہوئے انڈے واپس کر دو۔"

۱۷۸۔ بَابُ الطَّيْرُ فِي الْقَفَصِ (جانور کو پنجرے میں بند کرنا)

۳۸۸۔ حَدَّثَنَا عَارِمٌ قَالَ: حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ، عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ قَالَ: كَانَ ابْنُ الزُّبَيْرِ بِمَكَّةَ وَأَصْحَابُ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَحْمِلُونَ الطَّيْرَ فِي الْأَقْفَاصِ.

ترجمہ: حضرت ہشام بن عروہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ حضرت عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہ مکہ میں ہوتے تھے ان دنوں نبی کریم ﷺ کے صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین جانور پنجروں میں ڈال کر اٹھا لیا کرتے تھے۔

۳۸۹۔ حَدَّثَنَا مُوسَى قَالَ: حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ الْمُغِيرَةِ، عَنْ ثَابِتٍ، عَنْ أَنَسٍ قَالَ: دَخَلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَرَأَى ابْنًا لِأَبِي طَلْحَةَ يُقَالُ لَهُ أَبُو عُمَيْرٍ وَكَانَ لَهُ نُغَيْرٌ بِهِ فَقَالَ: يَا أَبَا عُمَيْرٍ مَا فَعَلَ أَوْ أَيْ النُّغَيْرُ؟

ترجمہ: حضرت انس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ حضور ﷺ تشریف لے گئے اور حضرت ابوطلحہ رضی اللہ عنہ کے لڑکے کو دیکھا جسے ابو عمیر رضی اللہ عنہ کہتے تھے، اس کے پاس ایک بلبل تھی جس کے ساتھ وہ کھیلا کرتا تھا، (وہ مر گئی) آپ نے فرمایا: "اے ابو عمیر! تمہارے ساتھ نغیر (چڑیا یا بلبل) نے کیا کیا؟"

۱۷۹۔ بَابٌ يُنْمِي خَيْرًا بَيْنَ النَّاسِ (بھلائی کو عام کرنا اور پھیلانا)

۳۹۰۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ صَالِحٍ قَالَ: حَدَّثَنِي اللَّيْثُ قَالَ: حَدَّثَنِي يُونُسُ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ: أَخْبَرَنِي حُمَيْدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ، أَنَّ أُمَّهُ أُمَّ كُلْثُومٍ ابْنَةَ عُقْبَةَ بْنِ أَبِي مُعَيْطٍ، أَخْبَرَتْهُ أَنَّهَا سَمِعَتْ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: لَيْسَ الْكَذَّابُ الَّذِي يُصْلِحُ بَيْنَ النَّاسِ فَيَقُولُ خَيْرًا أَوْ يُنْمِي خَيْرًا. قَالَتْ: وَلَمْ أَسْمَعْهُ يُرَخِّصُ فِي شَيْءٍ مِمَّا يَقُولُ النَّاسُ مِنَ الْكَذِبِ إِلَّا فِي ثَلَاثٍ: الْإِصْلَاحُ بَيْنَ النَّاسِ، وَحَدِيثُ الرَّجُلِ امْرَأَتَهُ، وَحَدِيثُ الْمَرْأَةِ زَوْجَهَا.

ترجمہ: حضرت حمید بن عبدالرحمٰن رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میری والدہ اُم کلثوم بنت عقبہ بن ابی معیط رضی اللہ

عنہا نے مجھے بتایا کہ انہوں نے رسول اللہ ﷺ کا یہ فرمان سنا: ''لوگوں میں صلح و آشتی کرانے والا جھوٹا نہیں ہوتا' وہ تو بھلائی کی بات کرتا اور اسے عام کرتا ہے۔'' وہ کہتی ہیں کہ آپ کسی موقع پر کذب بیانی کی اجازت نہ دیتے تھے' ہاں ضرورت پڑنے پر تین مقام ایسے ہیں جہاں جھوٹ کی اجازت ہے' اگر جھوٹ سے لوگوں میں صلح کی صورت نکلتی ہو' آدمی کو (اصلاح کے لئے) اپنی بیوی سے' بیوی کو اپنے شوہر سے جھوٹ بولنے کی اجازت دیتے۔ (بشرطیکہ ان میں صلح وصفائی ہو سکے)۔

١٨٠۔ بَابٌ لَا يَصْلُحُ الْكِذْبُ (جھوٹ اصلاح نہیں کرتا)

۳۹۱۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ دَاوُدَ، عَنِ الْأَعْمَشِ، عَنْ أَبِي وَائِلٍ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: عَلَيْكُمْ بِالصِّدْقِ فَإِنَّ الصِّدْقَ يَهْدِي إِلَى الْبِرِّ وَإِنَّ الْبِرَّ يَهْدِي إِلَى الْجَنَّةِ وَإِنَّ الرَّجُلَ يَصْدُقُ حَتَّى يُكْتَبَ عِنْدَ اللّٰهِ صِدِّيقًا وَإِيَّاكُمْ وَالْكِذْبَ فَإِنَّ الْكِذْبَ يَهْدِي إِلَى الْفُجُورِ، وَالْفُجُورُ يَهْدِي إِلَى النَّارِ وَإِنَّ الرَّجُلَ لَيَكْذِبُ حَتَّى يُكْتَبَ عِنْدَ اللّٰهِ كَذَّابًا.

ترجمہ: حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ نبی کریم ﷺ سے روایت کرتے ہیں کہ آپ نے ارشاد فرمایا: ''سچائی کا دامن مضبوطی سے تھامے رکھو کیونکہ سچائی سے نیک کام کی راہ ہموار ہوتی ہے اور نیکی آخرکار جنت میں لے جاتی ہے' آدمی جب سچائی پر قائم ہوتا ہے تو اللہ کے ہاں اسے صدیق کہا جانے لگتا ہے' لہٰذا جھوٹ سے بچو کیونکہ جھوٹ بے عملی کے لئے تیار کرتا ہے اور پھر بے عملی انسان کو جہنم میں لے جاتی ہے۔ نیز جھوٹ بولنے پر انسان اللہ کے ہاں کذاب کے نام سے جانا جاتا ہے۔''

۳۹۲۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ قَالَ: حَدَّثَنَا جَرِيرٌ، عَنِ الْأَعْمَشِ، عَنْ مُجَاهِدٍ، عَنْ أَبِي مَعْمَرٍ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ: لَا يَصْلُحُ الْكَذِبُ فِي جِدٍّ وَلَا هَزْلٍ وَلَا أَنْ يَعِدَ أَحَدُكُمْ وَلَدَهُ شَيْئًا ثُمَّ لَا يُنْجِزُ لَهُ.

ترجمہ: حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ کسی سنجیدگی اور مزاح میں جھوٹ کارآمد نہیں ہوتا اور یہ بھی مناسب نہیں ہوتا کہ انسان اپنے بیٹے سے ایسا وعدہ کرے جسے پورا نہ کر سکے۔

١٨١۔ بَابُ الَّذِي يَصْبِرُ عَلَى أَذَى النَّاسِ (لوگوں کی ایذاء رسانی پر صبر کرنا)

۳۹۳۔ حَدَّثَنَا آدَمُ قَالَ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، عَنِ الْأَعْمَشِ، عَنْ يَحْيَى بْنِ وَثَّابٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: الْمُؤْمِنُ الَّذِي يُخَالِطُ النَّاسَ وَيَصْبِرُ عَلَى أَذَاهُمْ، خَيْرٌ مِنَ الَّذِي لَا يُخَالِطُ

النَّاسَ وَلَا يَصْبِرُ عَلَى أَذَاهُمْ.

ترجمہ: حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: "مومن وہ ہوتا ہے
لوگوں میں گھل مل کر رہے اور ان سے پہنچنے والی تکالیف پر صبر کرے اور ایسا شخص بہتر نہیں ہوتا جو لوگوں سے میل
جول نہیں رکھتا اور ان سے پہنچنے والی تکلیف پر صبر نہیں کرتا۔"

۱۸۲۔ بَابُ الصَّبْرُ عَلَى الْأَذىٰ (ہر تکلیف پر صبر کرنا)

۳۹۴۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ قَالَ: حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ، عَنْ سُفْيَانَ قَالَ: حَدَّثَنِي الْأَعْمَشُ، عَنْ سَعِيدِ
جُبَيْرٍ، عَنْ أَبِي عَبْدِ الرَّحْمٰنِ السُّلَمِيِّ، عَنْ أَبِي مُوسَى، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: لَيْسَ أَحَدٌ أَوْ لَيْ
شَيْءٌ أَصْبَرَ عَلَى أَذًى يَسْمَعُهُ مِنَ اللّٰهِ عَزَّوَجَلَّ إِنَّهُمْ لَيَدْعُونَ لَهُ وَلَدًا وَإِنَّهُ لَيُعَافِيهِمْ وَيَرْزُقُهُمْ.

ترجمہ: حضرت ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: "ایسا کوئی شخص (یا فرمایا ایسی کوئی ش
نہیں جو تکلیف دہ بات سن کر اللہ سے زیادہ صبر کا مظاہرہ کرتا ہو' دیکھئے لوگ تو اسے بیٹے کا باپ بناتے ہیں لیکن
انہیں معاف فرما دیتا ہے بلکہ روزی تک دیئے جاتا ہے۔"

۳۹۵۔ حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ حَفْصٍ قَالَ: حَدَّثَنَا أَبِي قَالَ: حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ قَالَ: سَمِعْتُ شَقِيقًا يَقُولُ: قَ
عَبْدُ اللّٰهِ: قَسَمَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قِسْمَةً كَبَعْضِ مَا كَانَ يَقْسِمُ فَقَالَ: رَجُلٌ مِنَ الْأَنْصَارِ: وَا
إِنَّهَا لَقِسْمَةٌ مَا أُرِيدُ بِهَا وَجْهَ اللّٰهِ عَزَّوَجَلَّ قُلْتُ أَنَا لَأَقُولَنَّ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَتَيْتُهُ وَهُوَ
أَصْحَابِهِ فَسَارَرْتُهُ فَشَقَّ ذٰلِكَ عَلَيْهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَتَغَيَّرَ وَجْهُهُ وَغَضِبَ حَتّٰى وَدِدْتُ أَنِّي لَمْ أَ
أَخْبَرْتُهُ ثُمَّ قَالَ: قَدْ أُوذِيَ مُوسَى بِأَكْثَرَ مِنْ ذٰلِكَ فَصَبَرَ.

ترجمہ: حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے حسب عادت کوئی چیز تقسیم فرمائی تو انصار
سے ایک شخص نے کہہ دیا' بخدا یہ ایسی تقسیم ہوئی ہے کہ جس پر اللہ خوش نہیں ہوگا۔ میں نے کہا' میں یہ بات
کریم ﷺ کو بتاتا ہوں چنانچہ میں آپ کی خدمت میں حاضر ہوا اور رازدارانہ طریقے سے آپ کو یہ بات بتا د
آپ نے اسے بُرا محسوس فرمایا' چہرہ کا رنگ بدل گیا اور آپ سخت ناراض دکھائی دیئے۔ میں نے سوچا کہ میں
بات گوش گزار نہ کرتا تو اچھا تھا۔ پھر خود ہی ارشاد فرمایا کہ "حضرت موسیٰ علیہ السلام کو اس سے بھی زیادہ تکلیف
پہنچی تھی لیکن انہوں نے صبر سے کام لیا تھا۔" (لہٰذا میں بھی صبر کرتا ہوں)

۱۸۳۔ بَابُ إِصْلَاحُ ذَاتِ الْبَيْنِ (لوگوں کی اصلاح کرنا' درست راہ پر ڈالنا)

۳۹۱۔ حَدَّثَنَا صَدَقَةُ قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ، عَنِ الْأَعْمَشِ، عَنْ عَمْرِو ابْنِ مُرَّةَ، عَنْ سَالِمِ بْنِ أَبِي الْجَعْدِ، عَنْ أُمِّ الدَّرْدَاءِ، عَنْ أَبِي الدَّرْدَاءِ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: أَلَا أُنَبِّئُكُمْ بِدَرَجَةٍ أَفْضَلَ مِنَ الصَّلَاةِ وَالصِّيَامِ وَالصَّدَقَةِ؟ قَالُوا: بَلَى قَالَ: صَلَاحُ ذَاتِ الْبَيْنِ وَفَسَادُ ذَاتِ الْبَيْنِ هِيَ الْحَالِقَةُ.

ترجمہ: حضرت ابوالدرداء رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: ''کیا میں تمہیں ایسا درجہ' مرتبہ نہ بتادوں جو نماز' روزہ اور صدقہ سے بھی بڑھ کر ہے؟'' صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے عرض کی' ہاں بتایئے۔ آپ نے فرمایا: ''آپس میں صلح صفائی سے رہنا (یہ ایسا مرتبہ ہے جو سب سے زیادہ ہے) اور آپس میں ناچاکی سب سے بڑی مصیبت ہوتی ہے۔'' (اس سے سب کچھ تباہ و برباد ہو جاتا ہے)

۳۹۲۔ حَدَّثَنَا مُوسَى قَالَ: حَدَّثَنَا عَبَّادُ بْنُ الْعَوَّامِ قَالَ: أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ بْنُ الْحُسَيْنِ، عَنِ الْحَكَمِ، عَنْ مُجَاهِدٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ: اتَّقُوا اللّٰهَ وَأَصْلِحُوا ذَاتَ بَيْنِكُمْ.[1] قَالَ: هٰذَا تَحْرِيجٌ مِنَ اللّٰهِ عَلَى الْمُؤْمِنِينَ أَنْ يَتَّقُوا اللّٰهَ وَأَنْ يُصْلِحُوا ذَاتَ بَيْنِهِمْ.

ترجمہ: حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما اس آیت کے بارے میں فرماتے ہیں اِتَّقُوا اللّٰهَ وَاَصْلِحُوا ذَاتَ بَيْنِكُمْ. ''اللہ سے ڈرو اور آپس میں صلح صفائی سے رہو۔'' کہ اس میں اللہ تعالیٰ کی طرف سے مسلمانوں پر زور دیا گیا ہے کہ اللہ سے خوف رکھیں اور باہمی صلح صفائی سے کام لیں۔

۱۸۴۔ بَابُ إِذَا كَذَبْتَ لِرَجُلٍ هُوَ لَكَ مُصَدِّقٌ

(ایسے آدمی سے جھوٹ بولنا جو تمہیں سچا سمجھے)

۳۹۳۔ حَدَّثَنَا حَيْوَةُ بْنُ شُرَيْحٍ قَالَ: حَدَّثَنَا بَقِيَّةُ، عَنْ ضُبَارَةَ بْنِ مَالِكٍ الْحَضْرَمِيِّ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ جُبَيْرِ بْنِ نُفَيْرٍ، أَنَّ أَبَاهُ حَدَّثَهُ، أَنَّ سُفْيَانَ بْنَ أَسِيدٍ الْحَضْرَمِيَّ حَدَّثَهُ، أَنَّهُ سَمِعَ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: كَبُرَتْ خِيَانَةً أَنْ تُحَدِّثَ أَخَاكَ حَدِيثًا هُوَ لَكَ مُصَدِّقٌ وَأَنْتَ لَهُ كَاذِبٌ.

ترجمہ: حضرت سفیان بن اسید حضرمی رضی اللہ عنہ نے حضور ﷺ سے سنا کہ آپ نے فرمایا: ''یہ سب سے بڑی خیانت شمار ہوتی ہے کہ تم کسی مسلمان بھائی سے جھوٹی بات کہہ دو اور وہ پھر بھی تمہیں سچا جانتا ہو۔''

---

[1] سورہ الانفال: آیت ۱

سے تعلق رکھتے تھے۔ ان دونوں سے کہا: تمہیں قسم ہے کہ مجھے سیّدہ رضی اللہ عنہا کے پاس لے چلو کیونکہ ان کے
لئے مناسب نہ تھا کہ قطع رحمی کے بارے میں قسم کھالیں۔ حضرت مسور اور عبدالرحمٰن رضی اللہ عنہما ابن زبیر رضی
اللہ عنہما کو چادروں میں چھپا کر سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کے ہاں پہنچے اور اجازت مانگی عرض کی: السلام علیک
رحمتہ اللہ و برکاتہ! کیا ہم اندر آ سکتے ہیں؟ سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا: آ جاؤ' دونوں نے پھر عرض کی ا
اُم المؤمنین رضی اللہ عنہا! ہم سب آ سکتے ہیں؟ انہوں نے ہاں کر دی لیکن انہیں ابن زبیر رضی اللہ عنہما کے بار
میں پتہ نہ چل سکا کہ ساتھ ہیں' وہ اندر گئے تو پردے میں ابن زبیر رضی اللہ عنہ بھی چلے گئے۔ سیّدہ رضی اللہ
سے معافی مانگنے لگے اور روتے ہوئے قسمیں دینا شروع کر دیں' ساتھ ہی مسور اور عبدالرحمٰن رضوان اللہ
اجمعین نے قسمیں دے کر عرض کی کہ ان سے کلام کریں اور معافی دے دیں اور یہ بھی عرض کی کہ آپ جانتی
ہیں کہ کسی مسلمان کو یہ زیب نہیں دیتا کہ اپنے بھائی کے ساتھ تعلق تین راتوں سے زیادہ تک چھوڑے رکھے
حضرت عوف رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ جب ان کی عجز و انکساری انتہا کو پہنچ گئی تو سیّدہ رضی اللہ عنہا نے ان
روتے ہوئے بات چیت شروع فرما دی پھر کہا کہ میں نے تو شدید قسم کی قسم کھا لی ہے لیکن دونوں شدید اصرار
جا رہے تھے حتیٰ کہ سیّدہ رضی اللہ عنہا' ابن زبیر رضی اللہ عنہما سے بولنے لگیں اور رضامند ہو گئیں اور پھر اپنی اس
کے سلسلے میں چالیس غلام آزاد کر دیئے۔ بعد ازاں آپ جب بھی اس قسم کو یاد کرتیں تو اتنا روتیں کہ آنسوؤں
آپ کا دوپٹہ تر ہو جاتا۔

۱۸۹۔ بَابٌ هِجْرَةُ الْمُسْلِمِ (مسلمان بھائی سے تعلق توڑ لینا)

۴۰۳۔ حَدَّثَنَا إِسْمٰعِيلُ قَالَ: حَدَّثَنِي مَالِكٌ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ، أَنَّ رَسُولَ
صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: لَا تَبَاغَضُوا، وَلَا تَحَاسَدُوا، وَلَا تَدَابَرُوا، وَكُونُوا، عِبَادَ اللّٰهِ إِخْوَانًا
يَحِلُّ لِمُسْلِمٍ أَنْ يَهْجُرَ أَخَاهُ فَوْقَ ثَلَاثِ لَيَالٍ.

ترجمہ: حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "آپس میں بغض نہ رکھو
حسد کیا کرو اور نہ ہی ایک دوسرے سے منہ موڑو اور (اے اللہ کے بندو) آپس میں بھائی بھائی بن کر رہو کسی
مسلمان کے لئے مناسب نہیں کہ اپنے بھائی کو تین راتوں سے زیادہ تک چھوڑے رکھے۔"

۴۰۴۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ صَالِحٍ قَالَ: حَدَّثَنِي اللَّيْثُ قَالَ: حَدَّثَنِي يُونُسُ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ

بْنِ يَزِيْدَ اللَّيْثِيِّ ثُمَّ الْجُنْدَعِيِّ، أَنَّ أَبَا أَيُّوبَ صَاحِبَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: أَخْبَرَهُ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: لَا يَحِلُّ لِأَحَدٍ أَنْ يَهْجُرَ أَخَاهُ فَوْقَ ثَلَاثِ لَيَالٍ يَلْتَقِيَانِ فَيَصُدُّ هٰذَا وَيَصُدُّ هٰذَا وَخَيْرُهُمَا الَّذِي يَبْدَأُ بِالسَّلَامِ.

ترجمہ: حضرت عطاء بن یزید لیثی جندعی رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''کسی بھی مسلمان کے لئے یہ مناسب نہیں کہ اپنے کسی بھائی کو مسلسل تین راتوں سے زیادہ تک چھوڑے رکھے کہ یہ اس سے منہ موڑے اور وہ اس سے' دونوں میں سے اچھا وہی شمار ہوگا جو پہلے سلام لے لے۔ (اور غصہ چھوڑ دے)''

۴۰۵۔ حَدَّثَنَا مُوْسٰى قَالَ: حَدَّثَنَا وُهَيْبٌ قَالَ: حَدَّثَنَا سُهَيْلٌ، عَنْ أَبِيْهِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: لَا تَبَاغَضُوْا، وَلَا تَنَافَسُوْا، وَكُوْنُوْا عِبَادَ اللّٰهِ إِخْوَانًا.

ترجمہ: حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بتاتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: ''آپس میں بغض نہ رکھو' نہ ہی ایک دوسرے سے (مال کے طمع میں) زیادتی کرو بلکہ اللہ کے بندو' آپس میں بھائی بھائی بن کر رہو۔''

۴۰۶۔ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سُلَيْمَانَ قَالَ: حَدَّثَنِي ابْنُ وَهْبٍ قَالَ: أَخْبَرَنِي عَمْرٌو، عَنْ يَزِيْدَ بْنِ أَبِي حَبِيْبٍ، عَنْ سِنَانَ بْنِ سَعْدٍ، عَنْ أَنَسٍ، أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: مَا تَوَادَّ اثْنَانِ فِي اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ أَوْ فِي الْإِسْلَامِ فَيُفَرِّقُ بَيْنَهُمَا أَوَّلُ ذَنْبٍ يُحْدِثُهُ أَحَدُهُمَا.

ترجمہ: حضرت انس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: ''جب دو مسلمان رضاء الٰہی یا اسلامی محبت کی بناء پر آپس میں پیار رکھتے ہیں' تو ایسا نہیں ہونا چاہئے کہ پہلی بار ان میں سے ایک کی کوتاہی جدائیوں کا سبب بن جائے۔''

۴۰۷۔ حَدَّثَنَا أَبُوْ مَعْمَرٍ قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَارِثِ، عَنْ يَزِيْدَ، عَنْ مُعَاذَةَ قَالَتْ: سَمِعْتُ هِشَامَ بْنَ عَامِرٍ الْأَنْصَارِيَّ ابْنَ عَمِّ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ، وَكَانَ قُتِلَ أَبُوْهُ يَوْمَ أُحُدٍ أَنَّهُ سَمِعَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: لَا يَحِلُّ لِمُسْلِمٍ أَنْ يُصَارِمَ مُسْلِمًا فَوْقَ ثَلَاثٍ، فَإِنَّهُمَا نَاكِبَانِ عَنِ الْحَقِّ مَا دَامَا عَلَى صِرَامِهِمَا وَأَنَّ أَوَّلَهُمَا فَيْئًا يَكُوْنُ كَفَّارَةً عَنْهُ سَبْقُهُ بِالْفَيْءِ وَإِنْ مَاتَا عَلَى صِرَامِهِمَا لَمْ يَدْخُلَا الْجَنَّةَ جَمِيْعًا أَبَدًا وَإِنْ سَلَّمَ عَلَيْهِ فَأَبَى أَنْ يَقْبَلَ تَسْلِيْمَهُ وَسَلَامَهُ رَدَّ عَلَيْهِ الْمَلَكُ وَرَدَّ عَلَى الْآخَرِ الشَّيْطَانُ.

ترجمہ: حضرت معاذہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں کہ میں نے ہشام بن عامر انصاری رضی اللہ عنہ (حضرت انس رضی

اللہ عنہ کے چچا زاد بھائی) سے سنا' (ان کے والد یوم احد کو شہید ہو گئے تھے) انہوں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا
فرمایا: ''مسلمان کے لئے یہ مناسب نہیں کہ کسی بھائی کو تین دن سے زیادہ تک چھوڑے رکھے کیونکہ وہ جب تک
قطع تعلق رکھیں گے' اللہ تعالیٰ سے بھی ہٹے رہیں گے' دونوں میں سے فائدہ میں وہ رہے گا جو صلح کی ابتداء کرے
گا' اس سے اس کی کوتاہی کی تلافی بھی ہو جائے گی اور اگر (خدانخواستہ) اسی قطع تعلق ہی کے دوران فوت ہو گئے
تو (قطع تعلق کو جائز جاننے کی صورت میں) کبھی جنت میں داخل نہ ہو سکیں گے' ہاں اگر دونوں میں سے ایک نے
سلام (بغرض صلح) کہہ دیا اور دوسرے نے جواب نہ دیا تو اس کے سلام کا جواب فرشتہ دے دے گا اور شیطان
دوسرے کا انکار اس کے منہ پر مارے گا۔''

۴۰۸۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَلَامٍ قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدَةُ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: إِنِّي لَأَعْرِفُ غَضَبَكِ وَرِضَاكِ. قَالَتْ قُلْتُ: وَكَيْفَ تَعْرِفُ ذٰلِكَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ؟ قَالَ: إِنَّكِ إِذَا كُنْتِ رَاضِيَةً، قُلْتِ: بَلٰى وَرَبِّ مُحَمَّدٍ وَإِذَا كُنْتِ سَاخِطَةً قُلْتِ: لَا وَرَبِّ إِبْرَاهِيمَ. قَالَتْ قُلْتُ: أَجَلْ لَسْتُ أُهَاجِرُ إِلَّا اسْمَكَ.

ترجمہ: حضرت سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ ''اے عائشہ! میں تیری ناراضگی اور رضامندی پہچان لیا کرتا ہوں۔'' انہوں نے عرض کی آپ کیسے پہچان لیتے ہیں؟ آپ نے فرمایا: ''جب تمہاری رضامندی ہوتی ہے تو کہتی ہو بَلٰى وَرَبِّ مُحَمَّدٍ. ''جی ہاں! محمد ﷺ کے رب کی قسم آپ صحیح فرماتے ہیں۔'' جب ناراضگی ہوتی ہے تو تم یہ کہتی ہو لَا وَرَبِّ إِبْرَاهِيمَ. ''نہیں! ابراہیم علیہ السلام کے رب کی قسم!'' اس پر وہ کہنے لگیں آپ نے درست فرمایا! انکار کی حالت میں آپ کا اسم گرامی ترک کرنا ہی مناسب سمجھتی ہوں۔

۱۹۰۔ بَابُ مَنْ هَجَرَ أَخَاهُ سَنَةً (سال بھر کے لئے کسی مسلمان سے قطع تعلق)

۴۰۹۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ يَزِيدَ قَالَ: حَدَّثَنَا حَيْوَةُ قَالَ: حَدَّثَنِي أَبُو عُثْمَانَ الْوَلِيدُ بْنُ أَبِي الْوَلِيدِ الْمَدَنِيُّ، أَنَّ عِمْرَانَ بْنَ أَبِي أَنَسٍ حَدَّثَهُ، عَنْ أَبِي خِرَاشٍ السُّلَمِيِّ، أَنَّهُ سَمِعَ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: مَنْ هَجَرَ أَخَاهُ سَنَةً فَهُوَ كَسَفْكِ دَمِهِ.

ترجمہ: حضرت ابوخراش سلمی رضی اللہ عنہ نے حضور ﷺ سے سن کر بتایا' آپ نے فرمایا: ''جس نے اپنے بھائی سے سال بھر تک قطع تعلق رکھا تو یہ اس کے لئے ایسے ہوگا جیسے اس کو قتل کر دیا۔''

۴۱۰۔ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي مَرْيَمَ قَالَ: أَخْبَرَنَا يَحْيَى بْنُ أَيُّوبَ قَالَ: حَدَّثَنِي الْوَلِيدُ بْنُ أَبِي الْوَلِيدِ الْمَدَنِيُّ أَنَّ عِمْرَانَ بْنَ أَبِي أَنَسٍ حَدَّثَهُ، أَنَّ رَجُلًا مِّنْ أَسْلَمَ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَدَّثَهُ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: هِجْرُ الْمُؤْمِنِ سَنَةً كَدَمِهِ. وَفِي الْمَجْلِسِ مُحَمَّدُ بْنُ الْمُنْكَدِرِ وَعَبْدُ اللّٰهِ بْنُ أَبِي عَتَّابٍ فَقَالَا: قَدْ سَمِعْنَا هٰذَا عَنْهُ.

ترجمہ: حضرت ولید بن ابوالولید مدنی رضی اللہ عنہ کو عمران بن ابوانس رضی اللہ عنہ نے بتایا کہ قبیلہ اسلم کے ایک صحابی رضی اللہ عنہ نے انہیں بتایا کہ نبی کریم ﷺ فرماتے ہیں: ''کسی مومن سے سال بھر کے لئے قطع تعلق ایسے ہوتا ہے جیسے اسے قتل کر دیا۔'' اس محفل میں محمد بن المنکدر رضی اللہ عنہ اور عبداللہ ابوعتاب رضی اللہ عنہ بھی موجود تھے انہوں نے تصدیق کرتے ہوئے کہا کہ ہم نے بھی اپنے استاد سے یہ حدیث سنی تھی۔

۱۹۱۔ بَابُ الْمُهْتَجِرَيْنِ (باہمی ناراضگی کرنے والوں کا حکم)

۴۱۱۔ حَدَّثَنَا إِسْمٰعِيلُ قَالَ: حَدَّثَنِي مَالِكٌ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَزِيدَ اللَّيْثِيِّ، عَنْ أَبِي أَيُّوبَ الْأَنْصَارِيِّ، أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: لَا يَحِلُّ لِمُسْلِمٍ أَنْ يَهْجُرَ أَخَاهُ فَوْقَ ثَلَاثَةِ أَيَّامٍ يَلْتَقِيَانِ فَيُعْرِضُ هٰذَا وَيُعْرِضُ هٰذَا وَخَيْرُهُمَا الَّذِي يَبْدَأُ بِالسَّلَامِ.

ترجمہ: حضرت ابوایوب انصاری رضی اللہ عنہ بتاتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''کسی مسلمان کے لئے یہ جائز نہیں کہ اپنے بھائی سے مسلسل تین دن تک قطع تعلق رکھے اور وہ بھی اس حد تک کہ یہ اس سے منہ موڑے رکھے اور وہ اس سے' ان دونوں میں سے بہتر وہ شمار ہوگا جو (صلح کی خاطر) پہلے سلام کہے۔''

۴۱۲۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَارِثِ، عَنْ يَزِيدَ، عَنْ مُعَاذَةَ أَنَّهَا سَمِعَتْ هِشَامَ بْنَ عَامِرٍ يَقُولُ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: لَا يَحِلُّ لِمُسْلِمٍ يُصَارِمُ مُسْلِمًا فَوْقَ ثَلَاثِ لَيَالٍ فَإِنَّهُمَا مَا صَارَمَا فَوْقَ ثَلَاثِ لَيَالٍ، فَإِنَّهُمَا نَاكِبَانِ عَنِ الْحَقِّ، مَا دَامَا عَلَى صِرَامِهِمَا وَإِنَّ أَوَّلَهُمَا فَيْئًا يَكُونُ كَفَّارَةً لَهُ سَبْقُهُ بِالْفَيْءِ وَإِنْ هُمَا مَاتَا عَلَى صِرَامِهِمَا لَمْ يَدْخُلَا الْجَنَّةَ جَمِيعًا.

ترجمہ: حضرت ہشام بن عامر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کی زبان سے سنا' فرمایا: ''مسلمان کے لئے جائز نہیں کہ اپنے بھائی کے ساتھ تین راتوں سے زیادہ تک ناراض رہے کیونکہ انہیں یہ زیب نہیں دیتا اور جب تک وہ ناراض رہیں گے تب تک وہ بھی اپنے حق راستے سے ہٹے رہیں گے' دونوں میں نفع

اسے ہوگا (اور یہ اس کی کوتاہی کا کفارہ ہوگا) جو صلح میں پہل کرے گا اور اگر وہ اسی ناراضگی میں فوت ہو گئے تو (قطع تعلق کو جائز جاننے کی صورت میں) جنت میں نہیں جا سکیں گے۔"

۱۹۲۔ بَابُ الشَّحْنَاءِ (دشمنی کا وبال)

۴۱۳۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَلَامٍ قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدَةُ قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَمْرٍو قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُو سَلَمَةَ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: لَا تَبَاغَضُوا، وَلَا تَحَاسَدُوا، وَكُونُوا عِبَادَ اللّٰهِ إِخْوَانًا.

ترجمہ: حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بتاتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: "باہم بغض نہ رکھو اور حسد نہ کرو بلکہ اللہ کے بندو آپس میں بھائی بھائی بن کر رہو۔"

۴۱۴۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ قَالَ: حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ حَفْصٍ قَالَ: حَدَّثَنَا أَبِي قَالَ: حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُو صَالِحٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: تَجِدُ مِنْ شَرِّ النَّاسِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ عِنْدَ اللّٰهِ ذَا الْوَجْهَيْنِ الَّذِي يَأْتِي هٰؤُلَاءِ بِوَجْهٍ وَهٰؤُلَاءِ بِوَجْهٍ.

ترجمہ: حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بتاتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: "(بروز قیامت) اللہ کے ہاں ایسا شخص ذُوالْوَجْهَيْنِ (دو چہروں والا، نہ اِدھر کا نہ اُدھر کا) کہلائے گا جو ایک طرف جس شکل میں جاتا ہے دوسری طرف اسی شکل میں نہیں جاتا بلکہ بدل جاتا ہے۔"

۴۱۵۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدٍ قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنْ هَمَّامٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: إِيَّاكُمْ وَالظَّنَّ أَكْذَبُ الْحَدِيثِ وَلَا تَنَاجَشُوا، وَلَا تَحَاسَدُوا، وَلَا تَبَاغَضُوا، وَلَا تَنَافَسُوا، وَلَا تَدَابَرُوا، وَكُونُوا عِبَادَ اللّٰهِ إِخْوَانًا.

ترجمہ: حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بتاتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "بدگمانی سے بچا کرو کیونکہ یہ سب سے بُری بات ہوتی ہے، ایک دوسرے کو دھوکا نہ دو، حسد نہ کرو، بغض سے کام نہ لو، ایک دوسرے سے (دنیوی طمع میں) اعراض نہ کرو اور نہ ہی ایک دوسرے سے پیٹھ نہ پھیرو بلکہ اللہ کے بندو! بھائی بھائی بن کر رہو۔"

۴۱۶۔ حَدَّثَنَا إِسْمٰعِيلُ قَالَ: حَدَّثَنِي مَالِكٌ، عَنْ سُهَيْلٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: تُفْتَحُ أَبْوَابُ الْجَنَّةِ يَوْمَ الْإِثْنَيْنِ وَيَوْمَ الْخَمِيسِ فَيُغْفَرُ لِكُلِّ عَبْدٍ لَا يُشْرِكُ بِاللّٰهِ

شَيْئًا إِلَّا رَجُلٌ كَانَتْ بَيْنَهُ وَبَيْنَ أَخِيهِ شَحْنَاءُ فَيُقَالُ: انْظُرُوا هٰذَيْنِ حَتّٰى يَصْطَلِحَا.

ترجمہ: حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کے مطابق رسول اللہ ﷺ فرماتے ہیں: "پیر اور جمعرات کو جنت کے دروازے کھول دیئے جاتے ہیں اور شرک نہ کرنے والے ہر بندے کی بخشش کر دی جاتی ہے مگر اس شخص کو بخشا نہیں جاتا جس کی کسی اور بھائی سے دشمنی ہو ان کے بارے میں حکم ہے کہ ان کی باہمی رضامندی تک انہیں مہلت دے دو۔"

۴۱۷۔ حَدَّثَنَا بِشْرٌ قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ قَالَ: أَخْبَرَنَا يُونُسُ، عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ: أَخْبَرَنِي أَبُو إِدْرِيسَ، أَنَّهُ سَمِعَ أَبَا الدَّرْدَاءِ يَقُولُ: أَلَا أُحَدِّثُكُمْ بِمَا هُوَ خَيْرٌ لَكُمْ مِنَ الصَّدَقَةِ وَالصِّيَامِ صَلَاحُ ذَاتِ الْبَيْنِ أَلَا وَإِنَّ الْبُغْضَةَ هِيَ الْحَالِقَةُ.

ترجمہ: حضرت ابوالدرداء رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: میں تمہیں ایسی بات نہ بتاؤں جو صدقہ اور روزہ رکھنے سے بہتر ہے؟ یہ آپس میں صلح و صفائی رکھنا ہے دیکھو! باہمی بغض تو ایک دوسرے کو مونڈ دینے والی چیز ہے۔

۴۱۸۔ حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ سُلَيْمَانَ قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُو شِهَابٍ، عَنْ كَثِيرٍ، عَنْ أَبِي فَزَارَةَ، عَنْ يَزِيدَ بْنِ الْأَصَمِّ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: ثَلَاثٌ مَنْ لَمْ يَكُنْ فِيهِ غُفِرَ لَهُ مَا سِوَاهُ لِمَنْ شَاءَ، مَنْ لَا يُشْرِكُ بِاللّٰهِ شَيْئًا وَلَمْ يَكُنْ سَاحِرًا يَتَّبِعُ السَّحَرَةَ وَلَمْ يَحْقِدْ عَلَى أَخِيهِ.

ترجمہ: حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "تین ایسی چیزیں ہیں کہ جس شخص میں نہ ہوں گی اس کے سوا اللہ تعالیٰ ان میں سے جسے چاہے بخش سکتا ہے ایسا شخص جو شرک کئے بغیر فوت ہو گیا' ایسا شخص جو جادو کرنے کے لئے جادوگروں کے پیچھے دوڑے اور ایسا شخص جس نے اپنے بھائی سے کینہ نہیں رکھا۔"

۱۹۳۔ بَابٌ إِنَّ السَّلَامَ يُجْزِئُ مِنَ الصَّرْمِ

(سلام کہہ دینے سے باہمی ناراضگی ختم ہو جاتی ہے)

۴۱۹۔ حَدَّثَنَا إِسْمٰعِيلُ بْنُ أَبِي أُوَيْسٍ قَالَ: حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ هِلَالِ بْنِ أَبِي هِلَالٍ مَوْلَى ابْنِ كَعْبٍ الْمَذْحِجِيِّ، عَنْ أَبِيهِ، أَنَّهُ سَمِعَ أَبَا هُرَيْرَةَ قَالَ: سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: لَا يَحِلُّ لِرَجُلٍ أَنْ يَهْجُرَ مُؤْمِنًا فَوْقَ ثَلَاثَةِ أَيَّامٍ فَإِذَا مَرَّتْ ثَلَاثَةُ أَيَّامٍ فَلْيَلْقَهُ فَلْيُسَلِّمْ عَلَيْهِ فَإِنْ رَدَّ عَلَيْهِ السَّلَامَ

نے یہ مشورہ اس لئے دیا ہے کہ ایک مرتبہ حضور ﷺ فرما رہے تھے: ''تم میں سے ہر ایک ذمہ دار شمار ہوتا ہے اور ہر ایک ہی سے اس کے ماتحت چیز کے بارے میں سوال ہوگا۔''

۱۹۶۔ بَابُ مَنْ كَرِهَ أَمْثَالَ السُّوْءِ (بری حالت سے گریز کرنا)

۴۲۲۔ حَدَّثَنَا أَبُوْ نُعَيْمٍ قَالَ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، عَنْ أَيُّوْبَ، عَنْ عِكْرِمَةَ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: لَيْسَ لَنَا مَثَلُ السَّوْءِ الْعَائِدُ فِيْ هِبَتِهٖ كَالْكَلْبِ يَرْجِعُ فِيْ قَيْئِهٖ.

ترجمہ: حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کہتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: ''میری نظر میں اس برائی جیسی کوئی بری مثال نہیں کہ انسان کوئی چیز دے کر واپس لے لے یہ تو ایسے ہے جیسے کتا قے کر کے کھا لے۔''

۱۹۷۔ بَابُ مَا ذُكِرَ فِي الْمَكْرِ وَالْخَدِيْعَةِ (مکر اور دھوکا کا حکم)

۴۲۳۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ الْحَجَّاجِ قَالَ: حَدَّثَنَا حَاتِمُ بْنُ إِسْمٰعِيْلَ قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُو الْأَسْبَاطِ الْحَارِثِيُّ وَاسْمُهٗ بِشْرُ بْنُ رَافِعٍ، عَنْ يَحْيٰى بْنِ أَبِيْ كَثِيْرٍ، عَنْ أَبِيْ سَلَمَةَ، عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اَلْمُؤْمِنُ غِرٌّ كَرِيْمٌ وَالْفَاجِرُ خَبٌّ لَئِيْمٌ.

ترجمہ: حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بتاتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''مومن دھوکا کھانے والا اور سادہ طبیعت والا ہوتا ہے جبکہ فاجر و فاسق انسان دغا باز اور کمینہ ہوتا ہے۔''

۱۹۸۔ بَابُ السِّبَابِ (گالی دینا)

۴۲۴۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ أُمَيَّةَ قَالَ: حَدَّثَنَا عِيْسٰى بْنُ مُوْسٰى، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ ابْنِ كَيْسَانَ، عَنْ عِكْرِمَةَ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ: أَسْتَبَّ رَجُلَانِ عَلٰى عَهْدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَسَبَّ أَحَدُهُمَا وَالْآخَرُ سَاكِتٌ وَالنَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جَالِسٌ ثُمَّ رَدَّ الْآخَرُ فَنَهَضَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقِيْلَ: نَهَضْتَ؟ قَالَ: نَهَضَتِ الْمَلَائِكَةُ فَنَهَضْتُ مَعَهُمْ إِنَّ هٰذَا مَا كَانَ سَاكِتًا رَدَّتِ الْمَلَائِكَةُ عَلَى الَّذِيْ سَبَّهٗ فَلَمَّا رَدَّ نَهَضَتِ الْمَلَائِكَةُ.

ترجمہ: حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ کے عہد مبارک میں دو آدمی گالی گلوچ پر اتر آئے ایک نے گالی دے دی مگر دوسرا خاموش رہا۔ نبی کریم ﷺ تشریف فرما تھے۔ پھر دوسرے نے بھی جواباً گالی

بھائی کی مدد کرے تو یہ صدقہ ہوگا۔ کسی کو پانی پلانا صدقہ ہے اور راستے سے رکاوٹ ہٹا دینا بھی صدقہ کہلاتا ہے۔

۲۰۰۔ بَابُ الْمُسْتَبَّانِ مَا قَالَا فَعَلَى الْأَوَّلِ

(گالی دینے والوں میں سے' بوجھ پہلے پر ہوگا)

۴۲۸۔ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ مُوسٰى قَالَ: حَدَّثَنَا إِسْمٰعِيلُ بْنُ جَعْفَرٍ قَالَ: حَدَّثَنَا الْعَلَاءُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: الْمُسْتَبَّانِ مَا قَالَا فَعَلَى الْبَادِي حَتّٰى يَعْتَدِيَ الْمَظْلُومُ.

ترجمہ: حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: ''دو شخص گالیاں دیں تو شروع کرنے والے کی زیادتی شمار ہوگی جب تک مظلوم جواب نہ دے۔''

۴۲۹۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ عِيسٰى قَالَ: حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ قَالَ: أَخْبَرَنِي عَمْرُو بْنُ الْحَارِثِ، عَنْ يَزِيدَ بْنِ أَبِي حَبِيبٍ، عَنْ سَعْدٍ، عَنْ أَنَسٍ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: الْمُسْتَبَّانِ مَا قَالَا فَعَلَى الْبَادِي حَتّٰى يَعْتَدِيَ الْمَظْلُومُ.

ترجمہ: حضرت انس رضی اللہ عنہ بتاتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: ''آپس میں گالیاں دینے والے جو کچھ کہیں سب کا گناہ ابتداء کرنے والے کو ہوگا جب تک مظلوم جواب نہ دے۔''

۴۳۰۔ حَدَّثَنَا وَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: أَتَدْرُونَ مَا الْعَضْهُ. قَالُوا: اللّٰهُ وَرَسُولُهُ أَعْلَمُ. قَالَ: نَقْلُ الْحَدِيثِ مِنْ بَعْضِ النَّاسِ إِلٰى بَعْضٍ لِيُفْسِدُوا بَيْنَهُمْ.

ترجمہ: نبی کریم ﷺ نے فرمایا: ''تم جانتے ہو کہ بہتان کسے کہا جاتا ہے؟'' صحابہ کرام نے عرض کی کہ اللہ اور اس کے رسول ﷺ جانیں۔ آپ نے فرمایا: ''ایک شخص کی بات سن کر دوسرے تک اس ارادے سے لے جانا کہ وہ دونوں آپس میں جھگڑنے لگیں۔''

۴۳۱۔ وَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: إِنَّ اللّٰهَ عَزَّ وَجَلَّ أَوْحٰى إِلَيَّ أَنْ تَوَاضَعُوا وَلَا يَبْغِ بَعْضُكُمْ عَلٰى بَعْضٍ.

ترجمہ: نبی کریم ﷺ نے فرمایا: ''اللہ تعالیٰ نے میری طرف وحی فرمائی ہے کہ لوگ آپس میں رواداری سے رہیں

ترجمہ: حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ کے مطابق نبی کریم ﷺ نے فرمایا: ''جو شخص علم ہوتے ہوئے کسی اور ک
باپ ظاہر کرتا ہے تو اس نے (گویا) کفر کیا اور جو ایسی قوم میں ہونے کا دعویٰ کرے جس میں نہیں ہے تو و
لے کہ اس کا ٹھکانہ جہنم ہے' جو کسی کو کافر کہہ کر بلائے یا دشمن خدا کہے' حالانکہ وہ ایسا نہیں ہے تو یہ الفاظ
والے کی طرف چلے جائیں گے۔''

۴۳۹۔ حَدَّثَنَا عُمَرُ قَالَ: حَدَّثَنَا أَبِي قَالَ: حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ قَالَ: حَدَّثَنَا عَدِيُّ بْنُ ثَابِتٍ قَالَ: سَمِ
سُلَيْمَانَ بْنَ صُرَدٍ رَجُلٌ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: اسْتَبَّ رَجُلَانِ عِنْدَ النَّبِيِّ
اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَغَضِبَ أَحَدُهُمَا فَاشْتَدَّ غَضَبُهُ حَتّٰى انْتَفَخَ وَجْهُهُ وَتَغَيَّرَ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ
وَسَلَّمَ: إِنِّي لَأَعْلَمُ كَلِمَةً لَوْ قَالَهَا لَذَهَبَ عَنْهُ الَّذِي يَجِدُ. فَانْطَلَقَ إِلَيْهِ الرَّجُلُ فَأَخْبَرَهُ بِقَوْلِ النَّبِيِّ
اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَالَ: تَعَوَّذْ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيمِ وَقَالَ: أَتُرٰى بِي بَأْسًا أَمَجْنُونٌ أَنَا؟ اِذْهَبْ.

ترجمہ: حضرت عدی بن ثابت رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میں نے صحابی رسول ﷺ حضرت سلیمان بن صرد
اللہ عنہ سے سنا' انہوں نے کہا: دو آدمیوں نے نبی کریم ﷺ کے پاس باہم گالیاں دیں' ایک کو بہت غصہ آ
کہ غصے سے اس کا منہ پھول گیا اور رنگ تبدیل ہو گیا۔ یہ دیکھ کر آپ نے فرمایا: ''میں ایسا لفظ جانتا ہوں ک
وہ کہہ لے تو اس کی ناراضگی نہیں رہے گی۔'' ایک آدمی اس کے پاس گیا اور اسے بتایا کہ رسول اللہ ﷺ
فرمایا ہے اور کہا: اعوذ باللّٰہ من الشیطٰن الرجیم پڑھو' اس نے کہا تم مجھ میں بے مقصد ناراضگی دیکھ رہے
کیا میں دیوانہ ہوں؟ چلے جاؤ۔

۴۴۰۔ حَدَّثَنَا خَلَّادُ بْنُ يَحْيٰى قَالَ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، عَنْ يَزِيدَ بْنِ أَبِي زِيَادٍ، عَنْ عَمْرِو بْنِ سَلَمَةَ،
عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ: مَا مِنْ مُسْلِمَيْنِ إِلَّا بَيْنَهُمَا مِنَ اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ سِتْرٌ فَإِذَا قَالَ أَحَدُهُمَا لِصَاحِبِهِ كَلِمَةً
فَقَدْ خَرَقَ سِتْرَ اللّٰهِ وَإِذَا قَالَ أَحَدُهُمَا لِلْآخَرِ: أَنْتَ كَافِرٌ كَفَرَ أَحَدُهُمَا.

ترجمہ: حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: کوئی سے دو مسلمانوں کے درمیان اللہ تعالیٰ کی طرف سے
پردہ ہوتا ہے تو جب ایک بھائی اپنے ساتھی کو ترک کرنے کا لفظ بولتا ہے تو گویا وہ اللہ کے ڈالے اس پردہ کو
دیتا ہے اور جب ایک شخص دوسرے کو کہتا ہے ''تم کافر ہو'' تو پھر دونوں میں سے ایک کافر ہو جاتا ہے۔
یقین سے کہا جائے)

۲۰۳۔ بَابُ مَنْ لَمْ يُوَاجِهِ النَّاسَ بِكَلَامِهِ (کسی کو براہ راست گالی وغیرہ نہ دینا)

۴۴۱۔ حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ حَفْصٍ قَالَ: حَدَّثَنَا أَبِي قَالَ: حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ قَالَ: حَدَّثَنَا مُسْلِمٌ، عَنْ مَسْرُوقٍ قَالَ: قَالَتْ عَائِشَةُ: صَنَعَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ شَيْئًا فَرَخَّصَ فِيهِ فَتَنَزَّهَ عَنْهُ قَوْمٌ فَبَلَغَ ذٰلِكَ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَخَطَبَ فَحَمِدَ اللّٰهَ ثُمَّ قَالَ: مَا بَالُ أَقْوَامٍ يَتَنَزَّهُونَ عَنِ الشَّيْءِ أَصْنَعُهُ؟ فَوَاللّٰهِ إِنِّي لَأَعْلَمُهُمْ بِاللّٰهِ وَأَشَدُّهُمْ لَهُ خَشْيَةً.

ترجمہ: حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے بتایا کہ نبی کریم ﷺ نے ایک کام کیا' اس میں سب کو کچھ لچک دی تو کچھ لوگوں نے اس پر عمل میں ڈھیل کر دی۔ (لچک سے فائدہ اٹھایا) یہ بات حضور ﷺ تک پہنچی تو آپ نے خطبہ دیا' حمد وثناء الٰہی کی اور فرمایا: ''ایسے لوگوں کا کیا حال ہے جب میں کوئی کام کروں تو وہ اعراض کرنے لگیں' بخدا میں اللہ کو ان سے زیادہ جانتا اور ان سے زیادہ اس کا خوف رکھتا ہوں۔''

۴۴۲۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ الْمُبَارَكِ قَالَ: حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ، عَنْ سَلْمٍ الْعَلَوِيِّ، عَنْ أَنَسٍ قَالَ: كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا يُوَاجِهُ الرَّجُلَ بِشَيْءٍ يَكْرَهُهُ فَدَخَلَ عَلَيْهِ يَوْمًا رَجُلٌ وَعَلَيْهِ أَثَرُ صُفْرَةٍ فَلَمَّا قَامَ قَالَ لِأَصْحَابِهِ: لَوْ غَيَّرَ أَوْ نَزَعَ هٰذِهِ الصُّفْرَةَ.

ترجمہ: حضرت انس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ بہت کم ایسا ہوتا کہ کسی کو براہ راست ٹوکتے۔ چنانچہ ایک دن آپ کے پاس ایک شخص حاضر ہوا جس کے چہرے پر زرد کپڑوں کی وجہ سے زردی معلوم ہو رہی تھی۔ آپ کھڑے ہوئے اور صحابہ کرام سے فرمایا: ''کاش یہ اپنی زردی بدلتا یا فرمایا کہ یہ کپڑے اتار دیتا۔''

۲۰۴۔ بَابُ مَنْ قَالَ لِآخَرَ يَا مُنَافِقُ فِي تَأْوِيلٍ تَأَوَّلَهُ

(بزعم خود کسی کو منافق کہنا)

۴۴۳۔ حَدَّثَنَا مُوسَى قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ قَالَ: حَدَّثَنَا حُصَيْنٌ، عَنْ سَعْدِ بْنِ عُبَيْدَةَ، عَنْ أَبِي عَبْدِ الرَّحْمٰنِ السُّلَمِيِّ قَالَ: سَمِعْتُ عَلِيًّا رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ يَقُولُ: بَعَثَنِي النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالزُّبَيْرَ بْنَ الْعَوَّامِ، وَكِلَانَا فَارِسٌ فَقَالَ: انْطَلِقُوا حَتّٰى تَبْلُغُوا رَوْضَةَ كَذَا وَكَذَا وَبِهَا امْرَأَةٌ مَعَهَا كِتَابٌ مِنْ حَاطِبٍ إِلَى الْمُشْرِكِينَ فَأْتُونِي بِهَا فَوَافَيْنَاهَا تَسِيرُ عَلَى بَعِيرٍ لَهَا حَيْثُ وَصَفَ لَنَا النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ

پر خوش ہے کہ اس کی عبادت کرو، اس کا شریک نہ بناؤ، سب مل کر وحدت الٰہی کی رسی کو مضبوطی سے تھام لو اور اپنے حکمرانوں سے خلوص برتو اور ان کی اطاعت کرو، یونہی وہ تمہاری بے مقصد بات کرنے سے خوش نہیں، سوال کرتے رہنے کو پسند نہیں کرتا اور نہ ہی مال ضائع کرنا اسے اچھا لگتا ہے۔"

۴۴۸۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ سَعِيْدٍ قَالَ: حَدَّثَنَا سَعِيْدُ بْنُ مَنْصُوْرٍ قَالَ: حَدَّثَنَا إِسْمٰعِيْلُ بْنُ زَكَرِيَّا، عَنْ عَمْرِو بْنِ قَيْسٍ الْمَلَائِيِّ، عَنِ الْمِنْهَالِ، عَنْ سَعِيْدِ بْنِ جُبَيْرٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ فِيْ قَوْلِهٖ عَزَّوَجَلَّ: وَمَا أَنْفَقْتُمْ مِنْ شَيْءٍ فَهُوَ يُخْلِفُهٗ وَهُوَ خَيْرُ الرّٰزِقِيْنَ[1] قَالَ: فِيْ غَيْرِ إِسْرَافٍ وَلَا تَقْتِيْرٍ.

ترجمہ: حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ اس قولِ خدا کی تفسیر کرتے ہیں وَمَآ اَنْفَقْتُمْ مِّنْ شَيْءٍ فَهُوَ يُخْلِفُهٗ وَهُوَ خَيْرُ الرّٰزِقِيْنَ. "اور جو چیز تم اللہ کی راہ میں خرچ کرو، وہ اس کے بدلے اور دے گا اور وہ سب سے بہتر رزق دینے والا ہے۔" آپ نے فرمایا یہ حکم (خرچ کرنے پر) اللہ سے اجر ملنا اس وقت ہے جب وہ فضول خرچی اور کنجوسی نہ کرے۔

۲۰۸۔ بَابُ الْمُبَذِّرِيْنَ (بے مقصد خرچ کرنے والے "فضول خرچ")

۴۴۹۔ حَدَّثَنَا قَبِيْصَةُ قَالَ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، عَنْ سَلَمَةَ، عَنْ مُسْلِمٍ الْبَطِيْنِ، عَنْ أَبِي الْعُبَيْدَيْنِ قَالَ: سَأَلْتُ عَبْدَ اللّٰهِ عَنِ الْمُبَذِّرِيْنَ، قَالَ: الَّذِيْنَ يُنْفِقُوْنَ فِيْ غَيْرِ حَقٍّ.

ترجمہ: حضرت ابوالعُبَیدَین رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میں نے عبداللہ رضی اللہ عنہ سے "فضول خرچی کرنے والوں کے بارے میں پوچھا کہ کون ہوتے ہیں؟ تو انہوں نے کہا: یہ وہ لوگ ہیں جو ناجائز جگہ پر خرچ کرتے ہیں۔

۴۵۰۔ حَدَّثَنَا عَارِمٌ قَالَ: حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ قَالَ: حَدَّثَنَا حُصَيْنٌ، عَنْ عِكْرِمَةَ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ: الْمُبَذِّرِيْنَ قَالَ الْمُبَذِّرِيْنَ فِيْ غَيْرِ حَقٍّ.

ترجمہ: حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے مبذرین (خرچ کرنے والے) کے متعلق کہا کہ اس سے مراد لوگ ہیں جو حق جگہ پر خرچ نہیں کرتے۔

۲۰۹۔ بَابُ إِصْلَاحِ الْمَنَازِلِ (گھروں کی درستگی)

۴۵۱۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ يُوْسُفَ قَالَ: حَدَّثَنَا اللَّيْثُ قَالَ: حَدَّثَنَا ابْنُ عَجْلَانَ، عَنْ زَيْدِ بْنِ أَسْلَمَ

۱۔ سورہ سبا: آیت ۳۹

به قَالَ: كَانَ عُمَرُ يَقُولُ عَلَى الْمِنبَرِ: يَا أَيُّهَا النَّاسُ أَصْلِحُوا عَلَيْكُم مَثَاوِيكُمْ وَأَخِيفُوا هَذِهِ الْجِنَانَ قَبْلَ تُخِيفَكُمْ فَإِنَّهُ لَنْ يَبْدُوَ لَكُمْ مُسْلِمُوهَا وَإِنَّا وَاللَّهِ مَا سَالَمْنَا هُنَّ مُنْذُ عَادَيْنَاهُنَّ.

جمہ: حضرت اسلم رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ منبر پر بیٹھ کر کہا کرتے تھے' اے لوگو! اپنے گھر ے بناؤ اور ان میں جنوں کے بسیرے سے فکرمند رہو' قبل اس کے کہ وہ تمہیں خوفزدہ کریں کیونکہ اس میں مسلمان تمہارے سامنے ظاہر نہ ہوں گے اور (بخدا) جب سے سانپوں کو دشمن گنا ہے ان سے سالم و محفوظ نہیں رہ سکتے۔

۲۱۰۔ بَابُ النَّفَقَةِ فِي الْبِنَاءِ (تعمیر مکان میں خرچ کرنا)

۴۵۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُوسَى، عَنْ إِسْرَائِيلَ، عَنْ أَبِي إِسْحَقَ، عَنْ حَارِثَةَ بْنِ مُضَرِّبٍ، عَنْ خَبَّابٍ : إِنَّ الرَّجُلَ لَيُؤْجَرُ فِي كُلِّ شَيْءٍ إِلَّا الْبِنَاءَ.

جمہ: حضرت خباب رضی اللہ عنہ نے کہا: بلاشبہ آدمی کو تعمیر کے بغیر ہر شے پر اجر ملتا ہے۔

۲۱۱۔ بَابُ عَمَلِ الرَّجُلِ مَعَ عُمَّالِهِ (اپنے معماروں کے ساتھ شریک ہو جانا)

۴۵۔ حَدَّثَنَا أَبُو حَفْصِ بْنِ عَلِيٍّ قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُو عَاصِمٍ قَالَ: حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ وَهْبٍ الطَّائِفِيُّ قَالَ: دَّثَنَا غُطَيْفُ بْنُ أَبِي سُفْيَانَ، أَنَّ نَافِعَ بْنَ عَاصِمٍ أَخْبَرَهُ أَنَّهُ سَمِعَ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ عَمْرٍو قَالَ: بْنِ أَخٍ لَهُ خَرَجَ مِنَ الْوَهْطِ: أَيَعْمَلُ عُمَّالُكَ؟ قَالَ: لَا أَدْرِي. قَالَ أَمَا لَوْ كُنْتَ ثَقَفِيًّا لَعَلِمْتَ مَا يَعْمَلُ عُمَّالُكَ ثُمَّ الْتَفَتَ إِلَيْنَا فَقَالَ: إِنَّ الرَّجُلَ إِذَا عَمِلَ مَعَ عُمَّالِهِ فِي دَارِهِ وَقَالَ أَبُو عَاصِمٍ مَرَّةً فِي مَالِهِ. انَ عَامِلًا مِنْ عُمَّالِ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ.

جمہ: حضرت نافع بن عاصم رضی اللہ عنہ نے اطلاع دی کہ انہوں نے عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے سنا' ہوں نے اپنے بھتیجے سے اس وقت کہا جب وہ اراضی میں سے نکل آئے تھے کہ کیا تمہارے معمار کام کر رہے ہیں؟ اس نے کہا: مجھے علم نہیں' اس نے کہا: اگر تو ثقفی ہوتا تو تم بھی وہی کرتے جو تیرے معمار کیا کرتے ہیں؟ (ابن عمر رضی اللہ عنہما ہماری طرف متوجہ ہوئے اور کہا: بلاشبہ آدمی جب اپنے گھر کے معماروں کے ساتھ کام کرتا ہے تو وہ اللہ کا کام کرنے والوں کے ساتھ ہوتا ہے۔

۲۱۲۔ بَابُ التَّطَاوُلِ فِي الْبُنْيَانِ (اونچی بلڈنگ بنانے کا مقابلہ کرنا)

۴۵۴۔ حَدَّثَنَا إِسْمٰعِيلُ، حَدَّثَنِي ابْنُ أَبِي الزِّنَادِ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الْأَعْرَجِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، عَنْ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: لَا تَقُومُ السَّاعَةُ حَتّٰى يَتَطَاوَلَ النَّاسُ فِي الْبُنْيَانِ.

ترجمہ: حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ رسول کریم ﷺ سے روایت کرتے ہیں' آپ نے فرمایا: "قیامت اس وقت تک نہیں آئے گی جب تک لوگ اونچی عمارتیں بنانے کا مقابلہ نہ کریں۔"

۴۵۵۔ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ قَالَ: حَدَّثَنَا حُرَيْثُ بْنُ السَّائِبِ قَالَ: سَمِعْتُ الْحَسَنَ يَقُولُ: كُنْتُ أَدْخُلُ بُيُوتَ أَزْوَاجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي خِلَافَةِ عُثْمَانَ بْنِ عَفَّانَ فَأَتَنَاوَلُ سُقُفَهَا بِيَدِي.

ترجمہ: حضرت حسن رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ حضرت عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ کے دور میں ازواج نبی کریم ﷺ کے گھروں کی طرف جاتا تو ان کے گھروں کی چھتوں کو ہاتھ لگا لیا کرتا تھا۔

۴۵۶۔ وَبِالسَّنَدِ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ: أَخْبَرَنَا دَاوُدُ بْنُ قَيْسٍ قَالَ: رَأَيْتُ الْحُجُرَاتِ مِنْ جَرِيدِ النَّخْلِ مُغَشَّاةً مِّنْ خَارِجٍ بِمُسُوحِ الشَّعْرِ وَأَظُنُّ عَرْضَ الْبَيْتِ مِنْ بَابِ الْحُجْرَةِ إِلٰى بَابِ الْبَيْتِ نَحْوًا مِنْ سِتِّ أَوْ سَبْعِ أَذْرُعٍ وَأَحْزِرُ الْبَيْتَ الدَّاخِلَ عَشْرَ أَذْرُعٍ وَأَظُنُّ سَمْكَهُ بَيْنَ الثَّمَانِ وَالسَّبْعِ نَحْوِ ذٰلِكَ وَوَقَفْتُ عِنْدَ بَابِ عَائِشَةَ فَإِذَا هُوَ مُسْتَقْبِلَ الْمَغْرِبِ.

ترجمہ: حضرت داؤد بن قیس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میں نے دیکھا کہ ازواج مطہرات رضی اللہ عنہم کے حجرے کھجور کی ٹہنیوں کے بنے ہوئے تھے اور چھتیں باہر کی طرف سے بالوں کی بنی چادر (اونی) سے ڈھکی ہوئی تھیں گھر کی کل چوڑائی حجرے کے دروازے سے دوسرے دروازے تک چھ یا سات ہاتھ تھی' گھر اندر سے دس ہاتھ تھا اور چھت کی پیمائش سات' آٹھ ہاتھ ہو گی' پھر میں نے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کے گھر کے پاس کھڑے ہو کر دیکھا تو اس کا رخ مغرب کی طرف تھا۔

۴۵۷۔ بِالسَّنَدِ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ: أَخْبَرَنَا عَلِيُّ بْنُ مَسْعَدَةَ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ الرُّومِيِّ قَالَ: دَخَلْتُ عَلٰى أُمِّ طَلْقٍ فَقُلْتُ: مَا أَقْصَرَ سَقْفَ بَيْتِكِ هٰذَا قَالَتْ: يَا بُنَيَّ! إِنَّ أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ كَتَبَ إِلٰى عُمَّالِهِ أَنْ لَا تُطِيلُوا بِنَاءَكُمْ فَإِنَّهُ مِنْ شَرِّ أَيَّامِكُمْ.

ترجمہ: حضرت عبداللہ رومی رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میں ام طلق رضی اللہ عنہا کے پاس گیا اور کہا آپ کے اس

عَمْرٍو قَالَ: مَرَّ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَنَا أُصْلِحُ خُصًّا لَّنَا فَقَالَ: مَا هٰذَا؟ قُلْتُ: أُصْلِحُ خُصَّنَا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! فَقَالَ: اَلْأَمْرُ أَسْرَعُ مِنْ ذٰلِكَ.

ترجمہ: حضرت عبد اللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میں اپنا لکڑی کا جھونپڑا درست کر رہا تھا کہ نبی کریم ﷺ وہاں سے گزرے' پوچھا: ''یہ کیا کر رہے ہو؟'' میں نے عرض کی کہ اپنا جھونپڑا ٹھیک کر رہا ہوں۔ آپ نے فرمایا: ''موت تو اس سے بھی قریب ہے۔'' (کسی وقت بھی آ سکتی ہے' اتنے بندوبست کی کیا ضرورت ہے)

۲۱۴۔ بَابُ الْمَسْكَنُ الْوَاسِعُ (کھلا گھر)

۴۶۲۔ حَدَّثَنَا أَبُوْ نُعَيْمٍ وَقَبِيْصَةُ قَالَا: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، عَنْ حَبِيْبِ بْنِ أَبِيْ ثَابِتٍ، عَنْ خُمَيْلٍ، عَنْ نَافِعِ بْنِ عَبْدِ الْحَارِثِ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: مِنْ سَعَادَةِ الْمَرْءِ الْمَسْكَنُ الْوَاسِعُ، وَالْجَارُ الصَّالِحُ، وَالْمَرْكَبُ الْهَنِيْءُ.

ترجمہ: حضرت نافع بن عبدالحارث رضی اللہ عنہ' نبی کریم ﷺ سے روایت کرتے ہوئے کہتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: ''یہ آدمی کی نیک بختی کی نشانی ہے کہ اسے کھلا مکان ملے' نیک ہمسایہ ملے اور سواری اچھی ملے۔''

۲۱۵۔ بَابُ مَنِ اتَّخَذَ الْغُرُوْفَ (چوبارہ بنانا)

۴۶۳۔ حَدَّثَنَا مُوْسٰى قَالَ: حَدَّثَنَا الضَّحَّاكُ بْنُ نِبْرَاسٍ أَبُو الْحَسَنِ، عَنْ ثَابِتٍ، أَنَّهُ كَانَ مَعَ أَنَسٍ بِالزَّاوِيَةِ فَوْقَ غُرْفَةٍ لَّهُ فَسَمِعَ الْأَذَانَ فَنَزَلَ وَنَزَلْتُ فَقَارَبَ فِي الْخُطَا فَقَالَ: كُنْتُ مَعَ زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ فَمَشٰى بِيْ هٰذِهِ الْمِشْيَةَ وَقَالَ: أَتَدْرِيْ لِمَ فَعَلْتُ بِكَ؟ فَإِنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَشٰى بِيْ هٰذِهِ الْمِشْيَةَ وَقَالَ: أَتَدْرِيْ لِمَ مَشَيْتُ بِكَ؟ قُلْتُ اللّٰهُ وَرَسُوْلُهُ أَعْلَمُ. قَالَ: لِيَكْثُرَ عَدَدُ خُطَانَا فِيْ طَلَبِ الصَّلَاةِ.

ترجمہ: حضرت ثابت رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ وہ حضرت انس رضی اللہ عنہ کے ساتھ زاویہ میں تھے' وہ چوبارہ پر تھے' اذان کی آواز سن کر نیچے اُترے تو میں بھی اُتر آیا۔ وہ چھوٹے قدموں سے چلے اور کہا کہ ایک دن میں زید بن ثابت رضی اللہ عنہ کے ہمراہ تھا تو وہ اسی چال سے چل رہے تھے اور مجھے کہا تھا: تم جانتے ہو کہ میں اس چال سے کیوں چل رہا ہوں؟ حضور ﷺ بھی مجھے لے کر اسی رفتار سے چلے تھے' پھر کہا: ''جانتے ہو کہ میں تمہارے ساتھ اس طرح کیوں چلا ہوں؟'' میں نے کہا: اللہ و رسول ﷺ جانیں' کہا: ''ہم نماز پڑھنے چلے ہیں تو جتنے قدم زیادہ چلیں گے اتنا ہی فائدہ ہوگا۔''

٢١٦۔ بَابٌ نَقْشُ الْبُنْيَانِ (مکانوں پر نقش و نگار کرنا)

۴٦۴۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ يُونُسَ قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ أَبِي الْفُدَيْكِ قَالَ: حَدَّثَنِي عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ أَبِي يَحْيٰى، عَنِ ابْنِ أَبِي هِنْدٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: لَا تَقُوْمُ السَّاعَةُ حَتّٰى يَبْنِيَ النَّاسُ بُيُوْتًا يُشَبِّهُوْنَهَا بِالْمَرَاحِلِ. قَالَ إِبْرَاهِيْمُ: يَعْنِي الثِّيَابَ الْمُخَطَّطَةَ.

ترجمہ: حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نبی کریم ﷺ سے روایت کرتے ہیں آپ نے فرمایا: ''قیامت ہونے کا یہ بھی ایک نشان ہوگا کہ لوگ اپنے گھر نقش و نگار والی چادروں کی طرح کے بنائیں گے۔'' ابراہیم رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں: مراجل کا مطلب یہ ہے کہ وہ مکان لکیریں لگے بنائیں گے جیسے کپڑے پر لکیریں ہوتی ہیں۔

۴٦۵۔ حَدَّثَنَا مُوْسٰى قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُوْ عَوَانَةَ قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْمَلِكِ بْنُ عُمَيْرٍ، عَنْ وَرَّادٍ كَاتِبِ الْمُغِيْرَةِ قَالَ: كَتَبَ مُعَاوِيَةُ إِلَى الْمُغِيْرَةِ: أُكْتُبْ إِلَيَّ مَا سَمِعْتَ مِنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَكَتَبَ إِلَيْهِ: أَنَّ نَبِيَّ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَقُوْلُ فِي دُبُرِ كُلِّ صَلَاةٍ: لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيْكَ لَهُ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ اَللّٰهُمَّ لَا مَانِعَ لِمَا أَعْطَيْتَ وَلَا مُعْطِيَ لِمَا مَنَعْتَ وَلَا يَنْفَعُ ذَا الْجَدِّ مِنْكَ الْجَدُّ. وَكَتَبَ إِلَيْهِ: أَنَّهُ كَانَ يَنْهٰى عَنْ قِيْلَ وَقَالَ وَكَثْرَةِ السُّؤَالِ وَإِضَاعَةِ الْمَالِ وَكَانَ يَنْهٰى عَنْ عُقُوْقِ الْأُمَّهَاتِ وَوَأْدِ الْبَنَاتِ وَمَنْعٍ وَهَاتِ.

ترجمہ: حضرت مغیرہ رضی اللہ عنہ کے کاتب (منشی) کہتے ہیں کہ حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ نے حضرت مغیرہ رضی اللہ عنہ کو خط لکھا کہ مجھے حضور ﷺ سے سنی ہوئی کوئی بات لکھ بھیجو انہوں نے لکھا کہ نبی کریم ﷺ ہر نماز سے فارغ ہو کر یہ پڑھا کرتے تھے:

لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيْكَ لَهُ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ
اَللّٰهُمَّ لَا مَانِعَ لِمَا أَعْطَيْتَ وَلَا مُعْطِيَ لِمَا مَنَعْتَ وَلَا يَنْفَعُ ذَا الْجَدِّ مِنْكَ الْجَدُّ.

پھر یہ بھی لکھا کہ آپ بے فائدہ گفتگو پسند نہ فرماتے تھے سوالات کی کثرت اور مال ضائع کرنا بھی اچھا نہ لگتا تھا۔ آپ ماؤں کی نافرمانی سے روکتے' بچیوں کو زندہ درگور کرنے سے منع فرماتے اور گومگو کام پسند نہ فرماتے تھے۔

۴٦٦۔ حَدَّثَنَا آدَمُ قَالَ: حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي ذِئْبٍ، عَنْ سَعِيْدٍ الْمَقْبُرِيِّ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: لَنْ يُنْجِيَ أَحَدًا مِنْكُمْ عَمَلُهُ. قَالُوْا: وَلَا أَنْتَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ؟ قَالَ: وَلَا أَنَا، إِلَّا أَنْ يَتَغَمَّدَنِي

ہر بھلائی سے محروم ہوگا۔"

۴۶۹۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ كَثِيرٍ قَالَ: أَخْبَرَنَا شُعْبَةُ، عَنِ الْأَعْمَشِ........ مِثْلَهُ.

ترجمہ: حضرت اعمش رضی اللہ عنہ سے بھی ایسی ہی حدیث روایت ملتی ہے۔

۴۷۰۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدٍ قَالَ: حَدَّثَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ، عَنْ عَمْرٍو، عَنِ ابْنِ أَبِي مُلَيْكَةَ، عَنْ يَعْلَى بْنِ مَمْلَكٍ، عَنْ أُمِّ الدَّرْدَاءِ، عَنْ أَبِي الدَّرْدَاءِ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: مَنْ أُعْطِيَ حَظَّهُ مِنَ الرِّفْقِ فَقَدْ أُعْطِيَ حَظَّهُ مِنَ الْخَيْرِ وَمَنْ حُرِمَ حَظَّهُ مِنَ الرِّفْقِ فَقَدْ حُرِمَ حَظَّهُ مِنَ الْخَيْرِ أَثْقَلُ شَيْءٍ فِي مِيزَانِ الْمُؤْمِنِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ حُسْنُ الْخُلُقِ وَإِنَّ اللّٰهَ لَيُبْغِضُ الْفَاحِشَ الْبَذِيَّ.

ترجمہ: حضرت ابو الدرداء رضی اللہ عنہ نبی کریم ﷺ سے روایت کرتے ہیں؛ آپ نے فرمایا: "جسے نرم روی میں سے حصہ مل گیا اسے بھلائی کا حصہ مل گیا اور جو نرمی سے محروم رہا وہ بھلائی حاصل کرنے سے بھی محروم رہا' قیامت کے دن ترازو میں سب سے بھاری اور وزنی چیز حسن خلق ہوگا اور اللہ تعالیٰ فحش گو اور بدکلام سے ناراض ہوتا ہے۔"

۴۷۱۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عَبْدِ الْوَهَّابِ قَالَ: حَدَّثَنِي أَبُوبَكْرِ بْنُ نَافِعٍ وَاسْمُهُ أَبُوبَكْرٍ، مَوْلَى زَيْدِ بْنِ الْخَطَّابِ قَالَ: سَمِعْتُ مُحَمَّدَ بْنَ بَكْرِ بْنِ عَمْرِو بْنِ حَزْمٍ قَالَتْ عَمْرَةُ: قَالَتْ عَائِشَةُ: قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: أَقِيلُوا ذَوِي الْهَيْئَاتِ عَثَرَاتِهِمْ.

ترجمہ: حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا: "لغزش کرنے والوں کی کوتاہیوں پر نظر نہ رکھو۔"

۴۷۲۔ حَدَّثَنَا الْغُدَانِيُّ أَحْمَدُ بْنُ عُبَيْدِ اللّٰهِ قَالَ: حَدَّثَنَا كَثِيرُ بْنُ أَبِي كَثِيرٍ قَالَ: حَدَّثَنَا ثَابِتٌ، عَنْ أَنَسٍ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: لَا يَكُونُ الْخُرْقُ فِي شَيْءٍ إِلَّا شَانَهُ وَإِنَّ اللّٰهَ رَفِيقٌ يُحِبُّ الرِّفْقَ.

ترجمہ: حضرت انس رضی اللہ عنہ نبی کریم ﷺ سے روایت کرتے ہیں' آپ نے فرمایا: "جس چیز میں بھی اکھڑ پن ہوتا ہے' اسے بدنما بناتا ہے' اللہ تعالیٰ نرم رویہ اپنانا اور نرمی والے کو پسند فرماتا ہے۔"

۴۷۳۔ حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ مَرْزُوقٍ قَالَ: أَخْبَرَنَا شُعْبَةُ، عَنْ قَتَادَةَ قَالَ: سَمِعْتُ عَبْدَ اللّٰهِ بْنِ أَبِي عُتْبَةَ يُحَدِّثُ، عَنْ أَبِي سَعِيدِ الْخُدْرِيِّ قَالَ: كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَشَدَّ حَيَاءً مِنَ الْعَذْرَاءِ فِي خِدْرِهَا وَكَانَ إِذَا كَرِهَ شَيْئًا عَرَفْنَاهُ فِي وَجْهِهِ.

ترجمہ: حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ پردہ دار کنواری خواتین سے بھی زیادہ حیاء

جاہل بے وقوف لوگ ان کے علماء پر غلبہ پائیں گے۔

۲۲۱۔ بَابُ الْخُرْقِ (اکھڑپن کی برائی)

۴۸۲۔ حَدَّثَنَا أَبُو الْوَلِيدِ قَالَ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، عَنِ الْمِقْدَامِ بْنِ شُرَيْحٍ قَالَ: سَمِعْتُ أَبِي قَالَ: سَمِعْتُ عَائِشَةَ تَقُولُ: كُنْتُ عَلَى بَعِيرٍ فِيهِ صُعُوبَةٌ فَجَعَلْتُ أَضْرِبُهُ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَيْكِ بِالرِّفْقِ فَإِنَّ الرِّفْقَ لَا يَكُونُ فِي شَيْءٍ إِلَّا زَانَهُ وَلَا يُنْزَعُ مِنْ شَيْءٍ إِلَّا شَانَهُ.

ترجمہ: حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ میں ایک اونٹ پر سوار تھی' وہ بے قابو تھا' میں نے اسے مارنا شروع کیا تو حضور ﷺ نے فرمایا: ''نرمی کرو کیونکہ جس چیز میں نرمی ہوتی ہے اس میں حسن ہوتا ہے اور یہ جس سے نکل جاتی ہے اسے عیب دار بنا دیتی ہے۔''

۴۸۳۔ حَدَّثَنَا صَدَقَةُ، أَخْبَرَنَا ابْنُ عُلَيَّةَ، عَنِ الْجُرَيْرِيِّ، عَنْ أَبِي نَضْرَةَ، قَالَ: رَجُلٌ مِنَّا يُقَالُ لَهُ جَابِرٌ أَوْ جُوَيْبِرٌ: طَلَبْتُ حَاجَةً إِلَى عُمَرَ فِي خِلَافَتِهِ فَانْتَهَيْتُ إِلَى الْمَدِينَةِ لَيْلًا فَغَدَوْتُ عَلَيْهِ وَقَدْ أُعْطِيتُ فِطْنَةً وَلِسَانًا. أَوْ قَالَ مَنْطِقًا فَأَخَذْتُ فِي الدُّنْيَا فَصَغَّرْتُهَا فَتَرَكْتُهَا لَا تَسْوِي شَيْئًا وَإِلَى جَنْبِهِ رَجُلٌ أَبْيَضُ الشَّعْرِ أَبْيَضُ الثِّيَابِ فَقَالَ لَمَّا فَرَغْتُ: كُلُّ قَوْلِكَ كَانَ مُقَارِبًا إِلَّا وَقُوعَكَ فِي الدُّنْيَا وَهَلْ تَدْرِي مَا الدُّنْيَا إِنَّ الدُّنْيَا فِيهَا بَلَاغُنَا. أَوْ قَالَ زَادُنَا إِلَى الْآخِرَةِ، وَفِيهَا أَعْمَالُنَا الَّتِي نُجْزَى بِهَا فِي الْآخِرَةِ قَالَ فَأَخَذَ فِي الدُّنْيَا رَجُلٌ هُوَ أَعْلَمُ بِهَا مِنِّي فَقُلْتُ: يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ مَنْ هَذَا الرَّجُلُ الَّذِي إِلَى جَنْبِكَ؟ قَالَ: سَيِّدُ الْمُسْلِمِينَ، أُبَيُّ بْنُ كَعْبٍ.

ترجمہ: حضرت ابونضرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ ہم میں سے جابر رضی اللہ عنہ یا جویبر رضی اللہ عنہ نامی ایک شخص نے کہا کہ میں ایک ضرورت کی خاطر عہد عمر رضی اللہ عنہ میں رات کو ان کے پاس گیا۔ مدینہ منورہ پہنچا اور اگلے دن ان سے ملا۔ میں بات چیت میں ماہر تھا' میں نے دنیا کے بارے میں گفتگو شروع کی' اسے حقیر قرار دیا اور بتایا کہ یہ کسی حیثیت کی نہیں ہے۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے قریب ہی ایک سفید بالوں اور سفید لباس والا شخص بیٹھا تھا۔ میں نے بات ختم کر دی تو وہ بولا' آپ نے ہر بات درست کہی لیکن آپ نے صرف دنیا کے بارے میں گفتگو کی ہے جو صحیح نہیں۔ کیا تم بتا سکتے ہو کہ دنیا کیا ہوتی ہے؟ یہی دنیا ہی تو ہے جس میں ہمارے آخرت میں پہنچنے کا سامان ہے اور ہم اسی میں وہ اعمال کر رہے ہیں جن کا اجر ہمیں آخرت میں ملے گا۔ اس شخص نے دنیا کے بارے

کی قسم جس کے قبضہ میں محمد (ﷺ) کی جان ہے وہاں آدمی اپنے گھر کو دنیا کے مقابلے میں زیادہ بہتر طور
پہچان لیں گے۔''

۴۹۴۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ قَالَ: حَدَّثَنَا يَحْيٰى، عَنِ ابْنِ عِجْلَانَ، عَنْ سَعِيْدِ بْنِ أَبِيْ سَعِيْدٍ الْمَقْبُرِيِّ، عَنْ
أَبِيْهِ، عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: إِيَّاكُمْ وَالظُّلْمَ فَإِنَّ الظُّلْمَ ظُلُمَاتٌ يَوْ
الْقِيَامَةِ وَإِيَّاكُمْ وَالْفُحْشَ فَإِنَّ اللّٰهَ لَا يُحِبُّ الْفَاحِشَ الْمُتَفَحِّشَ وَإِيَّاكُمْ وَالشُّحَّ فَإِنَّهُ دَعَا مَنْ كَا
قَبْلَكُمْ، فَقَطَعُوْا أَرْحَامَهُمْ وَدَعَاهُمْ فَاسْتَحَلُّوْا مَحَارِمَهُمْ.

ترجمہ: حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نبی کریم ﷺ سے روایت کرتے ہیں آپ نے فرمایا: ''ظلم سے گریز کر
کیونکہ یہ ظلم بروز قیامت اندھیروں کا باعث ہو گا' فحش گوئی سے بچو کیونکہ اللہ تعالیٰ فحش گو اور بدکلامی کر
والوں کو پسند نہیں کرتا اور بخل سے بچو کیونکہ پہلی اُمتوں نے اسی کی وجہ سے قطع رحمی کر لی تھی اور حرام کو حلا
کرنے لگے تھے۔''

۴۹۵۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مَسْلَمَةَ قَالَ: حَدَّثَنَا دَاوُدُ بْنُ قَيْسٍ، عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ مِقْسَمٍ، عَنْ جَابِ
عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: إِيَّاكُمْ وَالظُّلْمَ فَإِنَّ الظُّلْمَ ظُلُمَاتٌ يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَاتَّقُوا الشُّحَّ فَإِ
أَهْلَكَ مَنْ كَانَ قَبْلَكُمْ وَحَمَلَهُمْ عَلٰى أَنْ سَفَكُوْا دِمَاءَهُمْ وَاسْتَحَلُّوْا مَحَارِمَهُمْ.

ترجمہ: حضرت جابر رضی اللہ عنہ کی روایت کے مطابق نبی کریم ﷺ نے فرمایا: ''ظلم کرنے سے بچو کیونکہ آج
ظلم قیامت کے دن اندھیرے پھیلا دے گا' بخل سے بچو کیونکہ اس نے پہلی قوموں کو ہلاک کیا تھا اور انہیں قتل
غارت پر انگیختہ کیا تھا اور وہ حرام کو حلال کرنے لگے تھے۔''

۴۹۶۔ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ قَالَ: حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ، عَنْ عَاصِمٍ، عَنْ أَبِي الضُّحٰى قَالَ
اجْتَمَعَ مَسْرُوْقٌ وَشُتَيْرُ بْنُ شَكَلٍ فِي الْمَسْجِدِ فَتَقَوَّعَ إِلَيْهِمَا حِلَقُ الْمَسْجِدِ، فَقَالَ: مَسْرُوْقٌ لَا أُرٰ
هٰؤُلَاءِ يَجْتَمِعُوْنَ إِلَيْنَا إِلَّا لِيَسْتَمِعُوْا مِنَّا خَيْرًا فَإِمَّا أَنْ تُحَدِّثَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ فَأُصَدِّقُكَ أَنَا، وَإِمَّا أَ
أُحَدِّثَكَ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ فَتُصَدِّقُنِيْ فَقَالَ: حَدِّثْ يَا أَبَا عَائِشَةَ قَالَ: هَلْ سَمِعْتَ عَبْدَ اللّٰهِ يَقُوْلُ: الْعَيْنَا
يَزْنِيَانِ وَالْيَدَانِ يَزْنِيَانِ وَالرِّجْلَانِ يَزْنِيَانِ وَالْفَرْجُ يُصَدِّقُ ذٰلِكَ أَوْ يُكَذِّبُهُ؟ فَقَالَ: نَعَمْ. قَالَ: وَأَنَا سَمِعْ
قَالَ: فَهَلْ سَمِعْتَ عَبْدَ اللّٰهِ يَقُوْلُ: مَا فِي الْقُرْآنِ آيَةٌ أَجْمَعَ لِحَلَالٍ وَّحَرَامٍ وَّأَمْرٍ وَنَهْيٍ مِنْ هٰذِهِ الْآ

اِنَّ اللّٰهَ يَاْمُرُ بِالْعَدْلِ وَالْاِحْسَانِ وَاِيْتَاءِ ذِى الْقُرْبٰى.[1] قَالَ: نَعَمْ. قَالَ: وَاَنَا قَدْ سَمِعْتُهُ. قَالَ: سَمِعْتُ عَبْدَ اللّٰهِ يَقُوْلُ: مَا فِى الْقُرْاٰنِ اٰيَةٌ اَسْرَعُ فَرَجًا مِنْ قَوْلِهٖ. وَمَنْ يَّتَّقِ اللّٰهَ يَجْعَلْ لَّهٗ مَخْرَجًا.[2] قَالَ: نَعَمْ. قَالَ: وَاَنَا قَدْ سَمِعْتُهُ قَالَ: فَهَلْ سَمِعْتَ عَبْدَ اللّٰهِ يَقُوْلُ: مَا فِى الْقُرْاٰنِ اٰيَةٌ اَشَدُّ تَفْوِيْضًا مِّنْ قَوْلِهٖ. يَا عِبَادِىَ الَّذِيْنَ اَسْرَفُوْا عَلٰى اَنْفُسِهِمْ لَا تَقْنَطُوْا مِنْ رَّحْمَةِ اللّٰهِ.[3] قَالَ: نَعَمْ. وَاَنَا سَمِعْتُهُ.

ترجمہ: حضرت ابوالضحیٰ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ مسروق اور شُتیر بن شکل رضی اللہ عنہما مسجد میں اکٹھے ہو گئے تو مسجد میں بیٹھی ٹولیاں ان کے پاس آ گئیں۔ یہ دیکھ کر مسروق رضی اللہ عنہ نے کہا' یہ لوگ ہمارے پاس صرف اس لئے آئے ہیں کہ ہم سے کوئی بھلائی کی بات سنیں' لہٰذا اب آپ' عبداللہ رضی اللہ عنہ کی روایات سنائیں' میں تصدیق کر دوں گا یا میں بیان کرتا ہوں' آپ تصدیق کرتے جائیں۔ اس پر انہوں نے کہا: ابو عائشہ رضی اللہ عنہ! تم کہو' چنانچہ مسروق رضی اللہ عنہ بولے: کیا آپ نے سنا تھا کہ عبداللہ رضی اللہ عنہ کہا کرتے تھے؟ وہ کہتے ہیں دونوں آنکھیں زنا کرتی ہیں' دونوں ہاتھ اور دونوں پاؤں بھی زنا کرتے ہیں اور شرمگاہ اس بات کی تصدیق کرتی ہے یا جھٹلا دیتی ہے۔ شُتیر رضی اللہ عنہ نے کہا' آپ نے صحیح کہا' میں نے بھی ان سے سنا تھا اور پھر کیا آپ نے ان سے سنا تھا وہ یہ بھی کہتے تھے کہ قرآن کریم میں صرف یہ آیت ہے جس میں حلال و حرام اور امر و نہی جمع ہیں' اِنَّ اللّٰهَ يَاْمُرُ بِالْعَدْلِ وَالْاِحْسَانِ وَاِيْتَاءِ ذِى الْقُرْبٰى. "بے شک اللہ حکم فرماتا ہے انصاف اور نیکی اور رشتہ داروں کو دینے کا۔" شُتیر رضی اللہ عنہ نے کہا' ہاں میں نے سنا تھا۔ پھر حضرت مسروق رضی اللہ عنہ نے کہا' کیا آپ نے عبداللہ رضی اللہ عنہ سے یہ بھی سنا تھا کہ قرآن میں رزق کی جلد زیادتی وغیرہ کے لئے اس سے بڑھ کر کوئی آیت نہیں؟ وَمَنْ يَّتَّقِ اللّٰهَ يَجْعَلْ لَّهٗ مَخْرَجًا. (اور جو اللہ سے ڈرے اللہ اس کے کام میں آسانی فرما دے گا) شُتیر رضی اللہ عنہ نے کہا' بالکل ایسے ہی ہے' میں نے بھی حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ سے سنا تھا۔ حضرت مسروق رضی اللہ عنہ نے کہا کیا حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ سے آپ نے یہ بھی سنا تھا' وہ کہتے تھے کہ قرآن میں معاملہ اللہ کے سپرد کرنے کے سلسلے میں اس آیت کے سوا اور کوئی نہیں؟ يٰعِبَادِىَ الَّذِيْنَ اَسْرَفُوْا عَلٰى اَنْفُسِهِمْ لَا تَقْنَطُوْا مِنْ رَّحْمَةِ اللّٰهِ. "تم فرماؤ اے میرے بندو جنہوں نے اپنی جانوں پر زیادتی کی' اللہ کی رحمت سے نا امید نہ ہو۔" شُتیر رضی اللہ عنہ نے کہا' ہاں اور میں نے بھی حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ سے یہ سنا تھا۔

۱۔ سورہ النحل: آیت ۹۰ ۲۔ سورہ الطلاق: آیت ۲ ۳۔ سورہ الزمر: آیت ۵۳

٤٩٧ - حَدَّثَنَا عَبْدُ الْأَعْلَى بْنُ مُسْهِرٍ أَوْ بَلَغَنِي عَنْهُ. قَالَ: حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيزِ، عَنْ رَبِيعَةَ بْنِ
يَزِيدَ، عَنْ أَبِي إِدْرِيسَ الْخَوْلَانِيِّ، عَنْ أَبِي ذَرٍّ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ اللّٰهِ تَبَارَكَ وَتَعَالَى
قَالَ: يَا عِبَادِي إِنِّي قَدْ حَرَّمْتُ الظُّلْمَ عَلَى نَفْسِي، وَجَعَلْتُهُ مُحَرَّمًا بَيْنَكُمْ فَلَا تَظَالَمُوا يَا عِبَادِي إِنَّكُمُ
الَّذِينَ تَخْطَئُونَ بِاللَّيْلِ وَالنَّهَارِ وَأَنَا أَغْفِرُ الذُّنُوبَ وَلَا أُبَالِي فَاسْتَغْفِرُونِي أَغْفِرْ لَكُمْ، يَا عِبَادِي كُلُّكُمْ
جَائِعٌ إِلَّا مَنْ أَطْعَمْتُهُ فَاسْتَطْعِمُونِي أُطْعِمْكُمْ كُلُّكُمْ عَارٍ إِلَّا مَنْ كَسَوْتُهُ فَاسْتَكْسُونِي أَكْسُكُمْ، يَا
عِبَادِي لَوْ أَنَّ أَوَّلَكُمْ وَآخِرَكُمْ، وَإِنْسَكُمْ وَجِنَّكُمْ كَانُوا عَلَى أَتْقَى قَلْبِ عَبْدٍ مِنْكُمْ لَمْ يَزِدْ ذٰلِكَ فِي
مُلْكِي شَيْئًا وَلَوْ كَانُوا عَلَى أَفْجَرِ قَلْبِ رَجُلٍ لَمْ يَنْقُصْ ذٰلِكَ مِنْ مُلْكِي شَيْئًا وَلَوِ اجْتَمَعُوا فِي صَعِيدٍ
وَاحِدٍ فَسَأَلُونِي فَأَعْطَيْتُ كُلَّ إِنْسَانٍ مِنْهُمْ مَا سَأَلَ لَمْ يَنْقُصْ ذٰلِكَ مِنْ مُلْكِي شَيْئًا إِلَّا كَمَا يَنْقُصُ
الْبَحْرُ أَنْ يَغْمِسَ فِيهِ الْخَيْطُ غَمْسَةً وَاحِدَةً، يَا عِبَادِي إِنَّمَا هِيَ أَعْمَالُكُمْ أَجْعَلُهَا عَلَيْكُمْ فَمَنْ وَجَدَ
خَيْرًا فَلْيَحْمَدِ اللّٰهَ وَمَنْ وَجَدَ غَيْرَ ذٰلِكَ فَلَا يَلُومُ إِلَّا نَفْسَهُ. كَانَ أَبُو إِدْرِيسَ إِذَا حَدَّثَ بِهٰذَا الْحَدِيثِ
جَثَا عَلَى رُكْبَتَيْهِ.

ترجمہ: حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ کے مطابق نبی کریم ﷺ نے فرمایا کہ "اللہ تعالیٰ فرماتا ہے! (حدیث قد
ہے) "اے میرے بندو! میں نے اپنی ذات پر ظلم حرام کیا ہے اور تمہارے مابین بھی اسے حرام قرار دیا ہے لہٰذا
آپس میں ظلم نہ کیا کرو، اے میرے بندو! تم شب و روز خطائیں کرتے ہو اور میں گناہ بخش دیتا ہوں اور میرے
لئے یہ مشکل نہیں، لہٰذا تم مجھ سے بخشش کی طلب کرتے رہو، میں بخشتا رہوں گا، اے میرے بندو! میں نہ دوں
بھوکے رہو گے لہٰذا مجھ سے کھانے کو مانگو میں دوں گا، اے میرے بندو! اگر اولین و آخرین اور انسان و جن
میں سب سے زیادہ پرہیزگار کے مطابق دل بنا لو تو اس تقویٰ سے میرے ملک میں زیادتی نہ ہو گی اور اگر تم
دل گناہ کی سوچ والے کے موافق ہو تو اس سے میرا ملک گھٹ نہیں جائے گا، اگر تم سب اکٹھے ہو کر مجھ سے
اور میں ہر ایک کو اس کی مرضی کے مطابق بھی دے دوں تو میری سلطنت میں سے کچھ بھی گھٹنے کا نہیں، بس
سمجھو کہ جیسے سمندر میں ایک مرتبہ سوئی ڈبونے سے دریا نہیں گھٹتا یونہی تم اتنا بھی نہیں گھٹا سکو گے، اے
بندو! یہ تمہارے اعمال ہیں جنہیں میں نے تمہارے لئے لاگو کیا ہے، تو جو اچھا کرے گا، اللہ کا شکر کرے اور
کر بیٹھے تو اپنے آپ ہی کو برا بنائے۔" جب بھی ابو ادریس یہ حدیث بیان کرتے تو گھٹنوں کے بل بیٹھ جا

۲۲۶۔ بَابٌ كَفَّارَةُ الْمَرِيْضِ (بیمار کا کفارہ)

۴۹۸۔ حَدَّثَنَا إِسْحٰقُ بْنُ الْعَلَاءِ قَالَ: حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ الْحَارِثِ قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنِ سَالِمٍ، عَنْ مُحَمَّدٍ الزُّبَيْدِيِّ قَالَ: حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ عَامِرٍ، أَنَّ غُضَيْفَ بْنَ الْحَارِثِ أَخْبَرَهُ، أَنَّ رَجُلًا أَتٰى أَبَا عُبَيْدَةَ بْنَ الْجَرَّاحِ وَهُوَ وَجِعٌ فَقَالَ: كَيْفَ أَمْسٰى أَجْرُ الْأَمِيْرِ؟ فَقَالَ: هَلْ تَدْرُوْنَ فِيْمَا تُؤْجَرُوْنَ بِهِ؟ فَقَالَ: بِمَا يُصِيْبُنَا فِيْمَا نَكْرَهُ. فَقَالَ: إِنَّمَا تُؤْجَرُوْنَ فِيْمَا أَنْفَقْتُمْ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ وَاسْتُنْفِقَ لَكُمْ ثُمَّ عَدَّ أَدَاةَ الرَّحْلِ كُلَّهَا حَتّٰى بَلَغَ عِذَارَ الْبِرْذَوْنِ وَلٰكِنَّ هٰذَا الْوَصَبَ الَّذِيْ يُصِيْبُكُمْ فِيْ أَجْسَادِكُمْ يُكَفِّرُ اللّٰهُ بِهِ مِنْ خَطَايَاكُمْ.

ترجمہ: حضرت سلیمان بن عامر رضی اللہ عنہ بتاتے ہیں کہ مجھے غضیف بن حارث رضی اللہ عنہ نے بتایا کہ ایک آدمی ابوعبیدہ بن جراح رضی اللہ عنہ کے پاس آیا۔ وہ بیمار تھے تو کہا: امیر کو رات کیا کچھ ملا؟ ابوعبیدہ رضی اللہ عنہ نے کہا: کیا تم جانتے ہو کہ کن کن چیزوں کا اجر ملتا ہے؟ انہوں نے کہا کہ ہمیں جو بھی تکلیف پہنچتی ہے اس کا اجر ملتا ہے۔ ابوعبیدہ رضی اللہ عنہ نے کہا: کیا تم جانتے ہو کہ تمہیں اس مال کا اجر ملتا ہے جسے تم راہِ خدا میں خرچ کرتے ہو اور وہ ختم ہو جاتا ہے؟ پھر انہوں نے سب سفری سامان گن دیا حتی کہ گھوڑے کے لگام تک بھی گن گئے (کہ فلاں فلاں چیز کا اجر ملتا ہے) لیکن یہ تکلیف جو تمہیں جسمانی طور پر پہنچتی ہے اس سے اللہ تمہارے گناہ بخش دیتا ہے۔

۴۹۹۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدٍ قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْمَلِكِ بْنُ عَمْرٍو وَقَالَ حَدَّثَنَا زُهَيْرُ بْنُ مُحَمَّدٍ، عَنْ عَمْرِو بْنِ حَلْحَلَةَ، عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ، عَنْ أَبِيْ سَعِيْدٍ الْخُدْرِيِّ وَأَبِيْ هُرَيْرَةَ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: مَا يُصِيْبُ الْمُسْلِمَ مِنْ نَصَبٍ، وَلَا هَمٍّ وَلَا حَزَنٍ، وَلَا أَذًى وَلَا غَمٍّ، حَتَّى الشَّوْكَةِ يُشَاكُهَا إِلَّا كَفَّرَ اللّٰهُ بِهَا مِنْ خَطَايَاهُ.

ترجمہ: حضرت ابوسعید خدری اور حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہما کے مطابق نبی کریم ﷺ نے فرمایا: ''مسلمان کو جو بھی تکلیف، دکھ، گھٹن، درد اور دکھ پہنچتا ہے حتیٰ کہ کانٹا بھی چبھتا ہے تو ان کے ذریعے اللہ تعالیٰ اس کے گناہ مٹا دیتا ہے۔''

۵۰۰۔ حَدَّثَنَا مُوْسٰى قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُوْ عَوَانَةَ، عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ عُمَيْرٍ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ سَعِيْدٍ، عَنْ أَبِيْهِ قَالَ: كُنْتُ مَعَ سَلْمَانَ وَعَادَ مَرِيْضًا فِيْ كِنْدَةَ فَلَمَّا دَخَلَ عَلَيْهِ قَالَ: أَبْشِرْ فَإِنَّ مَرَضَ الْمُؤْمِنِ

يَجْعَلُهُ اللّٰهُ لَهُ كَفَّارَةً وَمُسْتَعْتَبًا وَإِنَّ مَرَضَ الْفَاجِرِ كَالْبَعِيرِ عَقَلَهُ أَهْلُهُ ثُمَّ أَرْسَلُوْهُ فَلَا يَدْرِيْ لِمَ عُقِلَ وَلِمَ أُرْسِلَ.

ترجمہ: حضرت سعید رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میں حضرت سلمان رضی اللہ عنہ کے ساتھ تھا (انہوں نے کندہ میں ایک مریض کی عیادت کرنا تھی) جب اس کے پاس پہنچا تو کہا: گھبراؤ نہیں' مومن کی مرض اس کے گناہوں کا کفارہ اور رضائے الٰہی کا ذریعہ ہوتی ہے' اس کے برعکس فاجر و فاسق کی مرض ایسے اونٹ جیسی ہوتی ہے جسے اس کے گھر والے باندھ دیں' پھر چھوڑ دیں اور پھر پتہ ہی نہ چل سکے کہ اسے کس لئے باندھا گیا اور کیوں چھوڑا گیا؟

۵۰۱۔ حَدَّثَنَا مُوْسٰی قَالَ: حَدَّثَنَا حَمَّادٌ قَالَ: أَخْبَرَنَا عَدِيُّ بْنُ عَدِيٍّ، عَنْ أَبِيْ سَلَمَةَ، عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: لَا يَزَالُ الْبَلَاءُ بِالْمُؤْمِنِ وَالْمُؤْمِنَةِ فِيْ جَسَدِهٖ وَمَالِهٖ حَتّٰى يَلْقَى اللّٰهَ عَزَّوَجَلَّ وَمَا عَلَيْهِ خَطِيْئَةٌ.

ترجمہ: حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کی روایت کے مطابق حضور ﷺ نے فرمایا کہ ''کسی مومن مرد و عورت کے جسم' اہل وعیال اور مال میں کوئی مصیبت پڑے اور اسی میں وہ فوت ہو جائے تو اس کا کوئی گناہ باقی نہ رہے گا۔''

۵۰۲۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عُبَيْدٍ قَالَ: حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ طَلْحَةَ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرٍو........ مِثْلَهُ وَزَادَ فِيْ وَلَدِهٖ.

ترجمہ: حضرت محمد بن عمرو رضی اللہ عنہ سے بھی اسی قسم کی حدیث ملتی ہے البتہ اس میں ''ولدہ'' کا لفظ بھی آیا ہے۔ (یعنی اگر اس کے بچے کو تکلیف رہے)

۵۰۳۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ يُوْنُسَ قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُوْبَكْرٍ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرٍو، عَنْ أَبِيْ سَلَمَةَ، عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ: جَاءَ أَعْرَابِيٌّ، فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: هَلْ أَخَذَتْكَ أُمُّ مِلْدَمٍ؟ قَالَ: وَمَا أُمُّ مِلْدَمٍ؟ قَالَ: حَرٌّ بَيْنَ الْجِلْدِ وَاللَّحْمِ. قَالَ: لَا. قَالَ: فَهَلْ صُدِعْتَ؟ قَالَ: وَمَا الصُّدَاعُ؟ قَالَ: رِيْحٌ تَعْرِضُ فِي الرَّأْسِ تَضْرِبُ الْعُرُوْقَ. قَالَ: لَا. قَالَ فَلَمَّا قَالَ: مَنْ سَرَّهٗ أَنْ يَّنْظُرَ إِلٰى رَجُلٍ مِّنْ أَهْلِ النَّارِ. أَيْ فَلْيَنْظُرْهُ.

ترجمہ: حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک اعرابی حضور نبی کریم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا۔ آپ نے فرمایا: ''تمہیں کبھی بخار ہوا ہے؟'' اس نے عرض کی وہ کیا ہوتا ہے؟ آپ نے فرمایا: ''جلد اور گوشت کے درمیان حرارت کو کہتے ہیں۔'' اس نے عرض کی کبھی نہیں ہوا' پھر فرمایا: ''کیا کبھی سر درد ہوا؟'' کہنے لگا' سر درد کیا

ہے؟ آپ نے فرمایا: "یہ ہوا ہے جو سر میں پھیل جاتی ہے اور باریک رگوں کو دباتی ہے۔" یہ سن کر کہنے لگا کہ یہ بھی کبھی نہیں ہوا' جب وہ وہاں سے اٹھا تو آپ نے فرمایا: "کوئی جہنمی شخص دیکھنا چاہتا ہے تو اسے دیکھ لے۔"

نوٹ: یعنی مسلمان کو گناہوں کے کفارے کے طور پر تکلیف آنا ضروری ہوتی ہے اور چونکہ اسے کچھ بھی نہیں ہوا تو یقیناً یہ جہنمی ہے۔ (۱۲ چشتی)

۲۲۷۔ بَابُ الْعِيَادَةُ جَوْفَ اللَّيْلِ (رات کے کسی حصے میں بیمار پرسی کرنا)

۵۰۴۔ حَدَّثَنَا عِمْرَانُ بْنُ مَيْسَرَةَ قَالَ: حَدَّثَنَا ابْنُ فُضَيْلٍ قَالَ: حَدَّثَنَا حُصَيْنٌ، عَنْ سُفْيَانَ، عَنْ سَلَمَةَ عَنْ خَالِدِ بْنِ الرَّبِيعِ قَالَ: لَمَّا ثَقُلَ حُذَيْفَةُ سَمِعَ بِذٰلِكَ رَهْطُهُ وَالْأَنْصَارُ فَأَتَوْهُ فِي جَوْفِ اللَّيْلِ أَوْ عِنْدَ الصُّبْحِ قَالَ: أَيُّ سَاعَةٍ هٰذِهِ؟ قُلْنَا: جَوْفُ اللَّيْلِ أَوْ عِنْدَ الصُّبْحِ. قَالَ: أَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنْ صَبَاحِ النَّارِ. ثُمَّ قَالَ: جِئْتُمْ بِمَا أُكَفَّنُ بِهِ؟ قُلْنَا: نَعَمْ. قَالَ: لَا تُغَالُوْا بِالْأَكْفَانِ فَإِنَّهُ إِنْ يَكُنْ لِي عِنْدَ اللّٰهِ خَيْرٌ بُدِّلْتُ بِهِ خَيْرًا مِنْهُ وَإِنْ كَانَتِ الْأُخْرٰى سُلِبْتُ سَلْبًا سَرِيْعًا. قَالَ ابْنُ إِدْرِيْسَ: أَتَيْنَاهُ فِي بَعْضِ اللَّيْلِ.

ترجمہ: حضرت خالد بن ربیع رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ مرض الموت میں گرفتار ہوئے تو آپ کے قبیلہ اور انصار کو پتہ چلا' وہ آدھی رات یا صبح ہونے کے قریب ان کے پاس آئے۔ حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ نے پوچھا' یہ کونسا وقت ہے؟ ہم نے کہا آدھی رات ہے' یا کہا صبح ہونے کو ہے۔ آپ نے کہا: صبح سویرے آگ کا سامنا کرنے سے میں اللہ کی پناہ مانگتا ہوں' پھر پوچھا کفن دینے کے لئے مناسب قیمت کا کپڑا وغیرہ لائے ہو؟ ہم نے کہا ہاں۔ پھر کہا: زیادہ قیمتی نہیں ہونا چاہئے کیونکہ اگر (قبر میں) نتیجہ اچھا ہوا تو اس سے بہتر مجھے ملے گا اور اگر (خدانخواستہ) نتیجہ اچھا نہ ہوا تو یہ کفن بہت جلد مجھ سے چھین لیا جائے گا۔ ابن ادریس رضی اللہ عنہ نے کہا کہ ہم رات کے ایک حصے میں ان کے پاس گئے تھے۔

۵۰۵۔ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيْمُ بْنُ الْمُنْذِرِ قَالَ: حَدَّثَنَا عِيْسَى بْنُ الْمُغِيْرَةِ، عَنِ ابْنِ أَبِي ذِئْبٍ، عَنْ جُبَيْرِ بْنِ أَبِي صَالِحٍ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ عُرْوَةَ، عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: إِذَا اشْتَكَى الْمُؤْمِنُ أَخْلَصَهُ اللّٰهُ كَمَا يُخَلِّصُ الْكِيْرُ خَبَثَ الْحَدِيْدِ.

ترجمہ: حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کی روایت کے مطابق نبی کریم ﷺ نے فرمایا: "جب کوئی مومن بیماری میں مبتلا ہوتا ہے تو اللہ تعالیٰ اسے گناہوں سے ایسے صاف فرما دیتا ہے جیسے لوہار کی بھٹی لوہے سے میل اتار

دیتی ہے۔"

٥٠٦۔ حَدَّثَنَا بِشْرٌ قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ قَالَ: أَخْبَرَنَا يُونُسُ، عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ: حَدَّثَنِي عُرْوَةُ، عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: مَا مِنْ مُسْلِمٍ يُصَابُ بِمُصِيبَةٍ أَوْ وَجَعٍ مَرَضٍ إِلَّا كَانَ كَفَّارَةَ ذُنُوبِهِ حَتَّى الشَّوْكَةِ يُشَاكُهَا أَوِ النَّكْبَةُ.

ترجمہ: حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں نبی کریم ﷺ نے فرمایا: "جس مسلمان کو بھی کوئی تکلیف ہ (درد یا بیماری) تو وہ اس کے گناہوں کا کفارہ بن جاتی ہے حتیٰ کہ وہ تکلیف کانٹا چبھنا اور معمولی سی بیماری ہی کیوں نہ ہو۔"

٥٠٧۔ حَدَّثَنَا الْمَكِّيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا الْجُعَيْدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ، عَنْ عَائِشَةَ بِنْتِ سَعْدٍ، أَنَّ أَبَاهَا قَالَ: اشْتَكَيْتُ بِمَكَّةَ شَكْوَى شَدِيدَةً، فَجَاءَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَعُودُنِي فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللّٰهِ! إِنِّي أَتْرُكُ مَالًا وَإِنِّي لَمْ أَتْرُكْ إِلَّا ابْنَةً وَاحِدَةً أَفَأُوصِي بِثُلُثَيْ مَالِي وَأَتْرُكُ الثُّلُثَ؟ قَالَ: لَا. قَالَ: أُوصِي بِالنِّصْفِ وَأَتْرُكُ لَهَا النِّصْفَ؟ قَالَ: لَا. قُلْتُ: فَأُوصِي بِالثُّلُثِ وَأَتْرُكُ لَهَا الثُّلُثَيْنِ؟ قَالَ: الثُّلُثُ وَالثُّلُثُ كَثِيرٌ. ثُمَّ وَضَعَ يَدَهُ عَلَى جَبْهَتِي ثُمَّ مَسَحَ وَجْهِي وَبَطْنِي ثُمَّ قَالَ: اللّٰهُمَّ اشْفِ سَعْدًا وَأَتِمَّ لَهُ هِجْرَتَهُ فَمَا زِلْتُ أَجِدُ بَرْدَ يَدِهِ عَلَى كَبِدِي فِيمَا يُخَالُ إِلَيَّ حَتَّى السَّاعَةِ.

ترجمہ: حضرت عائشہ بنت سعد رضی اللہ عنہا کہتی ہیں کہ میرے والد سعد رضی اللہ عنہ نے کہا: مکہ میں مجھے سخت بیماری لاحق ہو گئی۔ نبی کریم ﷺ میری بیمار پرسی کو تشریف لائے تو میں نے عرض کی یا رسول اللہ! میں مال چھوڑے جا رہا ہوں لیکن میری ایک ہی بیٹی ہے کیا میں دو تہائی مال کی وصیت کر دوں اور ایک حصہ رہنے دوں آپ نے فرمایا: "نہیں۔" میں نے عرض کی نصف کی کر دوں اور آدھا لڑکی کے لئے چھوڑ دوں؟ آپ نے فرمای "ایسے بھی نہیں۔" پھر عرض کی کہ ایک حصے کی وصیت کر کے باقی دو حصے لڑکی کے لئے رہنے دوں؟ آپ نے فرمای "تیسرا حصہ کافی ہے اور یہ بھی زیادہ ہے۔" پھر آپ نے دست مبارک میری پیشانی پر رکھا پھر چہرے اور پیٹ پر اور پھر فرمایا: "الٰہی! سعد کو شفاء دے دے اور ان کی ہجرت مکمل فرما دے۔" میرے خیال میں اس کے بعد مَیں اپنے جگر پر آپ کے دست مبارک کی وہ ٹھنڈک آخر دم تک محسوس کر رہا ہوں۔

۲۲۸۔ بَابٌ يُكْتَبُ لِلْمَرِيضِ مَا كَانَ يَعْمَلُ وَهُوَ صَحِيحٌ

(مریض کے نامۂ اعمال میں وہ کچھ لکھا جاتا ہے جو بحالت صحت وہ کرتا تھا)

۵۰۸۔ حَدَّثَنَا قَبِيصَةُ بْنُ عُقْبَةَ قَالَ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، عَنْ عَلْقَمَةَ بْنِ مَرْثَدٍ، عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ مُخَيْمِرَةَ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: مَا مِنْ أَحَدٍ يَمْرَضُ إِلَّا كُتِبَ لَهُ مِثْلُ مَا كَانَ يَعْمَلُ وَهُوَ صَحِيحٌ.

ترجمہ: حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ کی روایت کے مطابق حضور ﷺ نے فرمایا: ''جو شخص مرض میں گرفتار ہو جاتا ہے تو اس کے نامۂ اعمال میں وہی کچھ لکھا جاتا ہے جو اس کی حالت صحت میں لکھا جاتا تھا۔''

۵۰۹۔ حَدَّثَنَا عَارِمٌ قَالَ: حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ زَيْدٍ قَالَ: حَدَّثَنَا سِنَانٌ أَبُو رَبِيعَةَ قَالَ: حَدَّثَنَا أَنَسُ بْنُ مَالِكٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: مَا مِنْ مُسْلِمٍ ابْتَلَاهُ اللّٰهُ فِي جَسَدِهِ إِلَّا كُتِبَ لَهُ مَا كَانَ يَعْمَلُ فِي صِحَّتِهِ مَا كَانَ مَرِيضًا فَإِنْ عَافَاهُ أُرَاهُ غَسَلَهُ، وَإِنْ قَبَضَهُ غُفِرَ لَهُ.

ترجمہ: حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ نبی کریم ﷺ سے روایت کرتے ہیں آپ نے فرمایا: ''جس مسلمان کے جسم میں اللہ تعالیٰ کوئی بیماری پیدا کرتا ہے تو اس دوران اس کے نامۂ اعمال میں وہ کچھ لکھا جاتا ہے جو اس کی حالت صحت میں لکھا جاتا تھا اور اگر وہ صحت یاب ہو جائے تو اللہ اسے دھو دیتا ہے اور اگر اسے موت دے دے تو اسے بخش دیتا ہے۔''

۵۱۰۔ حَدَّثَنَا مُوسَى قَالَ: حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ، عَنْ سِنَانٍ، عَنْ أَنَسٍ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ .... مِثْلَهُ. وَزَادَ قَالَ: فَإِنْ شَفَاهُ غَسَلَهُ.

ترجمہ: حضرت انس رضی اللہ عنہ کے مطابق حضور ﷺ سے ایسی ہی روایات ملتی ہے البتہ اس میں یہ الفاظ زیادہ ہیں۔ فَإِنْ شَفَاهُ غَسَلَهُ. ''کہ اگر اسے شفایاب کر دے تو (گناہوں سے) دھو دیتا ہے۔''

۵۱۱۔ حَدَّثَنَا قُرَّةُ بْنُ حَبِيبٍ قَالَ: حَدَّثَنَا إِيَاسُ بْنُ أَبِي تَمِيمَةَ، عَنْ عَطَاءِ ابْنِ أَبِي رَبَاحٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: جَاءَتِ الْحُمَّى إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَتْ: ابْعَثْنِي إِلَى آثَرِ أَهْلِكَ عِنْدَكَ فَبَعَثَهَا إِلَى الْأَنْصَارِ فَبَقِيَتْ عَلَيْهِمْ سِتَّةَ أَيَّامٍ وَلَيَالِيهِنَّ فَاشْتَدَّ ذٰلِكَ عَلَيْهِمْ فَأَتَاهُمْ فِي دِيَارِهِمْ فَشَكَوْا

ذٰلِكَ إِلَيْهِ فَجَعَلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَدْخُلُ دَارًا دَارًا وَبَيْتًا بَيْتًا يَدْعُوْا لَهُمْ بِالْعَافِيَةِ فَلَمَّا رَجَعَ تَبِعَتْهُ امْرَأَةٌ مِّنْهُمْ. فَقَالَتْ: وَالَّذِيْ بَعَثَكَ بِالْحَقِّ إِنِّيْ لَمِنَ الْأَنْصَارِ فَادْعُ اللّٰهَ لِيْ كَمَا دَعَوْتَ لِلْأَنْصَارِ. قَالَ: مَا شِئْتِ إِنْ شِئْتِ دَعَوْتُ اللّٰهَ أَنْ يُعَافِيَكِ وَإِنْ شِئْتِ صَبَرْتِ وَلَكِ الْجَنَّةُ. قَالَتْ: بَلْ أَصْبِرُ وَلَا أَجْعَلُ الْجَنَّةَ خَطَرًا.

ترجمہ: حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ بخار نبی کریم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کی کہ مجھے اپنے پسندیدہ لوگوں کی طرف بھیج دیجئے۔ آپ نے اسے انصار کی طرف بھیج دیا تو وہ وہاں چھ دن تک رہا اور اس میں شدت آ گئی تو آپ ان کے گھروں میں تشریف لے گئے انہوں نے آپ سے اس کی شکایت کی۔ چنانچہ نبی کریم ﷺ ایک ایک حویلی اور ایک ایک گھر تشریف لے گئے اور سب کی صحت کے لئے دعائیں فرماتے رہے۔ واپس ہوئے تو ان کی ایک عورت آپ کے پیچھے پیچھے تھی۔ عرض کرنے لگی' اس ذات کی قسم! جس نے آپ کو سچا دین دے کر بھیجا ہے' میں انصار سے تعلق رکھتی ہوں' میرے والد بھی انصار کے ہیں' آپ میرے لئے بھی وہی دعا فرمائیں جو انصار کے لئے فرمائی ہے۔ آپ نے فرمایا: ''کیا خیال ہے؟ چاہو تو میں تمہارے لئے دعائے شفاء کر دیتا ہوں اور نہیں تو صبر کرو یقیناً تمہیں جنت مل جائے گی۔'' اس نے عرض کی ٹھیک ہے میں صبر کرتی ہوں اور جنت کی کوئی پرواہ نہ ہو گی۔

۵۱۲۔ وَعَنْ عَطَاءٍ، عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ: مَا مِنْ مَّرَضٍ يُّصِيْبُنِيْ، أَحَبُّ إِلَيَّ مِنَ الْحُمّٰى، لِأَنَّهَا تَدْخُلُ فِيْ كُلِّ عُضْوٍ مِّنِّيْ وَإِنَّ اللّٰهَ عَزَّوَجَلَّ يُعْطِيْ كُلَّ عُضْوٍ قِسْطَهُ مِنَ الْأَجْرِ.

ترجمہ: حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ کوئی لاحق ہونے والی مرض مجھے بخار سے زیادہ پیاری نہیں لگتی ہے کیونکہ وہ میرے ایک ایک عضو میں اثر کرتا ہے اور اللہ تعالیٰ ہر عضو کی تکلیف کے بدلے مجھے اجر عطا فرماتا ہے۔

۵۱۳۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُوْسُفَ، قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، عَنِ الْأَعْمَشِ، عَنْ أَبِيْ وَائِلٍ، عَنْ أَبِيْ نُخَيْلَةَ قِيْلَ لَهُ: ادْعُ اللّٰهَ قَالَ: اَللّٰهُمَّ انْقُصْ مِنَ الْمَرَضِ وَلَا تَنْقُصْ مِنَ الْأَجْرِ فَقِيْلَ لَهُ: ادْعُ، ادْعُ فَقَالَ: اَللّٰهُمَّ اجْعَلْنِيْ مِنَ الْمُقَرَّبِيْنَ وَاجْعَلْ أُمِّيْ مِنَ الْحُوْرِ الْعِيْنِ.

ترجمہ: حضرت ابونُخیلہ رضی اللہ عنہ سے (بحالت مرض) کہا گیا کہ دعا کیجئے تو آپ نے یہ دعا کی: اے اللہ! مرض گھٹا دے لیکن اس کا اجر نہ گھٹا۔ (دو مرتبہ) ان سے کہا گیا: دعا' کیجئے' دعا کیجئے تو انہوں نے دعا کی: الٰہی!

ترجمہ: حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''کسی بھی مسلمان کو اس دنیا میں کا
چبھنے جتنی تکلیف پہنچے اور وہ اس پر ثواب کی نیت کر لے تو اللہ تعالیٰ اس کے بدلے میں قیامت کو اس کی خطائیں
معاف فرما دے گا۔''

۵۱۷۔ حَدَّثَنَا عُمَرُ قَالَ: حَدَّثَنَا أَبِي قَالَ: حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ قَالَ: حَدَّثَنِي أَبُو سُفْيَانَ، عَنْ جَابِرٍ قَالَ: سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: مَا مِنْ مُؤْمِنٍ وَّلَا مُؤْمِنَةٍ، وَّلَا مُسْلِمٍ وَّلَا مُسْلِمَةٍ، يَمْرَضُ مَرَضًا إِلَّا قَضَى اللّٰهُ بِهٖ عَنْهُ مِنْ خَطَايَاهُ.

ترجمہ: حضرت جابر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میں نے نبی کریم ﷺ سے سنا' انہوں نے فرمایا: ''جب بھی کوئی
مومن مرد یا عورت کو کوئی مرض لاحق ہو تو اس کی وجہ سے اللہ تعالیٰ اس کی خطائیں معاف فرما دے گا۔''

۲۲۹۔ بَابٌ هَلْ يَكُونُ قَوْلُ الْمَرِيضِ إِنِّي وَجِعٌ شِكَايَةً

(کوئی ''میں بیمار ہوں'' کہے تو اسے شکایت کہا جا سکتا ہے؟)

۵۱۸۔ حَدَّثَنَا زَكَرِيَّا قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ، عَنْ هِشَامٍ، عَنْ أَبِيهِ، قَالَ دَخَلْتُ أَنَا وَعَبْدُ اللّٰهِ بْنُ الزُّبَيْرِ عَلٰى أَسْمَاءَ، قَبْلَ قَتْلِ عَبْدِ اللّٰهِ بِعَشْرِ لَيَالٍ وَأَسْمَاءُ وَجِعَةٌ، فَقَالَ لَهَا عَبْدُ اللّٰهِ: كَيْفَ تَجِدِينَكِ؟ قَالَتْ: وَجِعَةٌ. قَالَ: إِنِّي فِي الْمَوْتِ. فَقَالَتْ لَعَلَّكَ تَشْتَهِي مَوْتِي؟ فَلِذٰلِكَ تَتَمَنَّاهُ فَلَا تَفْعَلْ، فَوَاللّٰهِ مَا أَشْتَهِي أَنْ أَمُوتَ حَتّٰى يَأْتِيَ عَلٰى أَحَدِ طَرَفَيْكَ، أَوْ تُقْتَلَ فَأَحْتَسِبَكَ، وَإِمَّا أَنْ تَظْفَرَ فَتَقَرَّ عَيْنِي فَإِيَّاكَ أَنْ تُعْرَضَ عَلَيْكَ خُطَّةٌ فَلَا تُوَافِقُكَ فَتَقْبَلَهَا كَرَاهِيَةَ الْمَوْتِ وَإِنَّمَا عَنَى ابْنُ الزُّبَيْرِ لِيُقْتَلَ فَيَحْزُنَهَا ذٰلِكَ

ترجمہ: حضرت ہشام رضی اللہ عنہ کے والد نے بتایا کہ میں اور عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہ' حضرت اسماء رضی
اللہ عنہا کے پاس گئے' یہ حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ کے قتل سے دس راتیں قبل کا واقعہ ہے۔ حضرت اسماء رضی اللہ
عنہا بیمار تھیں۔ حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ نے دیکھ کر پوچھا: آپ کیا محسوس کرتی ہیں؟ انہوں نے کہا' گھبراہٹ
ہے۔ عبداللہ رضی اللہ عنہ نے کہا: میں موت میں گھرا ہوں۔ حضرت اسماء رضی اللہ عنہا نے کہا' شاید تم میری موت
چاہتے ہو' اس لئے موت کی تمنا کر رہے ہو؟ ایسا نہ کرو' بخدا میں تب تک موت کی خواہش نہیں رکھتی جب تک
معاملہ یکطرفہ نہ ہو جائے یا تم قتل ہو جاؤ اور یہ بات تو میری آخرت کا سامان ہو گی یا پھر تم کامیاب ہو جاؤ
میری آنکھیں ٹھنڈی ہو جائیں تو یاد رکھو کہیں ایسا کام نہ کر لینا جو تمہارے لائق نہ ہو اور وہ تمہیں موت کے

سے قبول کرنا پڑے۔ ابن زبیر رضی اللہ عنہما کا مقصد یہ تھا کہ وہ قتل ہو جائیں تو انہیں اس کا غم ہو نہ ہو۔

۵۱۹۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ عِيسَى قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ وَهْبٍ قَالَ: أَخْبَرَنِي هِشَامُ بْنُ سَعْدٍ، عَنْ زَيْدِ بْنِ أَسْلَمَ، عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ، عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ، أَنَّهُ دَخَلَ عَلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ مَوْعُوكٌ، عَلَيْهِ قَطِيفَةٌ، فَوَضَعَ يَدَهُ عَلَيْهِ، فَوَجَدَ حَرَارَتَهَا فَوْقَ الْقَطِيفَةِ فَقَالَ أَبُو سَعِيدٍ: مَا أَشَدَّ حُمَّاكَ يَا رَسُولَ اللَّهِ! قَالَ: إِنَّا كَذَلِكَ يَشْتَدُّ عَلَيْنَا الْبَلَاءُ وَيُضَاعَفُ لَنَا الْأَجْرُ. فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللَّهِ! أَيُّ النَّاسِ أَشَدُّ بَلَاءً قَالَ: الْأَنْبِيَاءُ ثُمَّ الصَّالِحُونَ وَقَدْ كَانَ أَحَدُهُمْ يُبْتَلَى بِالْفَقْرِ حَتَّى مَا يَجِدُ إِلَّا الْعَبَاءَةَ يَجُوبُهَا فَيَلْبَسُهَا وَيُبْتَلَى بِالْقَمْلِ حَتَّى يَقْتُلَهُ وَلَأَحَدُهُمْ كَانَ أَشَدَّ فَرَحًا بِالْبَلَاءِ مِنْ أَحَدِكُمْ بِالْعَطَاءِ.

ترجمہ: حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ وہ نبی کریم ﷺ کے پاس حاضر ہوئے، آپ کو بخار تھا۔ آپ پر چادر تھی، انہوں نے اپنا ہاتھ آپ کے سر پر رکھا تو بخار کی حرارت چادر میں سے محسوس کی۔ ابوسعید رضی اللہ عنہ نے عرض کی، یا رسول اللہ! بخار کتنا تیز ہے؟ فرمایا: "ہم لوگوں کا یہی حال ہوتا ہے، ہماری تکلیف بھی زیادہ ہوتی ہے اور اجر بھی دوگنا ملتا ہے۔" عرض کی یا رسول اللہ! سب سے زیادہ بلا کسے لاحق ہوتی ہے؟ فرمایا: "انبیاء علیہم السلام کو اور پھر صالحین کو، ان میں کوئی ایک فقر میں مبتلا ہوا، پھٹی پرانی قمیض کے علاوہ انہیں کچھ نہ ملتا تھا جسے کاٹ کر پہن لیتے تھے پھر جوئیں پڑ جائیں تو انہیں کاٹتیں، انہیں بیماری پر اتنی خوشی ہوتی کہ اتنی تمہیں کسی عطاء پر نہیں ہوتی۔"

۲۳۰۔ بَابُ عِيَادَةِ الْمُغْمَى عَلَيْهِ (بے ہوش کی عیادت)

۵۲۰۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدٍ قَالَ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، عَنِ ابْنِ الْمُنْكَدِرِ، سَمِعَ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللَّهِ يَقُولُ: مَرِضْتُ مَرَضًا فَأَتَانِي النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَعُودُنِي وَأَبُو بَكْرٍ وَهُمَا مَاشِيَانِ فَوَجَدَانِي أُغْمِيَ عَلَيَّ فَتَوَضَّأَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ صَبَّ وَضُوءَهُ عَلَيَّ فَأَفَقْتُ فَإِذَا النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقُلْتُ: يَا رَسُولَ اللَّهِ! كَيْفَ أَصْنَعُ فِي مَالِي؟ أَقْضِي فِي مَالِي؟ فَلَمْ يُجِبْنِي بِشَيْءٍ حَتَّى نَزَلَتْ آيَةُ الْمِيرَاثِ

ترجمہ: حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں، میں بیمار ہوا تو حضور ﷺ میری بیمار پرسی کرنے تشریف لائے، حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ بھی ہمراہ تھے۔ وہ پہنچے تو میں بے ہوش تھا۔ نبی کریم ﷺ نے وضو فرمایا، پھر وضو کا پانی مجھ پر ڈالا، مجھے افاقہ ہو گیا۔ اچانک میں نے دیکھا کہ نبی کریم ﷺ سامنے تھے، عرض کی یا رسول اللہ! میں اپنے

فَكُنْتُ أَجِيءُ إِلَى أُمِّ الدَّرْدَاءِ فَتَقُولُ لِي: كَيْفَ أَهْلُكَ؟ فَأَقُولُ لَهَا: مَرْضَى. فَتَدْعُو لِي بِطَعَامٍ فَآكُلُ ثُمَّ عُدْتُ فَفَعَلْتُ ذٰلِكَ فَجِئْتُهَا مَرَّةً فَقَالَتْ: كَيْفَ؟ قُلْتُ: قَدْ تَمَاثَلُوا فَقَالَتْ: إِنَّمَا كُنْتُ أَدْعُو لَكَ بِطَعَامٍ إِذْ كُنْتَ تُخْبِرُنَا عَنْ أَهْلِكَ أَنَّهُمْ مَرْضَى فَأَمَّا إِذْ تَمَاثَلُوا فَلَا نَدْعُو لَكَ بِشَيْءٍ.

ترجمہ: حضرت ابراہیم بن ابی عبلہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میری بیوی بیمار ہو گئی ہیں۔ میں اُم الدرداء رضی اللہ عنہا کے پاس آیا کرتا تھا تو وہ پوچھتیں: تمہاری بیوی کا کیا حال ہے؟ میں کہتا بیمار ہیں۔ وہ میرے لئے کھانا منگواتیں تو میں کھا لیتا۔ میں دوبارہ آتا اور یونہی کہتا۔ ایک مرتبہ میں گیا تو وہ کہنے لگیں بیوی کا کیا حال ہے؟ میں نے کہا! بس اب ٹھیک ہی ہے۔ وہ کہنے لگیں میں تمہارے لئے کھانا منگواتی تھی کیونکہ تم مجھے بتاتے تھے کہ بیوی بیمار ہے اب اگر وہ معمول کے مطابق ہے تو میں کھانا نہیں دوں گی۔

۲۳۳۔ بَابٌ عِيَادَةُ الْأَعْرَابِ (دیہاتی کی عیادت و بیمار پرسی)

۵۲۳۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَلَامٍ قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ الثَّقَفِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا خَالِدٌ نِ الْحَذَّاءُ، عَنْ عِكْرِمَةَ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَخَلَ عَلَى أَعْرَابِيٍّ يَعُودُهُ، فَقَالَ: لَا بَأْسَ عَلَيْكَ طَهُورٌ إِنْ شَاءَ اللّٰهُ. قَالَ: قَالَ الْأَعْرَابِيُّ: بَلْ هِيَ حُمَّى تَفُورُ عَلَى شَيْخٍ كَبِيرٍ كَمَا تُزِيرُهُ الْقُبُورَ. قَالَ: فَنَعَمْ إِذًا.

ترجمہ: حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ ایک دیہاتی کی عیادت کے لئے تشریف لے گئے اور فرمایا: ”کوئی فکر نہیں، انشاء اللہ سب ٹھیک ہے۔“ دیہاتی نے عرض کی: شدید بخار ہے جو بوڑھوں پر زور دکھاتا ہے اور انہیں قبر کا منظر دکھا دیتا ہے۔“ آپ نے فرمایا: ”تو پھر یہ بھی اچھا ہے۔“

۲۳۴۔ بَابٌ عِيَادَةُ الْمَرْضَى (بیماروں کی بیمار پرسی)

۵۲۴۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيزِ قَالَ: حَدَّثَنَا مَرْوَانُ بْنُ مُعَاوِيَةَ قَالَ: حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ كَيْسَانَ عَنْ أَبِي حَازِمٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَنْ أَصْبَحَ الْيَوْمَ مِنْكُمْ صَائِمًا؟ قَالَ أَبُوبَكْرٍ: أَنَا قَالَ: مَنْ عَادَ مِنْكُمُ الْيَوْمَ مَرِيضًا؟ قَالَ أَبُوبَكْرٍ: أَنَا. قَالَ: مَنْ شَهِدَ مِنْكُمُ الْيَوْمَ جَنَازَةً؟ قَالَ أَبُوبَكْرٍ: أَنَا. قَالَ: مَنْ أَطْعَمَ الْيَوْمَ مِسْكِينًا؟ قَالَ أَبُوبَكْرٍ: أَنَا. قَالَ مَرْوَانُ: بَلَغَنِي أَنَّ النَّبِيَّ

أَنَّ عَبْدِیْ فُلَانًا مَرِضَ فَلَوْ کُنْتَ عُدْتَهٗ لَوَجَدْتَ ذٰلِكَ عِنْدِیْ، أَوْ وَجَدْتَنِیْ عِنْدَهٗ؟

ترجمہ: حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: ''اللہ عزوجل قیامت کے دن اپنے بندے سے فرمائے گا میں نے تجھ سے کھانے کو مانگا تھا' تم نے انکار کر دیا تھا۔ آدمی عرض کرے گا' اے میرے پروردگار! کب مانگا تھا اور میں نے کب انکار کر دیا تھا؟ سب کو روزی دینے والا تو' تو ہی ہے۔ اللہ تعالیٰ فرمائے گا: یاد کرو' میرے فلاں بندے نے کھانا مانگا تھا لیکن تو نے انکار کر دیا تھا۔ تم اس بات کو نہیں جانتے کہ اگر تم اسے دے دیتے تو مجھے ہی دینا بنتا۔ اے آدم زاد! میں نے تجھ سے پینے کو مانگا تھا تو تم نے انکار کر دیا تھا۔ وہ عرض کرے گا! الٰہی! میں تجھے پلا بھی کیسے سکتا ہوں جبکہ خود تو جہانوں کو روزی دینے والا ہے؟ وہ فرمائے گا: میرے فلاں بندے نے تجھ سے پانی مانگا تھا لیکن تم نے انکار کر دیا تھا۔ تمہیں یہ معلوم نہیں کہ اگر تو اسے پلا دیتا تو وہ مجھے ہی پلانا ہوتا؟ پھر فرمائے گا' اے ابن آدم! میں بیمار تھا تم نے میری بیمار پرسی نہ کی۔ وہ عرض کرے گا: الٰہی! میں تیری عیادت کیسے کرتا؟ تو تو خود رب العالمین ہے۔ اللہ فرمائے گا' یہ بات تیرے علم میں نہیں کہ اگر تو میرے فلاں بندے کی بیمار پرسی کرتا تو وہ میری بیمار پرسی ہوتی۔'' (یا فرمایا تو مجھے اس کے ہاں پاتا)

۵۲۷۔ حَدَّثَنَا مُوْسٰی بْنُ إِسْمٰعِیْلَ قَالَ: حَدَّثَنَا أَبَانُ بْنُ یَزِیْدَ قَالَ: حَدَّثَنَا قَتَادَةُ قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُوْ عِیْسٰی الْأَسْوَارِیُّ، عَنْ أَبِیْ سَعِیْدٍ، عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: عُوْدُوا الْمَرِیْضَ وَاتَّبِعُوا الْجَنَائِزَ تُذَکِّرْکُمُ الْآخِرَةَ.

ترجمہ: حضرت ابوسعید رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: ''مریض کی عیادت کرو اور جنازے کے ساتھ چلو اس سے تمہیں موت یاد پڑے گی۔''

۵۲۸۔ حَدَّثَنَا مَالِكُ بْنُ إِسْمٰعِیْلَ قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُوْ عَوَانَةَ، عَنْ عُمَرَ بْنِ أَبِیْ سَلَمَةَ، عَنْ أَبِیْهِ، عَنْ أَبِیْ هُرَیْرَةَ، عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: ثَلَاثٌ کُلُّهُنَّ حَقٌّ عَلٰی کُلِّ مُسْلِمٍ: عِیَادَةُ الْمَرِیْضِ وَشُهُوْدُ الْجَنَازَةِ وَتَشْمِیْتُ الْعَاطِسِ إِذَا حَمِدَ اللّٰهَ عَزَّ وَجَلَّ.

ترجمہ: حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کی روایت کے مطابق نبی کریم ﷺ نے فرمایا: ''تین چیزیں ہیں جو تمام کی تمام ہر مسلمان پر لازم ہوتی ہیں: مریض کی عیادت کرنا' جنازے میں شرکت کرنا اور جب چھینک لینے والا الحمد للہ کہے تو اس کا جواب دینا۔'' (یَرْحَمُكَ اللّٰهُ کہنا)

٢٣٦۔ بَابٌ فَضْلُ عِيَادَةِ الْمَرِيْضِ (مریض کی عیادت کا ثواب)

٥٣٠۔ حَدَّثَنَا مُوْسٰى بْنُ إِسْمٰعِيْلَ قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَاحِدِ قَالَ: حَدَّثَنَا عَاصِمٌ، عَنْ أَبِيْ قِلَابَةَ، عَنْ أَبِي الْأَشْعَثِ الصَّنْعَانِيِّ، عَنْ أَبِيْ أَسْمَاءَ قَالَ: مَنْ عَادَ أَخَاهُ كَانَ فِيْ خُرْفَةِ الْجَنَّةِ. قُلْتُ لِأَبِيْ قِلَابَةَ مَا خُرْفَةُ الْجَنَّةِ؟ قَالَ: جَنَاهَا قُلْتُ لِأَبِيْ قِلَابَةَ: عَنْ مَّنْ حَدَّثَهُ أَبُوْ أَسْمَاءَ؟ قَالَ: عَنْ ثَوْبَانَ، عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ.

ترجمہ: حضرت ابو اساء رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ جو شخص اپنے کسی بھائی کی عیادت کرے گا وہ جنت کے باغوں میں ہوگا۔ میں نے ابو قلابہ رضی اللہ عنہ سے پوچھا' جنت کے باغ میں ہونے کا کیا ہوگا؟ انہوں نے کہا کہ یہ جنت کا تازہ پھل ہوگا۔ میں نے پھر پوچھا: ابو اساء رضی اللہ عنہ نے یہ بات کس سے سنی؟ انہوں نے کہا ثوبان رضی اللہ عنہ سے اور انہوں نے رسول اللہ ﷺ سے سنی تھی۔

٥٣١۔ حَدَّثَنَا ابْنُ حَبِيْبِ بْنِ أَبِيْ ثَابِتٍ قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُوْ أُسَامَةَ، عَنِ الْمُثَنّٰى أَظُنُّهُ ابْنَ سَعِيْدٍ قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُوْ قِلَابَةَ، عَنْ أَبِي الْأَشْعَثِ، عَنْ أَبِيْ أَسْمَاءَ الرَّحَبِيِّ، عَنْ ثَوْبَانَ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ......... نَحْوَهُ.

ترجمہ: حضرت ابو اسامہ رضی اللہ عنہ نے ابو الاشعث رضی اللہ عنہ' انہوں نے ابو اساء الرجبی رضی اللہ عنہ' انہوں نے ثوبان رضی اللہ عنہ سے اور انہوں نے نبی کریم ﷺ سے ایسی ہی روایت کی ہے۔

٢٣٧۔ بَابُ الْحَدِيْثِ لِلْمَرِيْضِ وَالْعَائِدِ (مریض سے جا کر کیا کہے)

٥٣٢۔ حَدَّثَنَا قَيْسُ بْنُ حَفْصٍ قَالَ: حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ الْحَارِثِ قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْحَمِيْدِ بْنُ جَعْفَرٍ قَالَ: أَخْبَرَنِيْ أَبِيْ، أَنَّ أَبَا بَكْرِ بْنَ حَزْمٍ وَّمُحَمَّدَ بْنَ الْمُنْكَدِرِ، فِيْ نَاسٍ مِّنْ أَهْلِ الْمَسْجِدِ، عَادُوْا عُمَرَ بْنَ الْحَكَمِ بْنِ رَافِعٍ الْأَنْصَارِيَّ، قَالُوْا: يَا أَبَا حَفْصٍ. حَدِّثْنَا. قَالَ: سَمِعْتُ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ: سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ: مَنْ عَادَ مَرِيْضًا خَاضَ فِي الرَّحْمَةِ حَتّٰى إِذَا قَعَدَ اسْتَقَرَّ فِيْهَا.

ترجمہ: حضرت عبدالحمید بن جعفر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ مجھے میرے والد نے بتایا کہ ابوبکر بن حزم اور محمد بن منکدر رضی اللہ عنہما دونوں ہی مسجد میں موجود لوگوں میں شامل تھے اور سب نے عمر بن الحکم بن رافع انصاری رضی

اللہ عنہ کی عیادت کرتے وقت کہا کہ اے ابو حفص! ہمیں کوئی حدیث تو سناؤ! کہنے لگے میں نے حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ سے سنا' کہتے تھے میں نے نبی کریم ﷺ کو یہ فرماتے سنا کہ "جو بھی کسی مریض کی عیادت کرے وہ اللہ کی رحمت میں غوطہ زن ہو جائے گا اور جب وہاں بیٹھ گیا تو مستقل طور پر رحمت کے احاطہ میں ہو گا۔"

۲۳۸۔ بَابٌ مَنْ صَلّٰى عِنْدَ الْمَرِيْضِ (مریض کے پاس نماز پڑھنے کا حکم)

۵۳۳۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدٍ قَالَ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، عَنْ عَمْرٍو، عَنْ عَطَاءٍ قَالَ: عَادَ ابْنُ عُمَرَ بْنِ صَفْوَانَ، فَحَضَرَتِ الصَّلَاةُ، فَصَلّٰى بِهِمُ ابْنُ عُمَرَ رَكْعَتَيْنِ وَقَالَ: إِنَّا سَفْرٌ.

ترجمہ: حضرت عطاء رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ حضرت عمر بن صفوان رضی اللہ عنہ میری عیادت کرنے آئے تو نماز کا وقت ہو گیا چنانچہ انہیں عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے دو رکعت نماز پڑھائی اور کہا کہ ہم مسافر ہیں۔ (اس کا مطلب یہ ہے کہ وہ ظہر' عصر یا عشاء کا وقت تھا)

۲۳۹۔ بَابُ عِيَادَةِ الْمُشْرِكِ (مشرک کی عیادت)

۵۳۴۔ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ قَالَ: حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ، عَنْ ثَابِتٍ، عَنْ أَنَسٍ، أَنَّ غُلَامًا مِنَ الْيَهُودِ كَانَ يَخْدِمُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَمَرِضَ فَأَتَاهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَعُوْدُهُ فَقَعَدَ عِنْدَ رَأْسِهِ فَقَالَ: أَسْلِمْ. فَنَظَرَ إِلَى أَبِيْهِ. وَهُوَ عِنْدَ رَأْسِهِ فَقَالَ لَهُ: أَطِعْ أَبَا الْقَاسِمِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: فَأَسْلَمَ فَخَرَجَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ يَقُوْلُ: اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِيْ أَنْقَذَهُ مِنَ النَّارِ.

ترجمہ: حضرت انس رضی اللہ عنہ بتاتے ہیں کہ ایک یہودی لڑکا حضور ﷺ کا خدمت گار تھا۔ وہ بیمار ہو گیا تو آپ اس کی عیادت کو تشریف لے گئے۔ آپ اس کے سرہانے تشریف فرما ہوئے اور فرمایا: "مسلمان ہو جا" اس نے اپنے باپ کی طرف دیکھا' وہ سرہانے ہی کھڑا تھا' کہنے لگا کہ ابو القاسم ﷺ کا حکم مان لو۔ چنانچہ وہ اسلام لے آیا۔ آپ وہاں سے نکلے تو فرما رہے تھے: "شکر ہے کہ اللہ نے اسے دوزخ کی آگ سے بچا لیا۔"

۲۴۰۔ بَابٌ مَا يَقُوْلُ لِلْمَرِيْضِ (عیادت کے وقت مریض سے کیا کہنا چاہئے)

۵۳۵۔ حَدَّثَنَا إِسْمٰعِيْلُ بْنُ أَبِيْ أُوَيْسٍ قَالَ: حَدَّثَنِيْ مَالِكٌ، عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ، عَنْ أَبِيْهِ، عَنْ

۲۴۵۔ بَابُ الْعِيَادَةُ مِنَ الرَّمَدِ (آنکھ دکھنے والے مریض کی عیادت کرنا)

۵۴۲۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ الْمُبَارَكِ قَالَ: حَدَّثَنَا مُسْلِمُ بْنُ قُتَيْبَةَ قَالَ: حَدَّثَنَا يُوسُفُ بْنُ أَبِي إِسْحٰقَ، عَنْ أَبِي إِسْحٰقَ قَالَ: سَمِعْتُ زَيْدَ بْنَ أَرْقَمَ يَقُولُ: رَمَدَتْ عَيْنِي فَعَادَنِي النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ قَالَ: يَا زَيْدُ! لَوْ أَنَّ عَيْنَكَ لِمَا بِهَا كَيْفَ كُنْتَ تَصْنَعُ؟ قَالَ: كُنْتُ أَصْبِرُ وَأَحْتَسِبُ قَالَ: لَوْ أَنَّ عَيْنَكَ لِمَا بِهَا ثُمَّ صَبَرْتَ وَاحْتَسَبْتَ كَانَ ثَوَابُكَ الْجَنَّةَ.

ترجمہ: حضرت ابو اسحٰق رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میں نے زید بن ارقم رضی اللہ عنہ سے سنا انہوں نے بتایا کہ میری آنکھوں میں تکلیف تھی، حضور ﷺ میری عیادت کو تشریف لائے۔ عیادت کے بعد آپ نے فرمایا: "اگر تمہاری آنکھوں میں قدرے تکلیف رہ جاتی تو کیا کرتے؟" عرض کی، میں صبر کرتا، اور ثواب کی امید رکھتا۔ آپ نے فرمایا: "اگر تمہیں قدرے تکلیف رہ جاتی اور صبر کرتے تو تمہیں جنت کا ثواب ملتا۔"

۵۴۳۔ حَدَّثَنَا مُوسٰى قَالَ: حَدَّثَنَا حَمَّادٌ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ زَيْدٍ، عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ مُحَمَّدٍ، أَنَّ رَجُلًا مِنْ أَصْحَابِ مُحَمَّدٍ ذَهَبَ بَصَرُهُ فَعَادُوهُ. فَقَالَ كُنْتُ أُرِيدُهُمَا لِأَنْظُرَ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَمَّا إِذْ قُبِضَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَوَاللّٰهِ! مَا يَسُرُّنِي أَنَّ مَا بِهِمَا مِنْ ظِبَاءِ تَبَالَةَ.

ترجمہ: حضرت قاسم بن محمد رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ حضور ﷺ کے ایک صحابی کی بینائی چلی گئی تو لوگوں نے عیادت کی۔ انہوں نے کہا: میں ان سے نبی کریم ﷺ کی زیارت کرتا رہتا تھا، اب جبکہ آپ وصال فرما گئے ہیں تو مجھے یہ خواہش نہیں کہ ان کے بدلے میں مقام تبالہ کے ہرن مل جائیں۔

۵۴۴۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ صَالِحٍ وَابْنُ يُوسُفَ قَالَا: حَدَّثَنَا اللَّيْثُ قَالَ: حَدَّثَنِي يَزِيدُ بْنُ الْهَادِ، عَنْ عَمْرٍو مَوْلَى الْمُطَّلِبِ، عَنْ أَنَسٍ قَالَ: سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: قَالَ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ: إِذَا ابْتَلَيْتُهُ بِحَبِيبَتَيْهِ (يُرِيدُ عَيْنَيْهِ) ثُمَّ صَبَرَ، عَوَّضْتُهُ الْجَنَّةَ.

ترجمہ: حضرت انس رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہوئے کہتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: "اللہ تعالیٰ نے فرمایا: جب میں اپنے بندے کی دونوں آنکھیں تکلیف میں مبتلا کرتا ہوں اور وہ صبر سے کام لیتا ہے تو میں ان کے عوض اسے جنت دوں گا۔"

۵۴۵۔ حَدَّثَنَا خَطَّابٌ قَالَ: حَدَّثَنَا إِسْمٰعِيلُ، عَنْ ثَابِتِ بْنِ عِجْلَانَ وَإِسْحٰقَ بْنِ يَزِيدَ قَالَا: حَدَّثَنَا

فَقَالَتْ: كَانَ يَكُوْنُ فِیْ مِهْنَةِ أَهْلِهِ فَإِذَا حَضَرَتِ الصَّلَاةُ خَرَجَ.

ترجمہ: حضرت اسود رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میں نے سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہ سے حضور ﷺ کے گھریلو کام کاج کے بارے میں پوچھا تو انہوں نے بتایا: آپ گھر والوں کے کام کاج میں ہاتھ بٹاتے اور جب نماز کا وقت ہو جاتا تو تشریف لے جاتے۔

۵۴۹۔ حَدَّثَنَا مُوْسٰی قَالَ: حَدَّثَنَا مَهْدِیُّ بْنُ مَيْمُوْنٍ، عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ، عَنْ أَبِيْهِ قَالَ: سَأَلْتُ عَائِشَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهَا: مَا كَانَ النَّبِیُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَعْمَلُ فِیْ بَيْتِهِ؟ قَالَتْ: يَخْصِفُ نَعْلَهُ، وَيَعْمَلُ مَا يَعْمَلُ الرَّجُلُ فِیْ بَيْتِهِ.

ترجمہ: حضرت عروہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میں نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے پوچھا: نبی کریم ﷺ گھر میں کیا کیا کرتے تھے؟ انہوں نے بتایا: آپ خود اپنے جوتے گانٹھ لیتے اور وہی کچھ کرتے جو ہر ایک اپنے گھر میں کیا کرتا ہے۔

۵۵۰۔ حَدَّثَنَا إِسْحٰقُ قَالَ: أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ الْوَلِيْدِ، عَنْ سُفْيَانَ، عَنْ هِشَامٍ، عَنْ أَبِيْهِ، قَالَ: سَأَلْتُ عَائِشَةَ: مَا كَانَ النَّبِیُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَصْنَعُ فِیْ بَيْتِهِ؟ قَالَتْ: مَا يَصْنَعُ أَحَدُكُمْ فِیْ بَيْتِهِ يَخْصِفُ النَّعْلَ وَيَرْقَعُ الثَّوْبَ وَيَخِيْطُ.

ترجمہ: حضرت ہشام رضی اللہ عنہ نے اپنے والد سے بتایا کہ انہوں نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے پوچھا کہ حضور ﷺ گھر میں کیا کیا کرتے تھے؟ آپ نے فرمایا: وہی کچھ کرتے تھے جو ہر ایک کیا کرتا ہے' خود جوتا سی لیتے' کپڑوں کو پیوند لگاتے اور سلائی کر لیتے تھے۔

۵۵۱۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ قَالَ: حَدَّثَنِیْ مُعَاوِيَةُ بْنُ صَالِحٍ، عَنْ يَحْيٰى بْنِ سَعِيْدٍ، عَنْ عَمْرَةَ، قِيْلَ لِعَائِشَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهَا: مَا ذَا كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَعْمَلُ فِیْ بَيْتِهِ؟ قَالَتْ كَانَ بَشَرًا مِنَ الْبَشَرِ: يَفْلِیْ ثَوْبَهُ، وَيَحْلُبُ شَاتَهُ.

ترجمہ: حضرت عمرہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں' حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے عرض کی گئی کہ حضور ﷺ گھر میں کیا کیا کرتے تھے؟ آپ نے فرمایا: وہ بھی ایک بشر تھے' بطور بشر کپڑے سے جوئیں خود نکالتے اور دودھ دوہا کرتے۔

٢٢٨- بَابٌ إِذَا أَحَبَّ الرَّجُلُ أَخَاهُ فَلْيُعْلِمْهُ

(کسی سے دوستی ہو تو اسے اپنی دوستی سے آگاہ کرے)

۵۵۲- حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ قَالَ: حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ، عَنْ ثَوْرٍ قَالَ: حَدَّثَنِي حَبِيبُ بْنُ عُبَيْدٍ، عَنِ الْمِقْدَامِ بْنِ مَعْدِي كَرِبَ وَكَانَ قَدْ أَدْرَكَهُ قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: إِذَا أَحَبَّ أَحَدُكُمْ أَخَاهُ فَلْيُعْلِمْهُ أَنَّهُ أَحَبَّهُ.

ترجمہ: حضرت مقدام بن معدی کرب رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: "جب کسی بھائی سے پیار ہو تو اسے اپنا پیار جتلائے کہ میں تم سے محبت کرتا ہوں۔"

۵۵۳- حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ بِشْرٍ قَالَ: حَدَّثَنَا قَبِيصَةُ قَالَ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، عَنْ رِبَاحٍ، عَنْ أَبِي عُبَيْدِ اللَّهِ عَنْ مُجَاهِدٍ قَالَ: لَقِيَنِي رَجُلٌ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَخَذَ بِمَنْكِبِي مِنْ وَرَائِي قَالَ: أَمَا إِنِّي أُحِبُّكَ قَالَ: أَحَبَّكَ الَّذِي أَحْبَبْتَنِي لَهُ فَقَالَ: لَوْ لَا أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: إِذَا أَحَبَّ الرَّجُلُ الرَّجُلَ فَلْيُخْبِرْهُ أَنَّهُ أَحَبَّهُ. مَا أَخْبَرْتُكَ. قَالَ: ثُمَّ أَخَذَ يَعْرِضُ عَلَيَّ الْخِطْبَةَ قَالَ: أَمَا إِنَّ عِنْدَنَا جَارِيَةً أَمَا إِنَّهَا عَوْرَاءُ.

ترجمہ: حضرت مجاہد رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ مجھے رسول اللہ ﷺ کے ایک صحابی ملے۔ انہوں نے پیچھے سے میرے کندھوں پر ہاتھ رکھا اور کہا: سنو! میں تم سے پیار کرتا ہوں۔ آپ نے کہا: تم سے وہ پیار کرے جس کی وجہ سے تم مجھے پیار کر رہے ہو۔ پھر کہنے لگے: اگر حضور ﷺ کا یہ حکم نہ ہوتا کہ "کسی سے پیار کی صورت میں اسے اپنا پیار بتا دو۔" تو میں تمہیں اپنا پیار کبھی نہ بتاتا اور پھر رشتہ کی پیش کش کرتے ہوئے کہا: کہ ہمارے پاس ایک لڑکی ہے لیکن اس کی ایک آنکھ نہیں ہے۔

۵۵۴- حَدَّثَنَا مُوسَى قَالَ: حَدَّثَنَا مُبَارَكٌ قَالَ: حَدَّثَنَا ثَابِتٌ، عَنْ أَنَسٍ قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: وَمَا تَحَابَّا الرَّجُلَانِ إِلَّا كَانَ أَفْضَلُهُمَا أَشَدَّهُمَا حُبًّا لِصَاحِبِهِ.

ترجمہ: حضرت انس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: "دو شخص آپس میں محبت کریں تو ان سے بہتر وہ شمار ہوگا جو اپنے ساتھی سے زیادہ محبت کرنے والا ہوگا۔"

گا' کیونکہ ہر شے کی نماز ہے اور یہی ہر چیز کی خوراک ہے اور میں تجھے شرک وتکبر سے منع کرتا ہوں۔" میں نے عرض کی یا رسول اللہ! ہم شرک کا مفہوم تو جانتے ہیں' تکبر کیا ہوتا ہے؟ کیا حلّہ (لباس) پہننا تکبر کہلاتا ہے؟ فرمایا: ''نہیں۔'' میں نے پھر کہا: تو پھر کسی کا خوبصورت جوڑا (جوتا) جس کے تسمے خوبصورت ہوں پہننا؟ فرمایا: ''نہیں۔'' عرض کی تو پھر کسی کے پاس سواری کے لئے چوپایا ہونا؟ آپ نے فرمایا: ''نہیں۔'' پھر عرض کی کیا وہ متکبر ہوگا جس کے پاس زیادہ ساتھی بیٹھیں؟ فرمایا: ''نہیں۔'' عرض کی یا رسول اللہ! تو پھر تکبر کسے کہتے ہیں؟ آپ نے فرمایا: ''حق سے جاہل رہنا (قبول نہ کرنا) اور لوگوں کو حقیر جاننا۔''

۵۵۹۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مَسْلَمَةَ قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ، عَنْ زَيْدٍ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ عَمْرٍو أَنَّهُ قَالَ: يَا رَسُولَ اللّٰهِ! أَمِنَ الْكِبْرِ...... نَحْوَهُ.

ترجمہ: حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ نے عرض کی یارسول اللہ! کیا یہ تکبر ہے؟ آپ نے فرمایا: ''نہیں۔'' آگے ایسی ہی حدیث ہے۔

۵۶۰۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ قَالَ: حَدَّثَنَا يُونُسُ بْنُ الْقَاسِمِ أَبُو عُمَرَ الْيَمَامِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا عِكْرِمَةُ بْنُ خَالِدٍ قَالَ: سَمِعْتُ ابْنَ عُمَرَ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: مَنْ تَعَظَّمَ فِي نَفْسِهِ أَوِ اخْتَالَ فِي مِشْيَتِهِ لَقِيَ اللّٰهَ عَزَّوَجَلَّ وَهُوَ عَلَيْهِ غَضْبَانُ.

ترجمہ: حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما' نبی کریم ﷺ سے روایت کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا: ''جو اپنے دل میں اپنے کو عظیم جانے یا متکبرانہ چال چلے تو اللہ سے ملاقات کے وقت اللہ اس پر غضبناک ہوگا۔''

۵۶۱۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ، عَنْ عَبْدِ الْعَزِيزِ بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرٍو، عَنْ أَبِي سَلَمَةَ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَا اسْتَكْبَرَ مَنْ أَكَلَ مَعَهُ خَادِمُهُ وَرَكِبَ الْحِمَارَ بِالْأَسْوَاقِ وَاعْتَقَلَ الشَّاةَ فَحَلَبَهَا.

ترجمہ: حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کی روایت کے مطابق رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''ایسا شخص تکبر والا شمار نہ ہوگا جس کا خادم اس کے ساتھ کھانا کھائے' جو گدھے پر سوار بازار کو چلے جایا کرے اور بکری کو باندھ کر خود دودھ دوہے۔''

۵۶۲۔ حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ بَحْرٍ قَالَ: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ هَاشِمِ بْنِ الْبَرِيدِ قَالَ: حَدَّثَنَا صَالِحٌ بَيَّاعُ الْأَكْسِيَةِ

عَنْ جَدَّتِهٖ قَالَتْ: رَأَيْتُ عَلِيًّا رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اِشْتَرٰى تَمْرًا بِدِرْهَمٍ فَحَمَلَهٗ فِيْ مِلْحَفَتِهٖ فَقُلْتُ لَهٗ أَوْ قَالَ لَهٗ رَجُلٌ: أَحْمِلُ عَنْكَ يَا أَمِيْرَ الْمُؤْمِنِيْنَ. قَالَ: لَا، أَبُو الْعِيَالِ أَحَقُّ أَنْ يَحْمِلَ.

ترجمہ: چادریں بیچنے والے حضرت صالح رضی اللہ عنہ اپنی دادی سے روایت کرتے ہیں' انہوں نے کہا کہ میں نے حضرت علی کرم اللہ وجہہ کو دیکھا' آپ نے ایک درہم کی کھجوریں لیں اور اپنے تھیلے میں ڈالیں تو میں نے (یا کسی اور نے) ان سے کہا' میں اٹھا لیتا ہوں۔ آپ نے کہا: نہیں' صاحب اولاد کو خود اٹھانا چاہیے۔

۵۶۳۔ حَدَّثَنَا عُمَرُ قَالَ: حَدَّثَنَا أَبِيْ قَالَ: حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُوْ إِسْحٰقَ، عَنْ أَبِيْ مُسْلِمٍ الْأَغَرِّ حَدَّثَهٗ، عَنْ أَبِيْ سَعِيْدٍ الْخُدْرِيِّ وَأَبِيْ هُرَيْرَةَ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: الْعِزُّ إِزَارِيْ وَالْكِبْرِيَاءُ رِدَائِيْ فَمَنْ نَازَعَنِيْ بِشَيْءٍ مِنْهُمَا عَذَّبْتُهٗ.

ترجمہ: حضرت ابوسعید خدری اور حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہم سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: "عزت اللہ کی تہبند ہوتی ہے' بڑائی اوپر لینے کی چادر ہوتی ہے اور جو ان دونوں کے بارے میں مجھ سے جھگڑا کرے گا میں اسے سزا دوں گا۔" (انسان کو چاہیے کہ خود صاحب عزت نہ بنے اور نہ ہی بڑا بننے کی کوشش کرے)

۵۶۴۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ قَالَ: حَدَّثَنَا إِسْمٰعِيْلُ قَالَ: حَدَّثَنِيْ أَبُوْ رَوَاحَةَ يَزِيْدُ بْنُ أَيْهَمَ، عَنِ الْهَيْثَمِ بْنِ مَالِكٍ الطَّائِيِّ قَالَ: سَمِعْتُ النُّعْمَانَ بْنَ بَشِيْرٍ يَقُوْلُ: عَلَى الْمِنْبَرِ قَالَ: إِنَّ لِلشَّيْطَانِ مَصَالِيَ وَفُخُوْخًا وَإِنَّ مَصَالِيَ الشَّيْطَانِ وَفُخُوْخَهُ الْبَطَرُ بِأَنْعُمِ اللّٰهِ، وَالْفَخْرُ بِعَطَاءِ اللّٰهِ، وَالْكِبْرِيَاءُ عَلٰى عِبَادِ اللّٰهِ، وَاتِّبَاعُ الْهَوٰى فِيْ غَيْرِ ذَاتِ اللّٰهِ.

ترجمہ: حضرت نعمان بن بشیر رضی اللہ عنہ نے منبر پر کہا: بلاشبہ شیطان کے بہت سے پھندے اور جال ہیں' اس کے پھندوں اور جالوں میں اللہ کی نعمتوں پر اکڑنا' اللہ کی عنایات پر فخر کرنا' اللہ کے بندوں پر اپنی بڑائی دکھانا اور خواہشات کے لئے اللہ کے سوا کسی اور کی اتباع کرنا شامل ہے۔

۵۶۵۔ حَدَّثَنَا عَلِيٌّ قَالَ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، عَنْ أَبِي الزِّنَادِ، عَنِ الْأَعْرَجِ، عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: اِحْتَجَّتِ الْجَنَّةُ وَالنَّارُ وَقَالَ سُفْيَانُ أَيْضًا: اِخْتَصَمَتِ الْجَنَّةُ وَالنَّارُ قَالَتِ النَّارُ: يَلِجُنِي الْجَبَّارُوْنَ وَيَلِجُنِي الْمُتَكَبِّرُوْنَ وَقَالَتِ: الْجَنَّةُ يَلِجُنِي الضُّعَفَاءُ وَيَلِجُنِي الْفُقَرَاءُ. قَالَ تَبَارَكَ وَتَعَالٰى لِلْجَنَّةِ أَنْتِ رَحْمَتِيْ أَرْحَمُ بِكِ مَنْ أَشَاءُ. ثُمَّ قَالَ لِلنَّارِ: أَنْتِ عَذَابِيْ أُعَذِّبُ بِكِ مَنْ

أَشَاءُ وَلِكُلِّ وَاحِدَةٍ مِّنْكُمَا مِلْؤُهَا.

ترجمہ: حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نبی کریم ﷺ سے روایت کرتے ہیں آپ نے فرمایا: "جنت اور دوزخ نے آپس میں جھگڑا کیا۔ (سفیان رضی اللہ عنہ نے بھی بتایا کہ دوزخ اور جنت نے لڑائی کی) جہنم نے کہا: مجھ میں جابر اور تکبر کرنے والے لوگ داخل ہوں گے۔ جنت نے کہا کہ مجھ میں ضعیف اور فقیر لوگ داخل ہوں گے۔ اللہ تعالیٰ نے جنت سے فرمایا' تو میری رحمت کا نشان ہے' تیری وجہ سے میں جس پر چاہوں مہربانی کردوں گا۔ پھر جہنم سے فرمایا: تو میرا عذاب ہے' میں تیرے ذریعے جسے چاہوں تکلیف پہنچاؤں گا اور تم دونوں کو بھر دوں گا۔"

٥٦٦ ۔ حَدَّثَنَا إِسْحٰقُ قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْفَضْلِ قَالَ: حَدَّثَنَا الْوَلِيْدُ بْنُ جُمَيْعٍ، عَنْ أَبِيْ سَلَمَةَ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ قَالَ: لَمْ يَكُنْ أَصْحَابُ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُتَحَزِّقِيْنَ وَلَا مُتَمَاوِتِيْنَ وَكَانُوْا يَتَنَاشَدُوْنَ الشِّعْرَ فِيْ مَجَالِسِهِمْ، وَيَذْكُرُوْنَ أَمْرَ جَاهِلِيَّتِهِمْ فَإِذَا أُرِيْدَ أَحَدٌ مِّنْهُمْ عَلٰى شَيْءٍ مِّنْ أَمْرِ اللّٰهِ دَارَتْ حَمَالِيْقُ عَيْنَيْهِ كَأَنَّهُ مَجْنُوْنٌ.

ترجمہ: حضرت عبدالرحمٰن رضی اللہ عنہ نے فرمایا: رسول اکرم ﷺ کے صحابہ کرام بخیل اور مردہ دل نہ تھے وہ اپنی مجلسوں میں شعر خوانی کرتے اور دورِ جاہلیت کی باتیں بھی کر جاتے اور جب ان میں سے کسی کو امر الٰہی ملتا تو اس کی آنکھیں ایسے گھوم جاتیں جیسے دیوانہ ہوتا ہے۔

٥٦٧ ۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ قَالَ: حَدَّثَنَا هِشَامٌ، عَنْ مُحَمَّدٍ، عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ، أَنَّ رَجُلًا أَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَكَانَ جَمِيْلًا فَقَالَ: حُبِّبَ إِلَيَّ الْجَمَالُ وَأُعْطِيْتُ مَا تَرٰى، حَتّٰى مَا أُحِبُّ أَنْ يَّفُوْقَنِيْ أَحَدٌ إِمَّا قَالَ: بِشِرَاكِ نَعْلٍ وَإِمَّا قَالَ: بِشِسْعٍ أَحْمَرَ. أَلْكِبْرُ ذَاكَ؟ قَالَ: لَا. وَلٰكِنْ مَّنْ بَطَرَ الْحَقَّ وَغَمِطَ النَّاسَ.

ترجمہ: حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ ایک آدمی نبی کریم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا' خوبصورت تھا۔ اس نے عرض کیا مجھے خوبصورتی پسند ہے اور آپ مجھے دیکھ ہی رہے ہیں اور میں نہیں چاہتا کہ اس سلسلے میں مجھ سے کوئی جوتی کے تسمے برابر بھی بڑھ جائے تو کیا یہ تکبر ہے؟ آپ نے فرمایا: "نہیں تکبر یہ ہے کہ انسان حق کی اہمیت ختم کر دے اور لوگوں کو گھٹیا سمجھے۔"

٥٦٨ ۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَلَامٍ قَالَ: أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ الْمُبَارَكِ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَجْلَانَ، عَنْ عَمْرٍو

بن شعيب، عن أبيه، عن جده، عن النبي صلى الله عليه وسلم قال: يحشر المتكبرون يوم القيامة أمثال الذر في صورة الرجال يغشاهم الذل من كل مكان يساقون إلى سجن من جهنم يسمى بولس تعلوهم نار الأنيار، ويسقون من عصارة أهل النار طينة الخبال.

ترجمہ: حضرت شعیب رضی اللہ عنہ اپنے والد سے اور وہ نبی کریم ﷺ سے روایت کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا: ”قیامت کے دن متکبرین کا حشر ذرہ جیسے مردوں کی صورت میں ہوگا' انہیں ہر طرف سے ذلت نے گھیرا ہو گا' انہیں بولس نامی جہنم کے ایک قید خانہ کی طرف کھینچ کر لے جایا جائے گا' ان پر آگ کے تیز شعلے بلند ہوں گے اور انہیں اہل جہنم کی گندگی سے زہر قاتل کا پیالہ پلایا جائے گا۔“

۲۵۲۔ باب من انتصر من ظلمه (حالت ظلم میں امداد لینا)

۵۶۹۔ حدثنا إبراهيم بن موسى قال: أخبرني ابن أبي زائدة قال: أخبرنا أبي، عن خالد بن سلمة، عن البهي، عن عروة، عن عائشة رضي الله عنها، أن النبي صلى الله عليه وسلم قال لها: دونك فانتصري.

ترجمہ: حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے ایک موقع پر انہیں فرمایا: ”آؤ اور اپنا انتقام لے لو۔“

۵۷۰۔ حدثنا الحكم بن نافع قال: أخبرنا شعيب بن أبي حمزة، عن الزهري قال: أخبرني محمد بن عبد الرحمن بن الحارث بن هشام، أن عائشة قالت: أرسل أزواج النبي صلى الله عليه وسلم فاطمة إلى النبي صلى الله عليه وسلم، فاستأذنت والنبي صلى الله عليه وسلم مع عائشة رضي الله عنها في مرطها فأذن لها فدخلت. فقالت: إن أزواجك أرسلنني يسألنك العدل في بنت أبي قحافة. قال: أي بنية أتحبين ما أحب؟ قالت: بلى. قال: فأحبي هذه. فقامت فخرجت فحدثتهن، فقلن: ما أغنيت عنا شيئا فارجعي إليه قالت والله لا أكلمه فيها أبدا فأرسلن زينب زوج النبي صلى الله عليه وسلم فاستأذنت فأذن لها، فقالت له ذلك ووقعت في زينب تسبني فطفقت أنظر هل يأذن النبي صلى الله عليه وسلم فلم أزل حتى عرفت؟ أن النبي صلى الله عليه وسلم لا يكره أن أنتصر فوقعت بزينب فلم أنشب أن أثخنتها غلبة فتبسم رسول الله صلى الله عليه وسلم ثم قال:

أَمَا إِنَّهَا ابْنَةُ أَبِي بَكْرٍ.

ترجمہ: حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ حضرت سیّدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا کو نبی کریم ﷺ کی ازواج مطہرات رضی اللہ عنہما نے حضور ﷺ کی طرف بھیجا۔ انہوں نے حاضری کی اجازت مانگی تو اس وقت آپ سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کے ساتھ ان کی اونی چادر میں تشریف فرما تھے۔ آپ نے انہیں اجازت دی تو وہ اندر آ گئیں اور عرض کی یا رسول اللہ! آپ کی ازواج مطہرات نے مجھے آپ کی طرف بھیجا ہے۔ وہ چاہتی ہیں کہ آپ ابو قحافہ رضی اللہ عنہ کی بیٹی کے بارے میں عدل اور مساوات کا سلسلہ قائم فرما دیں۔ آپ نے فرمایا: "بیٹی! کیا تمہیں وہ کچھ محبوب ہے جسے میں چاہتا ہوں؟" عرض کی: کیوں نہیں۔ آپ نے فرمایا: "تو تم ان سے پیار رکھو۔" آپ اٹھیں اور واپس جا کر انہیں بتا دیا' اس پر وہ کہنے لگیں' آپ نے تو کوئی فائدہ نہیں کیا لہذا دوبارہ جا کر عرض کرو۔ سیّدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا نے کہا: بخدا! اب میں اس سلسلے میں آپ سے کوئی بات نہیں کروں گی۔ اس پر انہوں نے سیّدہ زینب رضی اللہ عنہا کو بھیج دیا' انہوں نے اجازت مانگی تو آپ نے اندر آنے کی اجازت دے دی۔ انہوں نے وہی بات عرض کی اور زینب رضی اللہ عنہا (زوج النبی ﷺ) نے میرے بارے میں سخت الفاظ کہہ دیئے۔ میں دیکھ رہی تھی کہ مجھے آپ اجازت دیتے ہیں یا نہیں۔ میں نے سمجھا کہ نبی کریم ﷺ میرا جواب دینا ناپسند نہیں فرمائیں گے۔ چنانچہ میں زینب رضی اللہ عنہا سے الجھ گئی اور ان پر خوب دباؤ ڈالا اور غالب رہی۔ اس پر رسول اللہ ﷺ نے تبسم فرمایا اور فرمایا: "دیکھو زینب رضی اللہ عنہا! یہ بھی تو آخر ابوبکر رضی اللہ عنہ ہی کی بیٹی ہیں۔"

٢٥٣۔ بَابُ الْمُوَاسَاةِ فِي السَّنَةِ وَالْمَجَاعَةِ

(قحط سالی اور بھوک کے حالات میں غم خواری کرنا)

١٥٧۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى قَالَ: حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ بَشِيرٍ الْجَهْضَمِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا عُمَارَةُ الْمِعْوَلِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سِيرِينَ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: يَكُونُ فِي آخِرِ الزَّمَانِ مَجَاعَةٌ مَنْ أَدْرَكَتْهُ فَلَا يَعْدِلَنَّ بِالْأَكْبَادِ الْجَائِعَةِ.

ترجمہ: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ آخری زمانہ میں بھوک کا دور آئے گا (قحط سالی ہو گی) بھوکے جگر کی طرح کہیں راہ راست سے ہٹ نہ جانا۔

٥٧ـ حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ قَالَ: حَدَّثَنَا شُعَيْبُ بْنُ أَبِي حَمْزَةَ قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُو الزِّنَادِ، عَنِ الْأَعْرَجِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، أَنَّ الْأَنْصَارَ قَالَتْ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اقْسِمْ بَيْنَنَا وَبَيْنَ إِخْوَانِنَا النَّخِيلَ. قَالَ: . فَقَالُوا: تَكْفُونَا الْمَؤُونَةَ وَنُشْرِكُكُمْ فِي الثَّمَرَةِ؟ قَالُوا: سَمِعْنَا وَأَطَعْنَا.

ترجمہ: حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بتاتے ہیں کہ انصار نے نبی کریم ﷺ سے عرض کی کہ ہمارے درمیان کھجور کے باغ بانٹ دیں۔ آپ نے فرمایا: ''میں نہیں بانٹوں گا۔'' انہوں نے مہاجرین سے کہا کہ آپ ہمارے معاملہ کی حفاظت کریں، ہم تمہیں پھلوں میں شریک کرلیں گے، ان مہاجروں نے کہا کہ ہم نے انصار کی بات سن کر ان کی مان لی۔

٥٧٢ـ حَدَّثَنَا أَصْبَغُ قَالَ: أَخْبَرَنِي ابْنُ وَهْبٍ قَالَ: أَخْبَرَنِي يُونُسُ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، أَنَّ سَالِمًا أَخْبَرَهُ، أَنَّ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عُمَرَ أَخْبَرَهُ، أَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ عَامَ الرَّمَادَةِ وَكَانَتْ سَنَةً شَدِيدَةً مُلِمَّةً بَعْدَ مَا اجْتَهَدَ عُمَرُ فِي إِمْدَادِ الْأَعْرَابِ بِالْإِبِلِ وَالْقَمْحِ وَالزَّيْتِ مِنَ الْأَرْيَافِ كُلِّهَا حَتَّى بَلَغَتِ الْأَرْيَافُ كُلُّهَا مِمَّا جَهَدَهَا ذٰلِكَ، فَقَامَ عُمَرُ يَدْعُو فَقَالَ: اللّٰهُمَّ اجْعَلْ رِزْقَهُمْ عَلَى رُؤُوسِ الْجِبَالِ فَاسْتَجَابَ اللّٰهُ لَهُ وَلِلْمُسْلِمِينَ فَقَالَ حِينَ نَزَلَ بِهِ الْغَيْثُ الْحَمْدُ لِلّٰهِ فَوَاللّٰهِ لَوْ أَنَّ اللّٰهَ لَمْ يُفَرِّجْهَا مَا تَرَكْتُ أَهْلَ بَيْتٍ مِنَ الْمُسْلِمِينَ لَهُمْ سَعَةٌ إِلَّا أَدْخَلْتُ مَعَهُمْ أَعْدَادَهُمْ مِنَ الْفُقَرَاءِ، فَلَمْ يَكُنِ اثْنَانِ يَهْلِكَانِ مِنَ الطَّعَامِ عَلَى مَا يُقِيمُ وَاحِدًا.

ترجمہ: حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے عام الرمادہ (قحط والے سال) کے موقع پر دیہاتیوں کی بڑی مدد کی، سخت مصیبتوں کا سال تھا۔ یہ وہ سال ہے جب حضرت عمر رضی اللہ عنہ اونٹوں، گندم، اناج، زیتون اور ایسی وافر چیزوں کے ذریعے عربوں کی مدد کرتے رہے اور وہ خوشحال ہو گئے اور کھڑے ہو کر دعا کی: ''الٰہی! انہیں پہاڑوں کی چوٹیوں تک سے رزق عطا فرما۔'' چنانچہ اللہ تعالیٰ نے مسلمانوں کے لئے یہ دعا قبول فرما لی اور جب بارش ہونے لگی تو آپ نے یہ دعا کی: ''اللہ تیرا شکر ہے۔'' بخدا! اگر اللہ تعالیٰ یہ مشکل دور نہ فرماتا تو میں آسودہ حال کا گھر نہ چھوڑتا (ان سے تعاون لیتا) جن کے ساتھ اتنے ہی فقراء ان میں شامل کر دیتا اور وہ یوں کہ اس وجہ سے کوئی بھی دو شخص ہلاک نہ ہوتے جو ایک شخص کی خوراک بنتا ہے۔

ـ حَدَّثَنَا أَبُو عَاصِمٍ، عَنْ يَزِيدَ بْنِ أَبِي عُبَيْدٍ، عَنْ سَلَمَةَ بْنِ الْأَكْوَعِ قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ضَحَايَاكُم لَا يُصْبِحُ أَحَدُكُم بَعْدَ ثَالِثَةٍ وَّفِي بَيْتِهِ مِنْهُ شَيْءٌ. فَلَمَّا كَانَ الْعَامُ الْمُقْبِلُ. قَالُوا: يَا رَسُوْلُ نَفْعَلُ كَمَا فَعَلْنَا الْعَامَ الْمَاضِيَ؟ قَالَ: كُلُوْا وَادَّخِرُوْا فَإِنَّ ذٰلِكَ الْعَامَ كَانُوْا فِي جُهْدٍ فَأَرَدْتُ أَنْ تُعِيْنُوْا.

ترجمہ: حضرت سلمہ بن اکوع رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: "تمہاری قربانیوں میں سے تین دن کے بعد تمہارے گھر میں گوشت نہ بچ جائے۔" آئندہ سال صحابہ نے عرض کی یا رسول اللہ ﷺ! ہم اب بھی ویسا ہی کریں جو پچھلے سال کیا تھا۔ آپ نے فرمایا کہ کھاؤ اور بچا کر بھی رکھ لو۔ اس سال لوگ تنگی میں تھے چنانچہ میں نے چاہا کہ ان کی مدد کر دو۔" (چنانچہ تین دن سے زیادہ دیر تک گوشت رکھنے سے منع فرما دیا تھا)

۲۵۴۔ بَابُ التَّجَارُبِ (تجربہ کی اہمیت)

۵۷۵۔ حَدَّثَنَا فَرْوَةُ بْنُ أَبِي الْمَغْرَاءِ قَالَ: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُسْهِرٍ، عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ، عَنْ أَبِيْهِ قَالَ: كُنْتُ جَالِسًا عِنْدَ مُعَاوِيَةَ فَحَدَّثَ نَفْسَهُ ثُمَّ انْتَبَهَ فَقَالَ: لَا حِلْمَ إِلَّا تَجْرِبَةٌ يُعِيْدُهَا ثَلَاثًا.

ترجمہ: حضرت عروہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میں حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کے پاس تھا۔ آپ اپنے آپ سے بات کر رہے تھے، پھر سنبھلے اور کہنے لگے: عقلمندی تجربہ کے نتیجے میں آیا کرتی ہے، بار بار کہتے رہے۔

۵۷۶۔ حَدَّثَنَا سَعِيْدُ بْنُ عُفَيْرٍ قَالَ: حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ أَيُّوْبَ، عَنِ ابْنِ زَحْرٍ، عَنْ أَبِي الْهَيْثَمِ، عَنْ أَبِي سَعِيْدٍ قَالَ: لَا حَلِيْمَ إِلَّا ذُوْ عَثْرَةٍ وَّلَا حَكِيْمَ إِلَّا ذُوْ تَجْرِبَةٍ.

ترجمہ: حضرت ابوسعید رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: کئی بار پھسلنے پر بردباری پیدا ہوتی ہے اور کئی تجربوں کے بعد حکیم و دانا بنتا ہے۔

۵۷۷۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ قَالَ: حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ، عَنْ عَمْرِو بْنِ الْحَارِثِ، عَنْ دَرَّاجٍ، عَنْ أَبِي الْهَيْثَمِ، عَنْ أَبِي سَعِيْدٍ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ .... مِثْلَهُ.

ترجمہ: حضرت ابوسعید رضی اللہ عنہ ہی سے ایسی ہی ایک اور روایت بھی مذکور ہے۔

۲۵۵۔ بَابُ مَنْ أَطْعَمَ أَخًا لَّهُ فِي اللّٰهِ (دینی بھائیوں کو کھانا کھلانا)

۵۷۸۔ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ أَبُو الرَّبِيْعِ قَالَ: حَدَّثَنَا جَرِيْرُ بْنُ عَبْدِ الْحَمِيْدِ، عَنْ لَيْثٍ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ

عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْحَنَفِيَّةِ، عَنْ عَلِيٍّ قَالَ: لَأَنْ أَجْمَعَ نَفَرًا مِّنْ إِخْوَانِي عَلَى صَاعٍ أَوْ صَاعَيْنِ مِنْ طَعَامٍ، أَحَبُّ إِلَيَّ مِنْ أَنْ أَخْرُجَ إِلَى سُوقِكُمْ فَأُعْتِقَ رَقَبَةً.

ترجمہ: حضرت علی کرم اللہ وجہہ کہتے ہیں کہ ایک صاع یا دو صاع بھر کھانے پر میرا مسلمان بھائیوں کو بلانا مجھے اس بات سے زیادہ محبوب ہے کہ میں بازار جا کر ایک غلام کو آزاد کر دوں۔

۲۵۶۔ بَابُ حِلْفِ الْجَاهِلِيَّةِ (دور جاہلیت میں کھائی ہوئی قسم کا حکم)

۵۷۹۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ إِبْرَاهِيمَ قَالَ: حَدَّثَنَا ابْنُ عُلَيَّةَ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ إِسْحٰقَ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ جُبَيْرِ بْنِ مُطْعِمٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ عَوْفٍ قَالَ: شَهِدْتُ مَعَ عُمُومَتِي حِلْفَ الْمُطَيَّبِينَ فَمَا أُحِبُّ أَنْ أَنْكُثَهُ وَأَنَّ لِي حُمْرَ النَّعَمِ.

ترجمہ: حضرت عبدالرحمٰن بن عوف رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میں اپنی پھوپھیوں کے ساتھ مُطیّبین والی قسم کے موقع پر (دور جاہلیت کی قسم) موجود تھا اور میں اس حلف کو سرخ اونٹوں کے طمع پر توڑنا پسند نہیں کرتا۔

۲۵۷۔ بَابُ الْإِخَاءِ (بھائی چارہ قائم کرنا)

۵۸۰۔ حَدَّثَنَا مُوسٰى بْنُ إِسْمٰعِيلَ قَالَ: حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ، عَنْ ثَابِتٍ، عَنْ أَنَسٍ قَالَ: آخَى النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَيْنَ ابْنِ مَسْعُودٍ وَّالزُّبَيْرِ.

ترجمہ: حضرت انس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے حضرت ابن مسعود اور زبیر رضی اللہ عنہم کے درمیان بھائی چارہ قائم فرمایا۔

۵۸۱۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَلَامٍ قَالَ: أَخْبَرَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ قَالَ: حَدَّثَنَا عَاصِمٌ الْأَحْوَلُ، عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ: حَالَفَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَيْنَ قُرَيْشٍ وَّالْأَنْصَارِ فِي دَارِي الَّتِي بِالْمَدِينَةِ.

ترجمہ: حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ حضور ﷺ نے قریش اور انصار کے درمیان بھائی چارہ اس گھر میں قائم فرمایا جو مدینہ میں موجود تھا۔

۲۵۸۔ بَابُ لَا حِلْفَ فِي الْإِسْلَامِ (اسلام میں جاہلانہ معاہدہ پورا کرنے کا کوئی تصور نہیں)

۵۸۲۔ حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ مَخْلَدٍ قَالَ: حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ بِلَالٍ قَالَ: حَدَّثَنِي عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنِ الْحَارِثِ،

عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ، عَنْ أَبِيْهِ، عَنْ جَدِّهِ قَالَ: جَلَسَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَامَ الْفَتْحِ عَلٰى دُرَجِ الْكَعْبَةِ فَحَمِدَ اللّٰهَ وَأَثْنٰى عَلَيْهِ ثُمَّ قَالَ: مَنْ كَانَ لَهُ حَلْفٌ فِي الْجَاهِلِيَّةِ لَمْ يَزِدْهُ الْإِسْلَامُ إِلَّا شِدَّةً وَلَا هِجْرَةَ بَعْدَ الْفَتْحِ.

ترجمہ: حضرت شعیب رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ حضور ﷺ فتح مکہ کے وقت کعبہ کی سیڑھیوں پر تشریف فرما ہوئے حمد و ثناء الٰہی کی اور پھر فرمایا: ''جنہوں نے دورِ جاہلیت میں قسم کھائی (کہ یہ کام کروں گا اور وہ کام مخالف اسلام نہ ہو) تو اسلام اس کو برقرار رکھتا ہے اور فتح مکہ کے بعد اب کوئی ہجرت نہیں ہوگی۔''

۲۵۹۔ بَابٌ مَنِ اسْتَمْطَرَ فِيْ أَوَّلِ الْمَطَرِ (بارش کا ابتدائی حصہ اپنے اوپر برسنے دینا)

۵۸۳۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ أَبِي الْأَسْوَدِ قَالَ: حَدَّثَنَا جَعْفَرُ بْنُ سُلَيْمَانَ، عَنْ ثَابِتٍ، عَنْ أَنَسٍ قَالَ: أَصَابَنَا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَطَرٌ فَحَسَرَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثَوْبَهُ عَنْهُ حَتّٰى أَصَابَهُ الْمَطَرُ، قُلْنَا: لِمَ فَعَلْتَ؟ قَالَ: لِأَنَّهُ حَدِيثُ عَهْدٍ بِرَبِّهِ.

ترجمہ: حضرت انس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ ہم نبی کریم ﷺ کے ہاں تھے کہ بارش ہونے لگی۔ نبی کریم ﷺ نے جسم سے کچھ کپڑا ہٹا دیا اور بارش بدن پر پڑنے لگی۔ ہم نے عرض کی آپ نے ایسا کیوں کیا؟ آپ نے فرمایا ''اس لئے کہ یہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے نئی نئی برسنے لگی ہے۔''

۲۶۰۔ بَابٌ إِنَّ الْغَنَمَ بَرَكَةٌ (بکریاں باعث برکت)

۵۸۴۔ حَدَّثَنَا إِسْمٰعِيلُ قَالَ: حَدَّثَنِيْ مَالِكٌ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرِو بْنِ حَلْحَلَةَ، عَنْ حُمَيْدِ بْنِ مَالِكِ بْنِ خُثَيْمٍ أَنَّهُ قَالَ: كُنْتُ جَالِسًا مَعَ أَبِيْ هُرَيْرَةَ بِأَرْضِهِ بِالْعَقِيقِ، فَأَتَاهُ قَوْمٌ مِنْ أَهْلِ الْمَدِيْنَةِ عَلٰى دَوَابَّ فَنَزَلُوا قَالَ حُمَيْدٌ: فَقَالَ أَبُوْ هُرَيْرَةَ: اذْهَبْ إِلٰى أُمِّيْ وَقُلْ لَهَا: إِنَّ ابْنَكِ يُقْرِئُكِ السَّلَامَ وَيَقُوْلُ: أَطْعِمِيْنَا شَيْئًا قَالَ: فَوَضَعَتْ ثَلَاثَةَ أَقْرَاصٍ مِنْ شَعِيرٍ وَشَيْئًا مِنْ زَيْتٍ وَمِلْحٍ فِيْ صَحْفَةٍ فَوَضَعْتُهَا عَلٰى رَأْسِيْ فَحَمَلْتُهَا إِلَيْهِمْ فَلَمَّا وَضَعْتُهُ بَيْنَ أَيْدِيهِمْ كَبَّرَ أَبُوْ هُرَيْرَةَ وَقَالَ: الْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِيْ أَشْبَعَنَا مِنَ الْخُبْزِ بَعْدَ أَنْ لَمْ يَكُنْ طَعَامُنَا إِلَّا الْأَسْوَدَانِ التَّمْرُ وَالْمَاءُ فَلَمْ يُصِبِ الْقَوْمُ مِنَ الطَّعَامِ شَيْئًا فَلَمَّا انْصَرَفُوا قَالَ: يَا ابْنَ أَخِيْ أَحْسِنْ إِلٰى غَنَمِكَ وَامْسَحِ الرُّغَامَ عَنْهَا وَأَطِبْ مُرَاحَهَا وَصَلِّ فِيْ نَاحِيَتِهَا

فَإِنَّهَا مِنْ دَوَابِّ الْجَنَّةِ وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ لَيُوشِكُ أَنْ يَأْتِيَ عَلَى النَّاسِ زَمَانٌ تَكُونُ الثَّلَّةُ مِنَ الْغَنَمِ أَحَبَّ إِلَى صَاحِبِهَا مِنْ دَارِ مَرْوَانَ.

ترجمہ: حضرت حمید بن مالک بن خثیم رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میں حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کے پاس ان کی عقیق والی زمین میں بیٹھا تھا کہ اتنے میں اہل مدینہ سے ایک گروہ گھوڑوں پر سوار ہو کر آپ کے پاس آیا اور ٹھہر گیا۔ حضرت حمید رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ اس پر حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہا' میری والدہ سے جا کر کہو کہ آپ کا بیٹا سلام عرض کرتا ہے اور کھانے کی درخواست کرتا ہے۔ حُمید رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ انہوں نے تین روٹیاں جو کی اور کچھ زیتون کا تیل نیز کچھ نمک پیالے میں ڈال کر میرے سر پر رکھا اور میں ان کے پاس آ گیا۔ جب سب کچھ ان کے سامنے رکھا تو حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے یوں اللہ کی بڑائی بیان کی: ''ہر تعریف اس اللہ کے لئے ہے جس نے ہمیں روٹی سے سیر کر دیا حالانکہ ہم کھجور اور پانی پر گزارہ کرتے رہے ہیں۔'' چنانچہ اس گروہ نے سب کچھ کھا لیا اور کچھ بھی باقی نہ بچا۔ پھر جب وہ واپس ہو گئے تو انہوں نے کہا اے بھتیجے! اپنی بکریاں سنبھال لو' ان سے گرد و غبار صاف کر دو' ان کا باڑا ستھرا کر دو اور اس کے ایک طرف نماز پڑھو کیونکہ یہ جنت کے چوپائے ہیں۔ اس ذات کی قسم جس کے قبضہ قدرت میں میری جان ہے عنقریب لوگ ایک ایسا دور دیکھیں گے کہ جس میں بکریوں کا ایک ریوڑ مروان کی حویلی سے پسندیدہ ہو گا۔

۵۸۵۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُوسُفَ قَالَ: حَدَّثَنَا وَكِيعٌ قَالَ: حَدَّثَنَا إِسْمٰعِيلُ الْأَزْرَقُ، عَنْ أَبِي عُمَرَ عَنِ ابْنِ الْحَنَفِيَّةِ، عَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: الشَّاةُ فِي الْبَيْتِ بَرَكَةٌ، وَالشَّاتَانِ بَرَكَتَانِ، وَالثَّلَاثُ بَرَكَاتٌ.

ترجمہ: حضرت علی کرم اللہ وجہہ بتاتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا کہ ''گھر میں ایک بکری باعث برکت ہوتی ہے' دو بکریاں' دوہری برکت اور تین ہوں تو برکتیں ہی برکتیں ہوتی ہیں۔''

۲۶۱۔ بَابُ الْإِبِلُ عِزٌّ لِّأَهْلِهَا (اونٹ اہل خانہ کے لئے باعث عزت ہوتا ہے)

۵۸۶۔ حَدَّثَنَا إِسْمٰعِيلُ قَالَ: حَدَّثَنِي مَالِكٌ، عَنْ أَبِي الزِّنَادِ، عَنِ الْأَعْرَجِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: رَأْسُ الْكُفْرِ نَحْوَ الْمَشْرِقِ، وَالْفَخْرُ وَالْخُيَلَاءُ فِي أَهْلِ الْخَيْلِ وَالْإِبِلِ الْفَدَّادِينَ أَهْلِ الْوَبَرِ، وَالسَّكِينَةُ فِي أَهْلِ الْغَنَمِ.

ترجمہ: حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: ''کفر کا سرغنہ مشرق کی طرف ہے' فخر اور بڑائی گھوڑوں اور اونٹ والوں میں ہوتی ہے جو کاشتکار ہوتے ہیں اور سکون کی تلاش کرتا ہو تو بکریوں کے مالکوں کے پاس ملے گا۔''

۵۸۷۔حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ مَرْزُوقٍ قَالَ: أَخْبَرَنَا شُعْبَةُ، عَنْ عُمَارَةَ بْنِ أَبِي حَفْصَةَ، عَنْ عِكْرِمَةَ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ: عَجِبْتُ لِلْكِلَابِ وَالشَّاءِ، إِنَّ الشَّاءَ يُذْبَحُ مِنْهَا فِي السَّنَةِ كَذَا وَكَذَا، وَيُهْدَى: كَذَا وَكَذَا، وَالْكَلْبُ تَضَعُ الْكَلْبَةَ الْوَاحِدَةَ كَذَا وَكَذَا وَالشَّاءُ أَكْثَرُ.

ترجمہ: حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نے کہا: میں کتوں اور بکریوں کو دیکھ کر بہت تعجب کرتا ہوں' بکریاں سال بھر میں بہت سی ذبح کر دی جاتی ہیں اور بہت سی قربانی کی جاتی ہیں اور کتیا اتنے اتنے بچے جنتی ہے لیکن بکریاں پھر بھی زیادہ ہوتی ہیں۔

۵۸۸۔حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ قَالَ: حَدَّثَنَا وَهْبُ بْنُ إِسْمٰعِيلَ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ قَيْسٍ، عَنْ أَبِي هِنْدَ الْهَمْدَانِيِّ، عَنْ أَبِي ظَبْيَانَ قَالَ: قَالَ لِي عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ: يَا أَبَا ظَبْيَانَ كَمْ عَطَاؤُكَ؟ قُلْتُ: أَلْفَانِ وَخَمْسُمِائَةٍ. قَالَ لَهُ: يَا أَبَا ظَبْيَانَ! اتَّخِذْ مِنَ الْحَرْثِ وَالسَّابِيَاءِ مِنْ قَبْلِ أَنْ تَلِيَكُمْ غِلْمَةُ قُرَيْشٍ لَا يُعَدُّ الْعَطَاءُ مَعَهُمْ مَالًا.

ترجمہ: حضرت ابوظبیان رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ مجھے حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے کہا: اے ابوظبیان رضی اللہ عنہ! (بیت المال سے) کتنا کچھ لیتے ہو؟ میں نے کہا! اڑھائی ہزار!۔حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے کہا: اے ابوظبیان! کھیتی باڑی کرو اور بکریاں رکھو قبل اس کے تمہارے والی' قریش کے غلام بن جائیں کیونکہ وہ عطا و بخشش نہیں کریں گے۔

۵۸۹۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ قَالَ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، سَمِعْتُ أَبَا إِسْحٰقَ، سَمِعْتُ عَبْدَةَ بْنَ حَزْنٍ يَقُولُ: تَفَاخَرَ أَهْلُ الْإِبِلِ وَأَصْحَابُ الشَّاءِ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: بُعِثَ مُوسٰى وَهُوَ رَاعِيَ غَنَمٍ وَبُعِثَ دَاوُدُ وَهُوَ رَاعِي غَنَمٍ، وَبُعِثْتُ أَنَا وَأَنَا أَرْعٰى غَنَمًا لِأَهْلِي بِأَجْيَادَ.

ترجمہ: حضرت عبدہ بن حزن رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ اونٹ اور بکریوں والے ایک دوسرے پر فخر جتانے لگے تو نبی کریم ﷺ نے فرمایا: ''حضرت موسیٰ علیہ السلام کو بھیجا وہ بکریاں چرانے والے تھے' حضرت داؤد علیہ السلام آئے تو وہ بھی بکریاں چراتے تھے اور پھر مجھے بھیجا گیا تو میں نے بھی محلہ اجیاد میں گھر والوں کی بکریاں چرائیں۔''

۲۶۲۔ بَابُ الْأَعْرَابِيَّةِ (جنگل میں رہائش)

۵۹۰۔ حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَعِيلَ قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُو عَوَانَةَ، عَنْ عُمَرَ بْنِ أَبِي سَلَمَةَ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: الْكَبَائِرُ سَبْعٌ: أَوَّلُهُنَّ الْإِشْرَاكُ بِاللّٰهِ وَقَتْلُ النَّفْسِ، وَرَمْيُ الْمُحْصَنَاتِ وَالْأَعْرَابِيَّةُ بَعْدَ الْهِجْرَةِ.

ترجمہ: حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ کبیرہ گناہ سات ہیں جن میں سے پہلا اللہ کا شریک بنانا ہے، پھر قتل کرنا، عورتوں پر تہمت لگانا اور ہجرت کے بعد جنگل میں رہائش رکھنا۔

۲۶۳۔ بَابُ سَاكِنِ الْقُرٰى (دیہات میں رہنے والے کی حیثیت)

۵۹۱۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ عَاصِمٍ قَالَ: حَدَّثَنَا حَيْوَةُ قَالَ: حَدَّثَنَا بَقِيَّةُ قَالَ: حَدَّثَنِي صَفْوَانُ قَالَ: سَمِعْتُ رَاشِدَ بْنَ سَعْدٍ يَقُولُ: سَمِعْتُ ثَوْبَانَ يَقُولُ: قَالَ لِي رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: لَا تَسْكُنِ الْكُفُورَ فَإِنَّ سَاكِنَ الْكُفُورِ كَسَاكِنِ الْقُبُورِ. قَالَ أَحْمَدُ: الْكُفُورُ الْقُرٰى.

ترجمہ: حضرت ثوبان رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے مجھے فرمایا: ''دور دراز دیہاتوں میں رہائش نہ رکھا کرو کیونکہ دیہاتوں میں رہنے والے ایسے ہیں جیسے قبرستان میں رہنے والے۔'' احمد رحمتہ اللہ علیہ کہتے ہیں کہ حدیث کے لفظ ''کفور'' کا مطلب ہے ''بستیاں۔''

۵۹۲۔ حَدَّثَنَا إِسْحٰقُ قَالَ: أَخْبَرَنَا بَقِيَّةُ قَالَ: حَدَّثَنِي صَفْوَانُ قَالَ: سَمِعْتُ رَاشِدَ بْنَ سَعْدٍ يَقُولُ: سَمِعْتُ ثَوْبَانَ قَالَ: قَالَ لِيَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: يَا ثَوْبَانُ! لَا تَسْكُنِ الْكُفُورَ، فَإِنَّ سَاكِنَ الْكُفُورِ كَسَاكِنِ الْقُبُورِ.

ترجمہ: حضرت ثوبان رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے مجھے فرمایا: ''اے ثوبان! دیہاتوں میں بسیرا نہ کرو کیونکہ دیہاتوں میں رہنے والے قبروں میں رہنے والوں جیسے ہوتے ہیں۔''

نوٹ: دیہات میں رہنا کوئی جرم نہیں ہوتا، یہ تو اس عہد کی بات ہے جب دیہاتوں میں تعلیم اور شرعی احکام پر عمل پیرائی کی سہولت موجود نہ تھی۔ (۱۲ چشتی)

۲۶۴۔ بَابُ الْبُدُوِّ إِلَى التِّلَاعِ (ٹیلوں کی طرف جانا)

۵۹۳۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الصَّبَّاحِ قَالَ: حَدَّثَنَا شَرِيكٌ، عَنِ الْمِقْدَامِ بْنِ شُرَيْحٍ، عَنْ أَبِيهِ قَالَ: سَأَلْتُ عَائِشَةَ عَنِ الْبُدُوِّ قُلْتُ: وَهَلْ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَبْدُو؟ قَالَتْ: نَعَمْ. كَانَ يَبْدُو إِلَى هٰؤُلَاءِ التِّلَاعِ.

ترجمہ: حضرت شریح رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میں نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے پوچھا کہ کیا نبی کریم ﷺ کبھی باہر نکلتے تھے؟ تو انہوں نے کہا: آپ شہر سے باہر ان ٹیلوں کی طرف تشریف لے جایا کرتے تھے۔

۵۹۴۔ حَدَّثَنَا أَبُو حَفْصِ بْنُ عَلِيٍّ قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُو عَاصِمٍ، عَنْ عَمْرِو بْنِ وَهْبٍ قَالَ: رَأَيْتُ مُحَمَّدَ بْنَ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ أُسَيْدٍ إِذَا رَكِبَ وَهُوَ مُحْرِمٌ وَضَعَ ثَوْبَهُ، عَنْ مَنْكِبَيْهِ، وَوَضَعَهُ عَلَى فَخِذَيْهِ فَقُلْتُ: مَا هٰذَا قَالَ: رَأَيْتُ عَبْدَ اللّٰهِ يَفْعَلُ مِثْلَ هٰذَا.

ترجمہ: حضرت عمرو بن وهب رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میں نے محمد بن عبداللہ بن اسید رضی اللہ عنہ کو اس وقت دیکھا جب وہ حالت احرام میں سواری پر ہوتے تھے اور اپنے کندھوں سے کپڑا اتار کر دونوں رانوں پر رکھ لیتے تھے۔ میں نے کہا: یہ کیا ہے؟ تو انہوں نے کہا کہ میں نے عبداللہ رضی اللہ عنہ کو ایسا کرتے دیکھا تھا۔

۲۶۵۔ بَابُ مَنْ أَحَبَّ كِتْمَانَ السِّرِّ وَأَنْ يُجَالِسَ كُلَّ قَوْمٍ فَيَعْرِفَ أَخْلَاقَهُمْ

(ایسا شخص جو بھید چھپاتا اور ہر محفل میں بیٹھ کر ان کی عادتیں ملاحظہ کرتا ہو)

۵۹۵۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدٍ قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ قَالَ: أَخْبَرَنِي مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ عَبْدٍ الْقَارِيِّ، عَنْ أَبِيهِ، أَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ وَرَجُلًا مِنَ الْأَنْصَارِ كَانَا جَالِسَيْنِ فَجَاءَ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ عَبْدٍ الْقَارِيُّ فَجَلَسَ إِلَيْهِمَا، فَقَالَ عُمَرُ: إِنَّا لَا نُحِبُّ مَنْ يَرْفَعُ حَدِيثَنَا فَقَالَ لَهُ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ: لَسْتُ أُجَالِسُ أُولٰئِكَ يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ. قَالَ عُمَرُ: بَلَى فَجَالِسْ هٰذَا وَهٰذَا، وَلَا تَرْفَعْ حَدِيثَنَا ثُمَّ قَالَ لِلْأَنْصَارِيِّ مَنْ تَرَى النَّاسَ يَقُولُونَ يَكُونُ الْخَلِيفَةُ بَعْدِي؟ فَعَدَّدَ الْأَنْصَارِيُّ رِجَالًا مِنَ الْمُهَاجِرِينَ، لَمْ يُسَمِّ عَلِيًّا. فَقَالَ عُمَرُ فَمَا لَهُمْ عَنْ أَبِي الْحَسَنِ؟ فَوَاللّٰهِ إِنَّهُ لَأَحْرَاهُمْ إِنْ كَانَ عَلَيْهِمْ أَنْ يُقِيمَهُمْ عَلَى طَرِيقَةٍ مِنَ الْحَقِّ.

ترجمہ: حضرت عبداللہ بن عبدالرحمٰن رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ اور ایک انصاری شخص بیٹھے ہوئے تھے کہ عبدالرحمٰن بن عبدالقاری آ کر ان کے پاس بیٹھ گئے۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے کہا: ہم ایسے شخص کو پسند نہیں کرتے جو ہماری بات لے جا کر کسی اور کو بتائے۔ عبدالرحمٰن رضی اللہ عنہ نے کہا: اے امیر المؤمنین! میں ایسے لوگوں کے ساتھ نہیں بیٹھا کرتا۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے کہا: صحیح کہتے ہو بیٹھ جاؤ لیکن ہماری بات یہاں سے نہ لے جاؤ۔ پھر انصاری سے کہا: آپ میرے بعد کس کو خلیفہ بنانے کی بات کرتے سنتے ہیں؟ چنانچہ انصاری نے مہاجرین کے کئی افراد کے نام گن دیے لیکن حضرت علی کرم اللہ وجہہ کا نام نہ لیا۔ اس پر حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے کہا: انہیں ابوالحسن رضی اللہ عنہ سے کیا تکلیف ہے؟ بخدا وہ تو ان سب سے زیادہ لائق ہیں (اگر ان پر امیر بنا دیے جائیں) وہ تو انہیں راہِ راست پر گامزن کر دیں گے۔

۲۶۶۔ بَابُ التُّؤَدَةِ فِي الْأُمُوْرِ (کاموں میں رعایت برتنا)

۵۹۶۔ حَدَّثَنَا مُوْسَى بْنُ إِسْمَاعِيْلَ قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُوْ هِلَالٍ قَالَ: حَدَّثَنَا الْحَسَنُ، أَنَّ رَجُلًا تُوُفِّيَ وَتَرَكَ ابْنًا لَهُ وَمَوْلًى لَهُ، فَأَوْصَى مَوْلَاهُ بِابْنِهِ، فَلَمْ يَأْلُوْهُ حَتَّى أَدْرَكَ وَزَوَّجَهُ. فَقَالَ لَهُ: جَهِّزْنِيْ أَطْلُبُ الْعِلْمَ فَجَهَّزَهُ فَأَتَى عَالِمًا فَسَأَلَهُ. فَقَالَ: إِذَا أَرَدْتَ أَنْ تَنْطَلِقَ فَقُلْ لِيْ أُعَلِّمْكَ. فَقَالَ: حَضَرَ مِنِّي الْخُرُوْجُ فَعَلِّمْنِيْ. فَقَالَ اتَّقِ اللّٰهَ وَاصْبِرْ وَلَا تَسْتَعْجِلْ. قَالَ: الْحَسَنُ: فِيْ هٰذَا الْخَيْرُ كُلُّهُ فَجَاءَ وَلَا يَكَادُ يَنْسَاهُنَّ، إِنَّمَا هُنَّ ثَلَاثٌ فَلَمَّا جَاءَ أَهْلَهُ نَزَلَ الدَّارَ إِذَا هُوَ بِرَجُلٍ نَائِمٍ مُتَرَاخٍ عَنِ الْمَرْأَةِ وَإِذَا امْرَأَتُهُ نَائِمَةٌ قَالَ: وَاللّٰهِ مَا أُرِيْدُ مَا أَنْتَظِرُ بِهٰذَا: فَرَجَعَ إِلَى رَاحِلَتِهِ فَلَمَّا قَامَ عَلَى رَأْسِهِ قَالَ: مَا أَنْتَظِرُ بِهٰذَا شَيْئًا فَرَجَعَ إِلَى رَاحِلَتِهِ فَلَمَّا أَرَادَ أَنْ يَأْخُذَ سَيْفَهُ ذَكَرَهُ فَرَجَعَ إِلَيْهِ فَلَمَّا قَامَ عَلَى رَأْسِهِ اسْتَيْقَظَ الرَّجُلُ فَلَمَّا رَآهُ وَثَبَ إِلَيْهِ فَعَانَقَهُ وَقَبَّلَهُ وَسَاءَلَهُ قَالَ: مَا أَصَبْتَ بَعْدِيْ؟ قَالَ: أَصَبْتُ وَاللّٰهِ بَعْدَكَ خَيْرًا كَثِيْرًا أَصَبْتُ وَاللّٰهِ بَعْدَكَ أَنِّيْ مَشَيْتُ اللَّيْلَةَ بَيْنَ السَّيْفِ وَبَيْنَ رَأْسِكَ ثَلَاثَ مِرَارٍ فَحَجَزَنِيْ مَا أَصَبْتُ مِنَ الْعِلْمِ عَنْ قَتْلِكَ.

ترجمہ: حضرت حسن رضی اللہ عنہ بتاتے ہیں کہ ایک شخص فوت ہوا تو اس نے ایک لڑکا اور ایک غلام پیچھے چھوڑے۔ اس نے اپنے غلام کو اپنے بیٹے کی نگرانی کے لئے وصیت کی۔ غلام نے غفلت نہیں کی، اسے پالا اور شادی تک سنبھالا۔ لڑکے نے کہا میں تعلیم حاصل کرنا چاہتا ہوں لہٰذا میری تعلیم کا بندوبست کر دو۔ اس نے انتظام کر دیا۔ وہ ایک عالم کے پاس آیا اور اس کے حصول علم کے بارے میں پوچھا۔ اس نے کہا: جب تم یہاں سے

جانے لگو تو میرے پاس آنا میں تمہیں کچھ باتیں بتا دوں گا۔ لڑکے نے ایک دن کہا کہ میرے جانے کا وقت ہو گیا ہے لہٰذا مجھے تعلیم دو اور کچھ سکھا دو۔ عالم نے کہا: اللہ سے ڈرو' صبر سے کام لینا اور جلد بازی نہ کرنا۔ حضرت حسن رضی اللہ عنہ کہتے ہیں اس میں بھلائی ہی بھلائی تھی۔ چنانچہ وہ وہاں سے نکلا مگر ان باتوں کو بھولا نہیں۔ وہ صرف تین باتیں تھیں۔ وہ اپنے گھر آیا اور سواری سے اترا۔ جب گھر میں گیا تو اچانک اس نے ایک آدمی دیکھا جو اس کی بیوی سے ذرا ہٹ کر سو رہا تھا' اس کی عورت بھی سو رہی تھی۔ کہنے لگا: بخدا میں کیا کروں اور کب تک اس کا انتظار کروں' پھر واپس اپنی سواری کے پاس چلا گیا۔ جب تلوار پکڑنے کا ارادہ کیا تو وہ بات یاد آئی' اللہ سے ڈرو' صبر کرو اور جلد بازی نہ کرو' یہ یاد آنے پر واپس چلا گیا۔ پھر جب اس کے سر کے قریب کھڑا ہوا تو کہا اب میں کب تک انتظار کروں گا اور پھر اپنی سواری کے پاس چلا گیا' پھر تلوار پکڑنے کا ارادہ کیا تو اسے پھر ہدایات یاد آ گئیں۔ وہ پھر اس کے پاس آ گیا' جب اس کے سر کے پاس کھڑا ہوا تو وہ جاگ اٹھا۔ وہ آدمی دیکھتے ہی اس کی طرف لپکا اور گلے مل کر اسے چوما اور پوچھا کہ میرے بعد تم نے کیا پایا؟ لڑکے نے کہا بخدا میں نے بہت بھلائی حاصل کی ہے۔ بخدا! تمہارے بعد میں نے یہ پایا ہے کہ میں تلوار اور تمہارے سر کے درمیان تین مرتبہ اِدھر اُدھر گیا ہوں لیکن مجھے چونکہ علم آ چکا تھا اس لئے یہ چیز تمہارے قتل کے درمیان پردہ بن گیا۔

۲۶۷۔ بَابُ التُّؤَدَةِ فِي الْأُمُورِ (کاموں میں سنجیدگی رکھنا)

۵۹۷۔ حَدَّثَنَا أَبُو مَعْمَرٍ قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَارِثِ قَالَ: حَدَّثَنَا يُونُسُ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ أَبِي بَكْرَةَ عَنْ أَشَجِّ عَبْدِ الْقَيْسِ قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: إِنَّ فِيكَ لَخُلُقَيْنِ يُحِبُّهُمَا اللّٰهُ. قُلْتُ: وَمَا هُمَا يَا رَسُولَ اللّٰهِ؟ قَالَ: الْحِلْمُ وَالْحَيَاءُ. قُلْتُ: قَدِيمًا كَانَ أَوْ حَدِيثًا؟ قَالَ: قَدِيمًا. قُلْتُ: اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِي جَبَلَنِي عَلَى خُلُقَيْنِ أَحَبَّهُمَا اللّٰهُ.

ترجمہ: حضرت اشج عبدالقیس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: "تمہارے اندر دو چیزیں پیدا کی گئی ہیں جنہیں اللہ تعالیٰ پسند فرماتا ہے۔" میں نے عرض کی یا رسول اللہ! وہ کون سی ہیں؟ آپ نے فرمایا: بردباری اور وقار۔" میں نے عرض کی پہلے سے موجود ہیں یا نئی ہیں؟ آپ نے فرمایا کہ "پہلے سے موجود ہیں۔" میں نے عرض کی: اللہ کا شکر ہے جس نے میرے اندر دو ایسی چیزیں پیدا کی ہیں جنہیں وہ اچھا جانتا ہے۔

۵۹۸۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ أَبِي هَاشِمٍ قَالَ: حَدَّثَنَا إِسْمٰعِيلُ قَالَ: حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ أَبِي عَرُوبَةَ عَنْ قَتَادَةَ

قَالَ: حَدَّثَنَا مَنْ لَقِيَ الْوَفْدَ الَّذِيْنَ قَدِمُوْا عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ عَبْدِ الْقَيْسِ وَذَكَرَ قَتَادَةُ أَبَا نَضْرٍ عَنْ أَبِيْ سَعِيْدِ نِالْخُدْرِيِّ قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِأَشَجِّ عَبْدِ الْقَيْسِ: إِنَّ فِيْكَ لَخَصْلَتَيْنِ يُحِبُّهُمَا اللّٰهُ: الْحِلْمُ وَالْأَنَاةُ.

ترجمہ: حضرت قتادہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ مجھے عبدالقیس کے اس شخص نے حدیث بتائی جو حضور ﷺ سے ملنے والے وفد میں شامل تھے۔ (قتادہ کے مطابق وہ ابونصر تھے) انہوں نے حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت کی کہ نبی کریم ﷺ نے اشج عبدالقیس سے فرمایا: ''تمہارے اندر دو خصلتیں ہیں جنہیں اللہ تعالیٰ پسند فرماتا ہے' حلم و بردباری اور وقار۔''

۵۹۹۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عَبْدِ الْوَهَّابِ قَالَ: أَخْبَرَنَا بِشْرُ بْنُ الْمُفَضَّلِ قَالَ: حَدَّثَنَا قُرَّةُ عَنْ أَبِيْ جَمْرَةَ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِلْأَشَجِّ. أَشَجِّ عَبْدِ الْقَيْسِ: إِنَّ فِيْكَ لَخَصْلَتَيْنِ يُحِبُّهُمَا اللّٰهُ: الْحِلْمُ وَالْأَنَاةُ.

ترجمہ: حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کہتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے عبدالقیس کے سربراہ سے فرمایا: ''تمہارے اندر دو خصلتیں ایسی ہیں جنہیں اللہ تعالیٰ پسند فرماتا ہے' حلم اور وقار۔''

۶۰۰۔ حَدَّثَنَا قَيْسُ بْنُ حَفْصٍ قَالَ: حَدَّثَنَا طَالِبُ بْنُ حُجَيْرٍ نِالْعَبْدِيُّ قَالَ: حَدَّثَنِيْ هُوْدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ سَعْدٍ، سَمِعَ جَدَّهُ مَزِيْدَةَ الْعَبْدِيَّ قَالَ: جَاءَ الْأَشَجُّ يَمْشِيْ حَتّٰى أَخَذَ بِيَدِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَبَّلَهَا، فَقَالَ لَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: أَمَا إِنَّ فِيْكَ لَخُلُقَيْنِ يُحِبُّهُمَا اللّٰهُ وَرَسُوْلُهُ. قَالَ: جَبْلًا جُبِلْتُ عَلَيْهِ، أَوْ خُلُقًا مَعِيَ؟ قَالَ: لَا بَلْ جُبِلْتَ عَلَيْهِ. قَالَ: الْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِيْ جَبَلَنِيْ عَلٰى مَا يُحِبُّ اللّٰهُ وَرَسُوْلُهُ.

ترجمہ: حضرت مزیدہ العبدی رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ حضرت اشج عبدی رضی اللہ عنہ آئے اور حضور ﷺ کے دونوں ہاتھ تھام کر بوسہ دیا۔ اس پر نبی کریم ﷺ نے فرمایا: ''تمہارے اندر دو ایسی خصوصیات ہیں جنہیں اللہ تعالیٰ پسند فرماتا ہے اور اللہ کے رسول بھی پسند کرتے ہیں۔'' عرض کی وہ میری طبیعت میں داخل ہیں یا اب مجھ میں پیدا ہوئی ہیں؟ فرمایا: ''نہیں! بلکہ وہ تو تیری جبلّت میں داخل ہیں۔'' اشج رضی اللہ عنہ نے یہ سن کر کہا کہ اللہ کا شکر ہے جس نے مجھے ایسا پیدا فرمایا ہے کہ یہ چیزیں طبیعت میں داخل ہیں اور جن پر اللہ اور اس کے رسول ﷺ خوش ہیں۔

سے بھاگ جائیں' تیسری وہ عورت جس کا شوہر غائب ہو جائے اور اس کی روزی کا انتظام موجود ہو لیکن وہ غیروں کو بن سنور کر دکھاتی پھرے اور اس کے بعد بے حیائی پر اتر آئے۔ تین لوگ وہ بھی ہیں جن سے سوال نہ ہوگا: ایسا آدمی جو اللہ سے اس کی کبریائی میں مقابلہ کرے کیونکہ اس کی ایک چادر کبریائی ہے اور دوسری عزت و حکومت ہے' دوسرا وہ جو اللہ کے معاملے میں شک کرے اور تیسرے وہ جو اللہ کی رحمت سے ناامید ہو۔''

۶۰۴۔ حَدَّثَنَا حَامِدُ بْنُ عُمَرَ قَالَ: حَدَّثَنَا بَكَّارُ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيزِ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ جَدِّهِ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: كُلُّ ذُنُوبٍ يُؤَخِّرُ اللَّهُ مِنْهَا مَا شَاءَ إِلَى يَوْمِ الْقِيَامَةِ، إِلَّا الْبَغْيَ وَعُقُوقَ الْوَالِدَيْنِ، أَوْ قَطِيعَةَ الرَّحِمِ، يُعَجِّلُ لِصَاحِبِهَا فِي الدُّنْيَا قَبْلَ الْمَوْتِ.

ترجمہ: حضرت عبدالعزیز رضی اللہ عنہ اپنے دادا اور وہ نبی کریم ﷺ سے روایت کرتے ہیں: ''ہر قسم کے گناہوں کی سزا کو اللہ تعالیٰ قیامت تک کے لئے مؤخر کر دے گا مگر بغاوت وسرکشی' والدین کی نافرمانی اور قطع رحم والے گناہ کو مؤخر نہ کرے گا بلکہ ان گناہوں کا ارتکاب کرنے والوں کو قیامت سے قبل جلدی پکڑ لے گا اور سزا دے گا۔''

۶۰۵۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عُبَيْدِ بْنِ مَيْمُونٍ قَالَ: حَدَّثَنَا مِسْكِينُ بْنُ بُكَيْرٍ الْحَذَّاءُ الْحَرَّانِيُّ، عَنْ جَعْفَرِ بْنِ بُرْقَانَ، عَنْ يَزِيدَ بْنِ الْأَصَمِّ قَالَ: سَمِعْتُ أَبَا هُرَيْرَةَ يَقُولُ: يُبْصِرُ أَحَدُكُمُ الْقَذَاةَ فِي عَيْنِ أَخِيهِ، وَيَنْسَى الْجِذْلَ أَوِ الْجِذْعَ فِي عَيْنِ نَفْسِهِ. قَالَ: أَبُو عُبَيْدٍ: الْجِذْلُ: الْخَشَبَةُ الْعَالِيَةُ الْكَبِيرَةُ.

ترجمہ: حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ تم میں سے ایسا شخص بھی ہوتا ہے جو دوسرے بھائی کی آنکھ کا تنکا دیکھ لیتا ہے لیکن اپنی آنکھ میں پڑے درخت کے تنے کو بھی نہیں دیکھتا۔ (یعنی اپنے گناہوں کو نہیں دیکھتا بلکہ دوسرے کے کیڑے نکالتا رہتا ہے) حضرت ابوعبیدہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں ''جذل'' بلند اور بڑی لکڑی (تنا) کو کہتے ہیں۔

۶۰۶۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدٍ قَالَ: حَدَّثَنَا الْخَلِيلُ بْنُ أَحْمَدَ قَالَ: حَدَّثَنَا الْمُسْتَنِيرُ بْنُ أَخْضَرَ قَالَ: حَدَّثَنِي مُعَاوِيَةُ بْنُ قُرَّةَ قَالَ: كُنْتُ مَعَ مَعْقِلٍ الْمُزَنِيِّ فَأَمَاطَ أَذًى عَنِ الطَّرِيقِ فَرَأَيْتُ شَيْئًا فَبَادَرْتُهُ فَقَالَ: مَا حَمَلَكَ عَلَى مَا صَنَعْتَ يَا ابْنَ أَخِي؟ قَالَ: رَأَيْتُكَ تَصْنَعُ شَيْئًا فَصَنَعْتُهُ. قَالَ: أَحْسَنْتَ يَا ابْنَ أَخِي، سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: مَنْ أَمَاطَ أَذًى عَنْ طَرِيقِ الْمُسْلِمِينَ كُتِبَ لَهُ حَسَنَةٌ، وَمَنْ تُقُبِّلَتْ لَهُ حَسَنَةٌ دَخَلَ الْجَنَّةَ.

ترجمہ: حضرت معاویہ بن قرۃ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میں معقل مزنی رضی اللہ عنہ کے ہمراہ تھا۔ انہوں نے راستے میں پڑی کوئی رکاوٹ دور کر دی۔ پھر میں نے بھی کوئی چیز دیکھی تو اس کی طرف بڑھا اور اسے دور کر دیا۔ معقل رضی اللہ عنہ نے کہا: اے بھتیجے! تو نے یہ کام کیوں کیا ہے؟ انہوں نے کہا کہ آپ کو دیکھ کر میں نے بھی ایسا کر دیا ہے۔ معقل رضی اللہ عنہ نے کہا: بہت اچھا کیا ہے' میں نے نبی کریم ﷺ سے سنا' آپ نے فرمایا: ''جو بھی مسلمانوں کے راستے میں سے تکلیف دہ چیز دور کر دے گا اس کی نیکی لکھ دی جاتی ہے اور جس کی وہ نیکی قبول ہو جائے گی وہ جنت میں داخل ہو گا۔''

٢٦٩۔ بَابٌ قَبُوْلُ الْهَدِيَّةِ (کسی سے تحفہ قبول کرنا)

٦٠٧۔ حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ خَالِدٍ قَالَ: حَدَّثَنَا ضَمَامُ بْنُ إِسْمٰعِيْلَ قَالَ: سَمِعْتُ مُوْسٰى بْنَ وَرْدَانَ' عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ' عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ: تَهَادُوْا تَحَابُّوْا.

ترجمہ: حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ' حضور ﷺ سے روایت کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا: ''آپس میں ایک دوسرے کو ہدیہ دیتے رہا کرو' محبت بڑھے گی۔''

٦٠٨۔ حَدَّثَنَا مُوْسٰى قَالَ: حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ الْمُغِيْرَةِ' عَنْ ثَابِتٍ قَالَ: كَانَ أَنَسٌ يَقُوْلُ: يَا بُنَيَّ تَبَاذَلُوْا بَيْنَكُمْ فَإِنَّهُ أَوَدُّ لِمَا بَيْنَكُمْ.

ترجمہ: حضرت ثابت رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ حضرت انس رضی اللہ عنہ کہا کرتے تھے: اے بیٹے! باہم خرچ کرتے رہا کرو کیونکہ یہ تمہارے درمیان محبت پیدا کرنے کا سب سے بڑا سبب ہے۔

٢٧٠۔ بَابُ مَنْ لَمْ يَقْبَلِ الْهَدِيَّةَ لِمَا دَخَلَ الْبُغْضُ فِي النَّاسِ
(جب بغض پیدا ہو جائے تو ہدیہ قبول نہ کرنے والے کا حکم)

٦٠٩۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ خَالِدٍ قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ إِسْحٰقَ' عَنْ سَعِيْدِ بْنِ أَبِيْ سَعِيْدٍ' عَنْ أَبِيْهِ' عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ: أَهْدٰى رَجُلٌ مِّنْ بَنِيْ فَزَارَةَ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَاقَةً فَعَوَّضَهُ فَتَسَخَّطَهُ فَسَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى الْمِنْبَرِ يَقُوْلُ: يُهْدِيْ أَحَدُهُمْ فَأُعَوِّضُهُ بِقَدْرِ مَا عِنْدِيْ ثُمَّ يَسْخَطُهُ وَايْمُ اللّٰهِ لَا أَقْبَلُ بَعْدَ عَامِيْ هٰذَا مِنَ الْعَرَبِ هَدِيَّةً إِلَّا مِنْ قُرَشِيٍّ أَوْ أَنْصَارِيٍّ أَوْ ثَقَفِيٍّ أَوْ دَوْسِيٍّ.

ترجمہ: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ بنو فزارہ کے ایک شخص نے حضور ﷺ کی خدمت میں ایک اونٹنی بطور ہدیہ پیش کی۔ آپ نے بھی اسے ہدیہ دیا لیکن اس شخص کو مناسب نہ لگا تو میں نے نبی کریم ﷺ کو منبر پر فرماتے سنا کہ ''ان لوگوں میں سے ایک شخص ہدیہ لاتا ہے تو میں بھی اپنی قوت کے مطابق ہدیہ دیتا ہوں جس سے اسے ناراضگی سی ہوتی ہے' لہٰذا بخدا! اس سال کے بعد میں عرب لوگوں سے کسی قسم کا کوئی ہدیہ قبول نہیں کروں گا' ہاں! اگر کوئی قریشی یا انصاری یا ثقفی یا دوسی پیش کرے گا تو وصول کروں گا۔''

۱۷۲۔ بَابُ الْحَيَاءُ (حیاء کی اہمیت)

۶۱۰۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ يُونُسَ قَالَ: حَدَّثَنَا زُهَيْرٌ قَالَ: حَدَّثَنَا مَنْصُورٌ، عَنْ رِبْعِيِّ بْنِ حِرَاشٍ قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُو مَسْعُودٍ عُقْبَةُ قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: إِنَّ مِمَّا أَدْرَكَ النَّاسُ مِنْ كَلَامِ النُّبُوَّةِ، إِذَا لَمْ تَسْتَحِي فَاصْنَعْ مَا شِئْتَ.

ترجمہ: حضرت ابو مسعود عقبہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: ''کلام نبوت میں سے جو کچھ لوگ سنتے ہیں' (ان میں سے یہ بھی ہے کہ) جب تمہیں حیاء نہ رہے تو پھر جو چاہے کرتے پھرو۔''

۶۱۱۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ كَثِيرٍ قَالَ: أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ، عَنْ سُهَيْلِ بْنِ أَبِي صَالِحٍ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ دِينَارٍ، عَنْ أَبِي صَالِحٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: الْإِيمَانُ بِضْعٌ وَسِتُّونَ أَوْ بِضْعٌ وَسَبْعُونَ شُعْبَةً أَفْضَلُهَا لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَأَدْنَاهَا إِمَاطَةُ الْأَذَى عَنِ الطَّرِيقِ وَالْحَيَاءُ شُعْبَةٌ مِّنَ الْإِيمَانِ.

ترجمہ: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نبی کریم ﷺ سے روایت کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا: ''ایمان کی گویا ساٹھ سے کچھ اوپر (یا ستر سے زیادہ) شاخیں ہیں' جن میں بہتر شاخ تو لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰه ہوتی ہے اور سب سے کم رتبہ شاخ' راستے سے تکلیف دینے والی چیز کو ہٹا دینا ہوتا ہے اور حیاء ایمان کی ایک شاخ کا نام ہے۔''

۶۱۲۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ الْجَعْدِ قَالَ: أَخْبَرَنَا شُعْبَةُ، عَنْ قَتَادَةَ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي عُتْبَةَ مَوْلَى أَنَسٍ قَالَ: سَمِعْتُ أَبَا سَعِيدٍ قَالَ: كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَشَدَّ حَيَاءً مِنْ عَذْرَاءَ فِي خِدْرِهَا وَكَانَ إِذَا كَرِهَ عَرَفْنَاهُ فِي وَجْهِهِ.

حضرت انس رضی اللہ عنہ کے غلام عبید اللہ بن عتبہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میں نے حضرت ابو سعید رضی اللہ عنہ سے سنا' انہوں نے کہا کہ نبی کریم ﷺ پردہ دار کنواری عورتوں سے بھی زیادہ حیاء دار تھے۔ آپ کی طبیعت

میں ذرا سا بھی ملال ہوتا تو آپ کے چہرۂ انور سے نظر آ جاتا تھا۔

٦١٣ ـ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ قَالَ: حَدَّثَنَا يَحْيَى وَ ابْنُ مَهْدِيٍّ قَالَا: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، عَنْ قَتَادَةَ، عَنْ عَ
اللّٰهِ بْنِ أَبِي عُتْبَةَ مَوْلٰى أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ، عَنْ أَبِي سَعِيْدِ نِ الْخُدْرِيِّ .... مِثْلَهُ.
قَالَ أَبُوْ عَبْدِ اللّٰهِ: وَقَالَ غُنْدَرٌ وَابْنُ أَبِي عَدِيٍّ مَوْلٰى أَنَسٍ.

ترجمہ: حضرت انس رضی اللہ عنہ کے غلام عبداللہ بن ابی عتبہ رضی اللہ عنہ نے ایسی ہی حدیث حضرت ابوس
رضی اللہ عنہ کے ذریعہ روایت کی ہے۔

٦١٤ ـ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيْزِ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ: حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيْمُ بْنُ سَعْدٍ، عَنْ صَالِحٍ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ قَ
أَخْبَرَنِي يَحْيَى بْنُ سَعِيْدِ بْنِ الْعَاصِ، أَنَّ سَعِيْدَ بْنَ الْعَاصِ أَخْبَرَهُ، أَنَّ عُثْمَانَ وَ عَائِشَةَ حَدَّثَاهُ، أَنَّ أَبَا
اِسْتَأْذَنَ عَلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ مُضْطَجِعٌ عَلٰى فِرَاشِ عَائِشَةَ، لَابِسًا مِرْطَ عَائِ
فَأَذِنَ لِأَبِي بَكْرٍ وَّهُوَ كَذٰلِكَ، فَقَضٰى إِلَيْهِ حَاجَتَهُ ثُمَّ انْصَرَفَ ثُمَّ اسْتَأْذَنَ عُمَرُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ فَأَذِنَ لَهُ وَ
كَذٰلِكَ، فَقَضٰى إِلَيْهِ حَاجَتَهُ ثُمَّ انْصَرَفَ قَالَ عُثْمَانُ: ثُمَّ اسْتَأْذَنْتُ عَلَيْهِ فَجَلَسَ وَقَالَ لِعَائِشَةَ: أَجْمِ
إِلَيْكِ ثِيَابَكِ. قَالَ: فَقَضَيْتُ إِلَيْهِ حَاجَتِي ثُمَّ انْصَرَفْتُ قَالَ: فَقَالَتْ عَائِشَةُ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! لَمْ أَرَكَ فَزِعْ
لِأَبِي بَكْرٍ وَّعُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا كَمَا فَزِعْتَ لِعُثْمَانَ؟ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:
عُثْمَانَ رَجُلٌ حَيِيٌّ، وَإِنِّي خَشِيْتُ إِنْ أَذِنْتُ لَهُ وَأَنَا عَلٰى تِلْكَ الْحَالِ أَنَّ لَا يَبْلُغَ إِلَيَّ فِي حَاجَتِهِ.

ترجمہ: حضرت عثمان رضی اللہ عنہ اور حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے بتایا کہ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے ر
اللہ ﷺ سے اندر داخلے کی اجازت مانگی۔ آپ اس وقت سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کے بستر پر ان کی اونی
اوڑھے تشریف فرما تھے۔ اسی حالت میں آپ نے انہیں حاضری کی اجازت دی۔ انہوں نے ضروری گفتگو کی
چلے گئے۔ پھر حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے حاضری کی اجازت مانگی تو اسی حالت ہی میں آپ نے انہیں
اجازت دے دی۔ انہوں نے بھی ضرورت کی بات کی اور چلے گئے۔ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ بتاتے ہیں کہ
جب میں نے اجازت مانگی تو آپ اٹھ بیٹھے اور حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے فرمایا: "اپنے کپڑے سنبھال
حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میں نے اپنا کام پورا کر لیا اور واپس چلا آیا۔ وہ بتاتے ہیں کہ سیدہ
رضی اللہ عنہا نے عرض کی: یا رسول اللہ! حضرت ابوبکر و عمر رضی اللہ عنہم حاضر ہوئے ہیں تو آپ فکرمند نہ

فَتَحَدَّثَ ثُمَّ اسْتَأْذَنَ عُمَرُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ فَأَذِنَ لَهُ كَذٰلِكَ، ثُمَّ تَحَدَّثَ ثُمَّ اسْتَأْذَنَ عُثْمَانُ رَضِيَ اللّٰهُ عَـ
فَجَلَسَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَسَوَّى ثِيَابَهُ قَالَ مُحَمَّدٌ: وَلَا أَقُوْلُ فِيْ يَوْمٍ وَّاحِدٍ فَدَخَلَ فَتَحَدَّ
فَلَمَّا خَرَجَ قَالَ قُلْتُ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! دَخَلَ أَبُوْبَكْرٍ فَلَمْ تَهَشَّ وَلَمْ تُبَالِهِ ثُمَّ دَخَلَ عُمَرُ فَلَمْ تَهَشَّ وَ
تُبَالِهِ ثُمَّ دَخَلَ عُثْمَانُ فَجَلَسْتَ وَسَوَّيْتَ ثِيَابَكَ؟ قَالَ: أَلَا أَسْتَحْيِيْ مِنْ رَّجُلٍ تَسْتَحْيِيْ مِنْهُ الْمَلَائِكَةُ

ترجمہ: حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا: نبی کریم ﷺ میرے گھر میں لیٹے ہوئے تھے اور آپ کی ران
کپڑا سرکا ہوا تھا (یا پنڈلیوں سے) کہ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے داخلے کی اجازت مانگی۔ آپ نے
حالت میں حاضری کی اجازت دے دی۔ انہوں نے بات چیت کی۔ پھر حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے حاضری چا
آپ نے اسی حالت میں انہیں بھی آنے دیا۔ انہوں نے گفتگو کی۔ اس کے بعد حضرت عثمان رضی اللہ عنہ
درخواست کی تو آپ اٹھ بیٹھے اور کپڑے درست کر لئے۔ وہ اندر آئے' بات چیت کی اور وہ بھی چلے گئے۔ حـ
عائشہ رضی اللہ عنہ فرماتی ہیں میں نے عرض کی یا رسول اللہ! حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ حاضر ہوئے تو آپ بـ
اور نہ ہی آپ پر کوئی غیر معمولی اثر ہوا۔ پھر حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے حاضری دی تو بھی آپ جوں کے
تشریف فرما رہے اور پرواہ نہیں کی لیکن جب عثمان رضی اللہ عنہ حاضر ہوئے ہیں تو آپ نے بیٹھ کر کپڑے سنـ
ہیں' وجہ کیا ہے؟ آپ نے فرمایا: "کیا میں ایسے شخص سے حیاء نہ کروں جس سے فرشتے بھی حیاء کرتے ہیں؟"

۲۷۔ بَابٌ مَا يَقُوْلُ إِذَا أَصْبَحَ (صبح ہونے پر کونسی دعا پڑھی جائے؟)

۷۱۹۔ حَدَّثَنَا مُوْسٰى قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُوْ عَوَانَةَ قَالَ: حَدَّثَنَا عُمَرُ، عَنْ أَبِيْهِ، عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ:
النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا أَصْبَحَ قَالَ: أَصْبَحْنَا وَأَصْبَحَ (الْمُلْكُ لِلّٰهِ وَالْحَمْدُ كُلُّهُ لِلّٰهِ لَا شَـ
لَهُ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَإِلَيْهِ النُّشُوْرُ. وَإِذَا أَمْسٰى قَالَ: أَمْسَيْنَا وَأَمْسَى الْمُلْكُ لِلّٰهِ وَالْحَمْدُ كُلُّهُ لِـ
شَرِيْكَ لَهُ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَإِلَيْهِ الْمَصِيْرُ.

ترجمہ: حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بتاتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ کا معمول یہ تھا کہ صبح ہوتی تو یہ دعـ
کرتے تھے۔

أَصْبَحْنَا وَأَصْبَحَ الْمُلْكُ لِلّٰهِ وَالْحَمْدُ كُلُّهُ لِلّٰهِ لَا شَرِيْكَ لَهُ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَإِلَيْهِ النُّشُوْرُ.

اور جب شام ہوتی تو یہ دعا پڑھتے۔

أَمْسَيْنَا وَأَمْسَى الْمُلْكُ لِلّٰهِ وَالْحَمْدُ كُلُّهُ لِلّٰهِ لَا شَرِيكَ لَهُ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَإِلَيْهِ الْمَصِيرُ.

٢٧٣۔ بَابُ مَنْ دَعَا فِي غَيْرِهِ مِنَ الدُّعَاءِ (دوسرے کے حق میں اچھے الفاظ بولنا)

۶۲۰۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَلَامٍ قَالَ: أَخْبَرَنَا عَبْدَةُ قَالَ: أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَمْرٍو قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُو سَلَمَةَ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: إِنَّ الْكَرِيمَ ابْنَ الْكَرِيمِ ابْنِ الْكَرِيمِ ابْنِ الْكَرِيمِ يُوسُفُ بْنُ يَعْقُوبَ بْنِ إِسْحٰقَ بْنِ إِبْرَاهِيمَ خَلِيلِ الرَّحْمٰنِ تَبَارَكَ وَتَعَالٰى. قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: لَوْ لَبِثْتُ فِي السِّجْنِ مَا لَبِثَ يُوسُفُ ثُمَّ جَاءَنِي الدَّاعِي لَأَجَبْتُ إِذْ جَاءَهُ الرَّسُولُ فَقَالَ: ارْجِعْ إِلٰى رَبِّكَ فَاسْأَلْهُ مَا بَالُ النِّسْوَةِ اللَّاتِي قَطَّعْنَ أَيْدِيَهُنَّ.[1] وَرَحْمَةُ اللّٰهِ عَلٰى لُوطٍ إِنْ كَانَ لَيَأْوِي إِلٰى رُكْنٍ شَدِيدٍ إِذْ قَالَ لِقَوْمِهِ. لَوْ أَنَّ لِي بِكُمْ قُوَّةً أَوْ آوِي إِلٰى رُكْنٍ شَدِيدٍ.[2] مَا إِنْ بَعَثَ اللّٰهُ بَعْدَهُ مِنْ نَبِيٍّ إِلَّا فِي ثَرْوَةٍ مِنْ قَوْمِهِ. قَالَ مُحَمَّدٌ: الثَّرْوَةُ الْكَثْرَةُ وَالْمَنَعَةُ.

ترجمہ: حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بتاتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''اگر کریم بن کریم بن کریم بن کریم دیکھنا چاہو تو وہ یوسف بن یعقوب بن اسحاق بن حضرت ابراہیم خلیل الرحمٰن علیہم السلام ہیں۔'' نبی کریم ﷺ نے فرمایا کہ ''اگر میں قید میں ہوتا جیسے حضرت یوسف علیہ السلام ٹھہرے رہے تھے تو بلانے والے کے کہنے پر (کہ جیل میں سے نکل آؤ) میں اس کی بات مان لیتا'' قاصد کے آنے پر شاہ کے ایلچی سے انہوں نے کہا تھا ارْجِعْ إِلٰى رَبِّكَ فَاسْأَلْهُ مَا بَالُ النِّسْوَةِ اللَّاتِي قَطَّعْنَ أَيْدِيَهُنَّ. ''اپنے شاہ کی طرف جاؤ اور اس سے پوچھو کہ ان عورتوں کا کیا حال ہے جنہوں نے اپنے ہاتھ کاٹ لئے تھے۔'' اور اللہ تعالیٰ رحمت فرمائے حضرت لوط علیہ السلام پر انہیں بھی کسی مضبوط سہارے کی ضرورت پڑی تھی تو آپ نے اپنی قوم سے فرمایا تھا!

لَوْ أَنَّ لِي بِكُمْ قُوَّةً أَوْ آوِي إِلٰى رُكْنٍ شَدِيدٍ. ''اے کاش! مجھے تمہارے مقابل زور ہوتا یا کسی مضبوط پائے کی (پناہ) لیتا۔'' لیکن ان کے بعد کوئی ایسا نبی نہ آیا جس کا قبیلہ طاقتور نہ ہوا۔''

٢٧٤۔ بَابُ النَّافِلَةِ مِنَ الدُّعَاءِ (نیک نیتی سے دعا کرنا)

۶۲۱۔ حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ حَفْصٍ قَالَ: حَدَّثَنَا أَبِي قَالَ: حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ قَالَ: حَدَّثَنِي مَالِكُ بْنُ الْحَارِثِ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ يَزِيدَ قَالَ: كَانَ الرَّبِيعُ يَأْتِي عَلْقَمَةَ يَوْمَ الْجُمُعَةِ فَإِذَا لَمْ أَكُنْ ثَمَّةَ أَرْسَلُوا إِلَيَّ

۱۔ سورۂ یوسف: آیت ۵۰ ۲۔ سورہ ھود: آیت ۸۰

بِهٖ فَاَعْطِنِیْ، فَاِنَّ اللّٰهَ لَا مُسْتَكْرِهَ لَهٗ.

ترجمہ: حضرت انس رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہوئے کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جب دعا کرو تو پختہ یقین سے کیا کرو (کہ یا اللہ میرا یہ کام کر دے) یوں نہ عرض کرو کہ اگر تو چاہتا ہے تو عطا فرما دے کیونکہ اللہ تعالیٰ کسی کے ہاتھوں مجبور نہیں ہوتا۔'' (کہ کسی کے مشورے کا پابند ہو)

۲۷۶۔ بَابُ رَفْعِ الْاَيْدِیْ فِی الدُّعَاءِ (دعاء میں ہاتھ اٹھانے کی ضرورت)

۶۲۴۔ حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيْمُ بْنُ الْمُنْذِرِ قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ فُلَيْحٍ قَالَ: اَخْبَرَنِیْ اَبِیْ، عَنْ اَبِیْ نُعَيْمٍ وَهُوَ وَهْبٌ قَالَ: رَاَيْتُ ابْنَ عُمَرَ وَابْنَ الزُّبَيْرِ يَدْعُوْنَ، يُدِيْرَانِ بِالرَّاحَتَيْنِ عَلَى الْوَجْهِ.

ترجمہ: حضرت ابونعیم وھب رضی اللہ عنہ بتاتے ہیں کہ میں نے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما اور حضرت عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہما کو (دعا کرتے وقت) دیکھا کہ وہ اپنی دونوں ہتھیلیاں منہ پر پھیر لیتے تھے۔

۶۲۵۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ قَالَ: حَدَّثَنَا اَبُوْ عَوَانَةَ، عَنْ سِمَاكِ بْنِ حَرْبٍ، عَنْ عِكْرِمَةَ، عَنْ عَائِشَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهَا سَمِعَهٗ مِنْهَا اَنَّهَا رَاَتِ النَّبِیَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَدْعُوْا رَافِعًا يَدَيْهِ يَقُوْلُ: اِنَّمَا اَنَا بَشَرٌ فَلَا تُعَاقِبْنِیْ اَيُّمَا رَجُلٍ مِّنَ الْمُؤْمِنِيْنَ اٰذَيْتُهٗ اَوْ شَتَمْتُهٗ فَلَا تُعَاقِبْنِیْ فِيْهِ.

ترجمہ: حضرت سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا (حضرت عکرمہ رضی اللہ عنہ کا خیال ہے کہ انہوں نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے سنا تھا) فرماتی ہیں کہ انہوں نے نبی کریم ﷺ کو ہاتھ سامنے پھیلا کر دعا کرتے دیکھا تھا۔ آپ یوں عرض کر رہے تھے: ''الٰہی میں بشری صورت میں ہوں، میرا مؤاخذہ نہ فرما، اگر کسی مومن کو میری طرف سے کوئی تکلیف پہنچی ہے یا میں نے اسے سخت الفاظ کہہ دیئے ہیں تو میری گرفت نہ فرما۔''

۶۲۶۔ حَدَّثَنَا عَلِیٌّ قَالَ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ: حَدَّثَنَا اَبُو الزِّنَادِ، عَنِ الْاَعْرَجِ، عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ قَالَ: قَدِمَ الطُّفَيْلُ بْنُ عَمْرٍو الدَّوْسِیُّ عَلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! اِنَّ دَوْسًا قَدْ عَصَتْ وَاَبَتْ، فَادْعُ اللّٰهَ عَلَيْهَا فَاسْتَقْبَلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْقِبْلَةَ وَرَفَعَ يَدَيْهِ، فَظَنَّ النَّاسُ اَنَّهٗ يَدْعُوْا عَلَيْهِمْ فَقَالَ: اَللّٰهُمَّ اهْدِ دَوْسًا وَاْتِ بِهِمْ.

ترجمہ: حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ ایک مرتبہ حضرت طفیل بن عمرو دوسی رضی اللہ عنہ بارگاہِ نبوی میں حاضر ہوئے اور عرض کی یا رسول اللہ! قبیلۂ دوس والے انکار پر ڈٹ گئے ہیں لہٰذا ان کے لئے دعائے

تباہی فرمایئے۔ چنانچہ رسول اللہ ﷺ قبلہ کی طرف متوجہ ہوئے اور ہاتھ اٹھا لئے۔ اب لوگوں کا خیال تو تھا کہ آپ ان کے لئے نقصان کی دعا فرمائیں گے لیکن آپ نے یوں دعا فرمائی: ''اے اللہ! قبیلۂ دوس کو ہدایت عطا فرما دے اور انہیں ہمارے پاس لے آ۔''

٦٢٧۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَلَامٍ قَالَ: أَخْبَرَنَا إِسْمٰعِيلُ بْنُ جَعْفَرٍ، عَنْ حُمَيْدٍ، عَنْ أَنَسٍ قَالَ: قُحِطَ الْمَطَرُ عَامًا فَقَامَ بَعْضُ الْمُسْلِمِينَ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ الْجُمُعَةِ فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللّٰهِ قُحِطَ الْمَطَرُ، وَأَجْدَبَتِ الْأَرْضُ، وَهَلَكَ الْمَالُ فَرَفَعَ يَدَيْهِ وَمَا يُرَى فِي السَّمَاءِ مِنْ سَحَابَةٍ فَمَدَّ يَدَيْهِ حَتّٰى رَأَيْتُ بَيَاضَ إِبْطَيْهِ يَسْتَسْقِي اللّٰهَ فَمَا صَلَّيْنَا الْجُمُعَةَ حَتّٰى أَهَمَّ الشَّابُّ الْقَرِيبُ الدَّارِ الرُّجُوعُ إِلَى أَهْلِهِ فَدَامَتْ جُمُعَةً فَلَمَّا كَانَتِ الْجُمُعَةِ الَّتِي تَلِيهَا. فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللّٰهِ تَهَدَّمَتِ الْبُيُوتُ، وَاحْتُبِسَ الرُّكْبَانُ فَتَبَسَّمَ لِسُرْعَةِ مَلَالَةِ ابْنِ آدَمَ، وَقَالَ بِيَدِهِ: اَللّٰهُمَّ حَوَالَيْنَا وَلَا عَلَيْنَا. فَتَكَشَّطَتْ عَنِ الْمَدِينَةِ.

ترجمہ: حضرت انس رضی اللہ عنہ بتاتے ہیں کہ ایک مرتبہ خشک سالی ہو گئی تو مسلمان جمعہ کے موقع پر نبی کریم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا۔ عرض کی یا رسول اللہ! خشک سالی ہے، زمین بنجر ہو چکی ہے اور سبزہ نہ ہونے کی وجہ سے مویشیوں کا برا حال ہے۔ یہ سن کر آپ نے ہاتھ اٹھائے، آسمان پر بادل کا نام و نشان نہ تھا۔ ہاتھ پھیلائے اور اللہ سے بارش کی دعا کی، بارش اتنی ہوئی کہ جوان آدمی کا نزدیکی گھر کو جانا بھی مشکل ہو گیا۔ بارش آئندہ جمعہ تک جاری رہی۔ جب اگلا جمعہ آیا تو اسی شخص نے دوبارہ حاضر ہو کر عرض کی یا رسول اللہ! اب تو مکان گرنے لگے ہیں اور سواری بھی مشکل ہو گئی ہے۔ چنانچہ آپ آدمی کے جلد اکتا جانے پر مسکرائے (کیونکہ ابن آدم جلد اکتا جایا کرتا ہے) اور پھر ہاتھ اٹھا کر دعا کی۔ عرض کی: ''الٰہی! بارش ہمارے اردگرد ہو، ہم پر نہ ہو۔'' آپ کے درخواست کرنے کی دیر تھی کہ بادل مدینہ منورہ سے ایک طرف ہٹ گئے۔

٦٢٨۔ حَدَّثَنَا الصَّلْتُ قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُو عَوَانَةَ، عَنْ سِمَاكٍ، عَنْ عِكْرِمَةَ، عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا، أَنَّهُ سَمِعَهُ مِنْهَا، أَنَّهَا رَأَتِ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَدْعُوا رَافِعًا يَدَيْهِ يَقُولُ: اَللّٰهُمَّ إِنَّمَا بَشَرٌ فَلَا تُعَاقِبْنِي أَيُّمَا رَجُلٍ مِنَ الْمُؤْمِنِينَ آذَيْتُهُ أَوْ شَتَمْتُهُ فَلَا تُعَاقِبْنِي فِيهِ.

ترجمہ: حضرت عکرمہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میں نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے سنا، فرماتی تھیں کہ میں نے نبی کریم ﷺ کو ہاتھ اٹھا کر دعا کرتے سنا، یوں عرض کر رہے تھے: ''اے اللہ! میں بشری صورت میں ہوں، مجھ

سے مواخذہ نہ فرما' جس مؤمن کو بھی میری وجہ سے تکلیف پہنچی ہے یا میں نے اسے سخت الفاظ کہہ دیئے ہیں تو مجھے معاف فرما دے اور کوئی خفگی نہ فرما۔"

۶۲۹۔ حَدَّثَنَا عَارِمٌ قَالَ: حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ قَالَ: حَدَّثَنَا حَجَّاجٌ الصَّوَّافُ، عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ، عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللهِ، أَنَّ الطُّفَيْلَ بْنَ عَمْرٍو قَالَ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: هَلْ لَكَ فِي حِصْنٍ وَّمَنْعَةٍ؟ حِصْنِ دَوْسٍ. قَالَ: فَأَبَى رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، لِمَا ذَخَرَ اللهُ لِلْأَنْصَارِ فَهَاجَرَ الطُّفَيْلُ وَهَاجَرَ مَعَهُ رَجُلٌ مِّنْ قَوْمِهِ، فَمَرِضَ الرَّجُلُ فَضَجِرَ (أَوْ كَلِمَةٌ شَبِيْهَةٌ بِهَا) فَحَبَا إِلَى قَرْنٍ فَأَخَذَ مِشْقَصًا فَقَطَعَ وَدَجَيْهِ فَمَاتَ فَرَآهُ الطُّفَيْلُ فِي الْمَنَامِ قَالَ: مَا فُعِلَ بِكَ؟ قَالَ: غُفِرَلِي بِهِجْرَتِي إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ. قَالَ: مَا شَأْنُ يَدَيْكَ؟ قَالَ: فَقَصَّهَا الطُّفَيْلُ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ. فَقَالَ: اَللّٰهُمَّ وَلِيَدَيْهِ فَاغْفِرْ. وَرَفَعَ يَدَيْهِ.

ترجمہ: حضرت جابر رضی اللہ عنہ بتاتے ہیں کہ حضرت طفیل بن عمرو رضی اللہ عنہ نے نبی کریم ﷺ سے عرض کی' یارسول اللہ! کیا آپ قبیلہ دوس کے قلعہ اور حفاظت میں قیام کرنا پسند فرماتے ہیں؟ آپ نے انصار کے ہاں رہائش کو اللہ کے ہاں بلند مرتبہ ہونے کی وجہ سے اسے انکار فرما دیا۔ طفیل رضی اللہ عنہ اور اس کی قوم کے اپنے ایک آدمی نے مدینہ منورہ کی طرف ہجرت کی۔ وہ آدمی بیمار ہو گیا اور بہت تنگدل ہو گیا اور گھسٹ کر ترکش کی طرف چلا اور ایک تیر اس میں سے لے کر اپنی رگیں کاٹ لیں اور فوت ہو گیا۔ طفیل رضی اللہ عنہ نے اسے خواب میں دیکھا اور پوچھا: تمہارے ساتھ کیا معاملہ ہوا؟ اس نے کہا کہ رسول اللہ ﷺ کی طرف ہجرت کی وجہ سے اللہ نے مجھے بخش دیا ہے۔ طفیل نے کہا: تمہارے ہاتھوں کا کیا حال ہے؟ کیا ان کے متعلق یہ تو نہیں کہا گیا کہ تو نے انہیں خود کاٹا ہے تو ہم ان کی اصلاح نہیں کرتے؟ حضرت جابر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ طفیل رضی اللہ عنہ نے یہ قصہ حضور ﷺ کی خدمت میں پیش کیا تو آپ نے دعا فرمائی: "الٰہی! اس کے ہاتھوں کے سبب سے اس کی بخشش فرما دے۔" اور آپ نے دعا کے لئے ہاتھ اٹھائے تھے۔

۶۳۰۔ حَدَّثَنَا أَبُوْ مَعْمَرٍ قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَارِثِ قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيْزِ بْنُ صُهَيْبٍ، عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ: كَانَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَتَعَوَّذُ يَقُوْلُ: اَللّٰهُمَّ إِنِّي أَعُوْذُبِكَ مِنَ الْكَسَلِ، وَأَعُوْذُبِكَ مِنَ الْجُبْنِ، وَأَعُوْذُبِكَ مِنَ الْهَرَمِ، وَأَعُوْذُبِكَ مِنَ الْبُخْلِ.

ترجمہ: حضرت انس رضی اللہ عنہ بتاتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ اللہ تعالیٰ کی یوں پناہ مانگا کرتے تھے: "اے اللہ میں (دین میں) سستی سے تیری پناہ مانگتا ہوں' بزدلی سے پناہ مانگتا ہوں اور بڑھاپے نیز کنجوسی سے تیری پناہ کا طلب گار ہوں۔"

۶۳۱۔ حَدَّثَنَا خَلِيفَةُ بْنُ خَيَّاطٍ قَالَ: حَدَّثَنَا كَثِيرُ بْنُ هِشَامٍ قَالَ: حَدَّثَنَا جَعْفَرٌ، عَنْ يَزِيدَ بْنِ الْأَصَمِّ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، عَنْ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: قَالَ اللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ: أَنَا عِنْدَ ظَنِّ عَبْدِي، وَأَنَا مَعَهُ إِذَا دَعَانِي.

ترجمہ: حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بتاتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا کہ "اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: میں بندے کے اپنے گمان کے مطابق اس سے برتاؤ کرتا ہوں اور جب بھی مجھے یاد کرتا ہے میں اس کے بالکل نزدیک ہوتا ہوں۔" (اور اس کی دعا قبول کر لیتا ہوں)

۲۷۷۔ بَابُ سَيِّدُ الْإِسْتِغْفَارِ (سب سے بڑا استغفار)

۶۳۲۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ قَالَ: حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ زُرَيْعٍ قَالَ: حَدَّثَنَا حُسَيْنٌ قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ بُرَيْدَةَ، عَنْ بُشَيْرِ بْنِ كَعْبٍ، عَنْ شَدَّادِ بْنِ أَوْسٍ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: سَيِّدُ الْإِسْتِغْفَارِ: اَللّٰهُمَّ أَنْتَ رَبِّي لَا إِلٰهَ إِلَّا أَنْتَ خَلَقْتَنِي وَأَنَا عَبْدُكَ وَأَنَا عَلَى عَهْدِكَ وَوَعْدِكَ مَا اسْتَطَعْتُ أَبُوءُ لَكَ بِنِعْمَتِكَ وَأَبُوءُ لَكَ بِذَنْبِي فَاغْفِرْلِي فَإِنَّهُ لَا يَغْفِرُ الذُّنُوبَ إِلَّا أَنْتَ أَعُوذُبِكَ مِنْ شَرِّ مَا صَنَعْتُ إِذَا قَالَ حِينَ يُمْسِي فَمَاتَ دَخَلَ الْجَنَّةَ. أَوْ كَانَ مِنْ أَهْلِ الْجَنَّةِ. وَإِذَا قَالَ: حِينَ يُصْبِحُ فَمَاتَ مِنْ يَوْمِهِ. مِثْلَهُ.

ترجمہ: حضرت شداد بن اوس رضی اللہ عنہ نے بتایا کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا سب سے بڑا استغفار یہ ہے۔

اَللّٰهُمَّ اَنْتَ رَبِّیْ لَآ اِلٰهَ اِلَّآ اَنْتَ خَلَقْتَنِیْ وَ اَنَا عَبْدُكَ وَاَنَا عَلٰی عَهْدِكَ وَوَعْدِكَ مَا اسْتَطَعْتُ اَبُوْءُ لَكَ بِنِعْمَتِكَ وَاَبُوْءُ لَكَ بِذَنْبِیْ فَاغْفِرْلِیْ فَاِنَّهٗ لَا يَغْفِرُ الذُّنُوْبَ اِلَّآ اَنْتَ اَعُوْذُبِكَ مِنْ شَرِّ مَا صَنَعْتُ.

"الٰہی! تو میرا رب ہے' تیرے سوا کوئی معبود نہیں' تو نے ہی مجھے پیدا فرمایا' میں تیرا بندہ ہوں' میں ممکن حد تک تیرے عہد اور وعدہ پر قائم ہوں' میں تیری طرف متوجہ ہوں کہ تو اپنی نعمتیں عطا

فرما اور اپنے گناہوں کا اقراری ہوں لہٰذا مجھے بخش دے کیونکہ تیرے بغیر کوئی بھی گناہ نہیں
بخشتا' میں اپنے گناہوں کے خرابیوں سے تیری پناہ مانگتا ہوں۔"

جب انسان رات کو یہ پڑھا کرے اور پھر فوت ہوگا تو جنت میں داخل ہوگا (یا فرمایا کہ اہل جنت سے ہوجائے گا) اور یونہی صبح کے وقت پڑھنے والے کو بھی یہی انعام ملے گا۔

۶۳۳۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ: حَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ، عَنْ مَالِكِ بْنِ مِغْوَلٍ، عَنِ ابْنِ سُوقَةَ، عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ: إِنْ كُنَّا لَنَعُدُّ فِي الْمَجْلِسِ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: رَبِّ اغْفِرْلِي وَتُبْ عَلَيَّ إِنَّكَ أَنْتَ التَّوَّابُ الرَّحِيمُ. مِائَةَ مَرَّةٍ.

ترجمہ: حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما بتاتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ یہ دعا پڑھتے اور ہم گنا کرتے تو پتہ چلتا کہ سو مرتبہ پڑھا کرتے تھے۔ دعا یہ ہے! رَبِّ اغْفِرْلِي وَتُبْ عَلَيَّ إِنَّكَ أَنْتَ التَّوَّابُ الرَّحِيمُ. "الٰہی! مجھے بخش دے اور میری توبہ قبول فرما' بلاشبہ تو توبہ قبول فرمانے والا مہربان ہے۔"

۶۳۴۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الصَّبَّاحِ قَالَ: حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ، عَنْ حُصَيْنٍ، عَنْ هِلَالِ بْنِ يَسَافٍ، عَنْ زَاذَانَ، عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ: صَلَّى رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الضُّحٰى ثُمَّ قَالَ: اَللّٰهُمَّ اغْفِرْلِي وَتُبْ عَلَيَّ إِنَّكَ أَنْتَ التَّوَّابُ الرَّحِيمُ. حَتّٰى قَالَهَا مِائَةَ مَرَّةٍ.

ترجمہ: حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ حضور ﷺ نے چاشت کے نفل پڑھے تو سو مرتبہ یہ دعا پڑھی۔ "اَللّٰهُمَّ اغْفِرْلِي وَتُبْ عَلَيَّ إِنَّكَ أَنْتَ التَّوَّابُ الرَّحِيمُ."

۶۳۵۔ حَدَّثَنَا أَبُو مَعْمَرٍ قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَارِثِ قَالَ: حَدَّثَنَا حُسَيْنٌ قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ بُرَيْدَةَ قَالَ: حَدَّثَنِي بُشَيْرُ بْنُ كَعْبٍ الْعَدَوِيُّ قَالَ: حَدَّثَنِي شَدَّادُ بْنُ أَوْسٍ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: سَيِّدُ الْإِسْتِغْفَارِ أَنْ يَقُولَ: اَللّٰهُمَّ أَنْتَ رَبِّي لَا إِلٰهَ إِلَّا أَنْتَ، خَلَقْتَنِي وَأَنَا عَبْدُكَ، وَأَنَا عَلَى عَهْدِكَ وَوَعْدِكَ مَا اسْتَطَعْتُ وَأَعُوذُ بِكَ مِنْ شَرِّ مَا صَنَعْتُ، أَبُوءُ لَكَ بِنِعْمَتِكَ، وَأَبُوءُ لَكَ بِذَنْبِي، فَاغْفِرْلِي فَإِنَّهُ لَا يَغْفِرُ الذُّنُوبَ إِلَّا أَنْتَ. قَالَ: مَنْ قَالَهَا مِنَ النَّهَارِ مُوْقِنًا بِهَا فَمَاتَ مِنْ يَوْمِهِ قَبْلَ أَنْ يُمْسِيَ فَهُوَ مِنْ أَهْلِ الْجَنَّةِ وَمَنْ قَالَهَا مِنَ اللَّيْلِ وَهُوَ مُوْقِنٌ بِهَا فَمَاتَ قَبْلَ أَنْ يُصْبِحَ فَهُوَ مِنْ أَهْلِ الْجَنَّةِ.

ترجمہ: حضرت شداد بن اوس رضی اللہ عنہ نے بتایا کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: "سب سے بڑا استغفار یہ ہے۔

اَللّٰھُمَّ اَنْتَ رَبِّی لَآ اِلٰہَ اِلَّا اَنْتَ خَلَقْتَنِی وَ اَنَا عَبْدُكَ وَاَنَا عَلٰی عَھْدِكَ وَوَعْدِكَ مَا اسْتَطَعْتُ أَبُوْءُ لَكَ بِنِعْمَتِكَ وَاَبُوْءُ لَكَ بِذَنْبِی فَاغْفِرْلِی فَاِنَّهُ لَا یَغْفِرُ الذُّنُوْبَ اِلَّا اَنْتَ.

ارشاد فرمایا: جو یقین سے اسے دن کو پڑھا کرے اور (اسی حالت میں) اسی دن شام سے پہلے فوت ہو جائے تو اس کا شمار اہل جنت سے ہوگا اور جو اسے رات کو پڑھے یقین کامل ہو اور صبح ہونے سے قبل ہی فوت ہو جائے تو وہ بھی جنتی ہوگا۔"

۶۳۶۔ حَدَّثَنَا حَفْصٌ قَالَ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، عَنْ عَمْرِو بْنِ مُرَّةَ، عَنْ أَبِی بُرْدَةَ، عَنْ سَمِعْتُ الْأَغَرَّ رَجُلٌ مِنْ جُهَیْنَةَ. یُحَدِّثُ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عُمَرَ قَالَ: سَمِعْتُ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ: تُوْبُوْا إِلَی اللّٰهِ فَإِنِّی أَتُوْبُ إِلَیْهِ كُلَّ یَوْمٍ مِائَةَ مَرَّةٍ.

ترجمہ: حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بتاتے ہیں کہ میں نے (جہینہ کے ایک آدمی) اَغر رضی اللہ عنہ سے سنا' وہ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے سن کر بتاتے ہیں' انہوں نے کہا کہ میں نے نبی کریم ﷺ سے سنا' فرماتے ہے: "اللہ کی طرف رجوع کرو کیونکہ میں بھی روزانہ سو مرتبہ اس کی طرف رجوع کرتا ہوں۔"

۶۳۷۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ یُوْنُسَ قَالَ: حَدَّثَنَا زُهَیْرٌ قَالَ: حَدَّثَنَا مَنْصُوْرٌ، عَنِ الْحَكَمِ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ أَبِی لَیْلٰی، عَنْ كَعْبِ بْنِ عُجْرَةَ قَالَ: مُعَقِّبَاتٌ لَّا یَخِیْبُ قَائِلُهُنَّ: سُبْحَانَ اللّٰهِ، وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ، وَلَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ، وَاللّٰهُ أَكْبَرُ مِائَةَ مَرَّةٍ. رَفَعَهُ ابْنُ أَبِی أُنَیْسَةَ وَعَمْرُو بْنُ قَیْسٍ.

ترجمہ: حضرت کعب بن عجرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ نماز کے بعد پڑھے جانے والے کچھ الفاظ ہیں جن کو پڑھنے والا کبھی مایوس نہیں ہوتا۔ وہ یہ ہیں! سُبْحَانَ اللّٰهِ، اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ اور لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰهُ وَاللّٰهُ اَكْبَرُ سو مرتبہ پڑھا کرے۔

۲۷۸۔ بَابُ دُعَاءِ الْأَخِ بِظَهْرِ الْغَیْبِ

(کسی بھائی کی عدم موجودگی میں اس کے لئے دعا)

۶۳۸۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ یَزِیْدَ قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ زِیَادٍ، قَالَ لِی عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ یَزِیْدَ: سَمِعْتُ

عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عَمْرٍو، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: أَسْرَعُ الدُّعَاءِ إِجَابَةً دُعَاءُ غَائِبٍ لِغَائِبٍ.

ترجمہ: حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نبی کریم ﷺ سے روایت کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا: ”سب سے جلد قبول ہونے والی دعا وہ ہوتی ہے جو ایک آدمی کی دوسرے بھائی کی عدم موجودگی میں اس کے لئے کی جاتی ہے۔“

۶۳۹۔ حَدَّثَنَا بِشْرُ بْنُ مُحَمَّدٍ قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ قَالَ: أَخْبَرَنَا حَيْوَةُ قَالَ: أَخْبَرَنِي شُرَحْبِيلُ بْنُ شَرِيكٍ الْمُعَافِرِيُّ، أَنَّهُ سَمِعَ أَبَا عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الْحُبُلِيَّ، أَنَّهُ سَمِعَ الصُّنَابِحِيَّ، أَنَّهُ سَمِعَ أَبَا بَكْرٍ الصِّدِّيقَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ: إِنَّ دَعْوَةَ الْأَخِ فِي اللّٰهِ تُسْتَجَابُ.

ترجمہ: حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: ”دینی بھائی کے لئے کی جانے والی دعا قبول کر لی جاتی ہے۔“

۶۴۰۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَلَامٍ قَالَ: حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ أَبِي غَنِيَّةَ قَالَ: أَخْبَرَنَا عَبْدُ الْمَلِكِ بْنُ أَبِي سُلَيْمَانَ عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ، عَنْ صَفْوَانَ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ صَفْوَانَ وَكَانَتْ تَحْتَهُ الدَّرْدَاءُ بِنْتُ أَبِي الدَّرْدَاءِ قَالَ: قَدِمْتُ عَلَيْهِمُ الشَّامَ فَوَجَدْتُ أُمَّ الدَّرْدَاءِ فِي الْبَيْتِ وَلَمْ أَجِدْ أَبَا الدَّرْدَاءِ. قَالَتْ: أَتُرِيدُ الْحَجَّ الْعَامَ؟ قُلْتُ: نَعَمْ. قَالَتْ: فَادْعُ اللّٰهَ لَنَا بِخَيْرٍ، فَإِنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَقُولُ: إِنَّ دَعْوَةَ الْمَرْءِ الْمُسْلِمِ مُسْتَجَابَةٌ لِأَخِيهِ بِظَهْرِ الْغَيْبِ، عِنْدَ رَأْسِهِ مَلَكٌ مُوَكَّلٌ، كُلَّمَا دَعَا لِأَخِيهِ بِخَيْرٍ. قَالَ: آمِينَ وَلَكَ بِمِثْلٍ. قَالَ فَلَقِيتُ أَبَا الدَّرْدَاءِ فِي السُّوقِ فَقَالَ مِثْلَ ذٰلِكَ يَأْثُرُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ.

ترجمہ: حضرت صفوان بن عبداللہ بن صفوان رضی اللہ عنہ (حضرت ابوالدرداء رضی اللہ عنہ کے داماد) بتاتے ہیں کہ میں شام میں اپنے (سسرال کے) گھر پہنچا۔ اُم الدرداء رضی اللہ عنہا گھر ہی میں تھیں' ابوالدرداء رضی اللہ عنہ موجود نہ تھے۔ وہ کہنے لگیں: اس سال حج کا ارادہ ہے؟ میں نے کہا' ہاں! کہنے لگیں کہ ہمارے لئے وہاں خیریت کی دعا کرنا کیونکہ نبی کریم ﷺ فرماتے تھے کہ کسی بھائی کی عدم موجودگی میں اس کے لئے کی جانے والی دعا قبول کر لی جاتی ہے کیونکہ فرشتہ سر پر موجود ہوتا ہے۔ جب بھی انسان پشت پیچھے کسی کے لئے دعا کرتا ہے تو فرشتہ آمین کہتا جاتا ہے اور کہتا ہے کہ تمہیں بھی وہی اجر ملے گا' وہ کہتے ہیں کہ میں ابوالدرداء رضی اللہ عنہ سے بازار میں ملا تو انہوں نے بھی یہی بات بتائی' انہوں نے بھی حضور ﷺ سے روایت کی۔

۶۴۱۔ حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ وَشِهَابٌ قَالَا: حَدَّثَنَا حَمَّادٌ، عَنْ عَطَاءِ بْنِ السَّائِبِ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ: قَالَ رَجُلٌ: اللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِي وَلِمُحَمَّدٍ وَحْدَنَا فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

لَقَدْ حَجَبْتَهَا عَنْ نَاسٍ كَثِيرٍ.

ترجمہ: حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بتاتے ہیں کہ ایک آدمی نے پڑھا:

اَللّٰهُمَّ اغْفِرْلِيْ وَلِمُحَمَّدٍ وَحْدَنَا.

''اے اللہ! صرف میری اور حضرت محمد ﷺ کی بخشش فرما۔''

تو نبی کریم ﷺ نے فرمایا: ''تو نے اپنی دعا کو بہت لوگوں سے روک لیا ہے۔''

۶۴۲۔ حَدَّثَنَا جَنْدَلُ بْنُ وَالِقٍ قَالَ: حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَعْلَى، عَنْ يُونُسَ ابْنِ خَبَّابٍ، عَنْ مُجَاهِدٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ: سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَسْتَغْفِرُ اللّٰهَ فِي الْمَجْلِسِ مِائَةَ مَرَّةٍ: رَبِّ اغْفِرْلِيْ وَتُبْ عَلَيَّ وَارْحَمْنِيْ، إِنَّكَ أَنْتَ التَّوَّابُ الرَّحِيمُ.

ترجمہ: حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ بتاتے ہیں کہ میں نے حضور ﷺ سے سنا' آپ ایک مجلس میں سو مرتبہ یہ استغفار پڑھا کرتے تھے:

''رَبِّ اغْفِرْلِيْ وَتُبْ عَلَيَّ وَارْحَمْنِيْ إِنَّكَ أَنْتَ التَّوَّابُ الرَّحِيمُ.''

۲۷۹۔ بَابٌ

۶۴۳۔ حَدَّثَنَا عُبَيْدُ بْنُ يَعِيشَ قَالَ: حَدَّثَنَا يُونُسُ، عَنِ ابْنِ إِسْحٰقَ، عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ: إِنِّيْ لَأَدْعُوْ فِيْ كُلِّ شَيْءٍ مِنْ أَمْرِيْ، حَتّٰى أَنْ يُفَسِّحَ اللّٰهُ فِيْ مَشْيِ دَابَّتِيْ حَتّٰى أَرٰى مِنْ ذٰلِكَ مَا يَسُرُّنِيْ.

ترجمہ: حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما کہتے ہیں کہ میں اپنے ہر معاملے میں اللہ سے دعا کیا کرتا ہوں حتیٰ کہ اللہ تعالیٰ میری سواری کے چلنے میں وسعت دیتا ہے اور اس میں وہ چیز دیکھتا ہوں جو مجھے خوش کرتی ہے۔

۶۴۴۔ حَدَّثَنَا أَبُوْ نُعَيْمٍ قَالَ: حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ أَبُوْ مُعَاوِيَةَ قَالَ: حَدَّثَنَا مُهَاجِرٌ أَبُو الْحَسَنِ، عَنْ عَمْرِو بْنِ مَيْمُوْنٍ الْأَوْدِيِّ، عَنْ عُمَرَ، أَنَّهُ كَانَ فِيْمَا يَدْعُوْ: اَللّٰهُمَّ تَوَفَّنِيْ مَعَ الْأَبْرَارِ، وَلَا تُخَلِّفْنِيْ فِي الْأَشْرَارِ، وَأَلْحِقْنِيْ بِالْأَخْيَارِ.

ترجمہ: حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ یوں دعا کیا کرتے تھے: اے اللہ! مجھے نیک لوگوں کے ساتھ موت دے مجھے شرپسندوں میں نہ رہنے دے اور آخرت میں مجھے بھلے اور صالحین لوگوں میں شامل فرما۔

۶۴۵۔ حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ حَفْصٍ قَالَ: حَدَّثَنَا أَبِيْ قَالَ: حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ قَالَ: حَدَّثَنَا شَقِيقٌ قَالَ: كَانَ

عَبْدُ اللّٰهِ يُكْثِرُ أَنْ يَدْعُوَ بِهٰؤُلَاءِ الدَّعْوَاتِ: رَبَّنَا أَصْلِحْ بَيْنَنَا وَاهْدِنَا سُبُلَ الْإِسْلَامِ، وَنَجِّنَا مِنَ الظُّلُمَاتِ إِلَى النُّورِ، وَاصْرِفْ عَنَّا الْفَوَاحِشَ مَا ظَهَرَ مِنْهَا وَمَا بَطَنَ، وَبَارِكْ لَنَا فِي أَسْمَاعِنَا وَأَبْصَارِنَا وَقُلُوبِنَا وَأَزْوَاجِنَا وَذُرِّيَّاتِنَا، وَتُبْ عَلَيْنَا إِنَّكَ أَنْتَ التَّوَّابُ الرَّحِيمُ وَاجْعَلْنَا شَاكِرِينَ لِنِعْمَتِكَ، مُثْنِينَ بِهَا، وَأَتِمَّهَا عَلَيْنَا.

ترجمہ: حضرت شقیق رضی اللہ عنہ بتاتے ہیں کہ حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ اکثر ان الفاظ کے ساتھ دعا کیا کرتے تھے: اے اللہ! ہماری اصلاح فرما' اسلام کے راستے دکھا' ہمیں (برائیوں کی) تاریکی سے نکال کر (ہدایت کے) نور کا راستہ دکھا' ہمیں ظاہری و باطنی برائیوں سے بچا اور ہمارے کانوں' آنکھوں' دلوں' بیویوں اور ہماری اولادوں میں برکتیں فرما' ہماری توبہ قبول فرما کیونکہ تو بہت توبہ قبول فرمانے والا مہربان ہے' ہمیں اپنی نعمتوں کا شکر کرنے کی توفیق دے' ہم تیری نعمتوں کے گیت گاتے رہیں' ان کا اقرار کرتے اور انہیں بیان کرتے رہیں اور تو ہم پر انعامات کا سلسلہ جاری رکھ۔

۶۲۶۔ حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمٰعِيلَ قَالَ: حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ الْمُغِيرَةِ، عَنْ ثَابِتٍ قَالَ: كَانَ أَنَسٌ إِذَا دَعَا لِأَخِيهِ يَقُولُ: جَعَلَ اللّٰهُ عَلَيْهِ صَلَاةَ قَوْمٍ أَبْرَارٍ، لَيْسُوا بِظَلَمَةٍ وَلَا فُجَّارٍ، يَقُومُونَ اللَّيْلَ وَيَصُومُونَ النَّهَارَ.

ترجمہ: حضرت انس رضی اللہ عنہ جب اپنے کسی بھائی کے لئے دعا کرتے تو یوں کہتے: اے اللہ تعالیٰ! (ان کے بارے میں میری دعا قبول فرما) جو ظالم اور فاجر و فاسق نہیں ہیں' وہ رات کو اللہ کی عبادت کرتے اور دن کو روزہ رکھنے والے ہیں۔

۶۲۷۔ حَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ قَالَ: حَدَّثَنَا إِسْمٰعِيلُ بْنُ أَبِي خَالِدٍ قَالَ: سَمِعْتُ عَمْرَو بْنَ حُرَيْثٍ يَقُولُ: ذَهَبَتْ بِي أُمِّي إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَمَسَحَ عَلَى رَأْسِي وَدَعَا لِي بِالرِّزْقِ.

ترجمہ: حضرت عمرو بن حریث رضی اللہ عنہ بتاتے ہیں کہ میری والدہ مجھے نبی کریم ﷺ کی خدمت میں لے گئیں آپ نے میرے سر پر دستِ شفقت پھیرا اور میرے لئے روزی کی دعا فرمائی۔

۶۲۸۔ حَدَّثَنَا مُوسَى قَالَ: حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ الرُّومِيُّ قَالَ: أَخْبَرَنِي أَبِي، عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ

قَالَ: قِيلَ لَهُ: إِنَّ إِخْوَانَكَ أَتَوْكَ مِنَ الْبَصْرَةِ وَهُوَ يَوْمَئِذٍ بِالزَّاوِيَةِ لِتَدْعُوَ اللّٰهَ لَهُمْ قَالَ: اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لَنَا وَارْحَمْنَا وَاٰتِنَا فِي الدُّنْيَا حَسَنَةً وَّفِي الْاٰخِرَةِ حَسَنَةً وَّقِنَا عَذَابَ النَّارِ، فَاسْتَزَادُوْهُ فَقَالَ مِثْلَهَا فَقَالَ: إِنْ أُوْتِيْتُمْ هٰذَا فَقَدْ أُوْتِيْتُمْ خَيْرَ الدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةِ.

ترجمہ: حضرت انس رضی اللہ عنہ بتاتے ہیں کہ انہیں اطلاع دی گئی کہ تمہارے بھائی بصرہ سے آئے ہیں (آپ ان دنوں زاویہ کے مقام پر تھے) وہ دعا کی درخواست کرنے آئے ہیں' آپ نے یہ دعا کی: اے اللہ! ہمیں بخش دے اور ہم پر مہربانی فرما' ہمیں دنیا میں بھلائی کی توفیق دے اور آخرت کا بھلا فرما۔" انہوں نے مزید دعا کی درخواست کی تو آپ نے پھر وہی دعا کر دی اور کہا کہ (جو کچھ میں نے اللہ سے تمہارے لئے مانگا ہے) اگر تمہیں یہ دے دیا گیا تو تم دنیا و آخرت کی بھلائیاں سمیٹ لو گے۔

۶۴۹۔ حَدَّثَنَا أَبُوْ مَعْمَرٍ قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَارِثِ قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُوْ رَبِيْعَةَ سِنَانٌ قَالَ: حَدَّثَنَا أَنَسُ بْنُ مَالِكٍ قَالَ: أَخَذَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ غُصْنًا فَنَفَضَهُ فَلَمْ يَنْتَفِضْ ثُمَّ نَفَضَهُ فَلَمْ يَنْتَفِضْ ثُمَّ نَفَضَهُ فَلَمْ يَنْتَفِضْ قَالَ: إِنَّ سُبْحَانَ اللّٰهِ، وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ، وَلَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ، يَنْفُضْنَ الْخَطَايَا كَمَا تَنْفُضُ الشَّجَرَةُ وَرَقَهَا.

ترجمہ: حضرت انس رضی اللہ عنہ بتاتے ہیں کہ حضور ﷺ نے ایک ٹہنی پکڑی اور پتے جھاڑنے کے لئے اسے جھٹکا لیکن پتے نہ گر سکے' پھر جھاڑا' نہ گرے اور تیسری مرتبہ جھاڑا تب بھی نہ گر سکے تو فرمایا: "بلاشبہ سُبْحٰنَ اللّٰهِ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ اور لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ پڑھنا گناہوں کو ایسے جھاڑ دیتا ہے جیسے درخت اپنے پتے جھاڑتے ہیں۔"

۶۵۰۔ حَدَّثَنَا أَبُوْ نُعَيْمٍ قَالَ: حَدَّثَنَا سَلَمَةُ قَالَ: سَمِعْتُ أَنَسًا يَقُوْلُ: أَتَتِ امْرَأَةٌ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَشْكُوْ إِلَيْهِ الْحَاجَةَ أَوْ بَعْضَ الْحَاجَةِ فَقَالَ: أَلَا أَدُلُّكِ عَلٰى خَيْرٍ مِّنْ ذٰلِكِ؟ تُهَلِّلِيْنَ اللّٰهَ ثَلَاثًا وَّثَلَاثِيْنَ عِنْدَ مَنَامِكِ، وَتُسَبِّحِيْنَ ثَلَاثًا وَّثَلَاثِيْنَ وَتَحْمَدِيْنَ أَرْبَعًا وَّثَلَاثِيْنَ فَتِلْكَ مِائَةٌ خَيْرٌ مِّنَ الدُّنْيَا وَمَا فِيْهَا.

ترجمہ: حضرت انس رضی اللہ عنہ بتاتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ کے پاس ایک عورت حاضر ہوئی اسے کچھ ضرورت تھی۔ آپ نے فرمایا: "میں اس کے (ازالے کی) بجائے تمہیں وہ چیز نہ بتا دوں جو اس سے بہتر رہے گی؟ (ایسا کیا کرو کہ) رات کو سوتے وقت ۳۳ بار لا الٰہ الا اللہ' سبحان اللہ ۳۳ بار اور الحمد للہ ۳۴ بار پڑھ لیا کرو' یہ

سو بار ہو جائے گا تو یہ تمہارے لئے دنیا جو کچھ اس میں ہے کی سبھی قسم کی بھلائیوں سے بہتر ہو گا۔"

۶۵۱۔ وَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَنْ هَلَّلَ مِائَةً، وَسَبَّحَ مِائَةً، وَكَبَّرَ مِائَةً، خَيْرٌ لَّهُ مِنْ عَشْرِ رِقَابٍ يُّعْتِقُهَا وَسَبْعِ بُدْنَاتٍ يَنْحَرُهَا.

ترجمہ: نبی کریم ﷺ نے فرمایا: "جو شخص سو مرتبہ لا الٰہ الا اللہ سو مرتبہ سبحان اللہ اور سو مرتبہ الحمد للہ پڑھ لیا کرے تو یہ دس غلام آزاد کر دینے یا قربانی کے سات جانور ذبح کر دینے سے بہتر ہو گا۔"

۶۵۲۔ فَأَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَجُلٌ فَقَالَ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ، أَيُّ الدُّعَاءِ أَفْضَلُ؟ قَالَ: سَلِ اللّٰهَ الْعَفْوَ وَالْعَافِيَةَ فِي الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ. ثُمَّ أَتَاهُ الْغَدَ فَقَالَ: يَا نَبِيَّ اللّٰهِ! أَيُّ الدُّعَاءِ أَفْضَلُ؟ قَالَ: سَلِ اللّٰهَ الْعَفْوَ وَالْعَافِيَةَ فِي الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ فَإِذَا أُعْطِيْتَ الْعَافِيَةَ فِي الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ فَقَدْ أَفْلَحْتَ.

ترجمہ: نبی کریم ﷺ کی خدمت میں ایک آدمی نے حاضری دی اور عرض کی یا رسول اللہ! کون سی دعا زیادہ فضیلت والی اور مفید ہوتی ہے؟ آپ نے فرمایا: "دنیا اور آخرت میں بھلائی کے لئے گناہوں سے معافی اور امن امان کی دعا کرتے رہا کرو۔" وہ اگلے دن پھر حاضر ہوا اور عرض کی اے اللہ کے نبی! کون سی دعا زیادہ فائدہ مند ہے؟ آپ نے فرمایا: "دنیا و آخرت میں اپنی بہتری کے لئے اللہ سے معافی اور امن کی درخواست کرتے رہا کرو، اگر تمہیں دنیا و آخرت میں عفو نصیب ہو جاتا ہے تو سمجھ لو کہ تمہاری نجات ہو گئی۔"

۶۵۳۔ حَدَّثَنَا آدَمُ قَالَ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، عَنِ الْجُرَيْرِيِّ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللّٰهِ الْعَنَزِيِّ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الصَّامِتِ، عَنْ أَبِي ذَرٍّ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: أَحَبُّ الْكَلَامِ إِلَى اللّٰهِ: سُبْحَانَ اللّٰهِ لَا شَرِيْكَ لَهُ، لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ وَهُوَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ، وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللّٰهِ سُبْحَانَ اللّٰهِ وَبِحَمْدِهِ.

ترجمہ: حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ نبی کریم ﷺ سے روایت کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا: "اللہ کو سب سے پیاری لگنے والی کلام یہ شمار ہوتی ہے:

سُبْحَانَ اللّٰهِ لَا شَرِيْكَ لَهُ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ وَهُوَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللّٰهِ.

"اللہ پاک ہے، اس کا کوئی شریک نہیں، حکومت اسی کی ہے اور تعریف بھی اسی کی ہے، وہ ہر پسندیدہ چیز پر قدرت رکھتا ہے، اللہ ہی گناہوں سے بچاتا اور نیکیوں کی طاقت دیتا ہے، اللہ

پاک ہے اور اسی کی ہر تعریف ہے۔''

٦٥٤ـ حَدَّثَنَا الصَّلْتُ بْنُ مُحَمَّدٍ قَالَ: حَدَّثَنَا مَهْدِيُّ بْنُ مَيْمُوْنٍ، عَنِ الْجُرَيْرِيِّ، عَنْ جُبَيْرِ بْنِ حَبِيْـ
، عَنْ أُمِّ كُلْثُوْمٍ ابْنَةِ أَبِي بَكْرٍ، عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ: دَخَلَ عَلَيَّ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَـ
وَسَلَّمَ وَأَنَا أُصَلِّي وَلَهُ حَاجَةٌ فَأَبْطَأْتُ عَلَيْهِ قَالَ: يَا عَائِشَةُ، عَلَيْكِ بِجُمَلِ الدُّعَاءِ وَجَوَامِعِهِ. فَلَـ
انْصَرَفْتُ قُلْتُ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! وَمَا جُمَلُ الدُّعَاءِ وَجَوَامِعُهُ؟ قَالَ: قُوْلِي: اَللّٰهُمَّ إِنِّي أَسْأَلُكَ مِنَ الْخَـ
كُلِّهِ عَاجِلِهِ وَآجِلِهِ مَا عَلِمْتُ مِنْهُ وَمَا لَمْ أَعْلَمْ وَأَعُوْذُبِكَ مِنَ الشَّرِّ كُلِّهِ، عَاجِلِهِ وَآجِلِهِ مَا عَلِمْتُ مِـ
وَمَا لَمْ أَعْلَمْ وَأَسْأَلُكَ الْجَنَّةَ وَمَا قَرَّبَ إِلَيْهَا مِنْ قَوْلٍ أَوْ عَمَلٍ، وَأَعُوْذُبِكَ مِنَ النَّارِ وَمَا قَرَّبَ إِلَيْهَا مِـ
قَوْلٍ أَوْ عَمَلٍ وَأَسْأَلُكَ مِمَّا تَعَوَّذَ مِنْهُ مُحَمَّدٌ، وَمَا قَضَيْتَ لِي مِنْ قَضَاءٍ فَاجْعَلْ عَاقِبَتَهُ رُشْدًا.

ترجمہ: حضرت سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بتاتی ہیں کہ نبی کریم ﷺ میرے ہاں تشریف لائے۔ میں نماز
مصروف تھی۔ آپ کسی ضرورت سے تشریف لائے تھے لیکن میں لیٹ ہوگئی' فرمایا اے عائشہ! دعا کے کچھ جامع
کے الفاظ ضرور پڑھا کرو' نماز سے فارغ ہو کر میں نے عرض کی' فرمایئے تو آپ نے فرمایا: ''یہ پڑھا کرو:

''اَللّٰهُمَّ إِنِّي أَسْأَلُكَ مِنَ الْخَيْرِ كُلِّهِ عَاجِلِهِ وَآجِلِهِ مَا عَلِمْتُ مِنْهُ وَمَا لَمْ أَعْلَمْ
وَأَسْأَلُكَ الْجَنَّةَ وَمَا قَرَّبَ إِلَيْهَا مِنْ قَوْلٍ أَوْ عَمَلٍ وَأَعُوْذُبِكَ مِنَ النَّارِ وَمَا قَرَّبَ إِلَيْهَا
مِنْ قَوْلٍ أَوْ عَمَلٍ وَأَسْأَلُكَ مِمَّا سَأَلَكَ بِهِ مُحَمَّدٌ وَأَعُوْذُبِكَ مِمَّا تَعَوَّذَ مِنْهُ مُحَمَّدٌ وَمَا
قَضَيْتَ لِي مِنْ قَضَاءٍ فَاجْعَلْ عَاقِبَتَهُ رُشْدًا.''

''الٰہی میں تجھ سے ہر بھلائی کا سوال کرتی ہوں' دنیا و آخرت میں' جسے میں جانتی اور جسے نہیں جانتی اور میں دنیا اور آخرت ہر شے سے پناہ مانگتی ہوں' خواہ وہ میرے علم میں ہے یا نہیں ہے اور میں تجھ سے جنت کا سوال کرتی ہوں اور ایسے قول وعمل کا جو جنت کے قریب کر دے میں چاہتی ہوں کہ میرا کوئی قول وعمل دیکھ کر میرے لئے دوزخ سے پناہ دلوا دیں اور میں تجھ سے اسی چیز کا سوال کرتی ہوں جس کا محمد ﷺ نے سوال کیا تھا' میں یہ بھی سوال کرتی ہوں کہ میرے حق میں ہونے والا فیصلہ مفید ہو۔''

۶۵۷۔ حَدَّثَنَا أَبُو نُعَيْمٍ قَالَ: حَدَّثَنَا سَلَمَةُ بْنُ وَرْدَانَ قَالَ: سَمِعْتُ أَنَسًا وَمَالِكَ بْنَ أَوْسِ بْنِ الْحَدَثَ
، أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَرَجَ يَتَبَرَّزُ فَلَمْ يَجِدْ أَحَدًا يَتْبَعُهُ، فَخَرَجَ عُمَرُ فَاتَّبَعَهُ بِفَخَّارَةٍ أَ
مِطْهَرَةٍ، فَوَجَدَهُ سَاجِدًا فِي مَشْرَبٍ، فَتَنَحَّى فَجَلَسَ وَرَاءَهُ حَتَّى رَفَعَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَ
رَأْسَهُ فَقَالَ: أَحْسَنْتَ، يَا عُمَرُ! حِينَ وَجَدْتَنِي سَاجِدًا فَتَنَحَّيْتَ عَنِّي إِنَّ جِبْرِيلَ جَاءَنِي فَقَالَ: مَنْ صَ
عَلَيْكَ وَاحِدَةً صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ عَشْرًا وَرُفِعَ لَهُ عَشْرُ دَرَجَاتٍ.

ترجمہ: حضرت سلمہ وردان رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میں نے حضرت انس اور مالک بن اوس بن حدثان رضی
عنہما کو کہتے سنا کہ نبی کریم ﷺ قضائے حاجت کے لئے تشریف لے جانے لگے' دیکھا تو ساتھ جانے کے
کوئی بھی موجود نہ تھا۔ اتنے میں حضرت عمر رضی اللہ عنہ پانی وغیرہ لے کر پیچھے ہو لئے۔ دیکھا تو آپ ریتلی ز
میں سجدہ فرما رہے تھے۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ ایک طرف دور پیچھے جا بیٹھے۔ کچھ دیر بعد حضور ﷺ نے سر
اٹھایا اور انہیں دیکھ کر فرمایا: ''اے عمر! تم نے پیچھے ہٹ کر اچھا کیا' میں سجدہ کی حالت میں نظر آیا تو تم دور ہ
(بات یہ ہے کہ) جبریل علیہ السلام حاضر ہوئے تھے' مجھے بتایا کہ جو شخص مجھ پر ایک مرتبہ درود پڑھے گا' اللہ
اس پر دس رحمتیں فرمائے گا اور اس کے دس مرتبے بھی بڑھا دے گا۔''

۶۵۸۔ حَدَّثَنَا أَبُو نُعَيْمٍ قَالَ: حَدَّثَنَا يُونُسُ بْنُ أَبِي إِسْحَاقَ، عَنْ بُرَيْدِ بْنِ أَبِي مَرْيَمَ، سَمِعْتُ أَنَس
مَالِكٍ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: مَنْ صَلَّى عَلَيَّ وَاحِدَةً صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ عَشْرًا وَحَطَّ
عَشْرُ خَطِيئَاتٍ.

ترجمہ: حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ' نبی کریم ﷺ سے روایت کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا: ''جو مجھ
پر دس مرتبہ درود پڑھے گا' اللہ تعالیٰ اس پر دس رحمتیں نازل فرمائے گا اور اس کے دس گناہ بھی مٹا دے گا۔''

۲۸۱۔ بَابُ مَنْ ذُكِرَ عِنْدَهُ النَّبِيُّ ﷺ فَلَمْ يُصَلِّ عَلَيْهِ

(حضور ﷺ کا ذکر سن کر درود شریف نہ پڑھنے والے کے لیے حکم)

۶۵۹۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ شَيْبَةَ قَالَ: أَخْبَرَنِي عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ نَافِعٍ الصَّائِغُ، عَنْ عِصَامِ بْنِ
وَأَثْنَى عَلَيْهِ ابْنُ شَيْبَةَ خَيْرًا، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْمُنْكَدِرِ، عَنْ جَابِرٍ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَقِيَ الْمِنْبَرَ، فَلَمَّا رَقِيَ الدَّرَجَةَ الْأُولَى. قَالَ: آمِينَ. ثُمَّ رَقِيَ الثَّانِيَةَ. فَقَالَ: آمِينَ. ثُمَّ رَقِيَ الثَّالِثَةَ. فَقَالَ: آمِينَ. فَقَالُوا: يَا رَسُولَ اللّٰهِ سَمِعْنَاكَ تَقُولُ: آمِينَ. ثَلَاثَ مَرَّاتٍ قَالَ: لَمَّا رَقِيتُ الدَّرَجَةَ الْأُولَى جَاءَنِي جِبْرِيلُ عَلَيْهِ السَّلَامُ فَقَالَ: شَقِيَ عَبْدٌ أَدْرَكَ رَمَضَانَ فَانْسَلَخَ مِنْهُ وَلَمْ يُغْفَرْ لَهُ. فَقُلْتُ: آمِينَ. ثُمَّ قَالَ: شَقِيَ عَبْدٌ أَدْرَكَ وَالِدَيْهِ أَوْ أَحَدَهُمَا فَلَمْ يُدْخِلَاهُ الْجَنَّةَ. فَقُلْتُ: آمِينَ. ثُمَّ قَالَ: شَقِيَ عَبْدٌ ذُكِرْتَ عِنْدَهُ وَلَمْ يُصَلِّ عَلَيْكَ. فَقُلْتُ: آمِينَ.

ترجمہ: حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ بتاتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ منبر پر چڑھے، پہلے درجہ پر چڑھ کر فرمایا: "آمین" پھر دوسرے پر چڑھ کر فرمایا: "آمین" پھر تیسرے پر چڑھ کر فرمایا: "آمین۔" صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین نے عرض کی یارسول اللہ! ہم سن رہے تھے کہ آپ نے تین مرتبہ "آمین" فرمایا ہے (وجہ کیا ہے؟) آپ نے فرمایا: میں پہلے درجہ پر چڑھا تو جبریل علیہ السلام نے بتایا کہ جو شخص رمضان آنے پر اپنی بخشش نہ کرا سکے اور یہ مہینہ پورا نکل جائے تو وہ بدبخت ہو جائے، اس پر میں نے "آمین" کہہ دیا، دوسرے درجے پر قدم رکھا تو جبریل علیہ السلام پھر بولے: جس کے ماں باپ دونوں یا ان میں سے ایک زندہ ہو اور وہ بخشش نہ کرا سکے تو وہ بھی برے نصیب والا ہو جائے، میں نے "آمین" کہہ دی اور تیسرے درجہ پر جبریل علیہ السلام نے کہا وہ شخص بھی بدبخت ہو جس کے سامنے آپ کا ذکر آئے تو وہ آپ پر درود شریف نہ پڑھے، تو میں نے "آمین" کہی۔

٦٦٠ - حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ مُوسَى قَالَ: حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ جَعْفَرٍ قَالَ: أَخْبَرَنِي الْعَلَاءُ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: مَنْ صَلَّى عَلَيَّ وَاحِدَةً صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ عَشْرًا.

ترجمہ: حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بتاتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "جو شخص مجھ پر ایک مرتبہ درود پڑھے گا، اللہ تعالیٰ اس پر دس رحمتیں نازل فرمائے گا۔"

٦٦١ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عُبَيْدِ اللّٰهِ قَالَ: حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي حَازِمٍ، عَنْ كَثِيرٍ، يَرْوِيهِ عَنِ الْوَلِيدِ بْنِ رَبَاحٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَقِيَ الْمِنْبَرَ فَقَالَ: آمِينَ، آمِينَ، آمِينَ. قِيلَ لَهُ: يَا رَسُولَ اللّٰهِ! مَا كُنْتَ تَصْنَعُ هٰذَا فَقَالَ: قَالَ لِي جِبْرِيلُ: رَغِمَ أَنْفُ عَبْدٍ أَدْرَكَ أَبَوَيْهِ أَوْ أَحَدَهُمَا لَمْ يُدْخِلْهُ الْجَنَّةَ. قُلْتُ: آمِينَ. ثُمَّ قَالَ: رَغِمَ أَنْفُ عَبْدٍ دَخَلَ عَلَيْهِ رَمَضَانُ لَمْ يُغْفَرْ لَهُ. فَقُلْتُ: آمِينَ. ثُمَّ قَالَ: رَغِمَ أَنْفُ امْرِئٍ ذُكِرْتَ عِنْدَهُ فَلَمْ يُصَلِّ عَلَيْكَ. فَقُلْتُ: آمِينَ.

ترجمہ: حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ منبر پر چڑھے تو فرمایا: "آمین آمین آمین" آپ سے عرض کی گئی یا رسول اللہ! آپ نے یہ کیوں فرمایا ہے؟ آپ نے فرمایا: "جبریل علیہ السلام نے بتایا ہے کہ وہ آدمی بڑا ذلیل ہے کہ جس کے ماں باپ دونوں یا ان میں سے ایک موجود ہو اور وہ اسے جنت میں داخل نہ کرا سکے تو میں نے "آمین" کہہ دیا' اس نے پھر بتایا کہ وہ شخص بھی ذلیل ہو جاتا ہے جسے رمضان شریف جیسا مہینہ ملے اور اس کی وجہ سے اس کی بخشش نہ ہو سکے تو میں نے پھر آمین کہا' پھر اس نے بتایا کہ وہ بھی ذلیل ہوتا ہے جس کے پاس آپ کا ذکر ہو اور وہ آپ پر درود شریف نہ پڑھے تو میں نے آمین کہی۔"

۶۶۲۔ حَدَّثَنَا عَلِيٌّ قَالَ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ مَوْلٰى آلِ طَلْحَةَ قَالَ: سَمِعْتُ كُرَيْبًا أَبَا رِشْدِيْنِ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، عَنْ جُوَيْرِيَةَ بِنْتِ الْحَارِثِ بْنِ أَبِيْ ضِرَارٍ، أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَرَجَ مِنْ عِنْدِهَا وَكَانَ اسْمُهَا بَرَّةَ فَحَوَّلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اسْمَهَا فَسَمَّاهَا جُوَيْرِيَةَ فَخَرَجَ وَكَرِهَ أَنْ يَدْخُلَ وَاسْمُهَا بَرَّةُ ثُمَّ رَجَعَ إِلَيْهَا بَعْدَ مَا تَعَالَى النَّهَارُ وَهِيَ فِيْ مَجْلِسِهَا فَقَالَ: مَا زِلْتِ فِيْ مَجْلِسِكِ؟ لَقَدْ قُلْتُ بَعْدَكِ أَرْبَعَ كَلِمَاتٍ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ، لَوْ وُزِنَتْ بِكَلِمَاتِكِ وَزَنَتْهُنَّ: سُبْحَانَ اللّٰهِ وَبِحَمْدِهِ عَدَدَ خَلْقِهِ، وَرِضَا نَفْسِهِ، وَزِنَةَ عَرْشِهِ، وَمِدَادَ أَوْ مَدَدَ كَلِمَاتِهِ.

ترجمہ: حضرت جویریہ بنت حارث بن ابوضرار رضی اللہ عنہا کہتی ہیں کہ نبی کریم ﷺ ان کے ہاں سے تشریف لے جانے لگے (ان کا نام پہلے برّہ تھا' آپ نے جویریہ رکھا۔ آپ جب ان کے پاس سے تشریف لے گئے تو ان کا نام برّہ (نیک خاتون) ہونے کی وجہ سے اندر داخل نہ ہوئے تھے پھر جب سورج اچھا خاصا اوپر آ گیا تو تشریف لے گئے اور وہ اس وقت وہیں بیٹھیں تھیں) تو فرمایا: "تم ابھی تک وہیں بیٹھی ہو' میں نے یہاں سے جانے کے بعد چار کلمات تین مرتبہ ایسے کہے ہیں کہ اگر تمہارے پڑھے جانے والے کلمات کو ان کے ساتھ تولا جائے تو ان کا وزن زیادہ ہوگا' (وہ یہ ہیں)

سُبْحَانَ اللّٰهِ وَبِحَمْدِهِ عَدَدَ خَلْقِهِ وَرِضَا نَفْسِهِ وَزِنَةَ عَرْشِهِ وَمِدَادَ كَلِمَاتِهِ.

"پاکی ہے اللہ تعالیٰ کی اور اس کی تعریف اس کی مخلوق کی تعداد کے برابر اور اس کی ذات کی رضامندی کے برابر اور اس کے عرش کے وزن کے برابر اور اس کے کلمات کی تعداد کے برابر۔"

٦٦٣۔ قَالَ مُحَمَّدٌ: حَدَّثَنَا عَلِيٌّ قَالَ: حَدَّثَنَا بِهِ سُفْيَانُ غَيْرَ مَرَّةٍ قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ، عَنْ كُرَيْبٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَرَجَ مِنْ عِنْدِ جُوَيْرِيَةَ: وَلَمْ يَقُلْ جُوَيْرِيَةُ إِلَّا مَرَّةً.

ترجمہ: حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ حضرت جویریہ رضی اللہ عنہا کے ہاں سے نکلے تھے (امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں) انہوں نے ”عند جویریہ“ کے الفاظ صرف ایک بار کہے۔

٦٦٤۔ حَدَّثَنَا ابْنُ سَلَامٍ قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ، عَنِ الْأَعْمَشِ، عَنْ أَبِي صَالِحٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اسْتَعِيذُوا بِاللّٰهِ مِنْ جَهَنَّمَ، اسْتَعِيذُوا بِاللّٰهِ مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ، اسْتَعِيذُوا بِاللّٰهِ مِنْ فِتْنَةِ الْمَسِيحِ الدَّجَّالِ، اسْتَعِيذُوا بِاللّٰهِ مِنْ فِتْنَةِ الْمَحْيَا وَالْمَمَاتِ.

ترجمہ: حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بتاتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: ”جہنم سے اللہ کی پناہ مانگو عذابِ قبر سے نجات کے لئے اللہ کی پناہ مانگو دجال سے بچنے کے لئے اور زندگی و موت کی آزمائشوں سے اللہ کی پناہ مانگا کرو۔“

٢٨٢۔ بَابُ دُعَاءِ الرَّجُلِ عَلَى مَنْ ظَلَمَهُ (دشمن کے ظلم کرنے پر اس کے لئے بددعا)

٦٦٥۔ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ الرَّبِيعِ قَالَ: حَدَّثَنَا ابْنُ إِدْرِيسَ، عَنْ لَيْثٍ، عَنْ مُحَارِبِ بْنِ دِثَارٍ، عَنْ جَابِرٍ قَالَ: كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: اللّٰهُمَّ أَصْلِحْ لِي سَمْعِي وَبَصَرِي وَاجْعَلْهُمَا الْوَارِثَيْنِ مِنِّي، وَانْصُرْنِي عَلَى مَنْ ظَلَمَنِي، وَأَرِنِي مِنْهُ ثَأْرِي.

ترجمہ: حضرت جابر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ یوں دعا فرمایا کرتے تھے: ”اے اللہ! میرے کان اور آنکھیں درست رکھ اور میرے وصال تک یہ میرے کام آتی رہیں، اس شخص پر مجھے مدد عطا فرما جو مجھ پر ظلم کرے اور میں اپنے دشمن سے انتقام لیا جاتا دیکھ سکوں۔“

٦٦٦۔ حَدَّثَنَا مُوسَى قَالَ: حَدَّثَنَا حَمَّادٌ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرٍو، عَنْ أَبِي سَلَمَةَ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: اللّٰهُمَّ مَتِّعْنِي بِسَمْعِي وَبَصَرِي وَاجْعَلْهُمَا الْوَارِثَ مِنِّي، وَانْصُرْنِي عَلَى عَدُوِّي وَأَرِنِي مِنْهُ ثَأْرِي.

ترجمہ: حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بتاتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ یہ دعا فرماتے: ”الٰہی! میرے کان اور آنکھیں میرے لئے فائدہ مند بنا میں ان سے کام لیتا رہوں، دشمن کے مقابلے میں میری مدد فرما اور میں دشمن کے انتقام میں اپنی کامیابی ملاحظہ کرلوں۔“

٦٦٧ ـ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ: حَدَّثَنَا مَرْوَانُ بْنُ مُعَاوِيَةَ قَالَ: حَدَّثَنَا سَعْدُ بْنُ طَارِقِ بْنِ أَشْيَمَ الْأَشْجَعِيُّ قَالَ: حَدَّثَنِي أَبِي قَالَ: كُنَّا نَغْدُوْ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَيَجِيْءُ الرَّجُلُ وَتَجِيْءُ الْمَرْأَةُ فَيَقُوْلُ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! كَيْفَ أَقُوْلُ إِذَا صَلَّيْتُ؟ فَيَقُوْلُ: قُلْ: اَللّٰهُمَّ اغْفِرْلِيْ وَارْحَمْنِيْ وَاهْدِنِيْ وَارْزُقْنِيْ فَقَدْ جَمَعْنَا لَكَ دُنْيَاكَ وَآخِرَتَكَ.

ترجمہ: حضرت طارق رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ ہم صبح کی نماز کے وقت نبی کریم ﷺ کی خدمت میں حاضری دیتے' اِدھر سے مرد اور اُدھر سے عورتیں حاضر ہوتیں' وہ عرض کرتے: یا رسول اللہ! میں نماز پڑھ کر کیا دعا کروں؟ تو آپ فرماتے' یوں کہو: ''الٰہی مجھے بخش دے' مجھ پر رحم فرما' مجھے راہ راست دکھا اور روزی سے نواز دے۔'' پھر فرمایا: ہم نے تیرے لئے دنیا و آخرت کی بھلائی جمع کر دی۔''

٦٦٨ ـ حَدَّثَنَا عَلِيٌّ قَالَ: حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَيَّانَ قَالَ: حَدَّثَنَا ابْنُ مَالِكٍ قَالَ: سَمِعْتُ أَبِيْ وَلَمْ يَذْكُرْ: إِذَا صَلَّيْتُ وَتَابَعَهُ عَبْدُ الْوَاحِدِ، وَيَزِيْدُ بْنُ هٰرُوْنَ.

ترجمہ: حضرت ابن مالک رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میں نے اپنے والد سے یہ حدیث سنی لیکن اس میں (سائل کی طرف سے) ''جب میں پڑھوں'' کے الفاظ نہ تھے۔

۲۸۳ ـ بَابُ مَنْ دَعَا بِطُوْلِ الْعُمُرِ (لمبی عمر کی دعا کرنا)

٦٦٩ ـ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ قَالَ: حَدَّثَنَا اللَّيْثُ، عَنْ يَزِيْدَ بْنِ أَبِيْ حَبِيْبٍ، عَنْ أَبِي الْحَسَنِ مَوْلٰى أُمِّ قَيْسٍ ابْنَةِ مِحْصَنٍ، عَنْ أُمِّ قَيْسٍ، أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: مَا قَالَتْ طَالَ عُمُرُهَا. وَلَا نَعْلَمُ امْرَأَةً عُمِّرَتْ مَا عُمِّرَتْ.

ترجمہ: حضرت اُم قیس رضی اللہ عنہا بتاتی ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے میرے بارے میں فرمایا تھا: ''اس کی عمر لمبی ہو اور ہم نہیں جانتے کہ اس عورت جتنی کسی اور کو عمر ملی ہو۔''

٦٧٠ ـ حَدَّثَنَا عَارِمٌ قَالَ: حَدَّثَنَا سَعِيْدُ بْنُ زَيْدٍ، عَنْ سِنَانٍ قَالَ: حَدَّثَنَا أَنَسٌ قَالَ: كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَدْخُلُ عَلَيْنَا أَهْلَ الْبَيْتِ فَدَخَلَ يَوْمًا فَدَعَا لَنَا. فَقَالَتْ أُمُّ سُلَيْمٍ: خُوَيْدِمُكَ أَلَا تَدْعُوْ لَهُ؟ قَالَ: اَللّٰهُمَّ أَكْثِرْ مَالَهُ وَوَلَدَهُ، وَأَطِلْ حَيَاتَهُ وَاغْفِرْ لَهُ. فَدَعَا لِيْ بِثَلَاثٍ فَدَفَنْتُ مِائَةً وَثَلَاثَةً، وَإِنَّ ثَمَرَتِيْ لَتُطْعِمُ فِي السَّنَةِ مَرَّتَيْنِ، وَطَالَتْ حَيَاتِيْ حَتّٰى اسْتَحْيَيْتُ مِنَ النَّاسِ، وَأَرْجُو الْمَغْفِرَةَ.

ترجمہ: حضرت انس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ ہمارے گھر (اہل خانہ کے پاس) تشریف لایا کرتے تھے۔ ایک دن تشریف لائے، ہمارے لئے دعا فرمائی تو اُم سلیم رضی اللہ عنہ نے عرض کی: یہ آپ کے خادم ہیں، ان کے لئے دعا نہیں فرما دیتے؟ آپ نے فرمایا: "الٰہی! اسے بہت سا مال و اولاد عطا فرما اور طویل زندگی سے نواز دے اور اسے بخشش سے بہرہ ور فرما۔" آپ نے میرے لئے تین دعائیں فرمائیں (اولاد کی کثرت یوں ہے) ایک سو تین اولادیں میں دفن کر چکا ہوں، میرے باغ میں دو مرتبہ سالانہ پھل آتا رہا اور میری زندگی اتنی طویل ہوئی کہ میں شرمسار ہو جاتا اور مجھے (انشاء اللہ) اپنی بخشش کا یقین ہے۔

۲۸۴۔ بَابٌ مَنْ قَالَ يُسْتَجَابُ لِلْعَبْدِ مَالَمْ يَعْجَلْ

(جلدی نہ کرنے پر دعا قبول ہوا کرتی ہے)

۶۷۱۔ حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ قَالَ: حَدَّثَنَا شُعَيْبٌ، عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ: أَخْبَرَنِي ابْنُ عُبَيْدٍ مَوْلَى عَبْدِ الرَّحْمٰنِ وَكَانَ مِنَ الْقُرَّاءِ وَأَهْلِ الْفِقْهِ أَنَّهُ سَمِعَ أَبَا هُرَيْرَةَ، أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: يُسْتَجَابُ لِأَحَدِكُمْ مَالَمْ يَعْجَلْ يَقُولُ: دَعَوْتُ فَلَمْ يُسْتَجَبْ لِي.

ترجمہ: حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بتاتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "دعا اس کی قبول کی جاتی ہے جو جلد بازی نہ کرے۔ جیسا کہ انسان کہہ دیتا ہے کہ میں نے دعا کی ہے لیکن قبول نہیں ہوئی۔"

۶۷۲۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ قَالَ: حَدَّثَنِي مُعَاوِيَةُ، أَنَّ رَبِيعَةَ بْنَ يَزِيدَ حَدَّثَهُ، عَنْ أَبِي إِدْرِيسَ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: يُسْتَجَابُ لِأَحَدِكُمْ مَالَمْ يَدْعُ بِإِثْمٍ أَوْ قَطِيعَةِ رَحِمٍ، أَوْ يَسْتَعْجِلْ فَيَقُولُ دَعَوْتُ فَلَا أَرَى يَسْتَجِيبُ لِي فَيَدَعُ الدُّعَاءَ.

ترجمہ: حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نبی کریم ﷺ سے روایت کرتے ہیں آپ نے فرمایا: "کسی کی دعا اس وقت قبول ہوتی ہے جب وہ بُری اور قطع تعلق کی دعا نہ کرے یا جلدی قبولیت کی دعا نہ کرے، مثلاً یوں کہے کہ میں نے دعا تو کی ہے لیکن قبول ہوتی نظر نہیں آتی اور پھر دعا کرنا ہی چھوڑ دے۔"

۲۸۵۔ بَابٌ مَنْ تَعَوَّذَ بِاللّٰهِ مِنَ الْكَسَلِ (سستی سے اللہ کی پناہ مانگنے کا حکم)

۶۷۳۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ قَالَ: حَدَّثَنِي اللَّيْثُ قَالَ: حَدَّثَنِي ابْنُ الْهَادِ، عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ، عَنْ أَبِيهِ،

عَنْ جَدِّهٖ قَالَ: سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ: اَللّٰهُمَّ إِنِّيْ أَعُوْذُبِكَ مِنَ الْكَسَلِ وَالْمَغْرَمِ وَأَعُوْذُبِكَ مِنْ فِتْنَةِ الْمَسِيْحِ الدَّجَّالِ وَأَعُوْذُبِكَ مِنْ عَذَابِ النَّارِ.

ترجمہ: حضرت شعیب رضی اللہ عنہ اپنے دادا سے روایت کرتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: "اے اللہ! میں سستی اور تاوان سے تیری پناہ مانگتا ہوں' مسیح دجال سے تیری پناہ مانگتا ہوں اور عذاب دوزخ سے تیری پناہ مانگتا ہوں۔"

۶۷۴۔ حَدَّثَنَا مُوْسٰی قَالَ: حَدَّثَنَا حَمَّادٌ قَالَ: أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ زِيَادٍ ' عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ: كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَتَعَوَّذُ بِاللّٰهِ مِنْ شَرِّ الْمَحْيَا وَالْمَمَاتِ ' وَعَذَابِ الْقَبْرِ ' وَشَرِّ الْمَسِيْحِ الدَّجَّالِ.

ترجمہ: حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے بتایا کہ نبی کریم ﷺ زندگی و موت اور عذاب قبر نیز مسیح دجال کے فتنہ سے اللہ کی پناہ مانگا کرتے تھے۔

۲۸۶۔ بَابٌ مَنْ لَمْ يَسْأَلِ اللّٰهِ يَغْضَبْ عَلَيْهِ (دعا نہ کرنے پر اللہ تعالیٰ ناراض ہوتا ہے)

۶۷۵۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدٍ قَالَ: حَدَّثَنَا مَرْوَانُ بْنُ مُعَاوِيَةَ قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُوْ الْمَلِيْحِ صَبِيْحٌ قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُوْ صَالِحٍ ' عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ ' عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: مَنْ لَمْ يَسْأَلِ اللّٰهَ غَضَبَ اللّٰهُ عَلَيْهِ.

ترجمہ: حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ' نبی کریم ﷺ سے روایت کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا: "جو شخص اللہ سے کچھ مانگتا نہیں' اللہ اس سے ناراض ہوتا ہے۔"

۶۷۶۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عُبَيْدِ اللّٰهِ قَالَ: حَدَّثَنَا حَاتِمُ بْنُ إِسْمٰعِيْلُ ' عَنْ أَبِي الْمَلِيْحِ ' عَنْ أَبِيْ صَالِحٍ الْخُوْزِيِّ قَالَ: سَمِعْتُ أَبَا هُرَيْرَةَ يَقُوْلُ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَنْ لَمْ يَسْأَلْهُ يَغْضَبْ عَلَيْهِ.

ترجمہ: حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بتاتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: "جو اللہ سے نہیں مانگتا' اللہ تعالیٰ اس سے ناراض ہوتا ہے۔"

۶۷۷۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَارِثِ ' عَنْ عَبْدِ الْعَزِيْزِ ' عَنْ أَنَسٍ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: إِذَا دَعَوْتُمُ اللّٰهَ فَاعْزِمُوْا فِي الدُّعَاءِ وَلَا يَقُوْلَنَّ أَحَدُكُمْ: إِنْ شِئْتَ فَأَعْطِنِيْ ' فَإِنَّ اللّٰهَ لَا

مُسْتَكْرِهَ لَهُ.

ترجمہ: حضرت انس رضی اللہ عنہ کی روایت کے مطابق حضور ﷺ فرماتے ہیں: ''اللہ سے دعا کرو تو گڑگڑا کر کیا کرو، کبھی یہ نہ کہا کرو کہ اگر تیرا ارادہ ہے تو عطا فرما دے کیونکہ اللہ تعالیٰ کسی کے کہنے پر اپنی عطا نہیں روکا کرتا۔''

۶۷۸۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عُبَيْدِ اللّٰهِ قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُوْ دَاوُدَ قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ أَبِي الزِّنَادِ عَنْ أَبِيْهِ، عَنْ أَبَانَ بْنِ عُثْمَانَ قَالَ: سَمِعْتُ عُثْمَانَ قَالَ: سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ: مَنْ قَالَ صَبَاحَ كُلِّ يَوْمٍ وَمَسَاءَ كُلِّ لَيْلَةٍ ثَلَاثًا ثَلَاثًا: بِسْمِ اللّٰهِ الَّذِيْ لَا يَضُرُّ مَعَ اسْمِهٖ شَيْءٌ فِي الْأَرْضِ وَلَا فِي السَّمَاءِ وَهُوَ السَّمِيْعُ الْعَلِيْمُ، لَمْ يَضُرَّهُ شَيْءٌ. وَكَانَ أَصَابَهُ طَرَفٌ مِّنَ الْفَالِجِ، فَجَعَلَ يَنْظُرُ إِلَيْهِ. فَفَطِنَ لَهُ فَقَالَ: إِنَّ الْحَدِيْثَ كَمَا حَدَّثْتُكَ: وَلٰكِنِّيْ لَمْ أَقُلْهُ ذٰلِكَ الْيَوْمَ لِيَمْضِيَ قَدَرُ اللّٰهِ.

ترجمہ: حضرت ابان بن عثمان رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا کہ ''جو شخص روزانہ صبح و شام یہ دعا تین تین بار پڑھا کرے، اسے کوئی شے نقصان نہ پہنچا سکے گی۔ (دعا یہ ہے)

"بِسْمِ اللّٰهِ الَّذِيْ لَا يَضُرُّ مَعَ اسْمِهٖ شَيْءٌ فِي الْأَرْضِ وَلَا فِي السَّمَاءِ وَهُوَ السَّمِيْعُ الْعَلِيْمُ."

''ہم نے اللہ کے نام کے ساتھ صبح یا شام کی جس کے نام کے ساتھ زمین و آسمان کی کوئی چیز نقصان نہیں پہنچاتی اور وہ سننے اور جاننے والا ہے۔''

ایک دن انہیں (حضرت ابان رضی اللہ عنہ کے) ایک پہلو میں فالج کی تکلیف ہوگئی، جس سے حدیث بیان کی وہ آپ پر نظر رکھے ہوئے تھا کہ یہ دعا پڑھنے پر یہ تکلیف کیوں ہوئی۔ حضرت ابان رضی اللہ عنہ سمجھ گئے اور کہا، حدیث تو ویسے ہی ہے جیسے میں نے تمہیں (ابان رضی اللہ عنہ) سنائی ہے لیکن اس دن میں نے (رضاء الٰہی دیکھنے کے لئے) یہ دعا نہیں پڑھی تھی۔ (چنانچہ حضرت ابان رضی اللہ عنہ کو تکلیف ہوگئی)

۲۸۷۔ بَابُ الدُّعَاءِ عِنْدَ الصَّفِّ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ

(جہاد میں صف بندی کے وقت دعا کی اہمیت)

۶۷۹۔ حَدَّثَنَا إِسْمٰعِيْلُ قَالَ: حَدَّثَنِيْ مَالِكٌ، عَنْ أَبِيْ حَازِمٍ، عَنْ سَهْلِ ابْنِ سَعْدٍ قَالَ: سَاعَتَانِ تُفْتَحُ لَهُمَا

۶۸۳۔ حَدَّثَنَا قَبِيصَةُ قَالَ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، عَنْ عَمْرِو بْنِ مُرَّةَ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الْحَارِثِ، عَنْ طَلِيقِ بْنِ قَيْسٍ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبَّاسٍ قَالَ: كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: اَللّٰهُمَّ أَعِنِّي وَلَا تُعِنْ عَلَيَّ، وَانْصُرْنِي وَلَا تَنْصُرْ عَلَيَّ، وَيَسِّرِ الْهُدٰى لِي.

ترجمہ: حضرت عبداللہ ابن عباس رضی اللہ عنہما بتاتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ یہ دعا (بھی) پڑھا کرتے تھے:

"اَللّٰهُمَّ اَعِنِّي وَلَا تُعِنْ عَلَيَّ وَانْصُرْنِي وَلَا تَنْصُرْ عَلَيَّ وَيَسِّرِ الْهُدٰى لِي."

"الٰہی! میری مدد فرما اور میری مخالفت میں مدد نہ فرما، اپنی نصرت مجھے عنایت فرما، میرے مخالف کو مدد نہ دے اور میرے سامنے ہدایات کی راہیں کھول دے۔"

۶۸۴۔ حَدَّثَنَا أَبُو حَفْصٍ قَالَ: حَدَّثَنَا يَحْيَى قَالَ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ: سَمِعْتُ عَمْرَو بْنَ مُرَّةَ قَالَ: سَمِعْتُ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ الْحَارِثِ قَالَ: سَمِعْتُ طَلِيقَ بْنَ قَيْسٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ: سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَدْعُو بِهٰذَا: رَبِّ أَعِنِّي وَلَا تُعِنْ عَلَيَّ، وَانْصُرْنِي وَلَا تَنْصُرْ عَلَيَّ، وَامْكُرْ لِي وَلَا تَمْكُرْ عَلَيَّ وَيَسِّرْ لِيَ الْهُدٰى، وَانْصُرْنِي عَلَى مَنْ بَغٰى عَلَيَّ رَبِّ اجْعَلْنِي شَكَّارًا لَكَ، ذَكَّارًا رَاهِبًا لَكَ مِطْوَاعًا لَكَ مُخْبِتًا لَكَ، أَوَّاهًا مُنِيبًا تَقَبَّلْ تَوْبَتِي، وَاغْسِلْ حَوْبَتِي، وَأَجِبْ دَعْوَتِي، وَثَبِّتْ حُجَّتِي، وَاهْدِ قَلْبِي، وَسَدِّدْ لِسَانِي، وَاسْلُلْ سَخِيمَةَ قَلْبِي.

ترجمہ: حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما بتاتے ہیں کہ حضور ﷺ یہ دعا پڑھا کرتے تھے۔

رَبِّ اَعِنِّي وَلَا تُعِنْ عَلَيَّ وَانْصُرْنِي وَلَا تَنْصُرْ عَلَيَّ وَامْكُرْ لِي وَلَا تَمْكُرْ عَلَيَّ وَيَسِّرِ الْهُدٰى لِي وَانْصُرْنِي عَلٰى مَنْ بَغٰى عَلَيَّ رَبِّ اجْعَلْنِي شَكَّارًا لَكَ ذَكَّارًا رَاهِبًا لَكَ مِطْوَاعًا لَكَ مُخْبِتًا لَكَ اَوَّاهًا مُنِيبًا تَقَبَّلْ تَوْبَتِي وَاغْسِلْ حَوْبَتِي وَاَجِبْ دَعْوَتِي وَثَبِّتْ حُجَّتِي وَاهْدِ قَلْبِي وَسَدِّدْ لِسَانِي وَاسْلُلْ سَخِيمَةَ قَلْبِي.

۶۸۵۔ حَدَّثَنَا إِسْمٰعِيلُ قَالَ: حَدَّثَنِي مَالِكٌ، عَنْ يَزِيدَ بْنِ زِيَادٍ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ كَعْبٍ الْقُرَظِيِّ: قَالَ: مُعَاوِيَةُ بْنُ أَبِي سُفْيَانَ عَلَى الْمِنْبَرِ: إِنَّهُ لَا مَانِعَ لِمَا أَعْطَيْتَ، وَلَا مُعْطِيَ لِمَا مَنَعَ اللّٰهُ، وَلَا يَنْفَعُ ذَا الْجَدِّ مِنْهُ الْجَدُّ وَمَنْ يُرِدِ اللّٰهُ بِهِ خَيْرًا يُفَقِّهْهُ فِي الدِّينِ. سَمِعْتُ هٰؤُلَاءِ الْكَلِمَاتِ مِنَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلٰى هٰذِهِ الْأَعْوَادِ.

۶۹۳ ـ حَدَّثَنَا الْمَكِّيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ سَعِيدِ بْنِ أَبِي هِنْدٍ، عَنْ عَمْرِو بْنِ أَبِي عَمْرٍو، عَنْ أَنسٍ
قَالَ: سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: اَللّٰهُمَّ إِنِّي أَعُوْذُبِكَ مِنَ الْهَمِّ وَالْحُزْنِ وَالْعَجْزِ
وَالْكَسَلِ، وَالْجُبْنِ وَالْبُخْلِ، وَضَلَعِ الدَّيْنِ، وَغَلَبَةِ الرِّجَالِ.

ترجمہ: حضرت انس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ یہ دعا فرماتے تھے۔

''اَللّٰهُمَّ إِنِّي اَعُوْذُ بِكَ مِنَ الْهَمِّ وَالْحُزْنِ وَالْعَجْزِ وَالْكَسَلِ وَالْجُبْنِ وَالْبُخْلِ وَضَلَعِ الدَّيْنِ وَغَلَبَةِ الرِّجَالِ.''

۶۹۴ ـ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عَبْدِ الْوَهَّابِ قَالَ: حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ الْحَارِثِ قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ
الْمَسْعُوْدِيُّ، عَنْ عَلْقَمَةَ بْنِ مَرْثَدٍ، عَنْ أَبِي الرَّبِيعِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: كَانَ مِنْ دُعَاءِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اَللّٰهُمَّ اغْفِرْلِي مَا قَدَّمْتُ وَمَا أَخَّرْتُ، وَمَا أَسْرَرْتُ وَمَا أَعْلَنْتُ: وَمَا أَنْتَ أَعْلَمُ بِهِ مِنِّي إِنَّكَ
أَنْتَ الْمُقَدِّمُ وَالْمُؤَخِّرُ، لَا إِلٰهَ إِلَّا أَنْتَ.

ترجمہ: حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ حضور ﷺ ایک یہ دعا بھی فرماتے تھے۔

''اَللّٰهُمَّ اغْفِرْلِي مَا قَدَّمْتُ وَمَآ اَخَّرْتُ وَمَآ اَسْرَرْتُ وَمَآ اَعْلَنْتُ وَمَآ اَنْتَ اَعْلَمُ بِهٖ مِنِّيْ اِنَّكَ اَنْتَ الْمُقَدِّمُ وَالْمُؤَخِّرُ لَآ اِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ.''

۶۹۵ ـ حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ مَرْزُوقٍ قَالَ: أَخْبَرَنَا شُعْبَةُ، عَنْ أَبِي إِسْحٰقَ، عَنْ أَبِي الْأَحْوَصِ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ
قَالَ: كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَدْعُوْ: اَللّٰهُمَّ إِنِّي أَسْأَلُكَ الْهُدٰى وَالْعَفَافَ وَالْغِنٰى. وَقَالَ
أَصْحَابُنَا عَنْ عَمْرٍو: وَالتُّقٰى.

ترجمہ: حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ یوں دعا فرماتے تھے:

اَللّٰهُمَّ إِنِّي أَسْأَلُكَ الْهُدٰى وَالْعَفَافَ وَالْغِنٰى.

شافعی حضرات یہ روایت حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی روایت کردہ بتاتے ہیں اور غنٰی کے لفظ کے ساتھ تُقٰی کا لفظ بتاتے ہیں۔

۶۹۶ ـ حَدَّثَنَا بَيَانٌ قَالَ: حَدَّثَنَا يَزِيدُ قَالَ: حَدَّثَنَا الْجُرَيْرِيُّ، عَنْ ثُمَامَةَ ابْنِ حَزْنٍ قَالَ: سَمِعْتُ
شَيْخًا يُنَادِي بِأَعْلٰى صَوْتِهِ: اَللّٰهُمَّ إِنِّي أَعُوْذُبِكَ مِنَ الشَّرِّ لَا يُخْلِطُهُ شَيْءٌ. قُلْتُ مَنْ هٰذَا الشَّيْخُ

قِيْلَ: أَبُو الدَّرْدَاءِ.

ترجمہ: حضرت ثمامہ بن حزن رضی اللہ عنہ بتاتے ہیں کہ میں نے بڑے میاں کو سنا' وہ بلند آواز سے یہ دعا پڑھ رہے تھے۔

"اَللّٰهُمَّ إِنِّيْ أَعُوْذُبِكَ مِنَ الشَّرِّ لَا يَخْلِطُهُ شَيْءٌ."

میں نے پوچھا یہ بڑے میاں کون ہیں؟ جواب دیا کہ بڑے میاں' حضرت ابوالدرداء رضی اللہ عنہ ہیں۔

۶۹۷۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنِ مُحَمَّدٍ قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُوْ عَامِرٍ قَالَ: حَدَّثَنَا إِسْرَائِيْلُ، عَنْ مِجْزَاةَ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ أَبِيْ أَوْفَى، أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَقُوْلُ: اَللّٰهُمَّ طَهِّرْنِيْ بِالثَّلْجِ وَالْبَرَدِ وَالْمَاءِ الْبَارِدِ، كَمَا يُطَهَّرُ الثَّوْبُ الدَّنَسُ مِنَ الْوَسَخِ. اَللّٰهُمَّ رَبَّنَا لَكَ الْحَمْدُ مِلْءَ السَّمَاءِ وَمِلْءَ الْأَرْضِ وَمِلْءَ مَا شِئْتَ مِنْ شَيْءٍ بَعْدُ.

ترجمہ: حضرت عبداللہ بن ابی اوفی رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ یہ بھی پڑھا کرتے تھے۔

"اَللّٰهُمَّ طَهِّرْنِيْ بِالثَّلْجِ وَالْبَرَدِ وَالْمَآءِ الْبَارِدِ كَمَا يُطَهَّرُ الثَّوْبُ الدَّنَسُ مِنَ الْوَسَخِ اَللّٰهُمَّ رَبَّنَا لَكَ الْحَمْدُ مِلْأَ السَّمَآءِ وَمِلْأَ الْأَرْضِ وَمِلْأَ مَا شِئْتَ مِنْ شَيْءٍ بَعْدُ."

۶۹۸۔ حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ مَرْزُوْقٍ قَالَ: أَخْبَرَنَا شُعْبَةُ قَالَ: حَدَّثَنَا ثَابِتٌ، عَنْ أَنَسٍ، أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يُكْثِرُ أَنْ يَدْعُوَ بِهٰذَا الدُّعَاءِ: اَللّٰهُمَّ اٰتِنَا فِي الدُّنْيَا حَسَنَةً وَفِي الْاٰخِرَةِ حَسَنَةً وَقِنَا عَذَابَ النَّارِ. قَالَ شُعْبَةُ فَذَكَرْتُهُ لِقَتَادَةَ فَقَالَ: كَانَ أَنَسٌ يَدْعُوْ بِهٖ وَلَمْ يَرْفَعْهُ.

ترجمہ: حضرت انس رضی اللہ عنہ بتاتے ہیں کہ حضور ﷺ اکثر یہ دعا فرماتے۔

"اَللّٰهُمَّ اٰتِنَا فِي الدُّنْيَا حَسَنَةً وَّفِي الْاٰخِرَةِ حَسَنَةً وَّقِنَا عَذَابَ النَّارِ."

۶۹۹۔ حَدَّثَنَا مُوْسٰى قَالَ: حَدَّثَنَا حَمَّادٌ يَعْنِي ابْنَ سَلَمَةَ، عَنْ إِسْحٰقَ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ أَبِيْ طَلْحَةَ، عَنْ سَعِيْدِ بْنِ يَسَارٍ، عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ: كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ: اَللّٰهُمَّ إِنِّيْ أَعُوْذُبِكَ مِنَ الْفَقْرِ وَالْقِلَّةِ وَالذِّلَّةِ، وَأَعُوْذُبِكَ أَنْ أَظْلِمَ أَوْ أُظْلَمَ.

ترجمہ: حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بتاتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ یوں دعا فرماتے تھے۔

"اَللّٰهُمَّ إِنِّيْ أَعُوْذُبِكَ مِنَ الْفَقْرِ وَالْقِلَّةِ وَالذِّلَّةِ وَأَعُوْذُبِكَ أَنْ أَظْلِمَ أَوْ أُظْلَمَ."

۷۰۰۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ أَبِي بَكْرٍ قَالَ: حَدَّثَنَا مُعْتَمِرٌ، عَنْ لَيْثٍ، عَنْ ثَابِتِ بْنِ عَجْلَانَ، عَنْ أَبِي عَبْدِ
الرَّحْمٰنِ، عَنْ أَبِي أُمَامَةَ قَالَ: كُنَّا عِنْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَدَعَا بِدُعَاءٍ كَثِيرٍ لَا نَحْفَظُهُ
فَقُلْنَا: دَعَوْتَ بِدُعَاءٍ لَا نَحْفَظُهُ فَقَالَ: سَأُنَبِّئُكُمْ بِشَيْءٍ يَجْمَعُ ذٰلِكَ كُلَّهُ لَكُمْ: اَللّٰهُمَّ إِنَّا نَسْأَلُكَ مِمَّا
سَأَلَكَ نَبِيُّكَ مُحَمَّدٌ وَنَسْتَعِيذُكَ مِمَّا اسْتَعَاذَكَ مِنْهُ نَبِيُّكَ مُحَمَّدٌ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَللّٰهُمَّ أَنْتَ
الْمُسْتَعَانُ وَعَلَيْكَ الْبَلَاغُ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللّٰهِ. أَوْ كَمَا قَالَ.

ترجمہ: حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ بتاتے ہیں کہ ہم نبی کریم ﷺ کی خدمت میں حاضر تھے۔ آپ نے ایک لمبی دعا فرمائی، ہم یاد نہ رکھ سکے۔ ہم نے عرض کی کہ آپ نے دعا فرمائی لیکن ہمیں یاد نہیں رہی۔ آپ نے فرمایا ''میں کچھ ایسا پڑھنے کو بتاتا ہوں جس میں اس دعا کا سب کچھ آجائے گا۔ (یہ سنو)

''اَللّٰهُمَّ إِنَّا نَسْأَلُكَ مِمَّا سَأَلَكَ نَبِيُّكَ مُحَمَّدٌ وَنَسْتَعِيذُكَ مِمَّا اسْتَعَاذَكَ مِنْهُ نَبِيُّكَ مُحَمَّدٌ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) اَللّٰهُمَّ أَنْتَ الْمُسْتَعَانُ وَعَلَيْكَ الْبَلَاغُ وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللّٰهِ.''

یا اس جیسے اور الفاظ بھی ممکن ہیں۔

۷۰۱۔ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ بُكَيْرٍ قَالَ: حَدَّثَنَا اللَّيْثُ، عَنْ يَزِيدَ بْنِ الْهَادِ، عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ، عَنْ أَبِيهِ
، عَنْ جَدِّهِ، قَالَ: سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: اَللّٰهُمَّ إِنِّي أَعُوذُ بِكَ مِنْ فِتْنَةِ الْمَسِيحِ
الدَّجَّالِ، وَأَعُوذُ بِكَ مِنْ فِتْنَةِ النَّارِ.

ترجمہ: حضرت شعیب رضی اللہ عنہ اپنے دادا سے راوی ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے یوں دعا فرمائی۔

''اَللّٰهُمَّ إِنِّي أَعُوذُ بِكَ مِنْ فِتْنَةِ الْمَسِيحِ الدَّجَّالِ وَأَعُوذُ بِكَ مِنْ فِتْنَةِ النَّارِ.''

۷۰۲۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ يُونُسَ قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرٍ، عَنْ نُصَيْرِ بْنِ أَبِي الْأَشْعَثِ، عَنْ عَطَاءِ بْنِ
السَّائِبِ، عَنْ سَعِيدٍ قَالَ: كَانَ ابْنُ عَبَّاسٍ يَقُولُ: اَللّٰهُمَّ قَنِّعْنِي بِمَا رَزَقْتَنِي، وَبَارِكْ لِي فِيهِ، وَاخْلُفْ
عَلَى كُلِّ غَائِبَةٍ بِخَيْرٍ.

ترجمہ: حضرت سعید رضی اللہ عنہ بتاتے ہیں کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے یہ دعا ملتی ہے۔

اَللّٰهُمَّ قَنِّعْنِي بِمَا رَزَقْتَنِي وَبَارِكْ لِي فِيهِ وَاخْلُفْ عَلَى كُلِّ غَائِبَةٍ بِخَيْرٍ.

۷۰۳۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَارِثِ، عَنْ عَبْدِ الْعَزِيزِ، عَنْ أَنَسٍ قَالَ: كَانَ أَكْثَرُ دُعَاءِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اَللّٰهُمَّ اٰتِنَا فِي الدُّنْيَا حَسَنَةً وَّفِي الْآخِرَةِ حَسَنَةً وَّقِنَا عَذَابَ النَّارِ.

ترجمہ: حضرت انس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ حضورﷺ یہ دعا اکثر فرمایا کرتے۔

"اَللّٰهُمَّ اٰتِنَا فِي الدُّنْيَا حَسَنَةً وَّفِي الْاٰخِرَةِ حَسَنَةً وَّقِنَا عَذَابَ النَّارِ."

۷۰۴۔ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ الرَّبِيعِ قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُو الْأَحْوَصِ، عَنِ الْأَعْمَشِ، عَنْ أَبِي سُفْيَانَ وَيَزِيدَ، عَنْ أَنَسٍ قَالَ: كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُكْثِرُ أَنْ يَّقُولَ: اَللّٰهُمَّ يَا مُقَلِّبَ الْقُلُوبِ ثَبِّتْ قَلْبِي عَلٰى دِينِكَ.

ترجمہ: حضرت انس رضی اللہ عنہ کے مطابق حضورﷺ اکثر یہ دعا فرماتے۔

"اَللّٰهُمَّ يَا مُقَلِّبَ الْقُلُوبِ ثَبِّتْ قَلْبِي عَلٰى دِينِكَ."

۷۰۵۔ حَدَّثَنَا آدَمُ قَالَ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ قَالَ: حَدَّثَنَا رَجُلٌ مِّنْ أَسْلَمَ يُقَالُ لَهُ مَجْزَاةُ قَالَ: سَمِعْتُ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ أَبِي أَوْفٰى، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ كَانَ يَدْعُو: اَللّٰهُمَّ لَكَ الْحَمْدُ مِلْءَ السَّمٰوَاتِ وَمِلْءَ الْأَرْضِ، وَمِلْءَ مَا شِئْتَ مِنْ شَيْءٍ بَعْدُ. اَللّٰهُمَّ طَهِّرْنِي بِالْبَرَدِ وَالثَّلْجِ وَالْمَاءِ الْبَارِدِ. اَللّٰهُمَّ طَهِّرْنِي مِنَ الذُّنُوبِ وَنَقِّنِي كَمَا يُنَقَّى الثَّوْبُ الْأَبْيَضُ مِنَ الدَّنَسِ.

ترجمہ: حضرت عبداللہ بن ابی اوفی رضی اللہ عنہ بتاتے ہیں کہ نبی کریمﷺ یہ دعا بھی پڑھا کرتے۔

"اَللّٰهُمَّ لَكَ الْحَمْدُ مِلْأَ السَّمٰوَاتِ وَمِلْأَ الْأَرْضِ وَمِلْأَ مَا شِئْتَ مِنْ شَيْءٍ بَعْدُ. اَللّٰهُمَّ طَهِّرْنِي بِالْبَرَدِ وَالثَّلْجِ وَالْمَاءِ الْبَارِدِ. اَللّٰهُمَّ طَهِّرْنِي مِنَ الذُّنُوبِ وَنَقِّنِي كَمَا يُنَقَّى الثَّوْبُ الْأَبْيَضُ مِنَ الدَّنَسِ."

"الٰہی! ہر تعریف تیرے ہی لئے ہے اور وہ بھی اتنی کہ جس سے آسمانوں اور زمینوں کا درمیانی خلا بھر جائے اس کے علاوہ اور بھی وہ خلا پُر ہو جائے جو تو چاہتا ہے۔ الٰہی! مجھے برف اولے اور سرد پانی (پہاڑوں سے نکلنے والا صاف پانی) جیسی صاف چیز سے پاکیزہ بنا دے۔ (کہ کوئی گندگی نہ رہے) الٰہی! مجھے گناہوں سے پاک کر دے اور یوں ستھرا فرما دے جیسے سفید کپڑا (میل کے بعد) صاف کیا جاتا ہے۔"

ترجمہ: حضرت قیس رضی اللہ عنہ بتاتے ہیں کہ میں حضرت خباب رضی اللہ عنہ کے پاس گیا' انہیں سات شدید زخم لگے ہوئے تھے' کہنے لگے: ''اگر رسول اللہ ﷺ نے ہمیں موت مانگنے سے روکا نہ ہوتا تو میں اس کے لیے ضرور دعا کرتا۔''

۲۹۱۔ بَابُ دَعْوَاتُ النَّبِيِّ ﷺ (خطاؤں سے بچنے کی نبوی دعائیں)

۷۰۹۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْمَلِكِ بْنُ الصَّبَاحِ قَالَ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، عَنْ أَبِي إِسْحَقَ، عَنِ ابْنِ أَبِي مُوسٰى، عَنْ أَبِيهِ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ كَانَ يَدْعُو بِهٰذَا الدُّعَاءِ رَبِّ اغْفِرْلِي خَطِيئَتِي وَجَهْلِي وَإِسْرَافِي فِي أَمْرِي كُلِّهِ، وَمَا أَنْتَ أَعْلَمُ بِهِ مِنِّي. اَللّٰهُمَّ اغْفِرْلِي خَطَايَ كُلَّهُ، وَعَمْدِي وَجَهْلِي وَهَزْلِي، وَكُلُّ ذٰلِكَ عِنْدِي. اَللّٰهُمَّ اغْفِرْلِي مَا قَدَّمْتُ وَمَا أَخَّرْتُ، وَمَا أَسْرَرْتُ، وَمَا أَعْلَنْتُ أَنْتَ الْمُقَدِّمُ وَأَنْتَ الْمُؤَخِّرُ، وَأَنْتَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ.

ترجمہ: حضرت ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ' حضور ﷺ کی یہ دعا بھی نقل کرتے ہیں:

''رَبِّ اغْفِرْلِي خَطِيئَتِي وَإِسْرَافِي فِي أَمْرِي كُلِّهِ وَمَا أَنْتَ أَعْلَمُ بِهِ مِنِّي. اَللّٰهُمَّ اغْفِرْلِي خَطِيئَتِي كُلِّهِ وَعَمْدِي وَجَهْلِي وَهَزْلِي وَكُلُّ ذٰلِكَ عِنْدِي. اَللّٰهُمَّ اغْفِرْلِي مَا قَدَّمْتُ وَمَا أَخَّرْتُ وَمَا أَسْرَرْتُ وَمَا أَعْلَنْتُ أَنْتَ الْمُقَدِّمُ وَأَنْتَ الْمُؤَخِّرُ وَأَنْتَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ.''

''الٰہی! میرے ہر معاملے میں میری کوتاہیاں بخش دے جن کو تو مجھ سے زیادہ جانتا ہے۔ الٰہی! میری تمام خطائیں' بالارادہ گناہ' جہالت کی وجہ سے گناہ اور ہنسی مذاق میں ہوئے گناہ بخش دے' ان سب گناہوں کا میں ہی ذمہ دار ہوں۔ اے اللہ! میرے پہلے اور اب کے بعد والے (کوتاہیاں) چھپے ہوئے اور ظاہر گناہ سب بخش دے' تو پہلے بھی ہے اور آخر بھی (یا تو جسے چاہے آگے کر دے' جسے چاہے پیچھے کر دے) اور تو ہر طے شدہ کام پر قدرت رکھتا ہے۔''

۷۱۰۔ حَدَّثَنَا ابْنُ الْمُثَنّٰى قَالَ: حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ عَبْدِ الْمَجِيدِ قَالَ: حَدَّثَنَا إِسْرَائِيلُ قَالَ: حَدَّثَنَا إِسْحَقَ، عَنْ أَبِي بَكْرِ بْنِ أَبِي مُوسٰى وَأَبِي بُرْدَةَ أَحْسَبُهُ، عَنْ أَبِي مُوسٰى الْأَشْعَرِيِّ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، أَنَّهُ كَانَ يَدْعُوا: اَللّٰهُمَّ اغْفِرْلِي خَطِيئَتِي وَجَهْلِي وَإِسْرَافِي فِي أَمْرِي، وَمَا أَنْتَ أَعْلَمُ

فَلَمْ يَقُلْ إِلَّا صَوَابًا. فَقَالَ رَجُلٌ أَنَا أَرْجُو بِهَا الْخَيْرَ. فَقَالَ: وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ، رَأَيْتُ ثَلَاثَةَ عَشَرَ مَلَكًا يَبْتَدِرُونَ أَيُّهُمْ يَرْفَعُهَا إِلَى اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ.

ترجمہ: حضرت ابوایوب انصاری رضی اللہ عنہ بتاتے ہیں کہ حضورﷺ کے ہاں ایک آدمی نے پڑھا:

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ حَمْدًا كَثِيرًا طَيِّبًا مُّبَارَكًا فِيهِ.

"سب تعریفیں اللہ کے لئے ہیں، بہت سی پاکیزہ اور برکت والی تعریفیں۔"

نبی کریمﷺ نے فرمایا: "یہ کلمات کس نے کہے ہیں؟" وہ چپ ہو گیا اور اس نے محسوس کیا میرے ان کلمات کی وجہ سے حضورﷺ کی ذات انور پر شاید کچھ اچھا اثر نہیں پڑا۔ آپ نے پوچھا: "کون ہے؟" اس نے سچ سچ بتا دیا اور عرض کی کہ میں نے تو ان الفاظ سے صرف بھلائی کا سوچا تھا۔ آپ نے فرمایا: "بخدا! میں نے تیرہ فرشتے دیکھے ہیں جن میں سے ہر ایک اس کوشش میں تھا کہ سب سے پہلے انہیں وہ اللہ کے پاس لے پہنچے۔"

۷۱۳۔ حَدَّثَنَا أَبُو النُّعْمَانِ قَالَ: حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ زَيْدٍ قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ صُهَيْبٍ قَالَ: حَدَّثَنِي أَنَسٌ قَالَ: كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا أَرَادَ أَنْ يَدْخُلَ الْخَلَاءَ قَالَ: اَللّٰهُمَّ إِنِّي أَعُوذُ بِكَ مِنَ الْخُبْثِ وَالْخَبَائِثِ.

ترجمہ: حضرت انس رضی اللہ عنہ بتاتے ہیں کہ حضورﷺ جب بیت الخلاء میں جانے کا ارادہ فرماتے تو پڑھتے:

"اَللّٰهُمَّ إِنِّي أَعُوذُ بِكَ مِنَ الْخُبْثِ وَالْخَبَائِثِ."

"اے اللہ! میں گندگی اور گندی چیزوں سے تیری پناہ مانگتا ہوں۔"

۷۱۴۔ حَدَّثَنَا مَالِكُ بْنُ إِسْمٰعِيلَ قَالَ: حَدَّثَنَا إِسْرَائِيلُ، عَنْ يُوسُفَ بْنِ أَبِي بُرْدَةَ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ: كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا خَرَجَ مِنَ الْخَلَاءِ قَالَ: غُفْرَانَكَ.

ترجمہ: حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ جب کبھی حضورﷺ بیت الخلاء سے باہر تشریف لائے تو فرماتے:

غُفْرَانَكَ.

"میں تیری بخشش کا طلب گار ہوں۔"

۷۱۵- حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ الْمُنْذِرِ قَالَ: حَدَّثَنَا بَكْرُ بْنُ سُلَيْمٍ الصَّوَّافُ قَالَ: حَدَّثَنِي حُمَيْدُ بْنُ زِيَادٍ الْخَرَّاطُ، عَنْ كُرَيْبٍ مَوْلَى ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ: كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُعَلِّمُنَا هَذَا الدُّعَاءَ كَمَا يُعَلِّمُنَا السُّورَةَ مِنَ الْقُرْآنِ: أَعُوذُ بِكَ مِنْ عَذَابِ جَهَنَّمَ، وَأَعُوذُ بِكَ مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ، وَأَعُوذُ بِكَ مِنْ فِتْنَةِ الْمَسِيحِ الدَّجَّالِ، وَأَعُوذُ بِكَ مِنْ فِتْنَةِ الْمَحْيَا وَالْمَمَاتِ، وَأَعُوذُ بِكَ مِنْ فِتْنَةِ الْقَبْرِ.

ترجمہ: حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما بتاتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ ہمیں یہ دعا ایسے سکھاتے تھے جیسے قرآن کی کوئی سورت:

"أَعُوذُ بِكَ مِنْ عَذَابِ جَهَنَّمَ وَأَعُوذُ بِكَ مِنْ فِتْنَةِ الْمَحْيَا وَالْمَمَاتِ وَأَعُوذُ بِكَ مِنْ فِتْنَةِ الْقَبْرِ."

"میں تیری مدد کے سہارے عذابِ دوزخ سے پناہ مانگتا ہوں نیز زندگی اور موت کی آزمائشوں سے تیری پناہ لیتا ہوں اور تیرے رحم و کرم کے سہارے عذابِ قبر سے پناہ مانگتا ہوں۔"

۷۱۶- حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ: حَدَّثَنَا ابْنُ مَهْدِيٍّ، عَنْ سُفْيَانَ، عَنْ سَلَمَةَ بْنِ كُهَيْلٍ، عَنْ كُرَيْبٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ: بِتُّ عِنْدَ خَالَتِي مَيْمُونَةَ، فَقَامَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَتَى حَاجَتَهُ، فَغَسَلَ وَجْهَهُ وَيَدَيْهِ ثُمَّ نَامَ، ثُمَّ قَامَ فَأَتَى الْقِرْبَةَ فَأَطْلَقَ شِنَاقَهَا، ثُمَّ تَوَضَّأَ وُضُوءًا بَيْنَ وُضُوءَيْنِ لَمْ يُكْثِرْ، وَقَدْ أَبْلَغَ. فَصَلَّى فَقُمْتُ فَتَمَطَّيْتُ كَرَاهِيَةَ أَنْ يَرَى أَنِّي كُنْتُ أَتَّقِيهِ، فَتَوَضَّأْتُ. فَقَامَ يُصَلِّي فَقُمْتُ عَنْ يَسَارِهِ فَأَخَذَ بِيَدِي فَأَدَارَنِي، عَنْ يَمِينِهِ. فَتَتَامَّتْ صَلَاتُهُ مِنَ اللَّيْلِ ثَلَاثَ عَشْرَةَ رَكْعَةً. ثُمَّ اضْطَجَعَ فَنَامَ حَتَّى نَفَخَ وَكَانَ إِذَا نَامَ نَفَخَ، فَآذَنَهُ بِلَالٌ بِالصَّلَاةِ، فَصَلَّى وَلَمْ يَتَوَضَّأْ، وَكَانَ فِي دُعَائِهِ: اللَّهُمَّ اجْعَلْ فِي قَلْبِي نُورًا وَفِي سَمْعِي نُورًا، وَعَنْ يَمِينِي نُورًا، وَعَنْ يَسَارِي نُورًا، وَفَوْقِي نُورًا، وَتَحْتِي نُورًا، وَأَمَامِي نُورًا، وَخَلْفِي نُورًا، وَأَعْظِمْ لِي نُورًا. قَالَ كُرَيْبٌ: وَسَبْعًا فِي التَّابُوتِ فَلَقِيتُ، رَجُلًا مِنْ وَلَدِ الْعَبَّاسِ فَحَدَّثَنِي بِهِنَّ فَذَكَرَ: عَصَبِي، وَلَحْمِي، وَدَمِي، وَشَعْرِي، وَبَشَرِي، وَذَكَرَ خَصْلَتَيْنِ.

ترجمہ: حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما بتاتے ہیں کہ ایک رات میں اپنی خالہ میمونہ رضی اللہ عنہا کے ہاں ٹھہرا۔ نبی کریم ﷺ اٹھے اپنی حاجت (قضاء حاجت) پوری کرنے کے بعد منہ اور ہاتھ دھوئے پھر سو گئے دوبارہ اٹھے مشک کے پاس پہنچے اور اس کا بند کھول کر وضو فرمایا۔ پانی کم استعمال فرمایا اور پوری طرح وضو فرمایا۔ پھر نوافل

پڑھے۔ میں نے انگڑائی لی تاکہ معلوم نہ ہو سکے کہ میں ان کی خبر رکھ رہا ہوں۔ پھر میں نے بھی وضو کیا۔ آپ اٹھے اور نماز پڑھنے لگے۔ میں آپ کی بائیں طرف کھڑا ہو گیا۔ آپ نے میرا ہاتھ پکڑا اور پچھلی طرف گھما کر مجھے اپنی دائیں طرف کھڑا کر دیا۔ چنانچہ یوں رات کے نوافل پڑھ لئے۔ یہ تیرہ رکعات تھیں۔ پھر لیٹ گئے' سو گئے اور سانس کی آواز آنے لگی۔ سوتے وقت یہی عادت کریمہ تھی۔ پھر حضرت بلال رضی اللہ عنہ نے نماز کی اطلاع دی اور وضو کئے بغیر نماز پڑھ لی اور یہ دعا مانگی:

"اَللّٰهُمَّ اجْعَلْ فِيْ قَلْبِيْ نُوْرًا وَّفِيْ سَمْعِيْ نُوْرًا وَّعَنْ يَّمِيْنِيْ نُوْرًا وَّعَنْ يَّسَارِيْ نُوْرًا وَّفَوْقِيْ نُوْرًا وَّتَحْتِيْ نُوْرًا وَّاَمَامِيْ نُوْرًا وَّخَلْفِيْ نُوْرًا وَّاَعْظِمْ لِيْ نُوْرًا۔"

حضرت کریب رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ سات جسمانی چیزوں کا بھی ذکر فرمایا۔ میں حضرت عباس رضی اللہ عنہ کی اولاد میں سے ایک آدمی کو ملا تو انہوں نے مجھے وہ سات چیزیں بھی بتائیں' چنانچہ انہوں نے پٹھے' گوشت' خون' بالوں اور جلد کا بھی ذکر کیا ان کے علاوہ دو خصلتیں بھی ذکر فرمائیں۔

۷۱۷۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيْزِ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ: حَدَّثَنِيْ عَبْدُ الْعَزِيْزِ بْنُ مُحَمَّدٍ، عَنْ عَبْدِ الْمَجِيْدِ بْنِ سُهَيْلِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ، عَنْ يَحْيَى بْنِ عَبَّادٍ أَبِيْ هُبَيْرَةَ، عَنْ سَعِيْدِ بْنِ جُبَيْرٍ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبَّاسٍ قَالَ: كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا قَامَ مِنَ اللَّيْلِ فَصَلَّى فَقَضَى صَلَاتَهُ، يُثْنِيْ عَلَى اللّٰهِ بِمَا هُوَ أَهْلُهُ ثُمَّ يَكُوْنُ فِيْ آخِرِ كَلَامِهِ: اَللّٰهُمَّ اجْعَلْ لِّيْ نُوْرًا فِيْ قَلْبِيْ، وَاجْعَلْ لِّيْ نُوْرًا فِيْ سَمْعِيْ، وَاجْعَلْ لِّيْ نُوْرًا فِيْ بَصَرِيْ، وَاجْعَلْ لِّيْ نُوْرًا عَنْ يَّمِيْنِيْ، وَنُوْرًا عَنْ شِمَالِيْ، وَاجْعَلْ لِّيْ نُوْرًا مِنْ بَيْنِ يَدَيَّ، وَنُوْرًا مِنْ خَلْفِيْ وَزِدْنِيْ نُوْرًا، وَزِدْنِيْ نُوْرًا، وَزِدْنِيْ نُوْرًا.

ترجمہ: حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کہتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ جب رات کو بیدار ہوتے' نفل پڑھتے اور دعا یوں پڑھتے۔ اللہ تعالیٰ کی حمد وثنا کرتے جیسے اس کی شان کے لائق ہے اور پھر آخر میں یہ پڑھتے:

"اَللّٰهُمَّ اجْعَلْ لِّيْ نُوْرًا فِيْ قَلْبِيْ وَاجْعَلْ لِّيْ نُوْرًا فِيْ سَمْعِيْ وَاجْعَلْ لِّيْ نُوْرًا فِيْ بَصَرِيْ وَاجْعَلْ لِّيْ نُوْرًا عَنْ يَّمِيْنِيْ وَنُوْرًا عَنْ شِمَالِيْ وَاجْعَلْ لِّيْ نُوْرًا مِّنْ بَيْنِ يَدَيَّ وَنُوْرًا مِّنْ خَلْفِيْ وَزِدْنِيْ نُوْرًا وَّزِدْنِيْ نُوْرًا وَّزِدْنِيْ نُوْرًا۔"

یا اللہ! میرے دل میں نور پیدا فرما' میرے کانوں میں پیدا فرما' آنکھوں میں پیدا فرما' میری

إِنِّيْ أَسْئَلُكَ الْعَفْوَ وَالْعَافِيَةَ فِي الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ. اَللّٰهُمَّ إِنِّيْ أَسْأَلُكَ الْعَافِيَةَ فِيْ دِيْنِيْ وَأَهْلِيْ، وَاسْتُرْ عَوْرَتِيْ، وَآمِنْ رَوْعَتِيْ، وَاحْفَظْنِيْ مِنْ بَيْنِ يَدَيَّ، وَمِنْ خَلْفِيْ، وَعَنْ يَمِيْنِيْ، وَعَنْ يَسَارِيْ، وَمِنْ فَوْقِيْ، وَأَعُوْذُبِكَ اَنْ أُغْتَالَ مِنْ تَحْتِيْ.

ترجمہ: حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما کہتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ یہ دعا بھی پڑھتے:

اَللّٰهُمَّ إِنِّيْ اَسْئَلُكَ الْعَفْوَ وَالْعَافِيَةَ فِي الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ اَللّٰهُمَّ إِنِّيْ اَسْئَلُكَ الْعَافِيَةَ فِيْ دِيْنِيْ وَاَهْلِيْ وَاسْتُرْ عَوْرَتِيْ وَاٰمِنْ رَوْعَتِيْ وَاحْفَظْنِيْ مِنْ م بَيْنِ يَدَيَّ وَمِنْ خَلْفِيْ وَعَنْ يَمِيْنِيْ وَعَنْ يَسَارِيْ وَمِنْ فَوْقِيْ وَاَعُوْذُ بِكَ اَنْ اُغْتَالَ مِنْ تَحْتِيْ.

''الٰہی! میں تجھ سے معافی اور دنیا و آخرت میں امن و امان مانگتا ہوں' اے اللہ! میں تجھ سے اپنے دین اور اہل و عیال میں معافی مانگتا ہوں' تو مجھے حیاء دے اور میرے دل سے ہر قسم کا خوف و گھبراہٹ دور کر دے' میرے سامنے' پیچھے' دائیں' بائیں اور اوپر کی بلاؤں سے محفوظ فرما اور میں اس بات سے پناہ مانگتا ہوں کہ کبھی نیچے سے دھوکا کھاؤں۔''

۷۰۔ حَدَّثَنَا عَلِيٌّ قَالَ: حَدَّثَنَا مَرْوَانُ بْنُ مُعَاوِيَةَ قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَاحِدِ بْنِ أَيْمَنَ قَالَ: حَدَّثَنَا عُبَيْدُ بْنُ رِفَاعَةَ الزُّرَقِيُّ، عَنْ أَبِيْهِ قَالَ: لَمَّا كَانَ يَوْمُ أُحُدٍ، وَانْكَفَأَ الْمُشْرِكُوْنَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اسْتَوُوْا حَتّٰى أُثْنِيَ عَلٰى رَبِّيْ عَزَّوَجَلَّ. فَصَارُوْا خَلْفَهُ صُفُوْفًا. فَقَالَ: اَللّٰهُمَّ لَكَ الْحَمْدُ كُلُّهُ. اَللّٰهُمَّ لَا قَابِضَ لِمَا بَسَطْتَ، وَلَا مُقَرِّبَ لِمَا بَاعَدْتَ، وَلَا مُبَاعِدَ لِمَا قَرَّبْتَ، وَلَا مُعْطِيَ لِمَا مَنَعْتَ وَلَا مَانِعَ لِمَا أَعْطَيْتَ. اَللّٰهُمَّ ابْسُطْ عَلَيْنَا مِنْ بَرَكَاتِكَ وَرَحْمَتِكَ وَفَضْلِكَ وَرِزْقِكَ. اَللّٰهُمَّ إِنِّيْ أَسْأَلُكَ النَّعِيْمَ الْمُقِيْمَ الَّذِيْ لَا يَحُوْلُ وَلَا يَزُوْلُ. اَللّٰهُمَّ إِنِّيْ أَسْأَلُكَ النَّعِيْمَ يَوْمَ الْعَيْلَةِ، وَالْأَمْنَ يَوْمَ الْخَوْفِ. اَللّٰهُمَّ عَائِذًا بِكَ مِنْ سُوْءِ مَا أَعْطَيْتَنَا، وَشَرِّ مَا مَنَعْتَ مِنَّا. اَللّٰهُمَّ حَبِّبْ إِلَيْنَا الْإِيْمَانَ وَزَيِّنْهُ فِيْ قُلُوْبِنَا وَكَرِّهْ إِلَيْنَا الْكُفْرَ وَالْفُسُوْقَ وَالْعِصْيَانَ وَاجْعَلْنَا مِنَ الرَّاشِدِيْنَ. اَللّٰهُمَّ تَوَفَّنَا مُسْلِمِيْنَ وَأَحْيِنَا مُسْلِمِيْنَ وَأَلْحِقْنَا بِالصَّالِحِيْنَ غَيْرَ خَزَايَا وَلَا مَفْتُوْنِيْنَ. اَللّٰهُمَّ قَاتِلِ الْكَفَرَةَ الَّذِيْنَ يَصُدُّوْنَ عَنْ سَبِيْلِكَ وَيُكَذِّبُوْنَ رُسُلَكَ وَاجْعَلْ عَلَيْهِمْ رِجْزَكَ وَعَذَابَكَ. اَللّٰهُمَّ قَاتِلِ الْكَفَرَةَ الَّذِيْنَ أُوْتُوا الْكِتَابَ، إِلٰهَ الْحَقِّ. عَلِيٌّ: وَسَمِعْتُهُ مِنْ مُحَمَّدِ بْنِ بِشْرٍ، وَأَسْنَدَهُ وَلَا أَجِيْءُ بِهِ.

کر دے اور نیک لوگوں میں شامل کر دے جو ذلیل اور آزمائش میں نہیں آیا کرتے۔ اے اللہ! ان کافروں کو مار دے جو تیری راہ راست سے ہمیں ہٹانے کی کوشش کرتے رہتے ہیں جو تیرے رسولوں کو جھوٹا کہتے ہیں اور ان پر اپنا عذاب اور پلیدگی طاری کر دے۔ اے اللہ! ان کافروں کو مار دے جنہیں تو نے کتاب بھی دی تھی' اے حق رب!"

۲۹۲۔ بَابُ الدُّعَاءِ عِنْدَ الْكَرْبِ (بے چینی کے وقت دعا)

۷۲۱۔ حَدَّثَنَا مُسْلِمٌ قَالَ: حَدَّثَنَا هِشَامٌ قَالَ: حَدَّثَنَا قَتَادَةُ، عَنْ أَبِي الْعَالِيَةِ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ: كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَدْعُوْ عِنْدَ الْكَرْبِ: لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ الْعَظِيْمُ الْحَلِيْمُ، لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ رَبُّ السَّمٰوَاتِ وَالْأَرْضِ وَرَبُّ الْعَرْشِ الْعَظِيْمِ.

ترجمہ: حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما بتاتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ بے چینی کے موقع پر یہ دعا مانگا کرتے تھے:

لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ الْعَظِيْمُ الْحَلِيْمُ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ رَبُّ السَّمٰوَاتِ وَالْأَرْضِ وَرَبُّ الْعَرْشِ الْعَظِيْمِ.

"اللہ عظیم اور بردبار کے علاوہ کوئی لائق عبادت نہیں ہے' اللہ کے سوا کوئی لائق عبادت نہیں جو کہ آسمانوں اور زمین کا پروردگار ہے اور عرش عظیم والا ہے۔"

۷۲۲۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدٍ قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْمَلِكِ بْنُ عَمْرٍو قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْجَلِيْلِ، عَنْ جَعْفَرِ بْنِ مَيْمُوْنٍ قَالَ: حَدَّثَنِيْ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ أَبِيْ بَكْرَةَ، أَنَّهُ قَالَ لِأَبِيْهِ: يَا أَبَتِ، إِنِّيْ أَسْمَعُكَ تَدْعُوْ كُلَّ غَدَاةٍ: اَللّٰهُمَّ عَافِنِيْ فِيْ بَدَنِيْ، اَللّٰهُمَّ عَافِنِيْ فِيْ سَمْعِيْ، اَللّٰهُمَّ عَافِنِيْ فِيْ بَصَرِيْ، لَا إِلٰهَ إِلَّا أَنْتَ. تُعِيْدُهَا ثَلَاثًا حِيْنَ تُمْسِيْ وَحِيْنَ تُصْبِحُ ثَلَاثًا وَتَقُوْلُ: اَللّٰهُمَّ إِنِّيْ أَعُوْذُبِكَ مِنَ الْكُفْرِ وَالْفَقْرِ. اَللّٰهُمَّ إِنِّيْ أَعُوْذُبِكَ مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ، لَا إِلٰهَ إِلَّا أَنْتَ. تُعِيْدُهَا ثَلَاثًا حِيْنَ تُمْسِيْ وَحِيْنَ تُصْبِحُ ثَلَاثًا. فَقَالَ: نَعَمْ يَا بُنَيَّ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ بِهِنَّ وَأَنَا أُحِبُّ أَنْ أَسْتَنَّ بِسُنَّتِهِ. قَالَ: وَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: دَعَوَاتُ الْمَكْرُوْبِ: اَللّٰهُمَّ رَحْمَتَكَ أَرْجُوْ وَلَا تَكِلْنِيْ إِلٰى نَفْسِيْ طَرْفَةَ عَيْنٍ، وَأَصْلِحْ لِيْ شَأْنِيْ كُلَّهُ، لَا إِلٰهَ إِلَّا أَنْتَ.

ترجمہ: حضرت عبدالرحمٰن رضی اللہ عنہ نے اپنے والد ابوبکرہ رضی اللہ عنہ سے کہا اے باپ! میں روزانہ صبح کو آپ

سے یہ دعا سنتا ہوں:

"اَللّٰھُمَّ عَافِنِیْ فِیْ بَدَنِیْ اَللّٰھُمَّ عَافِنِیْ فِیْ سَمْعِیْ اَللّٰھُمَّ عَافِنِیْ فِیْ بَصَرِیْ لَآ اِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ."

"الٰہی! میرے بدن کی حفاظت فرما۔ الٰہی! میرے کان صحیح کام کرتے ہیں اور آنکھیں درست رہیں، تیرے بغیر کوئی لائق عبادت نہیں ہے۔"

آپ اسے صبح و شام تین تین مرتبہ دہراتے ہیں اور کہتے ہیں:

"اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُبِكَ مِنَ الْكُفْرِ وَالْفَقْرِ اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُبِكَ مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ لَآ اِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ."

"اے اللہ! میں کفر اور محتاجی سے تیری پناہ چاہتا ہوں۔ اے اللہ! میں عذاب قبر سے تیری پناہ چاہتا ہوں، تیرے بغیر کوئی بھی لائق عبادت نہیں ہے۔"

اسے بھی آپ صبح و شام تین تین بار دہراتے ہیں۔ انہوں نے کہا ہاں بیٹے! میں نے انہیں رسول اللہ ﷺ سے سنا تھا اور مجھے اچھا لگا کہ میں آپ کی سنت پر عمل کرتا رہوں۔ انہوں نے مزید بتایا کہ رسول اللہ ﷺ نے خستہ حال اور بے چین کے لئے یہ "دعوات المکروب" بیان فرمائیں:

"اَللّٰھُمَّ رَحْمَتَكَ اَرْجُوْ وَلَا تَكِلْنِیْ اِلٰی نَفْسِیْ طَرْفَةَ عَیْنٍ."

"الٰہی! میں صرف تیری ہی مہربانی کی امید لئے ہوئے ہوں اور تو لمحہ بھر کے لئے بھی مجھے اپنے آپ پر بھروسہ کرنے والا نہ رہنے دے اور ہر حال میں میری حفاظت فرما، تیرے سوا کوئی بھی لائق عبادت نہیں۔"

۷۲۳۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الْعَزِیْزِ قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْمَلِكِ بْنُ الْخَطَّابِ ابْنِ عُبَیْدِ اللّٰهِ بْنِ اَبِیْ بَكْرَةَ قَالَ: حَدَّثَنِیْ رَشِدٌ اَبُوْ مُحَمَّدٍ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الْحَارِثِ قَالَ: سَمِعْتُ ابْنَ عَبَّاسٍ یَقُوْلُ: كَانَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ عِنْدَ الْكَرْبِ: لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ الْعَظِیْمُ الْحَلِیْمُ، لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ رَبُّ الْعَرْشِ الْعَظِیْمِ، لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ رَبُّ السَّمٰوٰتِ وَرَبُّ الْاَرْضِ وَرَبُّ الْعَرْشِ الْكَرِیْمِ، اَللّٰھُمَّ اصْرِفْ شَرَّهٗ.

ترجمہ: حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما بتاتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ بے چینی کے موقع پر یہ پڑھا کرتے تھے:

”اے اللہ! میں تیرے علم کی بناء پر تجھ سے بھلائی کے کام کی ہدایت چاہتا ہوں اور تیری قدرت کی بناء پر قدرت چاہتا ہوں' تیرے عظیم فضل سے سوال کرتا ہوں کیونکہ تجھ میں طاقت ہے مجھ میں نہیں' علم تو تیرے پاس ہے میرے پاس ہے ہی نہیں' غیبوں کو سب سے زیادہ تو جانتا ہے۔ اے اللہ! اگر تیرے علم میں میرے لئے یہ کام میری دنیا اور آخرت کے لئے بہتر ہے تو اس کو میرے لئے مقدر فرما اور اگر تیرے علم یں میرے لئے یہ کام میری دنیا اور آخرت میں برا ہے تو اس کو مجھ سے دور فرما دے اور میرے لئے خیر کو مقدر بنا۔ میں جہاں کہیں بھی ہوں مجھے اس پر راضی فرما اور اس کے بعد اپنی حاجت کا نام لے۔“

۷۲۵۔ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ الْمُنْذِرِ قَالَ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ حَمْزَةَ قَالَ: حَدَّثَنِي كَثِيرُ بْنُ زَيْدٍ، عَنْ [illegible] الرَّحْمٰنِ بْنِ كَعْبٍ قَالَ: سَمِعْتُ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللّٰهِ يَقُوْلُ: دَعَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ [illegible] الْمَسْجِدِ، مَسْجِدِ الْفَتْحِ يَوْمَ الْاِثْنَيْنِ وَيَوْمَ الثُّلَاثَاءِ وَيَوْمَ الْاَرْبَعَاءِ، فَاسْتُجِيْبَ لَهُ بَيْنَ الصَّلَاتَيْنِ مِنْ [illegible] الْاَرْبَعَاءِ، قَالَ جَابِرٌ: وَلَمْ يَنْزِلْ بِيْ أَمْرٌ مُهِمٌّ غَائِظٌ إِلَّا تَوَخَّيْتُ تِلْكَ السَّاعَةَ، فَدَعَوْتُ اللّٰهَ فِيْهِ [illegible] الصَّلَاتَيْنِ يَوْمَ الْاَرْبَعَاءِ فِيْ تِلْكَ السَّاعَةِ إِلَّا عَرَفْتُ الْإِجَابَةَ.

ترجمہ: حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ نے بتایا کہ حضورﷺ نے اس مسجد یعنی مسجد فتح میں پیر' منگل اور [illegible] تین دن تک دعا فرمائی تو بدھ کے دن دو نمازوں کے درمیان اسے قبول کر لیا گیا۔ حضرت جابر رضی اللہ عنہ [illegible] ہیں کہ جب بھی مجھے کوئی مشکل اور رنج والا کام پیش آیا تو میں نے اسی وقت کا انتظار کیا اور پھر میں نے اسی د[illegible] میں بدھ کے دن دونوں نمازوں ہی کے دوران دعا کی' وقت بھی وہی رکھا تو مجھے قبولیت کا صاف پتہ چل گیا۔

۷۲۶۔ حَدَّثَنَا عَلِيٌّ، عَنْ خَلَفِ بْنِ خَلِيْفَةَ قَالَ: حَدَّثَنِيْ حَفْصُ ابْنُ أَخِيْ أَنَسٍ، عَنْ أَنَسٍ: كُنْتُ مَعَ النَّ[illegible] صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَدَعَا رَجُلٌ فَقَالَ: يَا بَدِيْعَ السَّمٰوَاتِ يَا حَيُّ، يَا قَيُّوْمُ إِنِّيْ أَسْأَلُكَ. فَقَالَ: أَتَدْرُ[illegible] بِمَا دَعَا؟ وَالَّذِيْ نَفْسِيْ بِيَدِهٖ، دَعَا اللّٰهَ بِاسْمِهِ الَّذِيْ إِذَا دُعِيَ بِهٖ أَجَابَ.

ترجمہ: حضرت انس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میں نبی کریمﷺ کی ہمراہی میں تھا کہ ایک آدمی نے یہ دعا کی:

”يَا بَدِيْعَ السَّمٰوَاتِ يَا حَيُّ يَا قَيُّوْمُ إِنِّيْ أَسْأَلُكَ.“

تو آپ نے فرمایا: ”تم جانتے ہو کہ اس نے کیا دعا کی ہے؟ اس ذات کی قسم جس کے قبضہ قدرت [illegible]

میری جان ہے اس نے وہ نام لے کر اللہ سے عرض کی ہے کہ جس نام کے ذریعے اسے جب بھی آواز دی جاتی ہے وہ قبول فرما لیتا ہے۔"

۷۲۷۔ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سُلَيْمَانَ قَالَ: حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ فَقَالَ: أَخْبَرَنِي عَمْرٌو، عَنْ يَزِيدَ بْنِ أَبِي حَبِيبٍ، عَنْ أَبِي الْخَيْرِ، أَنَّهُ سَمِعَ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ عَمْرٍو قَالَ: قَالَ أَبُو بَكْرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: عَلِّمْنِي دُعَاءً أَدْعُو بِهِ فِي صَلَاتِي قَالَ: قُلْ: اَللّٰهُمَّ إِنِّي ظَلَمْتُ نَفْسِي ظُلْمًا كَثِيرًا وَلَا يَغْفِرُ الذُّنُوبَ إِلَّا أَنْتَ، فَاغْفِرْ لِي مِنْ عِنْدِكَ مَغْفِرَةً إِنَّكَ أَنْتَ الْغَفُورُ الرَّحِيمُ.

ترجمہ: حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ بتاتے ہیں حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے نبی کریم علیہ السلام کی خدمت میں عرض کی: مجھے کوئی ایسی دعا سکھا دیجئے جو میں اپنی نماز کے دوران مانگا کروں تو آپ نے فرمایا کہو:

"اَللّٰهُمَّ إِنِّي ظَلَمْتُ نَفْسِي ظُلْمًا كَثِيرًا وَّلَا يَغْفِرُ الذُّنُوبَ إِلَّا أَنْتَ فَاغْفِرْ لِي مِنْ عِنْدِكَ مَغْفِرَةً إِنَّكَ أَنْتَ الْغَفُورُ الرَّحِيمُ."

"اے اللہ! میں نے اپنی ذات پر بہت ظلم کیا ہے اور گناہ صرف تو ہی بخش سکتا ہے لہٰذا اپنے کرم سے میری بخشش فرما دے بلاشبہ تو بہت بخشنے والا مہربان ہے۔"

۲۹۴۔ بَابٌ إِذَا خَافَ السُّلْطَانَ (خوفِ حکمران کے لئے دعا)

۷۲۸۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ حُمَيْدٍ قَالَ: حَدَّثَنَا عِيسَى بْنُ يُونُسَ، عَنِ الْأَعْمَشِ قَالَ: حَدَّثَنَا ثُمَامَةُ بْنُ عُقْبَةَ قَالَ: سَمِعْتُ الْحَارِثَ بْنَ سُوَيْدٍ يَقُولُ: قَالَ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مَسْعُودٍ: إِذَا كَانَ عَلَى أَحَدِكُمْ يَخَافُ تَغَطْرُسَهُ أَوْ ظُلْمَهُ فَلْيَقُلْ: اَللّٰهُمَّ رَبَّ السَّمٰوَاتِ السَّبْعِ وَرَبَّ الْعَرْشِ الْعَظِيمِ، كُنْ لِي جَارًا مِنْ فُلَانِ بْنِ فُلَانٍ وَأَحْزَابِهِ مِنْ خَلَائِقِكَ أَنْ يَفْرُطَ عَلَيَّ أَحَدٌ مِنْهُمْ أَوْ يَطْغَى عَزَّ جَارُكَ، وَجَلَّ ثَنَاؤُكَ، وَلَا إِلٰهَ إِلَّا أَنْتَ.

ترجمہ: حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ جب تم پر کوئی ایسا حکمران مسلط ہو جس کی ناراضگی اور ظلم کا خوف ہو تو یوں کہو:

اَللّٰهُمَّ رَبَّ السَّمٰوَاتِ السَّبْعِ وَرَبَّ الْعَرْشِ الْعَظِيمِ كُنْ لِي جَارًا مِّنْ فُلَانِ بْنِ فُلَانٍ (یہاں حکمران کا نام لے) وَّأَحْزَابِهِ مِنْ خَلَائِقِكَ أَنْ يَفْرُطَ عَلَيَّ أَحَدٌ مِّنْهُمْ أَوْ يَطْغَى

عَزَّ جَارُكَ وَجَلَّ ثَنَاؤُكَ وَلَآ اِلٰهَ اِلَّآ اَنْتَ.

''اے ساتوں آسمانوں اور عرش عظیم کے مالک' فلاں بن فلاں (یہاں حکمران کا نام لے) اپنی مخلوق اور اس کی جماعت کے لوگوں سے میری حفاظت فرما تاکہ وہ مجھ پر زیادتی نہ کر سکیں اور نہ ہی مجھ پر اپنی ناراضگی کا اثر دکھا سکیں' تو ہی حفاظت فرما سکتا ہے اور تیرے بغیر کوئی بھی لائق عبادت نہیں۔''

۷۲۹۔ حَدَّثَنَا أَبُو نُعَيمٍ قَالَ: حَدَّثَنَا يُونُسُ، عَنْ مِنْهَالِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ: حَدَّثَنِي سَعِيدُ بْنُ جُبَيرٍ، عَن ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ: إِذَا أَتَيتَ سُلْطَانًا مُهِيبًا تَخَافُ أَنْ يَسْطُوبِكَ فَقُلْ: اَللّٰهُ أَكْبَرُ، اَللّٰهُ أَعَزُّ مِنْ خَلْقِهِ جَمِيعًا، اَللّٰهُ أَعَزُّ مِمَّا أَخَافُ وَأَحْذَرُ وَأَعُوذُ بِاللّٰهِ الَّذِي لَا إِلٰهَ إِلَّا هُوَ الْمُمْسِكُ السَّمٰوَاتِ السَّبْعِ أَنْ يَقَعْنَ عَلَى الْأَرْضِ، إِلَّا بِإِذْنِهِ مِنْ شَرِّ عَبْدِكَ فُلَانٍ (شریر آدمی کا نام لے)، وَجُنُودِهِ وَأَتْبَاعِهِ وَأَشْيَاعِهِ مِنَ الْجِنِّ وَالْإِنْسِ، اَللّٰهُمَّ كُنْ لِّي جَارًا مِنْ شَرِّهِمْ جَلَّ ثَنَاؤُكَ، وَعَزَّ جَارُكَ، وَتَبَارَكَ اسْمُكَ، وَلَا إِلٰهَ غَيرُكَ. ثَلَاثَ مَرَّاتٍ

ترجمہ: حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما بتاتے ہیں کہ جب تم ایسے حکمران کے پاس جانا چاہو جو ہیبت ناک اور تمہیں خوف ہو کہ وہ تمہیں گرفتار کرے گا (یا قتل کرا دے گا) تو یوں پڑھا کرو:

اَللّٰهُ اَكْبَرُ اَللّٰهُ اَعَزُّ مِنْ خَلْقِهِ جَمِيعًا اَللّٰهُ اَعَزُّ مِمَّآ اَخَافُ وَاَحْذَرُ اَعُوْذُ بِاللّٰهِ الَّذِيْ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ الْمُمْسِكُ السَّمٰوَاتِ السَّبْعِ اَنْ يَّقَعْنَ عَلَى الْاَرْضِ اِلَّا بِاِذْنِهٖ مِنْ شَرِّ عَبْدِكَ فُلَانٍ وَّجُنُوْدِهٖ وَ اَتْبَاعِهٖ وَاَشْيَاعِهٖ مِنَ الْجِنِّ وَالْاِنْسِ اَللّٰهُمَّ كُنْ لِّيْ جَارًا مِّنْ شَرِّهِمْ جَلَّ ثَنَاؤُكَ وَعَزَّ جَارُكَ وَتَبَارَكَ اسْمُكَ وَلَآ اِلٰهَ غَيْرُكَ. (تین مرتبہ پڑھ کر جائے)

''اللہ سب سے بڑا ہے۔ اللہ ہی اپنی تمام مخلوق سے عزت وغلبہ والا ہے۔ اللہ اس سے عزت وغلبہ میں غالب ہے جس سے میں خوف کرتا ہوں' میں اس ذات کی پناہ مانگتا ہوں جس کے سوا کوئی لائق عبادت نہیں' وہ ایسا ہے کہ ساتوں آسمانوں کو سنبھالے ہوئے ہے' وہ اس کی اجازت کے بغیر زمین پر گر نہیں سکتے کہ میں تیرے فلاں بندے' اس کے کارندوں' فرمانبرداروں اور اس جیسے حکمرانوں سے محفوظ رہوں (اس شہنشاہ کے ساتھی مددگار) خواہ جن ہو یا انسان۔ اے اللہ! تیری ثناء تو ہر ایک کی زبان پر ہے تو اس کے شر سے میری حفاظت فرما'

تیری حفاظت ہی کارآمد ہوتی ہے نام بھی تیرا ہی عظمت والا ہے اور پھر تیرے بغیر کوئی لائق عبادت نہیں ہے۔"

۷۳۰۔ حَدَّثَنَا مُوسَى قَالَ: حَدَّثَنَا مُسْكِينُ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيزِ بْنِ قَيْسٍ، أَخْبَرَنِي أَبِي، أَنَّ ابْنَ عَبَّاسٍ حَدَّثَهُ قَالَ: مَنْ نَزَلَ بِهِ هَمٌّ أَوْ غَمٌّ أَوْ كَرْبٌ أَوْ خَافَ مِنْ سُلْطَانٍ، فَدَعَا بِهَؤُلَاءِ اسْتُجِيبَ لَهُ: أَسْأَلُكَ بِلَا إِلَهَ إِلَّا أَنْتَ رَبُّ السَّمَاوَاتِ السَّبْعِ وَرَبُّ الْعَرْشِ الْعَظِيمِ، وَأَسْأَلُكَ بِلَا إِلَهَ إِلَّا أَنْتَ رَبُّ السَّمَاوَاتِ السَّبْعِ وَرَبُّ الْعَرْشِ الْكَرِيمِ، وَأَسْأَلُكَ بِلَا إِلَهَ إِلَّا أَنْتَ رَبُّ السَّمَاوَاتِ السَّبْعِ وَالْأَرَضِينَ السَّبْعِ وَمَا فِيهِنَّ، إِنَّكَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ ثُمَّ سَلِ اللَّهَ حَاجَتَكَ.

ترجمہ: حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کہتے ہیں کہ جسے کوئی غم واندوہ اور بے چینی لاحق ہو یا کسی حکمران سے ڈرے تو یہ دعا پڑھا کرے اللہ اس کی حفاظت فرمائے گا۔

أَسْئَلُكَ بِلَا إِلَهَ إِلَّا أَنْتَ رَبُّ السَّمٰوَاتِ السَّبْعِ وَرَبُّ الْعَرْشِ الْكَرِيمِ وَأَسْئَلُكَ بِلَا إِلَهَ إِلَّا أَنْتَ رَبُّ السَّمٰوَاتِ السَّبْعِ وَالْأَرَضِينَ السَّبْعِ وَمَا فِيهِنَّ إِنَّكَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ.

"اے ساتوں آسمانوں اور عرش کریم کے مالک! میں تجھ سے لَا إِلَهَ إِلَّا أَنْتَ کے ذریعے سوال کرتا ہوں اور اے ساتوں آسمانوں اور ساتوں زمینوں اور جو کچھ ان میں ہے کے مالک! میں لَا إِلَهَ إِلَّا أَنْتَ کے ذریعے تجھ سے سوال کرتا ہوں بلاشبہ تو ہر ایک پسندیدہ چیز پر قدرت رکھتا ہے۔"

۲۹۵۔ بَابُ مَا يُدَّخَرُ لِلدَّاعِي مِنَ الْأَجْرِ وَالثَّوَابِ

(دُعا کرنے والے کے لئے اجر وثواب)

۷۳۱۔ حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ نَصْرٍ قَالَ: حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ أُسَامَةَ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ عَلِيٍّ قَالَ: سَمِعْتُ أَبَا الْمُتَوَكِّلِ النَّاجِيَّ قَالَ: قَالَ أَبُو سَعِيدٍ الْخُدْرِيُّ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَا مِنْ مُسْلِمٍ يَدْعُو لَيْسَ بِإِثْمٍ وَلَا بِقَطِيعَةِ رَحِمٍ إِلَّا أَعْطَاهُ إِحْدَى ثَلَاثٍ: إِمَّا أَنْ يُعَجِّلَ لَهُ دَعْوَتَهُ، وَإِمَّا أَنْ يَدَّخِرَهَا لَهُ فِي

بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ أَبْزَى، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ أُبَيٍّ قَالَ: لَا تَسُبُّوا الرِّيحَ فَإِذَا رَأَيْتُمْ مِنْهَا مَا تَكْرَهُونَ فَقُولُوا: اللّٰهُمَّ إِنَّا نَسْأَلُكَ خَيْرَ هٰذِهِ الرِّيحِ، وَخَيْرَ مَا فِيهَا وَخَيْرَ مَا أُرْسِلَتْ بِهِ وَنَعُوذُبِكَ مِنْ شَرِّ هٰذِهِ الرِّيحِ وَشَرِّ مَا فِيهَا، وَشَرِّ مَا أُرْسِلَتْ بِهِ.

ترجمہ: حضرت ابی رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ ہوا کو گالی نہ دو؛ اگر کبھی خوفناک ہوا دیکھو تو پڑھو:

اَللّٰهُمَّ إِنَّا نَسْئَلُكَ خَيْرَ هٰذِهِ الرِّيحِ وَخَيْرِ مَا فِيهَا وَخَيْرِ مَا أُرْسِلَتْ بِهِ وَنَعُوذُبِكَ مِنْ شَرِّ هٰذِهِ الرِّيحِ وَشَرِّ مَا فِيهَا وَشَرِّ مَا أُرْسِلَتْ بِهِ.

''اے اللہ! میں ہوا چاہتا ہوں؛ اس میں فائدہ مند چیزیں ہوں اور اس چیز کی خیریت مانگتا ہوں جس کی طرف بھیجی گئی ہے اور تیری پناہ چاہتا ہوں اس ہوا کے اندر آنے والی چیزوں سے اور ان کے شر سے جن کی طرف یہ بھیجی گئی ہے۔''

۷۲۱۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ، عَنْ يَحْيٰى، عَنِ الْأَوْزَاعِيِّ قَالَ: حَدَّثَنِي الزُّهْرِيُّ قَالَ: حَدَّثَنِي ثَابِتٌ ہِالزُّرَقِيُّ قَالَ: سَمِعْتُ أَبَا هُرَيْرَةَ يَقُولُ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: الرِّيحُ مِنْ رَوْحِ اللّٰهِ، تَأْتِي بِالرَّحْمَةِ وَالْعَذَابِ، فَلَا تَسُبُّوهَا وَلٰكِنْ سَلُوا اللّٰهَ مِنْ خَيْرِهَا، وَتَعَوَّذُوا بِاللّٰهِ مِنْ شَرِّهَا.

ترجمہ: حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بتاتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: ''یہ ہوا اللہ کی طرف سے فراخدل ہوتی ہے یہ رحمت بھی لاتی ہے اور عذاب بھی؛ لہٰذا اسے گالی نہ دیا کرو بلکہ اس کے خیر ہونے کی دعا کیا کرو اور اس کے نقصان سے اللہ کی پناہ مانگا کرو۔''

۲۹۹۔ بَابُ الدُّعَاءِ عِنْدَ الصَّوَاعِقِ (آسمانی بجلی گرنے کے وقت دعا)

۷۲۲۔ حَدَّثَنَا مُعَلَّى بْنُ أَسَدٍ قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَاحِدِ بْنُ زِيَادٍ قَالَ: حَدَّثَنَا الْحَجَّاجُ قَالَ: حَدَّثَنِي أَبُو مَطَرٍ، أَنَّهُ سَمِعَ سَالِمَ بْنَ عَبْدِ اللّٰهِ، عَنْ أَبِيهِ قَالَ: كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا سَمِعَ الرَّعْدَ وَالصَّوَاعِقَ قَالَ: اَللّٰهُمَّ لَا تَقْتُلْنَا بِغَضَبِكَ وَلَا تُهْلِكْنَا بِعَذَابِكَ، وَعَافِنَا قَبْلَ ذٰلِكَ.

ترجمہ: حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ بتاتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ جب آسمانی گرج اور کڑک سنتے تو یہ دعا پڑھتے:

''اَللّٰهُمَّ لَا تَقْتُلْنَا بِغَضَبِكَ وَلَا تُهْلِكْنَا بِعَذَابِكَ وَعَافِنَا قَبْلَ ذٰلِكَ.''

''اے اللہ! تو ہمیں آسمانی کڑک سے نہ مار اور نہ ہی اپنے عذاب سے؛ ہمیں اس سے قبل اس

سے محفوظ فرما لے۔"

۳۰۰۔ بَابٌ إِذَا سَمِعَ الرَّعْدَ (جب گرج سنے تو کیا پڑھے)

۷۲۳۔ حَدَّثَنَا بِشْرٌ قَالَ: حَدَّثَنَا مُوسٰى بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ: حَدَّثَنِي الْحَكَمُ قَالَ: حَدَّثَنِي عِكْرِمَةُ
ابْنَ عَبَّاسٍ كَانَ إِذَا سَمِعَ صَوْتَ الرَّعْدِ قَالَ: سُبْحَانَ الَّذِي سَبَّحْتُ لَهُ. قَالَ: إِنَّ الرَّعْدَ مَلَكٌ
بِالْغَيْثِ كَمَا يَنْعِقُ الرَّاعِي بِغَنَمِهِ.

ترجمہ: حضرت عکرمہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما جب گرج کی آواز سنتے تو
پڑھتے:

سُبْحَانَ الَّذِي سَبَّحْتُ لَهُ.

"وہ اللہ ہر عیب سے پاک ہے جس کی میں تسبیح بیان کر رہا ہوں۔"

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے بتایا کہ رعد (گرج دار آواز والا) ایک فرشتہ ہوتا ہے جو بارش
بادلوں) کو ایسے ہانک کر لاتا ہے جیسے چرواہا اپنی بکریوں کو۔

۷۲۴۔ حَدَّثَنَا إِسْمٰعِيلُ قَالَ: حَدَّثَنِي مَالِكُ بْنُ أَنَسٍ، عَنْ عَامِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الزُّبَيْرِ، عَنْ عَبْدِ
بْنِ الزُّبَيْرِ، أَنَّهُ كَانَ إِذَا سَمِعَ الرَّعْدَ تَرَكَ الْحَدِيثَ وَقَالَ: سُبْحَانَ الَّذِي يُسَبِّحُ الرَّعْدُ بِحَمْ
وَالْمَلَائِكَةُ مِنْ خِيفَتِهِ.[1] ثُمَّ يَقُولُ: إِنَّ هٰذَا لَوَعِيدٌ شَدِيدٌ لِأَهْلِ الْأَرْضِ.

ترجمہ: حضرت عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہما جب گرج سنتے تو بات چیت بند کر دیتے اور یہ پڑھتے:

سُبْحٰنَ الَّذِي يُسَبِّحُ الرَّعْدُ بِحَمْدِهٖ وَالْمَلَائِكَةُ مِنْ خِيفَتِهٖ.

"گرج اسے سراہتی ہوئی اس کی پاکی بولتی ہے اور فرشتے اس کے ڈر سے)۔"

پھر بتاتے کہ اس میں اللہ تعالیٰ کی طرف سے اہل زمین پر سخت ڈانٹ ہوتی ہے۔

۳۰۱۔ بَابٌ مَنْ سَأَلَ اللّٰهَ الْعَافِيَةَ (اللہ تعالیٰ سے امن و امان کا سوال)

۷۲۵۔ حَدَّثَنَا آدَمُ قَالَ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ قَالَ: حَدَّثَنَا سُوَيْدُ بْنُ حُجَيْرٍ قَالَ: سَمِعْتُ سُلَيْمَ بْنَ عَامِرٍ
أَوْسَطَ بْنِ إِسْمٰعِيلَ قَالَ: سَمِعْتُ أَبَا بَكْرٍ الصِّدِّيقَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ بَعْدَ وَفَاةِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ

۱۔ سورہ الرعد: آیت ۱۳

وَسَلَّمَ قَالَ: قَامَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَامَ أَوَّلَ مَقَامِي هٰذَا. ثُمَّ بَكٰى أَبُوْ بَكْرٍ، ثُمَّ قَالَ: عَلَيْكُمْ بِالصِّدْقِ، فَإِنَّهُ مَعَ الْبِرِّ، وَهُمَا فِي الْجَنَّةِ وَإِيَّاكُمْ وَالْكِذْبَ فَإِنَّهُ مَعَ الْفُجُوْرِ وَهُمَا فِي النَّارِ وَسَلُوا اللّٰهَ الْمُعَافَاةَ فَإِنَّهُ لَمْ يُؤْتَ بَعْدَ الْيَقِيْنِ خَيْرٌ مِّنَ الْمُعَافَاةِ، وَلَا تَقَاطَعُوْا، وَلَا تَدَابَرُوْا، وَلَا تَحَاسَدُوْا، وَلَا تَبَاغَضُوْا، وَكُوْنُوْا عِبَادَ اللّٰهِ إِخْوَانًا.

ترجمہ: حضرت اوسط بن اسماعیل رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میں نے حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ سے سنا۔ آپ نے حضور ﷺ کے وصال مبارک کے بعد بتایا کہ نبی کریم ﷺ پچھلے سال اسی مقام پر کھڑے تھے جہاں میں کھڑا ہوں اور پھر رونے لگے۔ پھر کہا: ''سچائی پر ثابت قدم رہو کیونکہ یہ نیکی کے ساتھ ہوتی ہے اور یہ دونوں جنت میں لے جائیں گی' جھوٹ سے بچو کیونکہ یہ گناہوں کا ساتھی ہوتا ہے اور یہ دونوں جہنم کا سامان ہیں اور اللہ سے امن و امان مانگا کرو کیونکہ موت کے بعد انسان کے کام یہی آئے گا' لوگوں میں پھوٹ نہ ڈالو' میدان جنگ سے نہ بھاگو' آپس میں حسد نہ کرو' بغض و کینہ نہ رکھو اور اللہ کے نیک بندے بن کر رہو۔''

٧٢٦۔ حَدَّثَنَا قَبِيْصَةُ قَالَ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، عَنِ الْجُرَيْرِيِّ، عَنْ أَبِي الْوَرْدِ، عَنِ اللَّجْلَاجِ، عَنْ مُعَاذٍ قَالَ: مَرَّ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَجُلًا يَقُوْلُ: اَللّٰهُمَّ إِنِّي أَسْأَلُكَ تَمَامَ النِّعْمَةِ قَالَ: هَلْ تَدْرِي مَا تَمَامُ النِّعْمَةِ؟ قَالَ: تَمَامُ النِّعْمَةِ دُخُوْلُ الْجَنَّةِ، وَالْفَوْزُ مِنَ النَّارِ. ثُمَّ مَرَّ عَلٰى رَجُلٍ يَقُوْلُ: اَللّٰهُمَّ إِنِّي أَسْأَلُكَ الصَّبْرَ. قَالَ: قَدْ سَأَلْتَ رَبَّكَ الْبَلَاءَ، فَسَلْهُ الْعَافِيَةَ. وَمَرَّ عَلٰى رَجُلٍ يَقُوْلُ: يَا ذَا الْجَلَالِ وَالْإِكْرَامِ. قَالَ: سَلْ.

ترجمہ: حضرت معاذ رضی اللہ عنہ بتاتے ہیں کہ حضور ﷺ ایک آدمی کے ہاں سے گزرے تو وہ یہ دعا مانگ رہا تھا:

اَللّٰهُمَّ إِنِّي أَسْئَلُكَ تَمَامَ النِّعْمَةِ.

آپ نے سن کر فرمایا: ''تم جانتے ہو کہ یہ مکمل نعمت کیا ہوتی ہے؟'' پھر خود ہی بتایا کہ ''مکمل نعمت جنت میں داخل ہونے اور دوزخ سے بچنے کو کہتے ہیں۔'' پھر ایک شخص کے ہاں سے گزرے جو یہ پڑھ رہا تھا:

اَللّٰهُمَّ إِنِّي أَسْئَلُكَ الصَّبْرَ.

''اے اللہ! میں تجھ سے صبر کی توفیق مانگتا ہوں۔''

آپ نے فرمایا: ''تو نے اللہ تعالیٰ سے بلا کا سوال کیا ہے (کہ آزمائش ہو تو صبر ہوتا ہے) اس سے امن و

امان مانگو۔" پھر تیسرے کے ہاں سے گزرے جو یا ذَالْجَلَالِ وَالْاِکْرَامِ پڑھ رہا تھا۔ آپ نے فرمایا پڑھتے جاؤ۔

۷۴۷۔ حَدَّثَنَا فَرْوَةُ قَالَ: حَدَّثَنَا عُبَيْدَةُ، عَنْ يَزِيْدَ بْنِ أَبِي زِيَادٍ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الْحَارِثِ، عَنِ الْعَبَّاسِ بْنِ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ: قُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ، عَلِّمْنِي شَيْئًا أَسْأَلُ اللّٰهَ بِهِ فَقَالَ: يَا عَبَّاسُ، سَلِ اللّٰهَ الْعَافِيَةَ. ثُمَّ مَكَثْتُ قَلِيْلًا ثُمَّ جِئْتُ فَقُلْتُ: عَلِّمْنِي شَيْئًا أَسْأَلُ اللّٰهَ بِهِ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ، فَقَالَ: يَا عَبَّاسُ، يَا عَمَّ رَسُوْلِ اللّٰهِ، سَلِ اللّٰهَ الْعَافِيَةَ فِي الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ.

ترجمہ: حضرت عباس رضی اللہ عنہ نے بتایا کہ میں نے حضور ﷺ کی خدمت میں عرض کی یا رسول اللہ! مجھے کوئی ایسی دعا بتایئے جو میں اللہ سے کیا کروں۔ آپ نے فرمایا: "اے عباس رضی اللہ عنہ! اللہ سے امن و امان مانگتے رہا کرو۔" تھوڑی دیر ٹھہر کر میں پھر حاضر ہوا اور عرض کی کوئی ایسی دعا بتایئے جسے پڑھا کروں۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا! "اے عباس رضی اللہ عنہ! اے رسول اللہ کے چچا! اللہ سے دنیا و آخرت کا امن و امان مانگو۔"

۳۰۲۔ بَابٌ مَنْ كَرِهَ الدُّعَاءَ بِالْبَلَاءِ

(مصیبت کے وقت دعا کی کراہت کرنے والے کا حکم)

۷۴۸۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ يُوْنُسَ قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُوْ بَكْرٍ، عَنْ حُمَيْدٍ، عَنْ أَنَسٍ قَالَ: قَالَ رَجُلٌ عِنْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اَللّٰهُمَّ لَمْ تُعْطِنِيْ مَالًا فَأَتَصَدَّقَ بِهِ، فَابْتَلِنِيْ بِبَلَاءٍ يَكُوْنُ. أَوْ قَالَ: فِيْهِ أَجْرٌ. فَقَالَ: سُبْحَانَ اللّٰهِ، لَا تُطِيْقُهُ. أَلَا قُلْتَ: اَللّٰهُمَّ اٰتِنَا فِي الدُّنْيَا حَسَنَةً وَّفِي الْاٰخِرَةِ حَسَنَةً وَّقِنَا عَذَابَ النَّارِ.

ترجمہ: حضرت انس رضی اللہ عنہ نے بتایا کہ ایک آدمی نے حضور ﷺ کے پاس پڑھا:

اَللّٰهُمَّ لَا تُعْطِنِيْ مَالًا فَأَتَصَدَّقُ بِهِ فَابْتَلِنِيْ بِبَلَاءٍ يَكُوْنُ.

(یا کہا) فِيْهِ اَجْرٌ آپ نے فرمایا: سبحان اللہ! اس کی تو تمہیں طاقت نہ ہوگی یہ کیوں نہیں کہتے؟

اَللّٰهُمَّ اٰتِنَا فِي الدُّنْيَا حَسَنَةً وَّفِي الْاٰخِرَةِ حَسَنَةً وَّقِنَا عَذَابَ النَّارِ.

۷۴۹۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ يُوْنُسَ قَالَ: حَدَّثَنَا زُهَيْرٌ قَالَ: حَدَّثَنَا حُمَيْدٌ، عَنْ أَنَسٍ قَالَ: دَخَلَ قُلْتُ لِحُمَيْدٍ: النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ؟ قَالَ: نَعَمْ. عَلَى رَجُلٍ قَدْ جُهِدَ مِنَ الْمَرَضِ، فَكَأَنَّهُ فَرْخٌ

مَشْغُوفٌ. قَالَ: اُدْعُ اللّٰهَ بِشَیْءٍ أَوْسَلْهُ. فَجَعَلَ یَقُوْلُ: اَللّٰهُمَّ مَا أَنْتَ مُعَذِّبِیْ بِهٖ فِی الْآخِرَةِ فَعَجِّلْهُ فِی الدُّنْیَا. قَالَ: سُبْحَانَ اللّٰهِ لَا تَسْتَطِیْعُهٗ أَوْ لَا تَسْتَطِیْعُوْا أَلَا قُلْتَ: اَللّٰهُمَّ آتِنَا فِی الدُّنْیَا حَسَنَةً وَّفِی الْآخِرَةِ حَسَنَةً وَّقِنَا عَذَابَ النَّارِ. وَدَعَا فَشَفَاهُ اللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ.

ترجمہ: حضرت انس رضی اللہ عنہ بتاتے ہیں کہ وہ (حمید سے میں نے پوچھا کہ وہ نبی کریم ﷺ تھے؟ انہوں نے بتایا! ہاں) ایک آدمی کے پاس گئے جسے شدید تکلیف تھی ایسا لگتا تھا جیسے بے پر کا پرندہ ہوتا ہے۔ فرمایا: ''اللہ سے دعا کرو یا سوال کرو۔'' چنانچہ اس نے کہنا شروع کر دیا! ''اے اللہ! جو مجھے آخرت میں عذاب دینا ہے جلد دے لے۔ یہ سن کر آپ نے فرمایا: ''سبحان اللہ! اس کی تو ہم طاقت ہی نہیں رکھتے (یا تم طاقت نہیں رکھتے) تم یہ کیوں نہیں کہتے:

اَللّٰهُمَّ اٰتِنَا فِی الدُّنْیَا حَسَنَةً وَّفِی الْاٰخِرَةِ حَسَنَةً وَّقِنَا عَذَابَ النَّارِ.

اور پھر اس کے لئے دعا فرمائی تو اللہ نے اسے شفا دے دی۔''

۳۰۳۔ بَابٌ مَنْ تَعَوَّذَ مِنْ جُهْدِ الْبَلَاءِ (سخت مصیبت سے اللہ کی پناہ مانگنا)

۷۵۰۔ حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ حَفْصٍ قَالَ: حَدَّثَنَا أَبِیْ قَالَ: حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ قَالَ: حَدَّثَنِیْ مُجَاهِدٌ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ: یَقُوْلُ الرَّجُلُ: اَللّٰهُمَّ إِنِّیْ أَعُوْذُبِكَ مِنْ جُهْدِ الْبَلَاءِ ثُمَّ یَسْكُتُ فَإِذَا قَالَ ذٰلِكَ فَلْیَقُلْ: إِلَّا بَلَاءً فِیْهِ عَلَاءٌ.

ترجمہ: حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ نے بتایا کہ ایک آدمی یوں کہے:

اَللّٰهُمَّ إِنِّیْ أَعُوْذُبِكَ مِنْ جُهْدِ الْبَلَاءِ.

''اے اللہ! میں سخت مصیبت سے تیری پناہ مانگتا ہوں۔''

پھر چپ ہو جائے اور جب یوں کہے تو تم یوں کہو ''مگر ایسی بلا سے جس میں بلند مرتبہ مل جائے۔''

شرح: مقصد یہ ہے کہ دعا یوں پوری ہو جائے گی اور کسی مشکل سے انسان کا مرتبہ بڑھ جائے تو اور کیا چاہئے۔ (۱۲ چشتی)

۷۵۱۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَلَامٍ قَالَ: حَدَّثَنَا سُفْیَانُ بْنُ عُیَیْنَةَ، عَنْ سُمَیٍّ، عَنْ أَبِیْ صَالِحٍ، عَنْ أَبِیْ هُرَیْرَةَ، أَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ كَانَ یَتَعَوَّذُ مِنْ جُهْدِ الْبَلَاءِ، وَدَرْكِ الشِّقَاءِ، وَشَمَاتَةِ الْأَعْدَاءِ، وَسُوْءِ الْقَضَاءِ.

ترجمہ: حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بتاتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ سخت مصیبت' بدبختی' دشمنوں کے گالی گلوچ اور بُری موت سے اللہ تعالیٰ کی پناہ مانگا کرتے تھے۔

۳۰۴۔ بَابٌ مَنْ حَكَى كَلَامَ الرَّجُلِ عِنْدَ الْعِتَابِ

(ڈانٹ کے وقت کی گئی کلام دہرانا)

۷۵۲۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ أَبِي بَكْرٍ وَ مُسْلِمٌ نَحْوَهُ قَالَا: حَدَّثَنَا الْأَسْوَدُ بْنُ شَيْبَانَ، عَنْ أَبِي نَوْفَلِ بْنِ أَبِي عَقْرَبٍ، أَنَّ أَبَاهُ سَأَلَ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الصَّوْمِ، فَقَالَ: صُمْ يَوْمًا مِنْ كُلِّ شَهْرٍ. قُلْتُ: بِأَبِي أَنْتَ وَأُمِّي زِدْنِي. قَالَ: زِدْنِي زِدْنِي صُمْ يَوْمَيْنِ مِنْ كُلِّ شَهْرٍ. قُلْتُ: بِأَبِي أَنْتَ وَأُمِّي، زِدْنِي فَإِنِّي أَجِدُنِي قَوِيًّا. قَالَ: إِنِّي أَجِدُنِي قَوِيًّا، إِنِّي أَجِدُنِي قَوِيًّا. فَأَفْحَمَ حَتَّى ظَنَنْتُ أَنَّهُ لَنْ يَزِيدَنِي. ثُمَّ قَالَ: صُمْ ثَلَاثًا مِنْ كُلِّ شَهْرٍ.

ترجمہ: حضرت ابوعقرب رضی اللہ عنہ اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ میں نے نبی کریم ﷺ سے روزے کے متعلق پوچھا تو آپ نے فرمایا: ''ہر مہینے سے ایک روزہ رکھا کرو۔'' میں نے عرض کی یا رسول اللہ! میرے ماں باپ آپ پر قربان! کچھ اور حکم فرمائیں؟ آپ نے فرمایا: ''تم کہتے ہو اور بتاؤ اور بتاؤ تو ہر ماہ دو روزے رکھ لیا کرو۔'' میں نے عرض کی میرے ماں باپ آپ پر قربان' کچھ اور بڑھایئے کیونکہ قوت رکھتا ہوں۔ آپ نے فرمایا: کیا رٹ لگا رکھی ہے کہ میں طاقت رکھتا ہوں' میں طاقت رکھتا ہوں اور اسے خاموش کر دیا۔ چنانچہ میں نے سمجھ لیا کہ آپ اس سے زیادہ بڑھانے کا ارادہ نہیں رکھتے اور پھر کچھ دیر کی خاموشی کے بعد فرمایا: ''ہر ماہ کے تین روزے رکھ لیا کرو۔''

۳۰۵۔ بَابٌ

۷۵۳۔ حَدَّثَنَا أَبُو مَعْمَرٍ قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَارِثِ، عَنْ وَاصِلٍ مَوْلَى أَبِي عُيَيْنَةَ قَالَ: حَدَّثَنِي خَالِدُ بْنُ عُرْفُطَةَ، عَنْ طَلْحَةَ بْنِ نَافِعٍ، عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ: كُنَّا مَعَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَارْتَفَعَتْ رِيحٌ خَبِيثَةٌ مُنْتِنَةٌ. فَقَالَ: أَتَدْرُونَ مَا هٰذِهِ؟ رِيحُ الَّذِينَ يَغْتَابُونَ الْمُؤْمِنِينَ.

ترجمہ: حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ بتاتے ہیں کہ ہم نبی کریم ﷺ کے ساتھ تھے کہ اچانک شدید

چلنے لگی۔ آپ نے فرمایا: "جانتے ہو یہ کیا ہے؟ یہ ان لوگوں کے لئے ہے جو لوگوں کی چغلی کیا کرتے ہیں۔"

۷۵۴۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ قَالَ: حَدَّثَنَا فُضَيْلُ بْنُ عَيَّاضٍ، عَنْ سُلَيْمَانَ، عَنْ أَبِي سُفْيَانَ، عَنْ جَابِرٍ قَالَ: هَاجَتْ رِيحٌ مُنْتِنَةٌ عَلَى عَهْدِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: وَإِنَّ نَاسًا مِّنَ الْمُنَافِقِينَ اغْتَابُوا أُنَاسًا مِّنَ الْمُسْلِمِينَ فَبُعِثَتْ هٰذِهِ الرِّيحُ لِذٰلِكَ.

ترجمہ: حضرت جابر رضی اللہ عنہ نے بتایا کہ ایک مرتبہ نبی کریم ﷺ کے زمانے میں تیز ہوا چلی تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "منافقوں میں سے کچھ لوگوں نے کچھ مسلمانوں کے خلاف چغلیاں کھائی ہیں یہ ہوا اسی وجہ سے چلی ہے۔"

۷۵۵۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ صَالِحٍ قَالَ: حَدَّثَنِي مُعَاوِيَةُ بْنُ صَالِحٍ، عَنْ كَثِيرِ بْنِ الْحَارِثِ، عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الشَّامِيِّ، سَمِعْتُ ابْنَ أُمِّ عَبْدٍ يَقُولُ: مَنِ اغْتِيبَ عِنْدَهُ مُؤْمِنٌ فَنَصَرَهُ، جَزَاهُ اللّٰهُ بِهَا خَيْرًا فِي الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ وَمَنِ اغْتِيبَ عِنْدَهُ مُؤْمِنٌ فَلَمْ يَنْصُرْهُ، جَزَاهُ اللّٰهُ بِهَا فِي الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ شَرًّا وَمَا الْتَقَمَ أَحَدٌ لُقْمَةً شَرًّا مِّنِ اغْتِيَابِ مُؤْمِنٍ: إِنْ قَالَ فِيهِ مَا يَعْلَمُ فَقَدِ اغْتَابَهُ وَإِنْ قَالَ فِيهِ بِمَا لَا يَعْلَمُ فَقَدْ بَهَتَهُ.

ترجمہ: حضرت ابن ام عبد رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ جس شخص کے پاس کسی مومن کی چغلی ہو اور وہ اس کی مدد کردے تو اللہ تعالیٰ اسے دنیا و آخرت میں بہتر جزاء عطا فرمائے گا اور جس کے پاس مومن کی چغلی ہو اور وہ اس کی مدد نہ کرے تو اللہ تعالیٰ اسے دنیا و آخرت میں برا بدلہ دے گا چغلی کرنے والا کسی مومن کے بارے میں وہ بات کرے جسے وہ جانتا ہے تو وہ چغلی ہوگی اور اگر اس نے وہ بات کہہ دی جو مومن میں نہ ہو تو یہ بہتان کہلائے گا۔

۳۰۶۔ بَابُ الْغِيبَةِ وَقَوْلِ اللّٰهِ تَعَالَى: وَلَا يَغْتَبْ بَعْضُكُمْ بَعْضًا

(غیبت کا حکم)

۷۵۶۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُوسُفَ قَالَ: حَدَّثَنَا النَّضْرُ قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُو الْعَوَّامِ عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ رَبِيعٍ الْبَاهِلِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُو الزُّبَيْرِ مُحَمَّدٌ، عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ: كُنَّا مَعَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَتَى عَلَى قَبْرَيْنِ يُعَذَّبُ صَاحِبَاهُمَا. فَقَالَ: إِنَّهُمَا لَا يُعَذَّبَانِ فِي كَبِيرٍ وَبَلَى، أَمَّا أَحَدُهُمَا فَكَانَ

يَغْتَابُ النَّاسَ ، وَأَمَّا الْآخِرُ فَكَانَ لَا يَتَأَذَّى مِنَ الْبَوْلِ. فَدَعَا بِجَرِيْدَةٍ رَطْبَةٍ أَوْ بِجَرِيْدَتَيْنِ ، فَكَسَرَهُمَا ثُمَّ
أَمَرَ بِكُلِّ كِسْرَةٍ فَغُرِسَتْ عَلَى قَبْرٍ. فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: أَمَا إِنَّهُ سَيُهَوَّنُ مِنْ
عَذَابِهِمَا ، مَا كَانَتَا رَطْبَتَيْنِ أَوْ لَمْ تَيْبَسَا.

ترجمہ: حضرت جابر رضی اللہ عنہ نے بتایا کہ ہم نبی کریم ﷺ کے ساتھ تھے۔ آپ دو قبروں کے قریب تشریف لے گئے جنہیں (حضور ﷺ کے بتانے کے مطابق) عذاب ہو رہا تھا۔ آپ نے فرمایا: "یہ کسی بڑے جرم میں گرفتار نہیں ہیں، ہاں! ایک لحاظ سے جرم بڑا بھی ہے ان میں سے ایک تو وہ ہے جو لوگوں کی چغلی کھایا کرتا تھا اور دوسرا پیشاب سے احتیاط نہیں کرتا تھا۔" اس کے بعد آپ نے ایک یا دو ٹہنیاں کھجور کی منگوائیں، انہیں توڑا اور پھر حکم دیا کہ دونوں قبروں پر گاڑ دی جائیں اور پھر فرمایا: "جب تک یہ تر رہیں گی یا فرمایا جب تک خشک نہ ہوں گی ان کے عذاب میں تخفیف ہو جائے گی۔"

۷۵۷۔ حَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ قَالَ: حَدَّثَنِي أَبِي قَالَ: حَدَّثَنَا إِسْمٰعِيْلُ ، عَنْ قَيْسٍ قَالَ: كَانَ عَمْرُو بْنُ الْعَاصِ يَسِيْرُ مَعَ نَفَرٍ مِّنْ أَصْحَابِهِ ، فَمَرَّ عَلَى بَغْلٍ مَيِّتٍ قَدِ انْتَفَخَ ، فَقَالَ: وَاللّٰهِ لَأَنْ يَأْكُلَ أَحَدُكُمْ هٰذَا حَتّٰى يَمْلَأَ بَطْنَهُ خَيْرٌ مِّنْ أَنْ يَأْكُلَ لَحْمَ مُسْلِمٍ.

ترجمہ: حضرت قیس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ حضرت عمرو بن العاص رضی اللہ عنہ اپنے کچھ ساتھیوں کے ساتھ چلے جا رہے تھے کہ اچانک مرا ہوا خچر نظر آیا جو پھول چکا تھا۔ اسے دیکھ کر کہنے لگے کہ پیٹ بھر کر کھانے سے تو بہتر ہے کہ انسان (چغلی کر کے) اپنے بھائی کا گوشت کھا لے۔

۳۰۷۔ بَابُ الْغِيْبَةِ لِلْمَيِّتِ (میت کی چغلی کرنے کا حکم)

۷۵۸۔ حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ خَالِدٍ قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَلَمَةَ ، عَنْ أَبِي عَبْدِ الرَّحِيْمِ ، عَنْ زَيْدِ بْنِ أَبِي أُنَيْسَةَ ، عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ الْهَضْهَاضِ الدَّوْسِيِّ ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: جَاءَ مَاعِزُ بْنُ مَالِكٍ الْأَسْلَمِيُّ فَرَجَمَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عِنْدَ الرَّابِعَةِ ، فَمَرَّ بِهِ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَمَعَهُ نَفَرٌ مِّنْ أَصْحَابِهِ. فَقَالَ رَجُلٌ مِّنْهُمْ: إِنَّ هٰذَا الْخَائِنَ أَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِرَارًا كُلُّ ذٰلِكَ يَرُدُّهُ ، ثُمَّ قُتِلَ كَمَا يُقْتَلُ الْكَلْبُ فَسَكَتَ عَنْهُمُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتّٰى مَرَّ بِجِيْفَةِ حِمَارٍ شَائِلَةٍ رِجْلُهُ ، فَقَالَ: كُلَا مِنْ هٰذَا. قَالَا: مِنْ جِيْفَةِ حِمَارٍ؟ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ. قَالَ: فَالَّذِي

ترجمہ: حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بتاتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: ''تین دن تک ٹھہرنے کو ضیافت کہتے ہیں اور اس سے زیادہ ٹھہرنا صدقہ کے زمرے میں آتا ہے۔''

۳۱۳۔ بَابٌ لَا يُقِيمُ عِنْدَهُ حَتّٰى يُحْرِجَهُ (مہمان میزبان کو تنگ نہ کرے)

۷۶۴۔ حَدَّثَنَا إِسْمٰعِيلُ قَالَ: حَدَّثَنِي مَالِكٌ، عَنْ سَعِيدِ نِ الْمَقْبُرِيِّ، عَنْ أَبِي شُرَيْحِ نِ الْكَعْبِيِّ، أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: مَنْ كَانَ يُؤْمِنُ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ فَلْيَقُلْ خَيْرًا أَوْ لِيَصْمُتْ وَمَنْ كَانَ يُؤْمِنُ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ فَلْيُكْرِمْ ضَيْفَهُ جَائِزَتُهُ يَوْمٌ وَلَيْلَةٌ وَالضِّيَافَةُ ثَلَاثَةُ أَيَّامٍ فَمَا بَعْدَ ذٰلِكَ فَهُوَ صَدَقَةٌ وَلَا يَحِلُّ لَهُ أَنْ يَثْوِيَ عِنْدَهُ حَتّٰى يُحْرِجَهُ.

ترجمہ: حضرت ابوشریح کعبی رضی اللہ عنہ بتاتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: ''جو شخص اللہ اور روزِ قیامت پر ایمان رکھتا ہے بات کرے تو اچھا بول بولا کرے ورنہ چپ رہے اور جو شخص اللہ اور روزِ قیامت پر ایمان رکھتا ہے تو جائزہ تک وہ مہمان کی عزت کرے' جائزہ ایک دن اور ایک رات ٹھہرنے کو کہتے ہیں' ضیافت تین دن ٹھہرنے کو کہتے ہیں اور اس کے بعد گھر والوں کی طرف صدقہ ہوتا ہے' مہمان کے لئے ضروری ہے کہ اہل خانہ کے پاس اتنا ٹھہرے جس سے وہ تنگ نہ ہو جائے۔''

۳۱۴۔ بَابٌ إِذَا أَصْبَحَ بِفِنَائِهِ (دن چڑھ جانے پر بھی مہمان کی مہمانی کرو)

۷۶۵۔ حَدَّثَنَا أَبُو نُعَيْمٍ قَالَ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، عَنْ مَنْصُورٍ، عَنِ الشَّعْبِيِّ، عَنِ الْمِقْدَامِ أَبِي كَرِيمَةَ الشَّامِيِّ قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: لَيْلَةُ الضَّيْفِ حَقٌّ وَاجِبٌ عَلٰى كُلِّ مُسْلِمٍ فَمَنْ أَصْبَحَ بِفِنَائِهِ فَهُوَ دَيْنٌ عَلَيْهِ فَإِنْ شَاءَ اقْتَضَاهُ، وَإِنْ شَاءَ تَرَكَهُ.

ترجمہ: حضرت ابوکریمہ مقدام السامی رضی اللہ عنہ بتاتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: ''مہمان کا ایک رات ٹھہرانا ہر مسلمان پر اس کا حق ہے جو واجب ہے اور ٹھہرے ہوئے کو صبح ہو جائے تو یہ اس پر قرض ہوتا ہے جو اہل خانہ اس سے لے سکتے ہیں اور چاہے تو نہ لیں۔''

۳۱۵۔ بَابٌ إِذَا أَصْبَحَ الضَّيْفُ مَحْرُومًا (مہمان کو محروم رکھنا)

۷۶۶۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ صَالِحٍ قَالَ: حَدَّثَنِي اللَّيْثُ، عَنْ يَزِيدَ بْنِ أَبِي حَبِيبٍ، عَنْ أَبِي الْخَيْرِ، عَنْ

كَانَ أَحَبَّ إِلَيَّ لُقِيًّا مِّنْكَ. وَلَا أَبْغَضَ إِلَيَّ لُقِيًّا مِّنْكَ. قَالَ: لِلّٰهِ أَبُوْكَ، وَمَا يَجْمَعُ هٰذَا؟ قَالَ: إِنِّي كُنْتُ وَأَدْتُ مَوْؤُوْدَةً فِي الْجَاهِلِيَّةِ، أَرْهَبُ إِنْ لَقِيْتُكَ أَنْ تَقُوْلَ: لَا تَوْبَةَ لَكَ، لَا مَخْرَجَ وَكُنْتُ أَرْجُوْ أَنْ تَقُوْلَ: لَكَ تَوْبَةٌ وَمَخْرَجٌ. قَالَ: أَفِي الْجَاهِلِيَّةِ أَصَبْتَ؟ قُلْتُ: نَعَمْ. قَالَ: عَفَا اللّٰهُ عَمَّا سَلَفَ وَقَالَ لِامْرَأَتِهِ: آتِيْنَا بِطَعَامٍ فَأَبَتْ. ثُمَّ أَمَرَهَا فَأَبَتْ حَتّٰى ارْتَفَعَتْ أَصْوَاتُهُمَا. قَالَ: إِيْهِ، فَإِنَّكُنَّ لَا تَعْدُوْنَ مَا قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ. قُلْتُ: وَمَا قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ فِيْهِنَّ؟ قَالَ: إِنَّ الْمَرْأَةَ ضِلَعٌ، وَإِنَّكَ إِنْ تُرِيْدُ أَنْ تُقِيْمَهَا تَكْسِرُهَا وَإِنْ تُدَارِيْهَا فَإِنَّ فِيْهَا أَوَدًا وَبُلْغَةً. فَوَلَّتْ فَجَاءَتْ بِثَرِيْدَةٍ كَأَنَّهَا قَطَاةٌ. فَقَالَ: كُلْ وَلَا أَهُوْلَنَّكَ فَإِنِّي صَائِمٌ ثُمَّ قَامَ يُصَلِّي فَجَعَلَ يُهَذِّبُ الرُّكُوْعَ، ثُمَّ انْفَتَلَ فَأَكَلَ فَقُلْتُ: إِنَّا لِلّٰهِ مَا كُنْتُ أَخَافُ أَنْ تَكْذِبَنِي. قَالَ: لِلّٰهِ أَبُوْكَ، مَا كَذَبْتُ مُنْذُ لَقِيْتَنِي قُلْتُ: أَلَمْ تُخْبِرْنِي أَنَّكَ صَائِمٌ؟ قَالَ: بَلٰى إِنِّي صُمْتُ مِنْ هٰذَا الشَّهْرِ ثَلَاثَةَ أَيَّامٍ، فَكُتِبَ لِي أَجْرُهُ وَحَلَّ لِيَ الطَّعَامُ.

ترجمہ: حضرت نعیم بن قعنب رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ ایک دن میں حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ کے پاس گیا لیکن وہ نہ مل سکے۔ میں نے ان کی بیوی سے پوچھا کہ ابوذر رضی اللہ عنہ کہاں ہیں؟ انہوں نے بتایا کہ گھر کے کام میں معروف ہیں' عنقریب آ جائیں گے۔ چنانچہ میں ان کا انتظار کرنے لگا' اتنے میں وہ آ گئے۔ دو اونٹ ان کے ہمراہ تھے اور آگے پیچھے باندھے ہوئے تھے۔ ہر ایک کے گلے میں مشکیں تھیں۔ انہوں نے دونوں سے سامان اتارا اور آ گئے۔ میں نے پوچھا اے ابوذر! آپ سے زیادہ مجھے کوئی پیارا نہیں لگتا جس سے میں ملوں اور نہ ہی کوئی برا لگتا ہے جس سے ملوں۔ انہوں نے کہا تمہارے لئے خیر ہو' ان دو حالتوں کو کون جمع کر سکتا ہے؟ (ایسے ہی ہوتا ہے کوئی پسند ہوتی ہے کوئی ناپسند) نعیم کہنے لگے' میں نے دور جاہلیت میں ایک بچی کو زندہ درگور کر دیا تھا' میں ڈرتا تھا کہ اگر آپ سے ملا تو آپ کہیں گے تمہارے لئے کوئی توبہ نہیں اور نہ ہی کوئی نکلنے کا راستہ ہے لیکن میں یہ بھی امید رکھتا ہوں کہ آپ کہیں گے تمہاری توبہ قبول ہو گی اور نجات کا راستہ مل جائے گا۔ ابوذر رضی اللہ عنہ نے کہا: کیا بچی کو تم نے دور جاہلیت میں مارا تھا۔ میں نے کہا! ہاں۔ ابوذر رضی اللہ عنہ نے کہا جو کچھ اسلام سے قبل ہوا اسے اللہ تعالیٰ معاف فرما چکا۔ پھر انہوں نے اپنی بیوی سے کہا کھانا لاؤ۔ اس نے انکار کر دیا' دوبارہ کہا تو پھر بھی انکار کیا' دونوں کی آوازیں بلند ہو گئیں۔ ابوذر رضی اللہ عنہ نے کہا کھانا لے آؤ' تم عورتیں حضور ﷺ کے فرمان سے ذرہ بھر بڑھ نہیں سکتیں۔ میں نے پوچھا: حضور ﷺ نے عورتوں کے بارے میں کیا فرمایا ہے؟ ابوذر رضی اللہ

عنہ نے کہا کہ "عورتیں پسلی کی مانند ہوتی ہیں اگر تم اسے سیدھا کرنے لگو گے تو وہ ٹوٹ جائے گی (سیدھی نہ ہو گی) اور اگر رواداری کرو گے تو یوں بسر ہو سکتی ہے کہ اس میں ٹیڑھ پن سے اور فائدہ بھی ہوتا ہے۔" یہ سن کر خاتون بے دلی کے ساتھ گئیں اور جلد پرندے کی طرح جا کر شوربا میں ڈوبی ہوئی روٹی لے آئیں۔ پھر کہا کھاؤ اور میرا دھیان نہ کرنا کیونکہ میں روزے سے ہوں اور پھر کھڑے ہو کر نماز شروع کر دی' یکے بعد دیگرے جلد جلد رکوع کرنا شروع کر دیا۔ واپس آ کر کھانے لگے تو میں نے کہا! مجھے تو امید نہ تھی کہ آپ مجھ سے جھوٹ بولیں گے۔ (کہ ابھی مجھے روزے کا کہا اور ابھی کھا رہے ہیں) انہوں نے کہا تیرے باپ کی خیر ہو جب سے تم آئے ہو میں نے جھوٹ نہیں بولا۔ میں نے کہا آپ نے کہا تھا کہ میں روزے سے ہوں؟ ابوذر رضی اللہ عنہ نے کہا ہاں میں نے کہا تھا۔ میں نے اس ماہ کے تین روزے رکھے ہیں چنانچہ ماہ بھر کا اجر لکھ دیا گیا ہے اور میرے لئے کھانا بھی حلال ہے۔

۳۱۸۔ بَابٌ نَفَقَةُ الرَّجُلِ عَلٰى أَهْلِهِ (اپنے اہل وعیال پر خرچ کرنا)

۷۶۹۔ حَدَّثَنَا حَجَّاجٌ قَالَ: حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ، عَنْ أَيُّوبَ، عَنْ أَبِي قِلَابَةَ، عَنْ أَبِي أَسْمَاءَ، عَنْ ثَوْبَانَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: أَفْضَلُ دِينَارٍ يُنْفِقُهُ الرَّجُلُ دِينَارٌ أَنْفَقَهُ عَلٰى عِيَالِهِ، وَدِينَارٌ أَنْفَقَهُ عَلٰى أَصْحَابِهِ فِي سَبِيلِ اللّٰهِ، وَدِينَارٌ أَنْفَقَهُ عَلٰى دَابَّتِهِ فِي سَبِيلِ اللّٰهِ قَالَ أَبُو قِلَابَةَ: وَبَدَأَ بِالْعِيَالِ وَأَيُّ رَجُلٍ أَعْظَمُ أَجْرًا مِنْ رَجُلٍ يُنْفِقُ عَلٰى عِيَالٍ صِغَارٍ حَتّٰى يُغْنِيَهُمُ اللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ؟

ترجمہ: حضرت ثوبان رضی اللہ عنہ نبی کریم ﷺ سے روایت کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا: "سب سے بہتر دینار وہ ہے جسے آدمی اپنے اہل وعیال پر خرچ کرے اور ایک دینار وہ ہے جسے فی سبیل اللہ اپنے ساتھیوں پر خرچ کرے اور ایک دینار وہ ہے جسے اپنے اس گھوڑے پر خرچ کرے جو جہاد کے لئے رکھا گیا ہو۔" حضرت قلابہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ حضرت ثوبان رضی اللہ عنہ نے عیال سے شروع کیا ہے اور اس آدمی سے کون زیادہ صاحب اجر ہے جو اپنی چھوٹی اولاد پر خرچ کرے حتیٰ کہ اللہ تعالیٰ انہیں بے نیاز کر دے؟

۷۷۰۔ حَدَّثَنَا حَجَّاجٌ قَالَ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ قَالَ: أَخْبَرَنِي عَدِيُّ بْنُ ثَابِتٍ قَالَ: سَمِعْتُ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ يَزِيدَ يُحَدِّثُ، عَنْ أَبِي مَسْعُودٍ الْبَدْرِيِّ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: مَنْ أَنْفَقَ نَفَقَةً عَلٰى أَهْلِهِ وَهُوَ يَحْتَسِبُهَا، كَانَتْ لَهُ صَدَقَةً.

ترجمہ: حضرت ابو مسعود بدری رضی اللہ عنہ بتاتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: ''جو شخص اپنے اہل وعیال پر خرچ کرے اور اسے (آخرت کے لئے) گن رکھے تو وہ صدقہ شمار ہوگا۔'' (یعنی یہ بھی کار خیر ہے)

۱۷۷۔ حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عَمَّارٍ قَالَ: حَدَّثَنَا الْوَلِيدُ قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُو رَافِعٍ إِسْمٰعِيلُ بْنُ رَافِعٍ قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُنْكَدِرِ، عَنْ جَابِرٍ قَالَ: قَالَ رَجُلٌ يَا رَسُولَ اللهِ عِنْدِي دِينَارٌ. قَالَ: أَنْفِقْهُ عَلَى نَفْسِكَ. قَالَ: عِنْدِي آخَرُ. فَقَالَ: أَنْفِقْهُ عَلَى خَادِمِكَ أَوْ قَالَ عَلَى وَلَدِكَ. قَالَ: عِنْدِي آخَرُ. قَالَ: ضَعْهُ فِي سَبِيلِ اللهِ وَهُوَ أَخَسُّهَا.

ترجمہ: حضرت جابر رضی اللہ عنہ بتاتے ہیں کہ ایک شخص نے عرض کی یا رسول اللہ ﷺ! میرے پاس ایک دینار ہے۔ آپ نے فرمایا: ''اپنی ذات پر خرچ کر لو۔'' عرض کی میرے پاس ایک اور بھی ہے۔ فرمایا: ''اپنے خادم پر خرچ کرلو۔'' یا فرمایا: ''اپنی اولاد پر خرچ کر دو۔'' عرض کی ایک اور بھی ہے۔ فرمایا: ''اسے راہ خدا میں خرچ کر دو اور یہ سب سے کم درجہ کا ہے۔''

۱۷۷۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُوسُفَ قَالَ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، عَنْ مُزَاحِمِ بْنِ زُفَرَ، عَنْ مُجَاهِدٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: أَرْبَعَةُ دَنَانِيرَ: دِينَارًا أَعْطَيْتَهُ مِسْكِينًا، وَدِينَارًا أَعْطَيْتَهُ فِي رَقَبَةٍ، وَدِينَارًا أَنْفَقْتَهُ فِي سَبِيلِ اللهِ، وَدِينَارًا أَنْفَقْتَهُ عَلَى أَهْلِكَ أَفْضَلُهَا الَّذِي أَنْفَقْتَهُ عَلَى أَهْلِكَ.

ترجمہ: حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نبی کریم ﷺ سے روایت کرتے ہیں آپ نے فرمایا: ''چار دینار ہیں ایک دینار تو مسکین کو دے دیا' ایک دینار غلام کو دے دیا' ایک راہ خدا میں دیا اور ایک دینار تم نے اپنے اہل وعیال پر خرچ کر دیا' افضل وہی ہے جو تم نے اپنے اہل وعیال پر خرچ کیا۔''

۳۱۹۔ بَابُ يُؤْجَرُ فِي كُلِّ شَيْءٍ حَتَّى اللُّقْمَةِ يَرْفَعُهَا إِلَى فِي امْرَأَتِهِ

(بیوی کی ادنیٰ خدمت پر اجر)

۱۷۷۔ حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ قَالَ: حَدَّثَنَا شُعَيْبٌ، عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ: حَدَّثَنِي عَامِرُ بْنُ سَعْدٍ، عَنْ سَعْدِ بْنِ أَبِي وَقَّاصٍ، أَنَّهُ أَخْبَرَهُ، أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لِسَعْدٍ: إِنَّكَ لَنْ تُنْفِقَ نَفَقَةً تَبْتَغِي بِهَا وَجْهَ اللهِ عَزَّ وَجَلَّ إِلَّا أُجِرْتَ بِهَا حَتَّى مَا تَجْعَلُ فِي فَمِ امْرَأَتِكَ.

ترجمہ: حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے حضرت سعد رضی اللہ عنہ سے فرمایا: ''تم جو خرچہ بھی رضاء الٰہی کے لئے کرو گے اللہ تعالیٰ اس کا اجر دے گا خواہ اپنی بیوی کے منہ میں ایک لقمہ ہی کیوں نہ دیا ہو۔''

۳۲۰۔ بَابُ الدُّعَاءُ إِذَا بَقِيَ ثُلُثُ اللَّيْلِ (تیسرا حصہ رات رہ جانے پر دعا)

۷۷۴۔ حَدَّثَنَا إِسْمٰعِيلُ قَالَ: حَدَّثَنِي مَالِكٌ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللّٰهِ الْأَغَرِّ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: يَنْزِلُ رَبُّنَا تَبَارَكَ وَتَعَالٰى فِي كُلِّ لَيْلَةٍ إِلَى السَّمَاءِ الدُّنْيَا حِينَ يَبْقَى ثُلُثُ اللَّيْلِ الْآخِرِ. فَيَقُولُ: مَنْ يَدْعُونِي فَأَسْتَجِيبُ لَهُ؟ مَنْ يَسْأَلُنِي فَأُعْطِيَهُ؟ مَنْ يَسْتَغْفِرُنِي فَأَغْفِرُ لَهُ.

ترجمہ: حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بتاتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''تیسرا حصہ رات باقی ہوتا ہے تو اللہ تعالیٰ پہلے آسمان پر شایان شان نزول فرماتا ہے اور ارشاد فرماتا ہے کوئی ہے جو دعا کرے تو میں قبول کرلوں؟ کوئی ہے جو کوئی سوال کرے اور میں عطا کروں؟ کون ہے جو مجھ سے بخشش مانگے تو میں اسے بخش دوں؟''

۳۲۱۔ بَابُ قَوْلِ الرَّجُلِ: فُلَانٌ جَعْدٌ أَسْوَدُ أَوْ طَوِيلٌ قَصِيرٌ يُرِيدُ الصِّفَةَ وَلَا يُرِيدُ الْغِيبَةَ (غیبت کا ارادہ کئے بغیر کسی کے بالوں یا جسم کی بات کرنا)

۷۷۵۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ: حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ سَعْدٍ، عَنْ صَالِحِ بْنِ كَيْسَانَ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ: أَخْبَرَنِي ابْنُ أَخِي أَبِي رُهْمٍ كُلْثُومُ بْنُ الْحُصَيْنِ الْغِفَارِيُّ، أَنَّهُ سَمِعَ أَبَا رُهْمٍ وَكَانَ مِنْ أَصْحَابِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الَّذِينَ بَايَعُوهُ تَحْتَ الشَّجَرَةِ. يَقُولُ: غَزَوْتُ مَعَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ غَزْوَةَ تَبُوكَ فَقُمْتُ لَيْلَةً بِالْأَخْضَرِ فَصِرْتُ قَرِيبًا مِنْهُ، فَأُلْقِيَ عَلَيْنَا النُّعَاسُ فَطَفِقْتُ أَسْتَيْقِظُ وَقَدْ دَنَتْ رَاحِلَتِي مِنْ رَاحِلَتِهِ فَيُفْزِعُنِي دُنُوُّهَا خَشْيَةَ أَنْ تُصِيبَ رِجْلَهُ فِي الْغَرْزِ فَطَفِقْتُ أُؤَخِّرُ رَاحِلَتِي حَتّٰى غَلَبَتْنِي عَيْنِي بَعْضَ اللَّيْلِ، فَزَحَمَتْ رَاحِلَتِي رَاحِلَةَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَرِجْلُهُ فِي الْغَرْزِ فَأَصَبْتُ رِجْلَهُ فَلَمْ أَسْتَيْقِظْ إِلَّا بِقَوْلِهِ: حَسِّ. فَقُلْتُ: يَا رَسُولَ اللّٰهِ، اسْتَغْفِرْ لِي. فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: سِرْ. فَطَفِقَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

يُسَائِلُنِي عَنْ مَنْ تَخَلَّفَ مِنْ بَنِي غِفَارٍ. فَقَالَ: وَهُوَ يَسْأَلُنِي. فَقَالَ: مَا فَعَلَ النَّفَرُ الْحُمْرُ الطِّوَالُ الثِّطَاطُ. قَالَ: فَحَدَّثْتُهُ بِتَخَلُّفِهِمْ. قَالَ: فَمَا فَعَلَ السُّودُ الْجِعَادُ الْقِصَارُ الَّذِينَ لَهُمْ نَعَمٌ بِشَبَكَةِ شَدَخٍ؟ فَتَذَكَّرْتُهُمْ فِي بَنِي غِفَارٍ، فَلَمْ أَذْكُرْهُمْ حَتَّى ذَكَرْتُ أَنَّهُمْ رَهْطٌ مِنْ أَسْلَمَ. فَقُلْتُ: يَا رَسُولَ اللّٰهِ! أُولٰئِكَ مِنْ أَسْلَمَ. قَالَ: فَمَا يَمْنَعُ أَحَدَ أُولٰئِكَ حِينَ يَتَخَلَّفُ أَنْ يَحْمِلَ عَلَى بَعِيرٍ مِنْ إِبِلِهِ امْرَأً نَشِيطًا فِي سَبِيلِ اللّٰهِ؟ فَإِنَّ أَعَزَّ أَهْلِي عَلَيَّ أَنْ يَتَخَلَّفَ عَنِ الْمُهَاجِرِينَ مِنْ قُرَيْشٍ وَالْأَنْصَارِ مِنْ غِفَارٍ وَأَسْلَمَ.

ترجمہ: صحابی رسول حضرت ابراہیم رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میں نبی کریم ﷺ کے ساتھ غزوۂ تبوک میں شامل ہوا۔ ایک رات مقام اخضر کی طرف اٹھا اور آپ کے قریب ہوا۔ ہم پر اونگھ طاری ہونے لگی، میں بیداری کی کوشش کرتا رہا۔ میری سواری آپ کے قریب چلتی تھی۔ میں آپ کے قرب کی وجہ سے خوفزدہ تھا کہ آپ کے رکاب والے پاؤں سے کہیں میری سواری کا کوئی حصہ نہ لگ جائے۔ چنانچہ آہستہ آہستہ میں اپنی سواری پیچھے ہٹانے لگا۔ اسی دوران رات کے ایک حصے میں مجھے نیند آنے لگی تو میری سواری آپ کی سواری کے ساتھ لگ گئی اور آپ کے پاؤں پر میری سواری کا کچھ حصہ لگ گیا۔ مجھ پر نیند کا غلبہ تھا، میں اس وقت جاگا جب آپ نے مجھے ''حَسّ'' فرمایا: میں نے عرض کی، یا رسول اللہ! میری بخشش کی دعا فرمایئے۔ رسول اللہ ﷺ نے مجھے فرمایا: ''چلتے جاؤ۔'' چنانچہ چلتے رہے۔ راستے میں آپ نے مجھ سے دریافت فرمایا کہ بنی غفار کے کون سے لوگ پیچھے رہ گئے تھے اور تبوک میں شامل نہ ہوئے تھے۔ پھر فرمایا: ''وہ سرخ رنگ اور لمبے قد والے اور وہ جن کی صرف ٹھوڑی کے نیچے بال تھے ان کا کیا بنا۔'' میں نے ان کے پیچھے رہ جانے کی وجہ بتائی تو آپ نے پھر پوچھا: ''ان کا کیا بنا جن کے رنگ سیاہ، بال گھنگریالے اور قد چھوٹے تھے اور جن کے جانور شبکہ شدخ میں رہتے ہیں۔'' میں نے خیال کیا کہ یہ لوگ بنو غفار سے ہیں۔ ابھی میں نے آپ سے ذکر نہیں کیا تھا، میری سمجھ میں آ گیا کہ یہ لوگ قبیلہ بنو اسلم سے ہیں۔ میں نے عرض کی یا رسول اللہ! یہ لوگ بنو اسلم سے ہیں۔ آپ نے فرمایا: ''اگر یہ لوگ اپنے ایک آدھ اونٹ پر کسی ہوشیار شخص کو سوار کر کے جنگ میں بھیج دیتے تو ان کا کیا بگڑتا کیونکہ میرے تعلق کی وجہ سے مجھ پر یہ بات بوجھ معلوم ہوتی ہے کہ میرے قریشی مہاجرین میں سے کوئی جنگ میں شامل نہ ہو سکے اور یونہی انصار میں سے بنو غفار اور بنو اسلم پیچھے رہ جائیں۔'' (جہاد میں شامل نہ ہو سکیں)

نوٹ: اس حدیث میں قد اور رنگوں کا ذکر ہے۔ (۱۲ چشتی)

٧٧٦۔ حَدَّثَنَا مُوسٰی قَالَ: حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرٍو عَنْ أَبِي سَلَمَةَ، عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ: اسْتَأْذَنَ رَجُلٌ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ: بِئْسَ أَخُو الْعَشِيرَةِ. فَلَمَّا دَخَلَ انْبَسَطَ إِلَيْهِ، فَقُلْتُ لَهُ. فَقَالَ: إِنَّ اللّٰهَ لَا يُحِبُّ الْفَاحِشَ الْمُتَفَحِّشَ.

ترجمہ: حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں کہ ایک آدمی نے حضور ﷺ سے حاضر خدمت ہونے کی اجازت مانگی' آپ نے فرمایا: ''یہ شخص قبیلے کا برا آدمی ہے' جب وہ اندر آ گیا تو خوشی سے پیش آئے۔'' میں نے اس صورت حال پر تعجب کیا تو آپ نے فرمایا: ''اللہ تعالیٰ بدزبان اور بے ہودہ شخص کو پسند نہیں کرتا۔''

٧٧٧۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ كَثِيرٍ قَالَ: أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ قَالَ: حَدَّثَنِي عَبْدُ الرَّحْمٰنِ، عَنِ الْقَاسِمِ، عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ: اسْتَأْذَنَتْ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَوْدَةُ لَيْلَةَ جَمْعٍ وَكَانَتِ امْرَأَةً ثَقِيلَةً ثَبِطَةً فَأَذِنَ لَهَا.

ترجمہ: حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ حضرت سودا رضی اللہ عنہا نے مزدلفہ کی رات آپ سے وہاں جانے کی اجازت مانگی۔ آپ بوجھل جسم والی' سست رفتار تھیں۔ آپ نے جانے کی اجازت دے دی۔

نوٹ: اس حدیث میں جسم کے بھاری ہونے کا ذکر ہے۔ (۱۲ چشتی)

۳۲۲۔ بَابٌ مَنْ لَمْ يَرَ بِحِكَايَةِ الْخَبَرِ بَأْسًا (بے خطر گذشتہ واقعہ بیان کرنا)

٧٧٨۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ قَالَ: حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ، عَنْ عَاصِمِ بْنِ بَهْدَلَةَ، عَنْ أَبِي وَائِلٍ، عَنِ ابْنِ مَسْعُودٍ قَالَ: لَمَّا قَسَمَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ غَنَائِمَ حُنَيْنٍ بِالْجِعِرَّانَةِ ازْدَحَمُوا عَلَيْهِ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: إِنَّ عَبْدًا مِنْ عِبَادِ اللّٰهِ بَعَثَهُ اللّٰهُ إِلٰى قَوْمٍ فَكَذَّبُوهُ وَشَجُّوهُ، فَكَانَ يَمْسَحُ الدَّمَ عَنْ جَبْهَتِهِ وَيَقُولُ: اللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِقَوْمِي فَإِنَّهُمْ لَا يَعْلَمُونَ. قَالَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مَسْعُودٍ: فَكَأَنِّي أَنْظُرُ إِلٰى رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَحْكِي الرَّجُلَ يَمْسَحُ عَنْ جَبْهَتِهِ.

ترجمہ: حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ بتاتے ہیں کہ جب حضور ﷺ نے جعرانہ کے مقام پر حنین کی غنائم تقسیم کیں تو لوگ آپ کے گرد ہجوم کر آئے۔ اس پر حضور ﷺ نے فرمایا: ''اللہ تعالیٰ نے اپنے بندوں میں سے ایک کو ایسے مقام کی طرف بھیجا تھا جنہوں نے اسے جھٹلایا اور زخمی بھی کر دیا۔ چنانچہ وہ اپنی پیشانی سے خون پونچھ رہے تھے اور کہہ رہے تھے: ''اے اللہ! میری اس قوم کو بخش دے کیونکہ وہ کچھ نہیں جانتے۔'' (کہ منصب نبوت کیا ہوتا

ہے اور اس کا احترام کتنا ضروری ہے) حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ بتاتے ہیں کہ میں گویا رسول اللہ ﷺ کی طرف دیکھ رہا تھا کہ آپ کسی آدمی کی بات کرتے ہوئے پیشانی سے خون پونچھتے جاتے تھے۔

۳۲۳۔ بَابُ مَنْ سَتَرَ مُسْلِمًا (کسی مسلمان کی پردہ داری کرنا)

۷۷۹۔ حَدَّثَنَا بِشْرُ بْنُ مُحَمَّدٍ قَالَ: أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ قَالَ: حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ ابْنُ نَشِيطٍ، عَنْ كَعْبِ بْنِ عَلْقَمَةَ، عَنْ أَبِي الْهَيْثَمِ قَالَ: جَاءَ قَوْمٌ إِلَى عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ فَقَالُوا: إِنَّ لَنَا جِيرَانًا يَشْرَبُونَ وَيَفْعَلُونَ، أَفَنَرْفَعُهُمْ إِلَى الْإِمَامِ؟ قَالَ: لَا سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: مَنْ رَأَى مِنْ مُسْلِمٍ عَوْرَةً فَسَتَرَهَا كَانَ كَمَنْ أَحْيَا مَوْءُودَةً مِنْ قَبْرِهَا.

ترجمہ: حضرت ابوالہیثم رضی اللہ عنہ بتاتے ہیں کہ حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ کے پاس کچھ لوگ آئے اور بتایا کہ ہمارے پڑوسی شراب اور غلط کام کرتے ہیں تو کیا ہم اپنے حکمران کے پاس ان کی شکایت کر دیں؟ آپ نے کہا! نہیں، کیونکہ میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا ہے، آپ نے فرمایا: ''جو شخص کسی مومن کی قابل ستر بات دیکھے اور اسے چھپائے تو گویا اس نے زندہ درگور ہونے والی کو دوبارہ زندہ کر دیا۔''

۳۲۴۔ بَابُ قَوْلُ الرَّجُلِ: هَلَكَ النَّاسُ (یہ کہنے کا حکم کہ ''لوگ ہلاک ہو گئے'')

۷۸۰۔ حَدَّثَنَا إِسْمٰعِيلُ قَالَ: حَدَّثَنِي مَالِكٌ، عَنْ سُهَيْلِ بْنِ أَبِي صَالِحٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ: أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: إِذَا سَمِعْتَ الرَّجُلَ يَقُولُ هَلَكَ النَّاسُ، فَهُوَ أَهْلَكُهُمْ.

ترجمہ: حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بتاتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جب تم کسی کو یہ کہتے سنو کہ لوگ ہلاک ہو گئے ہیں تو جان لو کہ دراصل نقصان اسی کا ہوا ہے۔''

۳۲۵۔ بَابُ لَا يَقُلْ لِلْمُنَافِقِ سَيِّدٌ (کسی منافق کو ''سردار'' نہ کہو)

۷۸۱۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ: حَدَّثَنَا مُعَاذُ بْنُ هِشَامٍ قَالَ: حَدَّثَنِي أَبِي، عَنْ قَتَادَةَ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ بُرَيْدَةَ، عَنْ أَبِيهِ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: لَا تَقُولُوا لِلْمُنَافِقِ: سَيِّدٌ فَإِنَّهُ إِنْ يَكُ سَيِّدَكُمْ، فَقَدْ أَسْخَطْتُمْ رَبَّكُمْ عَزَّ وَجَلَّ.

ترجمہ: حضرت بریدہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا کہ ''کسی منافق کو سید (سردار یا آقا) نہ کہو

کیونکہ اگر تم نے اسے سردار مان لیا تو سمجھ لو کہ اپنے پروردگار کو ناراض کرلیا۔"

۳۲۶۔ بَابُ مَا يَقُولُ الرَّجُلُ إِذَا زُكِّيَ (اپنی تعریف سن کر کیا کہنا چاہئے)

۷۸۲۔ حَدَّثَنَا مُخَلَّدُ بْنُ مَالِكٍ قَالَ: حَدَّثَنَا حَجَّاجُ بْنُ مُحَمَّدٍ قَالَ: أَخْبَرَنَا ابْنُ الْمُبَارَكِ، عَنْ بَكْرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ الْمُزَنِيِّ، عَنْ عَدِيِّ بْنِ أَرْطَاةَ قَالَ: كَانَ الرَّجُلُ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا زُكِّيَ قَالَ: اَللّٰهُمَّ لَا تُؤَاخِذْنِي بِمَا يَقُولُونَ، وَاغْفِرْ لِي مَا لَا يَعْلَمُونَ.

ترجمہ: حضرت عدی بن ارطاہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ کے اصحاب میں سے اگر کوئی تعریف کرتا وہ یوں کہتے: اے اللہ! میرے بارے میں لوگوں کی مدح سرائی پر مجھے نہ پکڑ اور میرے وہ گناہ بخش دے جس کا لوگ ابھی علم نہیں رکھتے۔

۷۸۳۔ حَدَّثَنَا أَبُو عَاصِمٍ، عَنِ الْأَوْزَاعِيِّ، عَنْ يَحْيَى بْنِ كَثِيرٍ، عَنْ أَبِي قِلَابَةَ: أَنَّ أَبَا عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ لِأَبِي مَسْعُودٍ أَوْ أَبُو مَسْعُودٍ قَالَ لِأَبِي عَبْدِ اللّٰهِ: مَا سَمِعْتَ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي زَعَمَ قَالَ: بِئْسَ مَطِيَّةُ الرَّجُلِ.

ترجمہ: حضرت ابو عبداللہ رضی اللہ عنہ نے حضرت ابو مسعود رضی اللہ عنہ سے کہا' آپ نے نبی کریم ﷺ سے "زَعَمَ" (جس کا تکیہ کلام ہو کہ فلاں کا یہ خیال ہے) کے بارے میں کیا کچھ سنا ہے؟ تو انہوں نے بتایا: "انسان کے لئے ایک برا تکیہ کلام ہے۔"

۷۸۴۔ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ مُوسَى قَالَ: حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ يُونُسَ الْيَمَامِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ الْعَزِيزِ، عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي كَثِيرٍ، عَنْ أَبِي قِلَابَةَ، عَنْ أَبِي الْمُهَلَّبِ، أَنَّ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عَامِرٍ قَالَ: يَا أَبَا مَسْعُودٍ، مَا سَمِعْتَ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ فِي زَعَمُوا؟ قَالَ: سَمِعْتُهُ يَقُولُ: بِئْسَ مَطِيَّةُ الرَّجُلِ، وَسَمِعْتُهُ يَقُولُ: لَعْنُ الْمُؤْمِنِ كَقَتْلِهِ.

ترجمہ: حضرت عبداللہ بن عامر رضی اللہ عنہ نے کہا: اے ابو مسعود! تم نے حضور ﷺ سے "زَعَمُوا" (فلاں کا گمان یہ ہے) کے بارے میں کیا سنا ہے؟ انہوں نے کہا کہ میں نے آپ سے سنا تھا' آپ نے فرمایا: "یہ انسان کے لئے ایک برا تکیہ کلام ہے۔" نیز آپ نے یہ بھی فرمایا تھا: "مومن کو لعنت کرنا اسے قتل کر دینے کی مانند ہوتا ہے۔"

اللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ: أَنَا الدَّهْرُ، أُرْسِلُ اللَّيْلَ وَالنَّهَارَ فَإِذَا شِئْتُ قَبَضْتُهُمَا وَلَا يَقُولَنَّ لِلْعِنَبِ: الْكَرْمُ فَإِنَّ الْكَرْمَ الرَّجُلُ الْمُسْلِمُ.

ترجمہ: حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ حضور نبی کریم ﷺ سے روایت کرتے ہیں آپ نے فرمایا: ''تم میں سے کوئی یہ نہ کہا کرے کہ اے بُرے زمانے! کیونکہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے میں ہی زمانہ ہوں میں ہی رات اور دن کو بھیجتا ہوں میں جب بھی چاہوں دونوں کو ختم کردوں اور انگور کو ''کرم'' نہ کہا کرو کیونکہ کرم مسلمان آدمی ہوتا ہے۔''

۳۳۲۔ بَابٌ لَا يَحُدُّ الرَّجُلُ إِلَى أَخِيهِ النَّظَرَ إِذَا وَلَّى

(کسی کی واپسی پر اسے تیکھی نظر سے نہ دیکھو)

۷۹۲۔ حَدَّثَنَا بِشْرُ بْنُ مُحَمَّدٍ قَالَ: أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ قَالَ: حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ، عَنْ لَيْثٍ، عَنْ مُجَاهِدٍ قَالَ: يُكْرَهُ أَنْ يَحُدَّ الرَّجُلُ إِلَى أَخِيهِ النَّظَرَ، أَوْ يُتْبِعَهُ بَصَرَهُ إِذَا وَلَّى، أَوْ يَسْأَلَهُ: مِنْ أَيْنَ جِئْتَ وَأَيْنَ تَذْهَبُ؟

ترجمہ: حضرت مجاہد رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ جب کوئی بھائی واپس جانے لگے تو اسے تیکھی نظر سے نہ دیکھے (یا کہا) اسے جاتے ہوئے پیچھے سے دیکھتا ہی نہ رہے اور نہ اسے پوچھے کہ تم کہاں سے آئے اور کہاں جا رہے ہو؟

۳۳۳۔ بَابٌ قَوْلُ الرَّجُلِ: وَيْلَكَ (کسی کو یہ نہ کہو کہ ''تباہ ہو جاؤ'')

۷۹۳۔ حَدَّثَنَا مُوسَى قَالَ: حَدَّثَنَا هَمَّامٌ، عَنْ قَتَادَةَ، عَنْ أَنَسٍ، أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَأَى رَجُلًا يَسُوقُ بَدَنَةً فَقَالَ: ارْكَبْهَا. فَقَالَ: إِنَّهَا بَدَنَةٌ قَالَ: ارْكَبْهَا. قَالَ: إِنَّهَا بَدَنَةٌ قَالَ: ارْكَبْهَا. قَالَ: فَإِنَّهَا بَدَنَةٌ قَالَ: ارْكَبْهَا، وَيْلَكَ.

ترجمہ: حضرت انس رضی اللہ عنہ بتاتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے ایک آدمی کو دیکھا جو قربانی کا جانور لے جا رہا تھا آپ نے فرمایا: ''سوار ہو جاؤ'' اس نے عرض کی یہ قربانی کا جانور ہے۔ (تین بار) آپ نے فرمایا: ''تباہ ہو جاؤ اس پر سواری کرو۔'' (مقصد دعاء ضرر نہ تھا بلکہ دباؤ ڈالنے کے لئے بولا گیا)

۷۹۴۔ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ الْمُنْذِرِ قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُو عَلْقَمَةَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدِ ابْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ أَبِي فَرْوَةَ، حَدَّثَنِي الْمِسْوَرُ بْنُ رِفَاعَةَ الْقُرَظِيُّ قَالَ: سَمِعْتُ ابْنَ عَبَّاسٍ وَرَجُلٌ يَسْأَلُهُ، فَقَالَ: إِنِّي أَكَلْتُ

خُبْزًا وَلَحْمًا فَهَلْ أَتَوَضَّأُ؟ فَقَالَ: وَيْحَكَ أَتَتَوَضَّأُ مِنَ الطَّيِّبَاتِ؟

ترجمہ: حضرت مسور بن رفاعہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما ایک آدمی کو کسی سوال کا جواب دے رہے تھے: اس نے کہا تھا کہ میں نے روٹی اور گوشت کھایا ہے تو کیا وضو کر لوں؟ آپ نے کہا: برا ہو کیا پاکیزہ چیزیں کھا کر بھی وضو کی ضرورت ہوتی ہے؟

۷۹۵۔ حَدَّثَنَا عَلِيٌّ قَالَ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ: حَدَّثَنِي أَبُو الزُّبَيْرِ، عَنْ جَابِرٍ قَالَ: كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ حُنَيْنٍ بِالْجِعِرَّانَةِ وَالتِّبْرُ فِي حِجْرِ بِلَالٍ وَهُوَ يَقْسِمُ فَجَاءَهُ رَجُلٌ فَقَالَ: إِعْدِلْ فَإِنَّكَ لَا تَعْدِلُ. فَقَالَ: وَيْلَكَ، فَمَنْ يَعْدِلُ إِذَا لَمْ أَعْدِلْ؟ قَالَ عُمَرُ: دَعْنِي يَا رَسُولَ اللّٰهِ أَضْرِبْ عُنُقَ هٰذَا الْمُنَافِقِ. قَالَ: إِنَّ هٰذَا مَعَ أَصْحَابٍ لَهُ أَوْ فِي أَصْحَابٍ لَهُ يَقْرَأُونَ الْقُرْآنَ لَا يُجَاوِزُ تَرَاقِيَهُمْ يَمْرُقُونَ مِنَ الدِّيْنِ كَمَا يَمْرُقُ السَّهْمُ مِنَ الرَّمِيَّةِ. ثُمَّ قَالَ سُفْيَانُ: قَالَ أَبُو الزُّبَيْرِ: سَمِعْتُهُ مِنْ جَابِرٍ. قُلْتُ لِسُفْيَانَ: رَوَاهُ قُرَّةُ عَنْ عَمْرٍو بْنِ جَابِرٍ؟ قَالَ: لَا أَحْفَظُهُ مِنْ عَمْرٍو وَإِنَّمَا حَدَّثَنَاهُ أَبُو الزُّبَيْرِ، عَنْ جَابِرٍ.

ترجمہ: حضرت جابر رضی اللہ عنہ نے بتایا کہ حضور ﷺ حنین کے موقع پر جعرانہ میں تھے۔ سونے کے ٹکڑے حضرت بلال رضی اللہ عنہ کی جھولی میں تھے اور آپ تقسیم فرما رہے تھے۔ اسی اثناء میں ایک آدمی آیا اور آپ سے کہنے لگا! انصاف کیجئے' آپ انصاف سے کام نہیں لے رہے۔ آپ نے فرمایا: "تمہارا برا ہو اگر میں عدل نہ کروں گا تو کون کرے گا؟" یہ سن کر حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے عرض کی مجھے اجازت فرمائیں تو میں اس منافق کی گردن اڑا دوں۔ آپ نے فرمایا: "اس کے اور بھی ساتھی ہیں' یہ قرآن پڑھیں گے اور ان کی ہنسلی کی ہڈی سے نیچے نہیں اترے گا' دین سے ایسے دور ہو جائیں گے جیسے نشانہ سے تیر نکل جاتا ہے۔"

۷۹۶۔ حَدَّثَنَا سَهْلُ بْنُ بَكَّارٍ قَالَ: حَدَّثَنَا الْأَسْوَدُ بْنُ شَيْبَانَ، عَنْ خَالِدِ ابْنِ سُمَيْرٍ، عَنْ بَشِيرِ بْنِ نَهِيْكٍ، عَنْ بَشِيرِ بْنِ مَعْبَدٍ السَّدُوْسِيِّ وَكَانَ اسْمُهُ زَحْمُ بْنُ مَعْبَدٍ، فَهَاجَرَ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ: مَا اسْمُكَ؟ قَالَ: زَحْمٌ. قَالَ: بَلْ أَنْتَ بَشِيرٌ. قَالَ: بَيْنَمَا أَنَا أَمْشِي مَعَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذْ مَرَّ بِقُبُوْرِ الْمُشْرِكِيْنَ. فَقَالَ: لَقَدْ أَدْرَكَ هٰؤُلَاءِ خَيْرًا كَثِيْرًا. ثَلَاثًا فَحَانَتْ مِنَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَظْرَةٌ، فَرَأَى رَجُلًا يَمْشِي فِي الْقُبُوْرِ وَعَلَيْهِ نَعْلَانِ. فَقَالَ: يَا صَاحِبَ السِّبْتِيَّتَيْنِ، أَلْقِ سِبْتِيَّتَيْكَ. فَنَظَرَ الرَّجُلُ فَلَمَّا رَأَى النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَلَعَ نَعْلَيْهِ فَرَمَى بِهِمَا.

ترجمہ: حضرت بشیر بن معبد دوسی رضی اللہ عنہ (ان کا نام زحم بن معبد تھا) نے نبی کریم ﷺ کی طرف ہجرت کی تو آپ نے پوچھا تمہارا نام کیا ہے؟ انہوں نے عرض کی ''زحم'' آپ نے فرمایا: ''نہیں بلکہ آج سے تمہارا نام بشیر ہے۔'' آپ بیان کرتے ہیں کہ میں حضور ﷺ کے ساتھ جا رہا تھا' آپ مشرکین کی قبروں کے پاس سے گزرے تو فرمایا: ''ان لوگوں نے بہت سی بھلائیاں جمع کی ہیں۔'' (تین مرتبہ فرمایا) پھر حضور ﷺ نے اچانک دیکھا تو قبروں میں سے ایک آدمی گزرتا نظر آیا' اس نے جوتے پہن رکھے تھے' آپ نے فرمایا: ''اے جوتوں والے! تمہارا برا ہو جوتے اتار دو۔'' اس نے مڑ کر دیکھا تو نبی کریم ﷺ تھے' یہ دیکھ کر اس نے جوتے اتار پھینکے۔

٣٣٤۔ بَابُ الْبِنَاءِ (تعمیر کا سامان)

٧٩٧۔ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ الْمُنْذِرِ قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ أَبِي فُدَيْكٍ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ هِلَالٍ، أَنَّهُ رَأَى حُجَرَ أَزْوَاجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ جَرِيدٍ، مَسْتُورَةٍ بِمُسُوحِ الشَّعْرِ فَسَأَلْتُهُ عَنْ بَيْتِ عَائِشَةَ فَقَالَ: كَانَ بَابُهُ مِنْ وِجْهَةِ الشَّامِ. فَقُلْتُ مِصْرَاعًا كَانَ أَوْ مِصْرَاعَيْنِ؟ قَالَ: كَانَ بَابًا وَاحِدًا. قُلْتُ مِنْ أَيِّ شَيْءٍ كَانَ؟ قَالَ: مِنْ عَرْعَرٍ أَوْ سَاجٍ.

ترجمہ: حضرت محمد بن ہلال رضی اللہ عنہ نے حضور ﷺ کی ازواج مطہرات رضی اللہ عنہن کے حجرے دیکھے جو کھجور کی ٹہنیوں سے تعمیر ہوئے تھے اور ان پر اون کی چادر پڑی تھی۔ آپ کہتے ہیں کہ میں نے سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کا حجرہ پوچھا تو انہوں نے بتایا کہ اس کا دروازہ شام کی طرف تھا۔ میں نے پوچھا' کواڑ ایک تھا یا دو؟ انہوں نے بتایا کہ ایک ہی تھا۔ میں نے پوچھا کہ کس چیز سے بنا تھا؟ انہوں نے بتایا عرعر (سَرْو) یا ساکھو کی لکڑی سے بنا تھا۔

٧٩٨۔ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ الْمُنْذِرِ قَالَ: حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي فُدَيْكٍ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي يَحْيَى، عَنْ سَعِيدِ بْنِ أَبِي هِنْدٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: لَا تَقُومُ السَّاعَةُ حَتَّى يَبْنِيَ النَّاسُ بُيُوتًا يُوشُونَهَا وَشْيَ الْمَرَاحِيلِ. قَالَ إِبْرَاهِيمُ: يَعْنِي الثِّيَابَ الْمُخَطَّطَةَ.

ترجمہ: حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بتاتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: ''قیامت اس وقت تک قائم نہ ہو سکے گی جب تک لوگ مکان تعمیر کرتے وقت ان کو دھاری دار چادر کے ذریعے سجا نہ لیں گے۔'' ابراہیم رضی اللہ عنہ لکھتے ہیں کہ ''مراحیل'' سے مراد دھاری دار چادریں ہیں۔

۳۳۵۔ بَابُ قَوْلِ الرَّجُلِ: لَا وَ أَبِيكَ (لَاوَ اَبِیْکَ کہنا)

۷۹۹۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَلَامٍ قَالَ: أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ فُضَيْلِ بْنِ غَزْوَانَ، عَنْ عُمَارَةَ، عَنْ أَبِي زُرْ
عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، جَاءَ رَجُلٌ إِلَى رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللهِ، أَيُّ الصَّدَقَةِ أَ
أَجْرًا؟ قَالَ: أَمَا وَأَبِيكَ لَتُنَبَّأَنَّهُ أَنْ تَصَدَّقَ وَأَنْتَ صَحِيحٌ شَحِيحٌ تَخْشَى الْفَقْرَ وَتَأْمُلُ الْغِنَى وَلَا تُمْهِلُ
إِذَا بَلَغَتِ الْحُلْقُومَ قُلْتَ: لِفُلَانٍ كَذَا، وَلِفُلَانٍ كَذَا وَقَدْ كَانَ لِفُلَانٍ.

ترجمہ: حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بتاتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں ایک شخص حاضر ہوا' عرض
رسول اللہ! کس صدقے کا اجر زیادہ ملتا ہے؟ آپ نے فرمایا: "لَا وَ اَبِیْکَ! وہ صدقہ زیادہ اجر رکھتا ہے
حالت صحت میں دو' دل خرچ کرنا نہ چاہے' خود تمہیں اس کی ضرورت ہو اور تمہیں خود مال دار ہونے کی تمنا بھی
اور پھر ایسا نہ ہو کہ جان نکلنے کے قریب تم کہتے پھرو کہ اسے اتنا دے دو' اسے اتنا دے دو" (کیونکہ تمہارے
ان کا تو ہونا ہی ہے)

۳۳۶۔ بَابٌ إِذَا طَلَبَ فَلْيَطْلُبْ طَلَبًا يَسِيرًا وَلَا يَمْدَحْهُ
(کسی سے ضرورت کی چیز لے کر تعریف نہ کرو)

۸۰۰۔ حَدَّثَنَا أَبُو نُعَيْمٍ قَالَ: حَدَّثَنِي الْأَعْمَشُ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ، عَنْ أَبِي الْأَحْوَصِ، عَنْ عَبْدِ
قَالَ: إِذَا طَلَبَ أَحَدُكُمُ الْحَاجَةَ فَلْيَطْلُبْهَا يَسِيرًا، فَإِنَّمَا لَهُ مَا قُدِّرَ لَهُ وَلَا يَأْتِي أَحَدُكُمْ صَاحِبَهُ فَيَمْ
فَيَقْطَعُ ظَهْرَهُ.

ترجمہ: حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ جب کسی سے کوئی ضرورت کی چیز مانگے تو مختصر مانگے
اسے وہی ملنا ہوتا ہے جو اس کے مقدر میں ہے اور کسی کے پاس جا کر اس کی تعریف کر کے کمر نہ توڑو۔

۸۰۱۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ قَالَ: حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ، عَنْ أَيُّوبَ، عَنْ أَبِي الْمَلِيحِ ابْنِ أُسَامَةَ، عَنْ أَبِي
يَسَارِ بْنِ عَبْدِ اللهِ الْهُذَلِيِّ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: إِنَّ اللهَ إِذَا أَرَادَ قَبْضَ عَبْدٍ بِأَرْ
جَعَلَ لَهُ بِهَا، أَوْ فِيهَا حَاجَةً.

ترجمہ: حضرت ابوعزہ یسار بن عبداللہ ہذلی رضی اللہ عنہ نبی کریم ﷺ سے روایت کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا: "

اللہ تعالیٰ کسی علاقے میں کسی کی روح قبض کرنے کا ارادہ فرماتا ہے تو اسے کسی بہانے سے وہاں بھیج دیتا ہے۔"

۳۳۷۔ بَابُ قَوْلِ الرَّجُلِ: لَا بُلَّ شَانِئُكَ

(کسی کو "لَا بُلَّ شَانِئُكَ" کہنا)

۸۰۲۔ حَدَّثَنَا مُوسٰی قَالَ: حَدَّثَنَا الصَّعِقُ قَالَ: سَمِعْتُ أَبَا حَمْزَةَ قَالَ: أَخْبَرَنِي أَبُو عَبْدِ الْعَزِيزِ قَالَ: أَمْسٰی عِنْدَنَا أَبُو هُرَيْرَةَ، فَنَظَرَ إِلٰی نَجْمٍ عَلٰی حِيَالِهِ فَقَالَ: وَالَّذِي نَفْسُ أَبِي هُرَيْرَةَ بِيَدِهِ لَيَوَدَّنَّ أَقْوَامٌ وَلُوا إِمَارَاتٍ فِي الدُّنْيَا وَأَعْمَالًا أَنَّهُمْ كَانُوا مُتَعَلِّقِينَ عِنْدَ ذٰلِكَ النَّجْمِ، وَلَمْ يَلُوا تِلْكَ الْإِمَارَاتِ وَلَا تِلْكَ الْأَعْمَالَ ثُمَّ أَقْبَلَ عَلَيَّ فَقَالَ: لَا بُلَّ شَانِئُكَ، أَكُلُّ هٰذَا سَاغَ لِأَهْلِ الْمَشْرِقِ فِي مَشْرِقِهِمْ؟ قُلْتُ: نَعَمْ وَاللّٰهِ. قَالَ: لَقَدْ قَبَحَ اللّٰهُ وَمَكَرَ فَوَالَّذِي نَفْسُ أَبِي هُرَيْرَةَ بِيَدِهِ لَيَسُوقَنَّهُمْ حُمْرًا غِضَابًا كَأَنَّمَا وُجُوهُهُمُ الْمَجَانُّ الْمُطْرَقَةُ حَتّٰى يُلْحِقُوا ذَا الزَّرْعِ بِزَرْعِهِ وَذَا الضَّرْعِ بِضَرْعِهِ.

ترجمہ: حضرت ابوعبدالعزیز رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ ایک رات حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ ہمارے ہاں ٹھہرے انہوں نے سامنے ایک ستارہ دیکھا اور کہا قسم ہے اس ذات کی جس کے قبضہ میں ابوہریرہ کی جان ہے' جو لوگ اس دنیا میں حکمران بنائے گئے اور انہیں کرنے کو کام سپرد کر دیئے گئے (بروز حشر) وہ لازماً آرزو کریں گے کہ کاش ہم اس ستارے سے لٹکے ہوتے' نہ ہم حکمران ہوتے اور نہ ہی کام انجام دیتے' پھر میری طرف متوجہ ہوئے اور کہا "لا بل شانئک۔" (دعائیہ الفاظ) پھر کہا یہ سب کچھ اہل مشرق کے لئے مشرق (عراق) میں ہو رہا ہے۔ ہاں بخدا ایسے ہی ہے اللہ انہیں اپنی خفیہ تدبیر سے ذلیل کرے گا اور قسم ہے اس ذات کی جس کے قبضہ میں ابوہریرہ کی جان ہے انہیں سرخ اور غصیلے چہروں والے ہانک لے جائیں گے' ان کے چہرے ایسے ہوں گے جیسے کوٹی ہوئی ڈھالیں (تاتاریوں کے عراق پر حملہ کی طرف اشارہ ہے) اور وہ زمیندار کو کھیتی میں اور مویشی پالنے والے کو دودھ والے مویشیوں کے پاس لے جائیں گے۔

۳۳۸۔ بَابُ لَا يَقُولُ الرَّجُلُ اللّٰهُ وَفُلَانٌ

(کسی کام میں اللہ کے ساتھ کسی اور کو شامل کرنا)

۸۰۳۔ حَدَّثَنَا مَطَرُ بْنُ الْفَضْلِ قَالَ: حَدَّثَنَا حَجَّاجٌ قَالَ ابْنُ جُرَيْجٍ، سَمِعْتُ مُغِيثَ بْنَ عُمَرَ، أَنَّ ابْنَ

عُمَرَ سَأَلَهُ عَنْ مَوْلَاهُ فَقَالَ: اللّٰهُ وَفُلَانٌ قَالَ ابْنُ عُمَرَ: لَا تَقُلْ كَذٰلِكَ لَا تَجْعَلْ مَعَ اللّٰهِ أَحَدًا وَلٰكِنْ قُلْ فُلَانٌ بَعْدَ اللّٰهِ.

ترجمہ: حضرت مغیث رضی اللہ عنہ سے اپنے آقا کے بارے میں سوال ہوا تو انہوں نے کہا: "اللہ اور فلاں ہے" ابن عمر رضی اللہ عنہما نے اسے منع کیا اور کہا کہ اللہ کے ساتھ کسی اور کو نہ ملایا کرو کہنا ہو تو یوں کہو فلاں شخص اللہ کے بعد ہے۔ (یعنی یہ کام اللہ کرتا ہے اور فلاں کرتا ہے)

٣٣٩۔ بَابٌ قَوْلُ الرَّجُلِ: مَاشَاءَ اللّٰهُ وَشِئْتَ

(کوئی یوں نہ کہے "جو اللہ چاہتا ہے اور تم چاہتے ہو")

٨٠٤۔ حَدَّثَنَا أَبُو نُعَيْمٍ قَالَ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، عَنِ الْأَجْلَحِ، عَنْ يَزِيْدَ بْنِ الْأَصَمِّ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، قَالَ رَجُلٌ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَاشَاءَ اللّٰهُ وَشِئْتَ. قَالَ: جَعَلْتَ لِلّٰهِ نِدًّا مَاشَاءَ اللّٰهُ وَحْدَهُ.

ترجمہ: حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ ایک شخص نے نبی کریم ﷺ سے عرض کی! جو اللہ چاہتا ہے اور آپ چاہتے ہیں۔ آپ نے فرمایا کہ "تم نے تو اللہ کے ساتھ شریک کر دیا صرف ماشاء اللہ (جو اللہ چاہے) کہا کرو۔"

٣٤٠۔ بَابُ الْغِنَاءِ وَاللَّهْوِ (گانا بجانا اور کھیل کود)

٨٠٥۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ صَالِحٍ قَالَ: حَدَّثَنِي عَبْدُ الْعَزِيْزِ بْنُ أَبِي سَلَمَةَ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ دِيْنَارٍ قَالَ: خَرَجْتُ مَعَ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ إِلَى السُّوْقِ، فَمَرَّ عَلٰى جَارِيَةٍ صَغِيْرَةٍ تُغَنِّيْ، فَقَالَ: إِنَّ الشَّيْطَانَ لَوْ تَرَكَ أَحَدًا لَتَرَكَ هٰذِهِ.

ترجمہ: حضرت عبداللہ بن دینار رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میں حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کے ساتھ بازار کو گیا تو انہوں نے لڑکی کو گاتے ہوئے سنا تو کہا: "اگر شیطان کسی کو چھوڑتا تو وہ یہی لڑکی ہوتی۔" (کہ یہی کام کرتی ہے؟)

٨٠٦۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَلَامٍ قَالَ: أَخْبَرَنَا يَحْيَى بْنُ مُحَمَّدٍ أَبُو عَمْرٍو الْبَصْرِيُّ قَالَ: سَمِعْتُ عَمْرًا مَوْلَى الْمُطَّلِبِ قَالَ: سَمِعْتُ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ يَقُوْلُ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: لَسْتُ مِنْ دَدٍ وَّلَا الدَّدُ مِنِّيْ بِشَيْءٍ. يَعْنِيْ لَيْسَ الْبَاطِلُ مِنِّيْ بِشَيْءٍ.

ترجمہ: حضرت یحییٰ بن محمد ابو عمرو بصری رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میں نے مطلب کے غلام عمرو رضی اللہ عنہ سے سنا' وہ کہتے ہیں کہ میں نے انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے سنا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''میں باطل طریقے پر نہیں اور نہ ہی باطل طریقہ مجھ سے جاری ہے۔''

۸۰۷۔ حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ عُمَرَ قَالَ: أَخْبَرَنَا خَالِدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ: أَخْبَرَنَا عَطَاءُ بْنُ السَّائِبِ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ: وَمِنَ النَّاسِ مَنْ يَّشْتَرِيْ لَهْوَ الْحَدِيْثِ[1] قَالَ: الْغِنَاءُ وَأَشْبَاهُهُ.

ترجمہ: حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے کہا اس آیت وَمِنَ النَّاسِ مَنْ يَّشْتَرِيْ لَهْوَ الْحَدِيْثِ میں ''لھو الحدیث'' ''اور کچھ لوگ کھیل کود کی باتیں خریدتے ہیں۔'' سے مراد گانا بجانا اور ایسے دوسرے کام ہیں۔

۸۰۸۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَلَامٍ قَالَ: أَخْبَرَنَا الْفَزَارِيُّ وَأَبُوْ مُعَاوِيَةَ قَالَا: أَخْبَرَنَا قَنَانُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ النَّهْمِيُّ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ عَوْسَجَةَ، عَنِ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: أَفْشُوا السَّلَامَ تَسْلَمُوْا وَالْأَشَرَةُ شَرٌّ. قَالَ أَبُوْ مُعَاوِيَةَ: الْأَشَرَةُ الْعَبَثُ.

ترجمہ: حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ بتاتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''سلام کہنا عام کر دو' کیونکہ یہ تمہاری سلامتی کا باعث ہے اور بے مقصد گفتگو برا کام ہے۔'' ابو معاویہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں ''اشرہ'' بے فائدہ چیز کو کہتے ہیں۔

۸۰۹۔ حَدَّثَنَا عِصَامٌ قَالَ: حَدَّثَنَا حَرِيْزٌ، عَنْ سَلْمَانَ بْنِ سُمَيْرٍ الْأَلْهَانِيِّ، عَنْ فَضَالَةَ بْنِ عُبَيْدٍ وَكَانَ بِمَجْمَعٍ مِنَ الْمَجَامِعِ، فَبَلَغَهُ أَنَّ أَقْوَامًا يَلْعَبُوْنَ بِالْكُوْبَةِ، فَقَامَ غَضْبَانًا يَنْهٰى عَنْهَا أَشَدَّ النَّهْيِ ثُمَّ قَالَ: أَلَا إِنَّ اللَّاعِبَ بِهَا لَيَأْكُلُ ثَمَرَهَا كَآكِلِ لَحْمِ الْخِنْزِيْرِ، وَمُتَوَضِّئٍ بِالدَّمِ يَعْنِيْ بِالْكُوْبَةِ: النَّرْدُ.

ترجمہ: حضرت سلمان بن سمیر الھانی رضی اللہ عنہ بتاتے ہیں کہ فضالہ بن عبید رضی اللہ عنہ ایک مجمع میں تھے انہیں اطلاع ملی کہ فلاں فلاں لوگ شطرنج کھیل رہے ہیں۔ وہ فوراً سختی سے منع کرنے کے لئے اٹھے اور کہا: سنو! شطرنج کھیلنے والا اس کا پھل (آمدن) ایسے کھائے گا جیسے خنزیر کا گوشت کھانے والا کھاتا ہے' اس کا وضو بھی اس کے خون سے گنا جائے گا۔

---

[1] سورۃ لقمان: آیت ۶

عنہ) بیت اللہ شریف کا طواف کر رہے تھے۔ ابو الطفیل رضی اللہ عنہ نے کہا کہ اس وقت ایسا کوئی کوئی شخص میرے سوا باقی نہیں رہا جس نے نبی کریم ﷺ کی زیارت کی ہو۔ جریری رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میں نے پوچھا آپ نے انہیں دیکھا ہے؟ انہوں نے فرمایا: ہاں میں نے زیارت کی ہے۔ میں نے پوچھا' آپ کیسے تھے؟ انہوں نے کہا: آپ کا رنگ سفید تھا' گندمی رنگ رکھتے تھے اور قد درمیانہ تھا۔

۸۱۳۔ حَدَّثَنَا فَرْوَةُ قَالَ: حَدَّثَنَا عُبَيْدَةُ بْنُ حُمَيْدٍ، عَنْ قَابُوسٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: الْهَدْيُ الصَّالِحُ، وَالسَّمْتُ الصَّالِحُ وَالْإِقْتِصَادُ جُزْءٌ مِّنْ خَمْسَةٍ وَعِشْرِينَ جُزْءًا مِنَ النُّبُوَّةِ.

ترجمہ: حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما' نبی کریم ﷺ سے روایت کرتے ہوئے فرماتے ہیں کہ آپ نے فرمایا: ''نیک سیرت ہونا' اچھی عادات اپنانا اور میانہ روی نبوت کے پچیس حصوں میں سے ایک حصہ ہے۔''

۸۱۴۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ يُونُسَ قَالَ: حَدَّثَنَا زُهَيْرٌ قَالَ: حَدَّثَنَا قَابُوسٌ، أَنَّ أَبَاهُ حَدَّثَهُ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: إِنَّ الْهَدْيَ الصَّالِحَ وَالسَّمْتَ الصَّالِحَ، وَالْإِقْتِصَادَ جُزْءٌ مِّنَ النُّبُوَّةِ.

ترجمہ: حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما' نبی کریم ﷺ سے روایت کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا: ''اچھی سیرت' صالح عادات اور میانہ روی نبوت کے ستر حصوں میں سے ایک ہے۔''

۳۴۲۔ بَابٌ وَيَأْتِيكَ بِالْأَخْبَارِ مَنْ لَمْ تُزَوِّدِ (معاوضہ دیئے بغیر خبریں سننا)

۸۱۵۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الصَّبَّاحِ قَالَ: حَدَّثَنَا الْوَلِيدُ بْنُ أَبِي ثَوْرٍ، عَنْ سِمَاكٍ، عَنْ عِكْرِمَةَ قَالَ: سَأَلْتُ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا: هَلْ سَمِعْتِ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَتَمَثَّلُ شِعْرًا قَطُّ؟ أَحْيَانًا إِذَا دَخَلَ بَيْتَهُ يَقُولُ: وَيَأْتِيكَ بِالْأَخْبَارِ مَنْ لَمْ تُزَوِّدِ.

ترجمہ: حضرت عکرمہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میں نے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے پوچھا کہ کیا نبی کریم ﷺ کبھی شعر بھی پڑھتے تھے؟ انہوں نے بتایا' ہاں جب آپ گھر میں تشریف لاتے تو کبھی یہ فرماتے:

''وَيَأْتِيكَ بِالْأَخْبَارِ مَنْ لَمْ تُزَوِّدِ.''

''اور تمہارے پاس ایسا شخص خبریں لائے گا جسے تم نے کچھ بھی نہیں دیا ہو گا۔''

٨١٦۔ حَدَّثَنَا أَبُو نُعَيْمٍ قَالَ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، عَنْ لَيْثٍ، عَنْ طَاوُسٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ: إِنَّهَا كَلِمَةُ نَبِيٍّ، وَيَأْتِيكَ بِالْأَخْبَارِ مَنْ لَمْ تُزَوِّدِ.

ترجمہ: حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ یہ ایک نبی کا کہا ہوا ہے: ''اور تمہارے پاس ایسا شخص خبریں لائے گا جسے تم نے کچھ بھی نہ دیا ہوگا۔''

٣٤٣۔ بَابُ مَا يُكْرَهُ مِنَ التَّمَنِّي (ناپسندیدہ آرزو)

٨١٧۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُو عَوَانَةَ، عَنْ عُمَرَ بْنِ أَبِي سَلَمَةَ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: إِذَا تَمَنَّى أَحَدُكُمْ فَلْيَنْظُرْ مَا يَتَمَنَّى فَإِنَّهُ لَا يَدْرِي مَا يُعْطَى.

ترجمہ: حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: ''جب تم میں سے کوئی کسی چیز کی آرزو کرے تو اسے دیکھنا ہوگا کہ کس چیز کی آرزو کر رہا ہے کیونکہ وہ جانتا نہیں ہوتا کہ اسے کیا دیا جانے والا ہے۔''

٣٤٤۔ بَابُ لَا تُسَمُّوا الْعِنَبَ "الْكَرْمَ" (انگور کو ''کرم'' نہ کہو)

٨١٨۔ حَدَّثَنَا آدَمُ قَالَ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، عَنْ سِمَاكٍ، عَنْ عَلْقَمَةَ بْنِ وَائِلٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: لَا يَقُولَنَّ أَحَدُكُمْ: الْكَرْمُ وَقُولُوا: الْحَبَلَةَ. يَعْنِي الْعِنَبَ.

ترجمہ: حضرت علقمہ بن وائل رضی اللہ عنہ نبی کریم ﷺ سے روایت کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا: ''تم میں سے کوئی انگور کو کرم نہ کہا کرے بلکہ اسے حبلہ کہا کرو۔'' (یہ بھی انگور کو کہتے ہیں)

٣٤٥۔ بَابُ قَوْلِ الرَّجُلِ وَيْحَكَ (کسی کو ''وَيْحَكَ'' کہنا)

٨١٩۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ خَالِدٍ قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ إِسْحَاقَ، عَنْ عَمِّهِ مُوسَى بْنِ يَسَارٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ: مَرَّ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِرَجُلٍ يَسُوقُ بَدَنَةً فَقَالَ: ارْكَبْهَا. فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّهَا بَدَنَةٌ. فَقَالَ: ارْكَبْهَا. قَالَ: إِنَّهَا بَدَنَةٌ قَالَ: فِي الثَّالِثَةِ أَوْ فِي الرَّابِعَةِ. وَيْحَكَ ارْكَبْهَا.

ترجمہ: حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بتاتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ ایک شخص کے قریب تشریف لے گئے جو قربانی کا جانور لئے جا رہا تھا۔ آپ نے اسے فرمایا کہ ''اس پر سوار ہو جاؤ۔'' اس نے عرض کی یا رسول اللہ! یہ تو قربانی کا جانور ہے۔ آپ نے فرمایا: ''سوار ہو جاؤ۔'' اس نے پھر عرض کی یہ تو قربانی کے لئے ہے۔ آپ نے تیسری یا

ترجمہ: حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا: رات کے نوافل نہ چھوڑو کیونکہ نبی کریم ﷺ یہ نوافل نہ چھوڑتے تھے لیکن جب آپ بیمار ہوتے یا سست ہوتے تو بیٹھ کر پڑھتے۔

۳۴۸۔ بَابٌ مَنْ تَعَوَّذَ مِنَ الْكَسَلِ (سستی ہو جانے پر تعوذ کرنا)

۸۲۴۔ حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ مَخْلَدٍ قَالَ: حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ بِلَالٍ قَالَ: حَدَّثَنِي عَمْرُو بْنُ أَبِي عَمْرٍو قَالَ: سَمِعْتُ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ يَقُولُ: كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُكْثِرُ أَنْ يَقُولَ: اَللّٰهُمَّ إِنِّي أَعُوذُبِكَ مِنَ الْهَمِّ وَالْحُزْنِ، وَالْعِجْزِ وَالْكَسَلِ، وَالْجُبْنِ وَالْبُخْلِ، وَضَلَعِ الدَّيْنِ وَغَلَبَةِ الرِّجَالِ.

ترجمہ: حضرت انس رضی اللہ عنہ بتاتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ اکثر یہ پڑھا کرتے۔

"اَللّٰهُمَّ إِنِّي أَعُوذُبِكَ مِنَ الْهَمِّ وَالْحُزْنِ وَالْعِجْزِ وَالْكَسَلِ وَالْجُبْنِ وَالْبُخْلِ وَضَلَعِ الدَّيْنِ وَغَلَبَةِ الرِّجَالِ."

"اے اللہ! میں تیری پناہ لیتا ہوں غم و اندوہ سے، عاجز رہنے اور سستی کرنے سے، بزدلی، بخیلی، قرض کے بوجھ اور لوگوں کے غلبہ سے۔"

۳۴۹۔ بَابٌ قَوْلِ الرَّجُلِ: نَفْسِي لَكَ الْفِدَاءُ (میری جان تم پر قربان)

۸۲۵۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، عَنِ ابْنِ جُدْعَانَ قَالَ: سَمِعْتُ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ يَقُولُ: كَانَ أَبُو طَلْحَةَ يَجْثُو بَيْنَ يَدَيْ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَيَنْثُرُ كِنَانَتَهُ وَيَقُولُ: وَجْهِي لِوَجْهِكَ الْوِقَاءُ، وَنَفْسِي لِنَفْسِكَ الْفِدَاءُ.

ترجمہ: حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ حضرت ابوطلحہ رضی اللہ عنہ، حضور نبی کریم ﷺ کے سامنے دو زانو بیٹھ جاتے، اپنے تیر بکھیر دیتے اور پھر عرض کرتے میں آپ کے لئے بطور ڈھال ہوں اور میری جان آپ پر قربان ہے۔

۸۲۶۔ حَدَّثَنَا مُعَاذُ بْنُ فُضَالَةَ، عَنْ هِشَامٍ، عَنْ حَمَّادٍ، عَنْ زَيْدِ بْنِ وَهْبٍ، عَنْ أَبِي ذَرٍّ قَالَ: انْطَلَقَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَحْوَ الْبَقِيعِ، وَانْطَلَقْتُ أَتْلُوهُ، فَالْتَفَتَ فَرَآنِي فَقَالَ: يَا أَبَا ذَرٍّ. فَقُلْتُ: لَبَّيْكَ رَسُولَ اللّٰهِ وَسَعْدَيْكَ وَأَنَا فِدَاؤُكَ. فَقَالَ: إِنَّ الْمُكْثِرِينَ هُمُ الْمُقِلُّونَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ إِلَّا مَنْ قَالَ هٰكَذَا وَهٰكَذَا

حَيٍّ. قُلْتُ: اللّٰهُ وَرَسُوْلُهُ أَعْلَمُ. فَقَالَ: هٰكَذَا. ثَلَاثًا ثُمَّ عَرَضَ لَنَا أُحُدٌ فَقَالَ: يَا أَبَا ذَرٍّ. فَقُلْتُ: لَبَّيْكَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ وَسَعْدَيْكَ وَأَنَا فِدَاؤُكَ. قَالَ: مَا يَسُرُّنِيْ أَنَّ أُحُدًا لِآلِ مُحَمَّدٍ ذَهَبًا فَيُمْسِيْ عِنْدَهُمْ دِيْنَارٌ. أَوْ قَالَ مِثْقَالٌ. ثُمَّ عَرَضَ لَنَا وَادٍ فَاسْتَنْتَلَ فَظَنَنْتُ أَنَّ لَهُ حَاجَةً، فَجَلَسْتُ عَلٰى شَفِيْرٍ وَأَبْطَأَ عَلَيَّ. قَالَ: فَخَشِيْتُ عَلَيْهِ، ثُمَّ سَمِعْتُهُ كَأَنَّهُ يُنَاجِيْ رَجُلًا ثُمَّ خَرَجَ إِلَيَّ وَحْدَهُ فَقُلْتُ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ مَنِ الرَّجُلُ الَّذِيْ كُنْتَ تُنَاجِيْ؟ فَقَالَ: أَوَ سَمِعْتَهُ؟ قُلْتُ: نَعَمْ. قَالَ: فَإِنَّهُ جِبْرِيْلُ أَتَانِيْ فَبَشَّرَنِيْ أَنَّهُ مَنْ مَاتَ مِنْ أُمَّتِيْ لَا يُشْرِكُ بِاللّٰهِ شَيْئًا بِاللّٰهِ دَخَلَ الْجَنَّةَ. قُلْتُ وَإِنْ زَنٰى وَإِنْ سَرَقَ؟ قَالَ: نَعَمْ.

ترجمہ: حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ بقیع کی طرف چلے تو میں بھی پیچھے پیچھے تھا۔ آپ نے دیکھا تو میں ساتھ ہی تھا۔ فرمایا: ''اے ابوذر!'' میں نے عرض کی یا رسول اللہ! میں آپ پر قربان، میں حاضر ہوں۔ فرمایا: ''آج کثرت سے مال رکھنے والے کل گھاٹے میں ہوں گے ایسے لوگ جو راہ خدا میں خرچ کریں گے گھاٹے میں نہ ہوں گے۔'' میں نے عرض کی اللہ و رسول ﷺ جانیں اور یوں (لپ بھر کے) تین بار کہا۔ پھر احد ہمارے سامنے تھا، فرمایا: ''اے ابوذر!'' میں نے عرض کی یا رسول اللہ! میں حاضر ہوں، آپ کے بہت کرم ہیں اور میں آپ پر فدا ہوں۔ فرمایا: ''میں یہ بات پسند نہیں کرتا کہ آل محمد (ﷺ) کے پاس احد سونا بن کر موجود ہو اور رات کو ان کے پاس ایک بھی دینار رہ جائے۔ یا فرمایا: ایک مثقال بھی باقی ہو۔'' پھر ہمارے سامنے ایک وادی تھی، آپ آگے بڑھے تو میں نے سمجھا شاید کوئی حاجت ہو گی۔ چنانچہ میں وادی کے کنارے پر بیٹھ گیا۔ آپ نے کچھ دیر کر دی۔ مجھے فکر لاحق ہوئی۔ میں نے آواز سنی تو آہستہ آواز سے کسی سے بات کر رہے تھے۔ پھر اکیلے ہی تشریف لے آئے۔ میں نے عرض کی یا رسول اللہ! آپ کس سے رازدارانہ گفتگو فرما رہے تھے؟ فرمایا: ''کیا تم نے کچھ سنا ہے؟'' میں نے عرض کی! ہاں۔ فرمایا: ''جبریل علیہ السلام تھے، میرے پاس آئے، مجھے خوشخبری دی ہے کہ آپ کی اُمت سے جو بھی شرک کئے بغیر فوت ہو گا وہ جنت میں جائے گا۔'' میں نے کہا اگرچہ وہ زانی ہو یا چور؟ فرمایا۔ ''ہاں۔''

۳۵۰۔ بَابُ قَوْلِ الرَّجُلِ: فِدَاكَ أَبِيْ وَأُمِّيْ

(''میرے ماں باپ آپ پر قربان'' کہنا)

۸۔ حَدَّثَنَا قَبِيْصَةُ قَالَ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، عَنْ سَعْدِ بْنِ إِبْرَاهِيْمَ قَالَ: حَدَّثَنِيْ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ شَدَّادٍ قَالَ:

سَمِعْتُ أَنَسًا يَقُولُ: كُنْتُ خَادِمًا لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: فَكُنْتُ أَدْخُلُ بِغَيْرِ اسْتِئْذَانٍ فَجِئْتُ يَوْمًا فَقَالَ: كَمَا أَنْتَ يَا بُنَيَّ، فَإِنَّهُ حَدَثَ بَعْدَكَ أَمْرٌ لَا تَدْخُلَنَّ إِلَّا بِإِذْنٍ.

ترجمہ: حضرت سلمہ علوی رضی اللہ عنہ کہتے ہیں' میں نے حضرت انس رضی اللہ عنہ سے سنا' کہتے تھے کہ میں نبی کریم ﷺ کا خادم رہا' بغیر اجازت آپ کی خدمت میں حاضری دیتا۔ ایک دن آپ نے فرمایا: ''ٹھہر جا اے بیٹے! اس دن تم آئے تو تمہارے بعد ایک ایسا واقعہ ہوا کہ اب تم بغیر اجازت نہ آیا کرو۔''

۸۳۱۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ صَالِحٍ قَالَ: حَدَّثَنِي عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ سَلَمَةَ، عَنِ ابْنِ أَبِي صَعْصَعَةَ، عَنْ أَبِيهِ، أَنَّ أَبَا سَعِيدٍ الْخُدْرِيَّ قَالَ لَهُ: يَا بُنَيَّ.

ترجمہ: حضرت ابو صعصعہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ نے مجھے ''اے بیٹے!'' کہا تھا۔

۳۵۲۔ بَابٌ لَا يَقُلْ: خَبُثَتْ نَفْسِي (''میری طبیعت گندی ہے'' کبھی نہ کہو)

۸۳۲۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُوسُفَ قَالَ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، عَنْ هِشَامٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: لَا يَقُولَنَّ أَحَدُكُمْ: خَبُثَتْ نَفْسِي وَلٰكِنْ لِيَقُلْ: لَقِسَتْ نَفْسِي.

ترجمہ: حضرت سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا' نبی کریم ﷺ سے روایت فرماتی ہیں کہ آپ نے ارشاد فرمایا: ''تم میں سے کسی کو یہ نہیں کہنا چاہئے کہ میری طبیعت بڑی گندی ہے' ہاں یہ کہہ سکتے ہو میرا جی بہت خراب ہے۔''

۸۳۳۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ قَالَ: حَدَّثَنِي اللَّيْثُ قَالَ: حَدَّثَنِي يُونُسُ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ أَبِي أُمَامَةَ بْنِ سَهْلِ بْنِ حُنَيْفٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: لَا يَقُولَنَّ أَحَدُكُمْ خَبُثَتْ نَفْسِي وَلْيَقُلْ لَقِسَتْ نَفْسِي. قَالَ مُحَمَّدٌ: أَسْنَدَهُ عُقَيْلٌ.

ترجمہ: حضرت سہل ضیف رضی اللہ عنہ' نبی کریم ﷺ سے روایت کرتے ہیں' آپ نے فرمایا: ''کوئی یہ نہ کہا کرے کہ میرا نفس خبیث ہے۔ یہ کہہ سکتے ہو کہ میرا جی خراب ہے۔''

٣٥٣۔ بَابُ كُنْيَةِ أَبِي الْحَكَمِ ("ابو الحکم" کنیت رکھنے کا حکم)

٨٣٤۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ يَعْقُوبَ قَالَ: حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ الْمِقْدَامِ بْنِ شُرَيْحِ بْنِ هَانِئٍ، الْحَارِثِيُّ عَنْ أَبِيهِ الْمِقْدَامِ، عَنْ شُرَيْحِ بْنِ هَانِئٍ قَالَ: حَدَّثَنِي هَانِئُ بْنُ يَزِيدَ أَنَّهُ لَمَّا وَفَدَ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَعَ قَوْمِهِ فَسَمِعَهُمُ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُمْ يَكْنُونَهُ بِأَبِي الْحَكَمِ فَدَعَاهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ: إِنَّ اللَّهَ هُوَ الْحَكَمُ وَإِلَيْهِ الْحُكْمُ فَلِمَ تَكَنَّيْتَ بِأَبِي الْحَكَمِ؟ قَالَ: لَا، وَلَكِنَّ قَوْمِي إِذَا اخْتَلَفُوا فِي شَيْءٍ أَتَوْنِي فَحَكَمْتُ بَيْنَهُمْ فَرَضِيَ كِلَا الْفَرِيقَيْنِ. قَالَ: مَا أَحْسَنَ هَذَا. ثُمَّ قَالَ: مَالَكَ مِنَ الْوَلَدِ؟ قُلْتُ: لِي شُرَيْحٌ وَعَبْدُ اللَّهِ وَمُسْلِمٌ بَنُو هَانِئٍ. قَالَ: فَمَنْ أَكْبَرُهُمْ؟ قُلْتُ: شُرَيْحٌ. قَالَ: فَأَنْتَ أَبُو شُرَيْحٍ وَدَعَا لَهُ وَلِوَلَدِهِ.

وَسَمِعَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُسَمُّونَ رَجُلًا مِنْهُمْ عَبْدَ الْحَجَرِ، فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَا اسْمُكَ؟ قَالَ: عَبْدُ الْحَجَرِ. قَالَ: لَا أَنْتَ عَبْدُ اللَّهِ.

قَالَ شُرَيْحٌ: وَإِنَّ هَانِئًا لَمَّا حَضَرَ رُجُوعُهُ إِلَى بِلَادِهِ أَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ: أَخْبِرْنِي بِأَيِّ شَيْءٍ يُوجِبُ لِيَ الْجَنَّةَ؟ قَالَ: عَلَيْكَ بِحُسْنِ الْكَلَامِ، وَبَذْلِ الطَّعَامِ.

ترجمہ: حضرت ھانی بن یزید رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ جب میں اپنا وفد لے کر نبی کریم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا' آپ نے سنا کہ میرے وفد والے میری کنیت "ابو الحکم" پکارتے تھے۔ آپ نے مجھ سے فرمایا: "سنو! "حکم" اللہ تعالیٰ ہے' ہر حکم اللہ تعالیٰ کی طرف جاتا ہے تو تم نے "ابو الحکم" کنیت کیوں رکھی ہے؟" میں نے عرض کی یا رسول اللہ! ایسے نہیں بلکہ بات یہ ہے کہ جب میری قوم میں کوئی اختلاف ہو جاتا ہے تو وہ میرے پاس آتے ہیں' میں ان کا فیصلہ کرتا ہوں تو دونوں فریق راضی ہو جاتے ہیں۔ آپ نے فرمایا: "تم کام تو اچھا کرتے ہو۔" پھر فرمایا: "تمہارے کتنے بچے ہیں؟" میں نے عرض کی! شریح' عبداللہ اور مسلم انہیں بنو ہانی کہا جاتا ہے۔ آپ نے پوچھا کہ "بڑا کون سا ہے؟" میں نے عرض کی شریح۔ آپ نے فرمایا کہ "تم اپنے آپ کو "ابو شریح" کہو۔" پھر آپ نے ان کی اور ان کے اولاد کے لئے دعا فرمائی۔

آپ نے یہ بھی سنا کہ انہوں نے ایک آدمی کا نام "ابو الحجر" رکھا ہوا ہے' آپ نے سن کر فرمایا: "تمہارا نام کیا ہے؟" اس نے عرض کی! عبدالحجر۔ آپ نے فرمایا: "یہ تو مناسب نہیں' تم اپنا نام عبداللہ کہلوایا کرو۔"

سے اس بارے میں عرض کی تو آپ نے فرمایا: ''تم اپنے بیٹے کا نام عبدالرحمن رکھ دو۔''

۳۵۷۔ بَابُ تَحْوِيلُ الْإِسْمِ إِلَى الْإِسْمِ (ایک نام چھوڑ کر دوسرا نام رکھنا)

۸۳۹۔ حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ أَبِي مَرْيَمَ قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُو غَسَّانَ قَالَ: حَدَّثَنِي أَبُو حَازِمٍ، عَنْ سَهْلٍ قَالَ: أُتِيَ بِالْمُنْذِرِ بْنِ أَبِي أُسَيْدٍ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِينَ وُلِدَ فَوَضَعَهُ عَلَى فَخِذِهِ وَأَبُو أُسَيْدٍ جَالِسٌ فَلَهِيَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِشَيْءٍ بَيْنَ يَدَيْهِ، وَأَمَرَ أَبُو أُسَيْدٍ بِابْنِهِ فَاحْتُمِلَ مِنْ فَخِذِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَاسْتَفَاقَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ: أَيْنَ الصَّبِيُّ؟ فَقَالَ أَبُو أُسَيْدٍ قَلَبْنَاهُ يَا رَسُولَ اللّٰهِ! قَالَ: مَا اسْمُهُ؟ قَالَ فُلَانٌ. قَالَ: لَا لٰكِنِ اسْمُهُ الْمُنْذِرُ. فَسَمَّاهُ يَوْمَئِذٍ الْمُنْذِرَ.

ترجمہ: حضرت منذر بن ابو اسید رضی اللہ عنہ پیدا ہوئے تو انہیں نبی کریم ﷺ کی خدمت میں لایا گیا۔ ابو اسید رضی اللہ عنہ بیٹھے تھے کہ حضور ﷺ نے اسید رضی اللہ عنہ کو اپنے رانوں پر رکھ لیا۔ آپ کسی اور کی طرف متوجہ ہوئے تو ابو اسید رضی اللہ عنہ نے بچہ اٹھا لیا۔ جب حضور ﷺ کو دھیان آیا تو پوچھا کہ ''بچہ کہاں گیا؟'' ابو اسید رضی اللہ عنہ نے عرض کی یا رسول اللہ! میں نے گھر بھیج دیا۔ آپ نے پوچھا: ''نام کیا رکھا ہے؟'' انہوں نے کوئی نام بتایا تو آپ نے فرمایا: ''یہ نام ٹھیک نہیں، تم اس کا نام منذر رکھ دو۔'' چنانچہ اسی دن سے انہوں نے بچے کا نام منذر رکھ دیا۔

۳۵۸۔ بَابُ أَبْغَضُ الْأَسْمَاءِ إِلَى اللّٰهِ عَزَّوَجَلَّ

(اللہ کی ناراضگی کا باعث نام)

۸۴۰۔ حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ قَالَ: حَدَّثَنَا شُعَيْبُ بْنُ أَبِي حَمْزَةَ قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُو الزِّنَادِ، عَنِ الْأَعْرَجِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: أَخْنَى الْأَسْمَاءِ عِنْدَ اللّٰهِ رَجُلٌ تَسَمَّى مَلِكَ الْأَمْلَاكِ.

ترجمہ: حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بتاتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: ''اللہ کے ہاں سب سے برا نام یہ ہے کہ کسی کا نام ''مَلِكُ الْأَمْلَاكِ'' (بادشاہوں کا بادشاہ) رکھ دیا جائے۔''

۳۵۹۔ بَابٌ مَنْ دَعَاهُ آخَرُ بِتَصْغِيرٍ (حقارت سے نام بولنا)

۸۴۱۔ حَدَّثَنَا مُوسَى قَالَ: حَدَّثَنَا الْقَاسِمُ بْنُ الْفَضْلِ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُهَلَّبِ، عَنْ طَلْقِ بْنِ حَبِيبٍ قَالَ: كُنْتُ أَشَدَّ النَّاسِ تَكْذِيبًا بِالشَّفَاعَةِ فَسَأَلْتُ جَابِرًا فَقَالَ: يَا طُلَيْقُ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: يَخْرُجُونَ مِنَ النَّارِ بَعْدَ دُخُولٍ. وَنَحْنُ نَقْرَأُ الَّذِي تَقْرَأُ.

ترجمہ: حضرت طلق بن حبیب رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میں شدت سے شفاعت کا انکار کرنے والوں میں شامل تھا۔ اس سلسلے میں میں نے حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے بات کی تو انہوں نے کہا: اے طلیق! میں نے سنا ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا کہ ”لوگ جہنم میں داخلہ کے بعد نکال لئے جائیں گے“ ہم بھی تمہاری ہی طرح قرآن پڑھتے ہیں۔“

۳۶۰۔ بَابٌ يُدْعَى الرَّجُلُ بِأَحَبِّ الْأَسْمَاءِ إِلَيْهِ

(آدمی کو اس کے پسندیدہ نام سے پکارا جائے)

۸۴۲۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ أَبِي بَكْرٍ الْمُقَدَّمِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عُثْمَانَ الْقُرَشِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا ذِيَالُ بْنُ عُبَيْدِ بْنِ حَنْظَلَةَ قَالَ: حَدَّثَنِي جَدِّي حَنْظَلَةُ بْنُ حِذْيَمٍ، قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُعْجِبُهُ أَنْ يُدْعَى الرَّجُلُ بِأَحَبِّ أَسْمَائِهِ إِلَيْهِ وَأَحَبِّ كُنَاهُ.

ترجمہ: حضرت حنظلہ بن حذیم رضی اللہ عنہ بتاتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ کو یہ بات بہت پسند تھی کہ آدمی کو اس کے پسندیدہ نام اور کنیت سے بلایا جائے۔

۳۶۱۔ بَابٌ تَحْوِيلُ اسْمِ عَاصِيَةَ (عاصیہ نام تبدیل کرنا)

۸۴۳۔ حَدَّثَنَا صَدَقَةُ بْنُ الْفَضْلِ قَالَ: حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ الْقَطَّانُ، عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ، عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ، أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ غَيَّرَ اسْمَ عَاصِيَةَ وَقَالَ: أَنْتِ جَمِيلَةُ.

ترجمہ: حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما بتاتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے کسی کا نام ”عاصیہ“ تبدیل فرما دیا اور فرمایا ”تمہارا نام آج سے ”جمیلہ“ ہے۔“

۸۴۴۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ وَسَعِيدُ بْنُ مُحَمَّدٍ قَالَا: حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ قَالَ: حَدَّثَنَا أَبِي،

۸۴۶۔ حَدَّثَنَا أَبُوْ نُعَيْمٍ، عَنْ إِسْرَائِيْلَ، عَنْ أَبِيْ إِسْحٰقَ، عَنْ هَانِيءِ بْنِ هَانِيءٍ، عَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: لَمَّا وُلِدَ الْحَسَنُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ سَمَّيْتُهُ حَرْبًا، فَجَاءَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ: أَرُوْنِيْ ابْنِيْ مَا سَمَّيْتُمُوْهُ؟ قُلْنَا: حَرْبًا، قَالَ: بَلْ هُوَ حَسَنٌ. فَلَمَّا وُلِدَ الْحُسَيْنُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ سَمَّيْتُهُ حَرْبًا، فَجَاءَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ: أَرُوْنِيْ مَا سَمَّيْتُمُوْهُ؟ قُلْنَا: حَرْبًا، قَالَ: بَلْ هُوَ حُسَيْنٌ. فَلَمَّا وُلِدَا الثَّالِثُ سَمَّيْتُهُ حَرْبًا، فَجَاءَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ: أَرُوْنِيْ ابْنِيْ، مَا سَمَّيْتُمُوْهُ؟ قُلْنَا: حَرْبًا، قَالَ: (بَلْ هُوَ مُحَسِّنٌ.) ثُمَّ قَالَ: إِنِّيْ سَمَّيْتُهُمْ بِأَسْمَاءِ وُلْدِ هٰرُوْنَ شَبَّرُ وَشَبِيْرُ وَمُشَبِّرٌ.

ترجمہ: حضرت علی کرم اللہ وجہہ بتاتے ہیں کہ جب حسن رضی اللہ عنہ پیدا ہوئے تو میں نے ان کا نام "حرب" رکھ دیا۔ نبی کریم ﷺ گھر تشریف لائے تو فرمایا: "مجھے میرا بچہ تو دکھاؤ' اس کا نام کیا رکھا ہے؟" ہم نے بتایا کہ "حرب" رکھا ہے۔ آپ نے فرمایا: "نہیں یہ تو حسن (رضی اللہ عنہ) ہے۔" پھر جب حسین رضی اللہ عنہ پیدا ہوئے تو میں نے پھر "حرب" نام رکھ دیا۔ نبی کریم ﷺ پھر تشریف لائے اور فرمایا: "میرا بچہ تو دکھاؤ' نام کیا رکھا ہے؟" ہم نے عرض کی "حرب" رکھا ہے۔ آپ نے فرمایا: "نہیں یہ تو حسین (رضی اللہ عنہ) ہے۔" پھر میرے ہاں تیسرا بچہ پیدا ہوا تو میں نے پھر "حرب" نام رکھا۔ نبی کریم ﷺ پھر تشریف لائے اور فرمایا: "میرا بچہ تو دکھاؤ' اس کا نام کیا رکھا ہے؟" ہم نے پھر عرض کی کہ "حرب" رکھا ہے تو یہ سن کر آپ نے فرمایا: "اس کا نام محسن (رضی اللہ عنہ) ہے۔" پھر فرمایا: "میں نے ان کے نام حضرت ہارون علیہ السلام کے بیٹوں کے نام پر رکھے ہیں۔ ان کے نام شَبّر' شُبَیر اور مشبر تھے۔" (عربی زبان میں یہ معنی ادا کرنے کے لئے حسن' حسین اور محسن کے الفاظ موجود ہیں)

۳۶۳۔ بَابُ غُرَابٍ (کوا نام رکھنا)

۸۴۷۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَسَارٍ قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ الْحَارِثِ بْنِ أَبْزٰى قَالَ: حَدَّثَتْنِيْ أُمِّيْ رَائِطَةُ بِنْتُ مُسْلِمٍ، عَنْ أَبِيْهَا قَالَ: شَهِدْتُ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حُنَيْنًا فَقَالَ لِيْ: مَا اسْمُكَ؟ قُلْتُ: غُرَابٌ. قَالَ: لَا. بَلِ اسْمُكَ مُسْلِمٌ.

ترجمہ: حضرت مسلم رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میں نبی کریم ﷺ کے ساتھ جنگ حنین میں شامل ہوا تو آپ نے پوچھا' تمہارا نام کیا ہے؟ میں نے بتایا "غراب" ہے۔ آپ نے فرمایا: "نہیں یہ نام تو صحیح نہیں' میں تمہارا نام "مسلم" رکھتا ہوں۔"

۳۶۴۔ بَابُ شِهَابٌ ("آگ کا شعلہ" نام رکھنا)

۸۲۸۔ حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ مَرْزُوقٍ قَالَ: حَدَّثَنَا عِمْرَانُ الْقَطَّانُ، عَنْ قَتَادَةَ، عَنْ زُرَارَةَ بْنِ أَوْفَى، عَنْ سَعْدِ بْنِ هِشَامٍ، عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا: ذُكِرَ عِنْدَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَجُلٌ يُقَالُ لَهُ شِهَابٌ، فَقَالَ: رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: بَلْ أَنْتَ هِشَامٌ.

ترجمہ: حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں، ایک مرتبہ حضور ﷺ کے پاس ایک شخص کا ذکر ہوا جس کا نام "شہاب" تھا۔ آپ نے فرمایا: "میں تمہارا نام ھشام رکھتا ہوں۔"

۳۶۵۔ بَابُ الْعَاصِ (العاص (گنہگار) نام رکھنا)

۸۲۹۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ قَالَ: حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ، عَنْ زَكَرِيَّا قَالَ: حَدَّثَنِي عَامِرٌ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مُطِيعٍ قَالَ: سَمِعْتُ مُطِيعًا يَقُولُ: سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ يَوْمَ فَتْحِ مَكَّةَ: لَا يُقْتَلُ قُرَشِيٌّ صَبْرًا بَعْدَ الْيَوْمِ إِلَى يَوْمِ الْقِيَامَةِ. فَلَمْ يُدْرِكِ الْإِسْلَامَ أَحَدٌ مِنْ عُصَاةِ قُرَيْشٍ غَيْرُ مُطِيعٍ كَانَ اسْمُهُ الْعَاصَ فَسَمَّاهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُطِيعًا.

ترجمہ: حضرت مطیع رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میں نے نبی کریم ﷺ سے یوم فتح مکہ کے موقع پر سنا، آپ نے فرمایا: "آج سے کوئی قریشی حالت صبر میں قیامت تک قتل نہیں کیا جائے گا۔" چنانچہ نافرمان قریش میں سے مطیع کے بغیر اسلام میں کسی کا نام "عاصی" نہیں ملتا، ان کا نام "العاص" تھا تو نبی کریم ﷺ نے ان کا نام "مطیع" (فرمانبردار) رکھ دیا۔

۳۶۶۔ بَابُ مَنْ دَعَا صَاحِبَهُ فَيَخْتَصِرُ وَيَنْقُصُ مِنَ اسْمِهِ شَيْئًا

(کسی کا نام کاٹ کر لینا)

۸۳۰۔ حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ قَالَ: حَدَّثَنَا شُعَيْبٌ، عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ: حَدَّثَنِي أَبُو سَلَمَةَ، أَنَّ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: يَا عَائِشُ! هَذَا جِبْرِيلُ يُقْرِئُ عَلَيْكِ السَّلَامَ. قُلْتُ: وَعَلَيْهِ السَّلَامُ وَرَحْمَةُ اللَّهِ. قَالَتْ: وَهُوَ يَرَى مَا لَا أَرَى.

ترجمہ: حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بتاتی ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: "اے عائش! یہ جبریل علیہ السلام

آئے ہیں اور تمہیں سلام کہتے ہیں۔" میں نے عرض کی وعلیکم السلام ورحمۃ اللہ۔ آپ بتاتی ہیں کہ آپ وہ سب
دیکھ رہے تھے جو میں نہیں دیکھ پاتی تھی۔

۸۵۱۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عُقْبَةَ قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ الْيَشْكُرِيُّ الْبَصْرِيُّ قَالَ: حَدَّ
جَدَّتِي أُمُّ كُلْثُومٍ بِنْتِ ثُمَامَةَ أَنَّهَا قَدِمَتْ حَاجَّةً، فَإِنَّ أَخَاهَا الْمُخَارِقَ بْنَ ثُمَامَةَ قَالَ: ادْخُلِي عَ
عَائِشَةَ وَسَلِيهَا عَنْ عُثْمَانَ بْنِ عَفَّانَ فَإِنَّ النَّاسَ قَدْ أَكْثَرُوا فِيهِ عِنْدَنَا قَالَتْ: فَدَخَلْتُ عَلَيْهَا فَقُلْ
بَعْضُ بَنِيكِ يُقْرِئُكِ السَّلَامَ وَيَسْأَلُكِ عَنْ عُثْمَانَ بْنِ عَفَّانَ؟ قَالَتْ: وَعَلَيْهِ السَّلَامُ وَرَحْمَةُ اللَّهِ قَالَ
أَمَّا أَنَا فَأَشْهَدُ عَلَى أَنِّي رَأَيْتُ عُثْمَانَ فِي هَذَا الْبَيْتِ فِي لَيْلَةٍ قَائِظَةٍ وَنَبِيُّ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَ
وَجِبْرِيلُ يُوحِي إِلَيْهِ وَالنَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَضْرِبُ كَفَّ أَوْ كَتِفَ ابْنَ عَفَّانَ بِيَدِهِ (اكْتُ
عُثْمَ.) فَمَا كَانَ اللَّهُ يُنَزِّلُ تِلْكَ الْمَنْزِلَةَ مِنْ نَبِيِّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَّا رَجُلًا عَلَيْهِ كَرِيمًا فَمَنْ
ابْنَ عَفَّانَ فَعَلَيْهِ لَعْنَةُ اللَّهِ.

ترجمہ: حضرت اُم کلثوم بنت ثمامہ رضی اللہ عنہا بتاتی ہیں کہ میں نے حج کرنے کی تیاری کی۔ میرے
مخارق بن ثمامہ رضی اللہ عنہ نے مجھے کہا: عائشہ رضی اللہ عنہا کے پاس جاؤ اور ان سے سیدنا عثمان بن عفان
اللہ عنہ کے بارے میں پوچھو کیونکہ یہاں ان کے بارے میں بہت لے دے ہو رہی ہے۔ وہ کہتی ہیں کہ میں
عائشہ رضی اللہ عنہا کے پاس پہنچی اور بتایا کہ آپ کا ایک بچہ آپ کی خدمت میں سلام عرض کرتا ہے اور
عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ کے بارے میں پوچھتا ہے۔ آپ نے فرمایا وعلیکم السلام ورحمۃ اللہ' مجھ سے پوچھتے
میں بتاتی ہوں' ایک مرتبہ میں نے اس گھر میں سخت گرم رات میں عثمان رضی اللہ عنہ کو دیکھا تھا' حضور ﷺ
تھے' جبریل علیہ السلام نبی کریم ﷺ کی طرف وحی لائے۔ آپ نے عثمان رضی اللہ عنہ کے ہاتھ پر ہاتھ
فرمایا: "اے عثم! لکھ لو۔" نبی کریم ﷺ کے نزدیک اتنے بڑے مرتبے پر آپ ﷺ کے پیار کے بغیر کوئی فا
سکتا ہے؟ اللہ تعالیٰ نے یہ مقام آپ کے نہایت پیارے عثمان رضی اللہ عنہ کو عطا فرمایا (کہ آپ نے اس
سے انہیں بلایا) لہٰذا جو عفان رضی اللہ عنہ کے بیٹے کو گالی دے گا اللہ تعالیٰ اس پر لعنت فرمائے گا۔

۳۶۷۔ بَابُ زَحْمٍ ("زحم" نام رکھنے کا حکم)

۸۵۲۔ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ قَالَ: حَدَّثَنَا الْأَسْوَدُ بْنُ شَيْبَانَ قَالَ: حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ سُمَيْرٍ

ترجمہ: حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما بتاتے ہیں کہ حضرت جویریہ رضی اللہ عنہا کا پہلا نام "برّہ" تھا' نبی کریم ﷺ نے ان کا نام جویریہ رضی اللہ عنہا رکھ دیا تھا۔

۸۵۵۔حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ مَرْزُوقٍ قَالَ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، عَنْ عَطَاءِ بْنِ أَبِي مَيْمُونَةَ، عَنْ أَبِي رَافِعٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: كَانَ اسْمُ مَيْمُونَةَ بَرَّةَ، فَسَمَّاهَا النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَيْمُونَةَ.

ترجمہ: حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بتاتے ہیں کہ حضرت میمونہ رضی اللہ عنہا کا پہلا نام "برّہ" تھا تو نبی کریم ﷺ نے میمونہ رضی اللہ عنہا نام رکھ دیا تھا۔

۳۶۹۔بَابُ أَفْلَحُ (افلح نام رکھنے کا حکم)

۸۵۶۔حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ حَفْصٍ قَالَ: حَدَّثَنَا أَبِي قَالَ: حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُو سُفْيَانَ، عَنْ جَابِرٍ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: إِنْ عِشْتُ نَهَيْتُ أُمَّتِي إِنْ شَاءَ اللّٰهُ أَنْ تُسَمِّيَ أَحَدُهُمْ بَرَكَةَ وَنَافِعًا وَأَفْلَحَ وَلَا أَدْرِي قَالَ رَافِعٌ أَمْ لَا يُقَالُ: هٰهُنَا بَرَكَةٌ؟ فَيَقَالُ: لَيْسَ هٰهُنَا. فَقُبِضَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلَمْ يَنْهَ عَنْ ذٰلِكَ.

ترجمہ: حضرت جابر رضی اللہ عنہ نبی کریم ﷺ سے روایت کرتے ہیں' آپ نے فرمایا: "اگر میں زندہ رہا تو انشاء اللہ میں اپنی امت کو برکت' نافع اور افلح (شاید رافع بھی شمار کیا تھا) نام رکھنے سے منع کر دوں گا۔" (برکت نام رکھنے میں یہ قباحت ہوتی ہے کہ) اگر کوئی یہ کہے کہ "یہاں برکت ہے" تو دوسرا کہے گا "برکت یہاں نہیں ہے" اس کے بعد نبی کریم ﷺ کا وصال ہو گیا اور آپ نے منع نہ فرمایا۔

۸۵۷۔حَدَّثَنَا الْمَكِّيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ، عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ، سَمِعَ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللّٰهِ يَقُولُ: أَرَادَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ يَنْهٰى أَنْ يُسَمّٰى بِيَعْلٰى وَبِبَرَكَةَ وَنَافِعٍ وَيَسَارٍ وَأَفْلَحَ، وَنَحْوِ ذٰلِكَ ثُمَّ سَكَتَ بَعْدُ عَنْهَا فَلَمْ يَقُلْ شَيْئًا.

ترجمہ: حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے یعلیٰ' برکت' نافع' یسار' افلح نام رکھنے سے منع کرنے کا ارادہ فرمایا مگر پھر چپ رہے اور کچھ نہ فرمایا۔

۳۷۰۔ بَابٌ رَبَاحٌ (رباح نام رکھنے کا حکم)

۸۵۸۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰی قَالَ: حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ يُونُسَ بْنِ الْقَاسِمِ قَالَ: حَدَّثَنَا عِكْرِمَةُ، عَنْ سِمَاكٍ أَبِي زُمَيْلٍ قَالَ: حَدَّثَنِي عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عَبَّاسٍ قَالَ: حَدَّثَنِي عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: لَمَّا اعْتَزَلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نِسَاءَهُ فَإِذَا أَنَا بِرَبَاحٍ غُلَامِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَنَادَيْتُ: يَا رَبَاحُ، اِسْتَأْذِنْ لِي عَلَى رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ.

ترجمہ: حضرت عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ بتاتے ہیں کہ جب حضور ﷺ ازواج مطہرات اُمہات المؤمنین رضی اللہ عنہما سے (کچھ دن کے لئے حکمت الٰہیہ کی بناء پر) علیحدہ رہے تو اچانک آپ کے غلام رباح مل گئے۔ میں نے انہیں آواز دی' اے رباح! میں نبی کریم ﷺ کی خدمت میں حاضری چاہتا ہوں' لہٰذا مجھے اجازت لے دو۔

۳۷۱۔ بَابٌ أَسْمَاءُ الْأَنْبِيَاءِ (انبیاء علیہم السلام والے نام رکھنے کا حکم)

۸۵۹۔ حَدَّثَنَا أَبُو نُعَيْمٍ قَالَ: حَدَّثَنَا دَاوُدُ بْنُ قَيْسٍ قَالَ: حَدَّثَنِي مُوسَى بْنُ يَسَارٍ، سَمِعْتُ أَبَا هُرَيْرَةَ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: تَسَمَّوْا بِاسْمِي وَلَا تَكَنَّوْا بِكُنْيَتِي فَإِنِّي أَنَا أَبُو الْقَاسِمِ.

ترجمہ: حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نبی کریم ﷺ سے روایت کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا: ''میرے والا نام تو رکھو لیکن کنیت نہ رکھو کیونکہ ابو القاسم صرف میرا ہے۔''

۸۶۰۔ حَدَّثَنَا آدَمُ قَالَ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ حُمَيْدٍ الطَّوِيلِ، عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي السُّوقِ فَقَالَ رَجُلٌ: يَا أَبَا الْقَاسِمِ؟ فَالْتَفَتَ إِلَيْهِ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللّٰهِ إِنَّمَا دَعَوْتُ هٰذَا. فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: تَسَمَّوْا بِاسْمِي وَلَا تَكَنَّوْا بِكُنْيَتِي.

ترجمہ: حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بتاتے ہیں' ایک مرتبہ نبی کریم ﷺ بازار میں تھے کہ ایک آدمی نے کسی کو آواز دی' اے ابو القاسم! یہ سن آپ اس کی طرف متوجہ ہوئے تو اس نے عرض کی یا رسول اللہ! میں نے تو اس شخص کو آواز دی ہے۔ اس پر آپ نے فرمایا: ''میرے والا نام تو رکھ لیا کرو لیکن میری کنیت استعمال نہ کرو۔''

۸۶۱۔ حَدَّثَنَا أَبُو نُعَيْمٍ قَالَ: حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ أَبِي الْهَيْثَمِ الْقَطَّانُ قَالَ: حَدَّثَنِي يُوسُفُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ سَلَامٍ قَالَ: سَمَّانِي النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُوسُفَ وَأَقْعَدَنِي عَلَى حِجْرِهِ وَمَسَحَ عَلَى رَأْسِي.

ترجمہ: حضرت یوسف بن عبداللہ سلام رضی اللہ عنہ بتاتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے میرا نام یوسف رکھا' اپنی گود میں بٹھایا اور میرے سر پر دست شفقت پھیرا۔

۸۶۲۔ حَدَّثَنَا أَبُو الْوَلِيدِ قَالَ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، عَنْ سُلَيْمَانَ وَمَنْصُورٍ وَفُلَانٍ، سَمِعُوا سَالِمَ بْنَ أَبِي الْجَعْدِ، عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ: وُلِدَ لِرَجُلٍ مِنَّا مِنَ الْأَنْصَارِ غُلَامٌ وَأَرَادَ أَنْ يُسَمِّيَهُ مُحَمَّدًا. قَالَ شُعْبَةُ فِي حَدِيثِ مَنْصُورٍ: إِنَّ الْأَنْصَارِيَّ قَالَ: حَمَلْتُهُ عَلَى عُنُقِي فَأَتَيْتُ بِهِ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَفِي حَدِيثِ سُلَيْمَانَ وُلِدَ لَهُ غُلَامٌ فَأَرَادُوا أَنْ يُسَمِّيَهُ مُحَمَّدًا، قَالَ: تَسَمَّوْا بِاسْمِي وَلَا تَكَنَّوْا بِكُنْيَتِي، فَإِنِّي إِنَّمَا جُعِلْتُ قَاسِمًا أَقْسِمُ بَيْنَكُمْ. وَقَالَ حُصَيْنٌ: بُعِثْتُ قَاسِمًا أَقْسِمُ بَيْنَكُمْ.

ترجمہ: حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ نے بتایا کہ ہمارے انصار میں سے ایک شخص کے گھر لڑکا پیدا ہوا' اس کا ارادہ تھا کہ بچے کا نام محمد رکھے۔ حدیث منصور میں حضرت شعبہ رضی اللہ عنہ نے بتایا کہ وہ انصاری کہتے ہیں میں نے بچہ اپنی گردن (کندھوں) پر بٹھایا اور اسے لے کر نبی کریم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا۔ حدیث سلیمان میں آتا ہے کہ ان کے ہاں بچہ پیدا ہوا اور انہوں نے اس کا نام محمد رکھنے کا ارادہ کیا تو حضور ﷺ نے فرمایا: ''میرے والا نام تو رکھ لو لیکن میرے والی کنیت نہ رکھو کیونکہ قاسم صرف مجھے بنایا گیا ہے' میں ہی تمہارے اندر ہر چیز تقسیم کیا کرتا ہوں۔'' حضرت حصین رضی اللہ عنہ کے مطابق آپ نے فرمایا: ''مجھے قاسم بنا کر بھیجا گیا ہے میں ہی تمہارے درمیان تقسیم کرتا ہوں۔''

۸۶۳۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ، عَنْ بُرَيْدِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ أَبِي بُرْدَةَ، عَنْ أَبِي بُرْدَةَ، عَنْ أَبِي مُوسَى قَالَ: وُلِدَ لِي غُلَامٌ، فَأَتَيْتُ بِهِ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَسَمَّاهُ إِبْرَاهِيمَ فَحَنَّكَهُ بِتَمْرَةٍ وَدَعَا لَهُ بِالْبَرَكَةِ، وَدَفَعَهُ إِلَيَّ وَكَانَ أَكْبَرَ وَلَدِ أَبِي مُوسَى.

ترجمہ: حضرت ابو موسےٰ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میرے ہاں بچہ کی ولادت ہوئی' میں اسے لے کر نبی کریم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا' آپ نے اس کا نام ''ابراہیم'' رکھ دیا' کھجور چبا کر اس کے تالو میں لگائی اور اس کے لئے برکت کی دعا کی اور پھر مجھے پکڑا۔ یہ حضرت ابو موسےٰ رضی اللہ عنہ کے سب سے بڑے بیٹے تھے۔

۳۷۲۔ بَابُ حُزْنٍ (حزن نام رکھنے کا حکم)

۸۶۴۔ حَدَّثَنَا عَلِيٌّ قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ،

عَنْ أَبِيهِ، عَنْ جَدِّهِ، أَنَّهُ أَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ: مَا اسْمُكَ؟ قَالَ: حُزْنٌ. قَالَ: أَنْتَ سَهْلٌ. قَالَ: لَا أُغَيِّرُ اسْمًا سَمَّانِيهِ أَبِي قَالَ ابْنُ الْمُسَيِّبِ، فَمَا زَالَتِ الْحُزُونَةُ فِينَا بَعْدُ.

ترجمہ: حضرت میتب رضی اللہ عنہ اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ وہ نبی کریم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے تو آپ نے پوچھا: (تمہارا نام کیا ہے؟) انہوں نے عرض کی "حزن"۔ آپ نے فرمایا: "تمہارا نام آج سے "سہل" ہے۔" انہوں نے کہا (بعد میں) میں تو اپنے والد کا رکھا ہوا نام تبدیل نہ کرسکوں گا۔ (ابن المسیب رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ اسی وجہ سے ہمارے گھر میں سخت محتاجی ختم نہیں ہوتی تھی)

٨٦٥۔ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ مُوسٰى قَالَ: حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ يُوسُفَ، أَنَّ ابْنَ جُرَيْجٍ أَخْبَرَهُ قَالَ: أَخْبَرَنِي عَبْدُ الْحَمِيدِ بْنُ جُبَيْرِ بْنِ شَيْبَةَ قَالَ: جَلَسْتُ إِلٰى سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ فَحَدَّثَنِي أَنَّ جَدَّهُ حُزْنًا قَدِمَ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ: مَا اسْمُكَ؟ قَالَ اِسْمِي حُزْنٌ. قَالَ: بَلْ أَنْتَ سَهْلٌ. قَالَ: مَا أَنَا بِمُغَيِّرٍ اسْمًا سَمَّانِيهِ أَبِي قَالَ ابْنُ الْمُسَيِّبِ: فَمَا زَالَتْ فِينَا الْحُزُونَةُ.

ترجمہ: حضرت عبدالحمید بن جبیر بن شیبہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میں حضرت سعید بن میتب رضی اللہ عنہ کے ہاں بیٹھا ہوا تھا' انہوں نے بتایا کہ میرے دادا حزن' نبی کریم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے۔ آپ نے پوچھا کہ "تمہارا نام کیا ہے؟" اس نے بتایا کہ میرا نام حزن ہے۔ آپ نے فرمایا: "نہیں بلکہ تیرا نام سہل ہے۔" وہ کہنے لگا کہ جو نام میرے والد نے رکھا ہے میں اسے تبدیل نہیں کرسکوں گا۔ ابن میتب رضی اللہ عنہ بیان کرتے تھے کہ اسی وجہ سے ہمارے گھر میں سخت مزاجی رہتی تھی۔

٣٧٣۔ بَابُ اِسْمِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَكُنْيَتِهِ

(حضور ﷺ کے نام اور کنیت کا استعمال)

٨٦٦۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُوسُفَ قَالَ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، عَنِ الْأَعْمَشِ، عَنْ سَالِمِ بْنِ أَبِي الْجَعْدِ، عَنْ جَابِرٍ قَالَ: وُلِدَ لِرَجُلٍ مِنَّا غُلَامٌ فَسَمَّاهُ الْقَاسِمَ فَقَالَتِ الْأَنْصَارُ: لَا نَكْنِيكَ أَبَا الْقَاسِمِ، وَلَا نُنْعِمُكَ عَيْنًا فَأَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ لَهُ مَا قَالَتِ الْأَنْصَارُ، فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: أَحْسَنَتِ الْأَنْصَارُ، تَسَمَّوْا وَلَا تَكْتَنُوا بِكُنْيَتِي إِنَّمَا أَنَا قَاسِمٌ.

۳۷۶۔ بَابُ الْكُنْيَةُ قَبْلَ أَنْ يُوْلَدَلَهُ (بچہ پیدا ہونے سے قبل کسی کی کنیت رکھنا)

۸۷۲۔ حَدَّثَنَا أَبُوْ نُعَيْمٍ قَالَ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، عَنْ مُغِيْرَةَ، عَنْ إِبْرَاهِيْمَ، أَنَّ عَبْدَ اللّٰهِ كَنّٰى عَلْقَمَةَ أَبَا شِبْلٍ وَلَمْ يُوْلَدْ لَهُ.

ترجمہ: حضرت ابراہیم رضی اللہ عنہ بتاتے ہیں کہ حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ نے اپنے (شاگرد) علقمہ کی کنیت ابوشبل رکھ دی تھی حالانکہ ابھی ان کے ہاں بچہ پیدا نہ ہوا تھا۔

۸۷۳۔ حَدَّثَنَا عَارِمٌ قَالَ: حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ الْأَعْمَشُ، عَنْ إِبْرَاهِيْمَ، عَنْ عَلْقَمَةَ قَالَ: كَنَّانِيْ عَبْدُ اللّٰهِ قَبْلَ أَنْ يُوْلَدَلِيْ.

ترجمہ: حضرت علقمہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ نے میرے ہاں اولاد سے قبل ہی میری کنیت رکھ دی تھی۔

۳۷۷۔ بَابُ كُنْيَةُ النِّسَآءِ (عورتوں کی کنیت رکھنی کیسی ہے؟)

۸۷۴۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَلَامٍ قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُوْ مُعَاوِيَةَ قَالَ: حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عُرْوَةَ، عَنْ يَحْيَى بْنِ عَبَّادِ بْنِ حَمْزَةَ، عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ: أَتَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقُلْتُ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ كَنَّيْتَ نِسَاءَكَ فَاكْنِنِيْ. فَقَالَ: تَكَنَّيْ بِابْنِ أُخْتِكِ عَبْدِ اللّٰهِ.

ترجمہ: حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں کہ میں نبی کریم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئی اور عرض کی یا رسول اللہ! آپ نے اپنی بیویوں کی کنیتیں رکھی ہیں تو میری کنیت بھی رکھ دیں؟ آپ نے فرمایا کہ ''اپنی بہن کے بیٹے عبداللہ رضی اللہ عنہ کے نام پر اپنی کنیت رکھ لو۔'' چنانچہ آپ کو اُم عبداللہ رضی اللہ عنہا کہا جاتا تھا۔

۸۷۵۔ حَدَّثَنَا مُوْسٰى قَالَ: حَدَّثَنَا وُهَيْبٌ قَالَ: حَدَّثَنَا هِشَامٌ، عَنْ عَبَّادِ بْنِ حَمْزَةَ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الزُّبَيْرِ، أَنَّ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ: يَا نَبِيَّ اللّٰهِ أَلَا تُكَنِّيْنِيْ؟ فَقَالَ: اكْتَنِيْ بِابْنِكِ. يَعْنِيْ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ الزُّبَيْرِ فَكَانَتْ تُكَنّٰى أُمَّ عَبْدِ اللّٰهِ.

ترجمہ: حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے عرض کی یا رسول اللہ! کیا آپ میری کنیت نہیں رکھیں گے؟ آپ نے فرمایا: ''اپنے بیٹے کے نام پر اپنی کنیت رکھ لو۔'' آپ کا مطلب تھا کہ عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہ کے نام

رکھ لو چنانچہ آپ کو اُم عبداللہ رضی اللہ عنہا کہا جانے لگا۔

٣٧٨۔ بَابٌ مَنْ كَنَّى رَجُلًا بِشَيْءٍ هُوَ أَوْ بِأَحَدِهِمْ

(کسی میں پائی جانے والی صفت کی بناء پر اس کی کنیت رکھنا یا کسی اور کے نام پر رکھنا)

٨٧٦۔ حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ مُخَلَّدٍ قَالَ: حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ بِلَالٍ قَالَ: حَدَّثَنِي أَبُو حَازِمٍ، عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ، أَنَّ أَحَبَّ أَسْمَاءِ عَلِيٍّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ إِلَيْهِ لَأَبُو تُرَابٍ، وَإِنْ كَانَ لَيَفْرَحُ أَنْ يُدْعَى بِهَا وَمَا سَمَّاهُ أَبَا تُرَابٍ إِلَّا النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ غَاضَبَ يَوْمًا فَاطِمَةَ فَخَرَجَ فَاضْطَجَعَ إِلَى الْجِدَارِ إِلَى الْمَسْجِدِ وَجَاءَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَتْبَعُهُ فَقِيلَ هُوَ ذَا مُضْطَجِعٌ فِي الْجِدَارِ فَجَاءَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَدِ امْتَلَأَ ظَهْرُهُ تُرَابًا، فَجَعَلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَمْسَحُ التُّرَابَ عَنْ ظَهْرِهِ وَيَقُولُ: اجْلِسْ أَبَا تُرَابٍ.

ترجمہ: حضرت سہل بن سعد رضی اللہ عنہ بتاتے ہیں کہ حضرت علی کرم اللہ وجہہ کو اپنا سب سے پسندیدہ نام "ابوتراب" لگتا تھا۔ جب کوئی اس نام سے آپ کو بلاتا تو آپ خوش ہوتے۔ یہ نام حضور ﷺ نے رکھا تھا۔ (واقعہ یہ ہے کہ) ایک دن آپ حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا سے خفا ہو کر مسجد میں چلے گئے اور ایک دیوار کے ساتھ لیٹ گئے۔ آپ کے پیچھے پیچھے نبی کریم ﷺ تشریف لائے۔ بتایا گیا کہ آپ دیوار کے ساتھ لیٹے ہیں۔ آپ قریب تشریف لے گئے تو دیکھا کہ ان کی پشت پر بہت سی مٹی لگی تھی۔ آپ نے پیٹھ سے مٹی پونچھنا شروع فرمائی اور ارشاد فرمایا: "اے ابوتراب اٹھ بیٹھو۔"

٣٧٩۔ بَابٌ كَيْفَ الْمَشْيُ مَعَ الْكُبَرَاءِ وَأَهْلِ الْفَضْلِ؟

(معزز لوگوں کے ساتھ چلنے کا طریقہ)

٨٧٧۔ حَدَّثَنَا أَبُو مَعْمَرٍ قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَارِثِ قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ، عَنْ أَنَسٍ قَالَ: بَيْنَمَا النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي نَخْلٍ لَنَا نَخْلٍ لِأَبِي طَلْحَةَ تَبَرَّزَ لِحَاجَتِهِ وَبِلَالٌ يَمْشِي وَرَاءَهُ يُكْرِمُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ يَمْشِيَ إِلَى جَنْبِهِ فَمَرَّ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِقَبْرٍ فَقَامَ حَتَّى تَمَّ إِلَيْهِ بِلَالٌ، فَقَالَ: وَيْحَكَ يَا بِلَالُ، هَلْ تَسْمَعُ مَا أَسْمَعُ؟ قَالَ: مَا أَسْمَعُ شَيْئًا فَقَالَ: صَاحِبُ الْقَبْرِ

يُعَذَّبُ. فَوُجِدَ يَهُوْدِيًّا.

ترجمہ: حضرت انس رضی اللہ عنہ بتاتے ہیں کہ ایک دن نبی کریم ﷺ رفع حاجت کے لئے ہمارے باغ (باغ ابوطلحہ رضی اللہ عنہ) میں تشریف لائے۔ حضرت بلال رضی اللہ عنہ بھی آپ کے احترام کی خاطر ایک پہلو میں چل رہے تھے۔ آپ ایک قبر کے پاس تشریف لے گئے اور بلال رضی اللہ عنہ بھی پیچھے سے آ ملے۔ آپ نے فرمایا ''افسوس تجھ پر! اے بلال! کیا تم وہ کچھ سن رہے ہو جو میں سن رہا ہوں؟'' انہوں نے عرض کی میں نے تو کچھ بھی نہیں سنا۔ آپ نے فرمایا: ''اس قبر والے کو عذاب ہو رہا ہے۔'' جب پوچھا گیا تو پتہ چلا کہ وہ یہودی تھا۔

۳۸۰۔ بَابٌ

۸۷۸۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدٍ قَالَ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، عَنْ إِسْمٰعِيْلَ، عَنْ قَيْسٍ قَالَ: سَمِعْتُ مُعَاوِيَةَ يَقُوْلُ لِأَخٍ لَهُ صَغِيْرٍ: أَرْدِفِ الْغُلَامَ فَأَبٰى فَقَالَ لَهُ مُعَاوِيَةُ: بِئْسَ مَا أُدِّبْتَ قَالَ قَيْسٌ: فَسَمِعْتُ أَبَا سُفْيَانَ يَقُوْلُ: دَعْ عَنْكَ أَخَاكَ.

ترجمہ: حضرت قیس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میں نے حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کو سنا کہ اپنے چھوٹے بھائی سے کہہ رہے تھے اس بچے کو پیچھے سوار کر لو لیکن اس نے انکار کر دیا۔ حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ نے کہا تم کتنے بے ادب ہو۔ حضرت قیس رضی اللہ عنہ بتاتے ہیں کہ اس پر میں نے ابوسفیان رضی اللہ عنہ سے سنا تو وہ کہہ رہے تھے! اپنے بھائی کو کچھ نہ کہو۔

۸۷۹۔ حَدَّثَنَا سَعِيْدُ بْنُ عُفَيْرٍ قَالَ: حَدَّثَنِيْ يَحْيَى بْنُ أَيُّوْبَ، عَنْ مُوْسٰى ابْنِ عَلِيٍّ، عَنْ أَبِيْهِ، عَنْ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ قَالَ: إِذَا كَثُرَ الْأَخِلَّاءُ كَثُرَ الْغُرَمَاءُ قُلْتُ لِمُوْسٰى: وَمَا الْغُرَمَاءُ؟ قَالَ: الْحُقُوْقُ.

ترجمہ: حضرت عمرو بن عاص رضی اللہ عنہ کہتے تھے جب دوست زیادہ ہو جاتے ہیں تو غرماء کی کثرت ہو جاتی ہے۔ راوی کہتے ہیں کہ میں نے موسے رضی اللہ عنہ سے پوچھا یہ غرماء کیا چیز ہے؟ انہوں نے بتایا کہ حقوق کو کہتے ہیں۔ (یعنی جب دوست زیادہ ہو جاتے ہیں تو باہمی ذمہ داریاں بڑھ جاتی ہیں)

۳۸۱۔ بَابٌ مِنَ الشِّعْرِ حِكْمَةٌ (شعروں میں بھی دانائی پائی جاتی ہے)

۸۸۰۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدٍ قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُوْ عَامِرٍ قَالَ: حَدَّثَنَا أَيُّوْبُ بْنُ ثَابِتٍ، عَنْ خَالِدِ ابْنِ كَيْسَانَ قَالَ: كُنْتُ عِنْدَ ابْنِ عُمَرَ، فَوَقَفَ عَلَيْهِ إِيَاسُ بْنُ خَيْثَمَةَ قَالَ: أَلَا أُنْشِدُكَ مِنْ شِعْرِيْ

ابْنَ الْفَارُوقِ؟ قَالَ: بَلَى وَلَكِنْ لَا تُنْشِدْنِي إِلَّا حَسَنًا فَأَنْشَدَهُ حَتَّى إِذَا بَلَغَ شَيْئًا كَرِهَهُ ابْنُ عُمَرَ قَالَ لَهُ: أَمْسِكْ

ترجمہ: حضرت خالد بن کیسان رضی اللہ عنہ بتاتے ہیں کہ میں ابن عمر رضی اللہ عنہما کے پاس بیٹھا تھا' اتنے میں ان کے پاس ایاس بن خیثمہ رضی اللہ عنہ آ گئے' کہنے لگے' اے ابن فاروق! میں آپ کو شعر پڑھ کر نہ سناؤں؟ انہوں نے کہا' سناؤ لیکن شرط یہ ہے کہ شعر اچھے ہوں' چنانچہ انہوں نے شعر پڑھنے شروع کر دیئے۔ جب ایسا شعر پڑھا جو آپ کو ناپسند تھا تو آپ نے کہا! بس یہیں رک جاؤ۔

۸۸۱۔ حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ مَرْزُوقٍ قَالَ: أَخْبَرَنَا شُعْبَةُ، عَنْ قَتَادَةَ، سَمِعَ مُطَرِّفًا قَالَ: صَحِبْتُ عِمْرَانَ بْنَ حُصَيْنٍ مِنَ الْكُوفَةِ إِلَى الْبَصْرَةِ فَقَلَّ مَنْزِلٌ يَنْزِلُهُ إِلَّا وَهُوَ يُنْشِدُنِي شِعْرًا، وَقَالَ: إِنَّ فِي الْمَعَارِيضِ لَمَنْدُوحَةً عَنِ الْكَذِبِ.

ترجمہ: حضرت مطرف رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میں کوفہ سے بصرہ جاتے ہوئے حضرت عمران بن حصین رضی اللہ عنہ کے ساتھ تھا' شاید ہی ایسی کوئی منزل ہو گی جہاں وہ مجھے شعر نہ سنانے لگے ہوں اور کہا کہ معاریض (بات کچھ مطلب کچھ لینا) میں جھوٹ سے بچنے کی گنجائش ہوتی ہے۔

۸۸۲۔ حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ قَالَ: أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ، عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ: أَخْبَرَنِي أَبُو بَكْرِ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ، أَنَّ مَرْوَانَ بْنَ الْحَكَمِ أَخْبَرَهُ، أَنَّ عَبْدَ الرَّحْمٰنِ بْنَ الْأَسْوَدِ بْنِ عَبْدِ يَغُوثَ أَخْبَرَهُ، أَنَّ أُبَيَّ بْنَ كَعْبٍ أَخْبَرَهُ، أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: إِنَّ مِنَ الشِّعْرِ حِكْمَةً.

ترجمہ: حضرت ابن ابی کعب رضی اللہ عنہ نے بتایا کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: "بعض شعروں میں دانائی کی بات بھی آ جاتی ہے۔"

۸۸۳۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدٍ قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُو هَمَّامٍ مُحَمَّدُ بْنُ الزِّبْرِقَانِ قَالَ: حَدَّثَنَا يُونُسُ بْنُ عُبَيْدٍ، عَنِ الْحَسَنِ، عَنِ الْأَسْوَدِ بْنِ سَرِيعٍ، قُلْتُ: يَا رَسُولَ اللّٰهِ إِنِّي مَدَحْتُ رَبِّي عَزَّ وَجَلَّ بِمَحَامِدَ. قَالَ: أَمَا إِنَّ رَبَّكَ يُحِبُّ الْحَمْدَ. وَلَمْ يَزِدْهُ عَلَى ذٰلِكَ.

ترجمہ: حضرت اسود بن سریع رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میں نے عرض کی یا رسول اللہ ﷺ! میں نے اللہ تعالیٰ کی بہت سی حمد کی ہے۔ آپ نے فرمایا: "تمہارا پروردگار حمد و تعریف کو پسند فرماتا ہے۔" اس کے علاوہ کچھ نہیں فرمایا۔

۸۸۴۔حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ حَفْصٍ قَالَ: حَدَّثَنَا أَبِي قَالَ: حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ قَالَ: سَمِعْتُ أَبَا صَالِحٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: لَأَنْ يَمْتَلِيءَ جَوْفُ رَجُلٍ قَيْحًا يَرِيْهِ خَيْرٌ مِنْ أَنْ يَمْتَلِيءَ شِعْرًا.

ترجمہ: حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بتاتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: "اگر انسان کا پیٹ پیپ سے بھر جائے اور اسے خراب کر دے تو یہ اس سے اچھا ہے کہ وہ شعر پڑھا کرے۔"

۸۸۵۔حَدَّثَنَا شُعْبَةُ بْنُ سُلَيْمَانَ قَالَ: حَدَّثَنَا مُبَارَكٌ، عَنِ الْحَسَنِ، عَنِ الْأَسْوَدِ بْنِ سَرِيْعٍ قَالَ: كُنْتُ شَاعِرًا فَأَتَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقُلْتُ: أَلَا أُنْشِدُكَ مَحَامِدَ حَمِدْتُ بِهَا رَبِّي؟ قَالَ: إِنَّ رَبَّكَ يُحِبُّ الْمَحَامِدَ. وَلَمْ يَزِدْنِي عَلَيْهِ.

ترجمہ: حضرت اسود بن سریع رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میں شاعر تھا' چنانچہ نبی کریم ﷺ کی خدمت میں حاضری دی اور عرض کی یا رسول اللہ! میں آپ کو وہ حمدیں نہ سناؤں جو میں نے اللہ کے لئے لکھی ہیں؟ آپ نے فرمایا: "اللہ تعالیٰ اپنی حمد کو پسند فرماتا ہے۔" اس کے علاوہ کچھ نہیں فرمایا۔

۸۸۶۔حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَلَامٍ قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدَةُ قَالَ: أَخْبَرَنَا هِشَامُ بْنُ عُرْوَةَ، عَنْ أَبِيْهِ، عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ: اِسْتَأْذَنَ حَسَّانُ بْنُ ثَابِتٍ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي هِجَاءِ الْمُشْرِكِيْنَ، فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: فَكَيْفَ بِنَسَبِي. فَقَالَ: لَأَسُلَّنَّكَ مِنْهُمْ كَمَا تُسَلُّ الشَّعْرَةُ مِنَ الْعَجِيْنِ.

ترجمہ: حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا بتاتی ہیں کہ ایک دن حضرت حسان بن ثابت رضی اللہ عنہ نے مشرکین کی بُرائی بیان کرنے کی اجازت مانگی تو آپ نے فرمایا: "میری ان سے رشتہ داری کے بارے میں کیا کرو گے؟" اس نے عرض کی کہ میں آپ کو اُن سے نکال لوں گا جیسے آٹے سے بال نکالا جاتا ہے۔

۸۸۷۔وَعَنْ هِشَامٍ، عَنْ أَبِيْهِ قَالَ: ذَهَبْتُ أَسُبُّ حَسَّانَ عِنْدَ عَائِشَةَ فَقَالَتْ: لَا تَسُبَّهُ فَإِنَّهُ كَانَ يُنَافِحُ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ.

ترجمہ: حضرت ھشام رضی اللہ عنہ اور ان کے والد سے روایت ہے' حضرت ھشام رضی اللہ عنہ نے بتایا کہ میں حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کے پاس حسان رضی اللہ عنہ کی برائی بیان کرنے حاضر ہوا تو انہوں نے فرمایا: ان کی

۳۸۴۔ بَابٌ مَنْ كَرِهَ الْغَالِبَ عَلَيْهِ الشِّعْرُ

(بہت شعر پڑھنے کو ناپسند کرنا)

۸۹۴۔ حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ مُوسٰى قَالَ: أَخْبَرَنَا حَنْظَلَةُ، عَنْ سَالِمٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: لَأَنْ يَّمْتَلِيءَ جَوْفُ أَحَدِكُمْ قَيْحًا خَيْرٌ لَّهُ مِنْ أَنْ يَّمْتَلِيءَ شِعْرًا.

ترجمہ: حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما نبی کریم ﷺ سے بیان کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا: ''تم میں سے کسی کا پیٹ پیپ سے بھر جانا اس بات سے اچھا ہے کہ وہ بہت سے شعر یاد کیے پھرتا ہو۔''

۳۸۵۔ بَابٌ قَوْلُ اللّٰهِ عَزَّوَجَلَّ وَالشُّعَرَاءُ يَتَّبِعُهُمُ الْغَاوُوْنَ

(اللہ تعالیٰ کے فرمان وَالشُّعَرَآءُ يَتَّبِعُهُمُ الْغَاوُوْنَ کی وضاحت)

۸۹۵۔ حَدَّثَنَا إِسْحٰقُ قَالَ: أَخْبَرَنَا عَلِيُّ بْنُ الْحُسَيْنِ قَالَ: حَدَّثَنِي أَبِي، عَنْ يَزِيدَ النَّحْوِيِّ، عَنْ عِكْرِمَةَ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ: وَالشُّعَرَاءُ يَتَّبِعُهُمُ الْغَاوُوْنَ إِلٰى قَوْلِهِ: وَأَنَّهُمْ يَقُوْلُوْنَ مَالَا يَفْعَلُوْنَ. فَنَسَخَ مِنْ ذٰلِكَ وَاسْتَثْنٰى فَقَالَ: إِلَّا الَّذِيْنَ آمَنُوْا إِلٰى قَوْلِهِ يَنْقَلِبُوْنَ.[1]

ترجمہ: حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما اس آیت کی وضاحت بتاتے ہیں کہ وَالشُّعَرَآءُ يَتَّبِعُهُمُ الْغَاوُوْنَ تا وَاَنَّهُمْ يَقُوْلُوْنَ مَا لَا يَفْعَلُوْنَ والی آیات اس آئندہ آیت سے منسوخ ہو گئیں اور آئندہ آیت میں جن حضرات کا ذکر آرہا ہے وہ اس آیت کے مضمون سے الگ لوگ ہیں۔ (فرمان الٰہی ہے) اِلَّا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا تا يَنْقَلِبُوْنَ.

نوٹ: مطلب یہ ہے کہ واقعی شاعر لغو باتیں کر جاتے اور وہ بات کہتے ہیں جس پر ان کا اپنا عمل نہیں ہوتا لیکن ایمان والے ایسا نہیں کرتے۔ (۱۲ چشتی)

۳۸۶۔ بَابٌ مَنْ قَالَ: إِنَّ مِنَ الْبَيَانِ سِحْرًا

(کچھ بیان جادو کی طرح ہوتے ہیں' کہنے والے کا حکم)

۸۹۶۔ حَدَّثَنَا عَارِمٌ قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُوْ عَوَانَةَ، عَنْ سِمَاكٍ، عَنْ عِكْرِمَةَ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ: أَنَّ رَجُلًا أَوْ أَعْرَابِيًّا أَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَتَكَلَّمَ بِكَلَامٍ بَيِّنٍ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: إِنَّ مِنَ الْبَيَانِ

[1] سورہ الشعراء: آیت ۲۲۴

سِحْرًا وَإِنَّ مِنَ الشِّعْرِ حِكْمَةً.

ترجمہ: حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما بتاتے ہیں کہ ایک آدمی (یا اعرابی) نبی کریم ﷺ کے پاس حاضر ہوا اور بڑی صاف ستھری باتیں کیں۔ آپ نے سن کر فرمایا: "بعض باتیں جادو کا اثر رکھتی ہیں اور بعض شعروں میں دانائی کی باتیں بھی ہوتی ہیں۔"

۸۹۷۔ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ الْمُنْذِرِ قَالَ: حَدَّثَنِي مَعْنٌ قَالَ: حَدَّثَنِي عُمَرُ بْنُ سَلَامٍ ، أَنَّ عَبْدَ الْمَلِكِ بْنَ مَرْوَانَ دَفَعَ وَلَدَهُ إِلَى الشَّعْبِيِّ يُؤَدِّبُهُمْ ، فَقَالَ: عَلِّمْهُمُ الشِّعْرَ يَمْجُدُوا وَيَنْجُدُوا ، وَأَطْعِمْهُمُ اللَّحْمَ تَشْتَدَّ قُلُوبُهُمْ ، وَجُزَّ شُعُورَهُمْ تَشْتَدَّ رِقَابُهُمْ ، وَجَالِسْ بِهِمْ عِلْيَةَ الرِّجَالِ يُنَاقِضُوهُمُ الْكَلَامَ.

ترجمہ: حضرت عمر بن سلام رضی اللہ عنہ بتاتے ہیں کہ عبدالملک بن مروان نے اپنے لڑکوں کو حضرت امام شعبی رضی اللہ عنہ کے پاس بھیجا تاکہ آپ ان کو ادب و آداب سکھائیں، نیز درخواست کی کہ انہیں ایسے شعر سکھا دیں کہ یہ عزت و وقار میں سب سے بازی لے جائیں، انہیں گوشت کھلائیں کہ ان کے دل توانا رہیں، ان کے بال کٹواتے رہیں کہ ان کی گردنیں مضبوط ہو جائیں، انہیں بلند مرتبہ لوگوں میں بٹھائیں کہ یہ ان سے سوال و جواب کر سکیں۔

۳۸۷۔ بَابٌ مَا يُكْرَهُ مِنَ الشِّعْرِ (ناپسندیدہ اشعار)

۸۹۸۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ قَالَ: حَدَّثَنَا جَرِيرٌ ، عَنِ الْأَعْمَشِ ، عَنْ عَمْرِو بْنِ مُرَّةَ ، عَنْ يُوسُفَ بْنِ مَاهِكٍ ، عَنْ عُبَيْدِ بْنِ عُمَيْرٍ ، عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: إِنَّ أَعْظَمَ النَّاسِ جُرْمًا إِنْسَانٌ شَاعِرٌ يَهْجُو الْقَبِيلَةَ مِنْ أَسْرِهَا وَرَجُلٌ تَنَفَّى مِنْ أَبِيهِ.

ترجمہ: حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نبی کریم ﷺ کی بات بتاتی ہیں کہ آپ نے فرمایا تھا: "سب سے بڑا مجرم وہ شخص ہوتا ہے جو شاعر ہو، پورے قبیلے کی برائی کرے اور پھر وہ شخص جو اپنے باپ کی نسب بدل دے اور اس کی نفی کرے۔"

۳۸۸۔ بَابٌ كَثْرَةُ الْكَلَامِ (باتونی ہونا)

۸۹۹۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدٍ قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُو عَامِرٍ الْعَقَدِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا زُهَيْرٌ ، عَنْ زَيْدِ بْنِ أَسْلَمَ قَالَ: سَمِعْتُ ابْنَ عُمَرَ يَقُولُ: قَدِمَ رَجُلَانِ مِنَ الْمَشْرِقِ خَطِيبَانِ عَلَى عَهْدِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَامَا فَتَكَلَّمَا ثُمَّ قَعَدَا وَقَامَ ثَابِتُ بْنُ قَيْسٍ خَطِيْبُ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَتَكَلَّمَ فَعَجِبَ النَّاسُ مِنْ كَلَامِهِمَا. فَقَامَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَخْطُبُ فَقَالَ: يَا أَيُّهَا النَّاسُ قُوْلُوْا قَوْلَكُمْ فَإِنَّمَا تَشْقِيْقُ الْكَلَامِ مِنَ الشَّيْطٰنِ. ثُمَّ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: إِنَّ مِنَ الْبَيَانِ سِحْرًا.

ترجمہ: حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما بتاتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ کے عہد مبارک میں مشرق کی طرف (ہمارے یہاں جنوب کی طرف سے۔۱۲ چشتی) دو خطیب آئے۔ انہوں نے کھڑے ہو کر گفتگو کی' پھر بیٹھ گئے۔ اتنے میں حضور ﷺ کے خطیب حضرت ثابت بن قیس رضی اللہ عنہ نے کھڑے ہو کر کچھ کلام کی۔ لوگوں نے ان دونوں کی کلام سے تعجب کیا اور خوش ہوئے۔ رسول اکرم ﷺ نے کھڑے ہو کر خطاب فرمایا: ''اے لوگو! ضرورت کی بات کیا کرو' بات سے بات نکالتے چلے جانا شیطان کا طریقہ ہے۔'' پھر فرمایا: ''کچھ بیان جادو کی طرح اثر انداز ہوتے ہیں۔''

۹۰۰۔ حَدَّثَنَا سَعِيْدُ بْنُ أَبِيْ مَرْيَمَ قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ قَالَ: أَخْبَرَنِيْ حُمَيْدٌ' أَنَّهُ سَمِعَ أَنَسًا يَقُوْلُ: خَطَبَ رَجُلٌ عِنْدَ عُمَرَ فَأَكْثَرَ الْكَلَامَ. فَقَالَ عُمَرُ: إِنَّ كَثْرَةَ الْكَلَامِ فِي الْخُطَبِ مِنْ شَقَاشِقِ الشَّيْطَانِ.

ترجمہ: حضرت حمید رضی اللہ عنہ بتاتے ہیں کہ انہوں نے حضرت انس رضی اللہ عنہ سے سنا کہتے تھے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے پاس ایک شخص نے بہت طویل گفتگو کی' اس پر انہوں نے کہا کہ باتیں کرتے چلے جانا اور بات سے بات پیدا کرنا شیطان کا کام ہے۔

۹۰۱۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ إِسْحٰقَ قَالَ: حَدَّثَنِيْ يَحْيَى بْنُ حَمَّادٍ قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُوْ عَوَانَةَ' عَنْ عَاصِمِ بْنِ كُلَيْبٍ قَالَ: حَدَّثَنِيْ سُهَيْلُ بْنُ ذِرَاعٍ قَالَ: سَمِعْتُ أَبَا يَزِيْدَ. أَوْ مَعْنَ بْنَ يَزِيْدَ' أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: اجْتَمِعُوْا فِيْ مَسَاجِدِكُمْ وَكُلَّمَا اجْتَمَعَ قَوْمٌ فَلْيُؤْذِنُوْنِيْ. فَأَتَانَا أَوَّلَ مَنْ أَتٰى فَجَلَسَ فَتَكَلَّمَ مُتَكَلِّمٌ مِنَّا ثُمَّ قَالَ: إِنَّ الْحَمْدَ لِلّٰهِ الَّذِيْ لَيْسَ لِلْحَمْدِ دُوْنَهُ مَقْصَدٌ وَلَا وَرَاءَهُ مَنْفَذٌ. فَغَضِبَ فَقَامَ فَتَلَاوَمْنَا بَيْنَنَا فَقُلْنَا: أَتَانَا أَوَّلَ مَنْ أَتٰى فَذَهَبَ إِلٰى مَسْجِدٍ آخَرَ فَجَلَسَ فِيْهِ فَأَتَيْنَاهُ فَكَلَّمْنَاهُ فَجَاءَ مَعَنَا فَقَعَدَ فِيْ مَجْلِسِهِ أَوْ قَرِيْبًا مِنْ مَجْلِسِهِ' ثُمَّ قَالَ: الْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِيْ مَا شَاءَ جَعَلَ بَيْنَ يَدَيْهِ وَمَا شَاءَ جَعَلَ

۳۹۰۔ بَابٌ يُقَالُ لِلرَّجُلِ وَالشَّيْءِ وَالْفَرَسِ: هُوَ بَحْرٌ

(گھوڑے وغیرہ کے متعلق کہنا کہ "دریا" جیسا ہے)

۹۰۳۔ حَدَّثَنَا آدَمُ قَالَ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، عَنْ قَتَادَةَ قَالَ: سَمِعْتُ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ يَقُولُ: كَانَ فَزَعٌ بِالْمَدِينَةِ فَاسْتَعَارَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَرَسًا لِأَبِي طَلْحَةَ يُقَالُ لَهُ الْمَنْدُوبُ فَرَكِبَهُ فَلَمَّا رَجَعَ قَالَ: مَا رَأَيْنَا مِنْ شَيْءٍ وَإِنْ وَجَدْنَاهُ لَبَحْرًا.

ترجمہ: حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بتاتے ہیں کہ مدینہ طیبہ میں گھبراہٹ کی صورت پیدا ہوئی تو حضور ﷺ نے حضرت ابوطلحہ رضی اللہ عنہ کا گھوڑا منگوایا' اسے "مندوب" کہتے تھے۔ آپ (حالات کے جائزے کی خاطر) اس پر سوار ہو گئے' واپس تشریف لائے تو فرمایا: "کوئی خطرے والی بات نظر نہیں آئی اور یہ گھوڑا تو دریا کی طرح چلتا ہے۔"

۳۹۱۔ بَابُ الضَّرْبِ عَلَى اللَّحْنِ (غلطی پر مارنا)

۹۰۴۔ حَدَّثَنَا أَبُو نُعَيْمٍ قَالَ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ، عَنْ نَافِعٍ قَالَ: كَانَ ابْنُ عُمَرَ يَضْرِبُ وَلَدَهُ عَلَى اللَّحْنِ.

ترجمہ: حضرت نافع رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما کلام میں غلطی کرنے پر اپنے بیٹے کو مارا کرتے تھے۔

۹۰۵۔ حَدَّثَنَا مُوسَى قَالَ: حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ، عَنْ كَثِيرٍ أَبِي مُحَمَّدٍ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ عِجْلَانَ قَالَ: مَرَّ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ بِرَجُلَيْنِ يَرْمِيَانِ فَقَالَ أَحَدُهُمَا لِلْآخَرِ: أَسَبْتَ فَقَالَ عُمَرُ: سُوْءُ اللَّحْنِ أَشَدُّ مِنْ سُوْءِ الرَّمْيِ.

ترجمہ: حضرت عبدالرحمٰن بن عجلان رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہما دو آدمیوں کے قریب سے گزرے وہ تیر اندازی کر رہے تھے' ایک نے دوسرے سے اَسَبْتَ کہہ دیا (حالانکہ یہ لفظ صاد سے اَصَبْتَ ہے)' حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے کہا: لفظ کی غلطی تیر پھینکنے کی غلطی سے بُری ہوتی ہے۔

۳۹۲۔ بَابُ الرَّجُلُ يَقُوْلُ لَيْسَ بِشَيْءٍ وَهُوَ يُرِيْدُ أَنَّهُ لَيْسَ بِحَقٍّ

(آدمی کہے کہ "کچھ نہیں" اور ارادہ یہ کرے کہ "یہ حق نہیں ہے")

۹۰۶۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ صَالِحٍ قَالَ: حَدَّثَنَا عَنْبَسَةُ بْنُ خَالِدٍ قَالَ: حَدَّثَنَا يُوْنُسُ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ: أَخْبَرَنِيْ يَحْيَى بْنُ عُرْوَةَ بْنِ الزُّبَيْرِ، أَنَّهُ سَمِعَ عُرْوَةَ بْنَ الزُّبَيْرِ يَقُوْلُ: قَالَتْ عَائِشَةُ زَوْجُ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الْكُهَّانِ؟ فَقَالَ لَهُمْ: لَيْسُوْا بِشَيْءٍ. فَقَالُوْا: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ فَإِنَّهُمْ يُحَدِّثُوْنَ بِالشَّيْءِ يَكُوْنُ حَقًّا فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: تِلْكَ الْكَلِمَةُ يَخْطَفُهَا الشَّيْطَانُ فَيَقْرُقُرُهَا بِأُذُنَيْ وَلِيِّهِ كَقَرْقَرَةِ الدَّجَاجَةِ فَيَخْلِطُوْنَ فِيْهَا بِأَكْثَرَ مِنْ مِائَةِ كِذْبَةٍ.

ترجمہ: حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بتاتی ہیں کہ کچھ آدمیوں نے حضور ﷺ سے کاہنوں (غیب کی خبریں دینے والوں) کے بارے میں پوچھا تو آپ نے فرمایا کہ "یہ کچھ بھی نہیں ہوتے۔" ہم نے عرض کی یا رسول اللہ! وہ ایسی چیزیں بتاتے ہیں جو حق ہوتی ہیں۔ یہ سن کر نبی کریم ﷺ نے فرمایا: "یہ ایسے کلمات ہوتے ہیں جنہیں شیطان (آسمانوں سے) اُچک لیتا ہے اور پھر اسے اپنے دوستوں کے کانوں میں ڈال دیتا ہے بالکل ایسے ہی جیسے مرغی کڑکڑ کرتی ہے اور پھر شیطان کے یہ دوست اس میں سو جھوٹ ملا کر بتاتے ہیں۔"

۳۹۳۔ بَابُ الْمَعَارِيْضِ (بات کچھ معنی کچھ یعنی پہلو دار بات کرنا)

۹۰۷۔ حَدَّثَنَا آدَمُ قَالَ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، عَنْ ثَابِتٍ الْبُنَانِيِّ، عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ: كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ مَسِيْرٍ لَهُ فَحَدَا الْحَادِيْ، فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اِرْفُقْ يَا أَنْجَشَةُ وَيْحَكَ بِالْقَوَارِيْرِ.

ترجمہ: حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بتاتے ہیں کہ رسول اکرم ﷺ ایک سفر میں تھے تو ایک حدی خوان نے کچھ گنگنایا' اس پر نبی کریم ﷺ نے فرمایا: "اے انجشہ! تم پر افسوس ہے' ان شیشوں پر رحم کھاؤ۔"

۹۰۸۔ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عُمَرَ قَالَ: حَدَّثَنَا مُعْتَمِرٌ، قَالَ أَبِيْ: حَدَّثَنَا أَبُوْ عُثْمَانَ، عَنْ عُمَرَ فِيْمَا أُرَى شَكَّ أَبِيْ أَنَّهُ قَالَ: حَسْبُ امْرِئٍ مِنَ الْكَذِبِ أَنْ يُحَدِّثَ بِكُلِّ مَا سَمِعَ. قَالَ: وَفِيْمَا أُرَى قَالَ: قَالَ عُمَرُ: أَمَا فِي الْمَعَارِيْضِ مَا يَكْفِي الْمُسْلِمَ الْكَذِبَ؟

ترجمہ: حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ ایک شخص جو کچھ سنے اور دیکھے (بلا تحقیق) اسے آگے بیان کردے تو یہ بات اس کے جھوٹے ہونے کے لئے کافی ہے۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ مزید فرماتے ہیں کہ البتہ تعریف میں مسلمان انسان کے جھوٹ سے بچنے کے لئے گنجائش ہوتی ہے۔

۹۰۹۔ حَدَّثَنَا آدَمُ قَالَ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، عَنْ قَتَادَةَ، عَنْ مُطَرِّفِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الشِّخِّيرِ قَالَ: صَحِبْتُ عِمْرَانَ بْنَ حُصَيْنٍ إِلَى الْبَصْرَةِ، فَمَا أَتَى عَلَيْنَا يَوْمٌ إِلَّا أَنْشَدَنَا فِيهِ الشِّعْرَ وَقَالَ: إِنَّ فِي مَعَارِيضِ الْكَلَامِ لَمَنْدُوحَةً عَنِ الْكَذِبِ.

ترجمہ: حضرت عبداللہ بن شخیر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میں نے عمران بن حصین رضی اللہ عنہ کے ساتھ بصرہ تک سفر کیا تو کوئی ایسا دن نہیں گزرتا تھا جس میں وہ شعر نہیں کہتے تھے۔ نیز عبداللہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ تعریف میں جھوٹ سے بچنے کی گنجائش ہوتی ہے۔

۳۹۴۔ بَابُ إِفْشَاءُ السِّرِّ (بھید کی بات بیان کرنے کا حکم)

۹۱۰۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ صَالِحٍ قَالَ: حَدَّثَنِي مُوسَى بْنُ عَلِيٍّ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ قَالَ: عَجِبْتُ مِنَ الرَّجُلِ يَفِرُّ مِنَ الْقَدَرِ وَهُوَ مُوَاقِعُهُ وَيَرَى الْقَذَاةَ فِي عَيْنِ أَخِيهِ وَيَدَعُ الْجِذْعَ فِي عَيْنِهِ وَيُخْرِجُ الضِّغْنَ مِنْ نَفْسِ أَخِيهِ وَيَدَعُ الضِّغْنَ فِي نَفْسِهِ وَمَا وَضَعْتُ سِرِّي عِنْدَ أَحَدٍ فَلُمْتُهُ عَلَى إِفْشَائِهِ وَكَيْفَ أَلُومُهُ وَقَدْ ضِقْتُ بِهِ ذَرْعًا؟

ترجمہ: حضرت عمرو بن العاص رضی اللہ عنہ کہتے ہیں مجھے ایسے انسان سے تعجب ہوتا ہے جو اللہ کی تقدیر سے بچنے کی کوشش کرتا ہے حالانکہ وہ تو ہو کر رہے گی اور وہ اپنے بھائی کی آنکھ میں تنکا بھی دیکھ کر طعنہ دیتا ہے لیکن اپنی آنکھ کے شہتیر کی بھی پرواہ نہیں کرتا، پھر وہ اپنے بھائی کے دل سے کینہ نکالنے کی کوشش کرتا ہے لیکن اپنے نفس میں رہنے دیتا ہے۔ میں نے جس سے راز کی بات کی اسے اس کے ظاہر کر دینے کی وجہ سے الزام دینا پڑا۔ میں اسے کیسے الزام دوں حالانکہ خود میں نے اسے راہ دی ہے اور میں اپنا راز اپنے پاس محفوظ نہ رکھ سکا۔

۳۹۵۔ بَابُ السُّخْرِيَةِ وَقَوْلُ اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ لَا يَسْخَرْ قَوْمٌ مِنْ قَوْمٍ الْآيَةَ (مذاق کرنا)

۹۱۱۔ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ قَالَ: حَدَّثَنِي أَخِي، عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ بِلَالٍ، عَنْ عَلْقَمَةَ بْنِ أَبِي عَلْقَمَةَ، عَنْ أُمِّهِ، عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ: مَرَّ رَجُلٌ مُصَابٌ عَلَى نِسْوَةٍ فَتَضَاحَكْنَ بِهِ يَسْخَرْنَ

فَأُصِيبَ بَعْضُهُنَّ.

ترجمہ: حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ ایک مصیبت کا مارا شخص کچھ عورتوں کے قریب سے گزرا تو انہوں نے اس پر ہنسنا شروع کر دیا اور مزاح کرنے لگیں چنانچہ ان کا مذاق ویسے ہی اڑایا گیا جیسے اس شخص کا اڑایا گیا۔

۳۹۶۔ بَابُ التُّؤَدَةُ فِي الْأُمُوْرِ (ہر کام میں سنجیدگی کرنا)

۹۱۲۔ حَدَّثَنَا بَشِيْرُ بْنُ مُحَمَّدٍ قَالَ: أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ قَالَ: أَخْبَرَنَا سَعْدُ بْنُ سَعِيْدِ ِالْأَنْصَارِيُّ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ رَجُلٍ مِنْ بَلِّي قَالَ: أَتَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَعَ أَبِي فَنَاجَى أَبِي دُوْنِي قَالَ فَقُلْتُ لِأَبِي: مَا قَالَ لَكَ؟ قَالَ: إِذَا أَرَدْتَ أَمْرًا فَعَلَيْكَ بِالتُّؤَدَةِ، حَتّٰى يُرِيَكَ اللّٰهُ مِنْهُ الْمَخْرَجَ أَوْ حَتّٰى يَجْعَلَ اللّٰهُ لَكَ مَخْرَجًا.

ترجمہ: حضرت زہری رضی اللہ عنہ قبیلہ بلی کے ایک آدمی کے متعلق بتاتے ہیں کہ اس نے کہا میں اپنے والد کے ہمراہ نبی کریم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا۔ آپ نے میرے والد کے ساتھ سرگوشی کی تو میں نے اپنے والد سے پوچھا کہ آپ نے کیا فرمایا ہے؟ انہوں نے بتایا کہ ''جب کسی کام کا ارادہ کرو تو نہایت سنجیدگی اور متانت دکھاؤ تاکہ اللہ تعالیٰ تمہیں مشکل سے نکلنے کا راستہ سمجھا دے یا فرمایا کہ اللہ تعالیٰ تیرے لئے نکلنے کا کوئی راستہ بنا دے گا۔''

۹۱۳۔ وَعَنِ الْحَسَنِ بْنِ عَمْرٍو ِالْفَقِيْمِيِّ، عَنْ مُنْذِرٍ ِالثَّوْرِيِّ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْحَنِيْفَةِ قَالَ: لَيْسَ بِحَكِيْمٍ مَنْ لَّا يُعَاشِرُ بِالْمَعْرُوْفِ مَنْ لَّا يَجِدُ مِنْ مُعَاشَرَتِهِ بُدًّا، حَتّٰى يَجْعَلَ اللّٰهُ لَهُ فَرَجًا أَوْ مَخْرَجًا.

ترجمہ: حضرت محمد بن حنیفہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں' ایسے شخص کو دانا نہیں سمجھنا چاہئے جو ان لوگوں کے ساتھ مل جل کر نہ رہے' جن کے ساتھ مل کر رہنا ضروری ہوتا ہے' جن کے ساتھ مل کر رہتا ہو ان کے ساتھ گزارہ کرنا ہوگا تاکہ اللہ تعالیٰ اس کے لئے کوئی راستہ نکال دے۔

۳۹۷۔ بَابُ مَنْ هَدَّى زُقَاقًا أَوْ طَرِيْقًا (گلی یا راستہ وغیرہ بتانا)

۹۱۴۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَلَامٍ قَالَ: حَدَّثَنَا الْفَزَارِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا قِنَانُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ عَوْسَجَةَ، عَنِ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: مَنْ مَنَحَ مَنِيْحَةً أَوْ هَدَى

زُقَاقًا. أَوْ قَالَ طَرِيقًا كَانَ لَهُ عَدْلُ عِتَاقِ نَسَمَةٍ.

ترجمہ: ۔حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ نبی کریم ﷺ کا فرمان بتاتے ہیں کہ آپ نے فرمایا: "جو شخص اپنے بھائی کو دودھ پینے کا جانور دے دے یا گلی یا راستہ بتا دے تو اسے اتنا ثواب ملے گا جیسے اس نے ایک غلام آزاد کر دیا۔"

۹۱۵۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ قَالَ: أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ رَجَاءٍ قَالَ: أَخْبَرَنَا عِكْرِمَةُ بْنُ عَمَّارٍ، عَنْ أَبِي زُمَيْلٍ، عَنْ مَالِكِ بْنِ مَرْثَدٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ أَبِي ذَرٍّ يَرْفَعُهُ قَالَ ثُمَّ قَالَ بَعْدَ ذٰلِكَ: لَا أَعْلَمُهُ إِلَّا رَفَعَهُ قَالَ: إِفْرَاغُكَ مِنْ دَلْوِكَ فِي دَلْوِ أَخِيكَ صَدَقَةٌ، وَأَمْرُكَ بِالْمَعْرُوفِ وَنَهْيُكَ عَنِ الْمُنْكَرِ صَدَقَةٌ، وَتَبَسُّمُكَ فِي وَجْهِ أَخِيكَ صَدَقَةٌ، وَإِمَاطَتُكَ الْحَجَرَ وَالشَّوْكَ وَالْعَظْمَ عَنْ طَرِيقِ النَّاسِ لَكَ صَدَقَةٌ، وَهِدَايَتُكَ الرَّجُلَ فِي أَرْضِ الضَّالَّةِ صَدَقَةٌ.

ترجمہ: حضرت ابو ذر رضی اللہ عنہ سے مرفوع حدیث ہے۔ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: "اپنے ڈول (یا گلاس وغیرہ) سے کسی کے ڈول میں پانی ڈال دینا' بھلائی کی راہ پر ڈالنا' برائی سے روکنا' سب صدقہ کہلاتے ہیں' کسی بھائی کا چہرہ دیکھ کر مسکرانا یہ سب صدقہ ہے۔ (عام راستہ سے) پتھر' کانٹا اور ہڈی وغیرہ ہٹا دینا (تاکہ لوگوں کو تکلیف نہ دے) صدقہ ہے اور کسی بھولے ہوئے کو راستہ پر ڈال دینا بھی صدقہ ہے۔"

۳۹۸۔ بَابُ مَنْ كَمَّهَ أَعْمٰى (اندھے کو راستے سے بھٹکانا)

۹۱۶۔ حَدَّثَنَا إِسْمٰعِيلُ بْنُ أَبِي أُوَيْسٍ قَالَ: حَدَّثَنِي عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ أَبِي الزِّنَادِ، عَنْ عَمْرِو بْنِ أَبِي عَمْرٍو، عَنْ عِكْرِمَةَ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: لَعَنَ اللّٰهُ مَنْ كَمَّهَ أَعْمٰى عَنِ السَّبِيلِ.

ترجمہ: حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما بتاتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "اللہ تعالیٰ اس شخص پر لعنت کرے جو اندھے شخص کو راستہ سے پھیر دیتا ہے۔"

۳۹۹۔ بَابُ الْبَغْيِ (فساد پیدا کرنا اور سرکشی کرنا)

۹۱۷۔ حَدَّثَنَا إِسْمٰعِيلُ بْنُ أَبَانَ قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْحَمِيدِ بْنُ بَهْرَامٍ، قَالَ شَهْرُ بْنُ حَوْشَبٍ: حَدَّثَنِي ابْنُ عَبَّاسٍ قَالَ: بَيْنَمَا النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِفِنَاءِ بَيْتِهِ بِمَكَّةَ جَالِسٌ، إِذْ مَرَّ بِهِ عُثْمَانُ بْنُ مَظْعُونٍ

فَكَشَرَ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ. فَقَالَ لَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: أَلَا تَجْلِسُ. قَالَ: بَلَى فَجَلَسَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُسْتَقْبِلَهُ فَبَيْنَمَا هُوَ يُحَدِّثُهُ إِذْ شَخَصَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِبَصَرِهِ إِلَى السَّمَاءِ...... قَالَ: أَتَانِي رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ آنِفًا وَأَنْتَ جَالِسٌ. قَالَ: فَمَا قَالَ لَكَ؟ قَالَ: إِنَّ اللّٰهَ يَأْمُرُ بِالْعَدْلِ وَالْإِحْسَانِ وَإِيْتَاءِ ذِي الْقُرْبٰى وَيَنْهٰى عَنِ الْفَحْشَاءِ وَالْمُنْكَرِ وَالْبَغْيِ يَعِظُكُمْ لَعَلَّكُمْ تَذَكَّرُونَ.[1] قَالَ عُثْمَانُ: فَذٰلِكَ حِيْنَ اسْتَقَرَّ الْإِيْمَانُ فِي قَلْبِي وَأَحْبَبْتُ مُحَمَّدًا.

ترجمہ: حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما بتاتے ہیں کہ حضور ﷺ ایک مرتبہ مکہ میں اپنے گھر کے صحن کے اندر تشریف فرما تھے کہ حضرت عثمان بن مظعون رضی اللہ عنہ وہاں سے مسکراتے ہوئے گزرے' نبی کریم ﷺ نے فرمایا: ''کچھ دیر میرے پاس بیٹھو گے؟'' عرض کی ہاں اور پھر وہ آپ کے سامنے بیٹھ گئے' گفتگو جاری رہی تھی کہ آپ ﷺ نے آسمان کی طرف دیکھا...... فرمایا: ''میرے پاس ابھی جبریل علیہ السلام تمہارے بیٹھے بیٹھے آئے ہیں۔'' عثمان رضی اللہ عنہ نے پوچھا: انہوں نے آپ سے کیا عرض کی؟ آپ نے یہ آیت مبارکہ پڑھ دی۔

''إِنَّ اللّٰهَ يَأْمُرُ بِالْعَدْلِ وَالْإِحْسَانِ وَإِيْتَاءِ ذِي الْقُرْبٰى وَيَنْهٰى عَنِ الْفَحْشَاءِ وَالْمُنْكَرِ وَالْبَغْيِ يَعِظُكُمْ لَعَلَّكُمْ تَذَكَّرُونَ.''

''بے شک اللہ حکم فرماتا ہے انصاف اور نیکی اور رشتہ داروں کو دینے کا اور منع فرماتا ہے بے حیائی اور بُری بات اور سرکشی سے تمہیں نصیحت فرماتا ہے کہ تم دھیان کرو۔''

حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ اس واقعہ کے بعد میرے دل میں ایمان راسخ ہو گیا اور میں حضور ﷺ سے پورے طور پر محبت کرنے لگا۔

۴۰۰۔ بَابُ عُقُوبَةِ الْبَغْيِ (سرکشی کا نقصان)

۹۱۸۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ أَبِي الْأَسْوَدِ قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عُبَيْدٍ الطَّنَافِسِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيزِ، عَنْ أَبِي بَكْرِ بْنِ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ أَنَسٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ جَدِّهِ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: مَنْ عَالَ جَارِيَتَيْنِ حَتّٰى تُدْرِكَا دَخَلْتُ أَنَا وَهُوَ فِي الْجَنَّةِ كَهَاتَيْنِ. وَأَشَارَ مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيزِ بِالسَّبَّابَةِ وَالْوُسْطٰى.

۱۔ سورہ النحل: آیت ۹۰

ترجمہ: حضرت انس رضی اللہ عنہ کے والد حضور ﷺ کا یہ ارشاد بتاتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جو شخص دو بیٹیوں کو پالے اور وہ سمجھدار ہو جائیں تو میں اور وہ جنت میں ان دو انگلیوں کی طرح جنت میں داخل ہوں گے۔'' حضرت محمد بن عبدالعزیز رضی اللہ عنہ نے انگشت شہادت اور درمیانی انگلی جوڑ کر دکھائی کہ آپ نے یوں جوڑ کر فرمایا تھا۔

۹۱۹۔ وَبَابَانِ يُعَجَّلَانِ فِي الدُّنْيَا: الْبَغْيُ وَقَطِيعَةُ الرَّحِمِ.

ترجمہ: امام بخاری رحمتہ اللہ علیہ کہتے ہیں: دو باتیں ایسی ہیں جن کی وجہ سے دنیا میں سزا دے دی جاتی ہے ایک ظلم و زیادتی اور دوسری قطع رحمی۔

۴۰۱۔ بَابُ الْحَسَبُ (حسب ونسب کی عظمت کا بیان)

۹۲۰۔ حَدَّثَنَا شِهَابُ بْنُ مَعْمَرِ الْعَوْفِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرٍو، عَنْ أَبِي سَلَمَةَ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: إِنَّ الْكَرِيمَ ابْنَ الْكَرِيمِ ابْنِ الْكَرِيمِ ابْنِ الْكَرِيمِ يُوسُفُ بْنُ يَعْقُوبَ بْنِ إِسْحَقَ بْنِ إِبْرَاهِيمَ.

ترجمہ: حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نبی کریم ﷺ کا یہ فرمان بتاتے ہیں کہ آپ نے فرمایا کہ ''یوسف بن یعقوب بن اسحاق بن ابراہیم علیہم السلام کریم بن کریم بن کریم بن کریم (شخصیات) ہو گزرے ہیں۔''

۹۲۱۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ مُحَمَّدٍ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرٍو عَنْ أَبِي سَلَمَةَ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ: أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: إِنَّ أَوْلِيَائِي يَوْمَ الْقِيَامَةِ الْمُتَّقُونَ وَمَنْ كَانَ نَسَبٌ أَقْرَبُ مِنْ نَسَبٍ فَلَا يَأْتِينِي النَّاسُ بِالْأَعْمَالِ وَتَأْتُونَ بِالدُّنْيَا تَحْمِلُونَهَا عَلَى رِقَابِكُمْ تَقُولُونَ: يَا مُحَمَّدُ فَأَقُولُ هٰكَذَا وَهٰكَذَا: لَا. وَأَعْرَضَ فِي كِلَا عِطْفَيْهِ.

ترجمہ: حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بتاتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''قیامت کے دن میرے دوست تو وہی لوگ ہوں گے جو متقی اور پرہیزگار رہے اگرچہ کسی کا نسب مجھ سے قریب ہو گا پھر بھی تو میرے پاس لوگ اعمال لے کر ہی ان کے بل بوتے پر آئیں گے تم لوگ اعمال دنیا اپنی گردنوں پر اٹھائے پھرو گے اور کہو گے۔ اے محمد ﷺ! میری شفاعت کیجئے اور میں دونوں طرف سر ہلا کر کہوں گا نہیں!''

۹۲۲۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ الْمُبَارَكِ قَالَ: حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْمَلِكِ قَالَ:

حَدَّثَنَا عَطَاءٌ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ: لَا أَرَى أَحَدًا يَعْمَلُ بِهٰذِهِ الْآيَةِ يَا أَيُّهَا النَّاسُ إِنَّا خَلَقْنَاكُمْ مِنْ ذَكَرٍ وَأُنْثَى حَتَّى بَلَغَ إِنَّ أَكْرَمَكُمْ عِنْدَ اللّٰهِ أَتْقَاكُمْ.[1] فَيَقُولُ الرَّجُلُ لِلرَّجُلِ: أَنَا أَكْرَمُ مِنْكَ فَلَيْسَ أَحَدٌ أَكْرَمَ مِنْ أَحَدٍ إِلَّا بِتَقْوَى اللّٰهِ.

ترجمہ: حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے کہا! میں کسی کو بھی ایسا نہیں دیکھ رہا جو اس آیت پر عمل کر رہا ہو۔ یٰاَیُّهَا النَّاسُ اِنَّا خَلَقْنَاکُمْ مِّنْ ذَکَرٍ وَّاُنْثٰی اور یہاں تک پڑھا اِنَّ اَکْرَمَکُمْ عِنْدَ اللّٰهِ اَتْقَاکُمْ۔ "اے لوگو! ہم نے تمہیں مرد اور عورت سے پیدا کیا ہے، اللہ کے نزدیک تم میں سے عزت والا وہ ہے جو سب سے زیادہ پرہیزگار ہے۔" اب صورت حال یہ ہے کہ ایک آدمی دوسرے سے کہتا ہے کہ میں تجھ سے زیادہ عزت والا ہوں (اور وہ حقیقی نہیں) اور درحقیقت کوئی شخص تقوی کے بغیر عزت والا نہیں ہو سکتا۔

۹۲۳۔ حَدَّثَنَا أَبُو نُعَيْمٍ قَالَ: حَدَّثَنَا جَعْفَرُ بْنُ بُرْقَانَ، عَنْ يَزِيدَ بْنِ الْأَصَمِّ قَالَ: قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ: مَا تَعُدُّونَ الْكَرَمَ؟ قَدْ بَيَّنَ اللّٰهُ الْكَرَمَ فَأَكْرَمُكُمْ عِنْدَ اللّٰهِ أَتْقَاكُمْ مَا تَعُدُّونَ الْحَسَبَ؟ أَفْضَلُكُمْ حَسَبًا أَحْسَنُكُمْ خُلُقًا.

ترجمہ: حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے بتایا! تم لوگ کرم اور عزت کو کیسے دیکھتے ہو؟ اللہ تعالیٰ نے خود کرم کی عظمت بتائی ہے چنانچہ تم میں سب سے زیادہ کرم یعنی عزت والا وہ ہے جو تم سب میں زیادہ پرہیزگار ہو، پھر فرمایا شرافت کسے کہتے ہو؟ پھر خود فرمایا شرافت میں افضل وہ ہوتا ہے جو اخلاق کے لحاظ سے سب پر فوقیت رکھتا ہو۔

۴۰۲۔ بَابُ الْأَرْوَاحُ جُنُودٌ مُجَنَّدَةٌ (ارواح ایک مقام پر لشکر کی صورت میں جمع ہیں)

۹۲۴۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ قَالَ: حَدَّثَنِي اللَّيْثُ، عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ، عَنْ عَمْرَةَ، عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ: سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: الْأَرْوَاحُ جُنُودٌ مُجَنَّدَةٌ فَمَا تَعَارَفَ مِنْهَا ائْتَلَفَ، وَمَا تَنَاكَرَ مِنْهَا اخْتَلَفَ.

ترجمہ: حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ میں نے نبی کریم ﷺ سے سنا کہ آپ نے فرمایا: "روحیں ایک مقام پر لشکر کی طرح جمع ہوتی ہیں، ان میں سے جن جن کا آپس میں ایک دوسرے کی طرف میلان ہو جاتا ہے

---

[1] سورہ الحجرات: آیت ۱۳

ایک دوسرے سے محبت کرتی ہیں اور جو ایک دوسرے سے اجنبی رہتی ہیں وہ الگ الگ رہتی ہیں۔" (ان کا پیار نہیں ہوتا)

۹۲۵۔ حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ أَبِي مَرْيَمَ قَالَ: حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ أَيُّوبَ، عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ، عَنْ عَمْرَةَ بِنْتِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ، عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ......... مِثْلَهُ.

ترجمہ: حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے حضور نبی کریم ﷺ کی اسی مضمون کی ایک اور حدیث بھی ملتی ہے۔

۹۲۶۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ: حَدَّثَنِي سُلَيْمَانُ بْنُ بِلَالٍ، عَنْ سُهَيْلٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: الْأَرْوَاحُ جُنُودٌ مُجَنَّدَةٌ فَمَا تَعَارَفَ مِنْهَا ائْتَلَفَ، وَمَا تَنَاكَرَ مِنْهَا اخْتَلَفَ.

ترجمہ: حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بتاتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "ارواح ایک جگہ مل کر اکٹھی ہوتی ہیں جن کا ایک دوسرے سے تعارف ہو جاتا ہے وہ باہم محبت رکھتی ہیں اور جن کا تعارف نہیں ہوتا وہ الگ الگ رہتی ہیں۔"

۴۰۳۔ بَابُ قَوْلِ الرَّجُلِ عِنْدَ التَّعَجُّبِ سُبْحَانَ اللّٰهِ

(کسی خوشی یا تعجب کے موقع پر سبحان اللہ کہنا)

۹۲۷۔ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ صَالِحٍ الْمِصْرِيُّ، عَنْ إِسْحٰقَ بْنِ يَحْيَى الْكَلْبِيِّ قَالَ: حَدَّثَنَا الزُّهْرِيُّ قَالَ: أَخْبَرَنَا أَبُو سَلَمَةَ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ، أَنَّ أَبَا هُرَيْرَةَ قَالَ: سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: بَيْنَمَا رَاعٍ فِي غَنَمِهِ عَدَا عَلَيْهِ الذِّئْبُ فَأَخَذَ مِنْهُ شَاةً فَطَلَبَهُ الرَّاعِي فَالْتَفَتَ إِلَيْهِ الذِّئْبُ فَقَالَ: مَنْ لَهَا يَوْمَ السَّبُعِ؟ لَيْسَ لَهَا رَاعٍ غَيْرِي. فَقَالَ النَّاسُ: سُبْحَانَ اللّٰهِ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: إِنِّي أُؤْمِنُ بِذٰلِكَ، أَنَا وَأَبُو بَكْرٍ وَعُمَرُ.

ترجمہ: حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بتاتے ہیں کہ میں نے نبی کریم ﷺ سے سنا' آپ فرماتے ہیں: "ایک چرواہا اپنی بکریاں لئے پھرتا تھا ایک بھیڑیا آیا اور ایک بکری اٹھا لے گیا' چرواہا اس کے پیچھے گیا تو بھیڑیے نے دیکھ کر کہا: بتاؤ اس دن کیا ہوگا جب ان بکریوں کا میرے سوا کوئی حفاظت کرنے والا نہ ہوگا؟" لوگوں نے

سن کر کہا سبحان اللہ! یہ سن کر حضور ﷺ نے فرمایا: ''اس بات پر میں بھی ایمان رکھتا ہوں اور ابوبکر وعمر رضی اللہ عنہما بھی۔''

۹۲۸۔ حَدَّثَنَا آدَمُ قَالَ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، عَنِ الْأَعْمَشِ قَالَ: سَمِعْتُ سَعْدَ بْنَ عُبَيْدَةَ يُحَدِّثُ، عَنْ أَبِي عَبْدِ الرَّحْمٰنِ السُّلَمِيِّ، عَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي جَنَازَةٍ فَأَخَذَ شَيْئًا فَجَعَلَ يَنْكُتُ بِهِ فِي الْأَرْضِ، فَقَالَ: مَا مِنْكُمْ مِنْ أَحَدٍ إِلَّا قَدْ كُتِبَ مَقْعَدُهُ مِنَ الْجَنَّةِ. قَالُوا: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ، أَفَلَا نَتَّكِلُ عَلٰى كِتَابِنَا وَنَدَعُ الْعَمَلَ؟ قَالَ: اِعْمَلُوْا، فَكُلٌّ مُيَسَّرٌ لِّمَا خُلِقَ لَهُ. قَالَ: أَمَّا مَنْ كَانَ مِنْ أَهْلِ السَّعَادَةِ فَسَيُيَسَّرُ لِعَمَلِ السَّعَادَةِ وَأَمَّا مَنْ كَانَ مِنْ أَهْلِ الشَّقَاوَةِ فَسَيُيَسَّرُ لِعَمَلِ الشَّقَاوَةِ. ثُمَّ قَرَأَ: فَأَمَّا مَنْ أَعْطٰى وَاتَّقٰى وَصَدَّقَ بِالْحُسْنٰى.[1]

ترجمہ: حضرت علی کرم اللہ وجہہ بتاتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ ایک جنازہ میں شامل تھے آپ کوئی چیز پکڑ کر اس سے زمین کو کریدنے لگے فرمایا: ''تم میں سے ایسا کوئی نہیں جس کا جہنم یا جنت میں ٹھکانہ لکھ نہ دیا گیا ہو'' صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین نے سنا تو عرض کی یا رسول اللہ! تو پھر ہم عمل چھوڑ کر اپنے لکھے پر بھروسہ نہ کر لیں؟ آپ نے فرمایا: ''عمل کرتے رہو کیونکہ ہر ایک وہی کچھ کرے گا جو اللہ اس کی خاطر لکھ چکا ہے۔'' پھر فرمایا: ''جو نیک بخت ہوگا اسے نیک کام کرنے کی توفیق ہوگی اور جو بدبخت ہوگا اسے برے اور بدبختی کے کام کرنے کی توفیق ملے گی۔'' اور یہ بیان کرنے کے بعد آپ نے یہ آیت پڑھی۔

''فَأَمَّا مَنْ أَعْطٰى وَاتَّقٰى وَصَدَّقَ بِالْحُسْنٰى.''

''تو وہ جس نے دیا اور پرہیزگاری کی اور سب سے اچھی کو سچ مانا۔''

۴۰۴۔ بَابُ مَسْحِ الْأَرْضِ بِالْيَدِ (زمین پر ہاتھ مارنا)

۹۲۹۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عُبَيْدِ اللّٰهِ قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيْزِ بْنُ مُحَمَّدٍ، عَنْ أُسَيْدِ بْنِ أَبِي أُسَيْدٍ، عَنْ أُمِّهِ قَالَ: قُلْتُ لِأَبِي قَتَادَةَ، مَالَكَ لَا تُحَدِّثُ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَمَا يُحَدِّثُ عَنْهُ النَّاسُ؟ فَقَالَ أَبُوْ قَتَادَةَ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ: مَنْ كَذَبَ عَلَيَّ فَلْيُسَهِّلْ لِجَنْبِهِ مَضْجَعًا مِّنَ النَّارِ. وَجَعَلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ ذٰلِكَ وَيَمْسَحُ الْأَرْضَ بِيَدِهِ.

۱۔ سورہ اللیل: آیت ۵

ترجمہ: حضرت اسید رضی اللہ عنہ کی والدہ بیان کرتی ہیں کہ میں نے ابو قتادہ رضی اللہ عنہ سے کہا تمہیں کیا ہو گیا ہے کہ تم حضور ﷺ کی کوئی حدیث یوں بیان نہیں کرتے جیسے دوسرے بیان کرتے ہیں؟ اس پر ابو قتادہ رضی اللہ عنہ نے کہا: میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ فرماتے سنا ہے کہ ''جو شخص کوئی جھوٹی بات میری طرف منسوب کر دے تو وہ جان لے کہ اس کا ٹھکانا جہنم ہو گا۔'' حضور ﷺ یہ بات کرتے ہوئے اپنا ہاتھ زمین پر پھیرتے جاتے تھے۔

۴۰۵۔ بَابُ الْخَذْفِ (کنکر پھینکنا)

۹۳۰۔ حَدَّثَنَا آدَمُ قَالَ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، عَنْ قَتَادَةَ قَالَ: سَمِعْتُ عُقْبَةَ بْنَ صُهْبَانَ الْأَزْدِيَّ يُحَدِّثُ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مُغَفَّلٍ الْمُزَنِيِّ قَالَ: نَهٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الْخَذْفِ وَقَالَ: إِنَّهُ لَا يَقْتُلُ الصَّيْدَ، وَلَا يَنْكِي الْعَدُوَّ، وَإِنَّهُ يَفْقَأُ الْعَيْنَ وَيَكْسِرُ السِّنَّ.

ترجمہ: حضرت عبداللہ بن مغفل مزنی رضی اللہ عنہ بتاتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے انگلی کے ذریعے کنکر وغیرہ پھینکنے سے روک دیا تھا' آپ نے فرمایا: ''اس کنکر سے نہ تو شکار کیا جا سکتا ہے اور نہ ہی دشمن کو قتل کیا جا سکتا ہے' ہاں اس سے آنکھ پھوڑی جا سکتی ہے اور دانت توڑے جا سکتے ہیں۔''

۴۰۶۔ بَابُ لَا تَسُبُّوا الرِّيْحَ (ہوا کو گالی نہ دو)

۹۳۱۔ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ بُكَيْرٍ قَالَ: حَدَّثَنَا اللَّيْثُ، عَنْ يُوْنُسَ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ ثَابِتِ بْنِ قَيْسٍ، أَنَّ أَبَا هُرَيْرَةَ قَالَ: أَخَذَتِ النَّاسَ الرِّيْحُ فِيْ طَرِيْقِ مَكَّةَ وَعُمَرُ حَاجٌّ فَاشْتَدَّتْ، فَقَالَ عُمَرُ لِمَنْ حَوْلَهُ: مَا الرِّيْحُ؟ فَلَمْ يَرْجِعُوْا بِشَيْءٍ فَاسْتَحْثَثْتُ رَاحِلَتِيْ فَأَدْرَكْتُهُ فَقُلْتُ: بَلَغَنِيْ أَنَّكَ سَأَلْتَ عَنِ الرِّيْحِ وَإِنِّيْ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ الرِّيْحُ مِنْ رَوْحِ اللّٰهِ، تَأْتِيْ بِالرَّحْمَةِ وَتَأْتِيْ بِالْعَذَابِ فَلَا تَسُبُّوْهَا، وَسَلُوا اللّٰهَ خَيْرَهَا وَعُوْذُوْا مِنْ شَرِّهَا.

ترجمہ: حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بتاتے ہیں ایک مرتبہ سخت آندھی نے مکہ کے راستے میں لوگوں کو گھیر لیا' حضرت عمر رضی اللہ عنہ حج کے لئے جا رہے تھے ہوا بڑی تیز تھی' آپ نے کہا: یہ ہوا کیا ہے؟ کسی نے کوئی جواب نہیں دیا' میں نے اپنی سواری دوڑائی اور آپ کی خدمت میں پہنچا اور کہا: مجھے پتا چلا ہے کہ آپ نے ہوا کے بارے پوچھا ہے (میں بتاتا ہوں کہ) میں نے نبی کریم ﷺ سے سنا تھا' آپ فرماتے ہیں کہ ''یہ ریح اور ہوا' اللہ کی

طرف سے ایک سہولت والی چیز ہے جو اپنے اندر رحمت بھی لاتی ہے اور عذاب بھی، تو تم اسے گالی نہ دو، اللہ سے
اس کی خیر مانگو اور اس کے شر سے اللہ کی پناہ مانگو"

۴۰۷۔ بَابٌ قَوْلُ الرَّجُلِ: مُطِرْنَا بِنَوْءِ كَذَا وَكَذَا
(کیا بارش کسی ستارے کی وجہ سے ہوتی ہے؟)

۹۳۲۔ حَدَّثَنَا إِسْمٰعِيْلُ قَالَ: حَدَّثَنِي مَالِكٌ، عَنْ صَالِحِ بْنِ كَيْسَانَ، عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُتْبَةَ بْنِ مَسْعُوْدٍ، عَنْ زَيْدِ بْنِ خَالِدٍ الْجُهَنِيِّ أَنَّهُ قَالَ: صَلّٰى لَنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلَاةَ الصُّبْحِ بِالْحُدَيْبِيَّةِ، عَلٰى أَثَرِ سَمَاءٍ كَانَتْ مِنَ اللَّيْلَةِ فَلَمَّا انْصَرَفَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَقْبَلَ عَلَى النَّاسِ فَقَالَ: هَلْ تَدْرُوْنَ مَا ذَا قَالَ رَبُّكُمْ. قَالُوْا: اللّٰهُ وَرَسُوْلُهُ أَعْلَمُ. قَالَ: أَصْبَحَ مِنْ عِبَادِي مُؤْمِنٌ بِي وَكَافِرٌ فَأَمَّا مَنْ قَالَ: مُطِرْنَا بِفَضْلِ اللّٰهِ وَرَحْمَتِهِ، فَذٰلِكَ مُؤْمِنٌ بِي كَافِرٌ بِالْكَوْكَبِ، وَأَمَّا مَنْ قَالَ: بِنَوْءِ كَذَا وَكَذَا، فَذٰلِكَ كَافِرٌ بِي مُؤْمِنٌ بِالْكَوْكَبِ.

ترجمہ: حضرت زید بن خالد جہنی رضی اللہ عنہ نے بتایا کہ نبی کریم ﷺ نے ہمیں حدیبیہ میں صبح کی نماز پڑھائی، ابھی اندھیرا تھا (یعنی اول وقت فجر میں) وہاں رات کو بارش ہوئی تھی، نماز سے فارغ ہو کر آپ لوگوں سے خطاب کے لئے متوجہ ہوئے اور فرمایا: "جانتے ہو کہ تمہارے پروردگار کا فرمان کیا ہے؟" صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین نے عرض کی کہ اللہ اور اس کے رسول ﷺ جانیں۔ آپ نے فرمایا: "اللہ فرماتا ہے: صبح ہوتی ہے تو میرے بندوں میں سے کوئی ایمان پر ہوتا ہے اور کوئی کافر ہوتا ہے، جو یہ کہتا ہے کہ ہم پر اللہ کے فضل اور رحمت کی بناء پر بارش ہوئی ہے، وہ مجھ پر ایمان رکھے ہوتا ہے اور ستاروں کا اثر نہیں مانتا اور جو یہ کہتا ہے کہ فلاں فلاں ستارے سے بارش ہوئی ہے وہ میرا انکاری کافر ہوتا ہے اور ستاروں کا اثر مانتا ہے۔"

۴۰۸۔ بَابٌ مَا يَقُوْلُ الرَّجُلُ إِذَا رَأٰى غَيْمًا (بادل دیکھ کر کیا کہنا چاہیے؟)

۹۳۳۔ حَدَّثَنَا مَكِّيُّ بْنُ إِبْرَاهِيْمَ قَالَ: أَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ، عَنْ عَطَاءٍ، عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ: كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا رَأٰى مُخَيَّلَةً دَخَلَ وَخَرَجَ وَأَقْبَلَ وَأَدْبَرَ وَتَغَيَّرَ وَجْهُهُ فَإِذَا مَطَرَتِ السَّمَاءُ سُرِّيَ: فَعَرَّفَتْهُ عَائِشَةُ ذٰلِكَ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: وَمَا أَدْرِي لَعَلَّهُ

قَالَ اللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ (فَلَمَّا رَأَوْهُ عَارِضًا مُّسْتَقْبِلَ أَوْدِيَتِهِمْ)[1]

ترجمہ: حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بتاتی ہیں کہ نبی کریم ﷺ جب بادل کو اِدھر اُدھر چلتا دیکھتے تو کبھی آگے جاتے اور کبھی پیچھے مڑتے' چہرے کا رنگ (تشویش کی وجہ سے) تبدیل ہو جاتا اور جب بارش ہونے لگتی تو آپ ﷺ کو اطمینان ہو جاتا۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا یہ معاملہ بھانپ جاتی تھیں اور سوال کرتی تھیں کہ ایسا کیوں کرتے ہیں؟ نبی کریم ﷺ فرماتے: ''کیا پتہ؟ ہوسکتا ہے کہ یہ بادل ویسا ہو جو حضرت عاد علیہ السلام کی قوم پر آیا تھا جسے دیکھ کر قوم عاد نے کہا تھا' اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: فَلَمَّا رَأَوْهُ عَارِضًا مُّسْتَقْبِلَ أَوْدِيَتِهِمْ ''پھر جب انہوں نے عذاب کو دیکھا' بادل کی طرح آسمان کے کنارے میں پھیلا ہوا'' حالانکہ وہ صرف بادل نہیں تھا بلکہ عذاب لے کر آیا تھا''

۹۳۴۔ حَدَّثَنَا أَبُو نُعَيْمٍ الْفَضْلُ، عَنْ سُفْيَانَ، عَنْ سَلَمَةَ بْنِ كُهَيْلٍ، عَنْ عِيسَى بْنِ عَاصِمٍ، عَنْ زِرِّ ابْنِ حُبَيْشٍ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ هُوَ ابْنُ مَسْعُودٍ قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: الطِّيَرَةُ شِرْكٌ وَمَا مِنَّا وَلٰكِنَّ اللّٰهَ يُذْهِبُهُ بِالتَّوَكُّلِ.

ترجمہ: حضرت عبداللہ (بن مسعود) رضی اللہ عنہ بتاتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: ''بدفالی شرک ہوتا ہے اور بدفالی لینے والا شخص ہم میں سے نہیں گنا جاتا لیکن اگر وہ اللہ پر بھروسہ رکھتا ہوتا ہے تو جنت میں چلا جائے گا۔''

۴۰۹۔ بَابُ الطِّيَرَةِ (بدفالی لینا)

۹۳۵۔ حَدَّثَنَا الْحَكَمُ بْنُ نَافِعٍ قَالَ: أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ قَالَ: أَخْبَرَنِي عُبَيْدُ اللّٰهِ ابْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُتْبَةَ، أَنَّ أَبَا هُرَيْرَةَ قَالَ: سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: الطِّيَرَةُ وَخَيْرُهَا الْفَالُ. قَالُوا: وَمَا الْفَالُ؟ قَالَ: كَلِمَةٌ صَالِحَةٌ يَسْمَعُهَا أَحَدُكُمْ.

ترجمہ: حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بتاتے ہیں' میں نے نبی کریم ﷺ کی زبانی سنا' آپ نے فرمایا: ''بدفالی اور نیک فالی' فال ہی تو ہوتے ہیں۔'' صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین نے عرض کی یا رسول اللہ! یہ فال کیا چیز ہے؟ آپ نے فرمایا: ''یہ اچھے الفاظ ہوتے ہیں جنہیں تم سنتے رہتے ہو۔''

---

[1] سورۃ الاحقاف: آیت ۲۴

۴۱۰۔ بَابُ فَضْلُ مَنْ لَّمْ يَتَطَيَّرْ (بدشگونی کا اثر قبول نہ کرنے والے کا مرتبہ)

۹۳۶۔ حَدَّثَنَا حَجَّاجٌ وَآدَمُ قَالَا: حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ، عَنْ عَاصِمٍ، عَنْ ذَرٍّ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: عُرِضَتْ عَلَيَّ الْأُمَمُ بِالْمَوْسِمِ أَيَّامَ الْحَجِّ فَأَعْجَبَنِي كَثْرَةُ أُمَّتِي: قَدْ مَلَأُوْا السَّهْلَ وَالْجَبَلَ. قَالُوْا: يَا مُحَمَّدُ أَرَضِيْتَ؟ قَالَ: نَعَمْ، أَيْ رَبِّ. قَالَ: فَإِنَّ مَعَ هٰؤُلَاءِ سَبْعِيْنَ أَلْفًا يَدْخُلُوْنَ الْجَنَّةَ بِغَيْرِ حِسَابٍ، وَهُمُ الَّذِيْنَ لَا يَسْتَرْقُوْنَ وَلَا يَكْتَوُوْنَ وَلَا يَتَطَيَّرُوْنَ وَعَلٰى رَبِّهِمْ يَتَوَكَّلُوْنَ. قَالَ عُكَاشَةُ، فَادْعُ اللّٰهَ أَنْ يَجْعَلَنِيْ مِنْهُمْ قَالَ اَللّٰهُمَّ اجْعَلْهُ مِنْهُمْ فَقَالَ رَجُلٌ آخَرُ: أُدْعُ اللّٰهَ أَنْ يَجْعَلَنِيْ مِنْهُمْ. قَالَ: سَبَقَكَ بِهَا عُكَاشَةُ.

ترجمہ: حضرت عبداللہ (بن مسعود) رضی اللہ عنہ نبی کریم ﷺ سے روایت کرتے ہیں آپ نے فرمایا: ''موسم حج کے موقع پر مجھے اُمتیں دکھائی گئیں تو میں اپنی امت کی کثرت دیکھ کر بہت خوش ہوا کہ ان کی وجہ سے پہاڑ اور چٹیل میدان بھر گئے تھے' مجھے کہا گیا: ''اے محمد! خوش ہو؟'' میں نے کہا: ہاں اے میرے پروردگار! بہت خوش ہوں۔ ارشاد ہوا کہ ان کے ساتھ ستر ہزار بغیر حساب و کتاب جنت میں داخل ہو جائیں گے اور یہ وہ لوگ ہوں گے جو منتر نہیں کرتے' جسم میں رنگ نہیں بھرتے' بدشگونی نہیں لیتے اور اللہ پر بھروسہ کرتے ہیں۔'' حضرت عکاشہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: میں نے عرض کی یارسول اللہ! دعا فرمایئے کہ میں بھی ان میں شامل ہوجاؤں۔ آپ نے فرمایا: ''اے اللہ! عکاشہ کو ان ستر ہزار میں شامل فرمالے۔'' اتنے میں ایک اور بولا میرے لئے بھی دعا فرمائیں۔ آپ نے فرمایا: ''عکاشہ پہلا نمبر لے گیا۔''

۹۳۷۔ حَدَّثَنَا مُوْسٰى قَالَ: حَدَّثَنَا حَمَّادٌ وَهَمَّامٌ، عَنْ عَاصِمٍ، عَنْ ذَرٍّ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَسَاقَ الْحَدِيْثَ.

ترجمہ: حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نبی کریم ﷺ سے اس کی مثل ایک اور حدیث روایت کرتے ہیں۔

۴۱۱۔ بَابُ الطِّيَرَةُ مِنَ الْجِنِّ (جن کے نام پر شگون لینا)

۹۳۸۔ حَدَّثَنَا إِسْمٰعِيْلُ قَالَ: حَدَّثَنِي ابْنُ أَبِي الزِّنَادِ، عَنْ عَلْقَمَةَ، عَنْ أُمِّهِ، عَنْ عَائِشَةَ أَنَّهَا كَانَتْ تُؤْتٰى بِالصِّبْيَانِ إِذَا وُلِدُوْا فَتَدْعُوْا لَهُمْ بِالْبَرَكَةِ فَأُتِيَتْ بِصَبِيٍّ فَذَهَبَتْ تَضَعُ وِسَادَتَهُ، فَإِذَا تَحْتَ رَأْسِهِ

مُوْسٰی فَسَأَلْتُهُمْ عَنِ الْمُوْسٰی؟ فَقَالُوْا: نَجْعَلُهَا مِنَ الْجِنِّ فَأَخَذْتُ الْمُوْسٰی فَرَمَیْتُ بِهَا وَنَهَیْتُهُمْ عَنْهَا وَقَالَتْ: إِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَكْرَهُ الطِّيَرَةَ وَيُبْغِضُهَا، وَكَانَتْ عَائِشَةُ تَنْهٰی عَنْهَا.

ترجمہ: حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بتاتی ہیں کہ میرے پاس پیدا ہوتے ہی بچے لائے جاتے اور میں ان کی برکت کی دعا کرتی۔ ایک دن ایک بچہ لایا گیا' میں نے تکیہ رکھے ہوئے دیکھا کہ بچے کی والدہ نے بچے کے سرہانے اُسترا رکھا ہوا تھا۔ میں نے پوچھا کہ یہ کس لئے رکھا ہے؟ انہوں نے بتایا کہ جنات سے حفاظت کے لئے رکھا ہے۔ میں نے استرا پکڑ کر پھینک دیا اور آئندہ اسے ایسے کام کرنے سے روک دیا' پھر فرمایا کہ نبی کریم ﷺ نے بدشگونی سے منع فرمایا ہے اور آپ اس سے ناراض ہوتے تھے' حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا اس کام سے روکا کرتی تھیں۔

۴۱۲۔ بَابُ الْفَأْلِ (فال لینا)

۹۳۹۔ حَدَّثَنَا مُسْلِمٌ قَالَ: حَدَّثَنَا هِشَامٌ قَالَ: حَدَّثَنَا قَتَادَةُ، عَنْ أَنَسٍ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: لَا عَدْوٰی وَلَا طِيَرَةَ وَيُعْجِبُنِي الْفَأْلُ الصَّالِحُ، الْكَلِمَةُ الْحَسَنَةُ.

ترجمہ: حضرت انس رضی اللہ عنہ بتاتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ فرماتے تھے: ''کوئی متعدی بیماری نہیں ہوتی اور نہ بدشگونی لینی چاہئے' (فرمایا) میں اچھی فال یعنی اچھے کام کی فال سے خوش ہوتا ہوں۔''

۹۴۰۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدٍ قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُوْ عَامِرٍ قَالَ: حَدَّثَنَا ابْنُ الْمُبَارَكِ، عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي كَثِيْرٍ قَالَ: حَدَّثَنِي حَيَّةُ التَّمِيْمِيُّ أَنَّ أَبَاهُ أَخْبَرَهُ، أَنَّهُ سَمِعَ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ: لَا شَيْءَ فِي الْهَوَامِ وَأَصْدَقُ الطِّيَرَةِ الْفَأْلُ وَالْعَيْنُ حَقٌّ.

ترجمہ: حضرت حیہ تمیمی رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ مجھے میرے والد نے بتایا کہ انہوں نے نبی کریم ﷺ سے سنا تھا کہ آپ فرماتے ہیں: ''یہ کہنا کہ مردہ کی کھوپڑی سے الو نکلتا ہے بالکل لغو ہے' فال وہی اچھی ہے جو کسی اچھی بات کے نتیجے میں لی جائے اور نظر کا لگنا حق ہوتا ہے۔''

۴۱۳۔ بَابُ التَّبَرُّكِ بِالْاِسْمِ الْحَسَنِ (اچھے نام سے برکت حاصل کرنا)

۹۴۱۔ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيْمُ بْنُ الْمُنْذِرِ، عَنْ مَعْنِ بْنِ عِيْسٰی قَالَ: حَدَّثَنِي عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُؤَمَّلٍ، عَنْ أَبِيْهِ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ السَّائِبِ، أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَامَ الْحُدَيْبِيَةِ، حِيْنَ ذَكَرَ عُثْمَانُ بْنُ عَفَّانَ أَنَّ

سُهَيْلًا قَدْ أَرْسَلَهُ إِلَيْهِ قَوْمُهُ، صَالِحُوهُ عَلَى أَنْ يَرْجِعَ هٰذَا الْعَامَ وَيُخْلُوهَا لَهُمْ قَابِلَ ثَلَاثَةٍ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِيْنَ أَتَى فَقِيلَ: أَتَى سُهَيْلٌ سَهَّلَ اللّٰهُ أَمْرَكُمْ. وَكَانَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ السَّائِبِ أَدْرَكَ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ.

ترجمہ: حضرت عبداللہ بن سائب رضی اللہ عنہ بتاتے ہیں کہ سال حدیبیہ کو حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے یہ بتایا کہ سہیل کو اس کی قوم نے آپ کے پاس یوں صلح کے لئے بھیجا کہ اس سال مکہ سے واپس چلے جائیں اور آئندہ سال آئیں' قریش تین دن کے لئے خانہ کعبہ خالی کر دیں گے تو اس موقع پر (سہیل کے آنے پر) حضور ﷺ نے فرمایا تھا: ''اب کام آسان ہو گیا۔'' (یہ شگون کے الفاظ ہیں کیونکہ سہل کا معنی آسانی کا ہوتا ہے' یہ اچھی فال کی مثال ہے) اور عبداللہ بن سائب رضی اللہ عنہ نے نبی کریم ﷺ کو پا لیا۔

۴۱۴۔ بَابُ الشُّؤْمِ فِي الْفَرَسِ (گھوڑے کی نحوست کا ذکر)

۹۴۲۔ حَدَّثَنَا إِسْمٰعِيلُ قَالَ: حَدَّثَنِي مَالِكٌ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ حَمْزَةَ وَسَالِمٍ ابْنَيْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ، أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: الشُّؤْمُ فِي الدَّارِ وَالْمَرْأَةِ وَالْفَرَسِ.

ترجمہ: حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کی روایت کے مطابق آپ فرماتے ہیں کہ ''گھر' عورت اور گھوڑے سے نحوست کا مفہوم لیا جاتا ہے۔''

نوٹ: حالانکہ قدرتی آفات سے کوئی چیز محفوظ نہیں ہوتی۔ (۱۲ چشتی)

۹۴۳۔ حَدَّثَنَا إِسْمٰعِيلُ قَالَ: حَدَّثَنِي مَالِكٌ، عَنْ أَبِي حَازِمِ بْنِ دِيْنَارٍ، عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ، أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: إِنْ كَانَ الشُّؤْمُ فِي شَيْءٍ فَفِي الْمَرْأَةِ وَالْفَرَسِ وَالْمَسْكَنِ.

ترجمہ: حضرت سہل بن سعد رضی اللہ عنہ بتاتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''اگر کسی چیز میں نحوست کا پہلو نکلتا ہے تو وہ عورت' گھوڑا اور رہائشی مکان ہی ہو سکتے ہیں؟''

۹۴۴۔ حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ سَعِيْدٍ يَعْنِي أَبَا قُدَامَةَ قَالَ: حَدَّثَنَا بِشْرُ بْنُ عُمَرَ الزَّهْرَانِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا عِكْرِمَةُ بْنُ عَمَّارٍ، عَنْ إِسْحٰقَ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ، عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ: قَالَ رَجُلٌ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ إِنَّا كُنَّا فِي دَارٍ كَثُرَ فِيهَا عَدَدُنَا وَكَثُرَتْ فِيهَا أَمْوَالُنَا، فَتَحَوَّلْنَا إِلَى دَارٍ أُخْرٰى فَقَلَّ فِيهَا عَدَدُنَا وَقَلَّتْ فِيهَا

أَمْوَالُنَا قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: رُدُّوْهَا أَوْ دَعُوْهَا وَهِيَ ذَمِيْمَةٌ. قَالَ أَبُوْ عَبْدِ اللّٰهِ: فِيْ إِسْنَادِهِ نَظَرٌ.

ترجمہ: حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بتاتے ہیں کہ ایک آدمی نے عرض کی یا رسول اللہ! ہم جس گھر میں پہلے رہتے ہیں وہاں ہمارے افراد خانہ بہت ہوتے ہیں اور دولت کی ریل پیل ہوا کرتی ہے لیکن جب ہم نئے گھر میں تبدیل ہو جاتے ہیں تو اس میں ہمارے اہل خانہ کی تعداد کم ہو جاتی ہے اور دولت بھی گھٹ جاتی ہے۔ (ایسا کیوں ہوتا ہے؟) نبی کریم ﷺ نے فرمایا: ''اس خیال کو چھوڑ دو یہ بہت برا خیال ہے۔''

۴۱۵۔ بَابُ الْعُطَاسِ (چھینک لینا)

۹۲۵۔ حَدَّثَنَا آدَمُ قَالَ: حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِيْ ذِئْبٍ قَالَ: حَدَّثَنَا سَعِيْدُ نِ الْمَقْبُرِيُّ، عَنْ أَبِيْهِ، عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: إِنَّ اللّٰهَ يُحِبُّ الْعُطَاسَ وَيَكْرَهُ التَّثَاؤُبَ فَإِذَا عَطَسَ فَحَمِدَ اللّٰهَ فَحَقٌّ عَلَى كُلِّ مُسْلِمٍ سَمِعَهُ أَنْ يُشَمِّتَهُ وَأَمَّا التَّثَاؤُبُ فَإِنَّمَا هُوَ مِنَ الشَّيْطَانِ فَلْيَرُدَّهُ مَا اسْتَطَاعَ فَإِذَا قَالَ هَاهُ، ضَحِكَ مِنْهُ الشَّيْطَانُ.

ترجمہ: حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نبی کریم ﷺ سے روایت کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا: ''اللہ تعالیٰ چھینک آنے کو پسند فرماتا ہے اور جمائی کو ناپسند کرتا ہے لہٰذا جب چھینک آئے تو الحمد للہ کہا کرو اور ہر مسلمان کے لئے ضروری ہے کہ چھینک کا جواب دے (یرحمک اللہ) اور یہ جو جمائی ہوتی ہے یہ شیطان کی کسی حرکت کی وجہ سے ہوتی ہے لہٰذا جتنا ممکن ہو اسے دبا لیا کرو کیونکہ جب جمائی لیتے وقت انسان ''ھَاہُ'' کہتا ہے تو (انسان کی بگڑی شکل دیکھ کر) شیطان خوش ہوتا ہے۔''

۴۱۶۔ بَابُ مَا يَقُوْلُ إِذَا عَطَسَ (چھینک آنے پر کیا پڑھنا چاہئے)

۹۲۶۔ حَدَّثَنَا مُوْسٰى، عَنْ أَبِيْ عَوَانَةَ، عَنْ عَطَاءٍ، عَنْ سَعِيْدِ بْنِ جُبَيْرٍ، عَنِ ابْنِ أَبِيْ عَبَّاسٍ قَالَ: إِذَا عَطَسَ أَحَدُكُمْ فَقَالَ: اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ، قَالَ الْمَلَكُ: رَبِّ الْعَالَمِيْنَ فَإِذَا قَالَ: رَبِّ الْعَالَمِيْنَ، قَالَ الْمَلَكُ: يَرْحَمُكَ اللّٰهُ.

ترجمہ: حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کہتے ہیں کہ جب کسی کو چھینک آئے تو ''الحمد للہ'' کہا کرے، فرشتہ اضافہ کرتا ہے: رَبِّ الْعَالَمِیْنَ! اور جب وہ شخص رَبِّ الْعَالَمِیْنَ کہتا ہے تو فرشتہ یَرْحَمُکَ اللّٰہُ کہتا ہے۔ (کہ

حقوق لازم ہوتے ہیں' جب وہ بیمار ہو تو اس کی عیادت کرے' فوت ہو جائے تو اس کے جنازے وغیرہ میں شامل ہو' دعوت پر بلائے تو قبول کرے اور جب اسے چھینک آئے تو اس کو جواب دے۔"

۹۵۰۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَلَامٍ قَالَ: أَخْبَرَنَا أَبُو الْأَحْوَصِ، عَنْ أَشْعَثَ، عَنْ مُعَاوِيَةَ بْنِ سُوَيْدٍ عَنِ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ قَالَ: أَمَرَنَا رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِسَبْعٍ، وَنَهَانَا عَنْ سَبْعٍ: أَمَرَنَا بِعِيَادَةِ الْمَرِيْضِ، وَاتِّبَاعِ الْجَنَائِزِ، وَتَشْمِيتِ الْعَاطِسِ، وَإِبْرَارِ الْمُقْسِمِ، وَنَصْرِ الْمَظْلُومِ، وَإِفْشَاءِ السَّلَامِ، وَإِجَابَةِ الدَّاعِي وَنَهَانَا عَنْ خَوَاتِيمِ الذَّهَبِ، وَعَنْ آنِيَةِ الْفِضَّةِ، وَعَنِ الْمَيَاثِرِ، وَالْقَسِّيَّةِ، وَالْإِسْتَبْرَقِ وَالدِّيْبَاجِ وَالْحَرِيْرِ.

ترجمہ: حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ بتاتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ہمیں سات چیزیں اپنا لینے کا حکم دیا اور سات ہی چیزوں سے منع کیا' مریض کی عیادت کا حکم فرمایا' جنازوں میں شمولیت' چھینک کا جواب دینے' قسم کھانے والے کی قسم پوری کرنے کا' مظلوم کی مدد کرنے' سلام کو عام کرنے اور دعوت قبول کرنے کی ہدایت فرمائی یونہی سات چیزوں سے منع فرمایا: سونے کی انگوٹھی پہننے' چاندی کے برتن استعمال کرنے' ریشم والی چادر اور زین نیز مقام قِسّ کے کپڑوں' استبرق' دیباج اور خالص ریشم کے کپڑے پہننے سے منع فرمایا۔

۹۵۱۔ وَعَنْ إِسْمٰعِيلَ بْنِ جَعْفَرٍ، عَنِ الْعَلَاءِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: حَقُّ الْمُسْلِمِ عَلَى الْمُسْلِمِ سِتٌّ. قِيلَ: مَا هِيَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ؟ قَالَ: إِذَا لَقِيْتَهُ فَسَلِّمْ عَلَيْهِ، وَإِذَا دَعَاكَ فَأَجِبْهُ، وَإِذَا اسْتَنْصَحَكَ فَانْصَحْ لَهُ، وَإِذَا عَطَسَ فَحَمِدَ اللّٰهَ فَشَمِّتْهُ، وَإِذَا مَرِضَ فَعُدْهُ، وَإِذَا مَاتَ فَاتْبَعْهُ.

ترجمہ: حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بتاتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: "ہر مسلمان پر دوسرے مسلمان کے چھ حقوق ادا کرنا لازم ہوتے ہیں۔" پوچھا گیا یا رسول اللہ! وہ کون سے ہیں؟ تو ارشاد فرمایا: "جب تم کسی مسلمان بھائی سے ملو تو اسے سلام کہو' دعوت کرے تو قبول کرو' خیر خواہی چاہے تو خیر خواہی کرو' اسے چھینک آئے اور الحمد للہ کہے تو اس کا جواب دو' (یرحمک اللہ کہے) وہ بیمار ہو جائے تو بیمار پرسی کرو اور اس کے فوت ہو جانے کی صورت میں جنازے وغیرہ میں شرکت کرو۔"

۴۱۸۔ بَابٌ مَنْ سَمِعَ الْعَطْسَةَ يَقُوْلُ: الْحَمْدُ لِلّٰهِ

(کسی کے چھینکنے پر الحمد للہ کہنا)

۹۵۲۔ حَدَّثَنَا طَلْقُ بْنُ غَنَّامٍ قَالَ: حَدَّثَنَا شَيْبَانُ، عَنْ أَبِي إِسْحٰقَ، عَنْ خَيْثَمَةَ، عَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: مَنْ قَالَ عِنْدَ عَطْسَةٍ سَمِعَهَا: اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ عَلٰى كُلِّ حَالٍ مَّا كَانَ لَمْ يَجِدْ وَجَعَ الضِّرْسِ وَلَا الْأُذُنِ أَبَدًا.

ترجمہ: حضرت علی کرم اللہ وجہہ کا ارشاد ہے کہ اگر کوئی شخص کسی کے چھینکنے پر اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ عَلٰى كُلِّ حَالٍ مَّا كَانَ کہے تو زندگی بھر اسے دانت اور کان کی تکلیف نہ ہوگی۔

۴۱۹۔ بَابٌ كَيْفَ تَشْمِيْتُ مَنْ سَمِعَ الْعَطْسَةَ

(چھینک سن کر کیا کہے؟)

۹۵۳۔ حَدَّثَنَا مَالِكُ بْنُ إِسْمٰعِيْلَ قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيْزِ بْنُ أَبِي سَلَمَةَ قَالَ: أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ دِيْنَارٍ، عَنْ أَبِي صَالِحٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: إِذَا عَطَسَ أَحَدُكُمْ فَلْيَقُلْ: اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ فَإِذَا قَالَ الْحَمْدُ لِلّٰهِ فَلْيَقُلْ لَهُ أَخُوْهُ أَوْ صَاحِبُهُ: يَرْحَمُكَ اللّٰهُ وَلْيَقُلْ هُوَ: يَهْدِيْكُمُ اللّٰهُ وَيُصْلِحُ بَالَكُمْ.

ترجمہ: حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نبی کریم ﷺ سے روایت کرتے ہیں آپ نے فرمایا: ”جب تمہیں چھینک آئے تو الحمد للہ کہا کرو جب یہ الحمد للہ کہے تو سننے والا بھائی یا ساتھی یرحمك الله کہے اور پھر پہلا بھائی (چھینکنے والا) کہے۔

”يَهْدِيْكُمُ اللّٰهُ وَيُصْلِحُ بَالَكُمْ.“

”اللہ تعالیٰ تمہاری ہدایت کا سامان فرمائے اور حالات درست فرمائے۔“

۹۵۴۔ حَدَّثَنَا عَاصِمٌ قَالَ: حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي ذِئْبٍ، عَنْ سَعِيْدٍ الْمَقْبُرِيِّ، عَنْ أَبِيْهِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: إِنَّ اللّٰهَ يُحِبُّ الْعُطَاسَ وَيَكْرَهُ التَّثَاؤُبَ وَإِذَا عَطَسَ أَحَدُكُمْ وَحَمِدَ اللّٰهَ كَانَ حَقًّا عَلٰى كُلِّ مُسْلِمٍ سَمِعَهُ أَنْ يَقُوْلَ: يَرْحَمُكَ اللّٰهُ فَأَمَّا التَّثَاؤُبُ فَإِنَّمَا هُوَ مِنَ الشَّيْطَانِ، فَإِذَا تَثَاءَ

بَ أَحَدُكُمْ فَلْيَرُدَّهُ مَا اسْتَطَاعَ فَإِنَّ أَحَدَكُمْ إِذَا تَثَاءَبَ ضَحِكَ مِنْهُ الشَّيْطَانُ.

ترجمہ: حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نبی کریم ﷺ کا فرمان بتاتے ہیں کہ آپ نے ارشاد فرمایا: ''اللہ تعالیٰ چھینک پسند فرماتا ہے لیکن جمائی لینے کو اچھا نہیں جانتا' جب تم میں سے کوئی چھینک کر الحمد للہ کہے تو سننے والے مسلمان بھائی پر لازم ہو جاتا ہے کہ یوں کہے: يَرْحَمُكَ اللّٰهُ اور جمائی میں شیطانی دخل ہوتا ہے' کسی کو جمائی آئے تو پوری قوت سے اسے روکے کیونکہ جمائی آنے پر شیطان خوش ہوتا ہے۔

۹۵۵۔ حَدَّثَنَا حَامِدُ بْنُ عُمَرَ قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُو عَوَانَةَ، عَنْ أَبِي حَمْزَةَ قَالَ: سَمِعْتُ ابْنَ عَبَّاسٍ يَقُولُ إِذَا شُمِّتَ: عَافَانَا اللّٰهُ وَإِيَّاكُمْ مِنَ النَّارِ، يَرْحَمُكُمُ اللّٰهُ.

ترجمہ: حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما چھینک آنے پر کہتے!

''عَافَانَا اللّٰهُ وَإِيَّاكُمْ مِّنَ النَّارِ.''

''اللہ تعالیٰ ہمیں اور تمہیں دوزخ سے بچائے۔''

۹۵۶۔ حَدَّثَنَا إِسْحٰقُ قَالَ: أَخْبَرَنَا يَعْلَى قَالَ: أَخْبَرَنَا أَبُو مُنِينٍ وَهُوَ يَزِيدُ ابْنُ كَيْسَانَ، عَنْ أَبِي حَازِمٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: كُنَّا جُلُوسًا عِنْدَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَعَطَسَ رَجُلٌ فَحَمِدَ اللّٰهَ فَقَالَ لَهُ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: يَرْحَمُكَ اللّٰهُ. ثُمَّ عَطَسَ آخَرُ فَلَمْ يَقُلْ لَهُ شَيْئًا. فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللّٰهِ! رَدَدْتَ عَلَى الْآخَرِ وَلَمْ تَقُلْ لِي شَيْئًا؟ قَالَ: إِنَّهُ حَمِدَ اللّٰهَ، وَسَكَتَّ.

ترجمہ: حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بتاتے ہیں کہ ہم نبی کریم ﷺ کی بارگاہ میں تھے کہ ایک شخص کو چھینک آئی' اس نے الحمد للہ کہا۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''يَرْحَمُكَ اللّٰهُ.'' پھر اور آدمی نے چھینک ماری تو آپ نے کوئی جواب نہیں دیا۔ اس نے عرض کی یا رسول اللہ! دوسرا آدمی چھینکا تو آپ نے جواب دیا تھا مگر میری چھینک پر آپ نے جواب نہیں دیا؟ آپ نے فرمایا: ''اس نے تو چھینک کر الحمد للہ کہا تھا لیکن تم نے نہیں کہا بلکہ چپ رہے ہو۔''

۴۲۰۔ بَابٌ إِذَا لَمْ يَحْمَدِ اللّٰهَ لَا يُشَمَّتُ

(چھینک والا الحمد للہ نہ کہے تو اسے جواب دو)

۹۵۷۔ حَدَّثَنَا آدَمُ قَالَ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ قَالَ: حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ التَّيْمِيُّ قَالَ: سَمِعْتُ أَنَسًا يَقُولُ: عَطَسَ

رَجُلَانِ عِندَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَشَمَّتَ أَحَدَهُمَا وَلَمْ يُشَمِّتِ الْآخَرَ فَقَالَ: شَمَّتَّ هٰذَا وَلَمْ تُشَمِّتْنِي؟ قَالَ: إِنَّ هٰذَا حَمِدَ اللّٰهَ وَلَمْ تَحْمَدْهُ.

ترجمہ: حضرت انس رضی اللہ عنہ بتاتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ کے پاس بیٹھے دو آدمیوں کو چھینک آئی' ان میں سے ایک نے تو الحمد للہ کہہ دیا لیکن دوسرے نے نہ کہا۔ آپ نے فرمایا: ''اس نے تو الحمد للہ کہہ دیا ہے لیکن تو نے نہیں کہا تھا۔''

۹۵۸۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَلَامٍ قَالَ: حَدَّثَنَا رِبْعِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ هُوَ أَخُو ابْنِ عُلَيَّةَ قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ إِسْحٰقَ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ أَبِي سَعِيدٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: جَلَسَ رَجُلَانِ عِندَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَحَدُهُمَا أَشْرَفُ مِنَ الْآخَرِ، فَعَطَسَ الشَّرِيفُ مِنْهُمَا فَلَمْ يَحْمَدِ اللّٰهَ وَلَمْ يُشَمِّتْهُ، وَعَطَسَ الْآخَرُ فَحَمِدَ اللّٰهَ، فَشَمَّتَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ الشَّرِيفُ: عَطَسْتُ عِندَكَ فَلَمْ تُشَمِّتْنِي، وَعَطَسَ هٰذَا الْآخَرُ فَشَمَّتَّهُ فَقَالَ: إِنَّ هٰذَا ذَكَرَ اللّٰهَ فَذَكَرْتُهُ، وَأَنْتَ نَسِيتَ اللّٰهَ فَنَسِيتُكَ.

ترجمہ: حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے بتایا ہے کہ نبی کریم ﷺ کے پاس دو شخص بیٹھے تھے' ان میں ایک ذرا اعلیٰ مرتبہ والے تھے' معزز نے چھینک ماری لیکن حمد الٰہی نہ کی لیکن دوسرے نے چھینک پر الحمد للہ کہہ دیا' نبی کریم ﷺ نے اسے یرحمک اللہ سے جواب دیا' شریف شخص نے عرض کی یا رسول اللہ! میں نے چھینک ماری تو آپ نے کچھ جواب نہیں دیا لیکن جب اسے چھینک آئی تو آپ نے جواب دے دیا ہے؟ آپ نے فرمایا: ''اس نے ذکر الٰہی کیا تو میں نے اس کا جواب دیا ہے لیکن چونکہ تم نے نام الٰہی بھلا دیا تو میں نے تمہیں بھلا دیا ہے۔''

۴۲۱۔ بَابُ كَيْفَ يَبْدَأُ الْعَاطِسُ (چھینک مارنے والا ابتداء کیسے کرے)

۹۵۹۔ حَدَّثَنَا إِسْمٰعِيلُ، عَنْ مَالِكٍ، عَنْ نَافِعٍ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ، أَنَّهُ كَانَ إِذَا عَطَسَ فَقِيلَ لَهُ: يَرْحَمُكَ اللّٰهُ، فَقَالَ: يَرْحَمُنَا وَإِيَّاكُمْ وَيَغْفِرُ لَنَا وَلَكُمْ.

ترجمہ: حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بتاتے ہیں کہ انہیں چھینک آتی اور ساتھی يَرْحَمُكَ اللّٰهُ کہتے تو آپ کہتے

يَرْحَمُنَا اللّٰهُ وَإِيَّاكُمْ وَيَغْفِرُ لَنَا وَلَكُمْ.

۹۶۰۔ حَدَّثَنَا أَبُو نُعَيْمٍ قَالَ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، عَنْ عَطَاءٍ، عَنْ أَبِي عَبْدِ الرَّحْمٰنِ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ: إِذَا

عَطَسَ أَحَدُكُمْ فَلْيَقُلْ: الْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ، وَلْيَقُلْ مَنْ يَرُدُّ: يَرْحَمُكَ اللّٰهُ، وَلْيَقُلْ هُوَ: يَغْفِرُ ا
لِيْ وَلَكُمْ.

ترجمہ: حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ بتاتے ہیں تم میں سے کسی کو چھینک آئے تو کہے اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَ
اور جواب دینے والے کو یوں کہنا چاہئے یَرْحَمُكَ اللّٰهُ پھر چھینک مارنے والا کہے یَغْفِرُ اللّٰهُ لِيْ وَلَكُمْ.

۹۶۱۔ حَدَّثَنَا عَاصِمُ بْنُ عَلِيٍّ قَالَ: حَدَّثَنَا عِكْرِمَةُ قَالَ: حَدَّثَنَا إِيَاسُ بْنُ سَلْمَةَ، عَنْ أَبِيْهِ قَالَ: عَطَ
رَجُلٌ عِنْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ: يَرْحَمُكَ اللّٰهُ. ثُمَّ عَطَسَ أُخْرٰى فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى ا
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: هٰذَا مَزْكُوْمٌ.

ترجمہ: حضرت سلمہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ ایک شخص نے نبی کریم ﷺ کے پاس چھینک ماری تو آپ
فرمایا: "یَرْحَمُكَ اللّٰهُ." پھر ایک اور کو چھینک آئی تو آپ نے فرمایا: "اسے زکام ہے۔"

۴۲۲۔ بَابٌ مَنْ قَالَ: يَرْحَمُكَ إِنْ كُنْتَ حَمِدْتَ اللّٰهَ

(الحمد للہ کہنے پر رحمت کی دعا)

۹۶۲۔ حَدَّثَنَا عَارِمٌ قَالَ: حَدَّثَنَا عُمَارَةُ بْنُ زَاذَانَ قَالَ: حَدَّثَنَا مَكْحُوْلٌ الْأَزْدِيُّ قَالَ: كُنْتُ
جَنْبَ ابْنِ عُمَرَ، فَعَطَسَ رَجُلٌ مِنْ نَاحِيَةِ الْمَسْجِدِ، فَقَالَ ابْنُ عُمَرَ: يَرْحَمُكَ اللّٰهُ إِنْ كُنْتَ حَمِدْتَ اللّٰهَ.

ترجمہ: حضرت مکحول ازدی رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میں حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما کے پہلو میں بیٹھا تھا
ایک شخص کو چھینک آ گئی، وہ مسجد کے ایک کونے میں بیٹھا ہوا تھا، حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما نے سن کر کہا: اگ
نے اللہ کی حمد کی ہے تو "اللہ تم پر رحم فرمائے۔"

۴۲۳۔ بَابٌ لَا يَقُلْ: آب ("آب" کا لفظ نہ کہے)

۹۶۳۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَلَامٍ قَالَ: أَخْبَرَنَا مُخَلَّدٌ قَالَ: أَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ، أَخْبَرَنِيْ ابْنُ أَبِيْ نَجِيْحٍ
مُجَاهِدٍ، أَنَّهُ سَمِعَهُ يَقُوْلُ: عَطَسَ ابْنٌ لِعَبْدِ اللّٰهِ ابْنِ عُمَرَ، إِمَّا أَبُوْبَكْرٍ وَإِمَّا عُمَرُ فَقَالَ: آب. فَقَالَ ا
عُمَرَ: وَمَا آب؟ إِنَّ آب اِسْمُ شَيْطَانٍ مِنَ الشَّيَاطِيْنِ جَعَلَهَا بَيْنَ الْعَطْسَةِ وَالْحَمْدِ.

ترجمہ: حضرت مجاہد رضی اللہ عنہ بتاتے ہیں کہ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کے بیٹے (ابوبکر یا عمر

چھینک آئی تو اس نے ساتھ ہی ''آب'' کہہ دیا۔ اس پر ابن عمر رضی اللہ عنہما نے کہا: ''آب'' کیا ہوتا ہے؟ یہ تو شیطانوں میں سے ایک شیطان کا نام ہے جسے اس نے چھینک اور حمد کے درمیان رکھ دیا ہے۔ (وہ چاہتا ہے کہ الحمد للہ سے پہلے میرا نام لے)

۴۲۴۔ بَابٌ إِذَا عَطَسَ مِرَارًا (بار بار چھینک آئے تو کیا کرے؟)

۹۶۴۔ حَدَّثَنَا أَبُو الْوَلِيدِ قَالَ: حَدَّثَنَا عِكْرِمَةُ بْنُ عَمَّارٍ قَالَ: حَدَّثَنَا إِيَاسُ بْنُ سَلَمَةَ قَالَ: حَدَّثَنِي أَبِي قَالَ: كُنْتُ عِنْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَعَطَسَ رَجُلٌ فَقَالَ: يَرْحَمُكَ اللّٰهُ. ثُمَّ عَطَسَ أُخْرَى فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: هٰذَا مَزْكُومٌ.

ترجمہ: حضرت ایاس بن سلمہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میرے والد حضرت سلمہ رضی اللہ عنہ نے بتایا کہ میں نبی کریم ﷺ کی خدمت میں حاضر تھا تو ایک آدمی کو چھینک آئی۔ آپ نے ''يَرْحَمُكَ اللّٰهُ'' فرمایا۔ پھر دوسری بار آئی تو آپ نے فرمایا: ''اسے زکام ہے۔'' (یعنی بار بار چھینک آنا علامت زکام ہے)

۹۶۵۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ قَالَ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، عَنِ ابْنِ عَجْلَانَ، عَنِ الْمَقْبُرِيِّ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: شَمِّتْهُ وَاحِدَةً وَاثْنَتَيْنِ وَثَلَاثًا، فَمَا كَانَ بَعْدَ هٰذَا فَهُوَ زُكَامٌ.

ترجمہ: حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے بتایا کہ ایک' دو اور تین مرتبہ تک چھینک آئے تو اسے جواب دو اور اس سے زیادہ آئے تو وہ زکام کی وجہ سے ہوتی ہے۔

۴۲۵۔ بَابٌ إِذَا عَطَسَ الْيَهُودِيُّ (یہودی کو چھینک آنے پر مسلمان کیا کہیں؟)

۹۶۶۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُوسُفَ قَالَ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، عَنْ حَكِيمِ بْنِ الدَّيْلَمِ، عَنْ أَبِي بُرْدَةَ، عَنْ أَبِي مُوسَى قَالَ: كَانَ الْيَهُودُ يَتَعَاطَسُونَ عِنْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَجَاءَ أَنْ يَقُولَ لَهُمْ: يَرْحَمُكُمُ اللّٰهُ فَكَانَ يَقُولُ: يَهْدِيكُمُ اللّٰهُ وَيُصْلِحُ بَالَكُمْ.

ترجمہ: حضرت ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ بتاتے ہیں کہ یہودی اس امید پر حضور ﷺ کے ہاں چھینکتے کہ آپ انہیں يَرْحَمُكَ اللّٰهُ فرما دیں لیکن آپ یہ فرماتے:

''يَهْدِيكُمُ اللّٰهُ وَيُصْلِحُ بَالَكُمْ.''

''اللہ تمہیں ہدایت فرمائے اور تمہارے دلوں کو راہ راست دکھائے۔''

٩٦٧ـ حَدَّثَنَا أَبُو حَفْصِ بْنُ عَلِيٍّ قَالَ: حَدَّثَنَا يَحْيَى قَالَ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ: حَدَّثَنِي حَكِيمُ بْنُ الدَّيْلَمِ قَالَ: حَدَّثَنِي أَبُو بُرْدَةَ، عَنْ أَبِيهِ......... مِثْلَهُ.

ترجمہ: حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے اسی جیسی ایک اور حدیث مروی ہے۔

۴۲۶ـ بَابٌ تَشْمِيتُ الرَّجُلِ الْمَرْأَةَ (عورت کی چھینک کا جواب دینا)

٩٦٨ـ حَدَّثَنَا فَرْوَةُ بْنُ أَبِي الْمَغْرَاءِ الْكِنْدِيُّ وَأَحْمَدُ بْنُ إِشْكَابِ الْحَضْرَمِيُّ الصَّفَّارُ قَالَا: حَدَّثَنَا الْقَاسِمُ بْنُ مَالِكٍ الْمُزَنِيُّ، عَنْ عَاصِمِ بْنِ كُلَيْبٍ، عَنْ أَبِي بُرْدَةَ قَالَ: دَخَلْتُ عَلَى أَبِي مُوسَى وَهُوَ فِي بَيْتِ أُمِّ الْفَضْلِ بْنِ الْعَبَّاسِ فَعَطَسْتُ فَلَمْ يُشَمِّتْنِي، وَعَطَسَتْ فَشَمَّتَهَا، فَأَخْبَرْتُ أُمِّي فَلَمَّا أَتَاهَا وَقَعَتْ بِهِ وَقَالَتْ: عَطَسَ ابْنِي فَلَمْ تُشَمِّتْهُ وَعَطَسَتْ فَشَمَّتَّهَا. فَقَالَ لَهَا: إِنِّي سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: إِذَا عَطَسَ أَحَدُكُمْ فَحَمِدَ اللّٰهَ فَشَمِّتُوهُ، وَإِنْ لَمْ يَحْمَدِ اللّٰهَ فَلَا تُشَمِّتُوهُ. وَإِنَّ ابْنَكِ عَطَسَ وَلَمْ يَحْمَدِ اللّٰهَ فَلَمْ أُشَمِّتْهُ وَعَطَسَتْ فَحَمِدَتِ اللّٰهَ فَشَمَّتُّهَا فَقَالَتْ أَحْسَنْتَ.

ترجمہ: حضرت ابوبردہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میں حضرت ابوموسےٰ رضی اللہ عنہ کے ہاں گیا' وہ اس وقت حضرت اُم الفضل بنت عباس رضی اللہ عنہما کے ہاں تھے' مجھے چھینک آئی لیکن انہوں نے کوئی جواب نہ دیا لیکن جب اُم الفضل رضی اللہ عنہا کو چھینک آئی تو انہوں نے جواب دیا۔ میں نے اپنی والدہ کو بتایا' جب ابوموسےٰ رضی اللہ عنہ میری والدہ کے پاس آئے تو والدہ ان کے پاس بیٹھ کر پوچھنے لگیں کہ میرے بیٹے کو چھینک آئی تو تم نے اسے جواب نہیں دیا لیکن اُم الفضل رضی اللہ عنہا کو آئی تو تو نے جواب دیا' وجہ کیا ہے؟ انہوں نے کہا میں نے نبی کریم ﷺ سے سنا: ''جب تم میں سے کسی کو چھینک آئے اور وہ الحمد للہ کہے تو تم اس کا جواب دیا کرو اور جب وہ نہ کہے تو جواب دینے کی ضرورت نہیں۔'' میرے بیٹے نے چھینک ماری تو تم نے الحمد للہ نہیں کہا۔ آپ نے کہا کہ اس نے چھینک مار کر الحمد للہ نہیں کہا تھا۔ چنانچہ میں نے بھی جواباً کچھ نہیں کہا لیکن اُم الفضل رضی اللہ عنہا نے چھینک کر الحمد للہ کہا تھا' اس لئے میں نے بھی اس کا جواب دے دیا' وہ کہنے لگیں تو پھر آپ نے بالکل ٹھیک کیا ہے۔

۴۲۷ـ بَابٌ التَّثَاؤُبُ (جمائی لینا)

٩٦٩ـ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ يُوسُفَ قَالَ: أَخْبَرَنَا مَالِكٌ، عَنِ الْعَلَاءِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ أَبِي

هُرَيْرَةَ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: إِذَا تَثَاءَبَ أَحَدُكُمْ فَلْيَكْظِمْ مَا اسْتَطَاعَ.

ترجمہ: حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نبی کریم ﷺ کا فرمان بتاتے ہیں کہ آپ نے فرمایا: ''جب تمہیں جمائی آئے تو پوری قوت سے روکو۔''

۴۲۸۔ بَابٌ مَنْ يَقُوْلُ لَبَّيْكَ عِنْدَ الْجَوَابِ (جواب دیتے وقت لبیک کہنا)

۹۷۰۔ حَدَّثَنَا مُوْسٰى بْنُ إِسْمٰعِيْلَ قَالَ: حَدَّثَنَا هَمَّامٌ، عَنْ قَتَادَةَ، عَنْ أَنَسٍ، عَنْ مُعَاذٍ قَالَ: أَنَا رَدِيْفُ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ: يَا مُعَاذُ. قُلْتُ: لَبَّيْكَ وَسَعْدَيْكَ ثُمَّ قَالَ مِثْلَهُ ثَلَاثًا: هَلْ تَدْرِيْ مَا حَقُّ اللّٰهِ عَلَى الْعِبَادِ؟ أَنْ يَعْبُدُوْهُ وَلَا يُشْرِكُوْا بِهٖ شَيْئًا. ثُمَّ سَارَ سَاعَةً. فَقَالَ: يَا مُعَاذُ. قُلْتُ لَبَّيْكَ وَسَعْدَيْكَ. قَالَ: هَلْ تَدْرِيْ مَا حَقُّ الْعِبَادِ عَلَى اللّٰهِ عَزَّوَجَلَّ إِذَا فَعَلُوْا ذٰلِكَ؟ أَنْ لَّا يُعَذِّبَهُمْ.

ترجمہ: حضرت معاذ رضی اللہ عنہ بتاتے ہیں کہ میں نبی کریم ﷺ کے پیچھے سوار تھا کہ آپ نے فرمایا: ''اے معاذ رضی اللہ عنہ!'' میں نے عرض کی یا رسول اللہ! میں دل و جان سے خدمت کو حاضر ہوں۔ آپ نے تین مرتبہ فرمایا' پھر فرمایا: ''جانتے ہو کہ اللہ تعالیٰ کے اپنے بندوں پر کیا حق ہیں؟ ان کا کام یہ ہے کہ اللہ کی عبادت کریں اور کسی کو بھی اس کا شریک نہ بنائیں۔'' پھر تھوڑی دور چلے تھے کہ فرمایا: ''اے معاذ رضی اللہ عنہ!'' میں نے عرض کی یا رسول اللہ! حاضر ہوں۔ آپ نے فرمایا: ''جانتے ہو کہ بندے کے اللہ پر کیا حق ہیں؟ جب بندے کی عبادت کریں شرک نہ کریں تو اللہ تعالیٰ کا حق یہ ہے کہ انہیں عذاب نہ دے گا۔''

۴۲۹۔ بَابٌ قِيَامُ الرَّجُلِ لِأَخِيْهِ (اپنے بھائی کے استقبال کے لئے اٹھ کھڑا ہونا)

۹۷۱۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ صَالِحٍ قَالَ: حَدَّثَنِي اللَّيْثُ قَالَ: حَدَّثَنِيْ عُقَيْلٌ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ: أَخْبَرَنِيْ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ كَعْبِ بْنِ مَالِكٍ، أَنَّ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ كَعْبٍ وَكَانَ قَائِدَ كَعْبٍ مِنْ بَنِيْهِ حِيْنَ عَمِيَ قَالَ: سَمِعْتُ كَعْبَ بْنَ مَالِكٍ يُحَدِّثُ حَدِيْثَهُ حِيْنَ تَخَلَّفَ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ غَزْوَةِ تَبُوْكَ، فَتَابَ اللّٰهُ عَلَيْهِ، وَآذَنَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِتَوْبَةِ اللّٰهِ عَلَيْنَا حِيْنَ صَلّٰى صَلَاةَ الْفَجْرِ فَتَلَقَّانِي النَّاسُ فَوْجًا فَوْجًا يُهَنِّئُوْنِيْ بِالتَّوْبَةِ يَقُوْلُوْنَ لِتَهْنِكَ تَوْبَةُ اللّٰهِ عَلَيْكَ حَتّٰى دَخَلْتُ الْمَسْجِدَ، فَإِذَا بِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَوْلَهُ النَّاسُ فَقَامَ إِلَيَّ طَلْحَةُ بْنُ عُبَيْدِ

اللّٰهِ يُهَرْوِلُ حَتّٰى صَافَحَنِيْ وَهَنَّأَنِيْ ، وَاللّٰهِ مَا قَامَ إِلَيَّ رَجُلٌ مِنَ الْمُهَاجِرِيْنَ غَيْرُهُ ، لَا أَنْسَاهَا لِطَلْحَةَ.

ترجمہ: حضرت عبدالرحمٰن بن عبداللہ بن کعب بن مالک رضی اللہ عنہم کہتے ہیں کہ حضرت عبداللہ بن کعب رضی اللہ عنہ نے بتایا (حضرت کعب رضی اللہ عنہ نابینا ہوئے تو یہ انہیں لئے پھرا کرتے تھے) کہ میں نے حضرت کعب بن مالک رضی اللہ عنہ سے سنا' وہ جب جنگ تبوک سے پیچھے رہ گئے تھے' رسول اللہ ﷺ کے ساتھ نہ جا سکے تھے انہوں نے اپنا واقعہ خود بیان کیا کہ اللہ تعالیٰ نے ان کی توبہ قبول فرما لی۔ جب رسول اللہ ﷺ نے نماز فجر ادا فرما لی اور میری توبہ کا حکم الٰہی ہو گیا تو آپ نے لوگوں کو میری توبہ قبول ہونے کی اطلاع دے دی' اس پر وہ لوگ گروہ در گروہ مجھ سے ملنے آ رہے تھے اور مبارک باد دے رہے تھے' کہتے جا رہے تھے' اللہ نے تمہاری توبہ قبول فرما لی تمہیں مبارک ہو' سنتے چلتے میں مسجد میں پہنچ گیا' دیکھا تو سامنے رسول اللہ ﷺ کا جہاں آرا چہرۂ نوری نظر آ گیا لوگ اردگرد حلقہ بنائے بیٹھے تھے' حضرت طلحہ بن عبید اللہ رضی اللہ عنہ دوڑ کر میری طرف آئے' مصافحہ کیا اور مجھے مبارک باد دی' بخدا مہاجرین میں سے طلحہ رضی اللہ عنہ کے بغیر میرے استقبال کے لیے کوئی نہیں اٹھا تھا' میں طلحہ رضی اللہ عنہ کا احسان کبھی نہیں بھولوں گا۔

۹۷۲۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عُرْوَةَ قَالَ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ ، عَنْ سَعْدِ بْنِ إِبْرَاهِيْمَ ، عَنْ أَبِيْ أُمَامَةَ بْنِ سَهْلِ بْنِ حُنَيْفٍ ، عَنْ أَبِيْ سَعِيْدِ نِ الْخُدْرِيِّ ، أَنَّ نَاسًا نَزَلُوْا عَلٰى حُكْمِ سَعْدِ بْنِ مُعَاذٍ ، فَأَرْسَلَ إِلَيْهِ فَجَاءَ عَلٰى حِمَارٍ ، فَلَمَّا بَلَغَ قَرِيْبًا مِّنَ الْمَسْجِدِ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اِئْتُوْا خَيْرَكُمْ أَوْ سَيِّدَكُمْ. فَقَالَ: يَا سَعْدُ! إِنَّ هٰؤُلَاءِ نَزَلُوْا عَلٰى حُكْمِكَ. فَقَالَ سَعْدٌ: أَحْكُمُ فِيْهِمْ أَنْ تُقْتَلَ مُقَاتِلَتُهُمْ وَتُسْبٰى ذُرِّيَّتُهُمْ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: حَكَمْتَ بِحُكْمِ اللّٰهِ. أَوْ قَالَ: حَكَمْتَ بِحُكْمِ الْمَلِكِ.

ترجمہ: حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ بتاتے ہیں کہ لوگ حضرت سعد بن معاذ رضی اللہ عنہ کے حکم پر (قلعہ میں) نیچے اتر آئے۔ حضرت سعد رضی اللہ عنہ کو بلایا گیا' وہ گدھے پر سوار ہو کر آئے' ابھی مسجد کے قریب ہی تھے کہ دیکھ کر نبی کریم ﷺ نے حکم فرمایا: "اپنے سے بہتر (یا سردار) کا استقبال کرو۔" پھر آپ نے حضرت سعد رضی اللہ عنہ سے فرمایا: "اے سعد! یہ لوگ تیرے حکم پر آئے ہیں۔" حضرت سعد رضی اللہ عنہ نے عرض کی میرا حکم ان کے لئے یہ ہے کہ ان کے جنگجوؤں کو قتل کر دیا جائے اور ان کی اولادوں کو قیدی بنا لیا جائے (جب کہ ان لوگوں کو) نبی کریم ﷺ نے فرمایا: "تم نے بحکم الٰہی فیصلہ کیا ہے۔" یا فرمایا کہ "تم نے بادشاہ کی مرضی کے

فیصلہ کیا ہے۔"

٩٧٣۔ حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمٰعِيلَ قَالَ: حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ، عَنْ حُمَيْدٍ، عَنْ أَنَسٍ قَالَ: مَا كَانَ شَخْصٌ أَحَبَّ إِلَيْهِمْ رُؤْيَةً مِنَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَكَانُوا إِذَا رَأَوْهُ لَمْ يَقُومُوا إِلَيْهِ لِمَا يَعْلَمُونَ مِنْ كَرَاهِيَتِهِ لِذٰلِكَ.

ترجمہ: حضرت انس رضی اللہ عنہ بتاتے ہیں کہ صحابہ رضی اللہ عنہما کے ہاں دیکھنے میں حضور ﷺ سے زیادہ انہیں کوئی پیارا نہ لگتا تھا لیکن پھر بھی وہ آپ کو دیکھ کر نہیں اٹھتے تھے کیونکہ انہیں معلوم تھا کہ آپ اسے پسند نہیں فرماتے۔

٩٧٤۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْحَكَمِ: أَخْبَرَنَا النَّضْرُ قَالَ: حَدَّثَنَا إِسْرَائِيلُ قَالَ: أَخْبَرَنَا مَيْسَرَةُ بْنُ حَبِيبٍ قَالَ: أَخْبَرَنِي الْمِنْهَالُ بْنُ عَمْرٍو قَالَ: حَدَّثَتْنِي عَائِشَةُ بِنْتُ طَلْحَةَ، عَنْ عَائِشَةَ أُمِّ الْمُؤْمِنِينَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ: مَا رَأَيْتُ أَحَدًا مِنَ النَّاسِ كَانَ أَشْبَهَ بِالنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَلَامًا وَلَا حَدِيثًا وَلَا جِلْسَةً مِنْ فَاطِمَةَ. قَالَتْ: وَكَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا رَآهَا قَدْ أَقْبَلَتْ رَحَّبَ بِهَا ثُمَّ قَامَ إِلَيْهَا فَقَبَّلَهَا ثُمَّ أَخَذَ بِيَدِهَا فَجَاءَ بِهَا حَتّٰى يُجْلِسَهَا فِي مَكَانِهِ وَكَانَتْ إِذَا أَتَاهَا النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَحَّبَتْ بِهِ ثُمَّ قَامَتْ إِلَيْهِ فَقَبَّلَتْهُ وَإِنَّهَا دَخَلَتْ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي مَرَضِهِ الَّذِي قُبِضَ فِيهِ، فَرَحَّبَ بِهَا وَقَبَّلَهَا وَأَسَرَّ إِلَيْهَا، فَبَكَتْ، ثُمَّ أَسَرَّ إِلَيْهَا، فَضَحِكَتْ فَقُلْتُ لِلنِّسَاءِ: إِنْ كُنْتُ لَأَرٰى أَنَّ لِهٰذِهِ الْمَرْأَةِ فَضْلًا عَلَى النِّسَاءِ، فَإِذَا هِيَ مِنَ النِّسَاءِ بَيْنَمَا هِيَ تَبْكِي إِذَا هِيَ تَضْحَكُ فَسَأَلْتُهَا: مَا قَالَ لَكِ؟ قَالَتْ: إِنِّي إِذًا لَبَذِرَةٌ فَلَمَّا قُبِضَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَتْ: أَسَرَّ إِلَيَّ فَقَالَ: إِنِّي مَيِّتٌ، فَبَكَيْتُ ثُمَّ أَسَرَّ إِلَيَّ فَقَالَ: إِنَّكِ أَوَّلُ أَهْلِي بِي لُحُوقًا فَسُرِرْتُ بِذٰلِكَ وَأَعْجَبَنِي.

ترجمہ: حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بتاتی ہیں کہ آج تک میں نے سیّدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا کے علاوہ کسی کو نہیں دیکھا جو آپ سے شکل میں مشابہ ہو' آپ سے کلام کا سلیقہ رکھتا ہو' بات آپ کی طرح کرتا اور آپ ہی کی طرح بیٹھتا ہو۔ مزید فرمایا جب نبی کریم ﷺ سیّدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا کو آتے دیکھتے تو مرحبا فرماتے' پھر کھڑے ہو کر استقبال فرماتے' ماتھا چومتے اور ان کا ہاتھ تھام کر لاتے اور اپنی جگہ پر بٹھا دیتے۔ یونہی جب آپ ان کے ہاں تشریف لے جاتے تو وہ بھی مرحبا کرتیں' کھڑے ہو کر استقبال کرتیں اور آپ کے جسم انور کو بوسہ دیتیں۔ آپ کے مرض وصال میں وہ آئیں' آپ نے انہیں مرحبا فرمایا اور چوما اور کوئی رازداری کی بات

کہی اس پر وہ رونے لگیں' پھر دوبارہ چپکے سے بات کی تو وہ مسکرانے لگیں۔ (حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں) میں نے قریبی عورتوں سے کہا جہاں تک میرا خیال ہے اس عورت کا مقام تمام عورتوں سے افضل ہے ہمارے دیکھتے وہ رو رہی تھیں اور پھر ہنسنے لگیں۔ میں نے پوچھا آپ نے تمہیں کیا فرمایا تھا؟ انہوں نے کہا ابھی بتانا مناسب نہ ہوگا۔ چنانچہ جب حضورﷺ کا وصال ہوگیا تو بتایا کہ نبی کریمﷺ نے پہلے رازدارانہ طور پر بتایا تھا کہ میں فوت ہورہا ہوں۔ چنانچہ میں رونے لگی' پھر دوبارہ چپکے سے فرمایا: تمام اہل خانہ میں سے پہلے تم مجھے ملو گی' چنانچہ میں خوش ہوگئی اور یہ بات مجھے اچھی لگی۔

۴۳۰۔ بَابٌ قِيَامُ الرَّجُلِ لِلرَّجُلِ الْقَاعِدِ (بیٹھے آدمی کی خاطر قیام کرنا)

۹۷۵۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ صَالِحٍ قَالَ: حَدَّثَنِي اللَّيْثُ قَالَ: حَدَّثَنِي أَبُو الزُّبَيْرِ، عَنْ جَابِرٍ قَالَ: اشْتَكَى النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَصَلَّيْنَا وَرَاءَهُ وَهُوَ قَاعِدٌ وَأَبُوبَكْرٍ يُسْمِعُ النَّاسَ تَكْبِيرَهُ، فَالْتَفَتَ إِلَيْنَا فَرَآنَا قِيَامًا فَأَشَارَ إِلَيْنَا فَقَعَدْنَا فَصَلَّيْنَا بِصَلَاتِهِ قُعُودًا فَلَمَّا سَلَّمَ قَالَ: إِنْ كِدْتُمْ لَتَفْعَلُوا فِعْلَ فَارِسَ وَالرُّومِ يَقُومُونَ عَلَى مُلُوكِهِمْ وَهُمْ قُعُودٌ فَلَا تَفْعَلُوا ائْتَمُّوا بِأَئِمَّتِكُمْ إِنْ صَلَّى قَائِمًا فَصَلُّوا قِيَامًا. وَإِنْ صَلَّى قَاعِدًا فَصَلُّوا قُعُودًا.

ترجمہ: حضرت جابر رضی اللہ عنہ بتاتے ہیں کہ نبی کریمﷺ علیل تھے' آپ نے بیٹھ کر ہمیں نماز پڑھائی حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ تکبیر کا فریضہ انجام دے رہے تھے۔ آپ نے ہماری طرف نظر اٹھائی اور دیکھا کہ ہم کھڑے ہوکر نماز پڑھ رہے تھے۔ آپ نے اشارہ فرمایا تو ہم بھی بیٹھ کر نماز پڑھنے لگے۔ آپ نے نماز مکمل فرما کر سلام پھیرا تو فرمایا: ''تم فارس اور روم جیسا کام نہ کرنا' یہ تو ان کا کام ہے کہ وہ اپنے بیٹھے بادشاہوں کے حضور کھڑے ہوتے ہیں' تم ایسا نہ کرنا بلکہ اپنے امام کی تابعداری میں چلنا' اگر وہ کھڑے نماز پڑھائیں تو تم بھی کھڑے ہوکر پڑھو اور اگر وہ بیٹھ کر پڑھائیں تو بیٹھ کر پڑھا کرو۔''

نوٹ: اہل سنت کے نزدیک یہ حکم ابتدائی دور سے متعلق تھا' بعد میں منسوخ ہوگیا۔ (۱۲ چشتی)

۴۳۱۔ بَابٌ إِذَا تَثَاءَبَ فَلْيَضَعْ يَدَهُ عَلَى فِيهِ (جمائی آئے تو منہ پر ہاتھ رکھ لے)

۹۷۶۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ قَالَ: حَدَّثَنَا خَالِدٌ قَالَ: حَدَّثَنَا سُهَيْلٌ، عَنِ ابْنِ أَبِي سَعِيدٍ، عَنْ أَبِي سَعِيدٍ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: إِذَا تَثَاءَبَ أَحَدُكُمْ فَلْيَضَعْ يَدَهُ بِفِيهِ، فَإِنَّ الشَّيْطَانَ يَدْخُلُ فِيهِ.

تَحْتَ عِبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ فَأَطْعَمَتْهُ، وَجَعَلَتْ تَفْلِي رَأْسَهُ فَنَامَ ثُمَّ اسْتَيْقَظَ يَضْحَكُ.

ترجمہ: حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ حضرت اُم حرام بنت ملحان رضی اللہ عنہا (آپ کی رضاعی خالہ) کے ہاں تشریف لے جاتے تو وہ آپ کو کھانا کھلاتیں (زوجہ عبادہ بن ثابت) انہوں نے ایک مرتبہ آپ کو کھانا کھلایا اور ساتھ ساتھ سر انور سے جوئیں نکالتی رہیں۔ چنانچہ آپ سو گئے اور پھر بیدار ہوئے تو مسکرا رہے تھے۔

٩٨١ـ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ: حَدَّثَنَا الْمُغِيْرَةُ بْنُ سَلَمَةَ أَبُوْ هِشَامٍ الْمَخْزُوْمِيُّ وَكَانَ ثِقَةً. قَالَ: حَدَّثَنَا الصَّعْقُ بْنُ حَزْنٍ قَالَ: حَدَّثَنِي الْقَاسِمُ بْنُ مُطَيَّبٍ، عَنِ الْحَسَنِ الْبَصْرِيِّ، عَنْ قَيْسِ بْنِ عَاصِمٍ السَّعْدِيِّ قَالَ: أَتَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ: هٰذَا سَيِّدُ أَهْلِ الْوَبَرِ. فَقُلْتُ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! مَا الْمَالُ الَّذِي لَيْسَ عَلَيَّ فِيْهِ تَبِعَةٌ مِنْ طَالِبٍ وَلَا مِنْ ضَيْفٍ؟ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ: نِعْمَ الْمَالُ أَرْبَعُوْنَ، وَالْكَثْرَةُ سِتُّوْنَ، وَوَيْلٌ لِأَصْحَابِ الْمِئِيْنَ، إِلَّا مَنْ أَعْطَى الْكَرِيْمَةَ، وَمَنَحَ الْغَزِيْرَةَ، وَنَحَرَ السَّمِيْنَةَ فَأَكَلَ وَأَطْعَمَ الْقَانِعَ وَالْمُعْتَرَّ. قُلْتُ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! مَا أَكْرَمُ هٰذِهِ الْأَخْلَاقِ، لَا يُحَلُّ بِوَادٍ أَنَا فِيْهِ مِنْ كَثْرَةِ نَعَمِي. فَقَالَ: كَيْفَ تَصْنَعُ بِالْعَطِيَّةِ؟ قُلْتُ: أُعْطِي الْبِكْرَ وَأُعْطِي النَّابَ. قَالَ: كَيْفَ تَصْنَعُ فِي الْمَنِيْحَةِ؟ قَالَ: إِنِّي لَأَمْنَحُ الْمِائَةَ. قَالَ: كَيْفَ تَصْنَعُ فِي الطَّرُوْقَةِ؟ قَالَ: يَغْدُو النَّاسُ بِحِبَالِهِمْ، وَلَا يُوْزَعُ رَجُلٌ مِنْ جَمَلٍ يَخْتَطِمُهُ، فَيُمْسِكُ مَا بَدَا لَهُ، حَتّٰى يَكُوْنَ هُوَ يَرُدُّهُ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: فَمَالُكَ أَحَبُّ إِلَيْكَ أَمْ مَالُ مَوَالِيْكَ؟ قَالَ: مَالِي قَالَ: فَإِنَّمَا لَكَ مِنْ مَالِكَ مَا أَكَلْتَ فَأَفْنَيْتَ، أَوْ أَعْطَيْتَ فَأَمْضَيْتَ، وَسَائِرُهُ لِمَوَالِيْكَ. فَقُلْتُ: لَا جَرَمَ، لَئِنْ رَجَعْتُ لَأُقِلَّنَّ عَدَدَهَا فَلَمَّا حَضَرَهُ الْمَوْتُ جَمَعَ بَنِيْهِ فَقَالَ: يَا بَنِيَّ، خُذُوْا عَنِّي، فَإِنَّكُمْ لَنْ تَأْخُذُوْا عَنْ أَحَدٍ هُوَ أَنْصَحُ لَكُمْ مِنِّي لَا تَنُوْحُوْا عَلَيَّ فَإِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمْ يُنَحْ عَلَيْهِ، وَقَدْ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَنْهٰى عَنِ النِّيَاحَةِ وَكَفِّنُوْنِي فِي ثِيَابِيَ الَّتِي كُنْتُ أُصَلِّي فِيْهَا وَسَوِّدُوْا أَكَابِرَكُمْ، فَإِنَّكُمْ إِذَا سَوَّدْتُمْ أَكَابِرَكُمْ لَمْ يَزَلْ لِأَبِيْكُمْ فِيْكُمْ خَلِيْفَةٌ وَإِذَا سَوَّدْتُمْ أَصَاغِرَكُمْ هَانَ أَكَابِرُكُمْ عَلَى النَّاسِ وَزَهِدُوْا فِيْكُمْ وَأَصْلِحُوْا عَيْشَكُمْ فَإِنَّ فِيْهِ غِنًى عَنْ طَلَبِ النَّاسِ وَإِيَّاكُمْ وَالْمَسْأَلَةَ فَإِنَّهَا آخِرُ كَسْبِ الْمَرْءِ وَإِذَا دَفَنْتُمُوْنِي فَسَوُّوْا عَلَيَّ قَبْرِي، فَإِنَّهُ كَانَ يَكُوْنُ شَيْءٌ بَيْنِي وَبَيْنَ هٰذَا الْحَيِّ مِنْ بَكْرِ بْنِ وَا

خُمَاشَاتٌ، فَلَا آمَنُ سَفِيهًا أَنْ يَأْتِيَ أَمْرًا يُدْخِلُ عَلَيْكُمْ عَيْبًا فِي دِينِكُمْ.

قَالَ عَلِيٌّ فَذَاكَرْتُ أَبَا النُّعْمَانِ مُحَمَّدَ بْنَ الْفَضْلِ: فَقَالَ: أَتَيْتُ الصَّعْقَ بْنَ حَزْنٍ فِي هٰذَا الْحَدِيثِ فَحَدَّثَنَا عَنِ الْحَسَنِ: فَقِيلَ لَهُ: عَنِ الْحَسَنِ؟ قَالَ: لَا، يُونُسُ ابْنُ عُبَيْدٍ، عَنِ الْحَسَنِ قِيلَ لَهُ: سَمِعْتَهُ عَنْ يُونُسَ؟ قَالَ: لَا، حَدَّثَنِي الْقَاسِمُ بْنُ مُطَيَّبٍ، عَنْ يُونُسَ بْنِ عُبَيْدٍ، عَنِ الْحَسَنِ، عَنْ قَيْسٍ فَقُلْتُ لِأَبِي النُّعْمَانِ: فَلَمْ تَحْمِلْهُ؟ قَالَ: لَا ضَيَّعْنَاهُ.

ترجمہ: حضرت قیس بن عاصم سعدی رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میں رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا تو آپ نے فرمایا: "یہ اُونی خیموں میں رہنے والوں کا سردار ہے۔" میں نے عرض کی یا رسول اللہ! مال کی وہ کون سی مقدار ہے کہ اگر میرے پاس ہو تو نہ مجھے منگتے کو دینا پڑے اور نہ مہمان کو کھانا کھلانا ضروری ہو؟ آپ نے فرمایا: "یہ مال چالیس درہم تک ہے کثیر ساٹھ درہم ہوتے ہیں اور کئی سو والوں کے لئے ہلاکت ہے ہاں البتہ جو اچھا مال دیا کرے دودھ والا جانور جو ضرورت مندوں کو دے دے اور فربہ جانور ذبح کرے خود کھائے ایسے لوگوں کو کھلائے جو قناعت والے جو سائل بن کر آتے ہیں۔" اس پر میں نے عرض کی یا رسول اللہ! یہ تو اچھے اخلاق ہیں جس وادی میں میں رہتا ہوں اس میں جانور لانے والا کوئی نہیں کیونکہ میرے مویشی ہی بہت سے ہیں۔ آپ نے فرمایا: "جب کسی کو عطیہ دیتے ہو تو کیا کرتے ہو؟" میں نے عرض کی بچھڑا دیتا ہوں۔ آپ نے فرمایا: "جانور دودھ والا ہو تو کیا کرتے ہو؟" میں نے کہا: سو بکریاں دیتا ہوں۔ آپ نے پوچھا کہ "حمل والے جانور کا کیا کرتے ہو؟" میں نے بتایا کہ لوگ اپنی رسیاں لاتے ہیں اور اونٹوں کو مہار دے کر لے جاتے ہیں کسی کو روکا نہیں جاتا اور پھر اسے لے جانے والا جب تک چاہے اپنے پاس رکھتا ہے پھر میرے مانگے بغیر واپس کر دیتا ہے۔ نبی کریم ﷺ نے فرمایا کہ "تمہیں اپنا مال زیادہ پیارا لگتا ہے یا اپنے رشتہ داروں کا؟" میں نے اپنا مال پیارا بتایا تو آپ نے فرمایا: "تمہارا مال صرف وہ ہے جو تم نے کھا لیا فنا کر دیا یا کسی کو صدقہ کر دیا اور جسے تم اپنا کہہ رہے ہو وہ تمہارے رشتہ داروں کا ہوتا ہے۔" اس پر میں نے عرض کی کہ اب تو میں یہی کروں گا کہ واپسی پر اپنے جانور گھٹا دوں گا۔ (اکثر صدقہ کر دوں گا) جب انہیں موت آنے کا وقت ہوا تو اپنے بچوں کو اکٹھا بلا کر کہا بیٹو! میری ہدایت پر عمل کرو کیونکہ مجھ سے زیادہ تمہارا کوئی خیر خواہ نہیں۔ میں فوت ہو جاؤں تو مجھ پر رونا نہیں کیونکہ رسول اللہ ﷺ اس سے محفوظ رہے اور پھر میں نے رسول اللہ ﷺ کو رونے دھونے سے منع فرماتے سنا تھا۔

میرے انہی کپڑوں میں مجھے کفن دینا جن میں نماز پڑھتا رہا۔ اپنے بڑوں کو سردار بنانا۔ اگر ایسا کرو گے تو ان میں تمہارے باپ کا کوئی قائم مقام کہلائے گا لیکن اگر چھوٹوں کو سردار بناؤ گے تو تمہارے بڑے لوگوں میں بے وقار ہوں گے اور لوگ تم سے بے تعلق ہو جائیں گے۔ روزی کا معاملہ درست رکھنا کیونکہ جو اپنی روزی سلیقے سے خرچ کرتا ہے اسے لوگوں سے مانگنے کی ضرورت نہیں پڑتی۔ لوگوں کے آگے ہاتھ نہ پھیلانا کیونکہ یہ روزی کمانے کا آخری ذریعہ ہوتا ہے۔ جب مجھے دفن کرو تو مٹی برابر کر دینا کیونکہ میرے قبیلہ بکر بن وائل کے درمیان مقابلہ رہا ہے' مجھے اندیشہ ہے کہ ان میں سے کوئی بے وقوف شخص کہیں دین میں کوئی بُری چیز شامل نہ کر دے۔

حضرت علی بن مدینی (استاد بخاری) رحمتہ اللہ علیہ کہتے ہیں کہ میں نے اس حدیث کے بارے میں ابوالنعمان محمد بن فضل رحمتہ اللہ علیہ سے ذکر کیا تو انہوں نے بتایا کہ میں صعق بن حزن رضی اللہ عنہ کے ہاں گیا انہوں نے یہ حدیث حضرت حسن بصری رضی اللہ عنہ کے واسطے سے بیان کی' ان سے پوچھا گیا کہ کیا حسن بصری رضی اللہ عنہ اور قیس بن سعد رضی اللہ عنہ کے درمیان کوئی واسطہ موجود ہے تو انہوں نے یہ سند بتائی' عن القاسم بن مطیب عن یونس بن عبید عن الحسن عن قیس۔ علی بن مدینی کہتے ہیں کہ میں نے ان سے پوچھا کہ آپ اس کے متحمل کیوں نہیں ہوتے' انہوں نے کہا کہ ہمیں صحیح طور پر یاد نہیں رہا۔

۴۳۳۔ بَابٌ تَحْرِيكُ الرَّأْسِ وَعَضُّ الشَّفَتَيْنِ عِنْدَ التَّعَجُّبِ

(تعجب کے موقع پر سر ہلانا اور ہونٹ چبانا)

۹۸۲۔ حَدَّثَنَا مُوسٰى قَالَ: حَدَّثَنَا وُهَيْبٌ قَالَ: حَدَّثَنَا أَيُّوبُ، عَنْ أَبِي الْعَالِيَةِ قَالَ: سَأَلْتُ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ الصَّامِتِ قَالَ: سَأَلْتُ خَلِيلِي أَبَا ذَرٍّ فَقَالَ: أَتَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِوَضُوْءٍ فَحَرَّكَ رَأْسَهُ وَعَضَّ عَلٰى شَفَتَيْهِ. قُلْتُ: بِأَبِي أَنْتَ وَأُمِّي آذَيْتُكَ؟ قَالَ: لَا، وَلٰكِنَّكَ تُدْرِكُ أُمَرَاءَ أَوْ أَئِمَّةً يُؤَخِّرُوْنَ الصَّلَاةَ لِوَقْتِهَا. قُلْتُ: فَمَا تَأْمُرُنِي؟ قَالَ: صَلِّ الصَّلَاةَ لِوَقْتِهَا فَإِنْ أَدْرَكْتَ مَعَهُمْ فَصَلِّهِ وَلَا تَقُوْلَنَّ صَلَّيْتُ فَلَا أُصَلِّي.

ترجمہ: حضرت عبداللہ بن صامت رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میں نے اپنے دوست ابوذر رضی اللہ عنہ سے پوچھا تو انہوں نے کہا کہ میں نبی کریم ﷺ کے پاس وضو کا پانی لایا تو انہوں نے سر ہلایا اور ہونٹ چبائے۔ میں نے عرض کیا کہ میرے ماں باپ آپ پر قربان' کیا میں نے آپ کو تکلیف تو نہیں دی؟ آپ نے فرمایا: "نہیں لیکن

ایسے امیروں (یا اماموں) کو دیکھو گے جو نماز تاخیر سے پڑھیں گے۔" میں نے عرض کی تو آپ کیا ارشاد فرماتے ہیں؟ آپ نے فرمایا: "نماز وقت پر پڑھنا' ان کے ساتھ ملنے کا موقع بنے تو ان سے مل کر بھی پڑھ لینا اور یوں نہ کہنا کہ میں نے نماز پڑھ لی ہے لہٰذا اب نہیں پڑھوں گا۔"

۴۳۴۔ بَابُ ضَرْبُ الرَّجُلِ يَدَهُ عَلَى فَخِذِهِ عِنْدَ التَّعَجُّبِ أَوِ الشَّيْءِ

(تعجب کے وقت اپنی ران یا کسی اور چیز پر ہاتھ مارنا)

۹۸۳۔ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ بُكَيْرٍ قَالَ: حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ عُقَيْلٍ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ حُسَيْنٍ، أَنَّ حُسَيْنَ بْنَ عَلِيٍّ حَدَّثَهُ، عَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ طَرَقَهُ وَفَاطِمَةَ بِنْتَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ: أَلَا تُصَلُّونَ؟ فَقُلْتُ: يَا رَسُولَ اللَّهِ! إِنَّمَا أَنْفُسُنَا عِنْدَ اللَّهِ، فَإِذَا شَاءَ أَنْ يَبْعَثَنَا بَعَثَنَا فَانْصَرَفَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلَمْ يَرْجِعْ إِلَيَّ شَيْئًا ثُمَّ سَمِعْتُ وَهُوَ مُدْبِرٌ يَضْرِبُ فَخِذَهُ يَقُولُ: وَكَانَ الْإِنْسَانُ أَكْثَرَ شَيْءٍ جَدَلًا [1]

ترجمہ: حضرت علی کرم اللہ وجہہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے رات کے وقت انہیں اور سیدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا کو (تہجد کے لئے) جگایا اور فرمایا: "نماز نہیں پڑھتے؟" میں نے عرض کی یا رسول اللہ! ہماری جانیں تو اللہ کے پاس ہوتی ہیں' وہ جب چاہتا ہے ہمیں بیدار فرما دیتا ہے۔ یہ سن کر نبی کریم ﷺ واپس تشریف لے گئے اور کسی بات کا جواب نہیں دیا۔ آپ واپس مڑ رہے تھے کہ میں نے دیکھا آپ اپنے ران پر مار رہے ہیں اور یہ آیت پڑھ رہے ہیں۔

"وَكَانَ الْإِنْسَانُ أَكْثَرَ شَيْءٍ جَدَلًا."

"اور آدمی ہر چیز سے زیادہ جھگڑالو ہے۔"

۹۸۴۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَلَامٍ قَالَ: أَخْبَرَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ، عَنِ الْأَعْمَشِ، عَنْ أَبِي رَزِينٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: رَأَيْتُهُ يَضْرِبُ جَبْهَتَهُ بِيَدِهِ وَيَقُولُ: يَا أَهْلَ الْعِرَاقِ، أَتَزْعُمُونَ أَنِّي أَكْذِبُ عَلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ؟ لِيَكُونَ لَكُمُ الْمَهْنَأُ وَعَلَيَّ الْمَأْثَمُ؟ أَشْهَدُ لَسَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: إِذَا انْقَطَعَ شِسْعُ أَحَدِكُمْ فَلَا يَمْشِي فِي نَعْلِهِ الْأُخْرَى حَتَّى يُصْلِحَهُ.

---

[1] سورۃ الکہف: آیت ۵۴

ترجمہ: حضرت ابو رزین رضی اللہ عنہ کہتے ہیں' میں نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کو دیکھا کہ اپنی پیشانی پر ہاتھ مارتے تھے اور کہتے تھے: اے اہل عراق! کیا تمہارا یہ گمان ہے کہ میں رسول اللہ ﷺ کو جھٹلاؤں گا؟ کیا تمہارے لئے لذت ہے (تمہارا چھٹکارا ہو جائے گا) اور گناہ صرف میرے اوپر ہو گا؟ میں گواہی دے رہا ہوں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا تھا' آپ نے فرمایا: ''جب تم میں سے کسی کی جوتی کا تسمہ ٹوٹ جائے تو اسے صحیح کرنے تک دوسری اکیلی جوتی میں نہ چلے۔'' (یعنی دوسرے کو درست کر کے دونوں پہنے)

۴۳۵۔ بَابٌ إِذَا ضَرَبَ الرَّجُلُ فَخِذَ أَخِيهِ وَلَمْ يُرِدْ بِهِ سُوْءًا

(برائی کا ارادہ کئے بغیر کسی بھائی کی ران پر مارنا)

۹۸۵۔ حَدَّثَنَا أَبُوْ مَعْمَرٍ قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَارِثِ قَالَ: حَدَّثَنَا أَيُّوْبُ ابْنُ أَبِي تَمِيْمَةَ، عَنْ أَبِي الْعَالِيَةِ الْبَرَّاءِ قَالَ: مَرَّبِيْ عَبْدُ اللهِ بْنُ الصَّامِتِ، فَأَلْقَيْتُ لَهُ كُرْسِيًّا فَجَلَسَ فَقُلْتُ لَهُ: إِنَّ ابْنَ زِيَادٍ قَدْ أَخَّرَ الصَّلَاةَ فَمَا تَأْمُرُ؟ فَضَرَبَ فَخِذِيْ ضَرْبَةً أَحْسِبُهُ قَالَ: حَتّٰى أَثَّرَ فِيْهَا ثُمَّ قَالَ: سَأَلْتُ أَبَا ذَرٍّ كَمَا سَأَلْتَنِيْ، فَضَرَبَ فَخِذِيْ كَمَا ضَرَبْتُ فَخِذَكَ فَقَالَ: صَلِّ الصَّلَاةَ لِوَقْتِهَا فَإِنْ أَدْرَكْتَ مَعَهُمْ فَصَلِّ وَلَا تَقُلْ قَدْ صَلَّيْتُ فَلَا أُصَلِّيْ.

ترجمہ: حضرت ابو العالیہ براء رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میرے قریب سے عبداللہ بن صامت رضی اللہ عنہ گزرے۔ میں نے ان کے لئے کرسی رکھی تو وہ اس پر بیٹھ گئے۔ میں نے ان سے کہا: ابن زیاد نے نماز کو لیٹ کر دیا ہے' آپ کیا کہتے ہیں؟ انہوں نے میرے رانوں پر اتنی ضرب لگائی کہ نشان پڑ گیا۔ پھر کہا میں نے ابوذر رضی اللہ عنہ سے یہی سوال کیا تھا جو تم نے کیا ہے چنانچہ انہوں نے ایسے ہی میرے ران پر ضرب لگائی تھی جیسے میں نے تجھے لگائی ہے اور کہا تھا: نماز وقت پر پڑھو اگر ان کے ساتھ بھی پا لی تو پڑھ لو اور یہ نہ کہو کہ میں نے پڑھ لی ہے لہٰذا میں نماز نہیں پڑھتا۔

۹۸۶۔ حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ قَالَ: أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ سَالِمِ ابْنِ عَبْدِ اللهِ، أَنَّ عَبْدَ اللهِ بْنَ عُمَرَ أَخْبَرَهُ، أَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ انْطَلَقَ مَعَ رَسُوْلِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ رَهْطٍ مِّنْ أَصْحَابِهِ قِبَلَ ابْنِ صَيَّادٍ، حَتّٰى وَجَدُوْهُ يَلْعَبُ مَعَ الْغِلْمَانِ فِيْ أُطُمِ بَنِيْ مُغَالَةَ وَقَدْ قَارَبَ ابْنُ صَيَّادٍ يَوْمَئِذٍ الْحُلُمَ فَلَمْ يَشْعُرْ حَتّٰى ضَرَبَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ظَهْرَهُ بِيَدِهِ ثُمَّ قَالَ: أَتَشْهَدُ أَنِّيْ رَسُوْلُ اللهِ؟ فَنَظَرَ إِلَيْهِ

فَقَالَ: أَشْهَدُ أَنَّكَ رَسُولُ الْأُمِّيِّينَ. قَالَ ابْنُ صَيَّادٍ: فَتَشْهَدُ أَنِّي رَسُولُ اللّٰهِ؟ فَرَضَّهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ قَالَ: آمَنْتُ بِاللّٰهِ وَبِرُسُلِهِ. ثُمَّ قَالَ لِابْنِ صَيَّادٍ مَا ذَا تَرٰى؟ فَقَالَ ابْنُ صَيَّادٍ: يَأْتِينِي صَادِقٌ وَكَاذِبٌ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: خُلِطَ عَلَيْكَ الْأَمْرُ. قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: إِنِّي خَبَأْتُ لَكَ خَبِيئًا. قَالَ: هُوَ الدُّخُّ قَالَ: اخْسَأْ، فَلَمْ تَعْدُ قَدْرَكَ. قَالَ عُمَرُ: يَا رَسُولَ اللّٰهِ! أَتَأْذَنُ لِي فِيهِ أَنْ أَضْرِبَ عُنُقَهُ؟ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: إِنْ يَكُنْ هُوَ لَا تُسَلَّطُ عَلَيْهِ، وَإِنْ لَمْ يَكُنْ هُوَ فَلَا خَيْرَ لَكَ فِي قَتْلِهِ.

قَالَ سَالِمٌ: وَسَمِعْتُ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عُمَرَ يَقُولُ: انْطَلَقَ بَعْدَ ذٰلِكَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هُوَ وَأُبَيُّ بْنُ كَعْبٍ الْأَنْصَارِيُّ يَوْمًا إِلَى النَّخْلِ الَّتِي فِيهَا ابْنُ صَيَّادٍ، حَتّٰى إِذَا دَخَلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَتَّقِي بِجُذُوعِ النَّخْلِ، وَهُوَ يَسْمَعُ مِنَ ابْنِ صَيَّادٍ شَيْئًا قَبْلَ أَنْ يَرَاهُ وَابْنُ صَيَّادٍ مُضْطَجِعٌ عَلٰى فِرَاشِهِ فِي قَطِيفَةٍ لَهُ فِيهَا زَمْزَمَةٌ فَرَأَتْ أُمُّ ابْنِ صَيَّادٍ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ يَتَّقِي بِجُذُوعِ النَّخْلِ فَقَالَتْ لِابْنِ صَيَّادٍ، أَيْ صَافِ (وَهُوَ اسْمُهُ) هٰذَا مُحَمَّدٌ، فَتَنَاهَى ابْنُ صَيَّادٍ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: لَوْ تَرَكَتْهُ بَيَّنَ.

قَالَ سَالِمٌ: قَالَ عَبْدُ اللّٰهِ: قَامَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي النَّاسِ فَأَثْنٰى عَلَى اللّٰهِ بِمَا هُوَ أَهْلُهُ ثُمَّ ذَكَرَ الدَّجَّالَ فَقَالَ: إِنِّي أُنْذِرُكُمُوهُ وَمَا مِنْ نَبِيٍّ إِلَّا وَقَدْ أَنْذَرَ بِهِ قَوْمَهُ لَقَدْ أَنْذَرَ نُوحٌ قَوْمَهُ وَلٰكِنْ سَأَقُولُ لَكُمْ فِيهِ قَوْلًا لَمْ يَقُلْهُ نَبِيٌّ لِقَوْمِهِ: تَعْلَمُونَ أَنَّهُ أَعْوَرُ، وَإِنَّ اللّٰهَ لَيْسَ بِأَعْوَرَ.

ترجمہ: حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کہتے ہیں کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نبی کریم ﷺ اور صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین کے ساتھ ابن صیاد کی طرف گئے اور اسے بچوں کے ساتھ بنو مغالہ کے ٹیلوں میں کھیلتے دیکھا۔ ابن صیاد ان دنوں سن شعور کو پہنچ رہا تھا۔ حضور ﷺ نے اس کی پیٹھ پر ہاتھ مارا' اسے کسی کے آنے کا پتہ نہ چل سکا تھا۔ فرمایا: ''تم گواہی دیتے ہو کہ میں اللہ کا رسول ہوں؟'' اس نے آپ کی طرف دیکھا اور عرض کی میں گواہی دیتا ہوں کہ آپ اُمیوں کے رسول ہیں۔ آپ نے مضبوطی سے پکڑ کر فرمایا: ''کہو میں اللہ اور اس کے رسول ﷺ پر ایمان لایا۔'' پھر نبی کریم ﷺ نے ابن صیاد سے فرمایا: ''تم کیا دیکھا کرتے ہو؟'' ابن صیاد نے کہا میرے پاس سچا اور جھوٹا آتے ہیں۔ آپ نے فرمایا: ''تم پر معاملہ خلط ملط ہو گیا ہے۔'' آپ نے فرمایا: ''میں

نے تمہارے لئے کچھ دل میں چھپایا ہے۔" (بتاؤ کیا ہے؟) تو اس نے کہا وہ دُخ ہے۔ آپ نے فرمایا: "دفع ہو جا' تو اس سے زیادہ نہیں بڑھے گا۔" حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے عرض کی یا رسول اللہ! اگر آپ اجازت دیں تو میں اس کی گردن اڑا دوں؟ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: "اگر وہی ہے (جس کا تمہیں خیال ہے کہ دجال ہے) تو تو اس پر غالب نہیں آ سکتا اور اگر وہ نہیں تو اسے قتل کرنے سے کیا فائدہ؟"

سالم رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میں نے عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے سنا' انہوں نے بتایا کہ بعد ازاں نبی کریم ﷺ اور ابن ابی کعب انصاری رضی اللہ عنہ کھجوروں کے اس باغ میں تشریف لے گئے جہاں ابن صیاد کا ٹھکانہ تھا۔ آپ جب وہاں پہنچے تو درخت کے تنے کی اوٹ میں ہو کر کھڑے ہو گئے۔ آپ ابن صیاد کے منہ سے کچھ سننا چاہتے تھے۔ وہ چادر اوڑھے اپنے فرش پر لیٹا تھا اور گنگناہٹ سی سنائی دے رہی تھی۔ اُم صیاد نے نبی کریم ﷺ کو دیکھ لیا کہ آپ کھجور کے تنے کی اوٹ میں کھڑے ہیں۔ اس نے ابن صیاد سے کہا کہ یہ محمد (ﷺ) ہیں جو کھجور کے تنے کے پیچھے کھڑے ہیں۔ وہ گنگنانے سے رک گیا۔ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: "اگر اس کی ماں نہ بتاتی تو وہ سب کچھ اُگل دیتا۔"

سالم رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ عبداللہ رضی اللہ عنہ نے کہا: نبی کریم ﷺ نے کھڑے ہو کر شان الٰہی کی مناسب حمد و ثناء کی اور پھر دجال کا ذکر فرمایا اور فرمایا: "میں اس سے تمہیں خوف دلا رہا ہوں' ہر نبی اپنی قوم کو خوف دلاتا رہا ہے' حضرت نوح علیہ السلام نے بھی اپنی قوم کو خوف دلایا تھا' البتہ میں تمہیں ایسی بات بتانے لگا ہوں جو کسی نبی نے بھی نہیں کی' جان لو کہ دجال کانا ہوگا لیکن اللہ تعالیٰ تو کانا نہیں۔"

۹۸۷۔ حَدَّثَنَا مُوسٰی قَالَ: حَدَّثَنَا وُهَيْبٌ قَالَ: حَدَّثَنَا جَعْفَرٌ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ جَابِرٍ قَالَ: كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا كَانَ جُنُبًا يَصُبُّ عَلٰى رَأْسِهِ ثَلَاثَ حَفَنَاتٍ مِّنْ مَّاءٍ. قَالَ الْحَسَنُ بْنُ مُحَمَّدٍ: أَبَا عَبْدِ اللّٰهِ، إِنَّ شَعْرِي أَكْثَرُ مِنْ ذَاكَ قَالَ وَضَرَبَ جَابِرٌ بِيَدِهِ عَلٰى فَخِذِ الْحَسَنِ فَقَالَ: يَا ابْنَ أَخِي، كَانَ شَعْرُ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَكْثَرَ مِنْ شَعْرِكَ وَأَطْيَبَ.

ترجمہ: حضرت جابر رضی اللہ عنہ بتاتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ جب حالت جنابت کا غسل فرماتے تو اپنے سر پر تین لپ بھر پانی ڈالتے۔ حسن بن محمد رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں' ابو عبداللہ رضی اللہ عنہ نے کہا میرے بال اس سے زیادہ ہیں اس پر حضرت جابر رضی اللہ عنہ نے اپنا ہاتھ حسن رضی اللہ عنہ کی ران پر مارا اور کہا: اے بھتیجے! نبی کریم ﷺ کے بال

سے بھی زیادہ اور پاکیزہ تھے۔

۴۳۶۔ بَابُ مَنْ كَرِهَ أَنْ يَقْعُدَ وَيَقُومَ لَهُ النَّاسُ

(اس شخص کا حکم جو خود بیٹھے اور لوگ کھڑے ہوں)

۹۸۸۔ حَدَّثَنَا مُوسٰى قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُو عَوَانَةَ، عَنِ الْأَعْمَشِ، عَنْ أَبِي سُفْيَانَ، عَنْ جَابِرٍ قَالَ: صُرِعَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ فَرَسٍ بِالْمَدِينَةِ عَلٰى جِذْعِ نَخْلَةٍ، فَانْفَكَّتْ قَدَمُهُ، فَكُنَّا نَعُودُهُ فِي مَشْرُبَةٍ لِعَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا فَأَتَيْنَاهُ وَهُوَ يُصَلِّي قَاعِدًا فَصَلَّيْنَا قِيَامًا. ثُمَّ أَتَيْنَاهُ مَرَّةً أُخْرٰى وَهُوَ يُصَلِّي الْمَكْتُوبَةَ قَاعِدًا، فَصَلَّيْنَا خَلْفَهُ قِيَامًا فَأَوْمَأَ إِلَيْنَا أَنِ اقْعُدُوا فَلَمَّا قَضَى الصَّلَاةَ قَالَ: إِذَا صَلَّى الْإِمَامُ قَاعِدًا فَصَلُّوا قُعُودًا وَإِذَا صَلّٰى قِيَامًا فَلَا تَقُومُوا وَالْإِمَامُ قَاعِدٌ كَمَا تَفْعَلُ فَارِسُ بِعُظَمَائِهِمْ.

ترجمہ: حضرت جابر رضی اللہ عنہ بتاتے ہیں کہ ایک مرتبہ حضور ﷺ اپنے گھوڑے سے کھجور کے تنے پر گر گئے پاؤں مبارک میں موچ آ گئی۔ چنانچہ ہم سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کے بالا خانہ میں آپ کی عیادت کو حاضر ہوئے تو آپ بیٹھ کر نماز ادا فرما رہے تھے' ہم نے بھی کھڑے ہو کر نماز ادا کی۔ پھر ہم دوبارہ حاضر ہوئے تو آپ فرض نماز بیٹھ کر پڑھ رہے تھے' ہم نے کھڑے ہو کر نماز پڑھی۔ آپ نے ہمیں بیٹھنے کا اشارہ کیا۔ جب آپ فارغ ہوئے تو فرمایا: "جب امام بیٹھ کر نماز پڑھے تو تم بھی بیٹھ کر پڑھو اور جب کھڑا ہو کر پڑھے تو تم بھی کھڑے ہو کر پڑھو۔ امام بیٹھا ہو تو کھڑے نہ ہوا کرو جیسے اہل فارس اپنے حکمرانوں کے لئے کرتے ہیں۔"

۹۸۹۔ قَالَ: وُلِدَ لِغُلَامٍ مِنَ الْأَنْصَارِ غُلَامٌ فَسَمَّاهُ مُحَمَّدًا فَقَالَتِ الْأَنْصَارُ: لَا نُكَنِّيكَ بِرَسُولِ اللّٰهِ حَتّٰى قَعَدْنَا فِي الطَّرِيقِ نَسْأَلُهُ عَنِ السَّاعَةِ؟ فَقَالَ: جِئْتُمُونِي تَسْأَلُونِي عَنِ السَّاعَةِ قُلْنَا: نَعَمْ. قَالَ: مَا مِنْ نَفْسٍ مَنْفُوسَةٍ يَأْتِي عَلَيْهَا مِائَةُ سَنَةٍ. قُلْنَا: وُلِدَ لِغُلَامٍ مِنَ الْأَنْصَارِ غُلَامٌ فَسَمَّاهُ مُحَمَّدًا، فَقَالَتِ الْأَنْصَارُ لَا نُكَنِّيكَ بِرَسُولِ اللّٰهِ. قَالَ: أَحْسَنَتِ الْأَنْصَارُ: سَمُّوا بِاسْمِي وَلَا تَكْتَنُوا بِكُنْيَتِي.

ترجمہ: انصار میں سے ایک شخص کے گھر لڑکا پیدا ہوا تو اس نے اس کا نام محمد رکھ دیا۔ انصار نے کہا ہم تمہاری کنیت ابو محمد نہیں رکھیں گے جیسے حضور ﷺ کی ہے اور پھر ہم راستہ میں بیٹھ گئے تاکہ آپ سے قیامت کے بارے میں پوچھیں۔ فرمایا: "تم مجھ سے قیامت کے بارے میں پوچھنے آئے ہو؟" ہم نے عرض کی ہاں! آپ نے فرمایا: "ایسا کم ہی ہوگا کہ کوئی سو سال کو پہنچے۔" ہم نے عرض کی انصار کے ہاں ایک بچہ پیدا ہوا ہے تو اس نے

اسے اپنا آلہ تناسل دانت سے کاٹنے کو کہا اور صاف آلہ تناسل کا نام لیا۔ چنانچہ اس کے ساتھیوں نے ضمرہ رضی اللہ عنہ کی طرف (گھور کر) دیکھا' انہوں نے کہا: لگتا ہے کہ تم نے میری بات کا برا منایا ہے؟ پھر کہا کہ اس سلسلے میں مجھے کسی کا خوف نہیں ہے کیونکہ میں نے نبی کریم ﷺ سے سن رکھا ہے کہ "جو شخص اپنے آپ کو دور جاہلیت کی طرف منسوب کرے اسے آلہ تناسل دانتوں سے کاٹنے کا کہو واضح طور پر کہہ دو اشارے سے نہ کہو۔"

۹۹۲۔ حَدَّثَنَا عُثْمَانُ قَالَ: حَدَّثَنَا الْمُبَارَكُ، عَنِ الْحَسَنِ، عَنْ عُتَيٍّ ...... مِثْلَهُ.

ترجمہ: حضرت عتی رضی اللہ عنہ سے اس طرح کی ایک اور حدیث مروی ہے۔

۴۳۸۔ بَابُ مَا يَقُولُ الرَّجُلُ إِذَا خَدِرَتْ رِجْلُهُ (پاؤں سن ہو جائے تو کیا کرے؟)

۹۹۳۔ حَدَّثَنَا أَبُو نُعَيْمٍ قَالَ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، عَنْ أَبِي إِسْحٰقَ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ سَعْدٍ قَالَ: خَدِرَتْ رِجْلُ ابْنِ عُمَرَ، فَقَالَ لَهُ رَجُلٌ: اُذْكُرْ أَحَبَّ النَّاسِ إِلَيْكَ، فَقَالَ: يَا مُحَمَّدُ.

ترجمہ: حضرت عبدالرحمٰن بن سعد رضی اللہ عنہ بتاتے ہیں کہ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کا پاؤں سن ہو گیا ایک شخص نے مشورہ دیا کہ اپنے کسی پیارے کو یاد کرو چنانچہ فوراً آپ نے کہا! یا مُحَمَّدُ.

نوٹ: مؤسسۃ الکتب الثقافیہ طبع دوم ۱۹۶۶ء (بیروت لبنان) اور مکتبہ المعارف للنشر و التوزیع ص ۵۳۶ طبع اول ۱۹۸۸ء (ریاض) میں بھی یہی الفاظ درج ہیں۔ (۱۲ چشتی)

۴۳۹۔ بَابٌ

۹۹۴۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ قَالَ: حَدَّثَنَا يَحْيَى، عَنْ عُثْمَانَ بْنِ غِيَاثٍ قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُو عُثْمَانَ، عَنْ أَبِي مُوسٰى، أَنَّهُ كَانَ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي حَائِطٍ مِّنْ حِيطَانِ الْمَدِينَةِ وَفِي يَدِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عُودٌ يَضْرِبُ بِهِ مِنَ الْمَاءِ وَالطِّينِ فَجَاءَ رَجُلٌ يَسْتَفْتِحُ، فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: افْتَحْ لَهُ وَبَشِّرْهُ بِالْجَنَّةِ. فَذَهَبْتُ فَإِذَا أَبُوبَكْرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ فَفَتَحْتُ لَهُ وَبَشَّرْتُهُ بِالْجَنَّةِ ثُمَّ اسْتَفْتَحَ رَجُلٌ آخَرُ فَقَالَ: افْتَحْ لَهُ وَبَشِّرْهُ بِالْجَنَّةِ. فَإِذَا عُمَرُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ فَفَتَحْتُ لَهُ وَبَشَّرْتُهُ بِالْجَنَّةِ ثُمَّ اسْتَفْتَحَ رَجُلٌ آخَرُ وَكَانَ مُتَّكِئًا فَجَلَسَ وَقَالَ: افْتَحْ لَهُ وَبَشِّرْهُ بِالْجَنَّةِ عَلٰى بَلْوٰى تُصِيبُهُ، أَوْ تَكُونُ. فَذَهَبْتُ فَإِذَا عُثْمَانُ فَفَتَحْتُ لَهُ فَأَخْبَرْتُهُ بِالَّذِي قَالَ: قَالَ اللّٰهُ الْمُسْتَعَانُ.

ترجمہ: حضرت ابو موسیٰ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میں مدینہ منورہ کے کسی باغ میں حضور ﷺ کی خدمت میں حاضر تھا۔ آپ کے ہاتھ میں ایک لکڑی تھی جسے کیچڑ میں مار رہے تھے۔ اتنے میں ایک شخص نے دروازے پر حاضری کی اجازت مانگی' آپ نے فرمایا: ''دروازہ کھول دو اور اسے (آنے والے کو) کہہ دو کہ وہ جنتی ہے۔'' میں باہر نکلا تو حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کھڑے تھے' میں نے انہیں اندر آنے کو کہا اور جنتی ہونے کی بشارت دے دی۔ پھر ایک اور شخص آئے اور اندر آنے کی اجازت مانگی۔ آپ نے فرمایا: ''اسے آنے دو اور جنتی ہونے کی خبر دے دو۔'' میں نے دیکھا تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ تھے۔ میں نے دروازہ کھول کر اندر آنے کو کہا اور جنت کی بشارت دی۔ پھر ایک اور شخص آئے' دستک دی' حضور ﷺ اس دوران تکیہ لگائے ہوئے تھے' اٹھ کر بیٹھ گئے اور فرمایا: ''دروازہ کھول دو اور اسے بھی جنت کی بشارت دے دو اور کہہ دو کہ تمہیں اذیت پہنچے گی۔'' میں باہر نکلا تو حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کھڑے تھے' میں نے دروازہ کھول کر انہیں ساری بات کہہ دی۔ یہ سن کر انہوں نے کہا: ''اللہ مددگار ہوگا۔''

۴۴۰۔ بَابُ مُصَافَحَةِ الصِّبْيَانِ (بچوں سے مصافحہ کرنا)

۹۹۵۔ حَدَّثَنَا ابْنُ شَيْبَةَ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ عَبْدِ الْمَلِكِ الْحِزَامِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا ابْنُ نُبَاتَةَ، عَنْ سَلَمَةَ بْنِ وَرْدَانَ قَالَ: رَأَيْتُ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ يُصَافِحُ النَّاسَ فَسَأَلَنِي: مَنْ أَنْتَ؟ فَقُلْتُ: مَوْلًى لِبَنِي لَيْثٍ فَمَسَحَ عَلٰى رَأْسِي ثَلَاثًا وَقَالَ: بَارَكَ اللّٰهُ فِيكَ.

ترجمہ: حضرت سلمہ بن وردان رضی اللہ عنہ بتاتے ہیں' میں نے حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ کو دیکھا کہ بچوں سے مصافحہ کر رہے تھے' مجھے دیکھ کر پوچھا: تم کون ہو؟ میں نے عرض کی کہ میں بنولیث کا غلام ہوں' یہ سن کر آپ نے میرے سر پر ہاتھ پھیرا (تین مرتبہ) اور فرمایا: اللہ تعالیٰ تجھے برکت دے۔

۴۴۱۔ بَابُ الْمُصَافَحَةِ (مصافحہ کرنا)

۹۹۶۔ حَدَّثَنَا حَجَّاجٌ قَالَ: حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ، عَنْ حُمَيْدٍ، عَنْ أَنَسِ ابْنِ مَالِكٍ قَالَ: لَمَّا جَاءَ أَهْلُ الْيَمَنِ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: قَدْ أَقْبَلَ أَهْلُ الْيَمَنِ، وَهُمْ أَرَقُّ قُلُوبًا مِنْكُمْ. فَهُمْ أَوَّلُ مَنْ جَاءَ بِالْمُصَافَحَةِ.

ترجمہ: حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بتاتے ہیں کہ جب اہل یمن حاضر خدمت ہوئے تو نبی کریم ﷺ

نے فرمایا: "اہل یمن آئے ہیں، یہ تم سے بھی زیادہ نرم دل ہیں۔" یہ سب سے پہلے مصافحہ کرنے والے تھے۔

۹۹۷۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الصَّبَّاحِ قَالَ: حَدَّثَنَا إِسْمٰعِيلُ بْنُ زَكَرِيَّا، عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ الْفَرَّاءِ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ يَزِيدَ، عَنِ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ قَالَ: مِنْ تَمَامِ التَّحِيَّةِ أَنْ تُصَافِحَ أَخَاكَ.

ترجمہ: حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ نے بتایا: سلام یوں پورا ہوتا ہے کہ تم سلام کے بعد مصافحہ بھی کیا کرو۔

۴۴۲۔ بَابُ مَسْحِ الْمَرْأَةِ رَأْسَ الصَّبِيِّ (کسی عورت کا بچے کے سر پر ہاتھ پھیرنا)

۹۹۸۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ أَبِي الْأَسْوَدِ قَالَ: حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ مَرْزُوقٍ الثَّقَفِيُّ قَالَ: حَدَّثَنِي أَبِي وَكَانَ لِعَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الزُّبَيْرِ فَأَخَذَهُ الْحَجَّاجُ مِنْهُ. قَالَ: كَانَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ الزُّبَيْرِ بَعَثَنِي إِلَى أُمِّهِ أَسْمَاءَ بِنْتِ أَبِي بَكْرٍ، فَأُخْبِرُهَا بِمَا يُعَامِلُهُمْ حَجَّاجٌ وَتَدْعُو لِي وَتَمْسَحُ رَأْسِي وَأَنَا يَوْمَئِذٍ وَصِيفٌ.

ترجمہ: حضرت ابراہیم بن مرزوق رضی اللہ عنہ بتاتے ہیں: میرے والد (آپ عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہ کے غلام تھے جن سے انہیں حجاج نے لے لیا تھا) نے بتایا کہ مجھے حضرت عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہ نے اپنی والدہ حضرت اسماء بنت ابوبکر رضی اللہ عنہما کی طرف بھیجا تاکہ انہیں حجاج کے برتاؤ کی اطلاع دے دوں۔ میں ان دنوں چھوٹا سا تھا۔ انہوں نے میرے سر پر ہاتھ پھیرا اور دعا دی۔

۴۴۳۔ بَابُ الْمُعَانَقَةِ (گلے ملنا)

۹۹۹۔ حَدَّثَنَا مُوسَى قَالَ: حَدَّثَنَا هَمَّامٌ، عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ عَبْدِ الْوَاحِدِ، عَنِ ابْنِ عُقَيْلٍ، أَنَّ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللّٰهِ حَدَّثَهُ، أَنَّهُ بَلَغَهُ حَدِيثٌ، عَنْ رَجُلٍ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَابْتَعْتُ بَعِيرًا فَشَدَدْتُ إِلَيْهِ رَحْلِي شَهْرًا حَتَّى قَدِمْتُ الشَّامَ فَإِذَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ أُنَيْسٍ، فَبَعَثْتُ إِلَيْهِ أَنَّ جَابِرًا بِالْبَابِ فَرَجَعَ الرَّسُولُ فَقَالَ: جَابِرُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ؟ فَقُلْتُ: نَعَمْ. فَخَرَجَ فَاعْتَنَقَنِي. قُلْتُ: حَدِيثٌ بَلَغَنِي لَمْ أَسْمَعْهُ خَشِيتُ أَنْ أَمُوتَ أَوْ تَمُوتَ. قَالَ: سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: يَحْشُرُ اللّٰهُ الْعِبَادَ أَوِ النَّاسَ عُرَاةً غُرْلًا بُهْمًا. قُلْتُ مَا: بُهْمًا؟ قَالَ: لَيْسَ مَعَهُمْ شَيْءٌ فَيُنَادِيهِمْ بِصَوْتٍ يَسْمَعُهُ مَنْ بَعُدَ أَحْسِبُهُ قَالَ: كَمَا يَسْمَعُهُ مَنْ قَرُبَ: أَنَا الْمَلِكُ، وَلَا يَنْبَغِي لِأَحَدٍ مِنْ أَهْلِ الْجَنَّةِ يَدْخُلُ الْجَنَّةَ وَأَحَدٌ مِنْ أَهْلِ النَّارِ يَطْلُبُهُ بِمَظْلَمَةٍ وَلَا يَنْبَغِي لِأَحَدٍ مِنْ أَهْلِ النَّارِ يَدْخُلُ النَّارَ وَأَحَدٌ مِنْ أَهْلِ الْجَنَّةِ

يُطْلُبُهُ بِمُظْلَمَةٍ. قُلْتُ: وَكَيْفَ؟ وَإِنَّمَا نَأْتِي اللّٰهَ عُرَاةً بُهْمًا؟ قَالَ: بِالْحَسَنَاتِ وَالسَّيِّئَاتِ.

ترجمہ: حضرت ابن عقیل رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ نے بتایا کہ ایک آدمی
مجھے نبی کریم ﷺ کی ایک حدیث ملی' میں نے ایک اونٹ خریدا اور اس پر کجاوا ڈالا اور چل پڑا۔ ایک ماہ میں
پہنچا' دیکھا تو وہ عبداللہ بن انیس رضی اللہ عنہ تھے۔ چنانچہ انہیں پیغام بھیجا کہ دروازے پر جابر کھڑا ہے۔ ایلچی
واپس آ کر پوچھا کہ تم جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ ہو؟ میں نے کہا' ہاں! چنانچہ عبداللہ رضی اللہ عنہ باہر آئے
مجھ سے گلے ملے۔ میں نے کہا: مجھے آپ کے پاس ایک حدیث کا پتہ چلا ہے' براہ راست جسے میں سن نہیں
اندیشہ ہے کہ کہیں میں یا آپ مر نہ جائیں اور حدیث گم ہو جائے۔ انہوں نے بتایا: میں نے نبی کریم ﷺ سے
تھا' آپ نے فرمایا: ''اللہ تعالیٰ حشر کے دن لوگوں کو ننگا اور بے ختنہ اور بُری حالت میں اٹھائے گا۔'' ہم نے
کی یہ بُہم کیا چیز ہے؟ آپ نے فرمایا: ''ان کے ہاتھ خالی ہوں گے' اللہ ایسی آواز دے گا جسے دور والے سنیں
(میرے خیال میں آپ نے یہ بھی فرمایا کہ جیسے قریب والے سن سکتے ہیں) آواز دینے والا رک جائے گا
بادشاہ ہوں' ایسا ممکن نہیں کہ کوئی اہل جنت' جنت میں اس وقت تک داخل ہو جائے جب تک اس پر کسی دوز
حق ہے' یونہی یہ بھی ممکن نہیں کہ کوئی دوزخی' دوزخ میں داخل ہو تو اس پر کسی جنتی کا حق ہو۔'' میں نے (ع
رضی اللہ عنہ) سے عرض کی' یہ کیونکر ممکن ہوگا جبکہ ہم تو ننگے اور بے ساماں اٹھیں گے؟ آپ نے فرمایا: ''یہ تو
نیکیوں اور برائیوں کے لینے دینے سے ممکن ہوگا۔''

۴۴۴۔ بَابُ الرَّجُلِ يُقَبِّلُ ابْنَتَهُ (اپنی بیٹی کو بوسہ دینا)

۱۰۰۰۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى قَالَ: حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ عُمَرَ قَالَ: حَدَّثَنَا إِسْرَائِيلُ، عَنْ مَيْسَرَ
حَبِيبٍ، عَنِ الْمِنْهَالِ بْنِ عَمْرٍو، عَنْ عَائِشَةَ بِنْتِ طَلْحَةَ، عَنْ عَائِشَةَ أُمِّ الْمُؤْمِنِينَ قَالَتْ: مَا رَأَ
أَحَدًا كَانَ أَشْبَهَ حَدِيثًا وَكَلَامًا بِرَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ فَاطِمَةَ وَكَانَتْ إِذَا دَخَلَتْ عَ
قَامَ إِلَيْهَا فَرَحَّبَ بِهَا وَقَبَّلَهَا وَأَجْلَسَهَا فِي مَجْلِسِهِ وَكَانَ إِذَا دَخَلَ عَلَيْهَا قَامَتْ إِلَيْهِ فَأَخَذَتْ بِ
فَرَحَّبَتْ وَقَبَّلَتْهُ وَأَجْلَسَتْهُ فِي مَجْلِسِهَا فَدَخَلَتْ عَلَيْهِ فِي مَرَضِهِ الَّذِي تُوُفِّيَ فَرَحَّبَ بِهَا وَقَبَّلَهَا

ترجمہ: اُم المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بتاتی ہیں میں نے گفتگو اور کلام کرنے میں سیدہ فاطمہ
اللہ عنہا کے علاوہ کسی کو بھی حضور ﷺ کے مشابہ نہیں دیکھا۔ وہ جب بھی حضور ﷺ کی خدمت میں حاضری

تو آپ کھڑے ہو جاتے' مرحبا فرماتے' انہیں چومتے اور اپنی جگہ پر بٹھا لیتے۔ پھر جو خود ان کے ہاں تشریف لے جاتے تو وہ بھی اٹھ کھڑی ہوتیں۔ آپ کا ہاتھ مبارک پکڑ لیتیں' انہیں بوسے دیتیں اور اپنی جگہ پر بٹھا لیتیں۔ جب آپ مرض وصال میں تھے وہ حاضر خدمت ہوئیں تو آپ نے انہیں مرحبا کہا اور چوما۔

۴۴۵۔ بَابُ تَقْبِيلِ الْيَدِ (ہاتھ چومنا)

۱۰۰۱۔ حَدَّثَنَا مُوسَى قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُو عَوَانَةَ، عَنْ يَزِيدَ بْنِ أَبِي زِيَادٍ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ أَبِي لَيْلَى، عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ: كُنَّا فِي غَزْوَةٍ، فَحَاصَ النَّاسُ حَيْصَةً، قُلْنَا: كَيْفَ نَلْقَى النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَدْ فَرَرْنَا؟ فَنَزَلَتْ: إِلَّا مُتَحَرِّفًا لِّقِتَالٍ.[1] فَقُلْنَا: لَا نَقْدِمُ الْمَدِينَةَ فَلَا يَرَانَا أَحَدٌ فَقُلْنَا: لَوْ قَدِمْنَا، فَخَرَجَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ صَلَاةِ الْفَجْرِ، قُلْنَا: نَحْنُ الْفَرَّارُونَ، قَالَ: أَنْتُمُ الْعَكَّارُونَ. فَقَبَّلْنَا يَدَهُ قَالَ: أَنَا فِئَتُكُمْ.

ترجمہ: حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بتاتے ہیں کہ ہم ایک غزوہ کے لئے گئے تو لوگوں نے منہ پھیر لیا اور ہٹ گئے' ہم نے سوچا کہ ہم نبی کریم ﷺ کو کیا منہ دکھائیں گے کیونکہ ہم (احد میں) بھاگ جانے والے ہیں اس پر یہ آیہ کریمہ نازل ہوگئی۔

"إِلَّا مُتَحَرِّفًا لِّقِتَالٍ."

"مگر لڑائی کے داؤ پیچ کی خاطر۔"

ہم نے کہا ہم مدینہ طیبہ واپس نہیں جائیں گے تاکہ کوئی ہمیں دیکھ لے۔ ہم نے کہا ہم ضرور جائیں گے۔ (اتنے میں) نبی کریم ﷺ نماز فجر پڑھا کر باہر نکلے تو ہم نے عرض کی ہم تو بھاگ گئے تھے۔ (یہ سن کر) آپ نے فرمایا: "تم تو (واپس آ کر دوبارہ) حملہ کرنے والے ہو بھاگنے والے نہیں۔" (آپ کے اس فرمان پر خوش ہو کر) ہم نے آپ کے ہاتھ چوم لئے۔ آپ نے فرمایا: "میں تمہارا ساتھی ہوں۔"

۱۰۰۲۔ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي مَرْيَمَ قَالَ: حَدَّثَنَا عَطَّافُ بْنُ خَالِدٍ قَالَ: حَدَّثَنِي عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ رَزِينٍ قَالَ: مَرَرْنَا بِالرَّبَذَةِ، فَقِيلَ لَنَا: هٰهُنَا سَلَمَةُ بْنُ الْأَكْوَعِ فَأَتَيْتُهُ فَسَلَّمْنَا عَلَيْهِ فَأَخْرَجَ يَدَيْهِ فَقَالَ: بَايَعْتُ بِهَاتَيْنِ نَبِيَّ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَخْرَجَ كَفًّا لَهُ ضَخْمَةً كَأَنَّهَا كَفُّ بَعِيرٍ، فَقُمْنَا إِلَيْهَا فَقَبَّلْنَاهَا.

---

[1] سورہ الانفال: آیت ۱۶

ترجمہ: حضرت عبدالرحمٰن بن رزین رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ ہم "ربذہ" سے گزرے تو ہمیں بتایا گیا کہ یہ
سلمہ بن اکوع رضی اللہ عنہ ٹھہرے ہوئے ہیں' ہم ان کے پاس گئے انہیں سلام کہا تو انہوں نے اپنے دونوں
آگے کئے اور بتایا کہ انہی دو ہاتھوں سے میں نے حضور ﷺ سے بیعت کی تھی' آپ نے اپنی بھاری ہتھیلی آ
لگتا تھا کہ گویا اونٹ کا اگلا پاؤں ہے' ہم اٹھے اور بوسہ دے دیا۔

۱۰۰۳۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدٍ قَالَ: حَدَّثَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ، عَنِ ابْنِ جُدْعَانَ، قَالَ ثَابِتٌ لِأَنَ
أَمَسَسْتَ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِيَدِكَ؟ قَالَ: نَعَمْ فَقَبَّلْتُهَا.

ترجمہ: حضرت ثابت رضی اللہ عنہ نے حضرت انس رضی اللہ عنہ سے کہا کہ کیا آپ نے اپنا یہ ہاتھ حضور
سے لگایا تھا؟ انہوں نے بتایا' ہاں تو ہم نے اس کا بوسہ لے لیا۔

۴۴۶۔ بَابُ تَقْبِيْلُ الرِّجْلِ (پاؤں چومنا)

۱۰۰۴۔ حَدَّثَنَا مُوْسَى بْنُ إِسْمٰعِيْلَ قَالَ: حَدَّثَنَا مَطَرُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الْأَعْنَقِ قَالَ: حَدَّثَتْنِي امْرَأَ
صَبَاحِ عَبْدِ الْقَيْسِ يُقَالُ لَهَا أُمُّ أَبَانَ ابْنَةُ الْوَازِعِ، عَنْ جَدِّهَا، أَنَّ جَدَّهَا الْوَازِعَ بْنَ عَامِرٍ قَالَ: قَدِ
فَقِيْلَ: ذَاكَ رَسُوْلُ اللّٰهِ فَأَخَذْنَا بِيَدَيْهِ وَرِجْلَيْهِ نُقَبِّلُهُمَا.

ترجمہ: حضرت وازع بن عامر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ ہم مدینہ منورہ آئے تو ہمیں بتایا گیا کہ نبی کریم
یہاں تشریف رکھتے ہیں۔ ہم نے آپ کے دونوں ہاتھ اور پاؤں بوسے دینے کے لئے تھام لئے۔

۱۰۰۵۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ الْمُبَارَكِ قَالَ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ حَبِيْبٍ قَالَ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ قَالَ: حَ
عَمْرٍو، عَنْ ذَكْوَانَ، عَنْ صُهَيْبٍ قَالَ: رَأَيْتُ عَلِيًّا يُقَبِّلُ يَدَ الْعَبَّاسِ وَرِجْلَيْهِ.

ترجمہ: حضرت صھیب رضی اللہ عنہ نے بتایا' میں نے حضرت علی کرم اللہ وجہہ کو دیکھا کہ حضرت عباس (
رضی اللہ عنہ کے ہاتھ پاؤں چوم رہے ہیں۔

۴۴۷۔ بَابُ قِيَامُ الرَّجُلِ لِلرَّجُلِ تَعْظِيْمًا (کسی کے لئے تعظیماً کھڑا ہونا)

۱۰۰۶۔ حَدَّثَنَا آدَمُ قَالَ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ وَحَدَّثَنَا حَجَّاجٌ قَالَ: حَدَّثَنَا حَمَّادٌ قَالَ: حَدَّثَنَا حَبِيْبُ
الشَّهِيْدِ قَالَ: سَمِعْتُ أَبَا مِجْلَزٍ يَقُوْلُ: إِنَّ مُعَاوِيَةَ خَرَجَ وَعَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عَامِرٍ وَعَبْدُ اللّٰهِ بْنُ الزُّبَيْرِ قُعُو

فَقَامَ ابْنُ عَامِرٍ وَقَعَدَ ابْنُ الزُّبَيْرِ وَكَانَ أَرْزَنَهُمَا قَالَ مُعَاوِيَةُ: قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَنْ سَرَّهُ أَنْ يَمْثُلَ لَهُ عِبَادُ اللّٰهِ قِيَامًا فَلْيَتَبَوَّأْ بَيْتًا مِنَ النَّارِ

ترجمہ: حضرت ابومجلز رضی اللہ عنہ نے بتایا کہ حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ باہر نکلے تو عبداللہ بن عامر اور عبداللہ بن زبیر رضوان اللہ علیہم اجمعین دونوں بیٹھے تھے۔ ابن عامر رضی اللہ عنہ کھڑے ہو گئے اور ابن زبیر رضی اللہ عنہ بیٹھے رہے کیونکہ وہ دونوں میں سے بھاری تھے۔ حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ نے بتایا: نبی کریم ﷺ فرماتے ہیں: ''جو اس بات سے خوش ہو کہ لوگ کھڑے ہو کر اس کی تعظیم کریں تو وہ دوزخ میں اپنا گھر دیکھ رکھے۔''

نوٹ: مطلب یہ کہ دینوی ذہنیت سے اس کی نیت ہو کہ لوگ کھڑے ہو کر میری تعظیم کریں' ورنہ کسی صاحب دین عالم کے لئے کھڑے ہونے میں کوئی مضائقہ نہیں ہے۔ (۱۲ چشتی)

۴۴۸۔ بَابُ بَدْءِ السَّلَامِ (سلام کہنے کی تاریخی حیثیت)

۱۰۰۷۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدٍ قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنْ هَمَّامٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: خَلَقَ اللّٰهُ آدَمَ عَلَيْهِ السَّلَامُ وَطُولُهُ سِتُّونَ ذِرَاعًا قَالَ: اذْهَبْ فَسَلِّمْ عَلَى أُولٰئِكَ النَّفَرِ مِنَ الْمَلَائِكَةِ جُلُوسٌ فَاسْتَمِعْ مَا يُجِيبُونَكَ فَإِنَّهَا تَحِيَّتُكَ وَتَحِيَّةُ ذُرِّيَّتِكَ. فَقَالَ السَّلَامُ عَلَيْكُمْ فَقَالُوا: السَّلَامُ عَلَيْكَ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ فَزَادُوهُ: وَرَحْمَةُ اللّٰهِ فَكُلُّ مَنْ يَدْخُلُ الْجَنَّةَ عَلَى صُورَتِهِ فَلَمْ يَزَلْ يَنْقُصُ الْخَلْقُ حَتَّى الْآنَ.

ترجمہ: حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بتاتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: ''اللہ تعالیٰ نے حضرت آدم علیہ السلام کو پیدا فرمایا۔ آپ کا قد مبارک ساٹھ ہاتھ تھا (تقریباً ۹۰ فٹ) پھر (فرشتوں کو بیٹھے ہوئے دیکھ کر) فرمایا: ان فرشتوں کو سلام کہو اور دیکھو کہ ان میں سے کون جواب دیتا ہے کیونکہ (آئندہ آج سے یہ) تمہارا اور تمہاری اولاد کا سلام ہوا کرے گا۔ آپ نے جا کر (فرشتوں سے کہا) السلام علیکم! انہوں نے جواباً کہا: السلام علیکم ورحمۃ اللہ! انہوں نے ورحمۃ اللہ کا لفظ زیادہ کہا' تو جو بھی جنت میں داخل ہو گا' صورت آدم علیہ السلام پر ہو گا۔ (اتنا ہی قد ہو گا) اب تک انسانوں کا قد گھٹتا جا رہا ہے۔''

۴۴۹۔ بَابُ إِفْشَاءِ السَّلَامِ (سلام عام کرنا)

۱۰۰۸۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَاحِدِ عَنْ قَتَانَ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ النَّهْمِيِّ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ

عَوْسَجَةَ، عَنِ الْبَرَّاءِ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: أَفْشُوا السَّلَامَ تَسْلَمُوا.

ترجمہ: حضرت براء رضی اللہ عنہ بتاتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: "سلام عام کرو اس میں تمہاری سلامتی ہے۔"

١٠٠٩۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عُبَيْدِ اللّٰهِ قَالَ: حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي حَازِمٍ وَالْقَعْنَبِيُّ، عَنْ عَبْدِ الْعَزِيزِ، عَنِ الْعَلَاءِ ابْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ يَعْقُوبَ الْجُهَنِيِّ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: لَا تَدْخُلُوا الْجَنَّةَ حَتّٰى تُؤْمِنُوا حَتّٰى تَحَابُّوا أَلَا أَدُلُّكُمْ عَلٰى مَا تَحَابُّونَ بِهِ؟ قَالُوا: بَلٰى، يَا رَسُولَ اللّٰهِ، قَالَ: أَفْشُوا السَّلَامَ بَيْنَكُمْ.

ترجمہ: حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بتاتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: "تم اس وقت تک جنت میں داخل نہیں ہو سکتے جب تک ایماندار نہ بن جاؤ اور ایمان دار اس وقت تک نہیں بنو گے جب تک آپس میں محبت سے نہ رہو، کیا میں تمہیں وہ چیز نہ بتا دوں جس سے تمہاری محبت بڑھ سکے۔" صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین نے عرض کیا: یا رسول اللہ ﷺ! بتایئے؟ آپ نے فرمایا: "آپس میں سلام کو عام کر دو۔"

١٠١٠۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَلَامٍ قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ فُضَيْلِ بْنِ غَزْوَانَ، عَنْ عَطَاءِ بْنِ السَّائِبِ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اعْبُدُوا الرَّحْمٰنَ، وَأَطْعِمُوا الطَّعَامَ، وَأَفْشُوا السَّلَامَ، تَدْخُلُوا الْجِنَانَ.

ترجمہ: حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ نے بتایا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "رحمٰن کی عبادت کرو، لوگوں کو کھانا کھلایا کرو اور سلام پھیلاؤ تو تم جنت میں داخل ہو جاؤ گے۔"

٤٥٠۔ بَابُ مَنْ بَدَأَ بِالسَّلَامِ (سلام کی پہل کون کرے؟)

١٠١١۔ حَدَّثَنَا أَبُو نُعَيْمٍ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ عُبَيْدٍ، عَنْ بَشِيرِ بْنِ يَسَارٍ قَالَ: مَا كَانَ أَحَدٌ يَبْدَأُ أَوْ يَبْدُرُ ابْنَ عُمَرَ بِالسَّلَامِ.

ترجمہ: حضرت بشیر بن یسار رضی اللہ عنہ بتاتے ہیں کہ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے سلام میں جلدی کرنے والا کوئی نہ تھا۔ (آپ پہلے ہی سلام کہہ دیتے تھے)

١٠١٢۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَلَامٍ قَالَ: أَخْبَرَنَا مَخْلَدُ بْنُ يَزِيدَ قَالَ: أَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ قَالَ: أَخْبَرَنِي أَبُو الزُّبَيْرِ، أَنَّهُ سَمِعَ جَابِرًا يَقُولُ: يُسَلِّمُ الرَّاكِبُ عَلَى الْمَاشِي، وَالْمَاشِي عَلَى الْقَاعِدِ، وَالْمَاشِيَانِ أَيُّهُمَا

۴۵۱۔ بَابٌ فَضْلُ السَّلَامِ (سلام کہنے کی فضیلت)

۱۰۱۵۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ: حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرِ بْنِ أَبِي كَثِيرٍ، عَنْ يَعْقُوبَ بْنِ زَيْدِ التَّيْمِيِّ، عَنْ سَعِيدِ الْمَقْبُرِيِّ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، أَنَّ رَجُلًا مَرَّ عَلَى رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ فِي مَجْلِسٍ فَقَالَ: السَّلَامُ عَلَيْكُمْ. فَقَالَ: عَشْرُ حَسَنَاتٍ. فَمَرَّ رَجُلٌ آخَرُ فَقَالَ: السَّلَامُ عَلَيْكُمْ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ. فَقَالَ: عِشْرُونَ حَسَنَةً. فَمَرَّ رَجُلٌ آخَرُ فَقَالَ: السَّلَامُ عَلَيْكُمْ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَبَرَكَاتُهُ فَقَالَ: ثَلَاثُونَ حَسَنَةً. فَقَامَ رَجُلٌ مِنَ الْمَجْلِسِ وَلَمْ يُسَلِّمْ، فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَا أَوْشَكَ مَا نَسِيَ صَاحِبُكُمْ! إِذَا جَاءَ أَحَدُكُمُ الْمَجْلِسَ فَلْيُسَلِّمْ، فَإِنْ بَدَا لَهُ أَنْ يَجْلِسَ فَلْيَجْلِسْ وَإِذَا قَامَ فَلْيُسَلِّمْ مَا الْأُولَى بِأَحَقَّ مِنَ الْآخِرَةِ.

ترجمہ: حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بتاتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ ایک مجلس میں تشریف فرما تھے کہ ایک آدمی گزرا اور عرض کی' السلام علیکم! آپ نے فرمایا: "اسے دس (نیکیاں) ملیں گی۔" پھر دوسرے نے گزرتے ہوئے عرض کی السلام علیکم ورحمۃ اللہ! آپ نے فرمایا: "اسے بیس (نیکیاں) ملیں گی۔" پھر اچانک ایک اور گزرا اور عرض کی السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ! آپ نے فرمایا: "اسے تیس نیکیاں ملیں گی۔" یہ سن کر مجلس میں ایک شخص کھڑا ہو کر چل دیا اور اس نے سلام عرض نہ کیا۔ اس پر آپ نے فرمایا: "یہ شخص سلام کہنا بھول گیا' تم میں سے جب بھی کوئی مجلس میں جائے تو سلام کہا کرے' پھر چاہے تو بیٹھ جائے اور جب مجلس سے جانے لگے تو بھی سلام کہے' یہ ضروری نہیں کہ پہلا سلام دوسرے سے زیادہ اہمیت والا نہیں ہوتا۔"

۱۰۱۶۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ قَالَ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ مَيْسَرَةَ، عَنْ زَيْدِ بْنِ وَهْبٍ، عَنْ عُمَرَ قَالَ: كُنْتُ رَدِيفَ أَبِي بَكْرٍ فَيَمُرُّ عَلَى الْقَوْمِ فَيَقُولُ السَّلَامُ عَلَيْكُمْ. فَيَقُولُونَ: السَّلَامُ عَلَيْكُمْ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ. وَيَقُولُ: السَّلَامُ عَلَيْكُمْ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَبَرَكَاتُهُ. فَقَالَ: أَبُو بَكْرٍ فَضَلَنَا النَّاسُ الْيَوْمَ بِزِيَادَةٍ كَثِيرَةٍ.

ترجمہ: حضرت عمر رضی اللہ عنہ بتاتے ہیں کہ میں حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کے پیچھے سوار تھا' آپ جہاں سے گزرتے تو بیٹھے لوگوں کو سلام کہتے' لوگ آپ کو کہتے: السلام علیکم ورحمۃ اللہ! اگر آپ کہتے: السلام علیکم ورحمۃ اللہ! تو لوگ یوں جواب دیتے السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ! اس پر حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے کہا: لوگوں نے آج

ترجمہ: حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ بتاتے ہیں کہ صحابہ کرام رضی اللہ عنہما' نبی کریم ﷺ کے پیچھے نماز پڑھتے تھے' کسی نے کہہ دیا: السلام علی اللہ! جب آپ نماز سے فارغ ہوئے تو پوچھا: ''یہ السلام علی اللہ! کس نے کہا ہے؟ ''السلام'' تو اللہ کا نام ہے' تم یوں کہا کرو:

''اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ اَيُّهَا النَّبِيُّ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَبَرَكَاتُهٗ اَلسَّلَامُ عَلَيْنَا وَعَلٰى عِبَادِ اللّٰهِ الصّٰلِحِيْنَ اَشْهَدُ اَنْ لَّآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ.''

حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہما بتاتے ہیں کہ لوگ یہ سلام (مکمل) یونہی سیکھا کرتے تھے جیسے قرآن کی کوئی سورت سیکھتے تھے۔

۴۵۳۔ بَابٌ حَقُّ الْمُسْلِمِ عَلَى الْمُسْلِمِ أَنْ يُسَلِّمَ عَلَيْهِ إِذَا لَقِيَهُ

(مسلمان کا دوسرے پر حق ہے کہ ملتے وقت سلام کہے)

۱۰۲۱۔ حَدَّثَنَا إِسْمٰعِيلُ قَالَ: حَدَّثَنَا مَالِكٌ، عَنِ الْعَلَاءِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: حَقُّ الْمُسْلِمِ عَلَى الْمُسْلِمِ خَمْسٌ. قِيلَ: وَمَا هِيَ؟ قَالَ: إِذَا لَقِيتَهُ فَسَلِّمْ عَلَيْهِ وَإِذَا دَعَاكَ فَأَجِبْهُ، وَإِذَا اسْتَنْصَحَكَ فَانْصَحْ لَهُ، وَإِذَا عَطَسَ فَحَمِدَ اللّٰهَ فَشَمِّتْهُ وَإِذَا مَرِضَ فَعُدْهُ، وَإِذَا مَاتَ فَاصْحَبْهُ.

ترجمہ: حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بتاتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: ''ایک مسلمان کے دوسرے پر پانچ حق ہوتے ہیں۔'' عرض کی گئی وہ کون سے ہیں؟ تو آپ نے فرمایا: ''جب وہ ملے تو اسے سلام کہو' وہ دعوت دے تو قبول کرو' کوئی راہنمائی مانگے تو راہنمائی کرو' چھینک کر الحمد للہ کہے تو یرحمک اللہ کہو' بیمار ہو جائے تو بیمار پرسی کرو اور وہ فوت ہو جائے تو اس کے جنازے میں ملو۔''

۴۵۴۔ بَابٌ يُسَلِّمُ الْمَاشِيْ عَلَى الْقَاعِدِ (پیدل چلنے والا بیٹھے کو سلام کہے)

۱۰۲۲۔ حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ الرَّبِيعِ قَالَ: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ الْمُبَارَكِ، عَنْ يَحْيَى قَالَ: حَدَّثَنَا زَيْدُ بْنُ سَلَّامٍ، عَنْ جَدِّهِ أَبِي سَلَّامٍ، عَنْ أَبِي رَاشِدٍ الْحُبْرَانِيِّ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ شِبْلٍ قَالَ: سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: لِيُسَلِّمِ الرَّاكِبُ عَلَى الرَّاجِلِ، وَلْيُسَلِّمِ الرَّاجِلُ عَلَى الْقَاعِدِ، وَلْيُسَلِّمِ الْأَقَلُّ

عَلَى الْأَكْثَرِ فَمَنْ أَجَابَ السَّلَامَ فَهُوَ لَهُ وَمَنْ لَمْ يُجِبْ فَلَا شَيْءَ لَهُ.

ترجمہ: حضرت عبدالرحمٰن بن شبل رضی اللہ عنہ بتاتے ہیں کہ میں نے نبی کریم ﷺ سے سنا' آپ نے فرمایا: ''سوار' پیدل کو سلام کہا کرے اور پیدل بیٹھے کو' تھوڑے بہتوں کو سلام کہیں کیونکہ اجر تو سلام کہنے والے کو ملے گا جس نے نہ کہا اسے کیا ملتا ہے؟''

۱۰۲۳۔ حَدَّثَنَا إِسْحٰقُ قَالَ: أَخْبَرَنَا رَوْحُ بْنُ عُبَادَةَ قَالَ: أَخْبَرَنِي ابْنُ جُرَيْجٍ قَالَ: أَخْبَرَنِي زِيَادٌ، أَنَّ ثَابِتًا، أَخْبَرَهُ وَهُوَ مَوْلَى عَبْدِ الرَّحْمٰنِ يَرْوِيهِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، عَنْ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: يُسَلِّمُ الرَّاكِبُ عَلَى الْمَاشِي، وَالْمَاشِي عَلَى الْقَاعِدِ، وَالْقَلِيلُ عَلَى الْكَثِيرِ.

ترجمہ: حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کی روایت کے مطابق رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''سوار' پیدل چلنے والے کو سلام کہے' پیدل چلنے والا بیٹھے ہوئے کو سلام کہے اور تھوڑے بہتوں کو سلام کہیں۔''

۱۰۲۴۔ قَالَ ابْنُ جُرَيْجٍ: فَأَخْبَرَنِي أَبُو الزُّبَيْرِ، أَنَّهُ سَمِعَ جَابِرًا يَقُولُ: الْمَاشِيَانِ إِذَا اجْتَمَعَا فَأَيُّهُمَا بَدَأَ بِالسَّلَامِ فَهُوَ أَفْضَلُ.

ترجمہ: حضرت جابر رضی اللہ عنہ بتاتے ہیں کہ دو پیدل چلنے والے آمنے سامنے آجائیں تو جو پہلے سلام کہے گا' مرتبہ میں بڑھ جائے گا۔

۴۵۵۔ بَابُ تَسْلِيمِ الرَّاكِبِ عَلَى الْقَاعِدِ (سوار کا بیٹھے ہوئے کو سلام کہنا)

۱۰۲۵۔ حَدَّثَنَا نُعَيْمُ بْنُ حَمَّادٍ قَالَ: أَخْبَرَنَا ابْنُ الْمُبَارَكِ قَالَ: أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنْ هَمَّامٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: يُسَلِّمُ الرَّاكِبُ عَلَى الْمَاشِي، وَالْمَاشِي عَلَى الْقَاعِدِ، وَالْقَلِيلُ عَلَى الْكَثِيرِ.

ترجمہ: حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ' نبی کریم ﷺ کا یہ فرمان بتاتے ہیں: ''سواری والا' پیدل چلنے والے کو سلام کہے' پیدل بیٹھے کو کہے اور تھوڑے لوگ بہتوں کو سلام کہیں۔''

۱۰۲۶۔ حَدَّثَنَا أَصْبَغُ قَالَ: أَخْبَرَنِي ابْنُ وَهْبٍ قَالَ: أَخْبَرَنِي ابْنُ هَانِئٍ، عَنْ عَمْرِو بْنِ مَالِكٍ، عَنْ فَضَالَةَ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: يُسَلِّمُ الْفَارِسُ عَلَى الْقَاعِدِ، وَالْقَلِيلُ عَلَى الْكَثِيرِ.

ترجمہ: حضرت فضالہ رضی اللہ عنہ' نبی کریم ﷺ کا فرمان بتاتے ہیں کہ ''گھوڑ سوار' بیٹھے کو سلام کہے اور قلیل لوگ

کثیر لوگوں کو سلام کہا کریں۔"

۴۵۶۔ بَابٌ هَلْ يُسَلِّمُ الْمَاشِيْ عَلَى الرَّاكِبِ؟

(کیا پیدل شخص، سوار کو سلام کہہ سکتا ہے؟)

۱۰۲۷۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ كَثِيْرٍ قَالَ: أَخْبَرَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ كَثِيْرٍ، عَنْ حُصَيْنٍ، عَنِ الشَّعْبِيِّ أَنَّهُ لَقِيَ فَارِسًا فَبَدَأَهُ بِالسَّلَامِ فَقُلْتُ: تَبْدَأُهُ بِالسَّلَامِ؟ قَالَ: رَأَيْتُ شُرَيْحًا مَاشِيًا يَبْدَأُ بِالسَّلَامِ.

ترجمہ: حضرت شعبی رضی اللہ عنہ نے بتایا کہ وہ ایک گھوڑ سوار سے ملے تو آپ نے پہلے سلام کہا یا پہلے میں نے کہا: حضرت حصین رضی اللہ عنہ نے کہا سلام کی ابتداء تمہاری طرف سے کیوں؟ اس نے کہا میں نے شریح رضی اللہ عنہ کو دیکھا تھا کہ انہوں نے پیدل ہونے کے باوجود سوار کو سلام کہا تھا۔

۴۵۷۔ بَابٌ يُسَلِّمُ الْقَلِيْلُ عَلَى الْكَثِيْرِ (تھوڑے لوگ بہتوں کو سلام کہیں)

۱۰۲۸۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ يَزِيْدَ قَالَ: حَدَّثَنَا حَيْوَةُ قَالَ: أَخْبَرَنِيْ حُمَيْدٌ أَبُوْ هَانِيءٍ، أَنَّ أَبَا عَلِيٍّ عَمْرَو بْنَ مَالِكٍ الْمِصْرِيَّ الْجَنْبِيَّ حَدَّثَهُ، عَنْ فُضَالَةَ ابْنِ عُبَيْدٍ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: يُسَلِّمُ الرَّاكِبُ عَلَى الْمَاشِيْ، وَالْمَاشِيْ عَلَى الْقَاعِدِ، وَالْقَلِيْلُ عَلَى الْكَثِيْرِ.

ترجمہ: حضرت فضالہ بن عبید رضی اللہ عنہ نبی کریم ﷺ سے بیان کرتے ہیں کہ "سوار پیدل چلنے والے کو سلام کہے، پیدل چلنے والا، بیٹھے ہوئے کو سلام کہے اور تھوڑے بہتوں کو سلام کہیں۔"

۱۰۲۹۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ قَالَ: أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ قَالَ: أَخْبَرَنَا حَيْوَةُ بْنُ شُرَيْحٍ قَالَ: أَخْبَرَنِيْ أَبُوْ هَانِيءٍ الْخَوْلَانِيُّ، عَنْ أَبِيْ عَلِيٍّ الْجَنْبِيِّ، عَنْ فُضَالَةَ، أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: يُسَلِّمُ الْفَارِسُ عَلَى الْمَاشِيْ، وَالْمَاشِيْ عَلَى الْقَائِمِ، وَالْقَلِيْلُ عَلَى الْكَثِيْرِ.

ترجمہ: حضرت فضالہ رضی اللہ عنہ بتاتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "گھوڑ سوار پیدل لوگوں کو سلام کہا کرے، پیدل کھڑے ہوئے لوگوں کو سلام کہے اور تھوڑے لوگ بہت سے لوگوں کو سلام کہیں۔"

۴۵۸۔ بَابٌ يُسَلِّمُ الصَّغِيْرُ عَلَى الْكَبِيْرِ (چھوٹے بڑوں کو سلام کہا کریں)

۱۰۳۰۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَلَامٍ قَالَ: أَخْبَرَنَا مُخَلَّدٌ قَالَ: أَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ قَالَ: أَخْبَرَنِيْ زِيَادٌ، أَنَّهُ

عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عُمَرَ عَلَى سَقَّاطٍ وَلَا صَاحِبِ بَيْعَةٍ وَلَا مِسْكِينٍ وَلَا أَحَدٍ إِلَّا يُسَلِّمُ عَلَيْهِ.

فَقَالَ الطُّفَيْلُ: فَجِئْتُ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عُمَرَ يَوْمًا فَاسْتَتْبَعَنِي إِلَى السُّوقِ، فَقُلْتُ مَا تَصْنَعُ بِالسُّوقِ؟ وَأَنْتَ لَا تَقِفُ عَلَى الْبَيْعِ وَلَا تَسْأَلُ عَنِ السِّلَعِ وَلَا تَسُومُ بِهَا وَلَا تَجْلِسُ فِي مَجَالِسِ السُّوقِ فَاجْلِسْ بِنَا هَاهُنَا نَتَحَدَّثُ. فَقَالَ لِي عَبْدُ اللّٰهِ: يَا أَبَا بَطْنٍ وَكَانَ الطُّفَيْلُ ذَا بَطْنٍ إِنَّمَا نَغْدُو مِنْ أَجْلِ السَّلَامِ عَلَى مَنْ لَقِيَنَا.

ترجمہ: حضرت طفیل بن ابی کعب رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما انہیں صبح کے وقت لے کر بازار جاتے' جب ہم بازار پہنچتے' آپ کباڑیئے' تاجر' مسکین بلکہ کسی کے قریب سے بھی گزرتے تو ان کو سلام کہتے۔

حضرت طفیل رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میں ایک دن حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کے ہاں گیا' انہوں نے مجھے اپنے پیچھے آنے کو کہا تو میں نے پوچھا' بازار میں کیا کام ہے؟ آپ خرید و فروخت کرنا تو جانتے نہیں' نہ سامان تجارت کے بھاؤ کرتے ہیں' نہ کسی چیز کا بھاؤ لگاتے ہیں اور نہ ہی بازاری مجلسوں میں بیٹھ سکتے ہیں لہٰذا آیئے یہیں بیٹھ کر آپس میں باتیں کریں۔ عبداللہ رضی اللہ عنہ نے مجھے کہا: اے پیٹ والے! (حضرت طفیل رضی اللہ عنہ کا پیٹ بڑھا ہوا تھا) جو بھی بازار میں ملے گا ہم اسے سلام کہتے جائیں گے۔

۴۶۳۔ بَابُ التَّسْلِيمِ إِذَا جَاءَ الْمَجْلِسَ (مجلس میں پہنچے تو سلام کہے)

۱۰۳۸۔ حَدَّثَنَا أَبُو عَاصِمٍ، عَنِ ابْنِ عَجْلَانَ، عَنْ سَعِيدٍ الْمَقْبُرِيِّ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: إِذَا جَاءَ أَحَدُكُمُ الْمَجْلِسَ فَلْيُسَلِّمْ، فَإِنْ رَجَعَ فَلْيُسَلِّمْ، فَإِنَّ الْأُخْرَى لَيْسَتْ أَحَقَّ مِنَ الْأُولَى.

ترجمہ: حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کی روایت کے مطابق رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''تم میں سے کوئی مجلس میں آئے تو سلام کہے' واپس ہو تو بھی سلام کہے کیونکہ پہلے سلام کہنا دوسرے سے زیادہ بہتر نہیں ہوتا۔''

۱۰۳۹۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى قَالَ: حَدَّثَنَا صَفْوَانُ بْنُ عِيسَى، عَنِ ابْنِ عَجْلَانَ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ أَبِي سَعِيدٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: .... مِثْلَهُ.

ترجمہ: حضرت ابوسعید رضی اللہ عنہ بھی حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے نبی کریم ﷺ کی ایسی ہی حدیث کا ذکر کرتے ہیں۔

۴۶۴۔ بَابُ التَّسْلِيمُ إِذَا قَامَ مِنَ الْمَجْلِسِ (مجلس سے جاتے وقت سلام کہنا)

۱۰۴۰۔ حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ مُخَلَّدٍ قَالَ: حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ بِلَالٍ قَالَ: حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ عَجْلَانَ قَالَ: أَخْبَرَنِي سَعِيدٌ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: إِذَا جَاءَ الرَّجُلُ الْمَجْلِسَ فَلْيُسَلِّمْ فَإِنْ جَلَسَ ثُمَّ بَدَا لَهُ أَنْ يَقُومَ قَبْلَ أَنْ يَتَفَرَّقَ الْمَجْلِسُ فَلْيُسَلِّمْ فَإِنَّ الْأُولَى لَيْسَتْ بِأَحَقَّ مِنَ الْأُخْرَى.

ترجمہ: حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نبی کریم ﷺ سے بیان کرتے ہیں آپ نے فرمایا: "جب بھی کوئی شخص کسی مجلس میں آئے تو سلام کہے اگر بیٹھ گیا اور اسے خیال آئے کہ مجلس برخاست ہونے سے قبل اٹھ جاؤں تو پھر سلام کہے کیونکہ پہلا دوسرے سے زیادہ تاکید والا نہیں ہوتا۔"

۴۶۵۔ بَابُ حَقُّ مَنْ سَلَّمَ إِذَا قَامَ (مجلس سے اٹھتے وقت سلام کرنا)

۱۰۴۱۔ حَدَّثَنَا مَطَرُ بْنُ الْفَضْلِ قَالَ: حَدَّثَنَا رَوْحُ بْنُ عُبَادَةَ قَالَ: حَدَّثَنَا بِسْطَامٌ قَالَ: سَمِعْتُ مُعَاوِيَةَ بْنَ قُرَّةَ قَالَ: قَالَ لِي أَبِي: يَا بُنَيَّ، إِنْ كُنْتَ فِي مَجْلِسٍ تَرْجُو خَيْرَهُ فَعَجِلَتْ بِكَ حَاجَةٌ فَقُلْ سَلَامٌ عَلَيْكُمْ فَإِنَّكَ تَشْرِكُهُمْ فِيمَا أَصَابُوا فِي ذَٰلِكَ الْمَجْلِسِ وَمَا مِنْ قَوْمٍ يَجْلِسُونَ مَجْلِسًا فَيَتَفَرَّقُونَ عَنْهُ لَمْ يَذْكُرِ اللَّهَ إِلَّا كَأَنَّمَا تَفَرَّقُوا عَنْ جِيفَةِ حِمَارٍ.

ترجمہ: حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میرے والد قرہ رضی اللہ عنہ نے مجھے کہا: اے بیٹے! اگر تو کسی مجلس والوں کی بھلائی چاہتا ہو اور تجھے کسی کام کی جلدی ہو تو السلام علیکم کہو کیونکہ اس ذریعے سے تم اہل مجلس کو حاصل ہونے والے ثواب میں شامل ہوسکو گے جو لوگ ایک مجلس میں بیٹھے ہوں اور اللہ کا ذکر کیے بغیر بکھر جائیں تو وہ ایسے ہوں گے جیسے کسی مردار گدھے کے قریب سے اٹھ کھڑے ہوئے۔

۱۰۴۲۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ صَالِحٍ قَالَ: حَدَّثَنِي مُعَاوِيَةُ، عَنْ أَبِي مَرْيَمَ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، أَنَّهُ سَمِعَهُ يَقُولُ: مَنْ لَقِيَ أَخَاهُ فَلْيُسَلِّمْ عَلَيْهِ فَإِنْ حَالَتْ بَيْنَهُمَا شَجَرَةٌ أَوْ حَائِطٌ ثُمَّ لَقِيَهُ فَلْيُسَلِّمْ عَلَيْهِ.

ترجمہ: حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں جو شخص بھی اپنے بھائی کو ملے تو اسے سلام کہے اگر (سلام کہنے سے پہلے آمنے سامنے ہوتے وقت) درمیان میں کوئی درخت یا دیوار آ جائے تو (یہ رکاوٹ دور ہو جانے پر) پھر

سلام کہے۔

۱۰۴۳۔ حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمٰعِيلَ قَالَ: حَدَّثَنَا الضَّحَّاكُ بْنُ نِبْرَاسٍ أَبُو الْحَسَنِ، عَنْ ثَابِتٍ الْبُنَانِيِّ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ، أَنَّ أَصْحَابَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَكَانُوا يَكُونُونَ مُجْتَمِعِينَ فَتَسْتَقْبِلُهُمُ الشَّجَرَةُ فَتَنْطَلِقُ طَائِفَةٌ مِنْهُمْ عَنْ يَمِينِهَا وَطَائِفَةٌ عَنْ شِمَالِهَا فَإِذَا الْتَقَوْا سَلَّمَ بَعْضُهُمْ عَلَى بَعْضٍ.

ترجمہ: حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بتاتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ کے صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین کے درمیان کوئی درخت آ جاتا تو ایک گروہ دائیں طرف اور دوسرا درخت کے بائیں طرف ہو جاتا اور پھر آگے جا ملتے تو سلام کہتے۔

۴۶۶۔ بَابٌ مَنْ دَهَنَ يَدَهُ لِلْمُصَافَحَةِ (مصافحہ کرنے کے لئے خوشبودار تیل کا استعمال)

۱۰۴۴۔ حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ سَعِيدٍ قَالَ: حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ خِدَاشٍ قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ وَهْبٍ الْمِصْرِيُّ، عَنْ قُرَيْشٍ الْبَصْرِيِّ هُوَ ابْنُ حَيَّانَ، عَنْ ثَابِتٍ الْبُنَانِيِّ أَنَّ أَنَسًا كَانَ إِذَا أَصْبَحَ دَهَنَ يَدَهُ بِدُهْنٍ طَيِّبٍ لِمُصَافَحَةِ إِخْوَانِهِ.

ترجمہ: حضرت ثابت البنانی رضی اللہ عنہ بتاتے ہیں کہ حضرت انس رضی اللہ عنہ صبح ہونے پر ہاتھوں پر خوشبودار تیل لگاتے تاکہ اپنے کسی بھائی سے مصافحہ کریں۔

۴۶۷۔ بَابٌ التَّسْلِيمُ بِالْمَعْرِفَةِ وَغَيْرِهَا (جان پہچان کے بغیر سلام کہنا)

۱۰۴۵۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ قَالَ: حَدَّثَنَا اللَّيْثُ، عَنْ يَزِيدَ بْنِ أَبِي حَبِيبٍ، عَنْ أَبِي الْخَيْرِ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو، أَنَّ رَجُلًا قَالَ: يَا رَسُولَ اللّٰهِ، أَيُّ الْإِسْلَامِ خَيْرٌ؟ قَالَ: تُطْعِمُ الطَّعَامَ وَتَقْرَأُ السَّلَامَ عَلَى مَنْ عَرَفْتَ وَمَنْ لَمْ تَعْرِفْ.

ترجمہ: حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بتاتے ہیں کہ ایک شخص نے عرض کی یا رسول اللہ! سلام کون سا بہتر ہے؟ آپ نے فرمایا: "تم کھانا کھلایا کرو اور جانے ان جانے کو سلام کہا کرو۔"

۴۶۸۔ بَابٌ

۱۰۴۶۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ قَالَ: حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ زُرَيْعٍ قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ أَبِي سَعِيدٍ، عَنْ

أَبِي هُرَيْرَةَ، أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهٰى عَنِ الْأَفْنِيَةِ وَالصُّعُدَاتِ أَنْ يُجْلَسَ فِيْهَا. فَقَا
الْمُسْلِمُوْنَ: لَا نَسْتَطِيْعُهُ لَا نُطِيْقُهُ. قَالَ: أَمَّا لَا فَأَعْطُوْا حَقَّهَا. قَالُوْا: وَمَا حَقُّهَا؟ قَالَ: غَضُّ الْبَصَ
وَإِرْشَادُ ابْنِ السَّبِيْلِ، وَتَشْمِيْتُ الْعَاطِسِ إِذَا حَمِدَ اللّٰهَ، وَرَدُّ التَّحِيَّةِ.

ترجمہ: حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بتاتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے کھلے صحنوں اور راستے میں (عادت بنا
بیٹھنے سے منع فرمایا۔ اس پر مسلمانوں نے عرض کی کہ ہمارے لئے اس حکم پر عمل مشکل ہوگا' ہم میں طاقت نہیں
ارشاد ہوا: ''اگر تم رک نہیں سکتے تو ان مقامات کا حق ادا کر دیا کرو۔'' صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین نے ع
کی ان کا حق کیا ہے؟ آپ نے فرمایا: ''آنکھیں نیچی رکھنا' بھولے ہوئے کو راستہ بتانا' جب چھینکنے والا الحمد للہ
تو اس کا جواب دینا (یرحمک اللہ کہنا) اور سلام کا جواب دینا۔''

۱۰۴۷۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ يُوْنُسَ قَالَ: حَدَّثَنَا زُهَيْرٌ قَالَ: حَدَّثَنَا كِنَانَةُ مَوْلٰى صَفِيَّةَ، عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ قَا
أَبْخَلُ النَّاسِ مَنْ بَخِلَ بِالسَّلَامِ وَالْمَغْبُوْنُ مَنْ لَمْ يَرُدَّهُ وَإِنْ حَالَتْ بَيْنَكَ وَبَيْنَ أَخِيْكَ شَجَرَةٌ فَإِنِ اسْتَطَ
أَنْ تَبْدَأَهُ بِالسَّلَامِ لَا يَبْدَأُكَ فَافْعَلْ.

ترجمہ: حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بتاتے ہیں کہ سب سے بخیل وہ شخص ہے جو سلام کہنے میں بخل کر
(سلام نہ کہے) اور وہ گھاٹے میں ہے جو سلام کا جواب نہ دے' اگر تمہارے اور تمہارے بھائی کے درمیان
درخت پردہ بن جائے تو دوبارہ ممکن ہونے کی صورت میں تم پہلے سلام کہہ دو۔

۱۰۴۸۔ حَدَّثَنَا عِمْرَانُ بْنُ مَيْسَرَةَ قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَارِثِ، عَنْ حُسَيْنٍ، عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ،
سَالِمٍ مَوْلٰى عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ: وَكَانَ ابْنُ عَمْرٍو إِذَا سُلِّمَ عَلَيْهِ فَرَدَّ زَادَ، فَأَتَيْتُهُ وَهُوَ جَا
فَقُلْتُ: السَّلَامُ عَلَيْكُمْ، فَقَالَ: السَّلَامُ عَلَيْكُمْ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ. ثُمَّ أَتَيْتُهُ وَهُوَ جَالِسٌ مَرَّةً أُخْرٰى فَقُلْ
السَّلَامُ عَلَيْكُمْ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ، قَالَ: السَّلَامُ عَلَيْكُمْ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَبَرَكَاتُهُ، ثُمَّ أَتَيْتُهُ مَرَّةً أُخْرٰى فَقُلْ
السَّلَامُ عَلَيْكُمْ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَبَرَكَاتُهُ، فَقَالَ: السَّلَامُ عَلَيْكُمْ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَبَرَكَاتُهُ وَطَيِّبُ صَلَوَاتِهِ.

ترجمہ: حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کے غلام سالم رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ حضرت عبداللہ رضی اللہ
جب سلام کہتے تو زیادہ الفاظ کہتے' میں ان کے پاس جاتا' وہ بیٹھے ہوتے میں کہتا السلام علیکم! تو جواباً وہ
السلام علیکم ورحمۃ اللہ! پھر میں دوبارہ آتا تو کہتا السلام علیکم ورحمۃ اللہ! تو وہ کہتے السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

کبھی آتا تو میں کہتا السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ! تو وہ کہتے السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ وطیب صلواتہ۔

۴۶۹۔ بَابٌ لَا يُسَلِّمُ عَلَى فَاسِقٍ (فاسق کو سلام نہ کہے)

۱۰۴۹۔ حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ أَبِي مَرْيَمَ قَالَ: حَدَّثَنَا بَكْرُ بْنُ مُضَرَ قَالَ: حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ زَحْرٍ، عَنْ حَبَّانَ بْنِ أَبِي جَبَلَةَ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ قَالَ: لَا تُسَلِّمُوا عَلَى شُرَّابِ الْخَمْرِ.

ترجمہ: حضرت عبداللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ شراب خوروں کو سلام نہ کہا کرو۔

۱۰۵۰۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَحْبُوبٍ وَمُعَلًّى وَعَارِمٌ قَالُوا: حَدَّثَنَا أَبُو عَوَانَةَ، عَنْ قَتَادَةَ، عَنِ الْحَسَنِ قَالَ: لَيْسَ بَيْنَكَ وَبَيْنَ الْفَاسِقِ حُرْمَةٌ.

ترجمہ: حضرت حسن رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ فاسق و فاجر اور تمہارے درمیان کوئی عزت کا تعلق نہیں ہوتا۔

۱۰۵۱۔ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ الْمُنْذِرِ قَالَ: حَدَّثَنِي مَعْنُ بْنُ عِيسَى قَالَ: حَدَّثَنِي أَبُو زُرَيْقٍ، أَنَّهُ سَمِعَ عَلِيَّ بْنَ عَبْدِ اللَّهِ يَكْرَهُ الْأَشْعَرَنْجَ، وَيَقُولُ: لَا تُسَلِّمُوا عَلَى مَنْ يَلْعَبُ بِهَا، وَهِيَ مِنَ الْمَيْسِرِ.

ترجمہ: حضرت ابوزریق رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ انہوں نے علی بن عبداللہ رضی اللہ عنہ سے سنا کہ آپ شطرنج کھیلنے کو ناپسند کرتے تھے اور کہا کرتے تھے کہ اس کے کھلاڑی کو سلام نہ کہا کرو کیونکہ یہ جوئے ہی کی ایک چیز ہے۔

۴۷۰۔ بَابٌ مَنْ تَرَكَ السَّلَامَ عَلَى الْمُتَخَلِّقِ وَأَصْحَابِ الْمَعَاصِي

(خلوق برتنے والوں اور گناہگاروں کو سلام نہ کہے)

۱۰۵۲۔ حَدَّثَنَا زَكَرِيَّا بْنُ يَحْيَى قَالَ: حَدَّثَنِي الْقَاسِمُ بْنُ الْحَكَمِ الْعُرَنِيُّ قَالَ: أَخْبَرَنَا سَعِيدُ بْنُ عُبَيْدٍ الطَّائِيُّ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ رَبِيعَةَ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: مَرَّ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى قَوْمٍ فِيهِمْ رَجُلٌ مُتَخَلِّقٌ بِخَلُوقٍ، فَنَظَرَ إِلَيْهِمْ وَسَلَّمَ عَلَيْهِمْ وَأَعْرَضَ عَنِ الرَّجُلِ، فَقَالَ الرَّجُلُ: أَعْرَضْتَ عَنِّي؟ قَالَ: بَيْنَ عَيْنَيْكَ جَمْرَةٌ.

ترجمہ: حضرت علی کرم اللہ وجہہ کہتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ ایسے لوگوں کے قریب سے گزرے جن میں سے ایک آدمی نے خلوق کی خوشبو لگا رکھی تھی' آپ نے ان کی طرف دیکھا اور سلام کہا مگر اس شخص سے منہ پھیر لیا۔ اس

آدمی نے عرض کی آپ نے مجھ سے منہ کیوں پھیر لیا ہے؟ آپ نے فرمایا کہ "تمہاری دونوں آنکھوں کے درمیان انگارا نظر آ رہا ہے۔"

۱۰۵۳۔ حَدَّثَنَا إِسْمٰعِيلُ قَالَ: حَدَّثَنِي سُلَيْمَانُ، عَنِ ابْنِ عِجْلَانَ، عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبِ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ بْنِ وَائِلِ السَّهْمِيِّ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ جَدِّهِ، أَنَّ رَجُلًا أَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَفِي يَدِهِ خَاتَمٌ مِنْ ذَهَبٍ فَأَعْرَضَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْهُ فَلَمَّا رَأَى الرَّجُلُ كَرَاهِيَتَهُ ذَهَبَ فَأَلْقَى الْخَاتَمَ، وَأَخَذَ خَاتَمًا مِنْ حَدِيدٍ فَلَبِسَهُ، وَأَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: هٰذَا شَرٌّ هٰذَا حِلْيَةُ أَهْلِ النَّارِ. فَرَجَعَ فَطَرَحَهُ وَلَبِسَ خَاتَمًا مِنْ وَرِقٍ فَسَكَتَ عَنْهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ.

ترجمہ: حضرت محمد بن عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہم بتاتے ہیں کہ ایک شخص نبی کریم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اس کے ہاتھ میں سونے کی انگوٹھی تھی۔ نبی کریم ﷺ نے اس سے توجہ ہٹالی جب اس شخص نے دیکھا کہ آپ نے انگوٹھی پسند نہیں فرمائی تو چلا گیا اور انگوٹھی اتار دی اور اس کی جگہ لوہے کی بنی ہوئی پہن لی اور پھر نبی کریم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا تو آپ نے فرمایا: "یہ بہت بُری اور دوزخیوں کا زیور ہے۔" وہ پھر واپس گیا انگوٹھی اتار دی اور چاندی کی بنی ہوئی پہن آیا' آپ یہ دیکھ کر خاموش رہے۔

۱۰۵۴۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ صَالِحٍ قَالَ: حَدَّثَنِي اللَّيْثُ، عَنْ عَمْرٍو وَهُوَ ابْنُ الْحَارِثِ عَنْ بَكْرِ بْنِ سَوَادَةَ، عَنْ أَبِي النَّجِيبِ، عَنْ أَبِي سَعِيدٍ قَالَ: أَقْبَلَ رَجُلٌ مِنَ الْبَحْرَيْنِ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَسَلَّمَ عَلَيْهِ فَلَمْ يَرُدَّ وَفِي يَدِهِ خَاتَمٌ مِنْ ذَهَبٍ وَعَلَيْهِ جُبَّةُ حَرِيرٍ فَانْطَلَقَ الرَّجُلُ مَحْزُونًا فَشَكَا إِلَى امْرَأَتِهِ فَقَالَتْ: لَعَلَّ بِرَسُولِ اللّٰهِ وَجُبَّتَكَ وَخَاتَمَكَ فَأَلْقِهِمَا ثُمَّ عُدْ فَفَعَلَ فَرَدَّ السَّلَامَ، فَقَالَ: جِئْتُكَ آنِفًا فَأَعْرَضْتَ عَنِّي؟ قَالَ: كَانَ فِي يَدِكَ جَمْرٌ مِنْ نَارٍ. فَقَالَ: لَقَدْ جِئْتُ إِذًا بِجَمْرٍ كَثِيرٍ. قَالَ: إِنَّ مَا جِئْتَ بِهِ لَيْسَ بِأَحَدٍ أَغْنَى مِنْ حِجَارَةِ الْحَرَّةِ وَلٰكِنَّهُ مَتَاعُ الْحَيَاةِ الدُّنْيَا. قَالَ: فَبِمَاذَا أَتَخَتَّمُ بِهِ؟ قَالَ: بِحَلْقَةٍ مِنْ وَرِقٍ أَوْ صُفْرٍ أَوْ حَدِيدٍ.

ترجمہ: بحرین سے ایک شخص نبی کریم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا' سلام عرض کیا لیکن آپ نے جواب نہ دیا (اس کے ہاتھ میں سونے کی انگوٹھی اور ریشم کا لباس تھا) وہ غمزدہ گھر واپس چلا گیا اور اپنی بیوی کو بتایا تو اس نے

کہا: شاید رسول اللہ ﷺ کو تمہارے لباس اور انگوٹھی کی وجہ سے ناراضگی ہوئی ہو انہیں اتار دو اور پھر حاضری دو۔ اس نے یونہی کیا تو آپ نے سلام کا جواب دیا۔ اس نے عرض کی' میں ابھی آپ کی خدمت میں حاضر ہوا تھا لیکن آپ نے اعراض کر لیا تھا؟ آپ نے فرمایا: ''اس وقت تمہارے ہاتھ میں آگ کا انگارا تھا۔'' اس نے عرض کی میں بہت سے انگارے لایا تھا۔ آپ نے فرمایا: ''جو کچھ تم لائے تھے وہ کسی پتھریلی زمین کے پتھر سے زیادہ وقعت نہیں رکھتا' یہ تو حیات دنیا کا مال ہے۔'' پھر اس نے پوچھا کہ میں انگوٹھی کیسی پہنوں؟ آپ نے فرمایا: چاندی' سونے' پیتل یا لوہے کے حلقے کی۔''

نوٹ: یہ انگوٹھیاں کسی ضرورت کے تحت آتی ہیں ورنہ صرف چاندی کی ۴ ماشہ ۴ رتی وزنی تک پہننے کی اجازت ہے۔ دوسری احادیث میں پیتل اور لوہا منع ہے۔ (۱۲ چشتی)

۴۷۱۔ بَابُ التَّسْلِيمِ عَلَى الْأَمِيرِ (امیر شخص کو سلام کہنا)

۱۰۵۵۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْغَفَّارِ بْنُ دَاوُدَ قَالَ: حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ ' عَنْ مُوسَى بْنِ عُقْبَةَ ' عَنِ ابْنِ شِهَابٍ ' أَنَّ عُمَرَ بْنَ عَبْدِ الْعَزِيزِ سَأَلَ أَبَابَكْرِ بْنِ سُلَيْمَانَ بْنِ أَبِي حَثْمَةَ: لِمَ كَانَ أَبُوبَكْرٍ يَكْتُبُ: مِنْ أَبِي بَكْرٍ خَلِيفَةِ رَسُولِ اللّٰهِ ' ثُمَّ كَانَ عُمَرُ يَكْتُبُ بَعْدَهُ: مِنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ خَلِيفَةِ أَبِي بَكْرٍ: مَنْ أَوَّلُ مَنْ كَتَبَ أَمِيرُ الْمُؤْمِنِينَ؟ فَقَالَ: حَدَّثَتْنِي جَدَّتِي الشِّفَاءُ وَكَانَتْ مِنَ الْمُهَاجِرَاتِ الْأُوَلِ وَكَانَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ إِذَا هُوَ دَخَلَ السُّوقَ دَخَلَ عَلَيْهَا قَالَتْ: كَتَبَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ إِلَى عَامِلِ الْعِرَاقَيْنِ: أَنِ ابْعَثْ إِلَيَّ بِرَجُلَيْنِ جَلْدَيْنِ نَبِيلَيْنِ أَسْأَلُهُمَا عَنِ الْعِرَاقِ وَأَهْلِهِ فَبَعَثَ إِلَيْهِ صَاحِبُ الْعِرَاقَيْنِ بِلَبِيدِ بْنِ رَبِيعَةَ وَعَدِيِّ بْنِ حَاتِمٍ ' فَقَدِمَا الْمَدِينَةَ ' فَأَنَاخَا رَاحِلَتَهُمَا بِفِنَاءِ الْمَسْجِدِ ثُمَّ دَخَلَا الْمَسْجِدَ فَوَجَدَا عَمْرَو بْنَ الْعَاصِ ' فَقَالَا لَهُ: يَا عَمْرُو ' اِسْتَأْذِنْ لَنَا عَلَى أَمِيرِ الْمُؤْمِنِينَ عُمَرَ فَوَثَبَ عَمْرٌو فَدَخَلَ عَلَى عُمَرَ فَقَالَ: السَّلَامُ عَلَيْكَ يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ فَقَالَ لَهُ عُمَرُ: مَا بَدَالَكَ فِي هٰذَا الْاِسْمِ يَا ابْنَ الْعَاصِ؟ لَتَخْرُجَنَّ مِمَّا قُلْتَ. قَالَ: نَعَمْ. قَدِمَ لَبِيدُ بْنُ رَبِيعَةَ عَدِيُّ بْنُ حَاتِمٍ. فَقَالَا لِي: اِسْتَأْذِنْ لَنَا عَلَى أَمِيرِ الْمُؤْمِنِينَ فَقُلْتُ: أَنْتُمَا وَاللّٰهِ أَصَبْتُمَا اسْمَهُ وَإِنَّهُ الْأَمِيرُ وَنَحْنُ الْمُؤْمِنُونَ فَجَرَى الْكِتَابُ مِنْ ذٰلِكَ الْيَوْمِ.

ترجمہ: حضرت عمر بن عبدالعزیز رضی اللہ عنہ نے ابوبکر بن سلیمان بن ابوحثمہ رضی اللہ عنہ سے پوچھا کہ حضرت

ابوبکر رضی اللہ عنہ یہ الفاظ کیوں لکھتے تھے: ''ابوبکر خلیفۂ رسول اللہ ﷺ کی طرف سے۔'' پھر حضرت عمر رضی اللہ عنہ ان کے بعد لکھتے رہے ''عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ' خلیفہ ابوبکر رضی اللہ عنہ کی طرف سے۔'' یہ بتاؤ کہ سب سے پہلے امیر المؤمنین کا لفظ کس نے لکھا تھا؟ انہوں نے کہا: مجھے میری دادی شفاء رضی اللہ عنہا نے بتایا! (یہ ہجرت کرنے والی قدیم خواتین میں سے ہیں اور حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ بازار جاتے تو ان کے پاس ضرور جاتے تھے) حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے کوفہ و بصرہ کے عامل کو خط لکھا' میرے پاس دو مضبوط اور عقلمند آدمی بھیجو جن سے میں عراق اور اہل عراق کا حال پوچھ سکوں چنانچہ انہوں نے بصرہ اور کوفہ کے افراد لبید بن ربیعہ رضی اللہ عنہ اور عدی بن حاتم رضی اللہ عنہ کو روانہ کر دیا۔ دونوں مدینہ طیبہ پہنچے مسجد کے باہر کھلی جگہ پر اپنی سواریاں بٹھائیں' پھر مسجد میں داخل ہوئے۔ حضرت عمر بن العاص رضی اللہ عنہ تشریف فرما تھے۔ ان سے دونوں نے کہا: اے عمرو! ہمیں امیر المؤمنین عمر رضی اللہ عنہ کے پاس حاضری کی اجازت لے دو۔ حضرت عمرو رضی اللہ عنہ جلدی سے اٹھے اور حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کے پاس پہنچے اور کہا: السلام علیک یا امیر المؤمنین! عمر رضی اللہ عنہ بولے: اے ابن العاص! یہ الفاظ تم نے کہاں سے لئے' کس وجہ سے کہے؟ اس نے عرض کی ہاں بتاتا ہوں: لبید بن ربیعہ رضی اللہ عنہ اور عدی بن حاتم رضی اللہ عنہ آئے ہیں انہوں نے مجھے کہا کہ امیر المؤمنین کے پاس حاضری کی اجازت لے دو۔ میں نے کہا بخدا تم نے اچھے الفاظ بولے ہیں' واقعی وہ امیر ہیں اور ہم اطاعت گزار' چنانچہ اسی دن سے یہ لفظ جاری ہو گیا۔

١٠٥٦۔ حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانَ قَالَ: أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ، عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ: أَخْبَرَنِي عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ: قَدِمَ مُعَاوِيَةُ حَاجًّا حَجَّتَهُ الْأُولَى وَهُوَ خَلِيفَةٌ، فَدَخَلَ عَلَيْهِ عُثْمَانُ بْنُ حُنَيْفٍ الْأَنْصَارِيُّ فَقَالَ: السَّلَامُ عَلَيْكَ أَيُّهَا الْأَمِيرُ وَرَحْمَةُ اللَّهِ فَأَنْكَرَهَا أَهْلُ الشَّامِ وَقَالُوا: مَنْ هٰذَا الْمُنَافِقُ الَّذِي يُقَصِّرُ بِتَحِيَّةِ أَمِيرِ الْمُؤْمِنِينَ؟ فَبَرَكَ عُثْمَانُ عَلَى رُكْبَتِهِ ثُمَّ قَالَ: يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ، إِنَّ هٰؤُلَاءِ أَنْكَرُوا عَلَيَّ أَمْرًا أَنْتَ أَعْلَمُ بِهِ مِنْهُمْ فَوَاللَّهِ لَقَدْ حَيَّيْتُ بِهَا أَبَا بَكْرٍ وَعُمَرَ وَعُثْمَانَ، فَمَا أَنْكَرَهُ مِنْهُمْ أَحَدٌ فَقَالَ مُعَاوِيَةُ لِمَنْ تَكَلَّمَ مِنْ أَهْلِ الشَّامِ: عَلَى رِسْلِكُمْ فَإِنَّهُ قَدْ كَانَ بَعْضُ مَا يَقُولُ. وَلٰكِنَّ أَهْلَ الشَّامِ لَمَّا حَدَثَتْ هٰذِهِ الْفِتَنُ قَالُوا: لَا تُقَصِّرُ عِنْدَنَا تَحِيَّةَ خَلِيفَتِنَا فَإِنِّي أَخَالُكُمْ يَا أَهْلَ الْمَدِينَةِ تَقُولُونَ لِعَامِلِ الصَّدَقَةِ: أَيُّهَا الْأَمِيرُ.

ترجمہ: حضرت عبیداللہ بن عبداللہ رضی اللہ عنہ بتاتے ہیں کہ حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ اپنے دور خلافت میں پہلا حج کرنے آئے تو ان کے پاس حضرت عثمان بن حنیف انصاری رضی اللہ عنہ گئے اور ان سے یوں کہا: السلام علیک ایہا الامیر ورحمۃ اللہ! اہل شام نے یہ الفاظ پسند نہیں کئے اور کہنے لگے کہ یہ کون منافق ہے جس نے امیر المومنین کے حضور سلام میں کمی کر دی ہے؟ یہ سن کر عثمان بن حنیف رضی اللہ عنہ گھٹنوں کے بل باادب بیٹھ گئے اور کہا: اے امیر المومنین! ان لوگوں نے میرے الفاظ پسند نہیں کئے' آپ میرے اس معاملہ کو ان سے زیادہ بہتر جانتے ہیں۔ بخدا میں یہ الفاظ حضرت ابوبکر' عمر اور عثمان رضوان اللہ علیہم اجمعین کے لئے کہا کرتا تھا لیکن ان میں سے کسی نے ان پر ناپسندیدگی کا اظہار نہیں کیا۔ چنانچہ حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ نے اس شامی سے کہا تم اعتراض سے رک جاؤ کیونکہ اس کے کہنے کے مطابق بعض حصہ تو اس نے بولا ہی تھا لیکن اہل شام جب فتنہ خلافت میں مبتلا تھے تو انہوں نے کہا: ہم اپنے خلیفہ کی شان میں کہے جانے والے الفاظ کم نہ کریں گے کیونکہ اے اہل مدینہ میرا خیال ہے کہ تم ایہاالامیر کا لفظ صدقات کے عامل کے لئے بولتے ہو۔

نوٹ: اہل شام یہ چاہتے تھے کہ انہیں خلیفۃ المسلمین کہا جائے۔ (۱۲ چشتی)

۱۰۵۷۔ حَدَّثَنَا أَبُوْ نُعَيْمٍ قَالَ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْمُنْكَدِرِ، عَنْ جَابِرٍ قَالَ: دَخَلْتُ عَلَى الْحَجَّاجِ فَمَا سَلَّمْتُ عَلَيْهِ.

ترجمہ: حضرت جابر رضی اللہ عنہ بتاتے ہیں کہ میں حجاج کے پاس گیا تو سلام نہیں کہا تھا۔

۱۰۵۸۔ حَدَّثَنَا مُوْسَى بْنُ إِسْمٰعِيْلَ قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُوْ عَوَانَةَ، عَنْ مُغِيْرَةَ، عَنْ سِمَاكِ بْنِ سَلَمَةَ الضَّبِّيِّ، عَنْ تَمِيْمِ بْنِ حَذْلَمٍ قَالَ: إِنِّيْ لَأَذْكُرُ أَوَّلَ مَنْ سُلِّمَ عَلَيْهِ بِالْإِمْرَةِ بِالْكُوْفَةِ، خَرَجَ الْمُغِيْرَةُ بْنُ شُعْبَةَ مِنْ بَابِ الرَّحَبَةِ فَجَاءَهُ رَجُلٌ مِنْ كِنْدَةَ زَعَمُوْا أَنَّهُ أَبُوْ قُرَّةَ الْكِنْدِيُّ فَسَلَّمَ عَلَيْهِ فَقَالَ: السَّلَامُ عَلَيْكَ أَيُّهَا الْأَمِيْرُ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ، السَّلَامُ عَلَيْكُمْ فَكَرِهَهُ. فَقَالَ: السَّلَامُ عَلَيْكُمْ أَيُّهَا الْأَمِيْرُ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ، السَّلَامُ عَلَيْكُمْ هَلْ أَنَا إِلَّا مِنْهَا أَمْ لَا؟ قَالَ سِمَاكٌ: ثُمَّ أَقَرَّهَا بَعْدُ.

ترجمہ: حضرت تمیم بن حذلم رضی اللہ عنہ بتاتے ہیں' مجھے یاد ہے کہ کوفہ کی امارت والے کس شخص کے بارے میں یہ الفاظ اولاً کہے گئے تھے۔ حضرت مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ باب الرحبہ سے باہر آئے تو بنو کندہ کا ایک آدمی اچانک ملا (ان کا خیال ہے کہ یہ ابوقرہ کندی رضی اللہ عنہ تھے) اس نے یوں سلام کہا: السلام علیک ایہا الامیر

ورحمۃ اللہ! آپ نے پسند نہ کیا۔ اس نے کہا: السلام علیکم ایہا الامیر ورحمۃ اللہ' کہنے لگے' میں ان مومنین سے ہوں یا نہیں ہوں؟ حضرت سماک رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ اس کے بعد حضرت مغیرہ رضی اللہ عنہ نے اسے مان لیا۔

۱۰۵۹۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ قَالَ: أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ قَالَ: أَخْبَرَنَا حَيْوَةُ بْنُ شُرَيْحٍ قَالَ: حَدَّثَنِي زِيَادُ بْنُ عُبَيْدٍ الرُّعَيْنِيُّ بَطْنٌ مِنْ حِمْيَرٍ قَالَ: دَخَلْنَا عَلَى رُوَيْفِعٍ وَكَانَ أَمِيرًا عَلَى أَنْطَابُلُسَ. فَجَاءَ رَجُلٌ فَسَلَّمَ عَلَيْهِ فَقَالَ: السَّلَامُ عَلَى الْأَمِيرِ. وَعَنْ عَبْدَةَ فَقَالَ السَّلَامُ عَلَيْكَ أَيُّهَا الْأَمِيرُ. فَقَالَ لَهُ رُوَيْفِعٌ: لَوْ سَلَّمْتَ عَلَيْنَا لَرَدَدْنَا عَلَيْكَ السَّلَامَ وَلٰكِنْ إِنَّمَا سَلَّمْتَ عَلَى مَسْلَمَةَ بْنِ مُخَلَّدٍ وَكَانَ مَسْلَمَةُ عَلَى مِصْرَ. اِذْهَبْ إِلَيْهِ فَلْيَرُدَّ عَلَيْكَ السَّلَامَ. قَالَ زِيَادٌ: وَكُنَّا إِذَا جِئْنَا فَسَلَّمْنَا وَهُوَ فِي الْمَجْلِسِ قُلْنَا: السَّلَامُ عَلَيْكُمْ.

ترجمہ: قبیلہ حمیر سے تعلق رکھنے والے زیاد بن عبید رعینی رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ ہم رویفع رضی اللہ عنہ کے پاس پہنچے وہ ان دنوں انطابلس کے امیر تھے' ایک آدمی آیا اور اس نے سلام کیا (السلام علی الامیر عبدہ کہا) راوی کہتے ہیں اس نے کہا تھا: السلام علیک ایہا الامیر! اس کے جواب میں رویفع رضی اللہ عنہ نے کہا: اگر تم ہمیں سلام کہتے تو ہم بھی جواب دیتے' تم نے تو مسلمہ بن مخلد (مصر کے حاکم) کو سلام کہا ہے' اب انہی کے پاس چلے جاؤ وہی تمہیں اس کا جواب دیں گے۔ زیاد رضی اللہ عنہ کہتے ہیں ہماری عادت یہ تھی کہ جب ہم آتے اور وہ مجلس میں بیٹھے ہوتے تو ہم کہتے: السلام علیکم! (امیر کا لفظ نہ بڑھاتے)

۴۷۲۔ بَابُ التَّسْلِيمِ عَلَى النَّائِمِ (سونے والے کو سلام کہنا)

۱۰۶۰۔ حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ قَالَ: حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ الْمُغِيرَةِ قَالَ: حَدَّثَنَا ثَابِتٌ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ أَبِي لَيْلَى، عَنِ الْمِقْدَادِ بْنِ الْأَسْوَدِ قَالَ: كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَجِيءُ مِنَ اللَّيْلِ فَيُسَلِّمُ تَسْلِيمًا لَا يُوقِظُ نَائِمًا، وَيُسْمِعُ الْيَقْظَانَ.

ترجمہ: حضرت مقداد بن اسود رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ جب نبی کریم ﷺ رات کے وقت گھر تشریف لاتے تو اس طریقے سے سلام فرماتے کہ کہیں سونے والے بیدار نہ ہو جائیں' صرف جاگنے والے ہی سن سکیں۔

۴۷۳۔ بَابُ حَيَّاكَ اللّٰهُ (حَيّاك الله کہنا)

۱۰۶۱۔ حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ عَبَّاسٍ قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ، عَنْ سُفْيَانَ، عَنْ أَبِيهِ، عَنِ الشَّعْبِيِّ، أَنَّ عُمَرَ قَالَ لِعَدِيِّ بْنِ حَاتِمٍ: حَيَّاكَ اللّٰهُ مِنْ مَعْرِفَةٍ.

ترجمہ: حضرت شعبی رضی اللہ عنہ بتاتے ہیں کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے عدی بن حاتم رضی اللہ عنہ کو پہچان کر کہا تھا: حَيَّاكَ اللّٰهُ.

نوٹ: یہ دعائیہ الفاظ سلام کے بعد بولے جا سکتے ہیں۔ (۱۲ چشتی)

۴۷۴۔ بَابُ مَرْحَبًا (مرحبا کہنا)

۱۰۶۲۔ حَدَّثَنَا أَبُو نُعَيْمٍ قَالَ: حَدَّثَنَا زَكَرِيَّا، عَنْ فِرَاسٍ، عَنْ عَامِرٍ، عَنْ مَسْرُوقٍ، عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ: أَقْبَلَتْ فَاطِمَةُ تَمْشِي كَأَنَّ مِشْيَتَهَا مَشْيُ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ: مَرْحَبًا بِابْنَتِي. ثُمَّ أَجْلَسَهَا عَنْ يَمِينِهِ أَوْ عَنْ شِمَالِهِ.

ترجمہ: حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بتاتی ہیں کہ حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا ایسے چلتے ہوئے آئیں جیسے نبی کریم ﷺ چلا کرتے تھے، حضور ﷺ نے انہیں کہا: "اے میری بیٹی! مرحبا۔" اور پھر انہیں اپنی دائیں یا بائیں طرف بٹھا لیا۔

۱۰۶۳۔ حَدَّثَنَا أَبُو نُعَيْمٍ قَالَ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، عَنْ أَبِي إِسْحٰقَ، عَنْ هَانِئِ بْنِ هَانِئٍ، عَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: اسْتَأْذَنَ عَمَّارٌ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَعَرَفَ صَوْتَهُ فَقَالَ: مَرْحَبًا بِالطَّيِّبِ الْمُطَيَّبِ.

ترجمہ: حضرت علی کرم اللہ وجہہ بتاتے ہیں کہ حضرت عمار رضی اللہ عنہ نے حضور ﷺ کی بارگاہ میں حاضری کی اجازت مانگی، آپ نے اس کی آواز پہچان کر فرمایا:

"مَرْحَبًا بِالطَّيِّبِ الْمُطَيَّبِ!"

"اچھے اور بہتر شخص کے لئے مرحبا ہے۔"

۴۷۵۔ بَابٌ كَيْفَ رَدُّ السَّلَامِ (سلام کا جواب کیسے دے)

۱۰۶۴۔ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سُلَيْمَانَ قَالَ: حَدَّثَنِي ابْنُ وَهْبٍ قَالَ: أَخْبَرَنِي حَيْوَةُ، عَنْ عُقْبَةَ بْنِ مُسْلِمٍ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ: بَيْنَمَا نَحْنُ جُلُوسٌ عِنْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي ظِلِّ شَجَرَةٍ بَيْنَ مَكَّةَ وَالْمَدِينَةِ إِذْ جَاءَ أَعْرَابِيٌّ مِنْ أَجْلَفِ النَّاسِ وَأَشَدِّهِمْ، فَقَالَ: السَّلَامُ عَلَيْكُمْ. فَقَالُوا: وَعَلَيْكُمْ.

ترجمہ: حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ کہتے ہیں، جب ہم درخت کے سایہ کے تحت نبی کریم ﷺ کی بارگاہ اقدس میں حاضر تھے (یہ درخت مکہ اور مدینہ کے درمیان تھا) تو ایک اجڈ اور سخت قسم کا آدمی آیا اس نے کہا: السلام علیکم! تو لوگوں نے کہا: وعلیکم!

۱۰۶۵۔ حَدَّثَنَا حَامِدُ بْنُ عُمَرَ قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُو عَوَانَةَ، عَنْ أَبِي حَمْزَةَ، سَمِعْتُ ابْنَ عَبَّاسٍ إِذَا يُسَلَّمُ عَلَيْهِ يَقُولُ: وَعَلَيْكَ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ.

ترجمہ: حضرت ابوحمزہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں، میں نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کے بارے میں سنا کہ جب کوئی انہیں سلام کہتا تو آپ کہتے: وعلیک ورحمۃ اللہ۔

۱۰۶۶۔ حَدَّثَنَا قَالَ أَبُو عَبْدِ اللّٰهِ: وَقَالَتْ قَيْلَةُ: قَالَ رَجُلٌ: السَّلَامُ عَلَيْكَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ قَالَ: وَعَلَيْكَ السَّلَامُ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ.

ترجمہ: حضرت قیلہ رضی اللہ عنہا بتاتی ہیں کہ ایک آدمی نے عرض کی السلام علیک یا رسول اللہ ﷺ! تو انہوں نے جواب دیا: ''وعلیک السلام ورحمۃ اللہ''

۱۰۶۷۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مَسْلَمَةَ قَالَ: حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ الْمُغِيرَةِ، عَنْ حُمَيْدِ بْنِ هِلَالٍ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الصَّامِتِ، عَنْ أَبِي ذَرٍّ قَالَ: أَتَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِينَ فَرَغَ مِنْ صَلَاتِهِ فَكُنْتُ أَوَّلَ مَنْ حَيَّاهُ بِتَحِيَّةِ الْإِسْلَامِ. فَقَالَ: وَعَلَيْكَ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ مِمَّنْ أَنْتَ؟ قُلْتُ: مِنْ غِفَارٍ.

ترجمہ: حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ بتاتے ہیں کہ جب حضور ﷺ نماز سے فارغ ہوئے تو میں حاضر ہوا اور سب سے پہلے میں نے ہی آپ کو سلام عرض کیا۔ آپ نے سن کر فرمایا: ''وعلیک ورحمۃ اللہ! تم کن میں سے ہو؟'' میں نے عرض کی کہ قبیلہ غفار سے تعلق ہے۔

۱۰۶۸۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ قَالَ: حَدَّثَنِي اللَّيْثُ قَالَ: حَدَّثَنِي يُونُسُ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ أَنَّهُ قَالَ: قَالَ أَبُو

سَلْمَةَ: إِنَّ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: يَا عَائِشُ هٰذَا جِبْرِيْلُ وَهُوَ يَقْرَاءُ عَلَيْكِ السَّلَامَ. قَالَتْ فَقُلْتُ: وَعَلَيْهِ السَّلَامُ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَبَرَكَاتُهُ. تَرٰى مَا لَا أَرٰى تُرِيْدُ بِذٰلِكَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ.

ترجمہ: حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بتاتی ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: ''اے عائشہ رضی اللہ عنہا! یہ جبریل علیہ السلام ہیں جو تمہیں سلام کہہ رہے ہیں۔'' وہ بتاتی ہیں کہ میں نے کہا: ''وعلیہ السلام ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔'' جو کچھ آپ دیکھ رہے ہیں میں تو دیکھتی نہیں۔ انہوں نے حضور ﷺ کی طرف اشارہ کیا تھا۔

۱۰۶۹۔ حَدَّثَنَا مَطَرٌ قَالَ: حَدَّثَنَا رَوْحُ بْنُ عُبَادَةَ قَالَ: حَدَّثَنَا بَسْطَامٌ قَالَ: سَمِعْتُ مُعَاوِيَةَ بْنَ قُرَّةَ قَالَ: قَالَ لِي أَبِي: يَا بُنَيَّ إِذَا مَرَّبِكَ الرَّجُلُ فَقَالَ: السَّلَامُ عَلَيْكُمْ، فَلَا تَقُلْ: وَعَلَيْكَ كَأَنَّكَ تَخُصُّهُ بِذٰلِكَ وَحْدَهُ فَإِنَّهُ لَيْسَ وَحْدَهُ وَلٰكِنْ قُلْ: السَّلَامُ عَلَيْكُمْ.

ترجمہ: حضرت معاویہ بن قرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میرے والد نے مجھے کہا' اے بیٹے! جب تیرے قریب سے کوئی گزرے اور السلام علیکم کہے تو اسے ''وعلیک'' سے جواب نہ دو کیونکہ اس طرح تو تم صرف اسی اکیلے کو سلام کہہ رہے ہو گے حالانکہ وہ اکیلا نہیں ہوتا' یوں کہا کرو: السلام علیکم۔

۴۷۶۔ بَابٌ مَنْ لَّمْ يَرُدَّ السَّلَامَ (سلام کا جواب نہ دینے والے کا حکم)

۱۰۷۰۔ حَدَّثَنَا عَيَّاشُ بْنُ الْوَلِيْدِ قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْأَعْلٰى قَالَ: حَدَّثَنَا سَعِيْدٌ، عَنْ قَتَادَةَ، عَنْ حُمَيْدِ بْنِ هِلَالٍ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الصَّامِتِ قَالَ: قُلْتُ لِأَبِي ذَرٍّ: مَرَرْتُ بِعَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ أُمِّ الْحَكَمِ فَسَلَّمْتُ فَمَا رَدَّ عَلَيَّ شَيْئًا فَقَالَ: يَا ابْنَ أَخِيْ، مَا يَكُوْنُ عَلَيْكَ مِنْ ذٰلِكَ؟ رَدَّ عَلَيْكَ مَنْ هُوَ خَيْرٌ مِّنْهُ مَلَكٌ عَنْ يَّمِيْنِهٖ.

ترجمہ: حضرت عبداللہ بن صامت رضی اللہ عنہ بتاتے ہیں کہ میں نے حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ کو بتایا کہ میں عبدالرحمٰن بن ام الحکم رضی اللہ عنہ کے پاس گیا تو میں نے سلام کہا لیکن انہوں نے جواب نہیں دیا۔ حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ نے کہا: اے بھتیجے! تمہیں اس سے کیا دکھ ہے' تمہیں تو اس نے جواب دے دیا جو اس سے بھی بہتر ہے یعنی تمہارے دائیں طرف والے فرشتے نے۔

۱۰۷۱۔ حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ حَفْصٍ قَالَ: حَدَّثَنَا أَبِي قَالَ: حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ قَالَ: حَدَّثَنَا زَيْدُ بْنُ وَهْبٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ: إِنَّ السَّلَامَ اِسْمٌ مِّنْ أَسْمَاءِ اللّٰهِ وَضَعَهُ اللّٰهُ فِي الْأَرْضِ فَأَفْشُوْهُ بَيْنَكُمْ إِنَّ الرَّجُلَ إِذَا سَلَّمَ

عَلَى الْقَوْمِ فَرَدُّوا عَلَيْهِ كَانَتْ عَلَيْهِمْ فَضْلُ دَرَجَةٍ لِأَنَّهُ ذَكَّرَهُمُ السَّلَامَ وَإِنْ لَمْ يَرُدَّ عَلَيْهِ مَنْ هُوَ خَيْرٌ مِنْهُ وَأَطْيَبُ.

ترجمہ: حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ ''السلام'' اللہ کے اسمائے مبارکہ میں سے ہے۔ اللہ نے اسے اہل زمین کے لئے اتار دیا ہے لہٰذا اسے اپنے درمیان خوب پھیلاؤ بلاشبہ جب کوئی شخص لوگوں کو سلام کہتا ہے اور وہ سلام کا جواب دیتے ہیں تو ایسے مرتبہ میں فضیلت حاصل ہو جاتی ہے کیونکہ اس نے انہیں ''السلام'' یاد کرایا ہوتا ہے اور اگر وہ جواب نہیں دیتا تو ان سے بہتر اور پاکیزہ جواب دے دیتا ہے۔ (یعنی فرشتے جواب دیتے ہیں)

۱۰۷۲۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُوسُفَ قَالَ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، عَنْ هِشَامٍ، عَنِ الْحَسَنِ قَالَ: التَّسْلِيمُ تَطَوُّعٌ، وَالرَّدُّ فَرِيضَةٌ.

ترجمہ: حضرت حسن رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ سلام کہنا تو مستحب بنتا ہے لیکن اس کا جواب دینا فرض ہوتا ہے۔

۴۷۷۔ بَابٌ مَنْ بَخِلَ بِالسَّلَامِ (سلام کہنے میں بخل سے کام لینے کا حکم)

۱۰۷۳۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ أَبِي بَكْرٍ قَالَ: حَدَّثَنَا فُضَيْلُ بْنُ سُلَيْمَانَ، عَنْ مُوسَى بْنِ عُقْبَةَ قَالَ: حَدَّثَنِي عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ سَلْمَانَ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرِو ابْنِ الْعَاصِ قَالَ: الْكَذُوبُ مَنْ كَذَبَ عَلَى يَمِينِهِ وَالْبَخِيلُ مَنْ بَخِلَ بِالسَّلَامِ وَالسَّرُوقُ مَنْ سَرَقَ الصَّلَاةَ.

ترجمہ: حضرت عبداللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ عنہ نے کہا: بہت جھوٹا وہ ہوتا ہے جو جھوٹی قسم کھائے، بخیل وہ ہوتا ہے جو سلام کہنے میں بخل سے کام لے (سلام نہ کہا کرے) اور چور وہ ہوتا ہے جو نماز کا چور ہو۔ (یعنی رکوع وسجود پورے نہ کرے)

۱۰۷۴۔ حَدَّثَنَا إِسْمٰعِيلُ بْنُ أَبَانَ قَالَ: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُسْهِرٍ، عَنْ عَاصِمٍ، عَنْ أَبِي عُثْمَانَ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: أَبْخَلُ النَّاسِ الَّذِي يَبْخَلُ بِالسَّلَامِ وَإِنَّ أَعْجَزَ النَّاسِ مَنْ عَجَزَ بِالدُّعَاءِ.

ترجمہ: حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بتاتے ہیں کہ سب سے زیادہ بخیل وہ ہوتا ہے جو سلام کہنے میں بخل سے کام لے اور سب سے بڑا عاجز وہ ہوتا ہے جو دعا کرنے سے بھی عاجز ہو۔

۴۷۸۔ بَابُ السَّلَامُ عَلَى الصِّبْيَانِ (بچوں کو سلام کہنا)

۱۰۷۵۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ الْجَعْدِ قَالَ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، عَنْ سَيَّارٍ، عَنْ ثَابِتٍ الْبُنَانِيِّ، عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ، أَنَّهُ مَرَّ عَلَى صِبْيَانٍ فَسَلَّمَ عَلَيْهِمْ وَقَالَ: كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَفْعَلُهُ بِهِمْ.

ترجمہ: حضرت ثابت بنانی رضی اللہ عنہ کہتے ہیں' حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بچوں کے قریب سے گزرے تو انہوں نے سلام کہا اور بتایا کہ نبی کریم ﷺ جب بچوں کے قریب سے گزرتے تو یوں ہی سلام فرماتے تھے۔

۱۰۷۶۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عُبَيْدٍ قَالَ: حَدَّثَنَا عِيسَى بْنُ يُونُسَ، عَنْ عَنْبَسَةَ قَالَ: رَأَيْتُ ابْنَ عُمَرَ يُسَلِّمُ عَلَى الصِّبْيَانِ فِي الْكُتَّابِ.

ترجمہ: حضرت عنبسہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میں نے حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما کو دیکھا کہ لکھائی سیکھنے والے بچوں کو سلام کہتے۔

۴۷۹۔ بَابُ تَسْلِيمُ النِّسَاءِ عَلَى الرِّجَالِ (عورتوں کا مردوں کو سلام کہنا)

۱۰۷۷۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ يُوسُفَ قَالَ: أَخْبَرَنَا مَالِكٌ، عَنْ أَبِي النَّضْرِ، أَنَّ أَبَا مُرَّةَ مَوْلَى أُمِّ هَانِئٍ ابْنَةِ أَبِي طَالِبٍ أَخْبَرَهُ، أَنَّهُ سَمِعَ أُمَّ هَانِئٍ تَقُولُ: ذَهَبْتُ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ يَغْتَسِلُ فَسَلَّمْتُ عَلَيْهِ فَقَالَ: مَنْ هٰذِهِ؟ قُلْتُ: أُمُّ هَانِئٍ قَالَ: مَرْحَبًا.

ترجمہ: حضرت ابو النضر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ اُم ہانی بنت ابو طالب رضی اللہ عنہا کے غلام ابومرہ رضی اللہ عنہ نے بتایا کہ انہوں نے اُم ہانی رضی اللہ عنہا کو سنا وہ کہتی تھیں کہ میں نبی کریم ﷺ کی طرف گئی' آپ غسل فرما رہے تھے' میں نے سلام عرض کیا تو آپ نے فرمایا: "یہ کون ہیں؟" میں نے عرض کی اُم ہانی رضی اللہ عنہا ہوں تو آپ نے فرمایا: "مرحبا"

۱۰۷۸۔ حَدَّثَنَا مُوسَى قَالَ: حَدَّثَنَا مُبَارَكٌ قَالَ: سَمِعْتُ الْحَسَنَ يَقُولُ: كُنَّ النِّسَاءُ يُسَلِّمْنَ عَلَى الرِّجَالِ۔

ترجمہ: حضرت مبارک رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میں نے حضرت حسن رضی اللہ عنہ سے سنا وہ بتاتے تھے کہ عورتیں مردوں کو سلام کہا کرتی تھیں۔

۴۸۰۔ بَابُ التَّسْلِيمُ عَلَى النِّسَاءِ (عورتوں کو سلام کہنا)

۱۰۷۹۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُوسُفَ قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْحَمِيدِ بْنُ بَهْرَامٍ، عَنْ شَهْرٍ قَالَ: سَمِعْتُ أَسْمَاءَ، أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَرَّ فِي الْمَسْجِدِ وَعُصْبَةٌ مِنَ النِّسَاءِ قُعُودٌ، قَالَ بِيَدِهِ إِلَيْهِنَّ بِالسَّلَامِ، فَقَالَ: إِيَّاكُنَّ وَكُفْرَانَ الْمُنْعِمِينَ إِيَّاكُنَّ وَكُفْرَانَ الْمُنْعِمِينَ. قَالَتْ إِحْدَاهُنَّ: نَعُوذُ بِاللّٰهِ يَا نَبِيَّ اللّٰهِ مِنْ كُفْرَانِ نِعَمِ اللّٰهِ. قَالَ: بَلَى، إِنَّ إِحْدَاكُنَّ تَطُولُ أَيْمَتُهَا ثُمَّ تَغْضَبُ الْغَضْبَةَ فَتَقُولُ: وَاللّٰهِ مَا رَأَيْتُ مِنْهُ سَاعَةً خَيْرًا قَطُّ فَذٰلِكَ كُفْرَانُ نِعَمِ اللّٰهِ، وَذٰلِكَ كُفْرَانُ الْمُنْعِمِينَ.

ترجمہ: حضرت اسماء رضی اللہ عنہا بتاتی ہیں کہ نبی کریم ﷺ مسجد میں گزرے تو عورتوں کی ایک ٹولی وہاں بیٹھی ہوئی تھی۔ آپ نے ہاتھ کے اشارے سے انہیں سلام فرمایا اور ساتھ ہی ارشاد فرمایا: ''تم مہربانوں کی ناشکری سے رک جاؤ'' (دو مرتبہ فرمایا) ان میں سے ایک نے عرض کی (اے اللہ کے نبی!) ہم مہربانوں کی ناشکری سے اللہ کی پناہ مانگتی ہیں۔ آپ نے فرمایا: ''تم ناشکری ہو کیونکہ جب تم میں سے بے شوہر کسی کا زمانہ لمبا ہو جاتا ہے، پھر شوہر ملتا ہے تو اس کی ناشکری کرتی ہو، جب غصہ میں آتی ہو تو یوں کہتی ہو: بخدا! میں نے تو آج تک اپنے شوہر سے ایک لمحہ کا سکون نہیں پایا، بس یہی اللہ کی نعمتوں کی ناشکری ہے اور یہی مہربانوں کی ناشکری کہلاتی ہے۔''

۱۰۸۰۔ حَدَّثَنَا مُخَلَّدٌ قَالَ: حَدَّثَنَا مُبَشِّرُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ، عَنِ ابْنِ أَبِي غَنِيَّةَ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ مُهَاجِرٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ أَسْمَاءَ ابْنَةِ يَزِيدَ الْأَنْصَارِيَّةِ: مَرَّ بِيَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَنَا فِي جَوَارٍ أَتْرَابٍ لِي، فَسَلَّمَ عَلَيْنَا وَقَالَ: إِيَّاكُنَّ وَكُفْرَ الْمُنْعِمِينَ. وَكُنْتُ مِنْ أَجْرَئِهِنَّ عَلَى مَسْأَلَتِهِ فَقُلْتُ: يَا رَسُولَ اللّٰهِ وَمَا كُفْرَانُ الْمُنْعِمِينَ؟ قَالَ: لَعَلَّ إِحْدَاكُنَّ تَطُولُ أَيْمَتُهَا بَيْنَ أَبَوَيْهَا ثُمَّ يَرْزُقُهَا اللّٰهُ زَوْجًا، وَيَرْزُقُهَا مِنْهُ وَلَدًا فَتَغْضَبُ الْغَضْبَةَ فَتَكْفُرُ فَتَقُولُ: مَا رَأَيْتُ مِنْكَ خَيْرًا قَطُّ.

ترجمہ: حضرت اسماء بنت یزید انصاریہ رضی اللہ عنہا بتاتی ہیں کہ نبی کریم ﷺ ہمارے قریب سے گزرے، میں اپنی ہم عمر سہیلیوں میں بیٹھی تھی۔ آپ نے ہمیں سلام فرمایا اور ارشاد فرمایا کہ ''تم انعام و مہربانی کرنے والوں کی ناشکری سے آج ہی رک جاؤ۔'' میں حضور ﷺ سے بات کر سکتی تھی اس لئے عرض کی کہ یا رسول اللہ ﷺ! مہربانوں کی ناشکری کیا ہوتی ہے؟ آپ نے فرمایا: ''شاید جب تم میں سے کسی کا اپنے والدین کے پاس بے شوہر رہتے مدت طویل ہو جاتی ہے اور پھر اللہ تعالیٰ اسے شوہر دے دیتا ہے اور پھر اسے اللہ کوئی بچہ بھی دے دیتا ہے،

وہ سخت ناراضگی کے موقع پر ناشکری کا اظہار کرتی ہے اور یہ کہتی ہے کہ میں نے کبھی بھی تمہاری طرف سے سکھ کا سانس نہیں پایا۔"

۴۸۱۔ بَابُ مَنْ كَرِهَ تَسْلِيمَ الْخَاصَّةِ (بزرگوں کو سلام کہنے سے گریز کرنا)

۱۰۸۱۔ حَدَّثَنَا أَبُو نُعَيْمٍ، عَنْ بَشِيرِ بْنِ سَلْمَانَ، عَنْ سَيَّارٍ أَبِي الْحَكَمِ، عَنْ طَارِقٍ قَالَ: كُنَّا عِنْدَ عَبْدِ اللّٰهِ جُلُوسًا، فَجَاءَ آذِنُهُ: قَدْ قَامَتِ الصَّلَاةُ فَقَامَ وَقُمْنَا مَعَهُ فَدَخَلْنَا الْمَسْجِدَ فَرَأَى النَّاسَ رُكُوعًا فِي مُقَدَّمِ الْمَسْجِدِ فَكَبَّرَ وَرَكَعَ وَمَشَيْنَا وَفَعَلْنَا مِثْلَ مَا فَعَلَ فَمَرَّ رَجُلٌ مُسْرِعٌ فَقَالَ: عَلَيْكُمُ السَّلَامُ يَا أَبَا عَبْدِ الرَّحْمٰنِ فَقَالَ: صَدَقَ اللّٰهُ وَبَلَّغَ رَسُولُهُ فَلَمَّا صَلَّيْنَا رَجَعَ فَوَلَجَ عَلَى أَهْلِهِ وَجَلَسْنَا فِي مَكَانِنَا نَنْتَظِرُهُ حَتّٰى يَخْرُجَ فَقَالَ بَعْضُنَا لِبَعْضٍ: أَيُّكُمْ يَسْأَلُهُ؟ قَالَ طَارِقٌ: أَنَا أَسْأَلُهُ فَسَأَلَهُ فَقَالَ: عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: بَيْنَ يَدَيِ السَّاعَةِ: تَسْلِيمُ الْخَاصَّةِ وَفُشُوُّ التِّجَارَةِ حَتّٰى تُعِينَ الْمَرْأَةُ زَوْجَهَا عَلَى التِّجَارَةِ، وَقَطْعُ الْأَرْحَامِ، وَفُشُوُّ الْعِلْمِ وَظُهُورُ الشَّهَادَةِ بِالزُّورِ، وَكِتْمَانُ شَهَادَةِ الْحَقِّ.

ترجمہ: حضرت طارق رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: ہم حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ کے ہاں بیٹھے تھے کہ نماز کی اطلاع دینے والا آیا اور بتایا کہ نماز کھڑی ہو رہی ہے۔ چنانچہ عبداللہ رضی اللہ عنہ اٹھ کھڑے ہوئے اور ہم بھی ساتھ ہو لیے۔ مسجد میں داخل ہوئے انہوں نے دیکھا کہ مسجد کے اگلے حصے میں نمازی حالت رکوع میں ہیں۔ انہوں نے تکبیر کہی پھر رکوع میں شامل ہو گئے۔ ہم نے بھی ویسے ہی کیا۔ اتنے میں ایک نیک آدمی گزرے اور اس نے علیکم السلام یا أبا عبدالرحمٰن کہا۔ انہوں نے کہا: اللہ نے سچ فرمایا اور اس کے رسول ﷺ نے اس کا پیغام پہنچا دیا۔ ہم نے نماز ادا کر لی تو عبداللہ رضی اللہ عنہ واپس ہوئے۔ گھر میں داخل ہوئے تو ہم اپنے مقام پر بیٹھے رہے اور ان کے انتظار میں رہے کہ کب باہر آتے ہیں۔ ہم نے ایک دوسرے کو کہا کہ (سلام کا جواب نہ دینے کے بارے میں ان سے) کون پوچھے گا؟ تو طارق رضی اللہ عنہ نے کہا: میں پوچھتا ہوں۔ چنانچہ انہوں نے عبداللہ رضی اللہ عنہ سے پوچھا تو انہوں نے بتایا کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: "قیامت سے قبل یہ کام ہوں گے: خاص لوگوں کو لوگ سلام کہیں گے تجارت کا دائرہ وسیع ہو جائے گا اور اس سلسلے میں بیوی اپنے شوہر کی مدد کرے گی، رشتہ داریاں ٹوٹ جائیں گی علم پھیل جائے گا، جھوٹی شہادتوں کا بازار گرم ہو گا اور شہادت دیتے وقت حق بات کو چھپایا جائے گا۔"

۱۰۸۲۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ صَالِحٍ قَالَ: حَدَّثَنِي اللَّيْثُ قَالَ: حَدَّثَنِي يَزِيدُ بْنُ أَبِي حَبِيبٍ، عَنْ أَبِي الْخَيْرِ،

عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو ، أَنَّ رَجُلًا سَأَلَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: أَيُّ الْإِسْلَامِ خَيْرٌ؟ قَالَ: تُطْعِمُ الطَّعَامَ وَتَقْرَأُ السَّلَامَ عَلٰى مَنْ عَرَفْتَ وَمَنْ لَمْ تَعْرِفْ.

ترجمہ: حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما بتاتے ہیں کہ ایک شخص نے رسول اللہ ﷺ سے پوچھا کہ کون سا اسلام بہتر ہے؟ آپ نے فرمایا: "لوگوں کو کھانا کھلایا کرو، واقف اور ناواقف لوگوں سے سلام کہتے رہو۔"

۴۸۲۔ بَابٌ كَيْفَ نَزَلَتْ آيَةُ الْحِجَابِ

(پردے کے حکم والی آیت کیسے نازل ہوئی)

۱۰۸۳۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ صَالِحٍ قَالَ: حَدَّثَنِي اللَّيْثُ قَالَ: حَدَّثَنِي عُقَيْلٌ ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ أَخْبَرَنِي أَنَسٌ ، أَنَّهُ كَانَ ابْنَ عَشْرِ سِنِيْنَ مَقْدَمَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمَدِيْنَةَ فَكُنَّ أُمَّهَاتِي يُوَطِّئْنَنِي عَلٰى خِدْمَتِهِ فَخَدَمْتُهُ عَشْرَ سِنِيْنَ وَتُوُفِّيَ وَأَنَا ابْنُ عِشْرِيْنَ: فَكُنْتُ أَعْلَمَ النَّاسِ بِشَأْنِ الْحِجَابِ فَكَانَ أَوَّلُ مَا نَزَلَ مَا ابْتَنٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِزَيْنَبَ بِنْتِ جَحْشٍ ، أَصْبَحَ بِهَا عَرُوْسًا ، فَدَعَا الْقَوْمَ فَأَصَابُوْا مِنَ الطَّعَامِ ثُمَّ خَرَجُوْا وَبَقِيَ رَهْطٌ عِنْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَطَالُوا الْمُكْثَ فَقَالَ فَخَرَجَ وَخَرَجْتُ لِكَيْ يَخْرُجُوْا فَمَشٰى فَمَشَيْتُ مَعَهُ حَتّٰى جَاءَ عَتَبَةَ حُجْرَةِ عَائِشَةَ. ثُمَّ ظَنَّ أَنَّهُمْ خَرَجُوْا فَرَجَعَ وَرَجَعْتُ حَتّٰى دَخَلَ عَلٰى زَيْنَبَ فَإِذَا هُمْ جُلُوْسٌ فَرَجَعَ وَرَجَعْتُ حَتّٰى بَلَغَ عَتَبَةَ حُجْرَةِ عَائِشَةَ وَظَنَّ أَنَّهُمْ خَرَجُوْا فَرَجَعَ وَرَجَعْتُ مَعَهُ فَإِذَا هُمْ قَدْ خَرَجُوْا فَضَرَبَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَيْنِي وَبَيْنَهُ السِّتْرَ وَأُنْزِلَ الْحِجَابُ.

ترجمہ: حضرت انس رضی اللہ عنہ بتاتے ہیں، جب حضور ﷺ مدینہ منورہ میں تشریف لائے تو میں دس سال کا تھا۔ میری ماں مجھے آپ کی خدمت کے لئے زور دیتیں۔ چنانچہ میں نے دس سال تک آپ کی خدمت کی اور آپ کا وصال ہوا تو میں صرف بیس سال کا تھا اور میں پردہ کے مسائل سب سے زیادہ جانتا تھا۔ پردے کا حکم سب سے پہلے اس وقت اترا جب آپ نے حضرت زینب بنت جحش رضی اللہ عنہا سے شادی فرمائی اور انہیں گھر لائے شب زفاف کے بعد صبح ہونے پر لوگوں کو دعوت دی، سب نے کھانا کھایا اور چلے گئے اور کچھ لوگ حضور ﷺ کے ہاں ٹھہرے رہے، وہ دیر تک وہیں رہے، آپ اٹھے اور باہر نکل گئے، میں بھی وہاں سے اٹھا کہ وہ لوگ چلے جائیں

"اپنے گھروں کے سوا اور گھروں میں نہ جاؤ جب تک اجازت نہ لے لو اور ان کے ساکنوں پر سلام نہ کرلو۔"

اور اس کا استثناء کرتے ہوئے یہ آیت پڑھتے:

لَيْسَ عَلَيْكُمْ جُنَاحٌ اَنْ تَدْخُلُوا بُيُوتًا غَيْرَ مَسْكُونَةٍ فِيهَا مَتَاعٌ لَّكُمْ وَاللّٰهُ يَعْلَمُ مَا تُبْدُونَ وَمَا تَكْتُمُونَ.

"اس میں تم پر گناہ نہیں کہ ان کے گھروں میں جاؤ جو خاص کسی کی سکونت کے نہیں اور ان کے برتنے کا تمہیں اختیار ہے اور اللہ جانتا ہے جو تم ظاہر کرتے ہو اور جو تم چھپاتے ہو۔"

۴۸۶۔ بَابٌ (لِيَسْتَأْذِنْكُمُ الَّذِيْنَ مَلَكَتْ اَيْمَانُكُمْ)

(غلاموں کو اجازت لے کر گھر میں داخل ہونے کا حکم)

۱۰۸۹۔ حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ مُحَمَّدٍ قَالَ: حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ الْيَمَانِ عَنْ شَيْبَانَ، عَنْ لَيْثٍ، عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ: لِيَسْتَأْذِنْكُمُ الَّذِيْنَ مَلَكَتْ اَيْمَانُكُمْ.[1] قَالَ: هِيَ لِلرِّجَالِ دُوْنَ النِّسَاءِ.

ترجمہ: حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے اسی مقصد کے لئے یہ آیت پڑھی:

لِيَسْتَأْذِنْكُمُ الَّذِيْنَ مَلَكَتْ اَيْمَانُكُمْ.

"چاہئے کہ تم سے اذن لیں تمہارے ہاتھ کے مال غلام۔"

اور کہا کہ اس آیت میں مردوں کا حکم بتا دیا گیا' عورتیں اس حکم میں داخل نہیں۔

۴۸۷۔ بَابٌ قَوْلُ اللّٰهِ: وَاِذَا بَلَغَ الْاَطْفَالُ مِنْكُمُ الْحُلُمَ

(ذی شعور بچوں کا حکم)

۱۰۹۰۔ حَدَّثَنَا مَطَرُ بْنُ الْفَضْلِ قَالَ: حَدَّثَنَا يَزِيْدُ بْنُ هَارُوْنَ، عَنْ هِشَامٍ الدَّسْتَوَائِيِّ، عَنْ يَحْيَى بْنِ اَبِيْ كَثِيْرٍ، عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ، اَنَّهُ كَانَ اِذَا بَلَغَ بَعْضُ وَلَدِهِ الْحُلُمَ عَزَلَهُ فَلَمْ يَدْخُلْ عَلَيْهِ اِلَّا بِاِذْنٍ.

ترجمہ: حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما کا کوئی بچہ بالغ (ذی شعور) ہو جاتا تو آپ اسے علیحدہ کر دیتے اور پھر

---

[1] سورۃ النور: آیت ۵۸

قَالَ: يَسْتَأْذِنُ الرَّجُلُ عَلَى وَلَدِهِ وَأُمِّهِ وَإِنْ كَانَتْ عَجُوزًا وَأَخِيهِ وَأُخْتِهِ وَأَبِيهِ.

ترجمہ: حضرت جابر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ اپنے والد اور ماں سے بھی اجازت لیا کرے خواہ وہ بوڑھی ہی کیوں نہ ہو نیز اپنے بھائی، بہن اور باپ سے بھی اجازت لے کر داخل ہو۔

۴۹۱۔ بَابٌ يَسْتَأْذِنُ عَلَى أُخْتِهِ (اپنی بہن سے بھی اجازت لے کر داخل ہو)

۱۰۹۵۔ حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ: حَدَّثَنَا عَمْرٌو وَابْنُ جُرَيْجٍ، عَنْ عَطَاءٍ قَالَ: سَأَلْتُ ابْنَ عَبَّاسٍ فَقُلْتُ: أَسْتَأْذِنُ عَلَى أُخْتِي؟ فَقَالَ: نَعَمْ فَأَعَدْتُ فَقُلْتُ: أُخْتَانِ فِي حِجْرِي وَأَنَا أَمُونُهُمَا وَأُنْفِقُ عَلَيْهِمَا أَسْتَأْذِنُ عَلَيْهِمَا؟ قَالَ: نَعَمْ. أَتُحِبُّ أَنْ تَرَاهُمَا عُرْيَانَتَيْنِ؟ ثُمَّ قَرَأَ: يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لِيَسْتَأْذِنْكُمُ الَّذِينَ مَلَكَتْ أَيْمَانُكُمْ وَالَّذِينَ لَمْ يَبْلُغُوا الْحُلُمَ مِنْكُمْ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ، مِنْ قَبْلِ صَلَاةِ الْفَجْرِ وَحِينَ تَضَعُونَ ثِيَابَكُمْ مِنَ الظَّهِيرَةِ وَمِنْ بَعْدِ صَلَاةِ الْعِشَاءِ ثَلَاثُ عَوْرَاتٍ لَكُمْ.[1] قَالَ فَلَمْ يُؤْمَرْ هَؤُلَاءِ بِالْإِذْنِ إِلَّا فِي هَذِهِ الْعَوْرَاتِ الثَّلَاثِ. قَالَ: وَإِذَا بَلَغَ الْأَطْفَالُ مِنْكُمُ الْحُلُمَ فَلْيَسْتَأْذِنُوا كَمَا اسْتَأْذَنَ الَّذِينَ مِنْ قَبْلِهِمْ.[2]

قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ: فَالْإِذْنُ وَاجِبٌ زَادَ ابْنُ جُرَيْجٍ: عَلَى النَّاسِ كُلِّهِمْ.

ترجمہ: حضرت عطا رضی اللہ عنہ کہتے ہیں، میں نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے پوچھا کہ میں اپنی بہن سے بھی اجازت لیا کروں؟ تو انہوں نے کہا، ہاں! میں نے دوبارہ پوچھا کہ میری دو بہنیں میرے پاس رہا کرتی ہیں اور ان میں کی کفالت کرتا ہوں، ان پر خرچہ کرتا ہوں تو کیا ان سے بھی داخلے کی اجازت لیا کروں؟ اس پر انہوں نے کہا کہ ان سے بھی اجازت لو کیا تم انہیں ننگا دیکھنا پسند کرو گے؟ اور پھر یہ آیت پڑھی:

يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لِيَسْتَاْذِنْكُمُ الَّذِيْنَ مَلَكَتْ اَيْمَانُكُمْ وَالَّذِيْنَ لَمْ يَبْلُغُوا الْحُلُمَ مِنْكُمْ ثَلٰثَ مَرّٰتٍ مِنْ قَبْلِ صَلٰوةِ الْفَجْرِ وَحِيْنَ تَضَعُوْنَ ثِيَابَكُمْ مِّنَ الظَّهِيْرَةِ وَمِنْ بَعْدِ صَلٰوةِ الْعِشَآءِ ثَلٰثُ عَوْرٰتٍ لَّكُمْ.

"اے ایمان والو! چاہیے کہ تم سے اذن لیں تمہارے ہاتھ کے مال غلام اور وہ جو تم میں اپنی جوانی کو نہ پہنچے تین وقت، نماز صبح سے پہلے اور جب تم اپنے کپڑے اتار رکھتے ہو دوپہر کو اور

---

[1] سورہ النور: آیت ۵۸۔ [2] سورہ النور آیت ۵۹

نماز عشاء کے بعد، یہ تین وقت تمہاری شرم کے ہیں۔"

وہ کہتے ہیں کہ انہیں ان تین وقتوں میں اجازت لینے کا حکم دیا گیا ہے۔ پھر کہا:

وَإِذَا بَلَغَ الْأَطْفَالُ مِنكُمُ الْحُلُمَ فَلْيَسْتَأْذِنُوا كَمَا اسْتَأْذَنَ الَّذِينَ مِن قَبْلِهِمْ.

"اور جب تم میں بچے جوانی کو پہنچ جائیں تو وہ بھی اِذن مانگیں جیسے ان کے اگلوں نے اِذن مانگا۔"

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما بتاتے ہیں اس سے معلوم ہوا کہ اجازت لینا واجب ہے۔ ابن جریج رضی اللہ عنہ نے اس حکم پر اضافہ کرتے ہوئے کہا: سب لوگوں پر اجازت لینا واجب ہے۔

۴۹۲۔ بَابٌ يَسْتَأْذِنُ عَلَى أَخِيهِ

(اپنے بھائی کے پاس جاتے ہوئے بھی اجازت مانگے)

۱۰۹۶۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْثَرٌ، عَنْ أَشْعَثَ، عَنْ كُرْدُوسٍ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ: يَسْتَأْذِنُ الرَّجُلُ عَلَى أَبِيهِ وَأُمِّهِ وَأَخِيهِ وَأُخْتِهِ.

ترجمہ: حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ بتاتے ہیں کہ آدمی کو اپنے والد، ماں، بھائی اور بہن سے بھی اجازت مانگنی چاہیے۔

۴۹۳۔ بَابٌ الِاسْتِئْذَانُ ثَلَاثًا (اجازت تین بار لیا کرے)

۱۰۹۷۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَلَامٍ قَالَ: أَخْبَرَنَا مُخَلَّدٌ قَالَ: أَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ قَالَ: أَخْبَرَنِي عَطَاءٌ، عَنْ عُبَيْدِ بْنِ عُمَيْرٍ، أَنَّ أَبَا مُوسَى الْأَشْعَرِيَّ اسْتَأْذَنَ عَلَى عُمَرَ ابْنِ الْخَطَّابِ فَلَمْ يُؤْذَنْ لَهُ وَكَأَنَّهُ كَانَ مَشْغُولًا فَرَجَعَ أَبُو مُوسَى فَفَرَغَ عُمَرُ فَقَالَ: أَلَمْ أَسْمَعْ صَوْتَ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ قَيْسٍ؟ ائْذَنُوا لَهُ. قِيلَ: قَدْ رَجَعَ فَدَعَاهُ. فَقَالَ: كُنَّا نُؤْمَرُ بِذَلِكَ فَقَالَ: تَأْتِينِي عَلَى ذَلِكَ بِالْبَيِّنَةِ فَانْطَلَقَ إِلَى مَجْلِسِ الْأَنْصَارِ فَسَأَلَهُمْ فَقَالُوا: لَا يَشْهَدُ لَكَ عَلَى هَذَا إِلَّا أَصْغَرُنَا أَبُو سَعِيدٍ الْخُدْرِيُّ، فَذَهَبَ بِأَبِي سَعِيدٍ فَقَالَ عُمَرُ: أَخَفِيَ عَلَيَّ مِنْ أَمْرِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ؟ أَلْهَانِي الصَّفْقُ بِالْأَسْوَاقِ يَعْنِي الْخُرُوجَ إِلَى التِّجَارَةِ.

ترجمہ: حضرت عبید بن عمیر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ نے حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ سے اجازت مانگی تو انہوں نے اجازت نہ دی۔ (شاید وہ مشغول تھے) حضرت ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ واپس آگئے تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو فکر لاحق ہوئی اور کہا: کیا بھلا میں نے عبداللہ بن قیس رضی اللہ عنہ

۱۱۰۱۔ حَدَّثَنَا حَجَّاجٌ قَالَ: حَدَّثَنَا حَمَّادٌ قَالَ: حَدَّثَنَا إِسْحٰقُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ، عَنْ أَنَسٍ قَالَ: كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَائِمًا يُصَلِّي فَاطَّلَعَ رَجُلٌ فِي بَيْتِهِ فَأَخَذَ سَهْمًا مِنْ كِنَانَتِهِ فَسَدَّدَ نَحْوَ عَيْنَيْهِ.

ترجمہ: حضرت انس رضی اللہ عنہ بتاتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ کھڑے ہو کر نماز پڑھ رہے تھے' ایک آدمی نے آپ کے گھر کی طرف جھانکا' آپ نے اپنے ترکش سے تیر نکالا اور اس کی دونوں آنکھوں کی طرف سیدھا کر دیا۔

۴۹۶۔ بَابُ الْاِسْتِئْذَانُ مِنْ أَجْلِ النَّظَرِ

(بُری نظر کی وجہ سے اندر داخلے کی اجازت لینا لازم قرار دی گئی)

۱۱۰۲۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ صَالِحٍ قَالَ: حَدَّثَنَا اللَّيْثُ قَالَ: حَدَّثَنِي ابْنُ شِهَابٍ، أَنَّ سَهْلَ بْنَ سَعْدٍ أَخْبَرَهُ، أَنَّ رَجُلًا اطَّلَعَ مِنْ جُحْرٍ فِي بَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَمَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِدْرًى يَحُكُّ بِهِ رَأْسَهُ فَلَمَّا رَآهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: لَوْ أَعْلَمُ أَنَّكَ تَنْظُرُنِي لَطَعَنْتُ بِهِ فِي عَيْنِكَ. وَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: إِنَّمَا جُعِلَ الْإِذْنُ مِنْ أَجْلِ الْبَصَرِ.

ترجمہ: حضرت سہل بن سعد رضی اللہ عنہ نے بتایا کہ ایک آدمی نے حضور ﷺ کے دروازے کے سوراخ میں سے جھانکا' آپ اس وقت کنگھی وغیرہ سے سر کو کھجلا رہے تھے۔ جب آپ نے اسے دیکھا تو فرمایا: "اگر مجھے پہلے پتہ چل جاتا کہ تم مجھے دیکھ رہے ہو تو میں یہ تمہاری آنکھوں میں چبھو دیتا۔" نیز آپ نے فرمایا کہ "اسی نظر کی وجہ سے تو اجازت لینا ضروری قرار دیا گیا ہے۔"

۱۱۰۳۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَلَامٍ قَالَ: أَخْبَرَنَا الْفَزَارِيُّ، عَنْ حُمَيْدٍ، عَنْ أَنَسٍ، قَالَ: اطَّلَعَ رَجُلٌ مِنْ خَلَلٍ فِي حُجْرَةِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَسَدَّدَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمِشْقَصٍ فَأَخْرَجَ الرَّجُلُ رَأْسَهُ.

ترجمہ: حضرت انس رضی اللہ عنہ بتاتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ کے حجروں کے خلا میں سے ایک شخص نے دیکھا تو آپ نے اسی کی طرف تیر سیدھا کر دیا' اس نے اپنا سر پیچھے ہٹا لیا۔

۴۹۷۔ بَابٌ إِذَا سَلَّمَ الرَّجُلُ عَلَى الرَّجُلِ فِي بَيْتِهِ

(کسی کو گھر بیٹھے سلام کہنا)

۱۱۰۴۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ صَالِحٍ قَالَ: حَدَّثَنِي اللَّيْثُ، عَنْ خَالِدِ بْنِ يَزِيدَ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ أَبِي هِلَالٍ، عَنْ مَرْوَانَ بْنِ عُثْمَانَ، أَنَّ عُبَيْدَ بْنَ حُنَيْنٍ، أَخْبَرَهُ عَنْ أَبِي مُوسَى قَالَ: اسْتَأْذَنْتُ عَلَى عُمَرَ فَلَمْ يُؤْذَنْ لِي ثَلَاثًا فَأَدْبَرْتُ فَأَرْسَلَ إِلَيَّ فَقَالَ: يَا عَبْدَ اللّٰهِ، اشْتَدَّ عَلَيْكَ أَنْ تُحْتَبَسَ عَلَى بَابِي؟ اعْلَمْ أَنَّ النَّاسَ كَذٰلِكَ يَشْتَدُّ عَلَيْهِمْ أَنْ يُحْتَبَسُوا عَلَى بَابِكَ. فَقُلْتُ: بَلِ اسْتَأْذَنْتُ عَلَيْكَ ثَلَاثًا فَلَمْ يُؤْذَنْ لِي فَرَجَعْتُ وَكُنَّا نُؤْمَرُ بِذٰلِكَ فَقَالَ: مِمَّنْ سَمِعْتَ هٰذَا؟ فَقُلْتُ: سَمِعْتُهُ مِنَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ: أَسَمِعْتَ مِنَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَالَمْ نَسْمَعْ؟ لَئِنْ لَمْ تَأْتِنِي عَلَى هٰذَا بِبَيِّنَةٍ لَأَجْعَلَنَّكَ نَكَالًا فَخَرَجْتُ حَتّٰى أَتَيْتُ نَفَرًا مِنَ الْأَنْصَارِ جُلُوسًا فِي الْمَسْجِدِ فَسَأَلْتُهُمْ، فَقَالُوا: أَوَ يَشُكُّ فِي هٰذَا أَحَدٌ؟ فَأَخْبَرْتُهُمْ مَا قَالَ عُمَرُ. فَقَالُوا: لَا يَقُومُ مَعَكَ إِلَّا أَصْغَرُنَا. فَقَامَ مَعِي أَبُو سَعِيدٍ الْخُدْرِيُّ، أَوْ أَبُو مَسْعُودٍ إِلَى عُمَرَ فَقَالَ: خَرَجْنَا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ يُرِيدُ سَعْدَ بْنَ عُبَادَةَ حَتّٰى أَتَاهُ فَسَلَّمَ فَلَمْ يُؤْذَنْ لَهُ، ثُمَّ سَلَّمَ الثَّانِيَةَ فَلَمْ يُؤْذَنْ لَهُ. فَقَالَ: قَضَيْنَا مَا عَلَيْنَا ثُمَّ رَجَعَ فَأَدْرَكَهُ سَعْدٌ فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللّٰهِ وَالَّذِي بَعَثَكَ بِالْحَقِّ مَا سَلَّمْتَ مِنْ مَرَّةٍ إِلَّا وَأَنَا أَسْمَعُ وَأَرُدُّ عَلَيْكَ وَلٰكِنْ أَحْبَبْتُ أَنْ تُكْثِرَ مِنَ السَّلَامِ عَلَيَّ وَعَلَى أَهْلِ بَيْتِي. فَقَالَ أَبُو مُوسٰى: وَاللّٰهِ إِنْ كُنْتُ لَأَمِينًا عَلَى حَدِيثِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ: أَجَلْ، وَلٰكِنْ أَحْبَبْتُ أَنْ أَسْتَثْبِتَ.

ترجمہ: حضرت ابوموسےٰ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے اندر داخلے کی اجازت مانگی لیکن انہوں نے اجازت نہ دی۔ (تین مرتبہ انکار کیا) چنانچہ میں واپس آ گیا' انہوں نے مجھے پیغام بھیجا اور کہا اے عبداللہ! آپ کو دروازے پر کھڑے رہنے کی وجہ سے کوئی تکلیف تو نہیں پہنچی؟ دیکھئے آپ کے دروازے پر بھی لوگوں کو انتظار کی زحمت گوارا کرنی پڑتی ہے۔ یہ سن کر میں نے کہا: میں نے تو تین مرتبہ اجازت مانگی تھی' اجازت نہ ملنے پر میں واپس چلا گیا۔ (ہمیں حکم بھی یہی ہے) حضرت عمر رضی اللہ عنہ کہنے لگے کہ یہ تم نے کہاں سے سنا ہے؟ ابوموسےٰ رضی اللہ عنہ نے بتایا کہ میں نے نبی کریم ﷺ سے سنا تھا۔ حضرت عمر رضی اللہ

عنہ نے کہا: آپ نے حضورﷺ سے وہ سنا ہے جو ہم نہیں سن سکے؟ اب تمہیں گواہ پیش کرنا ہوں گے ورنہ میں تمہیں جلاوطن کر دوں گا۔ چنانچہ میں وہاں سے انصار کی ایک جماعت کے پاس آیا' وہ مسجد میں بیٹھے ہوئے تھے۔ میں نے پوچھا تو وہ کہنے لگے کہ کیا اس میں کوئی شک ہے؟ میں نے انہیں بتایا کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے پوچھا ہے۔ انہوں نے کہا کہ ہماری طرف سے اس چھوٹے کو اپنے ساتھ لے جاؤ۔ چنانچہ ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ میرے ساتھ ہو لئے یا ابو مسعود رضی اللہ عنہ تھے اور ہم حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے پاس پہنچے تو انہوں نے پورا واقعہ یوں سنایا کہ ہم نبی کریمﷺ کے ساتھ حضرت سعد بن عبادہ رضی اللہ عنہ کی طرف چلے تھے' آپ وہاں پہنچے سلام فرمایا لیکن انہوں نے اندر آنے کی اجازت نہ دی' پھر دوسری اور تیسری مرتبہ سلام فرمایا لیکن انہوں نے پھر بھی اجازت نہ دی۔ آپ نے فرمایا کہ ہم نے اپنا ذمہ (تین مرتبہ کہنے کا) ادا کر دیا ہے اور پھر واپس تشریف لے گئے۔ راستے میں حضرت سعید رضی اللہ عنہ ملے' دست بستہ عرض کی یا رسول اللہ! بخدا آپ نے جب سلام فرمایا میں سنتا رہا ہوں اور اندر سے جواب بھی دیتا رہا ہوں' اصل بات یہ ہے کہ میری خواہش یہ ہو رہی تھی کہ آپ بہت مرتبہ مجھے اور میرے اہل خانہ کو سلام فرمائیں۔ یہ حدیث بیان کر کے ابو موسےٰ رضی اللہ عنہ نے بتایا: بخدا! میں رسول اللہﷺ کی اس حدیث کا امین ہوں۔ انہوں نے کہا: بالکل ٹھیک ہے لیکن میں ثبوت چاہتا تھا۔

۴۹۸۔ بَابٌ دُعَاءُ الرَّجُلِ إِذْنُهُ (کسی کو بلا لیا جائے تو یہ اجازت شمار ہوتی ہے)

۱۱۰۵۔ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ قَالَ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، عَنْ أَبِي إِسْحٰقَ، عَنْ أَبِي الْأَحْوَصِ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ: إِذَا دُعِيَ الرَّجُلُ فَقَدْ أُذِنَ لَهُ.

ترجمہ: حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ جب کسی شخص کو بلایا جائے تو یہ اس شخص کے لئے اجازت شمار ہوتی ہے۔

۱۱۰۶۔ حَدَّثَنَا عَيَّاشُ بْنُ الْوَلِيدِ قَالَ: حَدَّثَنَا الْأَعْلٰى قَالَ: حَدَّثَنَا سَعِيدٌ، عَنْ قَتَادَةَ، عَنْ أَبِي رَافِعٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: إِذَا دُعِيَ أَحَدُكُمْ فَجَاءَ الرَّسُولُ فَهُوَ إِذْنُهُ.

ترجمہ: حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نبی کریمﷺ کا یہ فرمان بتاتے ہیں کہ آپ نے فرمایا: "جب کسی کو بلا لیا جائے اور وہ پیغام دینے والے کے ساتھ چلا آئے تو یہ اس کے لئے اجازت شمار ہو گی۔"

۱۱۰۷۔ حَدَّثَنَا مُوسٰى بْنُ إِسْمٰعِيلَ قَالَ: حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ، عَنْ حَبِيبٍ وَهِشَامٍ، عَنْ مُحَمَّدٍ، عَنْ

ترجمہ: • صحابی رسول اللہ ﷺ حضرت عبداللہ بن بُسر رضی اللہ عنہ بتاتے ہیں کہ جب نبی کریم ﷺ کسی کے دروازے پر اندر داخلے کی اجازت کے لئے تشریف لے جاتے تو بالکل سامنے کھڑا نہ ہوتے بلکہ دروازے کی دائیں یا بائیں جانب کھڑا ہوتے' اگر اجازت مل جاتی تو ٹھیک ورنہ واپس تشریف لے جاتے۔

٥٠٠۔ بَابٌ إِذَا اسْتَأْذَنَ فَقَالَ: حَتَّى أَخْرُجَ أَيْنَ يَقْعُدُ؟

(اجازت مانگنے پر کہا جائے کہ میں ابھی آتا ہوں تو کہاں بیٹھے؟)

١١١٠۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ صَالِحٍ قَالَ: حَدَّثَنِي ابْنُ شُرَيْحٍ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ، أَنَّهُ سَمِعَ وَاهِبَ بْنَ عَبْدِ اللّٰهِ الْمَعَافِرِيَّ يَقُولُ: حَدَّثَنِي عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ مُعَاوِيَةَ بْنِ حُدَيْجٍ، عَنْ أَبِيهِ قَالَ: قَدِمْتُ عَلَى عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ فَاسْتَأْذَنْتُ عَلَيْهِ، فَقَالُوا لِي: مَكَانَكَ حَتَّى يَخْرُجَ إِلَيْكَ فَقَعَدْتُ قَرِيبًا مِنْ بَابِهِ قَالَ: فَخَرَجَ إِلَيَّ فَدَعَا بِمَاءٍ فَتَوَضَّأَ ثُمَّ مَسَحَ عَلَى خُفَّيْهِ فَقُلْتُ يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ! أَمِنَ الْبَوْلِ هٰذَا؟ قَالَ مِنَ الْبَوْلِ أَوْ مِنْ غَيْرِهِ.

ترجمہ: حضرت معاویہ بن حدیج رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میں حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کے پاس پہنچا اجازت مانگی تو انہوں نے کہا: یہیں ٹھہرو! ابھی آتے ہیں چنانچہ میں ان کے دروازے کے قریب بیٹھ گیا۔ معاویہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں پھر وہ باہر آئے' پانی منگوا کر وضو کیا اور پھر موزوں پر مسح کیا۔ میں نے پوچھا اے امیر المؤمنین! کیا پیشاب کرنے کے بعد وضو کر کے موزوں پر مسح کیا ہے؟ راوی کا شک ہے کہ آپ نے پیشاب یا کسی اور چیز کا نام لیا تھا۔

٥٠١۔ بَابٌ قَرْعُ الْبَابِ (دروازہ کھٹکھٹانا)

١١١١۔ حَدَّثَنَا مَالِكُ بْنُ إِسْمٰعِيلَ قَالَ: حَدَّثَنَا الْمُطَّلِبُ بْنُ زِيَادٍ قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ الْأَصْفَهَانِيُّ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ مَالِكِ بْنِ الْمُنْتَصِرِ، عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ، أَنَّ أَبْوَابَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَتْ تُقْرَعُ بِالْأَظَافِيرِ.

ترجمہ: حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ کے دروازے (ادب کی وجہ سے) صرف ناخن سے کھٹکھٹائے جاتے تھے۔

۵۰۲۔ بَابٌ إِذَا دَخَلَ وَلَمْ يَسْتَأْذِنْ (اجازت کے بغیر داخل ہو جانے کا حکم)

۱۱۱۲۔ حَدَّثَنَا أَبُو عَاصِمٍ وَأَفْهَمَنِي بَعْضَهُ عَنْهُ أَبُو حَفْصِ بْنِ عَلِيٍّ قَالَ: ابْنُ جُرَيْجٍ أَخْبَرَنَا قَالَ: أَخْبَرَنِي عَمْرُو بْنُ أَبِي سُفْيَانَ، أَنَّ عَمْرَو بْنَ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ صَفْوَانَ أَخْبَرَهُ أَنَّ كَلَدَةَ بْنَ حَنْبَلٍ أَخْبَرَهُ أَنَّ صَفْوَانَ بْنَ أُمَيَّةَ بَعَثَهُ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْفَتْحِ بِلَبَنٍ وَجِدَايَةٍ وَضَغَابِيسَ قَالَ أَبُو عَاصِمٍ: يَعْنِي الْبَقْلَ، وَالنَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِأَعْلَى الْوَادِي، وَلَمْ أُسَلِّمْ وَلَمْ أَسْتَأْذِنْ، فَقَالَ: ارْجِعْ فَقُلِ السَّلَامُ عَلَيْكُمْ أَأَدْخُلُ. وَذٰلِكَ بَعْدَ مَا أَسْلَمَ صَفْوَانُ. قَالَ عَمْرٌو: وَأَخْبَرَنِي أُمَيَّةُ بْنُ صَفْوَانَ بِهٰذَا، عَنْ كَلَدَةَ وَلَمْ يَقُلْ: سَمِعْتُهُ مِنْ كَلَدَةَ.

ترجمہ: حضرت کلدہ بن حنبل رضی اللہ عنہ بتاتے ہیں کہ حضرت صفوان بن امیہ رضی اللہ عنہ نے انہیں فتح مکہ کے موقع پر نبی کریم ﷺ کی خدمت میں دودھ، بکری کا بچہ اور سبزیاں پیش کیں۔ آپ اس وقت وادی مکہ کے اوپر والی جانب موجود تھے۔ میں نے سلام عرض نہ کیا اور نہ ہی اجازت مانگی اور اندر چلا گیا۔ آپ نے فرمایا: "واپس جاؤ اور یوں کہو: السلام علیکم! کیا میں اندر آ سکتا ہوں؟" یہ اس وقت کا واقعہ ہے جب صفوان اسلام لا چکے تھے۔

۱۱۱۳۔ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ الْمُنْذِرِ قَالَ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ حَمْزَةَ قَالَ: حَدَّثَنِي كَثِيرُ بْنُ زَيْدٍ، عَنِ الْوَلِيدِ بْنِ رَبَاحٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: إِذَا أَدْخَلَ الْبَصَرَ فَلَا إِذْنَ لَهُ.

ترجمہ: حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہوئے بتاتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "جب کوئی کسی کے اندر جھانک لے تو اسے اندر آنے کی اجازت نہ دی جائے۔"

۵۰۳۔ بَابٌ إِذَا قَالَ: أَأَدْخُلُ؟ وَلَمْ يُسَلِّمْ (سلام کہے بغیر داخلے کی اجازت لینے کا حکم)

۱۱۱۴۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَلَامٍ قَالَ: أَخْبَرَنِي مَخْلَدُ بْنُ يَزِيدَ قَالَ: أَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ قَالَ: أَخْبَرَنِي عَطَاءٌ قَالَ: سَمِعْتُ أَبَا هُرَيْرَةَ يَقُولُ: إِذَا قَالَ: أَأَدْخُلُ؟ وَلَمْ يُسَلِّمْ فَقُلْ: لَا حَتَّى تَأْتِيَ بِالْمِفْتَاحِ قُلْتُ: السَّلَامُ؟ قَالَ: نَعَمْ.

ترجمہ: حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بتاتے ہیں کہ اگر کوئی کہے کہ میں اندر آ سکتا ہوں؟ اور سلام نہ کہے تو اسے

یوں کہا کرو: تم اس وقت تک اندر نہیں آ سکتے جب تک اجازت کی چابی نہ لاؤ۔ حضرت عطاء رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میں نے کہا: سلام اجازت کی چابی ہے؟ انہوں نے کہا: ہاں۔

۱۱۱۵۔ قَالَ وَأَخْبَرَنَا جَرِيْرٌ، عَنْ مَنْصُوْرٍ، عَنْ رِبْعِيِّ بْنِ حِرَاشٍ قَالَ: حَدَّثَنِي رَجُلٌ مِنْ بَنِي عَامِرٍ جَاءَ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ: أَلِجُ؟ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِلْجَارِيَةِ: أُخْرُجِي فَقُوْلِي لَهُ: قُلِ السَّلَامُ عَلَيْكُمْ، أَأَدْخُلُ؟ فَإِنَّهُ لَمْ يُحْسِنِ الْإِسْتِئْذَانَ. قَالَ فَسَمِعْتُهَا قَبْلَ أَنْ تَخْرُجَ إِلَيَّ الْجَارِيَةُ فَقُلْتُ: السَّلَامُ عَلَيْكُمْ أَأَدْخُلُ؟ فَقَالَ: وَعَلَيْكَ أُدْخُلْ. قَالَ فَدَخَلْتُ فَقُلْتُ: بِأَيِّ شَيْءٍ جِئْتَ؟ فَقَالَ: لَمْ آتِكُمْ إِلَّا بِخَيْرٍ أَتَيْتُكُمْ لِتَعْبُدُوا اللّٰهَ وَحْدَهُ لَا شَرِيْكَ لَهُ وَتَدَعُوْا عِبَادَةَ اللَّاتِ وَالْعُزّٰى وَتُصَلُّوْا فِي اللَّيْلِ وَالنَّهَارِ خَمْسَ صَلَوَاتٍ وَتَصُوْمُوْا فِي السَّنَةِ شَهْرًا وَتَحُجُّوْا هٰذَا الْبَيْتَ وَتَأْخُذُوْا مِنْ مَالِ أَغْنِيَائِكُمْ فَتَرُدُّوْهَا عَلٰى فُقَرَائِكُمْ. قَالَ: فَقُلْتُ لَهُ: هَلْ مِنَ الْعِلْمِ شَيْءٌ لَا تَعْلَمُهُ؟ قَالَ: لَقَدْ عَلِمَ اللّٰهُ خَيْرًا وَإِنَّ مِنَ الْعِلْمِ مَا لَا يَعْلَمُهُ إِلَّا اللّٰهُ، اَلْخَمْسُ لَا يَعْلَمُهُنَّ إِلَّا اللّٰهُ. إِنَّ اللّٰهَ عِنْدَهُ عِلْمُ السَّاعَةِ وَيُنَزِّلُ الْغَيْثَ، وَيَعْلَمُ مَا فِي الْأَرْحَامِ، وَمَا تَدْرِيْ نَفْسٌ مَاذَا تَكْسِبُ غَدًا، وَمَا تَدْرِيْ نَفْسٌ بِأَيِّ أَرْضٍ تَمُوْتُ[1]

ترجمہ: حضرت ربعی بن حراش رضی اللہ عنہ بتاتے ہیں کہ بنو عامر میں سے ایک شخص نے نبی کریم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہو کر عرض کی یا رسول اللہ! کیا میں حاضر ہو سکتا ہوں؟ آپ نے لونڈی سے فرمایا: "جاؤ اور اسے کہہ دو کہ السلام علیکم کہے اور پھر اجازت مانگے! کیونکہ اس کا اجازت لینے کا طریقہ اچھا نہیں۔" وہ شخص کہتا ہے کہ میں نے لونڈی کے باہر آنے سے پہلے ہی سن لیا تھا چنانچہ میں نے عرض کی: السلام علیکم! کیا میں آ سکتا ہوں؟ آپ نے فرمایا: "وعلیکَ چلے آؤ۔" میں داخل ہوا اور عرض کی کہ آپ کا پیغام کیا ہے؟ آپ نے فرمایا: "میں صرف بھلائی ہی بھلائی لے کر آیا ہوں، میں کہتا ہوں تم اللہ کی عبادت کرو، وہ اکیلا ہے، اس کا کوئی شریک نہیں، تم لات اور عزیٰ بتوں کی عبادت چھوڑ دو اور شب و روز میں آنے والی نمازیں پڑھو، سال بھر میں ایک ماہ کے روزے رکھو، بیت اللہ شریف کا حج کیا کرو اور امیروں سے مال (زکوٰۃ و صدقات) لے کر غریبوں میں بانٹ دیا کرو۔" میں نے عرض کی کوئی ایسی چیز بھی ہے جسے آپ جانتے نہ ہوں؟ آپ نے فرمایا: "اللہ بہتر جانتا ہے، کچھ علم ایسے ہیں

۱۔ سورہ لقمان: آیت ۳۴

جنھیں اللہ کے سوا کوئی نہیں جانتا' دیکھو پانچ چیزیں ایسی ہیں جن کا (ذاتی) علم اللہ کے سوا کسی کو نہیں اور پھر یہ آیت کریمہ تلاوت فرمائی۔

"إِنَّ اللّٰهَ عِنْدَهُ عِلْمُ السَّاعَةِ وَيُنَزِّلُ الْغَيْثَ وَيَعْلَمُ مَا فِي الْأَرْحَامِ وَمَا تَدْرِي نَفْسٌ مَّاذَا تَكْسِبُ غَدًا وَّمَا تَدْرِي نَفْسٌ بِأَيِّ أَرْضٍ تَمُوتُ."

"بے شک اللہ کے پاس ہے قیامت کا علم اور اتارتا ہے مینہ اور جانتا ہے جو کچھ ماؤں کے پیٹ میں ہے اور کوئی جان نہیں جانتی کہ کل کیا کمائے گی اور کوئی جان نہیں جانتی کہ کس زمین میں مرے گی بے شک اللہ جاننے والا' بتانے والا ہے۔"

۵۰۴۔ بَابٌ كَيْفَ الْاِسْتِئْذَانُ؟ (اجازت لینے کا طریقہ)

۱۱۱۶۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ قَالَ: حَدَّثَنِي يَحْيَى بْنُ آدَمَ، عَنِ الْحَسَنِ بْنِ صَالِحٍ، عَنْ سَلَمَةَ بْنِ كُهَيْلٍ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ: اسْتَأْذَنَ عُمَرُ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ: السَّلَامُ عَلَى رَسُولِ اللّٰهِ، السَّلَامُ عَلَيْكُمْ أَيَدْخُلُ عُمَرُ؟

ترجمہ: حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما بتاتے ہیں کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے نبی کریم ﷺ سے حاضری کی اجازت مانگی اور یوں عرض کی: السلام علی رسول اللہ' السلام علیکم' کیا عمر (رضی اللہ عنہ) حاضر ہو سکتا ہے؟

۵۰۵۔ بَابٌ مَنْ قَالَ: مَنْ ذَا؟ فَقَالَ: أَنَا

(اگر کوئی پوچھے "کون ہو؟" تو جواب میں "میں ہوں" کہنے کا حکم)

۱۱۱۷۔ حَدَّثَنَا أَبُو الْوَلِيدِ قَالَ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْمُنْكَدِرِ قَالَ: سَمِعْتُ جَابِرًا يَقُولُ: أَتَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي دَيْنٍ كَانَ عَلَى أَبِي فَدَقَقْتُ الْبَابَ فَقَالَ: مَنْ ذَا؟ فَقُلْتُ: أَنَا. قَالَ: أَنَا، أَنَا كَأَنَّهُ كَرِهَهُ.

ترجمہ: حضرت جابر رضی اللہ عنہ بتاتے ہیں کہ میرے والد پر قرض تھا' اس سلسلے میں میں نبی کریم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اور دروازہ کھٹکھٹایا۔ آواز آئی: "کون؟" میں نے عرض کی: میں! آواز آئی! "یہ میں میں کیا کہہ رہے ہو؟" لگتا ہے کہ آپ کو میرا "میں" کہنا اچھا نہیں لگا تھا

۱۱۱۸۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ الْحَسَنِ قَالَ: حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ ابْنُ بُرَيْدَةَ، عَنْ أَبِيْهِ قَالَ: خَرَجَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَى الْمَسْجِدِ وَأَبُوْ مُوْسٰى يَقْرَأُ فَقَالَ: مَنْ هٰذَا؟ فَقُلْتُ: أَنَا بُرَيْدَةُ جُعِلْتُ فِدَاكَ. فَقَالَ: قَدْ أُعْطِيَ هٰذَا مِزْمَارًا مِنْ مَزَامِيْرِ آلِ دَاوُدَ.

ترجمہ: حضرت بریدہ رضی اللہ عنہ بتاتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ مسجد کی طرف تشریف لائے میں ساتھ تھا، حضرت ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ تلاوت میں مصروف تھے۔ آپ نے پوچھا: "یہ کون ہے؟" میں نے عرض کی میں آپ پر قربان جاؤں میں بریدہ (رضی اللہ عنہ) ہوں۔ آپ نے (لوگوں کی طرف متوجہ ہوکر) فرمایا: "اسے (ابو موسیٰ رضی اللہ عنہ کو) حضرت داؤد علیہ السلام کا سوز و گداز دیا گیا ہے۔"

۵۰۶۔ بَابٌ إِذَا اسْتَأْذَنَ فَقَالَ: اُدْخُلْ بِسَلَامٍ

(اجازت مانگنے والے کو یہ کہنا کہ: سلام کہہ کر آ جاؤ!)

۱۱۱۹۔ حَدَّثَنَا مَالِكُ بْنُ إِسْمٰعِيْلَ قَالَ: حَدَّثَنَا إِسْرَائِيْلُ، عَنْ أَبِيْ جَعْفَرٍ الْفَرَّاءِ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ جُدْعَانَ قَالَ: كُنْتُ مَعَ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ، فَاسْتَأْذَنَ عَلٰى أَهْلِ بَيْتٍ، فَقِيْلَ: اُدْخُلْ بِسَلَامٍ فَأَبٰى أَنْ يَدْخُلَ عَلَيْهِمْ.

ترجمہ: حضرت عبدالرحمٰن بن جدعان رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میں حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کے ساتھ تھا، آپ نے اہل خانہ سے اندر آنے کی اجازت مانگی تو انہوں نے کہا: ہاں سلام کہہ کر اندر آ جاؤ۔ اس وقت آپ (کسی وجہ سے) اندر نہ گئے۔

۵۰۷۔ بَابٌ النَّظَرُ فِي الدُّوْرِ (گھروں میں جھانکنا)

۱۱۲۰۔ حَدَّثَنَا أَيُّوْبُ بْنُ سُلَيْمَانَ قَالَ: حَدَّثَنِيْ أَبُوْ بَكْرِ بْنُ أَبِيْ أُوَيْسٍ، عَنْ سُلَيْمَانَ، عَنْ كَثِيْرِ بْنِ زَيْدٍ، عَنِ الْوَلِيْدِ بْنِ رَبَاحٍ، أَنَّ أَبَا هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: إِذَا دَخَلَ الْبَصَرُ فَلَا إِذْنَ.

ترجمہ: حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بتاتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "جب کسی نے کسی کے گھر میں جھانک لیا تو پھر اس کے لئے اجازت کیسی؟"

جَوْفِ بَيْتٍ حَتّٰى يَسْتَأْذِنَ فَإِنْ فَعَلَ فَقَدْ دَخَلَ وَلَا يَؤُمُّ قَوْمًا فَيَخُصَّ نَفْسَهُ بِدَعْوَةٍ دُوْنَهُمْ حَتّٰى يَنْصَرِفَ، وَلَا يُصَلِّيْ وَهُوَ حَاقِنٌ حَتّٰى يَتَخَفَّفَ. قَالَ أَبُوْ عَبْدِ اللّٰهِ: أَصَحُّ مَا يُرْوٰى فِيْ هٰذَا الْبَابِ هٰذَا الْحَدِيْثُ.

ترجمہ: رسول اکرم ﷺ کے غلام حضرت ثوبان رضی اللہ عنہ بتاتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: "کسی بھی مسلمان کے لئے یہ مناسب نہیں کہ وہ کسی کے مکان کے اندر جھانکے اور پھر اجازت بھی نہ لے' لیکن اگر اس نے ایسا کر دیا تو گویا وہ اندر داخل ہو گیا۔ (مزید فرمایا) کسی امام کے لئے یہ مناسب نہیں کہ وہ نماز سے فارغ ہونے تک اکیلے اپنے ہی لئے دعا کرے۔ (اور دوسروں کو اس میں شامل نہ کرے) (پھر فرمایا) پیشاب روکے ہوئے اس وقت تک نماز نہ پڑھے جب تک فارغ نہ ہو لے۔" ابوعبداللہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ اس سلسلے میں (صرف اپنے لئے دعا اور پیشاب روکنے کے سلسلہ میں) سب سے صحیح حدیث یہی حدیث ہے۔

۵۰۸۔ بَابُ فَضْلِ مَنْ دَخَلَ بَيْتَهُ بِسَلَامٍ

(سلام کہہ کر گھر میں داخل ہونے والے کا مرتبہ)

۱۱۲۶۔ حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عَمَّارٍ قَالَ: حَدَّثَنَا صَدَقَةُ بْنُ خَالِدٍ قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُوْ حَفْصٍ عُثْمَانُ بْنُ أَبِي الْعَاتِكَةِ قَالَ: حَدَّثَنِيْ سُلَيْمَانُ بْنُ حَبِيْبٍ الْمُحَارِبِيُّ، أَنَّهُ سَمِعَ أَبَا أُمَامَةَ قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ثَلَاثَةٌ كُلُّهُمْ ضَامِنٌ عَلَى اللّٰهِ إِنْ عَاشَ كُفِيَ، وَإِنْ مَاتَ دَخَلَ الْجَنَّةَ: مَنْ دَخَلَ بَيْتَهُ بِسَلَامٍ فَهُوَ ضَامِنٌ عَلَى اللّٰهِ عَزَّوَجَلَّ، وَمَنْ خَرَجَ إِلَى الْمَسْجِدِ فَهُوَ ضَامِنٌ عَلَى اللّٰهِ عَزَّوَجَلَّ، وَمَنْ خَرَجَ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ فَهُوَ ضَامِنٌ عَلَى اللّٰهِ.

ترجمہ: حضرت ابو امامہ رضی اللہ عنہ نے نبی کریم ﷺ کا یہ ارشاد بتایا کہ "تین شخص ایسے ہیں جن کی اللہ تعالیٰ ضمانت دیتا ہے اور اس کی زندگی تک اس کا محافظ ہوتا ہے' فوت ہو گا تو جنت میں جائے گا۔ جو شخص اپنے گھر میں داخل ہوتے وقت سلام کہا کرے تو اللہ تعالیٰ اس کا (اس کی نجات کا) ضامن ہوتا ہے' جو مسجد کی طرف جاتا ہے اس کا بھی ضامن ہوتا ہے اور جو اللہ تعالیٰ کے راستے میں نکل جاتا ہے وہ بھی اللہ کی حفاظت میں ہوتا ہے۔"

۱۱۲۷۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مُقَاتِلٍ قَالَ: أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ قَالَ: أَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ قَالَ: أَخْبَرَنِيْ أَبُو الزُّبَيْرِ، أَنَّهُ سَمِعَ جَابِرًا يَقُوْلُ: إِذَا دَخَلْتَ عَلٰى أَهْلِكَ فَسَلِّمْ عَلَيْهِمْ تَحِيَّةً مِّنْ عِنْدِ اللّٰهِ مُبَارَكَةً طَيِّبَةً. قَالَ مَا

ترجمہ: حضرت اعین خوارزمی رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ ہم حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ کے پاس گئے، وہ گھر کی دہلیز میں بیٹھے تھے پاس کوئی بھی نہ تھا، میرے ساتھی نے انہیں سلام کہا اور اندر جانے کی اجازت مانگی، اس پر حضرت انس رضی اللہ عنہ نے کہا: آ جاؤ یہ ایسی جگہ ہے جہاں اجازت کی ضرورت نہیں، چنانچہ آپ نے ہمارے سامنے کھانا رکھا، ایک بڑا پیالہ کھجور کے نچوڑ کا لائے چنانچہ ہم نے بھی پیا اور انہوں نے بھی پیا۔

۵۱۱۔ بَابٌ الْاِسْتِئْذَانُ فِی حَوَانِیْتِ السُّوْقِ

(بازار کی دکانوں میں داخلہ کی اجازت لینا)

۱۱۳۰۔ حَدَّثَنَا أَبُوْ نُعَیْمٍ قَالَ: حَدَّثَنَا سُفْیَانُ، عَنِ ابْنِ عَوْنٍ، عَنْ مُّجَاهِدٍ قَالَ: كَانَ ابْنُ عُمَرَ لَا یَسْتَأْذِنُ عَلٰی بُیُوْتِ السُّوْقِ.

ترجمہ: حضرت مجاہد رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما بازار کے گھروں (دوکانوں) میں اجازت نہ لیتے تھے۔

۱۱۳۱۔ حَدَّثَنَا أَبُوْ حَفْصِ بْنُ عَلِيٍّ قَالَ: حَدَّثَنَا الضَّحَّاكُ بْنُ مُخَلَّدٍ، عَنِ ابْنِ جُرَیْجٍ، عَنْ عَطَاءٍ قَالَ: كَانَ ابْنُ عُمَرَ یَسْتَأْذِنُ فِیْ ظُلَّةِ الْبَزَّازِ.

ترجمہ: حضرت عطا رضی اللہ عنہ بتاتے ہیں کہ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے کپڑا فروش کے سائبان کے لئے اجازت لی تھی۔

۵۱۲۔ بَابٌ كَیْفَ یَسْتَأْذِنُ عَلَی الْفُرْسِ (اہل فارس سے اجازت کیسے لے؟)

۱۱۳۲۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ الْمُبَارَكِ قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَارِثِ قَالَ: حَدَّثَنَا عَلِیُّ بْنُ الْعَلَاءِ الْخُزَاعِیُّ، عَنْ أَبِیْ عَبْدِ الْمَلِكِ مَوْلٰی أُمِّ مِسْكِیْنٍ بِنْتِ (عُمَرَ بْنِ) عَاصِمِ بْنِ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ قَالَ: أَرْسَلَتْنِیْ مَوْلَاتِیْ إِلٰی أَبِیْ هُرَیْرَةَ فَجَاءَ مَعِیْ فَلَمَّا قَامَ بِالْبَابِ قَالَ: أَنْدَرَ آیَمْ؟ قَالَتْ: أَنْدَرُوْنَ فَقَالَتْ یَا أَبَا هُرَیْرَةَ، أَنَّهٗ یَأْتِیْنِی الزَّوْرُ بَعْدَ الْعَتَمَةِ، فَأَتَحَدَّثُ؟ قَالَ: تَحَدَّثِیْ مَا لَمْ تُوْتِرِیْ، فَإِذَا أَوْتَرْتِ فَلَا حَدِیْثَ بَعْدَ الْوِتْرِ.

ترجمہ: حضرت ابو عبدالملک (أم مسکین بنت عاصم بن عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کے غلام) بتاتے ہیں کہ

اُم مسکین رضی اللہ عنہا نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کو بلانے بھیجا۔ وہ میرے ساتھ ہی چلے آئے اور دروازے پر پہنچے تو آواز دی: اندر آئیم؟ (فارسی میں کہا میں اندر آسکتا ہوں؟) تو انہوں نے جواب دیا: اندرون۔ (یعنی اندر آسکتے ہو) پھر حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے کہا اے ابو ہریرہ! میرے پاس عشاء کے بعد ملنے والی عورتیں آتی ہیں' کیا میں ان سے باتیں کرسکتی ہوں؟ انہوں نے کہا کہ جب تک تم وتر نہیں پڑھ لیتی ہو بات کرسکتی ہو اور جب وتر پڑھ لئے تو اس کے بعد کوئی بات کرنا مناسب نہیں۔

۵۱۳۔ بَابٌ إِذَا كَتَبَ الذِّمِّيُّ فَسَلَّمَ يُرَدُّ عَلَيْهِ

(ذمی خط میں سلام لکھ دے تو اسے جواباً سلام لکھو)

۱۱۳۳۔ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ بِشْرٍ قَالَ: حَدَّثَنَا الْحَكَمُ بْنُ الْمُبَارَكِ قَالَ: حَدَّثَنَا عَبَّادٌ (يَعْنِي ابْنَ عَبَّادٍ)، عَنْ عَاصِمٍ الْأَحْوَلِ، عَنْ أَبِي عُثْمَانَ النَّهْدِيِّ قَالَ: كَتَبَ أَبُو مُوسَى إِلَى دِهْقَانٍ يُسَلِّمُ عَلَيْهِ فِي كِتَابِهِ. فَقِيلَ لَهُ: أَتُسَلِّمُ عَلَيْهِ وَهُوَ كَافِرٌ؟ قَالَ: إِنَّهُ كَتَبَ إِلَيَّ فَسَلَّمَ عَلَيَّ فَرَدَدْتُ عَلَيْهِ.

ترجمہ: حضرت ابو موسےٰ نہدی رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ ابو موسےٰ رضی اللہ عنہ نے ایک سرکردہ (کافر) کو سلام لکھا۔ انہیں کہا گیا کہ آپ نے ایک کافر کو سلام لکھ دیا ہے' کیوں؟ انہوں نے کہا کہ سرکردہ شخص نے مجھے سلام لکھا تھا تو میں نے بھی لکھ دیا۔

نوٹ: غالباً وعلیکم لکھا ہوگا اور اس میں حرج نہیں۔ (۱۲ چشتی)

۵۱۴۔ بَابٌ لَا يَبْدَأُ أَهْلَ الذِّمَّةِ بِالسَّلَامِ (ایک ذمی کو سلام کہنے میں ابتداء نہ کرو)

۱۱۳۴۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ خَالِدٍ قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ إِسْحَاقَ، عَنْ يَزِيدَ بْنِ أَبِي حَبِيبٍ، عَنْ مَرْثَدٍ، عَنْ أَبِي بَصْرَةَ الْغِفَارِيِّ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: إِنِّي رَاكِبٌ غَدًا إِلَى يَهُودَ فَلَا تَبْدَأُوهُمْ بِالسَّلَامِ فَإِذَا سَلَّمُوا عَلَيْكُمْ فَقُولُوا: وَعَلَيْكُمْ.

ترجمہ: حضرت ابو بصری غفاری رضی اللہ عنہ نبی کریم ﷺ سے بیان کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا: ''میں کل یہودیوں کی طرف جا رہا ہوں' وہاں جا کر پہلے سلام نہ کہنا اور اگر پہلے وہ کہہ دیں تو وعلیکم کہنا۔''

۱۱۳۵۔ حَدَّثَنَا ابْنُ سَلَامٍ قَالَ: أَخْبَرَنَا يَحْيَى بْنُ وَاضِحٍ، عَنِ ابْنِ إِسْحَاقَ .... مِثْلَهُ وَزَادَ: سَمِعْتُ

النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ.

ترجمہ: حضرت ابن اسحاق رضی اللہ عنہ سے بھی ایسی ہی حدیث ملتی ہے۔

۱۱۳۶۔ حَدَّثَنَا مُوسَى قَالَ: حَدَّثَنَا وُهَيْبٌ قَالَ: حَدَّثَنَا سُهَيْلٌ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: أَهْلُ الْكِتَابِ لَا تَبْدَأُوهُمْ بِالسَّلَامِ وَاضْطَرُّوهُمْ إِلَى أَضْيَقِ الطَّرِيقِ.

ترجمہ: حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: "اہل کتاب کو پہلے سلام نہ کہا کرو اور انہیں تنگ راستے پر چلنے کے لئے مجبور کر دو۔" (اور خود کھلے راستے میں چلو)

۵۱۵۔ بَابٌ مَنْ سَلَّمَ عَلَى الذِّمِّيِّ إِشَارَةً (ذمّی کو اشارہ سے سلام کہنا)

۱۱۳۷۔ حَدَّثَنَا صَدَقَةُ قَالَ: أَخْبَرَنَا حَفْصُ بْنُ غِيَاثٍ، عَنْ عَاصِمٍ، عَنْ حَمَّادٍ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ عَلْقَمَةَ قَالَ: إِنَّمَا سَلَّمَ عَبْدُ اللّٰهِ عَلَى الدَّهَاقِينِ إِشَارَةً.

ترجمہ: حضرت علقمہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ عبداللہ رضی اللہ عنہ نے غیر مسلموں کو اشارہ سے سلام کیا تھا۔

۱۱۳۸۔ حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ عَاصِمٍ قَالَ: حَدَّثَنَا هَمَّامٌ قَالَ: حَدَّثَنَا قَتَادَةُ، عَنْ أَنَسٍ قَالَ: مَرَّ يَهُودِيٌّ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ: السَّامُ عَلَيْكُمْ فَرَدَّ أَصْحَابُهُ السَّلَامَ فَقَالَ: قَالَ: السَّامُ عَلَيْكُمْ. فَأُخِذَ الْيَهُودِيُّ فَاعْتَرَفَ. قَالَ: رُدُّوا عَلَيْهِ مَا قَالَ.

ترجمہ: حضرت انس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ ایک یہودی نبی کریم ﷺ کے قریب سے گزرا تو اس نے کہا: السام علیکم۔ (تم مر جاؤ) آپ کے ساتھیوں نے اسے السلام علیکم کہہ دیا اس پر آپ نے اپنے ساتھیوں سے کہا کہ "اس نے تو السام علیکم کہا تھا۔" چنانچہ اس یہودی کو پکڑا گیا تو اس نے اعتراف کر لیا۔ آپ نے کہا: "اسے السام علیکم ہی کہہ دو۔"

۵۱۶۔ بَابٌ كَيْفَ الرَّدُّ عَلَى أَهْلِ الذِّمَّةِ

(ذمّی لوگوں کو ان کے سلام کا جواب کیسے دیا جائے؟)

۱۱۳۹۔ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ قَالَ: حَدَّثَنِي مَالِكٌ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ دِينَارٍ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ أَنَّهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: إِنَّ الْيَهُودَ إِذَا سَلَّمَ عَلَيْكُمْ أَحَدُهُمْ فَإِنَّمَا يَقُولُ: السَّامُ عَلَيْكَ

فَقُولُوا: وَعَلَيْكَ.

ترجمہ: حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے بتایا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''یہودی جب بھی تمہیں سلام کہیں گے تو السام علیک کہیں گے، تم ان کے جواب میں ''وَعَلَيْكَ'' کہہ دیا کرو۔''

۱۱۴۰۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الصَّبَّاحِ قَالَ: حَدَّثَنَا الْوَلِيدُ بْنُ أَبِي ثَوْرٍ، عَنْ سِمَاكٍ، عَنْ عِكْرِمَةَ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ: رُدُّوا السَّلَامَ عَلَى مَنْ كَانَ يَهُودِيًّا أَوْ نَصْرَانِيًّا أَوْ مَجُوسِيًّا ذَلِكَ بِأَنَّ اللَّهَ يَقُولُ: وَإِذَا حُيِّيتُمْ بِتَحِيَّةٍ فَحَيُّوا بِأَحْسَنَ مِنْهَا أَوْ رُدُّوهَا.[1]

ترجمہ: حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کہتے ہیں کہ یہودی، نصرانی یا آتش پرست تمہیں سلام کہے تو انہیں وہی لوٹا دو۔ کیونکہ فرمان الٰہی ہے!

وَإِذَا حُيِّيتُمْ بِتَحِيَّةٍ فَحَيُّوا بِأَحْسَنَ مِنْهَا أَوْ رُدُّوهَا.

''جب تمہیں کوئی سلام کہے تو اسے اس سے بہتر جواب دو یا وہی لوٹا دو۔''

۵۱۷۔ بَابُ التَّسْلِيمِ عَلَى مَجْلِسٍ فِيهِ الْمُسْلِمُ وَالْمُشْرِكُ

(جس مجلس میں مسلمان اور مشرک اکٹھے ہوں وہاں سلام کیسے کرے؟)

۱۱۴۱۔ حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ قَالَ: أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ، عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ: أَخْبَرَنِي عُرْوَةُ بْنُ الزُّبَيْرِ، أَنَّ أُسَامَةَ بْنَ زَيْدٍ أَخْبَرَهُ، أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَكِبَ عَلَى حِمَارٍ عَلَى إِكَافٍ عَلَى قَطِيفَةٍ فَدَكِيَّةٍ، وَأَرْدَفَ أُسَامَةَ بْنَ زَيْدٍ وَرَاءَهُ، يَعُودُ سَعْدَ بْنَ عُبَادَةَ، حَتَّى مَرَّ بِمَجْلِسٍ فِيهِ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ أُبَيٍّ ابْنِ سَلُولَ وَذَلِكَ قَبْلَ أَنْ يُسْلِمَ عَدُوُّ اللَّهِ فَإِذَا فِي الْمَجْلِسِ أَخْلَاطٌ مِنَ الْمُسْلِمِينَ وَالْمُشْرِكِينَ وَعَبَدَةِ الْأَوْثَانِ فَسَلَّمَ عَلَيْهِمْ.

ترجمہ: حضرت اسامہ بن زید رضی اللہ عنہ بتاتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ ایک گدھے پر سوار ہوئے جس پر اونی پالان تھا اور اس پر فدک کی بنی چادر تھی، اسامہ بن زید رضی اللہ عنہ کو اپنے پیچھے بٹھا لیا اور سعد بن عبادہ رضی اللہ عنہ کی بیمار پرسی کو تشریف لے چلے، راستے میں ایک ایسی مجلس سے گزر ہوا جس میں عبداللہ بن ابی بن سلول بھی موجود تھا (یہ دشمن خدا تھے، ابھی مسلمان نہیں ہوئے تھے) تو اس مجلس میں مسلمان، مشرکین اور بت پرست موجود

---

[1] سورہ النساء: آیت ۸۶

أَدْرَكَهُ فَقَالَ: إِنَّ رَحْمَةَ اللّٰهِ وَبَرَكَاتِهِ عَلَى الْمُؤْمِنِينَ لٰكِنْ أَطَالَ اللّٰهُ حَيَاتَكَ وَأَكْثَرَ مَالَكَ وَوَلَدَكَ.

ترجمہ: حضرت عقبہ بن عامر جہنی رضی اللہ عنہ بتاتے ہیں کہ وہ ایک شخص کے قریب سے گزرے شکل وصورت میں وہ مسلمان معلوم ہوتا تھا' اس نے سلام کہا تو انہوں نے اسی طرح اسے کہہ دیا کہ وعلیک رحمتہ اللہ وبرکاتہ۔ ایک لڑکے نے کہا یہ تو نصرانی ہے۔ عقبہ رضی اللہ عنہ اس کے پیچھے ہو لئے اور اسے جالیا اور کہا' اللہ کی رحمت اور برکتیں تو مومنین پر ہوتی ہیں میں تجھے تو یہی کہہ سکتا ہوں اللہ تمہیں لمبی زندگی دے اور کثیر اولاد و دولت دے۔

۱۱۴۶۔ حَدَّثَنَا أَبُو نُعَيْمٍ قَالَ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، عَنْ ضِرَارِ بْنِ مُرَّةَ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ: لَوْ قَالَ لِي فِرْعَوْنُ: بَارَكَ اللّٰهُ فِيكَ، قُلْتُ: وَفِيكَ وَفِرْعَوْنُ قَدْ مَاتَ.

ترجمہ: حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کہتے ہیں کہ اگر فرعون بھی مجھے بارک اللہ فیک (اللہ تمہیں برکت دے) کہہ دیتا تو میں اسے کہتا "اللہ تجھے بھی برکت دے" حالانکہ اس وقت فرعون یقیناً مر چکا تھا۔ (اور یہ دعا بطور فرض محال ہے یا اسلام کی طرف رغبت بنتی ہے)

۱۱۴۷۔ وَعَنْ حَكِيمِ بْنِ دَيْلَمٍ، عَنْ أَبِي بُرْدَةَ، عَنْ أَبِي مُوسٰى قَالَ: كَانَ الْيَهُودُ يَتَعَاطَسُونَ عِنْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَجَاءَ أَنْ يَقُولَ لَهُمْ: يَرْحَمُكُمُ اللّٰهُ. فَكَانَ يَقُولُ: يَهْدِيكُمُ اللّٰهُ وَيُصْلِحُ بَالَكُمْ.

ترجمہ: حضرت ابو موسےٰ رضی اللہ عنہ بتاتے ہیں کہ یہودی نبی کریم ﷺ کے پاس آ کر چھینک مارتے تاکہ آپ انہیں یرحمک اللہ فرما دیں لیکن آپ فرماتے: "اللہ تمہیں ہدایت دے اور تمہیں درست راہ پر لائے۔"

۵۲۲۔ بَابٌ إِذَا سَلَّمَ عَلَى النَّصْرَانِيِّ وَلَمْ يَعْرِفْهُ

(بے علمی میں نصرانی کو سلام کہنا)

۱۱۴۸۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ كَثِيرٍ قَالَ: أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ، عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ الْفَرَّاءِ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ قَالَ: مَرَّ ابْنُ عُمَرَ بِنَصْرَانِيٍّ فَسَلَّمَ عَلَيْهِ فَرَدَّ عَلَيْهِ فَأُخْبِرَ أَنَّهُ نَصْرَانِيٌّ فَلَمَّا عَلِمَ رَجَعَ إِلَيْهِ فَقَالَ: رُدَّ عَلَيَّ سَلَامِي.

ترجمہ: حضرت عبدالرحمٰن رضی اللہ عنہ بتاتے ہیں کہ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما ایک نصرانی کے قریب سے گزرے اور اسے سلام کہہ دیا' اس نے بھی جواباً سلام کہا' پھر کسی نے بتایا کہ یہ تو نصرانی ہے' پتہ چلنے پر واپس ہوئے اور اسے کہا کہ میرا سلام واپس کر دو۔ (یعنی دعائیہ سلام مجھے کہہ دو)

۵۲۳۔ بَابٌ إِذَا قَالَ: فُلَانٌ يُقْرِئُكَ السَّلَامَ

(کسی کے سلام کی اطلاع دینے پر کیا کہے؟)

۱۱۴۹۔ حَدَّثَنَا أَبُو نُعَيْمٍ قَالَ: حَدَّثَنَا زَكَرِيَّا قَالَ: سَمِعْتُ عَامِرًا يَقُولُ: حَدَّثَنِي أَبُو سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ، عَنْ عَائِشَةَ حَدَّثَتْهُ، أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَهَا: جِبْرِيلُ يُقْرَأُ عَلَيْكِ السَّلَامَ فَقَالَتْ: وَعَلَيْهِ السَّلَامُ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ.

ترجمہ: حضرت سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بتاتی ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے انہیں فرمایا: ''جبریل علیہ السلام آپ کو سلام کہتے ہیں۔'' تو انہوں نے عرض کی: وعلیہ السلام ورحمۃ اللہ۔

۵۲۴۔ بَابٌ جَوَابُ الْكِتَابِ (خط کا جواب دینا واجب ہوتا ہے)

۱۱۵۰۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ حَجَرٍ قَالَ: أَخْبَرَنَا شَرِيكٌ، عَنِ الْعَبَّاسِ بْنِ ذُرَيْحٍ، عَنْ عَامِرٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ: إِنِّي لَأَرَى لِجَوَابِ الْكِتَابِ حَقًّا كَرَدِّ السَّلَامِ.

ترجمہ: حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا کہ میں خط کا جواب دینا ویسے ہی ضروری سمجھتا ہوں جیسے سلام کا جواب دینا ضروری ہے۔

۵۲۵۔ بَابٌ الْكِتَابَةُ إِلَى النِّسَاءِ وَجَوَابُهُنَّ

(عورتوں کو خط لکھنا اور ان کی طرف سے جواب آنا)

۱۱۵۱۔ حَدَّثَنَا أَبُو رَافِعٍ قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ قَالَ: حَدَّثَنِي مُوسٰى بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ: حَدَّثَتْنَا عَائِشَةُ بِنْتُ طَلْحَةَ قَالَتْ: قُلْتُ لِعَائِشَةَ وَأَنَا فِي حِجْرِهَا وَكَانَ النَّاسُ يَأْتُونَهَا مِنْ كُلِّ مِصْرٍ فَكَانَ الشُّيُوخُ يَنْتَابُونِي لِمَكَانِي مِنْهَا وَكَانَ الشَّبَابُ يَتَأَخَّوْنِي فَيُهْدُونَ إِلَيَّ وَيَكْتُبُونَ إِلَيَّ مِنَ الْأَمْصَارِ فَأَقُولُ لِعَائِشَةَ يَا خَالَةُ، هٰذَا كِتَابُ فُلَانٍ وَهَدِيَّتُهُ، فَتَقُولُ لِي عَائِشَةُ: أَيْ بُنَيَّةُ، فَأَجِيبِيهِ وَأَثِيبِيهِ فَإِنْ لَمْ يَكُنْ عِنْدَكِ ثَوَابٌ أَعْطَيْتُكِ. فَقَالَتْ: فَتُعْطِينِي.

ترجمہ: حضرت عائشہ بنت طلحہ رضی اللہ عنہا بتاتی ہیں کہ میں سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کے پاس تھی۔ لوگ ان دنوں ہر شہر سے آپ کے پاس حاضری دیتے تھے۔ ادھر بڑے بزرگوار میرے پاس بھی بار بار آتے کیونکہ وہ

جانتے تھے کہ میں ان کی نظر میں باوقار ہوں۔ جوان بھی میرے پاس اپنی درخواستیں پیش کرتے' مجھ سے بھنوں جیسا برتاؤ کرتے اور اپنے اپنے شہروں سے میری طرف تحفے بھیجتے اور خط و کتابت کرتے تو میں سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے عرض کرتی' اے خالہ! یہ فلاں شخص کا خط ہے اور اس نے یہ ہدیہ بھیجا ہے' آپ فرماتیں: اے بیٹی! انہیں اچھا سا جواب لکھ دو اور ان کے ہدیے کا بدلہ بھی دے دو' اگر تمہارے پاس نہ ہو تو میں دے دوں گی۔ چنانچہ آپ مجھ پر عنایات فرماتیں۔

۵۲۶۔ بَابٌ كَيْفَ يُكْتَبُ صَدْرُ الْكِتَابِ (خط کے سرنامے پر کیا لکھنا چاہئے)

۱۱۵۲۔ حَدَّثَنَا إِسْمٰعِيلُ قَالَ: حَدَّثَنِي مَالِكٌ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ دِيْنَارٍ، أَنَّ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عُمَرَ كَتَبَ إِلٰى عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ مَرْوَانَ يُبَايِعُهُ فَكَتَبَ إِلَيْهِ: بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ لِعَبْدِ الْمَلِكِ أَمِيْرِ الْمُؤْمِنِيْنَ مِنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ سَلَامٌ عَلَيْكَ فَإِنِّي أَحْمَدُ إِلَيْكَ اللّٰهَ الَّذِي لَا إِلٰهَ إِلَّا هُوَ وَأُقِرُّ لَكَ بِالسَّمْعِ وَالطَّاعَةِ، عَلٰى سُنَّةِ اللّٰهِ وَسُنَّةِ رَسُوْلِهِ فِيْمَا اسْتَطَعْتُ.

ترجمہ: حضرت عبداللہ بن دینار رضی اللہ عنہ نے بتایا کہ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے عبدالملک بن مروان کو بیعت کے سلسلے میں یوں خط لکھا تھا۔ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ: امیر المؤمنین عبدالملک کی طرف' عبداللہ بن عمر کی طرف سے آپ پر سلام ہو' میں آپ کی طرف حمد الٰہی کے تحفے پیش کرتا ہوں' وہ اللہ جس کے علاوہ کوئی بھی لائق عبادت نہیں ہے اور میں ہمہ تن گوش ہو کر آپ کی اطاعت کا اقرار کرتا ہوں کہ آپ کے احکام سنوں گا' ان امور میں فرمانبرداری کروں گا اور حسب قوت کوتاہی نہیں کروں گا جو خدا اور رسول ﷺ کے طریقے کے مطابق ہوں گے۔

۵۲۷۔ بَابٌ أَمَّا بَعْدُ (اما بعد کہاں لکھا جائے)

۱۱۵۳۔ حَدَّثَنَا قَبِيْصَةُ قَالَ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، عَنْ زَيْدِ بْنِ أَسْلَمَ قَالَ: أَرْسَلَنِي أَبِي إِلَى ابْنِ عُمَرَ، فَرَأَيْتُهُ يَكْتُبُ: بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ أَمَّا بَعْدُ.

ترجمہ: حضرت زید بن اسلم رضی اللہ عنہ بتاتے ہیں کہ میرے والد نے مجھے حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما کی طرف بھیجا تو میں نے انہیں یہ لکھتے ہوئے دیکھا: بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ اما بعد!

۱۱۵۴۔ حَدَّثَنَا رَوْحُ بْنُ عَبْدِ الْمُؤْمِنِ قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُوْ أُسَامَةَ، عَنْ هِشَامِ ابْنِ عُرْوَةَ قَالَ: رَأَيْتُ رَسَائِلَ

النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كُلَّمَا انْقَضَتْ قِصَّةٌ قَالَ: أَمَّا بَعْدُ.

ترجمہ: حضرت ہشام بن عروہ رضی اللہ عنہ بتاتے ہیں کہ میں نے حضور علیہ السلام کے خطوط میں سے کئی خط دیکھے جن میں ہر بات کے اختتام پر "اما بعد" لکھا ہوا تھا۔

۵۲۸۔ بَابٌ صَدْرُ الرَّسَائِلِ: بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

(خطوط کا سرنامہ: بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ہونا چاہئے)

۱۱۵۵۔ حَدَّثَنَا إِسْمٰعِيْلُ بْنُ أَبِيْ أُوَيْسٍ قَالَ: حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي الزِّنَادِ، عَنْ أَبِيْهِ، عَنْ خَارِجَةَ بْنِ زَيْدٍ، عَنْ كُبَرَاءِ آلِ زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ، أَنَّ زَيْدَ بْنَ ثَابِتٍ كَتَبَ بِهٰذِهِ الرِّسَالَةِ: بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ لِعَبْدِ اللّٰهِ مُعَاوِيَةَ أَمِيْرِ الْمُؤْمِنِيْنَ مِنْ زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ، سَلَامٌ عَلَيْكَ أَمِيْرَ الْمُؤْمِنِيْنَ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ فَإِنِّيْ أَحْمَدُ إِلَيْكَ الَّذِيْ لَا إِلٰهَ إِلَّا هُوَ أَمَّا بَعْدُ.

ترجمہ: حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ کی آل کے بزرگوار سے روایت ہے کہ حضرت زید بن ثابت نے حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کی طرف ایک خط یوں تحریر کیا تھا۔ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ اللہ کے بندے امیر المؤمنین معاویہ کی طرف، زید بن ثابت کی طرف سے، امیر المؤمنین! آپ پر سلام و رحمت الٰہی ہو، میں اللہ کی حمد کا نذرانہ پیش کرتا ہوں جس کے سوا کوئی بھی لائق عبادت نہیں، اما بعد۔

۱۱۵۶۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ الْأَنْصَارِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُوْ مَسْعُوْدٍ الْجُرَيْرِيُّ قَالَ: سَأَلَ رَجُلٌ الْحَسَنَ عَنْ قِرَاءَةِ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ؟ قَالَ: تِلْكَ صُدُوْرُ الرَّسَائِلِ.

ترجمہ: حضرت ابو مسعود جریری رضی اللہ عنہ بتاتے ہیں کہ ایک آدمی نے (خط و کتابت کے حوالے سے بات کرتے ہوئے) حضرت حسن رضی اللہ عنہ سے بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ کے متعلق پوچھا تو آپ نے بتایا کہ اسے خط کی ابتداء میں لکھنا چاہئے۔

۵۲۹۔ بَابٌ بِمَنْ يَبْدَأُ فِي الْكِتَابِ

(خط لکھتے وقت ابتداء کس نام سے ہونی چاہئے؟)

۱۱۵۷۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ قَالَ: حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ زَكَرِيَّا، عَنِ ابْنِ عَوْنٍ، عَنْ نَافِعٍ قَالَ: كَانَتْ لِابْنِ عُمَرَ

حَاجَةٌ إِلَى مُعَاوِيَةَ فَأَرَادَ أَنْ يَكْتُبَ إِلَيْهِ فَقَالُوا: ابْدَأْ بِهِ. فَلَمْ يَزَالُوا بِهِ حَتَّى كَتَبَ: بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ إِلَى مُعَاوِيَةَ.

ترجمہ: حضرت نافع رضی اللہ عنہ بتاتے ہیں کہ ایک مرتبہ ابن عمر رضی اللہ عنہما کو حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ سے کوئی کام تھا' آپ نے خط لکھنے کا ارادہ کیا تو ساتھیوں نے مشورہ دیا کہ معاویہ رضی اللہ عنہ کا نام پہلے لکھو' وہ بار بار یہی اصرار کرتے رہے' لیکن آپ نے لکھا: بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ اما بعد! معاویہ کی طرف۔

۱۱۵۸۔ وَعَنِ ابْنِ عَوْنٍ' عَنْ أَنَسِ بْنِ سِيْرِيْنَ قَالَ: كَتَبْتُ لِابْنِ عُمَرَ فَقَالَ: اكْتُبْ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ أَمَّا بَعْدُ إِلَى فُلَانٍ.

ترجمہ: حضرت انس بن سیرین رضی اللہ عنہ بتاتے ہیں کہ میں نے حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما کے حکم پر خط لکھا تو انہوں نے کہا یوں لکھو: بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ اما بعد! فلاں کی طرف۔

۱۱۵۹۔ وَعَنِ ابْنِ عَوْنٍ' عَنْ أَنَسِ بْنِ سِيْرِيْنَ قَالَ: كَتَبَ رَجُلٌ بَيْنَ يَدَيِ ابْنِ عُمَرَ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ لِفُلَانٍ فَنَهَاهُ ابْنُ عُمَرَ وَقَالَ: قُلْ: بِسْمِ اللّٰهِ هُوَ لَهُ.

ترجمہ: حضرت انس بن سیرین رضی اللہ عنہ بتاتے ہیں کہ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما کے سامنے کسی شخص نے یوں خط لکھا: بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ فلاں کی طرف' تو ابن عمر رضی اللہ عنہ نے روک دیا اور کہا بِسْمِ اللّٰہِ لکھو اور هُوَ لکھ کر اس کا نام دو جسے خط بھیج رہے ہو۔

۱۱۶۰۔ حَدَّثَنَا إِسْمٰعِيْلُ قَالَ: حَدَّثَنِي ابْنُ أَبِي الزِّنَادِ' عَنْ خَارِجَةَ بْنِ زَيْدٍ' عَنْ كُبَرَاءِ' آلِ زَيْدٍ' أَنَّ زَيْدًا كَتَبَ بِهٰذِهِ الرِّسَالَةِ: لِعَبْدِ اللّٰهِ مُعَاوِيَةَ أَمِيْرِ الْمُؤْمِنِيْنَ' مِنْ زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ' سَلَامٌ عَلَيْكَ أَمِيْرَ الْمُؤْمِنِيْنَ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ فَإِنِّي أَحْمَدُ إِلَيْكَ اللّٰهَ الَّذِي لَا إِلٰهَ إِلَّا هُوَ: أَمَّا بَعْدُ.

ترجمہ: آل زید میں سے ایک بزرگ نے بتایا کہ حضرت زید رضی اللہ عنہ نے ایک خط یوں لکھا تھا: اللہ کے بندے امیر المؤمنین معاویہ کی طرف' زید بن ثابت رضی اللہ عنہ کی طرف سے' امیر المؤمنین آپ پر اللہ تعالیٰ کی طرف سے سلام اور رحمت ہو' میں اللہ کی حمد و ثناء کے تحفے آپ کی خدمت میں پیش کرتا ہوں جس کے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں' اما بعد۔

۱۱۶۱۔ حَدَّثَنَا مُوْسٰى قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُوْ عَوَانَةَ قَالَ: حَدَّثَنَا عُمَرُ' عَنْ أَبِيْهِ' عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ' سَمِعَهُ يَقُوْلُ:

اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَبَدًا.

ترجمہ: حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما بتاتے ہیں کہ حضرت علی کرم اللہ وجہہ نبی کریم ﷺ کے مرض الوصال کے موقع پر آپ کی بیمار پرسی کرنے کے بعد آپ کے ہاں سے باہر آئے تو لوگوں نے پوچھا کہ اے ابوالحسن رضی اللہ عنہ! آج صبح حضور ﷺ کس حال میں ہیں؟ انہوں نے کہا اللہ کا شکر ہے آج طبیعت اچھی ہے۔ یہ سن کر حضرت عباس بن عبدالمطلب رضی اللہ عنہ نے آپ کا ہاتھ تھام کر کہا' تمہیں کوئی علم ہے؟ بخدا! میں دیکھ رہا ہوں کہ تین دن بعد تم لاٹھی کے بندے ہو گے۔ (کسی اور کے ماتحت ہو گے) بخدا! میں دیکھ رہا ہوں کہ رسول اللہ ﷺ اپنے اس مرض میں وصال فرما جائیں گے۔ میں جانتا ہوں کہ بنو عبدالمطلب قریب المرگ ہو کر کس حال میں ہوتے ہیں' آؤ ہم ابھی آپ کے پاس چلیں تاکہ ہمیں معلوم ہو سکے کہ آپ کے بعد آپ کا خلیفہ کون بنے گا؟ اگر خلافت ہم میں ہو گی تو یہ بات ہمارے علم میں ہونی چاہئے اور اگر کسی اور کے حصے میں آ رہی ہے تو ہم اس سلسلے میں تبادلہ خیالات کر لیں تاکہ آپ ہمارے حق میں فیصلہ فرما دیں۔ اس پر حضرت علی کرم اللہ وجہہ نے کہا خدا کی قسم! اگر ہم ان حالات میں آپ سے یہ بات کرتے ہیں اور آپ روک دیتے ہیں تو پھر کبھی بھی لوگ یہ منصب ہمیں نہیں دیں گے' لہٰذا میں تو کبھی بھی اس سلسلے میں آپ سے بات نہیں کروں گا۔

۵۳۱۔ بَابٌ مَنْ كَتَبَ آخِرَ الْكِتَابِ: السَّلَامُ عَلَيْكُمْ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَكَتَبَ فُلَانُ ابْنُ فُلَانٍ لِعَشْرٍ بَقِيْنَ مِنَ الشَّهْرِ

(خط کے آخر میں سلام لکھنا' لکھنے والے کا نام لکھنا اور تاریخ ڈالنا)

۱۱۶۴۔ حَدَّثَنَا ابْنُ مَرْيَمَ قَالَ: أَخْبَرَنَا ابْنُ أَبِي الزِّنَادِ قَالَ: حَدَّثَنِي أَبِي ' أَنَّهُ أَخَذَ هٰذِهِ الرِّسَالَةَ مِنْ خَارِجَةَ بْنِ زَيْدٍ وَمِنْ كُبَرَاءِ آلِ زَيْدٍ: بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيمِ لِعَبْدِ اللّٰهِ مُعَاوِيَةَ أَمِيرِ الْمُؤْمِنِينَ مِنْ زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ. سَلَامٌ عَلَيْكَ أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ فَإِنِّي أَحْمَدُ إِلَيْكَ اللّٰهَ الَّذِي لَا إِلٰهَ إِلَّا هُوَ أَمَّا بَعْدُ: فَإِنَّكَ تَسْأَلُنِي عَنْ مِيرَاثِ الْجَدِّ وَالْإِخْوَةِ فَذَكَرَ الرِّسَالَةَ وَنَسْأَلُ اللّٰهَ الْهُدٰى وَالْحِفْظَ وَالتَّثَبُّتَ فِي أَمْرِنَا كُلِّهِ وَنَعُوذُ بِاللّٰهِ أَنْ نَضِلَّ أَوْ نَجْهَلَ أَوْ نَتَكَلَّفَ مَا لَيْسَ لَنَا بِهِ عِلْمٌ وَالسَّلَامُ عَلَيْكَ أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَبَرَكَاتُهُ وَمَغْفِرَتُهُ وَكَتَبَ وُهَيْبٌ يَوْمَ الْخَمِيسِ لِثِنْتَيْ عَشْرَةَ بَقِيَتْ مِنْ رَمَضَانَ سَنَةَ

صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: كَيْفَ أَصْبَحْتَ؟ قَالَ: بِخَيْرٍ مِّنْ قَوْمٍ لَّمْ يَشْهَدُوْا جَنَازَةً وَلَمْ يَعُوْدُوْا مَرِيْضًا.

ترجمہ: حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ جب حضورﷺ سے یہ عرض کیا گیا کہ آج آپ کیسے ہیں؟ تو آپ نے فرمایا: ''ابھی ان لوگوں میں شامل ہوں (مکمل صحت نہیں ہے) جو نہ تو جنازہ میں شامل ہو سکتے ہیں اور نہ ہی کسی کی بیمار پرسی کر سکتے ہیں۔''

۱۱۶۷۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الصَّبَّاحِ قَالَ: حَدَّثَنَا شَرِيْكٌ، عَنْ مُّهَاجِرٍ وَهُوَ الصَّائِغُ قَالَ: كُنْتُ أَجْلِسُ إِلَى رَجُلٍ مِّنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ضَخْمٍ مِّنَ الْحَضْرَمِيِّيْنَ فَكَانَ إِذَا قِيْلَ لَهُ: كَيْفَ أَصْبَحْتَ؟ قَالَ: لَا نُشْرِكُ بِاللّٰهِ.

ترجمہ: حضرت مہاجر (صائغ) رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ ایک دن میں نبی کریمﷺ کے ایک صحابی بھاری بھرکم حضرمی شخص کے پاس بیٹھا تھا (میں دیکھ رہا تھا کہ) جب بھی ان سے پوچھا جاتا کہ آج کا دن کیسا ہے؟ تو وہ جواب دیتا: ہم اللہ کا کوئی شریک نہیں بناتے۔

۱۱۶۸۔ حَدَّثَنَا مُوْسٰى قَالَ: حَدَّثَنَا رِبْعِيُّ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الْجَارُوْدِ الْهُذَلِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا سَيْفُ بْنُ وَهْبٍ قَالَ: قَالَ لِيْ أَبُو الطُّفَيْلِ: كَمْ أَتٰى عَلَيْكَ؟ قُلْتُ: أَنَا ابْنُ ثَلَاثٍ وَّثَلَاثِيْنَ. قَالَ: أَفَلَا أُحَدِّثُكَ بِحَدِيْثٍ سَمِعْتُهُ مِنْ حُذَيْفَةَ بْنِ الْيَمَانِ؟ أَنَّ رَجُلًا مِّنْ مُّحَارِبِ خَصَفَةَ يُقَالُ لَهُ عَمْرُو بْنُ صُلَيْعٍ، وَكَانَتْ لَهُ صُحْبَةٌ وَكَانَ بِسِنِّيْ يَوْمَئِذٍ وَأَنَا بِسِنِّكَ الْيَوْمَ أَتَيْنَا حُذَيْفَةَ فِيْ مَسْجِدٍ فَقَعَدْتُ فِيْ آخِرِ الْقَوْمِ، فَانْطَلَقَ عَمْرٌو حَتّٰى قَامَ بَيْنَ يَدَيْهِ قَالَ: كَيْفَ أَصْبَحْتَ أَوْ كَيْفَ أَمْسَيْتَ يَا عَبْدَ اللّٰهِ؟ قَالَ: أَحْمَدُ اللّٰهَ. قَالَ: مَا هٰذِهِ الْأَحَادِيْثُ الَّتِيْ تَأْتِيْنَا عَنْكَ؟ قَالَ وَمَا بَلَغَكَ عَنِّيْ يَا عَمْرُو؟ قَالَ: أَحَادِيْثُ لَمْ أَسْمَعْهَا قَالَ: وَإِنِّيْ وَاللّٰهِ لَوْ أُحَدِّثُكُمْ بِمَا أَسْمَعُ مَا انْتَظَرْتُمْ بِيْ جُنْحَ هٰذَا اللَّيْلِ وَلٰكِنْ يَّا عَمْرُو بْنُ صُلَيْعٍ إِذَا رَأَيْتَ قَيْسًا تَوَالَتْ بِالشَّامِ فَالْحَذَرَ الْحَذَرَ، فَوَاللّٰهِ لَا تَدَعُ قَيْسٌ عَبْدًا لِلّٰهِ مُؤْمِنًا إِلَّا أَخَافَتْهُ، أَوْ قَتَلَتْهُ وَاللّٰهِ لَيَأْتِيَنَّ عَلَيْهِمْ زَمَانٌ لَا يَمْنَعُوْنَ فِيْهِ ذَنَبَ تَلْعَةٍ. قَالَ: مَا نَصَرَكَ عَلٰى قَوْمِكَ يَرْحَمُكَ اللّٰهُ؟ قَالَ: ذٰلِكَ إِلَيَّ، ثُمَّ قَعَدَ.

ترجمہ: حضرت سیف بن وھب رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ مجھے ابوالطفیل رضی اللہ عنہ نے پوچھا: تمہاری عمر کتنی ہے؟ میں نے کہا تینتیس (۳۳) سال کا ہوں۔ انہوں نے کہا میں آپ کو وہ حدیث نہ بتا دوں جو میں نے

حضرت حذیفہ بن یمان رضی اللہ عنہ سے سنی تھی؟ محارب کے ایک شخص عمرو بن صلیع نامی نے میرا پیچھا کیا' یہ صحابی تھے' ان دنوں ان کی عمر اتنی تھی جتنی آج تمہاری ہے۔ ہم دونوں مسجد میں حذیفہ کے پاس گئے' میں مجمع کے آخر میں بیٹھ گیا اور عمرو رضی اللہ عنہ ان کے سامنے پہنچ گئے اور کہا: اے عبداللہ! آج کیسا دن ہے؟ یا آج کی رات کیسی ہے؟ انہوں نے کہا: اللہ کا شکر ہے۔ پھر پوچھا: یہ تمہارے بارے میں ہم کیا سن رہے ہیں؟ کہنے لگے: اے عمرو رضی اللہ عنہ! آپ کو میرے بارے میں کیا خبر ملی ہے؟ انہوں نے کہا بہت سی باتیں ہیں جو ابھی تک میں نے نہیں سنیں۔ انہوں نے کہا' بخدا! جو کچھ میں سن رہا ہوں اگر میں بیان کر دوں تو تم آج رات ہی کی انتظار نہیں کر پاؤ گے' لیکن ایک بات بتاتا ہوں' اے عمرو بن صلیع! یاد رکھو! جب تم قیس کو شام میں حکمران دیکھو تو ان سے بچنا' بخدا اس صورت میں بنو قیس کسی مومن بندے کو نہیں چھوڑیں گے یا تو اسے ہراساں کریں گے یا پھر قتل کر دیں گے' بخدا میں دیکھ رہا ہوں کہ وہ کوئی نشیبی جگہ بھی نہ چھوڑیں گے' انہوں نے کہا: تمہاری قوم کے مقابلہ میں تمہاری مدد کون کرے گا؟ انہوں نے کہا: میں نمٹ لوں گا اور پھر بیٹھ گئے۔

۵۴۴۔ بَابٌ خَيْرُ الْمَجَالِسِ أَوْسَعُهَا

(مجلس میں کھڑا ہونے یا بیٹھنے کے لئے وسیع جگہ ہونی چاہیے)

۱۱۶۹۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدٍ قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُوْ عَامِرِ ِالْعَقَدِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ أَبِي الْمَوَالِي قَالَ: أَخْبَرَنِي عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ أَبِي عَمْرَةَ الْأَنْصَارِيُّ قَالَ: أُوْذِنَ أَبُوْ سَعِيْدِ ِالْخُدْرِيُّ بِجَنَازَةٍ، قَالَ فَكَأَنَّهُ تَخَلَّفَ حَتّٰى أَخَذَ الْقَوْمُ مَجَالِسَهُمْ ثُمَّ جَاءَ بَعْدُ فَلَمَّا رَآهُ الْقَوْمُ تَسَرَّعُوْا عَنْهُ وَقَامَ بَعْضُهُمْ عَنْهُ لِيَجْلِسَ فِيْ مَجْلِسِهِ فَقَالَ: لَا. إِنِّيْ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ: خَيْرُ الْمَجَالِسِ أَوْسَعُهَا. ثُمَّ تَنَحّٰى فَجَلَسَ فِيْ مَجْلِسٍ وَّاسِعٍ.

ترجمہ: حضرت عبدالرحمٰن بن ابو عمرو انصاری رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ کو ایک جنازہ کی اطلاع دی گئی' وہ گویا لیٹ ہو گئے اور لوگ اپنے اپنے مقام پر بیٹھ گئے۔ یہ بعد میں پہنچے لوگوں نے دیکھا تو جلدی سے ہٹ گئے اور انہیں اپنی جگہ دینے لگے۔ آپ نے منع فرما دیا اور کہا' میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے سنا ہے کہ ''بہتر مجلس وہی ہوتی ہے جس میں کھڑا ہونے یا بیٹھنے کی گنجائش ہو۔'' پھر آپ ایک جانب تشریف لے گئے اور کھلی جگہ جا بیٹھے۔

۵۳۵۔ بَابٌ اِسْتِقْبَالُ الْقِبْلَةِ (قبلہ کی طرف رخ کرنا)

۱۱۷۰۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ صَالِحٍ قَالَ: حَدَّثَنِي حَرْمَلَةُ بْنُ عِمْرَانَ، عَنْ سُفْيَانَ بْنِ مُنْقِذٍ، عَنْ أَبِيهِ قَالَ: كَانَ أَكْثَرُ جُلُوسِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو وَهُوَ مُسْتَقْبِلَ الْقِبْلَةِ، فَقَرَأَ يَزِيدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ قُسَيْطٍ سَجْدَةً بَعْدَ طُلُوعِ الشَّمْسِ فَسَجَدَ وَسَجَدُوا إِلَّا عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عُمَرَ فَلَمَّا طَلَعَتِ الشَّمْسُ حَلَّ عَبْدُ اللّٰهِ حَبْوَتَهُ ثُمَّ سَجَدَ وَقَالَ: أَلَمْ تَرَ سَجْدَةَ أَصْحَابِكَ؟ إِنَّهُمْ سَجَدُوا فِي غَيْرِ حِينِ الصَّلَاةِ.

ترجمہ: حضرت منقذ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ اکثر حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما قبلہ کی طرف منہ کر کے مجلس میں بیٹھتے' اسی دوران یزید بن عبداللہ بن قسیط رضی اللہ عنہ نے سورج طلوع ہونے کے بعد آیت سجدہ تلاوت کی۔ چنانچہ آپ نے سجدہ کیا اور عبداللہ بن عمر کے علاوہ دوسرے لوگوں نے بھی سجدہ کیا' پھر جب سورج نکل آیا تو عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے تن سے کپڑے ہٹائے اور سجدہ کیا اور کہا: تم نے اپنے ساتھیوں کا سجدہ نہیں دیکھا؟ انہوں نے اس وقت سجدہ کیا ہے جب کسی نماز کا وقت نہ تھا۔ (زوال کے وقت میں)

۵۳۶۔ بَابٌ إِذَا قَامَ ثُمَّ رَجَعَ إِلَى مَجْلِسِهِ (مجلس سے ایک مرتبہ اٹھ کر پھر اسی جگہ جانا)

۱۱۷۱۔ حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ مَخْلَدٍ قَالَ: حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ بِلَالٍ قَالَ: حَدَّثَنِي سُهَيْلٌ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: إِذَا قَامَ أَحَدُكُمْ مِنْ مَجْلِسِهِ ثُمَّ رَجَعَ إِلَيْهِ فَهُوَ أَحَقُّ بِهِ.

ترجمہ: حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بتاتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: ''کوئی شخص کسی مجلس سے اٹھ جائے پھر واپس آئے تو وہ اس جگہ کا زیادہ حق دار ہوتا ہے۔''

۵۳۷۔ بَابٌ اَلْجُلُوسُ عَلَى الطَّرِيقِ (راستے میں انتظار کے لئے بیٹھنا)

۱۱۷۲۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَلَامٍ قَالَ: أَخْبَرَنَا أَبُو خَالِدٍ الْأَحْمَرُ، عَنْ حُمَيْدٍ، عَنْ أَنَسٍ: أَتَانَا رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَنَحْنُ صِبْيَانٌ فَسَلَّمَ عَلَيْنَا وَأَرْسَلَنِي فِي حَاجَةٍ وَجَلَسَ فِي الطَّرِيقِ يَنْتَظِرُنِي حَتَّى رَجَعْتُ إِلَيْهِ قَالَ فَأَبْطَأْتُ عَلَى أُمِّ سُلَيْمٍ فَقَالَتْ: مَا حَبَسَكَ؟ فَقُلْتُ: بَعَثَنِي النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي حَاجَةٍ. قَالَتْ: مَا هِيَ؟ قُلْتُ: إِنَّهَا سِرٌّ. قَالَتْ: فَاحْفَظْ سِرَّ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ.

ترجمہ: حضرت انس رضی اللہ عنہ بتاتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ ہم بچوں کے پاس تشریف لائے ہمیں سلام فرمایا

اور مجھے کسی کام سے کہیں بھیج دیا اور خود راستے میں بیٹھ گئے' میرا انتظار فرماتے رہے' چنانچہ میں واپس حاضر ہوا۔ حضرت انس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میں ام سلیم رضی اللہ عنہا کے پاس جانے سے لیٹ ہو گیا تو انہوں نے لیٹ ہونے کی وجہ پوچھی: میں نے کہا کہ مجھے رسول اللہ ﷺ نے ایک کام کے لئے بھیجا تھا' وہ کہنے لگیں کیا کام تھا؟ میں نے کہا: یہ راز کی بات ہے۔ وہ کہنے لگیں: چلو رسول اللہ ﷺ کے راز کو راز ہی رہنے دو۔

۵۳۸۔ بَابٌ التَّوَسُّعُ فِي الْمَجْلِسِ (مجلس میں کھلے کھلے بیٹھو)

۱۱۷۳۔ حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ قَالَ: حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ عُمَرَ، عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: لَا يُقِيمَنَّ أَحَدُكُمُ الرَّجُلَ مِنْ مَجْلِسِهِ ثُمَّ يَجْلِسُ فِيهِ وَلٰكِنْ تَفَسَّحُوا وَتَوَاسَعُوا.

ترجمہ: حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما بتاتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: "تم میں سے کوئی بھی کسی کو اس کی جگہ سے اٹھا کر وہاں خود نہ بیٹھا کرے' تم لوگ کھلے کھلے بیٹھا کرو۔"

۵۳۹۔ بَابٌ يَجْلِسُ الرَّجُلُ حَيْثُ انْتَهٰى

(مجمع کے آخر میں جہاں جگہ ملے وہاں بیٹھنا چاہئے)

۱۱۷۴۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الطُّفَيْلِ قَالَ: حَدَّثَنَا شَرِيكٌ، عَنْ سِمَاكٍ، عَنْ جَابِرِ ابْنِ سَمُرَةَ قَالَ: كُنَّا إِذَا أَتَيْنَا النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جَلَسَ أَحَدُنَا حَيْثُ انْتَهٰى.

ترجمہ: حضرت جابر بن سمرہ رضی اللہ عنہ بتاتے ہیں کہ جب ہم نبی کریم ﷺ کے ہاں حاضر ہوتے تو جسے جہاں جگہ ملتی بیٹھ جاتا۔

۵۴۰۔ بَابٌ لَا يُفَرِّقُ بَيْنَ اثْنَيْنِ (بیٹھے ہوئے دو آدمیوں کے درمیان نہ بیٹھے)

۱۱۷۵۔ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ مُوسٰى قَالَ: حَدَّثَنَا الْفُرَاتُ بْنُ خَالِدٍ، عَنْ أُسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ، عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو، أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: لَا يَحِلُّ لِرَجُلٍ أَنْ يُفَرِّقَ بَيْنَ اثْنَيْنِ إِلَّا بِإِذْنِهِمَا.

ترجمہ: حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما بتاتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: "کسی کے لئے یہ مناسب نہیں

اس وقت منیٰ یا عرفات میں تھے۔ لوگ آپ کے اردگرد تھے' دیہاتی بھی آ رہے تھے' جب انہوں نے آپ کا چہرہ انور دیکھا تو کہنے لگے کہ یہ تو بڑا مبارک چہرہ ہے۔ میں نے عرض کی یا رسول اللہ! میری بخشش کی دعا فرمایئے۔ آپ نے فرمایا: "الٰہی! ہمیں بخش دے۔" میں نے گھوم کر پھر عرض کی' میری بخشش کی دعا کیجئے۔ آپ نے فرمایا: "الٰہی! ہمیں بخش دے۔" میں گھوم کر پھر سامنے ہوا اور عرض کی یا رسول اللہ! دعائے مغفرت فرمایئے۔ آپ نے فرمایا: "یا اللہ! ہماری بخشش فرما دے۔" اور پھر حضور ﷺ نے تھوک مبارک لی اور اپنے نعلین مبارک سے پونچھ دیا تاکہ اردگرد کسی کو نہ لگ سکے۔"

۵۴۵۔ بَابٌ مَجَالِسُ الصُّعُدَاتِ (اونچے مقامات پر بیٹھنے کا حکم)

۱۱۸۲۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ: حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ بِلَالٍ، عَنِ الْعَلَاءِ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَى عَنِ الْمَجَالِسِ بِالصُّعُدَاتِ. فَقَالُوا: يَا رَسُولَ اللّٰهِ! لَيَشُقُّ عَلَيْنَا الْجُلُوسُ فِي بُيُوتِنَا. قَالَ: فَإِنْ جَلَسْتُمْ فَأَعْطُوا الْمَجَالِسَ حَقَّهَا. قَالُوا: وَمَا حَقُّهَا يَا رَسُولَ اللّٰهِ؟ قَالَ: إِدْلَالُ السَّائِلِ، وَرَدُّ السَّلَامِ، وَغَضُّ الْأَبْصَارِ، وَالْأَمْرُ بِالْمَعْرُوفِ، وَالنَّهْيُ عَنِ الْمُنْكَرِ.

ترجمہ: حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بتاتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے صحن کے آگے کھلے میدان میں مجلس لگانے سے منع فرمایا۔ لوگوں نے عرض کی یا رسول اللہ! گھروں کے اندر بیٹھنے سے اکتا چکے ہیں۔ آپ نے فرمایا: "اگر بیٹھنا ہی ہو تو پھر ان مجلسوں کا حق ادا کیا کرو۔" صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین نے عرض کی یارسول اللہ! ان مجلسوں کا حق کیسے ادا کریں؟ آپ نے فرمایا: "سائل کی راہنمائی کرنا' سلام کا جواب دینا' نظریں نیچی رکھنا' نیک کاموں کا کہنا اور برائیوں سے روکنا۔"

۱۱۸۳۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عُبَيْدِ اللّٰهِ قَالَ: حَدَّثَنَا الدَّرَاوَرْدِيُّ، عَنْ زَيْدِ بْنِ أَسْلَمَ، عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ، عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ، أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: إِيَّاكُمْ وَالْجُلُوسَ فِي الطُّرُقَاتِ. قَالُوا: يَا رَسُولَ اللّٰهِ! مَا لَنَا بُدٌّ مِنْ مَجَالِسِنَا نَتَحَدَّثُ فِيهَا، فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: أَمَّا إِذَا أَبَيْتُمْ فَأَعْطُوا الطَّرِيقَ حَقَّهُ. قَالُوا: وَمَا حَقُّ الطَّرِيقِ يَا رَسُولَ اللّٰهِ؟ قَالَ: غَضُّ الْبَصَرِ، وَكَفُّ الْأَذَى، وَالْأَمْرُ بِالْمَعْرُوفِ، وَالنَّهْيُ عَنِ الْمُنْكَرِ.

ترجمہ: حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ بتاتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: "راستوں میں بیٹھنے سے گریز

کرو۔" صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین نے عرض کی یا رسول اللہ! کوئی تو بیٹھنے کی جگہ ہونی چاہئے جہاں ہم بیٹھ کر باہمی گفتگو کر سکیں۔ اس پر رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "اگر بیٹھنا ہی ہے تو اس کا حق ادا کیا کرو۔" صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین نے پوچھا اس کا کیا حق ہے؟ آپ نے فرمایا: "نظر نیچی رکھنا' کسی کو تکلیف نہ پہنچانا' بھلائی کا کہنا اور برائی سے منع کرنا"۔

۵۴۶۔ بَابٌ مَنْ أَدْلٰى رِجْلَيْهِ إِلَى الْبِئْرِ إِذَا جَلَسَ وَكَشَفَ عَنِ السَّاقَيْنِ

(کنویں میں پاؤں لٹکا کر بیٹھنا)

۱۱۸۴۔ حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ أَبِي مَرْيَمَ قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ، عَنْ شَرِيكِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ، عَنْ أَبِي مُوسَى الْأَشْعَرِيِّ قَالَ: خَرَجَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمًا إِلَى حَائِطٍ مِنْ حَوَائِطِ الْمَدِينَةِ لِحَاجَتِهِ وَخَرَجْتُ فِي إِثْرِهِ فَلَمَّا دَخَلَ الْحَائِطَ جَلَسْتُ عَلَى بَابِهِ، وَقُلْتُ: لَأَكُونَنَّ الْيَوْمَ بَوَّابَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلَمْ يَأْمُرْنِي فَذَهَبَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَضَى حَاجَتَهُ وَجَلَسَ عَلَى قُفِّ الْبِئْرِ وَكَشَفَ عَنْ سَاقَيْهِ وَدَلَّاهُمَا فِي الْبِئْرِ. فَجَاءَ أَبُو بَكْرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ يَسْتَأْذِنُ عَلَيْهِ لِيَدْخُلَ، فَقُلْتُ: كَمَا أَنْتَ حَتّٰى أَسْتَأْذِنَ لَكَ فَوَقَفَ، وَجِئْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقُلْتُ: يَا رَسُولَ اللّٰهِ! أَبُو بَكْرٍ يَسْتَأْذِنُ عَلَيْكَ، فَقَالَ: ائْذَنْ لَهُ، وَبَشِّرْهُ بِالْجَنَّةِ. فَدَخَلَ فَجَاءَ عَنْ يَمِينِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَكَشَفَ عَنْ سَاقَيْهِ وَدَلَّاهُمَا فِي الْبِئْرِ. فَجَاءَ عُمَرُ فَقُلْتُ: كَمَا أَنْتَ حَتّٰى أَسْتَأْذِنَ لَكَ. فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ائْذَنْ لَهُ، وَبَشِّرْهُ بِالْجَنَّةِ. فَجَاءَ عُمَرُ عَنْ يَسَارِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَكَشَفَ عَنْ سَاقَيْهِ وَدَلَّاهُمَا فِي الْبِئْرِ. فَامْتَلَأَ الْقُفُّ فَلَمْ يَكُنْ فِيهِ مَجْلِسٌ ثُمَّ جَاءَ عُثْمَانُ فَقُلْتُ: كَمَا أَنْتَ حَتّٰى أَسْتَأْذِنَ لَكَ. فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ائْذَنْ لَهُ، وَبَشِّرْهُ بِالْجَنَّةِ مَعَهَا بَلَاءٌ يُصِيبُهُ. فَدَخَلَ فَلَمْ يَجِدْ مَعَهُمْ مَجْلِسًا فَتَحَوَّلَ حَتّٰى جَاءَ مُقَابِلَهُمْ، عَلَى شَفَةِ الْبِئْرِ فَكَشَفَ عَنْ سَاقَيْهِ ثُمَّ دَلَّاهُمَا فِي الْبِئْرِ، فَجَعَلْتُ أَتَمَنّٰى أَنْ يَأْتِيَ أَخٌ لِي أَدْعُوا اللّٰهَ أَنْ يَأْتِيَ بِهِ فَلَمْ يَأْتِ حَتّٰى قَامُوا: قَالَ ابْنُ الْمُسَيَّبِ: فَأَوَّلْتُ ذٰلِكَ قُبُورَهُمْ: اِجْتَمَعَتْ هٰهُنَا وَانْفَرَدَ عُثْمَانُ.

ترجمہ: حضرت ابو موسےٰ اشعری رضی اللہ عنہ بتاتے ہیں کہ حضور ﷺ کسی غرض سے مدینہ کے ایک باغ کی

طرف تشریف لے گئے۔ میں بھی پیچھے چلا۔ جب آپ باغ میں داخل ہوئے تو میں دروازے پر بیٹھ گیا۔ دل میں خیال تھا کہ میں بھی حضور ﷺ کی دربانی کر لوں حالانکہ آپ نے مجھے نہیں فرمایا تھا۔ آپ تشریف لے گئے' اپنی ضرورت فرمائی اور کنویں کے کنارے (چبوترے پر) تشریف فرما ہوئے اور اپنی پنڈلیوں سے کپڑا ہٹا دیا۔ پاؤں کنویں میں لٹکائے۔ کچھ دیر کے بعد حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ آپ کے پاس حاضری کی درخواست کرنے کے لئے حاضر خدمت ہوئے۔ میں نے کہا یہیں ٹھہریئے میں اجازت لے کر بتاتا ہوں۔ وہ وہیں رک گئے اور میں حضور ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا' عرض کی یا رسول اللہ! ابوبکر حاضری چاہتے ہیں؟ آپ نے فرمایا: ''آنے دو اور انہیں جنت کی بشارت بھی دے دو۔'' وہ اندر داخل ہوئے اور آپ کی دائیں طرف بیٹھ گئے' ٹانگیں لٹکائیں اور پنڈلیاں ننگی کر لیں۔ اتنے میں حضرت عمر رضی اللہ عنہ حاضر ہوئے' میں نے کہا ٹھہریئے میں اجازت پوچھ لوں۔ آپ نے فرمایا: ''آنے دو اور انہیں جنت کی بشارت دے دو۔'' پھر حضرت عمر رضی اللہ عنہ آپ کی بائیں جانب بیٹھے' پنڈلیاں ننگی کر لیں اور ٹانگیں لٹکا دیں۔ چبوترہ رک گیا اور اس میں بیٹھنے کی جگہ نہ رہی۔ پھر حضرت عثمان رضی اللہ عنہ آ گئے۔ میں نے ان سے بھی کہا آپ یہیں ٹھہریں میں پوچھ کر بتاتا ہوں۔ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: ''آنے دو اور اسے بھی جنت کی خوشخبری دے دو اور انہیں یہ بھی بتا دو کہ ان پر ایک مصیبت آئے گی۔'' آپ حاضر ہوئے تو بیٹھنے کی جگہ نہ تھی۔ آپ گھوم کر آپ کے سامنے بیٹھ گئے اور پنڈلیاں ننگی کیں اور ٹانگیں کنویں میں لٹکا دیں۔ میری خواہش تھی کہ میرے بھائی آ جائیں اور ان کے لئے دعا بھی کر رہا تھا لیکن وہ نہ آ سکے اور یہ سب وہاں سے اٹھ کھڑے ہوئے۔ ابن المسیب رضی اللہ عنہ کہتے ہیں میں نے اس واقعہ سے یہ تعبیر لی کہ ان تینوں کی قبریں اکٹھی بنیں گی لیکن حضرت عثمان رضی اللہ عنہ الگ ہوں گے۔

۱۱۸۵۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ قَالَ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ أَبِي يَزِيْدَ، عَنْ نَافِعِ بْنِ جُبَيْرِ بْنِ مُطْعِمٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ: خَرَجَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي طَائِفَةٍ مِنَ النَّهَارِ لَا يُكَلِّمُنِي وَلَا أُكَلِّمُهُ حَتّٰى أَتَى سُوْقَ بَنِي قَيْنُقَاعٍ فَجَلَسَ بِفِنَاءِ بَيْتِ فَاطِمَةَ. فَقَالَ: أَثَمَّ لُكَعُ؟ أَثَمَّ لُكَعُ. فَحَبَسَتْهُ شَيْئًا فَظَنَنْتُ أَنَّهَا تُلْبِسُهُ سِخَابًا أَوْ تُغَسِّلُهُ فَجَاءَ يَشْتَدُّ حَتّٰى عَانَقَهُ وَقَبَّلَهُ وَقَالَ: اَللّٰهُمَّ أَحْبِبْهُ وَأَحْبِبْ مَنْ يُحِبُّهُ.

ترجمہ: حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بتاتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ دن کے وقت ایک جماعت میں نکلے۔ راستے

میں ہم دونوں نے کوئی گفتگو نہ کی اور آپ بنو قینقاع کے بازار میں تشریف لے گئے اور وہاں سے حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا کے صحن میں تشریف فرما ہوئے اور فرمایا: "کیا یہاں وہ چھوٹا ہے؟" (دو مرتبہ فرمایا) سیدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا نے اسے روکا ہوا تھا۔ میں نے سوچا کہ بچے کو ہار پہنا رہی ہوں گی یا نہلاتی ہوں گی۔ اتنے میں وہ (حضرت حسین رضی اللہ عنہ) دوڑتے آئے اور آپ کے گلے سے لپٹ گئے۔ حضور ﷺ نے معانقہ کیا' انہیں چوما اور فرمایا: "الٰہی! ان کو محبوب بنا لے اور انہیں بھی اپنا محبوب بنا لے جو ان سے پیار کرتے ہیں۔"

۵۴۷۔ بَابٌ إِذَا قَامَ لَهُ رَجُلٌ مِّنْ مَجْلِسِهِ لَمْ يَقْعُدْ فِيهِ

(کوئی آدمی کھڑا ہو تو اس کی جگہ پر نہ بیٹھے)

۱۱۸۶۔ حَدَّثَنَا قَبِيصَةُ قَالَ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ، عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ: نَهَى النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ يُقِيمَ الرَّجُلَ مِنَ الْمَجْلِسِ ثُمَّ يَجْلِسُ فِيهِ. وَكَانَ ابْنُ عُمَرَ إِذَا قَامَ لَهُ رَجُلٌ مِنْ مَجْلِسِهِ لَمْ يَجْلِسْ فِيهِ.

ترجمہ: حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما بتاتے ہیں کہ حضور ﷺ نے اس بات سے منع فرمایا ہے کہ ایک شخص ایک جگہ سے اٹھ کر کھڑا ہو تو اس کی جگہ پر کوئی اور بیٹھ جائے۔ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما کے لئے اگر کوئی آدمی کھڑا ہو جاتا تو آپ وہاں نہ بیٹھتے۔

۵۴۸۔ بَابٌ الْأَمَانَةُ (امانت داری)

۱۱۸۷۔ حَدَّثَنَا أَبُو نُعَيْمٍ قَالَ: حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ، عَنْ ثَابِتٍ، عَنْ أَنَسٍ: خَدَمْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمًا، حَتَّى إِذَا أُرَى قَدْ فَرَغْتُ مِنْ خِدْمَتِهِ قُلْتُ يَقِيلُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَخَرَجْتُ مِنْ عِنْدِهِ، فَإِذَا غِلْمَةٌ يَلْعَبُونَ فَقُمْتُ أَنْظُرُ إِلَيْهِمْ إِلَى لَعِبِهِمْ فَجَاءَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَانْتَهَى إِلَيْهِمْ، فَسَلَّمَ عَلَيْهِمْ ثُمَّ دَعَانِي، فَبَعَثَنِي إِلَى حَاجَةٍ فَكَانَ فِي فَيْءٍ حَتَّى أَتَيْتُهُ وَأَبْطَأْتُ عَلَى أُمِّي فَقَالَتْ: مَا حَبَسَكَ؟ قُلْتُ: بَعَثَنِي النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَى حَاجَةٍ. قَالَتْ: مَا هِيَ؟ قُلْتُ: إِنَّهُ سِرٌّ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ: احْفَظْ عَلَى رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سِرَّهُ فَمَا حَدَّثْتُ بِتِلْكَ الْحَاجَةِ أَحَدًا مِنَ الْخَلْقِ فَلَوْ كُنْتُ مُحَدِّثًا حَدَّثْتُكَ بِهَا.

ترجمہ: حضرت انس رضی اللہ عنہ بتاتے ہیں کہ میں ایک مرتبہ حضورﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا' میں خدمت گزاری سے فارغ ہوا تو سوچا کہ آپ قیلولہ فرمانے لگے ہیں۔ چنانچہ میں باہر آ گیا۔ اچانک دیکھا تو بچے کھیل رہے تھے۔ میں انہیں دیکھنے لگا۔ اتنے میں نبی کریمﷺ تشریف لائے اور ان کے قریب رک گئے۔ انہیں سلام کہا' پھر مجھے بلایا اور کسی کام کے لئے بھیج دیا۔ میں واپس ہوا تو آپ سایہ میں بیٹھے تھے۔ میں آپ کے پاس پہنچا۔ مجھے اپنی ماں کے پاس پہنچنے میں دیر ہو گئی۔ انہوں نے کہا کہاں رہے ہو؟ میں نے کہا کہ نبی کریمﷺ نے کسی کام سے بھیجا تھا۔ انہوں نے پوچھا کیا کام تھا؟ میں نے کہا یہ نبی کریمﷺ کی رازدارانہ بات تھی۔ انہوں نے کہا کہ نبی کریمﷺ کی یہ بات اپنے پاس محفوظ رکھو۔ چنانچہ میں نے وہ بات خلق خدا میں سے کسی کو بھی نہ بتائی۔ اگر میں کسی اور کو بتاتا تو آپ کو ضرور بتاتا۔

۵۴۹۔ بَابٌ إِذَا الْتَفَتَ الْتَفَتَ جَمِيعًا (کام کی طرف پوری توجہ دو)

۱۱۸۸۔ حَدَّثَنَا إِسْحٰقُ بْنُ الْعَلَاءِ قَالَ: حَدَّثَنِي عَمْرُو بْنُ الْحَارِثِ قَالَ: حَدَّثَنِي عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ سَالِمٍ عَنِ الزُّبَيْدِيِّ قَالَ: أَخْبَرَنِي مُحَمَّدُ بْنُ مُسْلِمٍ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ، أَنَّهُ سَمِعَ أَبَا هُرَيْرَةَ يَصِفُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: كَانَ رَبْعَةً وَهُوَ إِلَى الطُّولِ أَقْرَبُ شَدِيدُ الْبَيَاضِ، أَسْوَدُ شَعْرِ اللِّحْيَةِ، حَسَنُ الثَّغْرِ، أَهْدَبُ أَشْفَارِ الْعَيْنَيْنِ، بَعِيدُ مَا بَيْنَ الْمَنْكِبَيْنِ، مُفَاضُ الْخَدَّيْنِ يَطَأُ بِقَدَمِهِ جَمِيعًا لَيْسَ لَهَا أَخْمَصُ يُقْبِلُ جَمِيعًا وَيُدْبِرُ جَمِيعًا لَمْ أَرَ مِثْلَهُ قَبْلُ وَلَا بَعْدُ.

ترجمہ: حضرت سعید بن مسیب رضی اللہ عنہ بتاتے ہیں کہ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ' حضورﷺ کی صفات یوں بیان کر رہے تھے کہ آپ کا قد مبارک مائل بہ لمبائی تھا' رنگ بہت سفید' داڑھی مبارک کے بال سیاہ تھے' دانت خوبصورت تھے' پلکیں لمبی تھیں' دونوں کندھوں کے درمیان فاصلہ تھا' گال مبارک بھرے ہوئے' چلتے تو سب سے آگے آگے' آگے اور پیچھے یکساں نظر ہوتی' میں نے اس سے پہلے اور بعد میں ایسا کسی کو نہیں دیکھا۔

۵۵۰۔ بَابٌ إِذَا أَرْسَلَ رَجُلًا (إِلَى رَجُلٍ) فِي حَاجَةٍ فَلَا يُخْبِرُهُ

(قاصد کسی کو بلا لائے تو راستے میں کوئی بات نہ کرے)

۱۱۸۹۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ قَالَ: أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ قَالَ: أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ زَيْدِ ابْنِ أَسْلَمَ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ

جَدِّهٖ قَالَ: قَالَ لِی عُمَرُ: إِذَا أَرْسَلْتُكَ إِلٰی رَجُلٍ فَلَا تُخْبِرْهُ بِمَا أَرْسَلْتُكَ إِلَيْهِ فَإِنَّ الشَّيْطَانَ يَعُدُّ لَهٗ كِذْبَةً عِنْدَ ذٰلِكَ.

ترجمہ: حضرت اسلم رضی اللہ عنہ بتاتے ہیں کہ مجھے حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے کہا: جب میں تجھے کسی آدمی کی طرف بھیجوں تو میری بات اس کو مت بتانا کیونکہ شیطان اس سے جھوٹ بنا سکتا ہے۔

۵۵۱۔ بَابٌ هَلْ يَقُوْلُ: مِنْ أَيْنَ أَقْبَلْتَ؟

(کسی سے پوچھنا کہ "تم کہاں سے آئے ہو؟")

۱۱۹۰۔ حَدَّثَنَا حَامِدُ بْنُ عُمَرَ، عَنْ حَمَّادِ بْنِ زَيْدٍ، عَنْ لَيْثٍ، عَنْ مُجَاهِدٍ قَالَ: كَانَ يَكْرَهُ أَنْ يُحِدَّ الرَّجُلُ النَّظَرَ إِلٰی أَخِيْهِ أَوْ يُتْبِعَهٗ بَصَرَهٗ إِذَا قَامَ مِنْ عِنْدِهٖ، أَوْ يَسْأَلَهٗ: مِنْ أَيْنَ جِئْتَ وَأَيْنَ تَذْهَبُ؟

ترجمہ: حضرت مجاہد رضی اللہ عنہ بتاتے ہیں کہ حضور ﷺ اس بات کو پسند نہ فرماتے تھے کہ اپنے کسی دینی بھائی کو تیکھی نظر سے دیکھیں اور نہ اٹھنے کے بعد اس کے پیچھے سے دیکھتے' نہ ہی سوال کرتے کہ کہاں سے آئے ہو اور کہاں جا رہے ہو؟

۱۱۹۱۔ حَدَّثَنَا أَبُوْ نُعَيْمٍ قَالَ: حَدَّثَنَا زُهَيْرٌ، عَنْ أَبِیْ إِسْحٰقَ، عَنْ مَالِكِ ابْنِ زُبَيْدٍ قَالَ: مَرَرْنَا عَلٰی أَبِیْ ذَرٍّ بِالرَّبَذَةِ. فَقَالَ: مِنْ أَيْنَ أَقْبَلْتُمْ؟ قُلْنَا: مِنْ مَكَّةَ، أَوْ مِنَ الْبَيْتِ الْعَتِيْقِ قَالَ: هٰذَا عَمَلُكُمْ؟ قُلْنَا: نَعَمْ. قَالَ: أَمَا مَعَهٗ تِجَارَةٌ وَلَا بَيْعٌ؟ قُلْنَا: لَا. قَالَ: إِسْتَأْنِفُوا الْعَمَلَ.

ترجمہ: حضرت مالک بن زبید رضی اللہ عنہ نے بتایا کہ ہم ربذہ کے مقام پر حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ کے قریب سے گزرے تو انہوں نے پوچھا کہ کہاں سے آئے ہو؟ ہم نے کہا: مکہ سے۔ (یا خانہ کعبہ کہا) کہنے لگے کیا تم صرف حج اور عمرہ کے لئے گئے تھے؟ ہم نے کہا: ہاں' پھر پوچھا: کیا تجارت اور بیع و شراء کا تو ارادہ نہ تھا؟ ہم نے کہا: نہیں' انہوں نے کہا اللہ تعالیٰ نے تمہارے سب گناہ معاف کر دیئے اب تم نئے سرے سے عمل کرو۔

۵۵۲۔ بَابٌ مَنِ اسْتَمَعَ إِلٰی حَدِيْثِ قَوْمٍ وَهُمْ لَهٗ كَارِهُوْنَ

(اس کی بات پر کان دھرنا جو بات نہ سنانا چاہے)

۱۱۹۲۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ قَالَ: حَدَّثَنَا إِسْمٰعِيْلُ قَالَ: حَدَّثَنَا أَيُّوْبُ، عَنْ عِكْرِمَةَ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، عَنِ

النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: مَنْ صَوَّرَ صُورَةً كُلِّفَ أَنْ يَنْفُخَ فِيهِ، وَعُذِّبَ، وَلَنْ يَنْفُخَ فِيهِ وَمَنْ تَحَلَّمَ كُلِّفَ أَنْ يَعْقِدَ بَيْنَ شَعِيرَتَيْنِ وَعُذِّبَ وَلَنْ يَعْقِدَ بَيْنَهُمَا وَمَنِ اسْتَمَعَ إِلٰى حَدِيثِ قَوْمٍ يَفِرُّونَ مِنْهُ صُبَّ فِي أُذُنَيْهِ الْآنُكُ.

ترجمہ: حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ بتاتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: ''جو شخص کوئی حیوانی تصویر بنائے' محشر کو اسے مجبور کیا جائے گا کہ اس میں روح ڈالے اور پھر اسے عذاب بھی دیا جائے گا' کیونکہ وہ روح نہیں پھونک سکے گا اور جو جھوٹی خوابیں بیان کرے گا اسے کہا جائے گا کہ جو کے دانوں میں گانٹھ لگاؤ' وہ نہیں لگا سکے گا' اسے بھی عذاب ہوگا اور جو ایسے لوگوں کی بات پر کان دھرے' جو اسے بات سنانا پسند نہیں کرتے تو اس کے کانوں میں پگھلا کر قلعی ڈالی جائے گی۔''

نوٹ: اس سلسلے میں تمام احادیث کو پیش نظر رکھ کر اہل بصیرت علمی شخصیت اور تقوی شعار بزرگ حضرت ابو الخیر محمد نور اللہ نعیمی قدس سرہ نے' ضرورت عالم اسلام بھانپتے ہوئے نصف تصویر کے جواز کا زبردست تحقیقی فتوی دیا ہے جسے پڑھ کر خدشات دور ہو جاتے ہیں اور دل کے قرار کا سامان ہو جاتا ہے۔ (۱۲ چشتی)

۵۵۳۔ بَابُ الْجُلُوسِ عَلَى السَّرِيرِ

(چارپائی پر بیٹھنا)

۱۱۹۳۔ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ قَالَ: حَدَّثَنَا الْأَسْوَدُ بْنُ شَيْبَانَ قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُضَارِبٍ عَنِ الْعُرْيَانِ بْنِ الْهَيْثَمِ قَالَ: وَفَدَ أَبِي إِلٰى مُعَاوِيَةَ وَأَنَا غُلَامٌ، فَلَمَّا دَخَلَ عَلَيْهِ قَالَ: مَرْحَبًا مَرْحَبًا، وَرَجُلٌ قَاعِدٌ مَعَهُ عَلَى السَّرِيرِ. قَالَ: يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ! مَنْ هٰذَا الَّذِي تُرَحِّبُ بِهِ؟ قَالَ: هٰذَا سَيِّدُ أَهْلِ الْمَشْرِقِ وَهٰذَا الْهَيْثَمُ بْنُ الْأَسْوَدِ. قُلْتُ: مَنْ هٰذَا؟ قَالُوا: هٰذَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ. قُلْتُ لَهُ: يَا أَبَا فُلَانٍ مِنْ أَيْنَ يَخْرُجُ الدَّجَّالُ؟ قَالَ: مَا رَأَيْتُ أَهْلَ بَلَدٍ أَسْأَلَ عَنْ بَعِيدٍ وَلَا أَتْرَكَ لِلْقَرِيبِ، مِنْ أَهْلِ بَلَدٍ أَنْتَ مِنْهُ. ثُمَّ قَالَ: يَخْرُجُ مِنْ أَرْضِ الْعِرَاقِ ذَاتِ شَجَرٍ وَنَخْلٍ.

ترجمہ: حضرت عریان بن ہیثم رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میرے والد وفد لے کر حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کے پاس گئے' میں ان دنوں چھوٹا سا تھا۔ جب ان کے پاس پہنچے تو انہوں نے کہا مرحبا' مرحبا! ان کے تخت پر ایک آدمی بیٹھا تھا' اس نے پوچھا اے امیر المومنین! یہ کون ہیں جنہیں آپ مرحبا کہہ رہے ہیں؟ انہوں نے کہا یہ اہل

عَلَى اللّٰهِ مِنْ كِسْرٰى وَقَيْصَرَ فَهُمَا يَعِيْشَانِ فِيْمَا يَعِيْشَانِ فِيْهِ مِنَ الدُّنْيَا وَأَنْتَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ بِالْمَكَانِ الَّذِيْ أَرَى. فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَمَا تَرْضٰى يَا عُمَرُ أَنْ تَكُوْنَ لَهُمُ الدُّنْيَا وَلَنَا الْآخِرَةُ؟ قُلْتُ: بَلٰى يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! قَالَ: فَإِنَّهُ كَذٰلِكَ.

ترجمہ: حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بتاتے ہیں کہ میں نبی کریم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا' جب آپ چارپائی پر تشریف فرما تھے جس کی رسیاں کھجور کے پتوں سے بنی ہوئی تھیں۔ آپ کے سر انور کے نیچے چمڑے کا تکیہ تھا جس میں کھجور کی چھال بھری تھی۔ آپ کی جلد اور چارپائی کے درمیان کپڑا تھا۔ اس موقع پر حضرت عمر رضی اللہ عنہ حاضر ہوئے اور رونے لگے' حضور ﷺ نے فرمایا: ''عمر! کس وجہ سے روتے ہو؟'' انہوں نے عرض کی یا رسول اللہ! بخدا! مجھے رونا کیوں نہ آئے' کیا میں نہیں جانتا کہ آپ عند اللہ کسریٰ و قیصر کے مقابلے میں بہت مقرب ہیں' وہ تو دینوی لحاظ سے بہترین زندگی گزار رہے ہیں' انہیں دنیا کی ہر سہولت حاصل ہے لیکن آپ ایسے مکان میں ہیں جو میری نظر کے سامنے ہے؟ اس پر نبی کریم ﷺ نے فرمایا: ''اے عمر! تم یہ دیکھ کر خوش نہیں کہ انہیں دنیا ملے اور ہمیں آخرت کے انعامات ملیں؟'' حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے عرض کی یا رسول اللہ! پھر تو مجھے بہت خوشی ہے۔ آپ نے فرمایا: بس ایسا ہی ہوگا۔

۱۱۹۸۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ يَزِيْدَ قَالَ: حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ الْمُغِيْرَةِ، عَنْ حُمَيْدِ بْنِ هِلَالٍ، عَنْ أَبِيْ رِفَاعَةَ الْعَدَوِيِّ قَالَ: انْتَهَيْتُ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ يَخْطُبُ، فَقُلْتُ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ رَجُلٌ غَرِيْبٌ جَاءَ يَسْأَلُ عَنْ دِيْنِهِ لَا يَدْرِيْ مَا دِيْنُهُ فَأَقْبَلَ إِلَيَّ وَتَرَكَ خُطْبَتَهُ فَأُتِيَ بِكُرْسِيٍّ خِلْتُ قَوَائِمَهُ حَدِيْدًا قَالَ حُمَيْدٌ: أُرَاهُ خَشَبًا أَسْوَدَ حَسِبَهُ حَدِيْدًا فَقَعَدَ عَلَيْهِ فَجَعَلَ يُعَلِّمُنِيْ مِمَّا عَلَّمَهُ اللّٰهُ ثُمَّ أَتَمَّ خُطْبَتَهُ آخِرَهَا.

ترجمہ: حضرت ابو رفاعہ عدوی رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میں حضور ﷺ کے خطبہ دیتے وقت بہت قریب جا بیٹھا اور عرض کی یا رسول اللہ! ایک پردیسی شخص حاضر خدمت ہے جو اپنے دین کے معاملے میں معلوم کرنا چاہتا ہے کیونکہ وہ نہیں جانتا کہ دین کیا ہے؟ آپ نے خطبہ روک کر میری طرف دیکھا' ایک کرسی منگوائی' میرے خیال میں اس کے پائے لوہے کے تھے' اس پر تشریف فرما ہوئے اور مجھے میرا دین یوں بتایا جیسے انہیں اللہ تعالیٰ نے سکھایا تھا اور بعد ازاں خطبہ مکمل فرمایا۔

۱۱۹۹۔ حَدَّثَنَا تَمِيمٌ قَالَ: حَدَّثَنَا وَكِيعٌ، عَنْ مُوسَى بْنِ دِهْقَانٍ قَالَ: رَأَيْتُ ابْنَ عُمَرَ جَالِسًا عَلَى سَرِيرِ عُرُوسٍ عَلَيْهِ ثِيَابٌ حُمْرٌ.

ترجمہ: حضرت موسےٰ بن دھقان رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میں نے حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما کو دلہن کے لئے تیار کردہ چارپائی پر بیٹھے دیکھا' آپ نے سرخ کپڑے پہنے ہوئے تھے۔

۱۲۰۰۔ وَعَنْ أَبِيهِ، عَنْ عِمْرَانَ بْنِ مُسْلِمٍ قَالَ: رَأَيْتُ أَنَسًا جَالِسًا عَلَى سَرِيرٍ، وَاضِعًا إِحْدَى رِجْلَيْهِ عَلَى الْأُخْرَى.

ترجمہ: حضرت عمران بن مسلم رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میں نے حضرت انس رضی اللہ عنہ کو چارپائی پر بیٹھے دیکھا تھا اور آپ نے ایک پاؤں دوسرے پر رکھا ہوا تھا۔

۵۵۴۔ بَابٌ إِذَا رَأَى قَوْمًا يَتَنَاجَوْنَ فَلَا يَدْخُلْ مَعَهُمْ

(چپکے چپکے باتیں کرنے والوں کے معاملہ میں دخل نہ دو)

۱۲۰۱۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ قَالَ: أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ قَالَ: أَخْبَرَنَا دَاوُدُ بْنُ قَيْسٍ قَالَ: سَمِعْتُ سَعِيدًا الْمَقْبُرِيَّ يَقُولُ: مَرَرْتُ عَلَى ابْنِ عُمَرَ وَمَعَهُ رَجُلٌ يَتَحَدَّثُ، فَقُمْتُ إِلَيْهِمَا فَلَطَمَ فِي صَدْرِي فَقَالَ: إِذَا وَجَدْتَ اثْنَيْنِ يَتَحَدَّثَانِ فَلَا تَقُمْ مَعَهُمَا، وَلَا تَجْلِسْ مَعَهُمَا، حَتَّى تَسْتَأْذِنَهُمَا فَقُلْتُ: أَصْلَحَكَ اللَّهُ يَا أَبَا عَبْدِ الرَّحْمَنِ إِنَّمَا رَجَوْتُ أَنْ أَسْمَعَ مِنْكُمَا خَيْرًا.

ترجمہ: حضرت سعید مقبری رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میں حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما کے پاس گیا' دیکھا تو وہ ایک آدمی سے باتیں کر رہے تھے۔ میں دونوں کے پاس جا کھڑا ہوا۔ آپ نے میرے سینے پر ہاتھ مار کر فرمایا کہ جب دو شخص باتیں کر رہے ہوں تو ان کے قریب کھڑے نہ ہوا کرو اور نہ ہی بیٹھو ہاں اگر وہ اجازت دے دیں تو اور بات ہے۔ میں نے عرض کی اے ابوعبدالرحمٰن! خدا آپ کا بھلا کرے' مجھے آپ سے یہ توقع تھی کہ کوئی بھلائی کی بات سن لوں گا۔

۱۲۰۲۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَلَامٍ قَالَ: أَخْبَرَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ الثَّقَفِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا خَالِدٌ، عَنْ عِكْرِمَةَ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ: مَنْ تَسَمَّعَ إِلَى حَدِيثِ قَوْمٍ وَهُمْ لَهُ كَارِهُونَ صُبَّ فِي أُذُنِهِ الْآنُكُ: وَمَنْ تَحَلَّمَ بِحُلْمٍ

كُلِّفَ أَنْ يَعْقِدَ شَعِيرَةً.

ترجمہ: حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے کہا: جو شخص ایسے لوگوں کی بات پر کان دھرے جو اسے پسند نہیں کرتے تو اس کے کانوں میں قلعی ڈالی جائے گی اور جو جھوٹی خوابیں بتائے اسے کہا جائے کہ جو کے دو دانوں کو گانٹھ لگائے۔

۵۵۵۔ بَابٌ لَا يَتَنَاجَى اثْنَانِ دُوْنَ الثَّالِثِ

(دو شخص تیسرے کے سامنے رازدارانہ بات نہ کریں)

۱۲۰۳۔ حَدَّثَنَا إِسْمٰعِيْلُ قَالَ: حَدَّثَنِيْ مَالِكٌ، عَنْ نَافِعٍ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ، أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: إِذَا كَانُوْا ثَلَاثَةً فَلَا يَتَنَاجَى اثْنَانِ دُوْنَ الثَّالِثِ.

ترجمہ: حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "جب کسی مقام پر تین لوگ مل کر بیٹھے ہوں تو ان میں سے دو تیسرے کے سامنے سرگوشی نہ کریں۔"

۵۵۶۔ بَابٌ إِذَا كَانُوْا أَرْبَعَةً (چار شخص ہوں تو کیا حکم ہے؟)

۱۲۰۴۔ حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ حَفْصٍ قَالَ: حَدَّثَنِيْ أَبِيْ قَالَ: حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ قَالَ: حَدَّثَنِيْ شَقِيْقٌ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: إِذَا كُنْتُمْ ثَلَاثَةً فَلَا يَتَنَاجَى اثْنَانِ دُوْنَ الثَّالِثِ فَإِنَّهُ يُحْزِنُهُ ذٰلِكَ.

ترجمہ: حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ بتاتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: "جب تم تین لوگ مل کر بیٹھو تو کوئی سے دو تیسرے کے سامنے سرگوشی نہ کرو کیونکہ اس سے اسے ناراضگی ہوگی۔"

۱۲۰۵۔ وَحَدَّثَنِيْ أَبُوْ صَالِحٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهُ. قُلْنَا: فَإِنْ كَانُوْا أَرْبَعَةً؟ قَالَ: لَا يَضُرُّهُ.

ترجمہ: حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما نبی کریم ﷺ سے ایسی ہی ایک اور حدیث بیان کرتے ہیں، ہم نے عرض کی اگر چار لوگ ہوں تو پھر؟ آپ نے فرمایا: "پھر کوئی حرج نہیں۔" (یعنی دو شخص آپس میں بات کر سکتے ہیں)

۱۲۰۶۔ حَدَّثَنَا عُثْمَانُ قَالَ: حَدَّثَنَا جَرِيْرٌ، عَنْ مَنْصُوْرٍ، عَنْ أَبِيْ وَائِلٍ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: لَا يَتَنَاجَى اثْنَانِ دُونَ الْآخَرِ حَتَّى يَخْتَلِطُوا بِالنَّاسِ، مِنْ أَجْلِ أَنَّ ذٰلِكَ يُحْزِنُهُ.

ترجمہ: حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ نبی کریم ﷺ سے بیان کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا: "کسی کے سامنے دو شخص سرگوشی نہ کیا کریں اس سے تیسرے کو رنج ہوگا۔ ہاں درمیان میں اور لوگ آ جائیں تو حرج نہیں۔"

۱۲۰۷۔ حَدَّثَنَا قَبِيصَةُ قَالَ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، عَنِ الْأَعْمَشِ، عَنْ أَبِي صَالِحٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ: إِذَا كَانُوا أَرْبَعَةً فَلَا بَأْسَ.

ترجمہ: حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما بتاتے ہیں کہ آدمی چار ہوں تو سرگوشی کرنے میں کوئی حرج نہیں۔

۵۵۷۔ بَابٌ إِذَا جَلَسَ الرَّجُلُ إِلَى الرَّجُلِ يَسْتَأْذِنُهُ فِي الْقِيَامِ

(کسی کے پاس بیٹھا ہو تو اٹھتے وقت اجازت لے)

۱۲۰۸۔ حَدَّثَنَا عِمْرَانُ بْنُ مَيْسَرَةَ، عَنْ حَفْصِ بْنِ غِيَاثٍ، عَنْ أَشْعَثَ، عَنْ أَبِي بُرْدَةَ بْنِ أَبِي مُوسٰى قَالَ: جَلَسْتُ إِلَى عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ سَلَامٍ فَقَالَ: إِنَّكَ جَلَسْتَ إِلَيْنَا وَقَدْ حَانَ مِنَّا قِيَامٌ. فَقُلْتُ: فَإِذَا شِئْتَ فَقَامَ فَاتَّبَعْتُهُ حَتَّى بَلَغَ الْبَابَ.

ترجمہ: حضرت ابوبردہ بن ابی موسےٰ رضی اللہ عنہ بتاتے ہیں کہ میں حضرت عبداللہ بن سلام رضی اللہ عنہ کے پاس بیٹھا تو انہوں نے کہا: آپ آ گئے ہیں، ہم تو اٹھنے والے تھے۔ میں نے کہا: آپ جب چاہیں جا سکتے ہیں، چنانچہ وہ اٹھے تو میں ان کے ساتھ گیا۔

۵۵۸۔ بَابٌ لَا يَجْلِسُ عَلَى حَرْفِ الشَّمْسِ (دھوپ میں کھڑے ہونے کا فرمان)

۱۲۰۹۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ قَالَ: حَدَّثَنَا يَحْيٰى قَالَ: حَدَّثَنَا إِسْمٰعِيلُ بْنُ أَبِي خَالِدٍ قَالَ: حَدَّثَنِي قَيْسٌ، عَنْ أَبِيهِ، أَنَّهُ جَاءَ وَرَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَخْطُبُ فَقَامَ فِي الشَّمْسِ فَأَمَرَهُ: فَتَحَوَّلَ إِلَى الظِّلِّ.

ترجمہ: حضرت قیس رضی اللہ عنہ کے والد نے کہا کہ وہ رسول اللہ ﷺ کے خطبہ کے درمیان پہنچے اور دھوپ میں کھڑے ہو گئے، آپ نے دیکھ کر فرمایا تو یہاں سے ہٹ کر سائے میں چلے گئے۔

۵۵۹۔ بَابٌ الْاِحْتِبَاءُ فِي الثَّوْبِ (کپڑے میں لپٹ کر بیٹھنا)

۱۲۱۰۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ صَالِحٍ قَالَ: حَدَّثَنِي اللَّيْثُ قَالَ: حَدَّثَنِي يُونُسُ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ:

چھال بھری تھی۔ آپ زمین پر تشریف فرما ہوئے اور وہ تکیہ میرے اور آپ کے درمیان پڑا تھا۔ آپ نے مجھے فرمایا: ''کیا تمہیں ایک ماہ میں تین دن (کے روزے) کافی نہیں؟'' میں نے عرض کی یا رسول اللہ! زیادہ ہوں تو بہتر ہے۔ آپ نے فرمایا: ''پانچ دن۔'' میں نے عرض کی یا رسول اللہ! زیادہ ہونے چاہئیں۔ آپ نے فرمایا: ''سات دن۔'' میں نے پھر عرض کی یا رسول اللہ! زیادہ فرمائیے۔ آپ نے فرمایا: ''نو دن۔'' میں نے پھر عرض کی یا رسول اللہ! زیادہ ہوں تو بہتر ہے۔ آپ نے فرمایا کہ ''حضرت داؤد علیہ السلام کے روزوں سے بڑھ کر کوئی روزہ نہیں' آپ نے زندگی میں ایک دن روزہ رکھا اور ایک دن ترک کیا تھا۔''

۱۲۱۲۔ حَدَّثَنَا مُسْلِمُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ قَالَ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، عَنْ يَزِيدَ بْنِ خُمَيْرٍ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ بُسْرٍ، أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَرَّ عَلَى أَبِيهِ فَأَلْقَى لَهُ قَطِيفَةً فَجَلَسَ عَلَيْهَا.

ترجمہ: حضرت عبداللہ بن بسر رضی اللہ عنہ بتاتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ حضرت بسر رضی اللہ عنہ کے پاس تشریف لے گئے تو انہوں نے آپ کے لئے ایک چادر بچھائی جس پر آپ تشریف فرما ہوئے۔

۵۶۱۔ بَابُ الْقُرْفُصَاءِ (اکڑوں بیٹھنا)

۱۲۱۳۔ حَدَّثَنَا مُوسَى قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ حَسَّانَ الْعَنْبَرِيُّ قَالَ: حَدَّثَتْنِي جَدَّتَايَ صَفِيَّةُ بِنْتُ عُلَيْبَةَ وَدُحَيْبَةُ بِنْتُ عُلَيْبَةَ، وَكَانَتَا رَبِيبَتَيْ قَيْلَةَ، أَنَّهُمَا أَخْبَرَتْهُمَا قَيْلَةُ قَالَتْ: رَأَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَاعِدًا الْقُرْفُصَاءَ فَلَمَّا رَأَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمُتَخَشِّعَ فِي الْجِلْسَةِ أُرْعِدْتُ مِنَ الْفَرَقِ.

ترجمہ: حضرت قیلہ رضی اللہ عنہا بتاتی ہیں کہ میں نے حضور ﷺ کو اکڑوں بیٹھا دیکھا جب میں نے آپ کو یوں حالت عجز و انکسار میں دیکھا تو میرا کلیجہ مارے ڈر کے کانپ گیا۔

۵۶۲۔ بَابُ التَّرَبُّعِ (چار زانو ہو کر بیٹھنا)

۱۲۱۴۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ أَبِي بَكْرٍ قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عُثْمَانَ الْقُرَشِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا ذَيَّالُ بْنُ عُبَيْدِ بْنِ حَنْظَلَةَ، حَدَّثَنِي جَدِّي حَنْظَلَةُ بْنُ حِذْيَمٍ قَالَ: أَتَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَرَأَيْتُهُ جَالِسًا مُتَرَبِّعًا.

ترجمہ: حضرت حنظلہ بن حذیم رضی اللہ عنہ بتاتے ہیں کہ میں رسول اللہ ﷺ کے ہاں حاضر ہوا تو آپ چار زانو

تشریف فرماتے۔

۱۲۱۵۔ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ الْمُنْذِرِ قَالَ: حَدَّثَنِي مَعْنٌ الْقَزَّازُ قَالَ: حَدَّثَنِي أَبُو رُزَيْقٍ، أَنَّهُ رَأَى عَلِيَّ بْنَ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبَّاسٍ جَالِسًا مُتَرَبِّعًا وَاضِعًا إِحْدَى رِجْلَيْهِ عَلَى الْأُخْرَى الْيُمْنَى عَلَى الْيُسْرَى.

ترجمہ: حضرت ابو رزیق رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میں نے حضرت علی بن عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ کو دیکھا تو وہ چار زانو تشریف فرما تھے ایک پاؤں دوسرے پر یعنی دائیاں بائیں پر رکھے تشریف فرما تھے۔

۱۲۱۶۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُوسُفَ قَالَ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، عَنْ عِمْرَانَ بْنِ مُسْلِمٍ قَالَ: رَأَيْتُ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ يَجْلِسُ هٰكَذَا مُتَرَبِّعًا وَيَضَعُ إِحْدَى قَدَمَيْهِ عَلَى الْأُخْرَى.

ترجمہ: حضرت عمران بن مسلم رضی اللہ عنہ بتاتے ہیں کہ میں نے حضرت انس رضی اللہ عنہ کو یوں بیٹھے (چار زانو) دیکھا تھا اور آپ نے ایک پاؤں دوسرے پر رکھا تھا۔

۵۶۳۔ بَابُ الْاِحْتِبَاءُ (پیٹھ اور پنڈلیاں باندھ کر بیٹھنا)

۱۲۱۷۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدٍ قَالَ: حَدَّثَنَا وَهْبُ بْنُ جَرِيرٍ قَالَ: حَدَّثَنَا قُرَّةُ بْنُ خَالِدٍ قَالَ: حَدَّثَنِي قُرَّةُ بْنُ مُوسَى الْهُجَيْمِيُّ، عَنْ سُلَيْمِ بْنِ جَابِرٍ الْهُجَيْمِيِّ قَالَ: أَتَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ مُحْتَبٍ فِي بُرْدَةٍ وَإِنَّ هُدَّابَهَا لَعَلَى قَدَمَيْهِ. فَقُلْتُ: يَا رَسُولَ اللّٰهِ، أَوْصِنِي. قَالَ: عَلَيْكَ بِاتِّقَاءِ اللّٰهِ وَلَا تَحْقِرَنَّ مِنَ الْمَعْرُوفِ شَيْئًا وَلَوْ أَنْ تُفْرِغَ لِلْمُسْتَسْقِي مِنْ دَلْوِكَ فِي إِنَائِهِ أَوْ تُكَلِّمَ أَخَاكَ وَوَجْهُكَ مُنْبَسِطٌ وَإِيَّاكَ وَإِسْبَالَ الْإِزَارِ فَإِنَّهَا مِنَ الْمَخِيلَةِ، وَلَا يُحِبُّهَا اللّٰهُ وَإِنِ امْرُؤٌ عَيَّرَكَ بِشَيْءٍ يَعْلَمُهُ مِنْكَ فَلَا تُعَيِّرْهُ بِشَيْءٍ تَعْلَمُهُ مِنْهُ دَعْهُ يَكُونُ وَبَالُهُ عَلَيْهِ، وَأَجْرُهُ لَكَ وَلَا تَسُبَّنَّ شَيْئًا. قَالَ: فَمَا سَبَبْتُ بَعْدُ دَابَّةً وَلَا إِنْسَانًا.

ترجمہ: حضرت سلیم بن جابر رضی اللہ عنہ بتاتے ہیں کہ میں نبی کریم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا تو آپ ایک چادر لپیٹے تشریف فرما تھے اور اس کے پلو قدموں پر تھے۔ میں نے عرض کی یا رسول اللہ! مجھے کوئی نصیحت فرمایئے تو آپ نے فرمایا: "اللہ سے ڈرتے رہو اور کسی بھلائی کو حقیر نہ جانو' خواہ وہ بھلائی اتنی ہی ہو کہ دوسرے کے ڈول میں پانی ڈال دیا جائے یا خوشی خوشی کسی بھائی سے ملو اور بات کرو' چادر لٹکا کر نہ چلو کیونکہ یہ تکبر شمار ہوتا ہے' اسے اللہ تعالیٰ پسند نہیں فرماتا' اگر کوئی بھائی تیری خوبی دیکھنے کے باوجود تجھے شرمسار کرے تو اس کے بدلے میں ایسا نہ

ذٰلِكَ مِنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ يَقُوْلَ. سَلُوْا. فَبَرَكَ عُمَرُ عَلٰى رُكْبَتَيْهِ. وَقَالَ رَضِيْنَا بِاللّٰهِ رَبًّا، وَبِالْإِسْلَامِ دِيْنًا، وَبِمُحَمَّدٍ رَّسُوْلًا. فَسَكَتَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِيْنَ قَالَ ذٰلِكَ عُمَرُ. ثُمَّ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: أَوْلٰى أَمَا وَالَّذِيْ نَفْسُ مُحَمَّدٍ بِيَدِهٖ، لَقَدْ عُرِضَتْ عَلَيَّ الْجَنَّةُ وَالنَّارُ فِيْ عُرْضِ هٰذَا الْحَائِطِ وَأَنَا أُصَلِّيْ فَلَمْ أَرَ كَالْيَوْمِ فِي الْخَيْرِ وَالشَّرِّ.

ترجمہ: حضرت انس رضی اللہ عنہ بتاتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے ہمیں ظہر کی نماز پڑھائی اور سلام کے بعد منبر پر جلوہ افروز ہوئے' قیامت کا ذکر فرمایا اور بتایا کہ اس میں اتنے عظیم واقعات رونما ہوں گے اور پھر فرمایا: ''تم میں سے کوئی سوال پوچھنا چاہتا ہے تو سوال کرے' بخدا! آج تم جو بھی سوال کرو گے میں ابھی جواب دوں گا' آؤ میں جواب دینے کے لئے یہاں کھڑا ہوں۔'' حضرت انس رضی اللہ عنہ بتاتے ہیں' جب لوگوں نے حضور ﷺ سے یہ سنا تو رونے لگے۔ دوسری طرف نبی کریم ﷺ بانگ دھل اعلان فرما رہے تھے کہ ''آؤ پوچھ لو'' یہ کیفیت دیکھ کر حضرت عمر رضی اللہ عنہ دو زانو پر بیٹھ کر عرض کرنے لگے: ہم اللہ تعالیٰ کے پروردگار ہونے' اسلام کے دین ہونے اور محمد ﷺ کے رسول ہونے پر ہر لحاظ سے راضی ہیں۔ حضور ﷺ یہ سن کر خاموش ہو گئے اور پھر ارشاد فرمایا: ''آتے کیوں نہیں ہو؟ سوال کرو' مجھے اس ذات کی قسم جس کے قبضہ میں میری جان ہے' مجھے حالت نماز میں سامنے دیوار پر جنت و دوزخ کو دکھا دیا گیا ہے چنانچہ آج کے دن کی طرح کسی اور دن میں خیر و شر دیکھنے کا یوں موقع نہیں بنا۔''

۵۶۵۔ بَابُ الْإِسْتِلْقَاءُ (پشت کے بل لیٹنا)

۱۲۲۰۔ حَدَّثَنَا مَالِكُ بْنُ إِسْمٰعِيْلَ قَالَ: حَدَّثَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ قَالَ: سَمِعْتُ الزُّهْرِيَّ يُحَدِّثُ عَنْ عَبَّادِ بْنِ تَمِيْمٍ، عَنْ عَمِّهٖ هُوَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ زَيْدِ بْنِ عَاصِمٍ ن الْمَازِنِيِّ قَالَ: رَأَيْتُهٗ قُلْتُ لِابْنِ عُيَيْنَةَ: النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ؟ قَالَ: نَعَمْ. مُسْتَلْقِيًا وَاضِعًا إِحْدٰى رِجْلَيْهِ عَلَى الْأُخْرٰى.

ترجمہ: حضرت عباد بن تمیم رضی اللہ عنہ بتاتے ہیں کہ میرے چچا نے بتایا' میں نے نبی کریم ﷺ کو دیکھا' آپ چت لیٹے ہوئے تھے اور اپنا ایک پاؤں دوسرے پر رکھا ہوا تھا۔

۱۲۲۱۔ حَدَّثَنَا إِسْحٰقُ بْنُ مُحَمَّدٍ قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ جَعْفَرٍ، عَنْ أُمِّ بَكْرٍ بِنْتِ الْمِسْوَرِ، عَنْ أَبِيْهَا قَالَ: رَأَيْتُ عَبْدَ الرَّحْمٰنِ بْنَ عَوْفٍ مُسْتَلْقِيًا رَافِعًا إِحْدٰى رِجْلَيْهِ عَلَى الْأُخْرٰى.

ترجمہ: حضرت ام بکر بنت مسور رضی اللہ عنہا کہتی ہیں: میرے چچا نے حضرت عبدالرحمٰن بن عوف رضی اللہ عنہ کو دیکھا کہ چت لیٹے تھے اور ایک پاؤں دوسرے پر رکھے ہوئے تھے۔

٥٦٦۔ بَابُ الضَّجْعَةِ عَلٰى وَجْهِهٖ (چہرہ کے بل لیٹنا)

١٢٢٢۔ حَدَّثَنَا خَلَفُ بْنُ مُوْسَى بْنِ خَلَفٍ قَالَ: حَدَّثَنَا أَبِيْ، عَنْ يَحْيَى ابْنِ أَبِيْ كَثِيْرٍ، عَنْ أَبِيْ سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ عَوْفٍ، عَنِ ابْنِ طِخْفَةَ الْغِفَارِيِّ، أَنَّ أَبَاهُ أَخْبَرَهُ أَنَّهُ كَانَ مِنْ أَصْحَابِ الصُّفَّةِ قَالَ: بَيْنَمَا أَنَا نَائِمٌ فِي الْمَسْجِدِ مِنْ اٰخِرِ اللَّيْلِ أَتَانِيْ اٰتٍ وَأَنَا نَائِمٌ عَلٰى بَطْنِيْ فَحَرَّكَنِيْ بِرِجْلِهٖ فَقَالَ: قُمْ هٰذِهٖ ضَجْعَةٌ يُبْغِضُهَا اللّٰهُ. فَرَفَعْتُ رَأْسِيْ فَإِذَا النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَائِمٌ عَلٰى رَأْسِيْ.

ترجمہ: حضرت ابن طخفہ غفاری رضی اللہ عنہ کہتے ہیں میرے والد نے بتایا (وہ اصحاب صفہ میں شامل تھے) کہ میں ایک دن رات کے آخری حصے میں مسجد کے اندر سویا ہوا تھا کہ کوئی شخص آیا' اس وقت میں پیٹ کے بل لیٹا ہوا تھا۔ اس نے پاؤں سے مجھے ہلایا اور کہا: ''اس شکل میں لیٹنا اللہ تعالیٰ کی ناراضگی کا سبب بنتا ہے۔'' میں نے سر اٹھا کر دیکھا تو میرے سرہانے نبی کریم ﷺ کھڑے تھے۔

١٢٢٣۔ حَدَّثَنَا مَحْمُوْدٌ قَالَ: حَدَّثَنَا يَزِيْدُ بْنُ هَارُوْنَ قَالَ: أَخْبَرَنَا الْوَلِيْدُ ابْنُ جَمِيْلٍ الْكِنْدِيُّ مِنْ أَهْلِ فِلَسْطِيْنَ، عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ، عَنْ أَبِيْ أُمَامَةَ، أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَرَّ بِرَجُلٍ فِي الْمَسْجِدِ مُنْبَطِحًا لِوَجْهِهٖ فَضَرَبَهٗ بِرِجْلِهٖ وَقَالَ: قُمْ نَوْمَةٌ جَهَنَّمِيَّةٌ.

ترجمہ: حضرت امامہ رضی اللہ عنہ بتاتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ ایک ایسے شخص کے قریب سے گزرے جو پیٹ کے بل پڑا تھا۔ آپ نے پاؤں سے اسے ہلایا اور فرمایا: ''یہ تو جہنمی لوگوں کے لیٹنے کا طریقہ ہے۔''

٥٦٧۔ بَابٌ لَا يَأْخُذُ وَلَا يُعْطِيْ إِلَّا بِالْيُمْنٰى

(لینے اور دینے کو دایاں ہاتھ استعمال کرے)

١٢٢٤۔ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سُلَيْمَانَ قَالَ: حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ قَالَ: حَدَّثَنِيْ عُمَرُ بْنُ مُحَمَّدٍ قَالَ: حَدَّثَنِي الْقَاسِمُ بْنُ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ، عَنْ سَالِمٍ، عَنْ أَبِيْهِ قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: لَا يَأْكُلْ أَحَدُكُمْ بِشِمَالِهٖ وَلَا يَشْرَبَنَّ بِشِمَالِهٖ فَإِنَّ الشَّيْطَانَ يَأْكُلُ بِشِمَالِهٖ وَيَشْرَبُ بِشِمَالِهٖ. قَالَ: كَانَ

نَافِعٌ يَزِيدُ فِيهَا: وَلَا يَأْخُذُ بِهَا وَلَا يُعْطِي بِهَا.

ترجمہ: حضرت سالم رضی اللہ عنہ کے والد بتاتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: ''کوئی شخص بائیں ہاتھ سے نہ کھائے اور نہ پیئے کیونکہ یہ شیطان کا کام ہے کہ وہ بائیں ہاتھ سے کھاتا پیتا ہے۔'' حضرت نافع رضی اللہ عنہ اس میں مزید اضافہ بیان کرتے ہیں کہ اس ہاتھ سے نہ کچھ لے اور نہ ہی دیا کرے۔

۵۶۸۔ بَابٌ أَيْنَ يَضَعُ نَعْلَيْهِ إِذَا جَلَسَ؟ (بیٹھتے وقت جوتے کہاں رکھے؟)

۱۲۲۵۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ قَالَ: حَدَّثَنَا صَفْوَانُ بْنُ عِيسَى قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ ابْنُ هَارُونَ، عَنْ زِيَادِ بْنِ سَعْدٍ، عَنِ ابْنِ نَهِيكٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ: مِنَ السُّنَّةِ إِذَا جَلَسَ الرَّجُلُ أَنْ يَخْلَعَ نَعْلَيْهِ فَيَضَعَهُمَا إِلَى جَنْبِهِ.

ترجمہ: حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما بتاتے ہیں کہ سنت طریقہ یہ ہے کہ بیٹھتے وقت اپنے جوتے اتار کر اپنے قریب ایک طرف رکھ لے۔

۵۶۹۔ بَابٌ اَلشَّيْطَانُ يَجِيءُ بِالْعُودِ وَالشَّيْءِ يَطْرَحُهُ عَلَى الْفِرَاشِ

(شیطان کوئی لکڑی یا کوئی اور چیز لا کر چارپائی پر رکھ دیتا ہے)

۱۲۲۶۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ صَالِحٍ قَالَ: حَدَّثَنِي مُعَاوِيَةُ، عَنْ أَزْهَرَ بْنِ سَعِيدٍ قَالَ: سَمِعْتُ أَبَا أُمَامَةَ يَقُولُ: إِنَّ الشَّيْطَانَ يَأْتِي إِلَى فِرَاشِ أَحَدِكُمْ بَعْدَ مَا يَفْرِشُهُ أَهْلُهُ وَيُهَيِّئُونَهُ، فَيُلْقِي عَلَيْهِ الْعُودَ وَالْحَجَرَ أَوِ الشَّيْءَ لِيُغْضِبَهُ عَلَى أَهْلِهِ، فَإِذَا وَجَدَ ذٰلِكَ فَلَا يَغْضَبُ عَلَى أَهْلِهِ قَالَ: لِأَنَّهُ مِنْ عَمَلِ الشَّيْطَانِ.

ترجمہ: حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ بتاتے ہیں کہ جب کسی کے اہل خانہ بستر لگا دیتے ہیں تو بستر پر شیطان آ جاتا ہے اور اس پر لکڑی، پتھر یا کوئی اور شے رکھ دیتا ہے تاکہ گھر والوں سے ناراض ہو، جب ایسا معاملہ دیکھے تو اہل خانہ پر ناراض نہ ہو کیونکہ یہ شیطانی کام ہوتا ہے۔

۵۷۰۔ بَابٌ مَنْ بَاتَ عَلَى سَطْحٍ لَيْسَ لَهُ سُتْرَةٌ

(چھت پر بغیر پردہ کے لیٹنا)

۱۲۲۷۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى قَالَ: حَدَّثَنَا سَالِمُ بْنُ نُوحٍ قَالَ: أَخْبَرَنَا عُمَرُ رَجُلٌ مِنْ بَنِي حَنِيفَةَ، هُوَ ابْنُ جَابِرٍ عَنْ وَعْلَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ وَثَّابٍ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ عَلِيٍّ، عَنْ أَبِيهِ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: مَنْ بَاتَ عَلَى ظَهْرِ بَيْتٍ لَيْسَ عَلَيْهِ حِجَابٌ فَقَدْ بَرِئَتْ مِنْهُ الذِّمَّةُ. قَالَ أَبُو عَبْدِ اللّٰهِ: فِي إِسْنَادِهِ نَظَرٌ.

ترجمہ: حضرت عبدالرحمن رضی اللہ عنہ کے والد حضرت علی رضی اللہ عنہ بتاتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: ''جو شخص گھر کی چھت پر بغیر کسی پردہ کے رات گزارے تو میں اس کا ذمہ لینے کو تیار نہیں۔'' (کیونکہ کوئی بھی واقعہ ہوسکتا ہے)

۱۲۲۸۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ كَثِيرٍ قَالَ: أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ، عَنْ عِمْرَانَ بْنِ مُسْلِمِ بْنِ رَبَاحٍ الثَّقَفِيِّ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ عُمَارَةَ قَالَ: جَاءَ أَبُو أَيُّوبَ الْأَنْصَارِيُّ فَصَعِدْتُ بِهِ عَلَى سَطْحٍ أَجْلَحَ فَنَزَلَ وَقَالَ: كِدْتُ أَنْ أَبِيتَ اللَّيْلَةَ وَلَا ذِمَّةَ لِي.

ترجمہ: حضرت علی بن عمارہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ حضرت ابو ایوب انصاری رضی اللہ عنہ آئے تو میں انہیں کھلی چھت پر لے کر چڑھا، وہ نیچے اترے اور کہا: ممکن تھا کہ میں آج رات چھت پر گزاروں لیکن کوئی ضامن نہیں ہے۔

۱۲۲۹۔ حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ قَالَ: حَدَّثَنَا الْحَارِثُ بْنُ عُمَيْرٍ قَالَ: حَدَّثَنِي أَبُو عِمْرَانَ، عَنْ زُهَيْرٍ، عَنْ رَجُلٍ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: مَنْ بَاتَ عَلَى إِنْجَارٍ فَوَقَعَ مِنْهُ فَمَاتَ بَرِئَتْ مِنْهُ الذِّمَّةُ وَمَنْ رَكِبَ الْبَحْرَ حِينَ يَرْتَجُّ يَعْنِي يَغْتَلِمُ فَهَلَكَ بَرِئَتْ مِنْهُ الذِّمَّةُ.

ترجمہ: نبی کریم ﷺ کے ایک صحابی آپ سے روایت کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا: ''جو بے پردہ چھت کے اوپر آرام کرے اور گر کر مر جائے تو میں اس کا ذمہ دار نہ ہوں گا اور جو دریا میں طغیانی کے وقت کشتی یا جہاز وغیرہ میں سواری کرے اور ہلاک ہو جائے تو میں اس کا ذمہ دار نہیں ہوں۔''

۵۷۱۔ بَابٌ هَلْ يُدْلِي رِجْلَيْهِ إِذَا جَلَسَ؟

(کنوئیں کے کنارے بیٹھ کر پاؤں لٹکانے کا حکم)

۱۲۳۰۔ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ قَالَ: حَدَّثَنِي عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ أَبِي الزِّنَادِ، عَنْ أَبِيهِ قَالَ: شَهِدَ عِنْدِي أَبُو سَلَمَةَ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ، أَخْبَرَهُ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ نَافِعِ بْنِ عَبْدِ الْحَارِثِ الْخُزَاعِيُّ، أَنَّ أَبَا مُوسَى الْأَ

شْعَرِيَّ أَخْبَرَهُ، أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ فِي حَائِطٍ عَلٰى قُفِّ الْبِئْرِ مُدَلِّيًا فِي الْبِئْرِ.

ترجمہ: حضرت ابوموسےٰ اشعری رضی اللہ عنہ بتاتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ ایک کنویں کی منڈیر پر پاؤں لٹکائے تشریف فرما تھے۔

۵۷۲۔ بَابٌ مَا يَقُوْلُ إِذَا خَرَجَ لِحَاجَتِهٖ؟

(گھر سے کسی ضرورت کے لئے جاتے وقت کیا کہے؟)

۱۲۳۱۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ قَالَ: أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ قَالَ: أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ إِبْرَاهِيْمَ قَالَ: حَدَّثَنِي مُسْلِمُ بْنُ أَبِي مَرْيَمَ أَنَّ ابْنَ عُمَرَ كَانَ إِذَا خَرَجَ مِنْ بَيْتِهٖ قَالَ: اَللّٰهُمَّ سَلِّمْنِي وَسَلِّمْ مِنِّي.

ترجمہ: حضرت مسلم بن ابومریم رضی اللہ عنہ بتاتے ہیں کہ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما جب اپنے گھر سے نکلتے تو یوں کہتے:

اَللّٰهُمَّ سَلِّمْنِي وَسَلِّمْ مِنِّي.

"اے اللہ! مجھے برائی سے بچالے اور میری زیادتی سے دوسروں کو بچا۔"

۱۲۳۲۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الصَّلْتِ أَبُوْ يَعْلٰى قَالَ: حَدَّثَنَا حَاتِمُ بْنُ إِسْمٰعِيْلَ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ حُسَيْنِ بْنِ عَطَاءٍ، عَنْ سُهَيْلِ بْنِ أَبِي صَالِحٍ، عَنْ أَبِيْهِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ كَانَ إِذَا خَرَجَ مِنْ بَيْتِهٖ قَالَ: بِسْمِ اللّٰهِ، التُّكْلَانُ عَلَى اللّٰهِ، لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللّٰهِ.

ترجمہ: حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بتاتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ جب اپنے گھر سے نکلتے تو یہ فرماتے:

"بِسْمِ اللّٰهِ التُّكْلَانُ عَلَى اللّٰهِ لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللّٰهِ."

"اللہ کے نام کی برکت سے میں اللہ پر توکل کرتا ہوں، اللہ سے پھر جانے کی کوئی راہ نہیں اور نہ ہی اس کے بغیر کسی کے پاس کوئی طاقت ہے۔"

۵۷۳۔ بَابٌ هَلْ يُقَدِّمُ الرَّجُلُ رِجْلَيْهِ بَيْنَ أَيْدِي أَصْحَابِهٖ، وَهَلْ يَتَّكِئُ بَيْنَ أَيْدِيْهِمْ

(پاؤں پھیلا کر اور تکیہ لگا کر بیٹھنا)

۱۲۳۳۔ حَدَّثَنَا مُوْسٰى بْنُ إِسْمٰعِيْلَ قَالَ: حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الْعَصَرِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا شِهَابُ

بْنُ عَبَادٍ الْعَصَرِيُّ، أَنَّ بَعْضَ وَفْدِ عَبْدِ الْقَيْسِ سَمِعَهُ يَذْكُرُ قَالَ: لَمَّا بَدَأْنَا فِي وِفَادَتِنَا إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سِرْنَا حَتّٰى إِذَا شَارَفْنَا الْقُدُومَ تَلَقَّانَا رَجُلٌ يُوضِعُ عَلَى قَعُودٍ لَهُ فَسَلَّمَ فَرَدَدْنَا عَلَيْهِ. ثُمَّ وَقَفَ. فَقَالَ: مِمَّنِ الْقَوْمُ؟ قُلْنَا: وَفْدُ عَبْدِ الْقَيْسِ. قَالَ: مَرْحَبًا بِكُمْ وَأَهْلًا إِيَّاكُمْ طَلَبْتُ جِئْتُ لِأُبَشِّرَكُمْ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالْأَمْسِ لَنَا أَنَّهُ نَظَرَ إِلَى الْمَشْرِقِ. فَقَالَ: لَيَأْتِيَنَّ غَدًا مِنْ هٰذَا الْوَجْهِ يَعْنِي الْمَشْرِقَ خَيْرُ وَفْدِ الْعَرَبِ. فَبِتُّ أُرَوِّغُ حَتّٰى أَصْبَحْتُ فَشَدَدْتُ عَلَى رَاحِلَتِي فَأَمْعَنْتُ فِي الْمَسِيرِ حَتّٰى ارْتَفَعَ النَّهَارُ وَهَمَمْتُ بِالرُّجُوعِ ثُمَّ رُفِعَتْ رُؤُوسُ رَوَاحِلِكُمْ. ثُمَّ ثَنَى رَاحِلَتَهُ بِزِمَامِهَا رَاجِعًا يُوضِعُ عَوْدَهُ عَلَى بَدَئِهِ حَتّٰى انْتَهَى إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَصْحَابُهُ حَوْلَهُ مِنَ الْمُهَاجِرِينَ وَالْأَنْصَارِ فَقَالَ: بِأَبِي وَأُمِّي، جِئْتُ أُبَشِّرُكَ بِوَفْدِ عَبْدِ الْقَيْسِ، فَقَالَ: أَنّٰى لَكَ بِهِمْ يَا عُمَرُ. قَالَ: هُمْ أُولَاءِ عَلَى إِثْرِي قَدْ أَظَلُّوا فَذَكَرَ ذٰلِكَ. فَقَالَ: بَشَّرَكَ اللّٰهُ بِخَيْرٍ. وَتَهَيَّأَ الْقَوْمُ فِي مَقَاعِدِهِمْ وَكَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَاعِدًا فَأَلْقَى ذَيْلَ رِدَائِهِ تَحْتَ يَدِهِ فَاتَّكَأَ عَلَيْهِ، وَبَسَطَ رِجْلَيْهِ فَقَدِمَ الْوَفْدُ فَفَرِحَ بِهِمُ الْمُهَاجِرُونَ وَالْأَنْصَارُ فَلَمَّا رَأَوُا النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَصْحَابَهُ أَمْرَحُوا رِكَابَهُمْ فَرَحًا بِهِمْ، وَأَقْبَلُوا سِرَاعًا فَأَوْسَعَ الْقَوْمُ وَالنَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُتَّكِئٌ عَلَى حَالِهِ فَتَخَلَّفَ الْأَشَجُّ وَهُوَ مُنْذِرُ بْنُ عَائِذِ بْنِ مُنْذِرِ بْنِ الْحَارِثِ بْنِ النُّعْمَانِ بْنِ زِيَادِ بْنِ عَصَرٍ فَجَمَعَ رِكَابَهُمْ ثُمَّ أَنَاخَهَا وَحَطَّ أَحْمَالَهَا وَمَعَ مَتَاعَهَا ثُمَّ أَخْرَجَ عَيْبَةً لَهُ وَأَلْقَى عَنْهُ ثِيَابَ السَّفَرِ وَلَبِسَ حُلَّةً ثُمَّ أَقْبَلَ يَمْشِي مُتَرَسِّلًا، فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَنْ سَيِّدُكُمْ وَزَعِيمُكُمْ وَصَاحِبُ أَمْرِكُمْ. فَأَشَارُوا بِأَجْمَعِهِمْ إِلَيْهِ. وَقَالَ: ابْنُ سَادَتِكُمْ هٰذَا؟ قَالُوا: كَانَ آبَاؤُهُ سَادَتَنَا فِي الْجَاهِلِيَّةِ وَهُوَ قَائِدُنَا إِلَى الْإِسْلَامِ فَلَمَّا انْتَهَى الْأَشَجُّ أَرَادَ أَنْ يَقْعُدَ مِنْ نَاحِيَةٍ اسْتَوَى النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَاعِدًا. قَالَ: هٰهُنَا يَا أَشَجُّ. وَكَانَ أَوَّلُ يَوْمٍ سُمِّيَ الْأَشَجَّ ذٰلِكَ الْيَوْمَ أَصَابَتْهُ حِمَارَةٌ بِحَافِرِهَا وَهُوَ فَطِيمٌ فَكَانَ فِي وَجْهِهِ مِثْلُ الْقَمَرِ فَأَقْعَدَهُ إِلَى جَنْبِهِ وَأَلْطَفَهُ وَعَرَفَ فَضْلَهُ عَلَيْهِمْ فَأَقْبَلَ الْقَوْمُ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَسْأَلُونَهُ وَيُخْبِرُهُمْ حَتّٰى كَانَ بِعَقِبِ الْحَدِيثِ. قَالَ: هَلْ مَعَكُمْ مِنْ أَزْوِدَتِكُمْ شَيْءٌ؟ قَالُوا: نَعَمْ. فَقَامُوا سِرَاعًا كُلُّ رَجُلٍ مِنْهُمْ إِلَى ثِقْلِهِ فَجَاءُوا بِصُبَرِ التَّمْرِ فِي أَكُفِّهِمْ فَوُضِعَتْ عَلَى نِطْعٍ بَيْنَ يَدَيْهِ وَبَيْنَ يَدَيْهِ جَرِيدَةٌ دُونَ الذِّرَاعَيْنِ وَفَوْقَ الذِّرَاعِ فَكَانَ يَخْتَصِرُ بِهَا قَلَّمَا يُفَارِقُهَا فَأَوْمَأَ بِهَا إِلَى صُبْرَةٍ مِنْ ذٰلِكَ

التَّمرِ فَقَالَ: وَتُسَمُّوْنَ هٰذَا التَّعْضُوْضَ؟ قَالُوْا: نَعَمْ. قَالَ: وَتُسَمُّوْنَ هٰذَا الصَّرَفَانَ؟ قَالُوْا: نَعَمْ. قَالَ: وَتُسَمُّوْنَ هٰذَا الْبَرْنِيَّ؟ قَالُوْا: نَعَمْ. قَالَ: هُوَ خَيْرُ تَمْرِكُمْ وَأَنْفَعُهُ لَكُمْ. وَقَالَ: بَعْضُ شُيُوْخِ الْحَيِّ: وَأَعْظَمُهُ بَرَكَةً وَإِنَّمَا كَانَتْ عِنْدَنَا خَصْبَةٌ تَعْلِفُهَا إِبِلَنَا وَحَمِيْرَنَا فَلَمَّا رَجَعْنَا مِنْ وَفَادَتِنَا تِلْكَ عَظُمَتْ رَغْبَتُنَا فِيْهَا وَفَسَلْنَاهَا حَتّٰى تَحَوَّلَتْ ثِمَارُنَا مِنْهَا وَرَأَيْنَا الْبَرَكَةَ فِيْهَا.

ترجمہ: حضرت شہاب بن عباد بصری رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میں نے وفد عبدالقیس کے بعض لوگوں کو سنا کہ وہ کہتے تھے جب ہم نے حضور ﷺ کی خدمت میں حاضری کی تیاری کی تو ہم چل پڑے۔ جب پہنچنے والے تھے راستے میں تیز اونٹ دوڑاتا ہوا ایک آدمی ملا جو نرم رفتار اونٹنی پر سوار تھا۔ اس نے سلام کہا' ہم نے سلام کا جواب دیا۔ پھر کچھ دیر بعد اس نے پوچھا: آپ کون ہیں؟ ہم نے کہا کہ عبدالقیس کا وفد ہے۔ اس نے کہا آپ کا آنا مبارک' میں آپ ہی کو تلاش کر رہا تھا۔ میں تم لوگوں کو ایک بات کی بشارت دینا چاہتا ہوں' یہ بات ہمیں ابھی کل ہی حضور ﷺ نے مشرق کی طرف منہ کر کے ارشاد فرمائی تھی' آپ نے مشرق کی طرف دیکھتے ہوئے فرمایا تھا کہ کل اس طرف سے (مشرق کی طرف سے) میرے پاس ایک وفد آ رہا ہے جو عرب دنیا کا سب سے بہترین وفد ہے۔ چنانچہ رات میں تیاری میں مصروف رہا' صبح ہوئی تو میں نے کجاوہ باندھا اور چل پڑا' سورج نکل آیا تھا میں (مایوس ہو کر) واپس جانے کا ارادہ کر رہا تھا کہ تمہاری سواریاں نظر آئیں۔ پھر اس نے اپنی سواری واپس کی اور پھرتا پھراتا واپس نبی کریم ﷺ کی خدمت میں پہنچا۔ صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین' آپ کے اردگرد بیٹھے تھے' مہاجرین بھی تھے اور انصار بھی۔ عرض کی یا رسول اللہ! میرے ماں باپ آپ پر قربان' میں وفد عبدالقیس کی بشارت دینے حاضر ہوا ہوں' آپ نے فرمایا: ''اے عمر! تمہاری ان سے ملاقات کہاں ہوئی ہے؟'' انہوں نے عرض کی میرے پیچھے پیچھے آ رہے ہیں اور پہنچنے ہی والے ہیں۔ میں نے اطلاع دی تو آپ نے فرمایا: ''اللہ تعالیٰ تمہیں بھی خوشخبری دے۔'' صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین اپنی اپنی جگہ پر بیٹھ گئے۔ آپ بھی تشریف فرما تھے' آپ نے چادر کا دامن ہاتھ کے نیچے کر لیا' اس پر تکیہ لگا لیا اور پاؤں پھیلا دیئے۔ اتنے میں وفد آ پہنچا تو مہاجرین و انصار خوش ہوئے۔ جب انہوں نے حضور ﷺ اور آپ کے اصحاب کو دیکھا تو بہت خوش ہوئے۔ سواریوں سے اترے' سواریاں یوں چھوڑیں جیسے چرنے کے لئے جنگل میں چھوڑی جاتی ہیں۔ پھر بارگاہ نبوی ﷺ میں فوراً حاضر ہوئے' لوگوں نے جگہ دے دی اور پیچھے ہٹ گئے۔ حضور ﷺ جوں کے توں بیٹھے رہے' اشج پیچھے تھے۔ (اس

۵۷۴۔ بَابٌ مَا يَقُوْلُ إِذَا أَصْبَحَ؟ (صبح اٹھے تو کیا کہے؟)

۱۲۳۴۔ حَدَّثَنَا مُعَلًّى قَالَ: حَدَّثَنَا وُهَيْبٌ قَالَ: حَدَّثَنَا سُهَيْلُ بْنُ أَبِي صَالِحٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا أَصْبَحَ قَالَ: اَللّٰهُمَّ بِكَ أَصْبَحْنَا، وَبِكَ أَمْسَيْنَا وَبِكَ نَحْيَا، وَبِكَ نَمُوْتُ، وَإِلَيْكَ النُّشُوْرُ. وَإِذَا أَمْسَى قَالَ: اَللّٰهُمَّ بِكَ أَمْسَيْنَا وَبِكَ أَصْبَحْنَا وَبِكَ نَحْيَا، وَبِكَ نَمُوْتُ وَإِلَيْكَ الْمَصِيْرُ.

ترجمہ: حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بتاتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ صبح اٹھتے تو یہ دعا پڑھتے:

"اَللّٰهُمَّ بِكَ أَصْبَحْنَا وَبِكَ أَمْسَيْنَا وَبِكَ نَحْيٰى وَبِكَ نَمُوْتُ وَإِلَيْكَ النُّشُوْرُ."

اور شام ہوتی تو یہ دعا فرماتے:

"اَللّٰهُمَّ بِكَ أَمْسَيْنَا وَبِكَ أَصْبَحْنَا وَبِكَ نَحْيٰى وَبِكَ نَمُوْتُ وَإِلَيْكَ الْمَصِيْرُ."

۱۲۳۵۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَلَامٍ قَالَ: حَدَّثَنَا وَكِيعٌ، عَنْ عُبَادَةَ بْنِ مُسْلِمٍ الْفَزَارِيِّ قَالَ: حَدَّثَنِي جُبَيْرُ بْنُ أَبِي سُلَيْمَانَ بْنِ جُبَيْرِ بْنِ مُطْعِمٍ قَالَ: سَمِعْتُ ابْنَ عُمَرَ يَقُوْلُ: لَمْ يَكُنْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَدَعُ هٰؤُلَاءِ الْكَلِمَاتِ إِذَا أَصْبَحَ وَإِذَا أَمْسَى: اَللّٰهُمَّ إِنِّي أَسْأَلُكَ الْعَافِيَةَ فِي الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ. اَللّٰهُمَّ إِنِّي أَسْأَلُكَ الْعَفْوَ وَالْعَافِيَةَ فِي دِيْنِي وَدُنْيَايَ وَأَهْلِي وَمَالِي. اَللّٰهُمَّ اسْتُرْ عَوْرَاتِي، وَآمِنْ رَوْعَاتِي. اَللّٰهُمَّ احْفَظْنِي مِنْ بَيْنِ يَدَيَّ وَمِنْ خَلْفِي، وَعَنْ يَمِيْنِي وَعَنْ شِمَالِي، وَمِنْ فَوْقِي وَأَعُوْذُ بِعَظَمَتِكَ مِنْ أَنْ أُغْتَالَ مِنْ تَحْتِي.

ترجمہ: حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما بتاتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ صبح و شام یہ دعا پڑھنا نہ چھوڑتے۔

"اَللّٰهُمَّ إِنِّي أَسْأَلُكَ الْعَافِيَةَ فِي الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ. اَللّٰهُمَّ إِنِّي أَسْأَلُكَ الْعَفْوَ وَالْعَافِيَةَ فِي دِيْنِي وَدُنْيَايَ وَأَهْلِي وَمَالِي. اَللّٰهُمَّ اسْتُرْ عَوْرَاتِي وَآمِنْ رَوْعَاتِي. اَللّٰهُمَّ احْفَظْنِي مِنْ بَيْنِ يَدَيَّ وَمِنْ خَلْفِي وَعَنْ يَمِيْنِي وَعَنْ شِمَالِي وَمِنْ فَوْقِي وَأَعُوْذُ بِعَظَمَتِكَ مِنْ أَنْ أُغْتَالَ مِنْ تَحْتِي."

۱۲۳۶۔ حَدَّثَنَا إِسْحٰقُ قَالَ: حَدَّثَنَا بَقِيَّةُ، عَنْ مُسْلِمِ بْنِ زِيَادٍ مَوْلٰى مَيْمُوْنَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ

وَسَلَّمَ قَالَ: سَمِعْتُ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَنْ قَالَ حِيْنَ يُصْبِحُ: اَللّٰهُمَّ إِنَّا أَصْبَحْنَا نُشْهِدُكَ وَنُشْهِدُ حَمَلَةَ عَرْشِكَ وَمَلَائِكَتَكَ وَجَمِيْعَ خَلْقِكَ أَنَّكَ أَنْتَ اللّٰهُ لَا إِلٰهَ إِلَّا أَنْتَ وَحْدَكَ لَا شَرِيْكَ لَكَ وَأَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُكَ وَرَسُوْلُكَ، إِلَّا أَعْتَقَ اللّٰهُ رُبْعَهُ فِيْ ذٰلِكَ الْيَوْمِ وَمَنْ قَالَهَا مَرَّتَيْنِ أَعْتَقَ اللّٰهُ نِصْفَهُ مِنَ النَّارِ وَمَنْ قَالَهَا أَرْبَعَ مَرَّاتٍ أَعْتَقَهُ اللّٰهُ مِنَ النَّارِ فِيْ ذٰلِكَ الْيَوْمِ.

ترجمہ: زوجہ نبی کریم ﷺ حضرت میمونہ رضی اللہ عنہا کے غلام حضرت مسلم بن زیاد رضی اللہ عنہ بتاتے ہیں کہ میں نے حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے سنا کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: ''جو شخص یہ دعا ہر صبح ایک مرتبہ پڑھا کرے اسے اس دن کے چوتھائی حصے کے گناہوں اور عذاب سے رہائی ملے گی' دو مرتبہ پڑھے تو نصف دن کے عذاب سے رہائی ملے گی اور چار مرتبہ پڑھنے والے کو اس دن کے عذاب سے مکمل آزادی مل جائے گی۔

''اَللّٰهُمَّ إِنَّا أَصْبَحْنَا نُشْهِدُكَ وَنُشْهِدُ حَمَلَةَ عَرْشِكَ وَمَلَائِكَتَكَ وَجَمِيْعَ خَلْقِكَ أَنَّكَ أَنْتَ اللّٰهُ لَا إِلٰهَ إِلَّا أَنْتَ وَحْدَكَ لَا شَرِيْكَ لَكَ وَأَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُكَ وَرَسُوْلُكَ إِلَّا أَعْتَقَ اللّٰهُ رُبْعَهُ فِيْ ذٰلِكَ الْيَوْمِ وَمَنْ قَالَهَا مَرَّتَيْنِ أَعْتَقَ اللّٰهُ نِصْفَهُ مِنَ النَّارِ وَمَنْ قَالَهَا أَرْبَعَ مَرَّاتٍ أَعْتَقَهُ اللّٰهُ مِنَ النَّارِ فِيْ ذٰلِكَ الْيَوْمِ.''

۵۷۵۔ بَابٌ مَا يَقُوْلُ إِذَا أَمْسٰى؟ (رات ہونے پر کیا پڑھے؟)

۱۲۳۷۔ حَدَّثَنَا سَعِيْدُ بْنُ الرَّبِيْعِ قَالَ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، عَنْ يَعْلَى بْنِ عَطَاءٍ قَالَ: سَمِعْتُ عَمْرَو بْنَ عَاصِمٍ قَالَ: سَمِعْتُ أَبَا هُرَيْرَةَ يَقُوْلُ: قَالَ أَبُوْ بَكْرٍ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! عَلِّمْنِيْ شَيْئًا أَقُوْلُهُ إِذَا أَصْبَحْتُ وَأَمْسَيْتُ، قَالَ: قُلْ: اَللّٰهُمَّ عَالِمَ الْغَيْبِ وَالشَّهَادَةِ، فَاطِرَ السَّمٰوَاتِ وَالْأَرْضِ، كُلِّ شَيْءٍ بِكَفَّيْكَ، أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلٰهَ إِلَّا أَنْتَ، أَعُوْذُ بِكَ مِنْ شَرِّ نَفْسِيْ وَمِنْ شَرِّ الشَّيْطَانِ وَشِرْكِهِ قُلْهُ إِذَا أَصْبَحْتَ وَإِذَا أَمْسَيْتَ وَإِذَا أَخَذْتَ مَضْجَعَكَ.

ترجمہ: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بتاتے ہیں کہ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے عرض کی یا رسول اللہ ﷺ! مجھے صبح و شام پڑھنے کے لئے کچھ بتائیے۔ آپ نے فرمایا:

''اَللّٰهُمَّ عَالِمَ الْغَيْبِ وَالشَّهَادَةِ فَاطِرَ السَّمٰوَاتِ وَالْأَرْضِ كُلِّ شَيْءٍ بِكَفَّيْكَ أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلٰهَ إِلَّا أَنْتَ أَعُوْذُ بِكَ مِنْ شَرِّ نَفْسِيْ وَمِنْ شَرِّ الشَّيْطٰنِ وَشِرْكِهِ.''

ارشاد فرمایا کہ اسے صبح وشام اور لیٹتے وقت پڑھا کرو۔

۱۲۳۸۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ قَالَ: حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ، عَنْ يَعْلَى، عَنْ عَمْرٍو، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ......... مِثْلَهُ. وَقَالَ: رَبَّ كُلِّ شَيْءٍ وَمَلِيكَهُ. وَقَالَ: شَرِّ الشَّيْطَانِ وَشِرْكِهِ.

ترجمہ: حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ ہی سے ایک اور حدیث بھی مروی ہے جس میں رَبَّ كُلِّ شَيْءٍ وَّمَلِيكَهُ اور شَرِّ الشَّيْطٰنِ وَشِرْكِهِ کے الفاظ ملتے ہیں۔

۱۲۳۹۔ حَدَّثَنَا خَطَّابُ بْنُ عُثْمَانَ قَالَ: حَدَّثَنَا إِسْمٰعِيلُ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ زِيَادٍ، عَنْ أَبِي رَاشِدٍ الْحُبْرَانِيِّ، أَتَيْتُ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عَمْرٍو وَقُلْتُ لَهُ: حَدِّثْنَا بِمَا سَمِعْتَ مِنْ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَلْقَى إِلَيَّ صَحِيفَةً فَقَالَ: هٰذَا مَا كَتَبَ لِي النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَنَظَرْتُ فِيهَا فَإِذَا فِيهَا: إِنَّ أَبَا بَكْرٍ الصِّدِّيقَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ سَأَلَ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: يَا رَسُولَ اللّٰهِ! عَلِّمْنِي مَا أَقُولُ إِذَا أَصْبَحْتُ وَإِذَا أَمْسَيْتُ، فَقَالَ: يَا أَبَا بَكْرٍ قُلْ: اَللّٰهُمَّ فَاطِرَ السَّمٰوَاتِ وَالْأَرْضِ، عَالِمَ الْغَيْبِ وَالشَّهَادَةِ، رَبَّ كُلِّ شَيْءٍ وَمَلِيكَهُ أَعُوذُ بِكَ مِنْ شَرِّ نَفْسِي وَشَرِّ الشَّيْطَانِ وَشِرْكِهِ وَأَنْ أَقْتَرِفَ عَلَى نَفْسِي سُوءًا أَوْ أَجُرَّهُ إِلَى مُسْلِمٍ.

ترجمہ: حضرت ابوراشد حرانی رضی اللہ عنہ بتاتے ہیں کہ میں حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ کے پاس گیا اور کہا کہ حضور ﷺ کی کوئی حدیث سنایئے تو انہوں نے مجھے ایک تحریر دی اور کہا کہ یہ نبی کریم ﷺ نے میرے لئے لکھا تھا۔ میں نے اسے کھولا تو اس میں یہ لکھا تھا کہ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے نبی کریم ﷺ سے عرض کی یا رسول اللہ! مجھے صبح وشام پڑھنے کے لئے کچھ عطا فرمایئے۔ انہوں نے فرمایا: اے ابوبکر! یہ پڑھا کرو۔

"اَللّٰهُمَّ فَاطِرَ السَّمٰوَاتِ وَالْأَرْضِ عَالِمَ الْغَيْبِ وَالشَّهَادَةِ رَبَّ كُلِّ شَيْءٍ وَّمَلِيكَهُ أَعُوذُ بِكَ مِنْ شَرِّ نَفْسِي وَمِنْ شَرِّ الشَّيْطٰنِ وَشِرْكِهِ وَأَنْ أَقْرِفَ عَلَى نَفْسِي سُوءًا أَوْ أَجُرَّهُ إِلَى مُسْلِمٍ."

۵۷۶۔ بَابُ مَا يَقُولُ إِذَا أَوَى إِلَى فِرَاشِهِ؟ (بستر پر لیٹتے وقت کیا پڑھے؟)

۱۲۴۰۔ حَدَّثَنَا قَبِيصَةُ وَأَبُو نُعَيْمٍ قَالَا: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ عُمَيْرٍ، عَنْ رِبْعِيِّ بْنِ حِرَاشٍ عَنْ حُذَيْفَةَ قَالَ: كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا أَرَادَ أَنْ يَنَامَ قَالَ: بِاسْمِكَ اللّٰهُمَّ أَمُوتُ وَأَحْيَا

ہے چاہوتو تجربہ کرلو جب تم لیٹنے لگو اور چارپائی پر سونے کے ارادے سے لیٹ جاؤ تو ذکر کرتے لیٹا کرو۔

۱۲۴۴۔ حَدَّثَنَا أَبُو نُعَيْمٍ قَالَ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، عَنْ لَيْثٍ، عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ، عَنْ جَابِرٍ قَالَ: كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَنَامُ حَتّٰى يَقْرَأَ تَبَارَكَ وَالٓمٓ تَنْزِيْلُ السَّجْدَةَ.

ترجمہ: حضرت جابر رضی اللہ عنہ بتاتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ اس وقت تک سویا نہ کرتے جب تک سورۂ ملک اور سجدہ تلاوت نہ فرما لیتے۔

۱۲۴۵۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَلَامٍ قَالَ: أَخْبَرَنَا عَبْدَةُ، عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ، عَنْ سَعِيْدِ بْنِ أَبِي سَعِيْدِ ۨالْمَقْبُرِيِّ عَنْ أَبِيْهِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: إِذَا أَوٰى أَحَدُكُمْ إِلٰى فِرَاشِهٖ فَلْيَحُلَّ دَاخِلَةَ إِزَارِهٖ فَلْيَنْفُضْ بِهَا فِرَاشَهُ، فَإِنَّهُ لَا يَدْرِيْ مَا خَلَفَ فِيْ فِرَاشِهٖ وَلْيَضْطَجِعْ عَلٰى شِقِّهِ الْأَيْمَنِ وَلْيَقُلْ: بِاسْمِكَ وَضَعْتُ جَنْبِيْ فَإِنِ احْتَبَسْتَ نَفْسِيْ فَارْحَمْهَا، وَإِنْ أَرْسَلْتَهَا فَاحْفَظْهَا بِمَا تَحْفَظُ بِهِ الصَّالِحِيْنَ. أَوْ قَالَ: عِبَادَكَ الصَّالِحِيْنَ.

ترجمہ: حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بتاتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: ''جو شخص تم میں سے بستر پر لیٹنے کا ارادہ کرے تو چادر سے اپنا بستر جھاڑ لے کیونکہ اسے کیا پتہ کہ اس کے بستر سے اٹھنے کے بعد وہاں کیا چیز آ چکی ہے پھر سوتے وقت دائیں کروٹ لیٹے اور یہ دعا پڑھے:

"بِاسْمِكَ وَضَعْتُ جَنْبِيْ فَإِنِ احْتَبَسْتَ نَفْسِيْ فَارْحَمْهَا وَإِنْ أَرْسَلْتَهَا فَاحْفَظْهَا بِمَا تَحْفَظُ بِهِ الصَّالِحِيْنَ."

ایک روایت میں عِبَادَكَ الصَّالِحِيْنَ ہے۔

۱۲۴۶۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ سَعِيْدٍ أَبُوْ سَعِيْدِ ۨالْأَشَجُّ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ سَعِيْدِ بْنِ حَازِمٍ أَبُوْ بَكْرِ ۨالنَّخَعِيُّ قَالَ: أَخْبَرَنَا الْعَلَاءُ بْنُ الْمُسَيَّبِ، عَنْ أَبِيْهِ، عَنِ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ قَالَ: كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا أَوٰى إِلٰى فِرَاشِهٖ نَامَ عَلٰى شِقِّهِ الْأَيْمَنِ ثُمَّ قَالَ: اَللّٰهُمَّ وَجَّهْتُ وَجْهِيْ إِلَيْكَ، وَأَسْلَمْتُ نَفْسِيْ إِلَيْكَ وَأَلْجَأْتُ ظَهْرِيْ إِلَيْكَ رَهْبَةً وَرَغْبَةً إِلَيْكَ لَا مَنْجَا وَلَا مَلْجَأَ مِنْكَ إِلَّا إِلَيْكَ آمَنْتُ بِكِتَابِكَ الَّذِيْ أَنْزَلْتَ وَنَبِيِّكَ الَّذِيْ أَرْسَلْتَ. قَالَ: فَمَنْ قَالَهُنَّ فِيْ لَيْلَةٍ ثُمَّ مَاتَ مَاتَ عَلَى الْفِطْرَةِ.

ترجمہ: حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ بتاتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ جب بستر پر لیٹتے تو دائیں پہلو لیٹتے اور

پھر یہ دعا پڑھتے:

"اَللّٰھُمَّ وَجَّھْتُ وَجْھِیْ اِلَیْکَ وَاَسْلَمْتُ نَفْسِیْ اِلَیْکَ وَاَلْجَأْتُ ظَھْرِیْ اِلَیْکَ رَھْبَۃً وَّرَغْبَۃً اِلَیْکَ لَا مَنْجٰی وَلَا مَلْجَأً مِنْکَ اِلَّا اِلَیْکَ اٰمَنْتُ بِکِتَابِکَ الَّذِیْ اَنْزَلْتَ وَنَبِیِّکَ الَّذِیْ اَرْسَلْتَ."

حضرت براء رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ آپ نے فرمایا: "جو ان کلمات کو ادا کرے اور پھر اس رات میں مر جائے تو وہ دین اسلام پر مرے گا۔"

۱۲۴۷۔ حَدَّثَنَا مُوْسَى بْنُ إِسْمٰعِيْلَ قَالَ: حَدَّثَنَا وُهَيْبٌ قَالَ: حَدَّثَنَا سُهَيْلُ بْنُ أَبِيْ صَالِحٍ، عَنْ أَبِيْهِ، عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ: كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ إِذَا أَوٰى إِلٰى فِرَاشِهٖ: اَللّٰهُمَّ رَبَّ السَّمٰوَاتِ وَالْأَرْضِ، وَرَبَّ كُلِّ شَيْءٍ فَالِقَ الْحَبِّ وَالنَّوٰى، مُنَزِّلَ التَّوْرَاةِ وَالْإِنْجِيْلِ وَالْقُرْآنِ أَعُوْذُبِكَ مِنْ شَرِّ كُلِّ ذِيْ شَرٍّ أَنْتَ آخِذٌ بِنَاصِيَتِهٖ أَنْتَ الْأَوَّلُ فَلَيْسَ قَبْلَكَ شَيْءٌ، وَأَنْتَ الْآخِرُ فَلَيْسَ بَعْدَكَ شَيْءٌ، وَأَنْتَ الظَّاهِرُ فَلَيْسَ فَوْقَكَ شَيْءٌ، وَأَنْتَ الْبَاطِنُ فَلَيْسَ دُوْنَكَ شَيْءٌ اِقْضِ عَنِّيَ الدَّيْنَ وَأَغْنِنِيْ مِنَ الْفَقْرِ.

ترجمہ: حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بتاتے ہیں کہ جب نبی کریم ﷺ اپنے بستر پر لیٹتے تو یہ دعا پڑھتے:

"اَللّٰھُمَّ رَبَّ السَّمٰوَاتِ وَالْاَرْضِ وَرَبَّ کُلِّ شَیْءٍ فَالِقَ الْحَبِّ وَالنَّوٰی مُنَزِّلَ التَّوْرَاۃِ وَالْاِنْجِیْلِ وَالْقُرْاٰنِ اَعُوْذُبِکَ مِنْ شَرِّ کُلِّ ذِیْ شَرٍّ اَنْتَ اٰخِذٌ بِنَاصِیَتِہٖ اَنْتَ الْاَوَّلُ فَلَیْسَ قَبْلَکَ شَیْءٌ وَّاَنْتَ الْاٰخِرُ فَلَیْسَ بَعْدَکَ شَیْءٌ وَّاَنْتَ الظَّاھِرُ فَلَیْسَ فَوْقَکَ شَیْءٌ وَّاَنْتَ الْبَاطِنُ فَلَیْسَ دُوْنَکَ شَیْءٌ اِقْضِ عَنِّیَ الدَّیْنَ وَاَغْنِنِیْ مِنَ الْفَقْرِ."

۵۷۷۔ بَابُ فَضْلِ الدُّعَاءِ عِنْدَ النَّوْمِ (سونے کے وقت دعا کی فضیلت)

۱۲۴۸۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَاحِدِ بْنُ زِيَادٍ قَالَ: حَدَّثَنَا الْعَلَاءُ بْنُ الْمُسَيَّبِ قَالَ: حَدَّثَنِيْ أَبِيْ، عَنِ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ قَالَ: كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا أَوٰى إِلٰى فِرَاشِهٖ نَامَ عَلٰى شِقِّهِ الْأَيْمَنِ ثُمَّ قَالَ: اَللّٰهُمَّ أَسْلَمْتُ نَفْسِيْ إِلَيْكَ، وَوَجَّهْتُ بِوَجْهِيْ إِلَيْكَ وَفَوَّضْتُ أَمْرِيْ إِلَيْكَ، وَأَلْجَأْتُ ظَهْرِيْ إِلَيْكَ رَغْبَةً وَرَهْبَةً إِلَيْكَ لَا مَنْجٰى وَلَا مَلْجَأً مِنْكَ إِلَّا إِلَيْكَ آمَنْتُ بِكِتَابِكَ الَّذِيْ

بستر پر لیٹو تو اپنے دائیں پہلو پر لیٹو اور کہو۔

"سُبْحَانَكَ رَبِّي بِكَ وَضَعْتُ جَنْبِي وَبِكَ أَرْفَعُهُ إِنْ أَمْسَكْتَ نَفْسِي فَاغْفِرْلَهَا وَإِنْ أَرْسَلْتَهَا فَاحْفَظْهَا بِمَا تَحْفَظُ بِهِ عِبَادَكَ الصَّالِحِينَ."

۵۸۱۔ بَابٌ مَا يَقُولُ إِذَا اسْتَيْقَظَ بِاللَّيْلِ؟

(رات جاگ کر اٹھے تو کیا کہے؟)

۱۲۵۴۔ حَدَّثَنَا مُعَاذُ بْنُ فُضَالَةَ قَالَ: حَدَّثَنَا هِشَامٌ هِوَ الدَّسْتَوَائِيُّ، عَنْ يَحْيَى هُوَ ابْنُ أَبِي كَثِيرٍ، عَنْ أَبِي سَلَمَةَ قَالَ: حَدَّثَنِي رَبِيعَةُ بْنُ كَعْبٍ قَالَ: كُنْتُ أَبِيتُ عِنْدَ بَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأُعْطِيهِ وَضُوءَهُ قَالَ: فَأَسْمَعُهُ الْهَوِيَّ مِنَ اللَّيْلِ، يَقُولُ: سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهُ. وَأَسْمَعُهُ الْهَوِيَّ مِنَ اللَّيْلِ، يَقُولُ: الْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ.

ترجمہ: حضرت ربیعہ بن کعب رضی اللہ عنہ بتاتے ہیں کہ میں حضور ﷺ کے دروازے پر رات گزارتا تو ضرورت پڑنے پر وضو کے لئے پانی پیش کرتا اور میں رات کے کچھ حصہ گزرنے پر کئی مرتبہ سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهُ کی آواز سنتا اور پھر رات کا کچھ حصہ مزید گزر جاتا تو میں اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ کی آواز سنا کرتا تھا۔

۵۸۲۔ بَابٌ مَنْ نَامَ وَبِيَدِهِ غَمَرٌ (گوشت یا چربی ہاتھ میں پکڑے سو جانا)

۱۲۵۵۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ أَشْكَابَ قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ فُضَيْلٍ، عَنْ لَيْثٍ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرِو بْنِ عَطَاءٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: مَنْ نَامَ وَبِيَدِهِ غَمَرٌ قَبْلَ أَنْ يَغْسِلَهُ فَأَصَابَهُ شَيْءٌ فَلَا يَلُومَنَّ إِلَّا نَفْسَهُ.

ترجمہ: حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما بتاتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: "جو شخص اس حالت میں سو جائے کہ اس کے ہاتھ میں گوشت وغیرہ کی چکنائی لگی ہو تو پھر وہ اپنا خود ذمہ دار ہے۔"

۱۲۵۶۔ حَدَّثَنَا مُوسَى قَالَ: حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ، عَنْ سُهَيْلٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: مَنْ بَاتَ وَبِيَدِهِ غَمَرٌ فَأَصَابَهُ شَيْءٌ فَلَا يَلُومَنَّ إِلَّا نَفْسَهُ.

ترجمہ: حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بتاتے ہیں نبی کریم ﷺ نے فرمایا: "جو شخص رات کو ہاتھ میں گوشت وغیرہ

ترجمہ: حضرت ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ بتاتے ہیں کہ مدینہ پاک میں رات کو کسی شخص کا گھر جل گیا' نبی کریم ﷺ کو بتایا گیا تو آپ نے فرمایا: ''آگ تمہارے لئے نقصان دہ ہے' جب سونے لگو تو اسے بجھا دیا کرو۔''

۵۸۵۔ بَابُ التَّيَمُّنِ بِالْمَطَرِ (بارش کو باعث برکت سمجھنا)

۱۲۶۴۔ حَدَّثَنَا بِشْرُ بْنُ الْحَكَمِ قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رَبِيعَةَ، عَنِ السَّائِبِ ابْنِ عُمَرَ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، أَنَّهُ كَانَ إِذَا مَطَرَتِ السَّمَاءُ يَقُولُ: يَا جَارِيَةُ، أَخْرِجِي سَرْجِي أَخْرِجِي ثِيَابِي وَيَقُولُ: وَنَزَّلْنَا مِنَ السَّمَاءِ مَاءً مُبَارَكًا[1]

ترجمہ: حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کے بارے میں آتا ہے کہ جب آسمان پر بادل چھا جاتے تو آپ لونڈی سے کہتے میری (گھوڑے کی) زین باہر نکالو' میرے کپڑے نکال لاؤ اور پھر (رحمت و برکت کا) ذکر کرتے ہوئے یہ آیت پڑھتے:

''وَنَزَّلْنَا مِنَ السَّمَآءِ مَآءً مُّبٰرَكًا.''

''ہم نے آسمانوں سے برکت والا پانی اتارا۔''

۵۸۶۔ بَابُ تَعْلِيقِ السَّوْطِ فِي الْبَيْتِ (گھر میں کوئی ڈنڈا وغیرہ لٹکائے رکھنا)

۱۲۶۵۔ حَدَّثَنَا إِسْحٰقُ بْنُ أَبِي إِسْرَائِيلَ قَالَ: حَدَّثَنَا النَّصْرُ بْنُ عَلْقَمَةَ أَبُو الْمُغِيرَةِ، عَنْ دَاوُدَ بْنِ عَلِيٍّ، عَنْ أَبِيهِ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَمَرَ بِتَعْلِيقِ السَّوْطِ فِي الْبَيْتِ.

ترجمہ: حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما بتاتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے گھر میں ڈنڈا لٹکائے رکھنے کا حکم فرمایا۔ (تاکہ ضرورت پڑنے پر کام آسکے اور بچوں کو احکام دینیہ پر عمل کرنے کا خوف رہے)

۵۸۷۔ بَابُ غَلْقِ الْبَابِ بِاللَّيْلِ (رات کے وقت دروازہ بند رکھنا)

۱۲۶۶۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ قَالَ: حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ، عَنِ ابْنِ عَجْلَانَ قَالَ: حَدَّثَنَا الْقَعْقَاعُ بْنُ حَكِيمٍ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: إِيَّاكُمْ وَالسَّمَرَ بَعْدَ هُدُوءِ اللَّيْلِ، فَإِنَّ أَحَدَكُمْ لَا يَدْرِي مَا يَبُثُّ اللّٰهُ مِنْ خَلْقِهِ فَأَغْلِقُوا الْأَبْوَابَ، وَأَوْكُوا السِّقَاءَ، وَأَكْفِئُوا الْإِنَاءَ، وَأَطْفِئُوا الْمَصَابِيحَ.

۱۔ سورۂ ق: آیت ۹

ترجمہ: حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ بتاتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: "رات کو شور شرابا بلند ہوجائے تو باتیں بند کردو کیونکہ تم نہیں جانتے کہ اللہ تعالیٰ نے (گھر سے باہر) کیا کچھ بکھیر رکھا ہے جو راستوں میں چلتی پھرتی ہیں، اپنے دروازے بند کردو، مشکیزہ باندھ دو، برتن الٹ دو اور چراغ بجھا دیا کرو۔" (چراغ یا بلب وغیرہ ایک ہی معنی میں ہوتے ہیں)

۵۸۸۔ بَابٌ ضَمُّ الصِّبْيَانِ عِنْدَ فَوْرَةِ الْعِشَاءِ

(عشاء کے بعد بچوں کو گھر میں رہنے کا پابند کردو)

۱۲۶۷۔ حَدَّثَنَا عَارِمٌ قَالَ: حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ قَالَ: حَدَّثَنَا حَبِيبٌ الْمُعَلِّمُ، عَنْ عَطَاءِ بْنِ أَبِي رَبَاحٍ، عَنْ جَابِرٍ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: كُفُّوا صِبْيَانَكُمْ حَتّٰى تَذْهَبَ فَحْمَةُ أَوْ فَوْرَةُ الْعِشَاءِ سَاعَةٌ تَهُبُّ الشَّيَاطِينُ.

ترجمہ: حضرت جابر رضی اللہ عنہ ارشاد نبوی ﷺ بتاتے ہیں فرمایا: "سخت تاریکی (رات کا ابتدائی حصہ) کے چلے جانے تک بچوں کو گھر میں روک لیا کرو کیونکہ اس وقت شیطان گھوم رہے ہوتے ہیں۔"

۵۸۹۔ بَابٌ التَّحْرِيشُ بَيْنَ الْبَهَائِمِ (مویشیوں کو لڑانا)

۱۲۶۸۔ حَدَّثَنَا مُخَلَّدُ بْنُ مَالِكٍ قَالَ: حَدَّثَنَا هَاشِمُ بْنُ الْقَاسِمِ، عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ الرَّازِيِّ، عَنْ لَيْثٍ عَنْ مُجَاهِدٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ، أَنَّهُ كَرِهَ أَنْ يُحَرَّشَ بَيْنَ الْبَهَائِمِ.

ترجمہ: حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما بتاتے ہیں کہ مویشیوں کو آپس میں لڑانا اچھی بات نہیں۔

۵۹۰۔ بَابٌ نُبَاحُ الْكَلْبِ وَنَهِيقُ الْحِمَارِ (کتے کا بھونکنا اور گدھے کا ہنہنانا)

۱۲۶۹۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ صَالِحٍ قَالَ: حَدَّثَنِي اللَّيْثُ قَالَ: حَدَّثَنِي خَالِدُ بْنُ يَزِيدَ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ أَبِي هِلَالٍ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ زِيَادٍ، عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: أَقِلُّوا الْخُرُوجَ بَعْدَ هُدُوءٍ، فَإِنَّ لِلّٰهِ دَوَابَّ يَبُثُّهُنَّ، فَمَنْ سَمِعَ نُبَاحَ الْكَلْبِ أَوْ نُهَاقَ حِمَارٍ فَلْيَسْتَعِذْ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيمِ فَإِنَّهُمْ يَرَوْنَ مَا لَا تَرَوْنَ.

ترجمہ: حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ بتاتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ فرماتے ہیں: "رات کو تاریکی چھا

جانے پر گھر سے باہر کم نکلا کرو کیونکہ اللہ تعالیٰ کی پیدا کردہ بہت سی مخلوق پھر رہی ہوتی ہے جب کتا بھونکنے یا گھوڑا ہنہنانے کی آواز سنو تو مردود شیطان سے اللہ کی پناہ مانگو کیونکہ یہ جانور وہ کچھ دیکھ رہے ہوتے ہیں جو تم نہیں دیکھ سکتے۔"

١٢٧٠۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ خَالِدٍ قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ إِسْحٰقَ، عَنْ مُحَمَّدِ ابْنِ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ، عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: إِذَا سَمِعْتُمْ نُبَاحَ الْكِلَابِ أَوْ نُهَاقَ الْحَمِيرِ مِنَ اللَّيْلِ فَتَعَوَّذُوا بِاللّٰهِ، فَإِنَّهُمْ يَرَوْنَ مَا لَا تَرَوْنَ وَأَجِيفُوا الْأَبْوَابَ، وَاذْكُرُوا اسْمَ اللّٰهِ عَلَيْهَا فَإِنَّ الشَّيْطَانَ لَا يَفْتَحُ بَابًا أُجِيفَ وَذُكِرَ اسْمُ اللّٰهِ عَلَيْهِ وَغَطُّوا الْجِرَارَ، وَأَوْكِئُوا الْقِرَبَ وَاكْفِئُوا الْآنِيَةَ.

ترجمہ: حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ بتاتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ کا فرمان ہے: "جب تم رات کو کتے کا بھونکنا اور گدھے کا ہنہنانا سنو تو اللہ کی پناہ مانگو کیونکہ وہ ایسا کچھ دیکھ رہے ہوتے ہیں جو تم نہیں دیکھ سکتے' دروازے بند کر دیا کرو اور بند کرتے وقت بسم اللہ وغیرہ پڑھ لیا کرو کیونکہ جس دروازہ کو بند کرتے وقت نام الٰہی لے لیا جائے' شیطان اسے نہیں کھولا کرتا' گھڑوں کو ڈھانک دیا کرو' مشکیزہ باندھو اور برتن الٹا دیا کرو۔"

١٢٧١۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ صَالِحٍ وَعَبْدُ اللّٰهِ بْنُ يُوسُفَ قَالَا: حَدَّثَنَا اللَّيْثُ قَالَ: حَدَّثَنِي يَزِيدُ بْنُ الْهَادِ عَنْ عُمَرَ بْنِ عَلِيِّ بْنِ حُسَيْنٍ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: قَالَ ابْنُ الْهَادِ: وَحَدَّثَنِي شُرَحْبِيلُ، عَنْ جَابِرٍ، أَنَّهُ سَمِعَ مِنْ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: أَقِلُّوا الْخُرُوجَ بَعْدَ هُدُوءٍ فَإِنَّ لِلّٰهِ خَلْقًا يَبُثُّهُمْ فَإِذَا سَمِعْتُمْ نُبَاحَ الْكِلَابِ أَوْ نُهَاقَ الْحَمِيرِ فَاسْتَعِيذُوا بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطَانِ.

ترجمہ: ابن الہاد رضی اللہ عنہ کہتے ہیں مجھے شرحبیل رضی اللہ عنہ نے حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے بتایا کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: "رات ہو جائے تو باہر کم ہی نکلا کرو کیونکہ اللہ کی کچھ ایسی مخلوق بھی ہے جو پھیل جاتی ہے (اور خرابیاں کرتی ہے) لہٰذا جب تم کتے کا بھونکنا یا گدھے کو آواز نکالتے سنو تو اللہ سے پناہ مانگو۔"

٥٩١۔ بَابُ إِذَا سَمِعَ الدِّيكَةَ (مرغ کو بولتا سنے تو کیا کرے؟)

١٢٧٢۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ صَالِحٍ قَالَ: حَدَّثَنِي اللَّيْثُ قَالَ: حَدَّثَنِي جَعْفَرُ بْنُ رَبِيعَةَ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ هُرْمُزَ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، عَنْ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَالَ: إِذَا سَمِعْتُمْ صِيَاحَ

الدِّيَكَةِ مِنَ اللَّيْلِ فَإِنَّهَا رَأَتْ مَلَكًا فَسَلُوا اللّٰهَ مِنْ فَضْلِهِ وَإِذَا سَمِعْتُمْ نُهَاقَ الْحَمِيرِ مِنَ اللَّيْلِ فَإِنَّهَا رَأَتْ شَيْطَانًا فَتَعَوَّذُوا بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطَانِ۔

ترجمہ: حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بتاتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: ''جب مرغ رات کے وقت بانگ دے تو چونکہ وہ فرشتہ دیکھ رہا ہوتا ہے لہٰذا اس وقت اللہ کی رحمت و فضل مانگو اور جب رات کو گدھا بولے تو چونکہ وہ اس وقت شیطان کو دیکھتا ہے اس لئے اللہ سے پناہ مانگا کرو۔''

۵۹۲۔ بَابٌ لَا تَسُبُّوا الْبُرْغُوثَ (پسّو کو گالی نہ دو)

۱۲۷۳۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ قَالَ: حَدَّثَنَا صَفْوَانُ بْنُ عِيسٰى قَالَ: حَدَّثَنَا سُوَيْدٌ أَبُو حَاتِمٍ، عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ، أَنَّ رَجُلًا لَعَنَ بُرْغُوثًا عِنْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ: لَا تَلْعَنْهُ فَإِنَّهُ أَيْقَظَ نَبِيًّا مِنَ الْأَنْبِيَاءِ لِلصَّلَاةِ۔

ترجمہ: حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بتاتے ہیں کہ ایک شخص نے حضور ﷺ کے پاس پسّو کو لعنت دی تو آپ نے فرمایا: ''اسے لعنت نہ دو کیونکہ اس نے انبیاء کرام میں سے ایک نبی کو نماز کے لئے جگایا تھا۔''

۵۹۳۔ بَابُ الْقَائِلَةِ (قیلولہ کرنا ''دوپہر کو سونا'')

۱۲۷۴۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدٍ قَالَ: حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ يُوسُفَ قَالَ: أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنِ السَّائِبِ، عَنْ عُمَرَ قَالَ: رُبَّمَا قَعَدَ عَلٰى بَابِ ابْنِ مَسْعُودٍ رِجَالٌ مِنْ قُرَيْشٍ، فَإِذَا فَاءَ الْفَيْءُ قَالَ: قُومُوا فَمَا بَقِيَ فَهُوَ لِلشَّيْطَانِ ثُمَّ لَا يَمُرُّ عَلٰى أَحَدٍ إِلَّا أَقَامَهُ قَالَ ثُمَّ بَيْنَا هُوَ كَذٰلِكَ إِذْ قِيلَ: هٰذَا مَوْلٰى بَنِي الْحَسْحَاسِ يَقُولُ الشِّعْرَ فَدَعَاهُ فَقَالَ: كَيْفَ قُلْتَ؟ فَقَالَ:

وَدِّعْ سُلَيْمٰى إِنْ تَجَهَّزْتَ غَازِيًا كَفَى الشَّيْبُ وَالْإِسْلَامُ لِلْمَرْءِ نَاهِيًا

فَقَالَ: حَسْبُكَ صَدَقْتَ صَدَقْتَ۔

ترجمہ: حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ بتاتے ہیں کہ بسا اوقات حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہما کے دروازے پر کئی لوگ کھڑے ہوتے، جب سورج ڈھل جاتا تو وہ کہتے: کھڑے ہو جاؤ (قیلولہ کر لو) کیونکہ باقی وقت میں شیطان داخل ہوتا ہے۔ پھر آپ جہاں جہاں سے گزرتے جاتے قیلولہ سے اٹھاتے جاتے۔ اسی دوران ایک دن

آپ کو بتایا گیا کہ یہ شخص بنو حسحاس کا غلام ہے اور شعر کہتا ہے۔ آپ نے بلا بھیجا اور پوچھا کیسے شعر کہتے ہو؟ اس نے کہا۔

"اگر تم نے کل لشکر لے کر غزوہ کے لئے جانا ہے تو "سلمی" کو چھوڑ دو کیونکہ ایک طرف بڑھاپا ہے اور دوسری طرف اسلام ایسے کاموں سے روکتا ہے۔"

یہ سن کر حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہما نے کہا: بس بس کافی ہے کیا خوب کہا ہے۔

۱۲۷۵۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الْجَحْشِيِّ، عَنْ أَبِي بَكْرِ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرِو بْنِ حَزْمٍ، عَنِ السَّائِبِ بْنِ يَزِيدَ قَالَ: كَانَ عُمَرُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ يَمُرُّ بِنَا نِصْفَ النَّهَارِ أَوْ قَرِيبًا مِنْهُ فَيَقُولُ: قُومُوا فَقِيلُوا فَمَا بَقِيَ لِلشَّيْطَانِ.

ترجمہ: حضرت سائب بن یزید رضی اللہ عنہ بتاتے ہیں کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ دوپہر یا قریب قریب وقت میں گزرتے تو کہتے: اٹھو قیلولہ کرلو کیونکہ یہ وقت شیطان کے لئے ہے۔

۱۲۷۶۔ حَدَّثَنَا حَجَّاجٌ قَالَ: حَدَّثَنَا حَمَّادٌ، عَنْ حُمَيْدٍ، عَنْ أَنَسٍ قَالَ: كَانُوا يَجْتَمِعُونَ ثُمَّ يَقِيلُونَ.

ترجمہ: حضرت انس رضی اللہ عنہ بتاتے ہیں کہ مسلمان جمع ہو کر قیلولہ کیا کرتے۔

۱۲۷۷۔ حَدَّثَنَا مُوسَى قَالَ: حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ الْمُغِيرَةِ، عَنْ ثَابِتٍ، قَالَ أَنَسٌ: مَا كَانَ لِأَهْلِ الْمَدِينَةِ شَرَابٌ حَيْثُ حُرِّمَتِ الْخَمْرُ أَعْجَبَ إِلَيْهِمْ مِنَ التَّمْرِ وَالْبُسْرِ فَإِنِّي لَأَسْقِي أَصْحَابَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُمْ عِنْدَ أَبِي طَلْحَةَ مَرَّ رَجُلٌ فَقَالَ: إِنَّ الْخَمْرَ قَدْ حُرِّمَتْ فَمَا قَالُوا: مَتَى؟ أَوْ حَتَّى نَنْظُرَ قَالُوا: يَا أَنَسُ، أَهْرِقْهَا ثُمَّ قَالُوا عِنْدَ أُمِّ سُلَيْمٍ حَتَّى أَبْرَدُوا وَاغْتَسَلُوا ثُمَّ طَيَّبَتْهُمْ أُمُّ سُلَيْمٍ ثُمَّ رَاحُوا إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَإِذَا الْخَبَرُ كَمَا قَالَ الرَّجُلُ. قَالَ أَنَسٌ: فَمَا طَعِمُوهَا بَعْدُ.

ترجمہ: حضرت انس رضی اللہ عنہ بتاتے ہیں کہ اہل مدینہ کے لئے تازہ اور پکی کھجور کی شراب سے بڑھ کر اور کوئی شراب نہ تھی (حالانکہ شراب حرام کر دی گئی تھی) میں اصحاب رسول ﷺ کو (حضرت ابوطلحہ رضی اللہ عنہ کے گھر میں) شراب پلاتا تھا کہ اتنے میں ایک آدمی گزرا اور بتایا کہ شراب تو حرام قرار دے دی گئی ہے۔ یہ سن کر انھوں نے نہ تو یہ پوچھا کہ کب حرام ہوئی ہے اور نہ ہی یہ کہا کہ ہم پتہ کر لیتے ہیں بلکہ کہنے لگے اے انس! اسے بہا دو اور پھر ام سلیم رضی اللہ عنہا کے پاس گرمی گھٹ جانے تک قیلولہ کیا۔ پھر غسل کیا' ام سلیم رضی اللہ عنہا نے

انہیں لگانے کے لئے خوشبو دی؛ وہ پچھلے پہر حضور ﷺ کی خدمت میں پہنچ گئے؛ پتہ چلا کہ اس آدمی کی خبر صحیح تھی۔
حضرت انس رضی اللہ عنہ بتاتے ہیں کہ اس کے بعد انہوں نے شراب نہیں پی۔

۵۹۴۔ بَابُ نَوْمِ آخِرِ النَّهَارِ (سہ پہر کو سونا)

۱۲۷۸۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مُقَاتِلٍ قَالَ: أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ قَالَ: حَدَّثَنَا مِسْعَرٌ، عَنْ ثَابِتِ بْنِ عُبَيْدٍ، عَنِ ابْنِ أَبِي لَيْلَى، عَنْ خَوَّاتِ بْنِ جُبَيْرٍ قَالَ: نَوْمُ أَوَّلِ النَّهَارِ خُرْقٌ، وَأَوْسَطُهُ خُلُقٌ، وَآخِرُهُ حُمْقٌ.

ترجمہ: حضرت خوات بن جبیر رضی اللہ عنہ نے بتایا کہ دن کے ابتدائی حصہ میں سونا نادانی ہے۔ دوپہر کو سونا اچھی عادت ہے اور آخری حصے میں سونا نری بے وقوفی ہے۔

۵۹۵۔ بَابُ الْمَأْدُبَةِ (دعوت طعام)

۱۲۷۹۔ حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ خَالِدٍ قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُو الْمَلِيحِ قَالَ: سَمِعْتُ مَيْمُونًا يَعْنِي ابْنَ مِهْرَانَ قَالَ: سَأَلْتُ نَافِعًا: هَلْ كَانَ ابْنُ عُمَرَ يَدْعُو لِلْمَأْدُبَةِ؟ قَالَ: لٰكِنَّهُ انْكَسَرَ لَهُ بَعِيرٌ مَرَّةً فَنَحَرْنَاهُ. ثُمَّ قَالَ: احْشُرْ عَلَى الْمَدِينَةِ قَالَ نَافِعٌ: فَقُلْتُ: يَا أَبَا عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَلَى أَيِّ شَيْءٍ؟ لَيْسَ عِنْدَنَا خُبْزٌ. فَقَالَ: اللّٰهُمَّ لَكَ الْحَمْدُ هٰذَا عِرَاقٌ وَهٰذَا مَرَقٌ. أَوْ قَالَ: مَرَقٌ وَبَضْعٌ فَمَنْ شَاءَ أَكَلَ وَمَنْ شَاءَ وَدَعَ.

ترجمہ: حضرت میمون رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میں نے حضرت نافع رضی اللہ عنہ سے دریافت کیا کہ کیا حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما کسی کو دعوت کے لئے بلاتے تھے؟ انہوں نے بتایا کہ ایک مرتبہ آپ کے اونٹ کی ٹانگ ٹوٹ گئی تو ہم نے اسے ذبح کر دیا تو انہوں نے کہا جاؤ اہل مدینہ کو میرے پاس لے آؤ۔ حضرت نافع رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میں نے عرض کی کس لئے بلا لاؤں؟ روٹی تو یہاں ہے ہی نہیں؟ آپ نے کہا: فکر مند کیوں ہو؟ یہ دیکھو یہ گوشت حڈیاں اور شوربا ہے یا کہا شوربا اور بوٹیاں ہیں جس کا جی چاہے کھا لے اور نہ چاہے تو چھوڑ دے۔

۵۹۶۔ بَابُ الْخِتَانِ (ختنہ کرنا)

۱۲۸۰۔ أَخْبَرَنَا شُعَيْبُ بْنُ أَبِي حَمْزَةَ قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُو الزِّنَادِ، عَنِ الْأَعْرَجِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: اخْتَتَنَ إِبْرَاهِيمُ عَلَيْهِ السَّلَامُ بَعْدَ ثَمَانِينَ سَنَةً، وَاخْتَتَنَ بِالْقَدُومِ (قَالَ أَبُو عَبْدِ اللّٰهِ: يَعْنِي مَوْضِعًا.

شَيْطَانٌ أَخْرِجُوهُ أَخْرِجُوهُ.

ترجمہ: حضرت اُم علقمہ رضی اللہ عنہ بتاتی ہیں کہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کے بھائی کی لڑکیوں کی تقریب ختنہ تھی۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے پوچھا گیا کہ بچیوں کی دلجوئی کے موقع پر ہم کسی کو خوش طبعی کے لئے بلا لیں؟ انہوں نے کہا: بلا لو! چنانچہ عدی کو پیغام بھیجا گیا تو وہ آ گئے۔ (اور کھیلنے لگے) آپ گھر کو گئیں تو دیکھا وہ گا رہا تھا اور سر کو خوشی سے ہلا رہا تھا' بال بڑے تھے۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے کہا: اُف! یہ تو شیطان ہے اسے نکالو' نکالو!

٦٠٠۔ بَابُ دَعْوَةِ الذِّمِّيِّ (اگر ذمی کی دعوت کرے)

١٢٨٤۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ خَالِدٍ قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ إِسْحٰقَ، عَنْ نَافِعٍ، عَنْ أَسْلَمَ مَوْلٰى عُمَرَ قَالَ: لَمَّا قَدِمْنَا مَعَ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ الشَّامَ أَتَاهُ الدِّهْقَانُ قَالَ: يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ إِنِّي قَدْ صَنَعْتُ لَكَ طَعَامًا فَأُحِبُّ أَنْ تَأْتِيَنِي بِأَشْرَافِ مَنْ مَعَكَ، فَإِنَّهُ أَقْوٰى لِي فِي عَمَلِي وَأَشْرَفُ لِي. قَالَ: إِنَّا لَا نَسْتَطِيعُ أَنْ نَدْخُلَ كَنَائِسَكُمْ هٰذِهِ مَعَ الصُّوَرِ الَّتِي فِيهَا.

ترجمہ: حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے غلام اسلم رضی اللہ عنہ نے بتایا کہ جب ہم حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے ساتھ شام پہنچے تو ایک دیہاتی شخص حاضر ہوا اور عرض کی اے امیر المؤمنین! میں نے آپ کے لئے کھانا پکایا ہے' میں چاہتا ہوں کہ آپ کھانا کھائیں اور معزز لوگوں کو بھی ساتھ لے آئیں کیونکہ اس سے میری حوصلہ افزائی ہو گی۔ انہوں نے کہا کہ ہم تمہارے ایسے گرجوں میں کیسے جائیں جن میں تصویریں رکھی ہیں۔

٦٠١۔ بَابُ خِتَانِ الْإِمَاءِ (لونڈی کا ختنہ)

١٢٨٥۔ حَدَّثَنَا مُوسٰى قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَاحِدِ بْنُ زِيَادٍ قَالَ: حَدَّثَنَا عَجُوزٌ مِنْ أَهْلِ الْكُوفَةِ جَدَّةُ عَلِيِّ بْنِ غُرَابٍ. قَالَتْ: حَدَّثَتْنِي أُمُّ الْمُهَاجِرِ. قَالَتْ سُبِيتُ وَجَوَارِيَ مِنَ الرُّومِ فَعَرَضَ عَلَيْنَا عُثْمَانُ الْإِسْلَامَ فَلَمْ يُسْلِمْ مِنَّا غَيْرِي وَغَيْرُ أُخْرٰى، فَقَالَ: أَخْفِضُوهُمَا وَطَهِّرُوهُمَا فَكُنْتُ أَخْدِمُ عُثْمَانَ.

ترجمہ: حضرت اُم مہاجر رضی اللہ عنہا بتاتی ہیں کہ میں روم کی کچھ لڑکیوں کے ساتھ قید میں تھی' حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے ہمیں اسلام لانے کو کہا تو میں اور ایک دوسری لونڈی ایمان لے آئیں۔ اس پر انہوں نے (عورتوں سے) کہا کہ ان کا ختنہ کر کے انہیں پاک صاف بناؤ' چنانچہ میں حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کی خدمت پر

مقرر ہو گئی تھی۔

۷۰۲۔ بَابُ الْخِتَانِ لِلْكَبِيرِ (جوان کا ختنہ)

۱۲۸۶۔ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ قَالَ: حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ يَزِيدَ، عَنْ يَحْيَى ابْنِ سَعِيدٍ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: اخْتَتَنَ إِبْرَاهِيمُ عَلَيْهِ السَّلَامُ وَهُوَ ابْنُ عِشْرِينَ وَمِائَةٍ ثُمَّ عَاشَ بَعْدَ ذَلِكَ ثَمَانِينَ سَنَةً.

قَالَ سَعِيدٌ: إِبْرَاهِيمُ أَوَّلُ مَنِ اخْتَتَنَ، وَأَوَّلُ مَنْ أَضَافَ وَأَوَّلُ مَنْ قَصَّ الشَّارِبَ، وَأَوَّلُ مَنْ قَصَّ الظُّفُرَ وَأَوَّلُ مَنْ شَابَ. فَقَالَ: يَا رَبِّ، مَا هَذَا؟ قَالَ: وَقَارٌ. قَالَ: يَا رَبِّ زِدْنِي وَقَارًا.

ترجمہ: حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بتاتے ہیں کہ حضرت ابراہیم علیہ السلام نے ایک سو بیس سال کی عمر میں ختنہ کیا اور پھر اسی سال تک زندہ رہے۔

حضرت سعید رضی اللہ عنہ بتاتے ہیں کہ حضرت ابراہیم علیہ السلام پہلے شخص ہیں کہ جنہوں نے ختنہ کیا' مہمان نوازی کی' لبیں کاٹیں' ناخن کاٹے اور بوڑھے ہوئے (بال سفید ہونے پر آپ نے بارگاہ الٰہی میں) عرض کی: اے رب! یہ (بالوں کی سفیدی) کیا ہے؟ اللہ تعالیٰ نے فرمایا: یہ آپ کی عزت و وقار ہے۔ آپ نے عرض کی الٰہی! میرے وقار میں اضافہ فرما دے۔

۱۲۸۷۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ قَالَ: أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللهِ قَالَ: أَخْبَرَنَا مُعْتَمِرٌ قَالَ: حَدَّثَنِي سَالِمُ بْنُ أَبِي الذَّيَّالِ وَكَانَ صَاحِبَ حَدِيثٍ قَالَ: سَمِعْتُ الْحَسَنَ يَقُولُ: أَمَا تَعْجَبُونَ لِهَذَا؟ يَعْنِي مَالِكَ بْنَ الْمُنْذِرِ عَمَدَ إِلَى شُيُوخٍ مِنْ أَهْلِ كَسْكَرَ أَسْلَمُوا فَفَتَّشَهُمْ فَأَمَرَ بِهِمْ فَخُتِنُوا وَهَذَا الشِّتَاءُ فَبَلَغَنِي أَنَّ بَعْضَهُمْ مَاتَ وَلَقَدْ أَسْلَمَ مَعَ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الرُّومِيُّ وَالْحَبَشِيُّ فَمَا فُتِّشُوا عَنْ شَيْءٍ.

ترجمہ: حضرت حسن رضی اللہ عنہ نے لوگوں سے مخاطب ہو کر کہا: بھلا تم اس پر (مالک بن منذر رضی اللہ عنہ پر) تعجب نہیں کرو گے' یہ اہل کسکر کی طرف گئے ہیں' ان سے پوچھ گچھ کی ہے' وہ بڑی عمر کے لوگ ابھی ابھی ایمان لائے ہیں' انہوں نے ان کے ختنے کا حکم دیا ہے حالانکہ سخت سردی کا موسم ہے' مجھے معلوم ہوا ہے کہ کچھ لوگ مر بھی گئے ہیں حالانکہ حضور ﷺ پر ایمان لانے والوں میں حبشی اور رومی سب لوگ شامل ہیں (جن کے ختنے نہیں کئے گئے) لیکن ان سے اس بارے میں پوچھ گچھ نہیں کی گئی۔

۱۲۸۸۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ الْأُوَيْسِيُّ قَالَ: حَدَّثَنِي سُلَيْمَانُ بْنُ بِلَالٍ، عَنْ يُونُسَ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ: وَكَانَ الرَّجُلُ إِذَا أَسْلَمَ أُمِرَ بِالْإِخْتِتَانِ وَإِنْ كَانَ كَبِيرًا.

ترجمہ: حضرت ابن شہاب رضی اللہ عنہ بتاتے ہیں کہ جب کوئی شخص مسلمان ہوتا تو اسے ختنے کا حکم دیا جاتا اگرچہ وہ بڑی عمر کا ہوتا۔

۶۰۳۔ بَابُ الدَّعْوَةِ فِي الْوِلَادَةِ (بچے کی پیدائش پر دعوت کرنا)

۱۲۸۹۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيزِ الْعُمَرِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا ضَمْرَةُ بْنُ رَبِيعَةَ، عَنْ بِلَالِ بْنِ كَعْبٍ الْعَكِّيِّ قَالَ: زُرْنَا يَحْيَى بْنَ حَسَّانَ (الْبَكْرِيَّ الْفِلَسْطِينِيَّ) فِي قَرْيَتِهِ أَنَا وَإِبْرَاهِيمُ بْنُ أَدْهَمَ وَعَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ قُرَيْرٍ وَمُوسَى بْنُ يَسَارٍ فَجَاءَنَا بِطَعَامٍ فَأَمْسَكَ مُوسَى وَكَانَ صَائِمًا، فَقَالَ: يَحْيَى: أَمَّنَا فِي هٰذَا الْمَسْجِدِ رَجُلٌ مِنْ بَنِي كِنَانَةَ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُكَنَّى أَبَا قِرْصَافَةَ أَرْبَعِينَ سَنَةً يَصُومُ يَوْمًا وَيُفْطِرُ يَوْمًا فَوُلِدَ لِأَبِي غُلَامٌ فَدَعَاهُ فِي الْيَوْمِ الَّذِي يَصُومُ فِيهِ فَأَفْطَرَ. فَقَامَ إِبْرَاهِيمُ فَكَنَسَهُ بِكِسَائِهِ وَأَفْطَرَ مُوسَى: وَكَانَ صَائِمًا. قَالَ أَبُو عَبْدِ اللّٰهِ: أَبُو قِرْصَافَةَ اسْمُهُ جَنْدَرَةُ بْنُ خَيْشَنَةَ.

ترجمہ: حضرت بلال بن کعب رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ ہم یحییٰ بن حسان رضی اللہ عنہ سے دیہات میں ملے۔ ملنے والوں میں ابراہیم بن ادھم عبدالعزیز بن قدیر اور موسےٰ بن یسار رضوان اللہ علیہم اجمعین شامل تھے۔ وہ کھانا لے آئے لیکن موسےٰ پیچھے ہٹ گئے کیونکہ وہ روزہ سے تھے۔ یحییٰ رضی اللہ عنہ کہنے لگے کہ ہماری اس مسجد میں بنو کنانہ کے ایک شخص صحابی رسول ﷺ جن کی کنیت ابوقرصافہ رضی اللہ عنہ تھی چالیس سال تک امام رہے۔ وہ ایک دن روزہ رکھتے اور ایک دن نہیں رکھتے تھے۔ میرے والد کے ہاں بچہ پیدا ہوا تو انہوں نے اسے اس دن بلایا جس میں وہ روزہ سے تھے انہوں نے افطار کیا تو ابراہیم رضی اللہ عنہ کھڑے ہو گئے اور انہیں اپنی چادر سے ڈھانپ لیا اور حضرت امام بخاری رحمتہ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ ابوقرصافہ کا نام جندرہ بن خیشنہ تھا۔ موسےٰ رضی اللہ عنہ نے روزہ افطار کر لیا۔

۶۰۴۔ بَابُ تَحْنِيكِ الصَّبِيِّ (بچے کو گھٹی دینا)

۱۲۹۰۔ حَدَّثَنَا حَجَّاجُ بْنُ مِنْهَالٍ قَالَ: حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ، عَنْ ثَابِتٍ، عَنْ أَنَسٍ قَالَ: ذَهَبْتُ بِعَبْدِ

سَوِيًّا؟ فَإِذَا قِيلَ: نَعَمْ. قَالَتْ: اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ.

ترجمہ: حضرت کثیر بن عبید رضی اللہ عنہ بتاتے ہیں کہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کے خاندان میں کوئی بچہ پیدا ہوتا تو آپ یہ نہ پوچھتیں کہ لڑکا ہے یا لڑکی بلکہ یہ پوچھتیں کہ صحیح سلامت ہے؟ جب بتایا جاتا کہ بالکل صحیح ہے تو آپ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ فرماتیں۔

٦٠٧۔ بَابُ حَلْقِ الْعَانَةِ (موئے زیر ناف اتارنا)

١٢٩٣۔ حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْجَرْمِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ قَالَ: حَدَّثَنَا أَبِي، عَنِ ابْنِ إِسْحٰقَ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِبْرَاهِيمَ بْنِ الْحَارِثِ التَّيْمِيِّ، عَنْ أَبِي سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: خَمْسٌ مِنَ الْفِطْرَةِ: قَصُّ الشَّارِبِ، وَتَقْلِيمُ الْأَظْفَارِ، وَحَلْقُ الْعَانَةِ، وَنَتْفُ الْإِبِطِ، وَالسِّوَاكُ.

ترجمہ: حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بتاتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: "پانچ چیزیں انسانی فطرت میں شمار ہوتی ہیں، بال تراشنا، ناخن کاٹنا، موئے زیر ناف اتارنا، بغل کی صفائی کرنا اور مسواک کرنا۔"

٦٠٨۔ بَابُ الْوَقْتِ فِيهِ (بال وغیرہ اتارنے کا وقفہ)

١٢٩٤۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيزِ قَالَ: حَدَّثَنَا الْوَلِيدُ بْنُ مُسْلِمٍ قَالَ: حَدَّثَنِي ابْنُ أَبِي رَوَّادٍ قَالَ: أَخْبَرَنِي نَافِعٌ، أَنَّ ابْنَ عُمَرَ كَانَ يُقَلِّمُ أَظَافِيرَهُ فِي كُلِّ خَمْسَ عَشْرَةَ لَيْلَةً وَيَسْتَحِدُّ فِي كُلِّ شَهْرٍ.

ترجمہ: حضرت نافع رضی اللہ عنہ بتاتے ہیں کہ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما ہر پندرہ دن بعد ناخن اتارتے اور موئے زیر ناف ہر ماہ میں اتارا کرتے تھے۔

٦٠٩۔ بَابُ الْقِمَارِ (جوا کھیلنا)

١٢٩٥۔ حَدَّثَنَا فَرْوَةُ بْنُ أَبِي الْمَغْرَاءِ قَالَ: أَخْبَرَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ الْمُخْتَارِ، عَنْ مَعْرُوفِ بْنِ سُهَيْلٍ الْبُرْجُمِيِّ، عَنْ جَعْفَرِ بْنِ أَبِي الْمُغِيرَةِ قَالَ: نَزَلَ بِي سَعِيدُ بْنُ جُبَيْرٍ فَقَالَ: حَدَّثَنِي ابْنُ عَبَّاسٍ، أَنَّهُ كَانَ يُقَالُ: أَيْنَ أَيْسَارُ الْجَزُورِ؟ فَيَجْتَمِعُ الْعَشَرَةُ فَيَشْتَرُونَ الْجَزُورَ بِعَشَرَةِ فُصْلَانٍ إِلَى الْفِصَالِ فَيُجِيلُونَ السِّهَامَ فَتَصِيرُ لِتِسْعَةٍ حَتّٰى تَصِيرُ إِلَى وَاحِدٍ وَيَغْرَمُ الْآخَرُونَ فَصِيلًا فَصِيلًا إِلَى الْفِصَالِ فَهُوَ الْمَيْسِرُ.

ترجمہ: حضرت جعفر بن ابو المغیرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ سعید بن جبیر رضی اللہ عنہ میرے پاس آئے اور بتایا کہ مجھے ابن عباس رضی اللہ عنہما نے بتایا' یہاں اونٹ مل جاتا تو لوگ کہا کرتے کہ جوئے کا اونٹ کہاں ہے؟ دس آدمی جمع ہوتے اور دس بچوں کے بدلے میں ایک اونٹ خرید لیتے اور طے کر لیتے کہ جیسے جیسے بچے پیدا ہوتے جائیں گے اونٹ والے کو دے دیا کریں گے' پھر تیر گھماتے' ان میں نو تیروں کا حصہ ہوتا (ایک کا نہ ہوتا گھماتے جاتے) وہ سب حصے ایک کے ہو جاتے اور دوسرے لوگ اونٹ والے کو بطور تاوان ایک ایک بچہ دیتے رہتے۔ یہ اہل عرب کا جوا تھا۔

۱۲۹۶۔ حَدَّثَنَا الْأُوَيْسِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ بِلَالٍ، عَنْ مُوسَى بْنِ عُقْبَةَ، عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ: الْمَيْسِرُ الْقِمَارُ.

ترجمہ: حضرت عمر رضی اللہ عنہ بتاتے ہیں کہ "مَیسر" جوئے کو کہتے ہیں۔

۶۱۰۔ بَابُ قِمَارِ الدِّيكِ (مرغ پر جوا کھیلنا)

۱۲۹۷۔ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ الْمُنْذِرِ قَالَ: حَدَّثَنِي مَعْنٌ قَالَ: حَدَّثَنِي ابْنُ الْمُنْكَدِرِ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ رَبِيعَةَ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الْهُدَيْرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ، أَنَّ رَجُلَيْنِ اقْتَمَرَا عَلَى دِيكَيْنِ عَلَى عَهْدِ عُمَرَ، فَأَمَرَ بِقَتْلِ الدِّيَكَةِ، فَقَالَ لَهُ رَجُلٌ مِنَ الْأَنْصَارِ: أَتَقْتُلُ أُمَّةً تُسَبِّحُ؟ فَتَرَكَهَا.

ترجمہ: حضرت ربیعہ بن عبداللہ رضی اللہ عنہ بتاتے ہیں کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے عہد میں دو آدمیوں نے دو مرغوں پر جوا لگایا تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے مرغ کو قتل کرنے کا حکم دیا۔ اس پر انصار میں سے ایک شخص نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے کہا: کیا آپ تسبیح کرنے والے جانور کو ذبح کریں گے؟ چنانچہ آپ نے اسے چھوڑ دیا۔

۶۱۱۔ بَابُ مَنْ قَالَ لِصَاحِبِهِ تَعَالَ أُقَامِرْكَ (کسی کو یہ کہنا کہ آؤ جوا کھیلیں)

۱۲۹۸۔ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ بُكَيْرٍ قَالَ: حَدَّثَنَا اللَّيْثُ، عَنْ عُقَيْلٍ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، أَخْبَرَنِي حُمَيْدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ، أَنَّ أَبَا هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَنْ حَلَفَ مِنْكُمْ فَقَالَ فِي حَلِفِهِ بِاللَّاتِ وَالْعُزَّى، فَلْيَقُلْ: لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَمَنْ قَالَ لِصَاحِبِهِ: تَعَالَ أُقَامِرْكَ فَلْيَتَصَدَّقْ.

ترجمہ: حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بتاتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: "جو شخص لات و عزیٰ کی قسم اٹھائے تو کہہ دے لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ اور جو اپنے ساتھی سے کہے آؤ جوا کھیلیں تو اسے صدقہ دینا چاہیے۔"

۶۱۲۔ بَابُ قِمَارُ الْحَمَامِ (کبوتر پر جوا لگانا)

۱۲۹۹۔ حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ زُرَارَةَ قَالَ: أَخْبَرَنَا مَرْوَانُ بْنُ مُعَاوِيَةَ، عَنْ عُمَرَ ابْنِ حَمْزَةَ الْعُمَرِيِّ، عَنْ حُصَيْنِ بْنِ مُصْعَبٍ، أَنَّ أَبَا هُرَيْرَةَ قَالَ لَهُ رَجُلٌ: إِنَّا نَتَرَاهَنُ بِالْحَمَامَيْنِ فَنَكْرَهُ أَنْ نَجْعَلَ بَيْنَهُمَا مُحَلِّلًا تَخَوُّفَ أَنْ يَذْهَبَ بِهِ الْمُحَلِّلُ فَقَالَ أَبُو هُرَيْرَةَ: ذٰلِكَ مِنْ فِعْلِ الصِّبْيَانِ وَتُوشِكُونَ أَنْ تَتْرُكُوهُ.

ترجمہ: حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے ایک آدمی نے کہا ہم دو کبوتر لے کر شرط لگا کر جوا کھیلتے ہیں اور تیسرا شخص درمیان میں نہیں لاتے کیونکہ خوف ہوتا ہے کہ وہ سب کچھ لے جائے گا۔ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہا یہ تو بچوں کا کھیل ہے تم اسے جلد ہی چھوڑ دو گے۔

۶۱۳۔ بَابُ الْحِدَاءُ لِلنِّسَاءِ (عورتوں کا گیت گانا)

۱۳۰۰۔ حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمٰعِيلَ قَالَ: حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ قَالَ: أَخْبَرَنَا ثَابِتٌ، عَنْ أَنَسٍ، أَنَّ الْبَرَاءَ بْنَ مَالِكٍ كَانَ يَحْدُو بِالرِّجَالِ وَكَانَ أَنْجَشَةُ يَحْدُو بِالنِّسَاءِ وَكَانَ حَسَنَ الصَّوْتِ. فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: يَا أَنْجَشَةُ رُوَيْدَكَ سَوْقَكَ بِالْقَوَارِيرِ.

ترجمہ: حضرت انس رضی اللہ عنہ بتاتے ہیں کہ حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ اونٹ چلاتے وقت آدمیوں کے لئے گیت گاتے اور حضرت انجشہ رضی اللہ عنہ عورتوں کے لئے گاتے' آواز خوبصورت تھی تو نبی کریم ﷺ نے فرمایا: "اے انجشہ! اونٹوں کو چلانے میں نرمی کرو کیونکہ ان پر آبگینے ہیں۔"

۶۱۴۔ بَابُ الْغِنَاءُ (گیت گانا)

۱۳۰۱۔ حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ عُمَرَ قَالَ: حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ: أَخْبَرَنَا عَطَاءُ بْنُ السَّائِبِ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، فِي قَوْلِهِ عَزَّوَجَلَّ: وَمِنَ النَّاسِ مَنْ يَّشْتَرِي لَهْوَ الْحَدِيثِ. قَالَ: الْغِنَاءُ وَأَشْبَاهُهُ.

ترجمہ: حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما' اللہ تعالیٰ کے فرمان وَمِنَ النَّاسِ مَنْ يَّشْتَرِي لَهْوَ الْحَدِيثِ. (اور لوگوں میں وہ بھی ہے جو بیہودہ باتیں خریدتا ہے) کے متعلق بتاتے ہیں کہ "لہو الحدیث" (بے فائدہ باتیں) سے مراد گیت اور اس قسم کی چیزیں ہیں۔ (جن سے منع کر دیا گیا ہے)

۱۳۰۲۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَلَامٍ قَالَ: أَخْبَرَنَا الْفَزَارِيُّ وَأَبُو مُعَاوِيَةَ قَالَا: أَخْبَرَنَا قَنَانُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ

النَّهْمِيُّ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ عَوْسَجَةَ، عَنِ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: أَفْشُوا السَّلَامَ تَسْلَمُوا وَالْأَشَرَةُ شَرٌّ. قَالَ أَبُو مُعَاوِيَةَ: الْأَشَرَةُ الْعَبَثُ.

ترجمہ: حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ بتاتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: ''سلام پھیلایا کرو' سلامت رہو گے اور بے فائدہ کام برائی شمار ہوتا ہے۔'' ابو معاویہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ الْأَشَرَةُ سے مراد بے فائدہ کام ہے۔

۱۳۰۳۔ حَدَّثَنَا عِصَامٌ قَالَ: حَدَّثَنَا جَرِيرٌ، عَنْ سَلْمَانَ الْأَلْهَانِيِّ، عَنْ فَضَالَةَ بْنِ عُبَيْدٍ وَكَانَ بِمَجْمَعٍ مِنَ الْمَجَامِعِ، فَبَلَغَهُ أَنَّ أَقْوَامًا يَلْعَبُونَ بِالْكُوبَةِ فَقَامَ غَضْبَانًا يَنْهٰى عَنْهَا أَشَدَّ النَّهْيِ ثُمَّ قَالَ: أَلَا إِنَّ اللَّاعِبَ بِهَا لَيَأْكُلُ قَمْرَهَا؟ كَآكِلِ لَحْمِ الْخِنْزِيرِ وَمُتَوَضِّيءٍ بِالدَّمِ يَعْنِي بِالْكُوبَةِ النَّرْدِ.

ترجمہ: حضرت فضالہ بن عبید رضی اللہ عنہ ایک مجمع میں تھے کہ انہیں پتہ چلا' کچھ لوگ شطرنج کھیلتے ہیں۔ آپ انہیں سختی سے منع کرنے اٹھے اور کہا اس سے آمدن کے لئے کھیلنے والا خنزیر کا گوشت کھانے والے کی طرح ہوتا ہے اور وہ خون سے وضو کرتا ہے۔

۶۱۵۔ بَابُ مَنْ لَمْ يُسَلِّمْ عَلٰى أَصْحَابِ النَّرْدِ

(شطرنج کھیلنے والوں سے سلام نہ لینا)

۱۳۰۴۔ حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ سَعِيدٍ، عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ الْحَكَمِ الْقَاضِيِّ قَالَ: أَخْبَرَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ الْوَلِيدِ الْوَصَافِيُّ، عَنِ الْفُضَيْلِ بْنِ مُسْلِمٍ، عَنْ أَبِيهِ قَالَ: كَانَ عَلِيٌّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ إِذَا خَرَجَ مِنْ بَابِ الْقَصْرِ فَرَأَى أَصْحَابَ النَّرْدِ، انْطَلَقَ بِهِمْ فَعَقَلَهُمْ مِنْ غُدْوَةٍ إِلَى اللَّيْلِ فَمِنْهُمْ مَنْ يُعْقَلُ إِلٰى نِصْفِ النَّهَارِ قَالَ وَكَانَ الَّذِي يُعْقَلُ إِلَى اللَّيْلِ الَّذِينَ يُعَامِلُونَ بِالْوَرِقِ، وَكَانَ الَّذِي يُعْقَلُ إِلٰى نِصْفِ النَّهَارِ الَّذِينَ يَلْهُوْنَ بِهَا وَكَانَ يَأْمُرُ أَنْ لَا يُسَلِّمُوا عَلَيْهِمْ.

ترجمہ: حضرت مسلم رضی اللہ عنہ بتاتے ہیں کہ حضرت علی کرم اللہ وجہہ جب اپنے حکومتی محل سے نکلے اور نرد کھیلنے والوں کو دیکھا' وہاں گئے تو صبح سے شام تک انہیں نظر بند کر دیا۔ کچھ ایسے بھی تھے جنہیں آدھے دن تک قید کیا۔ (راوی کا بیان ہے) جن کو رات تک قید کیا وہ چاندی لگا کر وہ جوا کھیلتے تھے اور جنہیں آدھے دن تک نظر بند کیا جاتا وہ ایسے ہوتے جو کھیل کی حد تک ہی رہتے تھے۔ آپ کی طرف سے ہدایت تھی کہ ان سے کوئی سلام بھی نہ لے۔

٦١٧- بَابٌ الْأَدَبُ وَإِخْرَاجُ الَّذِينَ يَلْعَبُونَ بِالنَّرْدِ وَأَهْلُ الْبَاطِلِ

(ادب سکھانا، نرد کھیلنے والوں اور اہل باطل کو الگ کرنا)

١٣٠٩- حَدَّثَنَا إِسْمٰعِيلُ قَالَ: حَدَّثَنِي مَالِكٌ، عَنْ نَافِعٍ، أَنَّ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عُمَرَ كَانَ إِذَا وَجَدَ أَحَدًا مِنْ أَهْلِهِ يَلْعَبُ بِالنَّرْدِ ضَرَبَهُ وَكَسَرَهَا.

ترجمہ: حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما جب بھی اپنے کسی اہل خانہ کو نرد سے کھیلتا دیکھتے تو اسے مارتے اور نرد توڑ دیتے۔

١٣١٠- حَدَّثَنَا إِسْمٰعِيلُ قَالَ: حَدَّثَنِي مَالِكٌ، عَنْ عَلْقَمَةَ بْنِ أَبِي عَلْقَمَةَ، عَنْ أُمِّهِ، عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا، أَنَّهُ بَلَغَهَا أَنَّ أَهْلَ بَيْتٍ فِي دَارِهَا كَانُوا سُكَّانًا فِيهَا عِنْدَهُمْ نَرْدٌ، فَأَرْسَلَتْ إِلَيْهِمْ: لَئِنْ لَمْ تُخْرِجُوهَا لَأُخْرِجَنَّكُمْ مِنْ دَارِي وَأَنْكَرَتْ ذٰلِكَ عَلَيْهِمْ.

ترجمہ: حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کو پتہ چلا کہ ان کے گھر میں رہنے والوں کے پاس نرد ہے تو آپ نے انہیں پیغام بھیجا کہ اگر تم نے یہ نرد گھر سے نہ نکالی تو میں تمہیں اپنے گھر سے نکال باہر کروں گی اور آپ نے ان لوگوں کے اس کام کو سخت ناپسند فرمایا۔

١٣١١- حَدَّثَنَا مُوسٰى قَالَ: حَدَّثَنَا رَبِيعَةُ بْنُ كُلْثُومِ بْنِ جَبْرٍ قَالَ: حَدَّثَنِي أَبِي قَالَ خَطَبَنَا ابْنُ الزُّبَيْرِ فَقَالَ: يَا أَهْلَ مَكَّةَ، بَلَغَنِي عَنْ رِجَالٍ مِنْ قُرَيْشٍ يَلْعَبُونَ بِلُعْبَةٍ يُقَالُ لَهَا النَّرْدَشِيرُ، وَكَانَ أَعْسَرَ، قَالَ اللّٰهُ: إِنَّمَا الْخَمْرُ وَالْمَيْسِرُ[1] وَإِنِّي أَحْلِفُ بِاللّٰهِ لَا أُوتَى بِرَجُلٍ لَعِبَ بِهَا إِلَّا عَاقَبْتُهُ فِي شَعْرِهِ وَبَشَرِهِ وَأَعْطَيْتُ سَلَبَهُ لِمَنْ أَتَانِي بِهِ.

ترجمہ: حضرت ابن زبیر رضی اللہ عنہما نے خطبہ دیتے ہوئے کہا: مجھے معلوم ہوا ہے کہ قریش کے کچھ لوگ نردشیر سے کھیلتے ہیں، یہ بہت مشکل ہوتی ہے، اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: إِنَّمَا الْخَمْرُ وَالْمَيْسِرُ. میں اللہ کی قسم کھا کر کہتا ہوں کہ میرے پاس جو بھی نرد کھیلنے والا لایا جائے گا میں اس کے بال نوچوں گا اور اسے ڈنڈے لگاؤں گا اور جو سامان بھی اس کے پاس ہوگا وہ میں اسے پکڑ کر لانے والوں کو دے دوں گا۔

١٣١٢- حَدَّثَنَا ابْنُ الصَّبَّاحِ قَالَ: حَدَّثَنَا إِسْمٰعِيلُ بْنُ زَكَرِيَّا، عَنْ عُبَيْدِ ابْنِ أَبِي أُمَيَّةَ الْحَنَفِيِّ هُوَ الطَّنَافِسِيُّ

١- سورہ المائدہ: آیت ٩٠

قَالَ: حَدَّثَنِي يَعْلَى بْنُ مُرَّةَ قَالَ: سَمِعْتُ أَبَا هُرَيْرَةَ فِي الَّذِي يَلْعَبُ بِالنَّرْدِ قِمَارًا: كَالَّذِي يَأْكُلُ لَحْمَ الْخِنْزِيرِ وَالَّذِي يَلْعَبُ بِهِ غَيْرَ الْقِمَارِ كَالَّذِي يَغْمِسُ يَدَهُ فِي دَمِ خِنْزِيرٍ وَالَّذِي يَجْلِسُ عِنْدَهَا يَنْظُرُ إِلَيْهَا كَالَّذِي يَنْظُرُ إِلَى لَحْمِ الْخِنْزِيرِ.

ترجمہ: حضرت ابوعمر یعلیٰ رضی اللہ عنہ بتاتے ہیں کہ میں نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے سنا: وہ کہتے ہیں جو شخص جوا کے طور پر نرد کھیلتا ہے وہ ایسا ہے جیسے سور کو گوشت کھانے والا اور جو بغیر جوا لگائے کھیلتا ہے وہ ایسے ہے جیسے خنزیر کے خون میں ہاتھ ڈالنے والا اور جو قریب بیٹھ کر کھیل دیکھتا ہے وہ ایسے ہے جیسے خنزیر کا گوشت دیکھنے والا۔

۱۳۱۳۔حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عُمَرَ قَالَ: حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ زُرَيْعٍ، عَنْ حَبِيبٍ، عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ قَالَ: اللَّاعِبُ بِالْفَصَّيْنِ قِمَارًا كَآكِلِ لَحْمِ الْخِنْزِيرِ، وَاللَّاعِبُ بِهِمَا غَيْرَ قِمَارٍ كَالْغَامِسِ يَدَهُ فِي دَمِ خِنْزِيرٍ.

ترجمہ: حضرت عبداللہ بن عمرو بن عاص رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ جوئے کے طور پر نرد کی دو گوٹیوں سے کھیلنے والا ایسا ہے جیسے خنزیر کا گوشت کھانے والا اور جوئے کے بغیر کھیلنے والا خنزیر کے خون میں ہاتھ ڈبو دینے والے کی طرح ہوتا ہے۔

۶۱۸۔ بَابٌ لَا يُلْدَغُ الْمُؤْمِنُ مِنْ جُحْرٍ مَرَّتَيْنِ

(مومن ایک سوراخ سے دو بار ڈنگ نہیں کھاتا)

۱۳۱۴۔حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ صَالِحٍ قَالَ: حَدَّثَنِي اللَّيْثُ قَالَ: حَدَّثَنِي يُونُسُ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ: أَخْبَرَنِي سَعِيدُ بْنُ الْمُسَيَّبِ، أَنَّ أَبَا هُرَيْرَةَ أَخْبَرَهُ، أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: لَا يُلْدَغُ الْمُؤْمِنُ مِنْ جُحْرٍ مَرَّتَيْنِ.

ترجمہ: حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بتاتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ فرماتے ہیں کہ "ایک مومن شخص کسی سوراخ سے دو مرتبہ ڈنگ نہیں کھاتا۔"

۶۱۹۔ بَابٌ مَنْ رَمٰى بِاللَّيْلِ (رات کو تیر پھینک دینے والے کا حکم)

۱۳۱۵۔حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ يَزِيدَ قَالَ: حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ أَبِي أَيُّوبَ قَالَ: حَدَّثَنِي يَحْيَى بْنُ أَبِي سُلَيْمَانَ،

عَنْ سَعِيْدٍ الْمَقْبُرِيِّ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: مَنْ رَمَانَا بِاللَّيْلِ فَلَيْسَ مِنَّا. قَالَ أَبُوْ عَبْدِ اللّٰهِ: فِيْ إِسْنَادِهِ نَظَرٌ.

ترجمہ: حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بتاتے ہیں کہ جو شخص رات کو ہماری طرف تیر پھینکے وہ ہم میں سے نہیں۔

۱۳۱۶۔ حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ مُخَلَّدٍ قَالَ: حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ بِلَالٍ، عَنْ سُهَيْلِ ابْنِ أَبِي صَالِحٍ، عَنْ أَبِيْهِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَنْ حَمَلَ عَلَيْنَا السِّلَاحَ فَلَيْسَ مِنَّا.

ترجمہ: حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: ''جو شخص ہمارے خلاف ہتھیار اٹھائے گا وہ ہم میں سے نہیں ہوگا۔''

۱۳۱۷۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُوْ أُسَامَةَ، عَنْ بُرَيْدِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ أَبِي بُرْدَةَ، عَنْ أَبِي مُوْسٰى قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَنْ حَمَلَ عَلَيْنَا السِّلَاحَ فَلَيْسَ مِنَّا.

ترجمہ: حضرت ابوموسےٰ رضی اللہ عنہ بتاتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: ''جو شخص ہمارے خلاف ہتھیار اٹھائے گا وہ ہم سے نہ ہوگا۔''

۶۲۰۔ بَابٌ إِذَا أَرَادَ اللّٰهُ قَبْضَ عَبْدٍ بِأَرْضٍ جَعَلَ لَهُ بِهَا حَاجَةً

(انسان کا اپنے مقام موت پر پہنچنا)

۱۳۱۸۔ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ قَالَ: حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ، عَنْ أَيُّوْبَ، عَنْ أَبِي الْمَلِيْحِ، عَنْ رَجُلٍ مِنْ قَوْمِهِ وَكَانَتْ لَهُ صُحْبَةٌ قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: إِذَا أَرَادَ اللّٰهُ قَبْضَ عَبْدٍ بِأَرْضٍ جَعَلَ لَهُ بِهَا حَاجَةً.

ترجمہ: حضرت ابوالملیح رضی اللہ عنہ کے مطابق ایک صحابی رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: ''جب اللہ تعالیٰ کسی مقام پر کسی کی روح قبض کرنا چاہتا ہے تو اسے وہاں کوئی ضرورت پڑ جاتی ہے۔''

۶۲۱۔ بَابٌ مَنِ امْتَخَطَ فِيْ ثَوْبِهِ (ناک کا فضلہ کپڑے پر گرنا)

۱۳۱۹۔ حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ عُمَرَ قَالَ: حَدَّثَنَا يَزِيْدُ بْنُ إِبْرَاهِيْمَ قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سِيْرِيْنَ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّهُ تَمَخَّطَ فِيْ ثَوْبِهِ ثُمَّ قَالَ: بَخٍ بَخٍ أَبُوْ هُرَيْرَةَ يَتَمَخَّطُ فِي الْكَتَّانِ، رَأَيْتُنِيْ أُصْرَعُ بَيْنَ حُجْرَةِ

عَائِشَةَ وَالْمِنْبَرِ يَقُوْلُ النَّاسُ: مَجْنُوْنٌ وَمَا بِيْ إِلَّا الْجُوْعُ.

ترجمہ: حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے اپنے کپڑے پر ناک کا فضلہ گرایا اور کہا: کیا بات ہے کہ آج ابوہریرہ رضی اللہ عنہ اونی کپڑے پر ناک کا فضلہ گراتا ہے۔ (ایک وقت تھا) میں نے اپنے آپ کو حجرہ عائشہ رضی اللہ عنہا اور منبر کے درمیان بحالت غشی گرا دیکھا' لوگ کہہ رہے تھے کہ دیوانہ ہو گیا ہے لیکن مجھے تو بھوک لگی ہوئی تھی۔

۶۲۲۔ بَابُ الْوَسْوَسَةِ (وسوسہ)

۱۳۲۰۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَلَامٍ قَالَ: أَخْبَرَنَا عَبْدَةُ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ: حَدَّثَنَا ابْنُ سَلَمَةَ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالُوْا: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! إِنَّا نَجِدُ فِيْ أَنْفُسِنَا شَيْئًا مَا نُحِبُّ أَنْ نَتَكَلَّمَ بِهِ وَإِنَّ لَنَا مَا طَلَعَتْ عَلَيْهِ الشَّمْسُ. قَالَ: أَوَ قَدْ وَجَدْتُمْ ذٰلِكَ؟ قَالُوْا: نَعَمْ. قَالَ: ذَاكَ صَرِيْحُ الْإِيْمَانِ.

ترجمہ: حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بتاتے ہیں' لوگوں نے عرض کی یا رسول اللہ! ہمارے دلوں میں ایسے خیالات آ جاتے ہیں جنہیں ہم زبان پر لانا پسند نہیں کرتے حالانکہ ہمارے پاس ہر چیز موجود ہے۔ آپ نے فرمایا: ''واقعی تمہارے دلوں میں کچھ آتا ہے؟'' انہوں نے عرض کی ہاں! آپ نے فرمایا: ''یہی تو واضح ایمان کہلاتا ہے۔''

۱۳۲۱۔ وَعَنْ جَرِيْرٍ، عَنْ لَيْثٍ، عَنْ شَهْرِ بْنِ حَوْشَبٍ قَالَ: دَخَلْتُ أَنَا وَخَالِيْ عَلٰى عَائِشَةَ فَقَالَ: إِنَّ أَحَدَنَا يَعْرِضُ فِيْ صَدْرِهِ مَا لَوْ تَكَلَّمَ بِهِ ذَهَبَتْ آخِرَتُهُ وَلَوْ ظَهَرَ لَقُتِلَ بِهِ قَالَ فَكَبَّرَتْ ثَلَاثًا ثُمَّ قَالَتْ: سُئِلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ ذٰلِكَ؟ فَقَالَ: إِذَا كَانَ ذٰلِكَ مِنْ أَحَدِكُمْ فَلْيُكَبِّرْ ثَلَاثًا فَإِنَّهُ لَنْ يُحِسَّ ذٰلِكَ إِلَّا مُؤْمِنٌ.

ترجمہ: حضرت شہر بن خوشب رضی اللہ عنہ بتاتے ہیں کہ میں اور میرے ماموں سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کی خدمت میں حاضر ہوئے' عرض کی ہمارے دلوں میں کچھ ایسے خیال آتے ہیں کہ ہم اگر ہم انہیں زبان پر لے آئیں تو ہماری آخرت تباہ ہو جائے گی اور اگر وہ خیالات ظاہر ہو جائیں تو اس کی سزا قتل ہو۔ آپ نے تین مرتبہ اللہ اکبر کہا اور پھر فرمایا کہ اس بارے میں رسول اللہ ﷺ سے بھی دریافت کیا گیا تھا تو آپ نے فرمایا تھا: ''اگر تم کو ایسی صورت سے واسطہ پڑ جائے تو تین مرتبہ اللہ اکبر کہو' اس قسم کے خیالات مومن کے سوا کسی کے دل میں نہیں آتے۔''

۱۳۲۲۔وَعَنْ عُقْبَةَ بْنِ خَالِدِ نِالسَّكُوْنِيِّ قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُوْ سَعْدٍ سَعِيْدِ بْنِ مَرْزُبَانَ قَالَ: سَمِعْتُ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ يَقُوْلُ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: لَنْ يَبْرَحَ النَّاسُ يَسْأَلُوْنَ عَمَّا لَمْ يَكُنْ حَتّٰى يَقُوْلَ: اللّٰهُ خَالِقُ كُلِّ شَيْءٍ فَمَنْ خَلَقَ اللّٰهَ؟

ترجمہ: حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بتاتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: ''لوگ ایسی چیزوں کے بارے میں سوال کرتے رہیں گے جس کا کوئی وجود نہیں حتیٰ کہ آدمی یہ بھی کہہ دے گا کہ اللہ تو ہر شے کا خالق ہے مگر اسے کس نے پیدا کیا؟''

۶۲۳۔بَابُ الظَّنِّ (گمان کرنا)

۱۳۲۳۔حَدَّثَنَا إِسْمٰعِيْلُ قَالَ: حَدَّثَنِيْ مَالِكٌ، عَنْ أَبِي الزِّنَادِ، عَنِ الْأَعْرَجِ، عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ، أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ: إِيَّاكُمْ وَالظَّنَّ فَإِنَّ الظَّنَّ أَكْذَبُ الْحَدِيْثِ وَلَا تَجَسَّسُوْا، وَلَا تَنَافَسُوْا، وَلَا تَدَابَرُوْا، وَلَا تَحَاسَدُوْا، وَلَا تَبَاغَضُوْا، وَكُوْنُوْا عِبَادَ اللّٰهِ إِخْوَانًا.

ترجمہ: حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بتاتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ فرماتے ہیں: ''گمان کرنے سے گریز کرو کیونکہ یہ جھوٹی بات ہوتی ہے' جاسوسی سے کام نہ لو' تکبر نہ کرو' پیٹھ پھیر کر نہ بھاگو' حسد نہ کرو اور نہ ہی آپس میں بغض رکھو بلکہ بھائی بھائی بن کر رہو۔''

۱۳۲۴۔حَدَّثَنَا مُوْسَى بْنُ إِسْمٰعِيْلَ قَالَ: حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ قَالَ: أَخْبَرَنَا ثَابِتٌ، عَنْ أَنَسٍ قَالَ: بَيْنَمَا النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَعَ امْرَأَةٍ مِّنْ نِسَائِهِ، إِذْ مَرَّ بِهِ رَجُلٌ فَدَعَاهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ: يَا فُلَانُ، هٰذِهِ زَوْجَتِيْ فُلَانَةٌ. قَالَ: مَنْ كُنْتُ أَظُنُّ بِهِ فَلَمْ أَكُنْ أَظُنُّ بِكَ. قَالَ: إِنَّ الشَّيْطَانَ يَجْرِيْ مِنَ ابْنِ آدَمَ مَجْرَى الدَّمِ.

ترجمہ: حضرت انس رضی اللہ عنہ بتاتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ اپنی ایک زوجہ محترمہ کے پاس تشریف فرما تھے کہ اتنے میں وہاں سے ایک آدمی گزرا' آپ نے اسے بلایا اور بتایا کہ ''یہ میری فلاں بیوی ہے۔'' اس نے عرض کی میں جو گمان لوگوں سے کرتا ہوں آپ سے نہیں کرسکتا۔ آپ نے فرمایا: ''شیطان ابن آدم کے جسم میں ایسے دوڑتا ہے جیسے خون۔''

۱۳۲۵۔حَدَّثَنَا يُوْسُفُ بْنُ يَعْقُوْبَ قَالَ: حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيْدٍ أَخُوْ عُبَيْدِ نِالْقُرَشِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ،

عَنْ أَبِي وَائِلٍ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ: مَا يَزَالُ الْمَسْرُوقُ مِنْهُ يَتَظَنَّى حَتّٰى يَصِيرَ أَعْظَمَ مِنَ السَّارِقِ.

ترجمہ: حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ جس شخص کی چوری ہو جاتی ہے وہ گمان اس قدر کرتا ہے کہ چور سے بھی بڑھ جاتا ہے۔ (کئی لوگوں کو ناجائز چور بنا کر گنہگار ہوتا ہے)

۱۳۲۶۔ حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمٰعِيلَ قَالَ: حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ قَالَ: أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عُثْمَانَ بْنِ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ سَمُرَةَ، عَنْ بِلَالِ بْنِ سَعْدٍ الْأَشْعَرِيِّ، أَنَّ مُعَاوِيَةَ كَتَبَ إِلَى أَبِي الدَّرْدَاءِ: أُكْتُبْ إِلَيَّ فُسَّاقَ دِمَشْقَ فَقَالَ: مَا لِي وَفُسَّاقَ دِمَشْقَ وَمِنْ أَيْنَ أَعْرِفُهُمْ؟ فَقَالَ ابْنُهُ بِلَالٌ: أَنَا أَكْتُبُهُمْ فَكَتَبَهُمْ. قَالَ: مِنْ أَيْنَ عَلِمْتَ؟ مَا عَرَفْتَ أَنَّهُمْ فُسَّاقٌ إِلَّا وَأَنْتَ مِنْهُمْ أَبْدَأْ بِنَفْسِكَ وَلَمْ يُرْسِلْ بِأَسْمَائِهِمْ.

ترجمہ: حضرت بلال بن سعد اشعری رضی اللہ عنہ بتاتے ہیں کہ حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ نے حضرت ابوالدرداء رضی اللہ عنہ کو لکھا کہ مجھے دمشق کے فاسقین کے نام لکھ بھیجو۔ انہوں نے کہا کہ میں تو ان لوگوں کو جانتا نہیں، میں ان کے نام کیسے لکھ بھیجوں۔ ان کے بیٹے بلال نے کہا کہ میں لکھ بھیجتا ہوں۔ چنانچہ انہوں نے لکھ دیئے تو انہوں نے بلال سے پوچھا کہ تمہیں ان کے بارے میں کیسے علم ہوا؟ میرے خیال میں تو بھی انہی میں ہے ورنہ میں تو جانتا ہی نہ تھا۔ لہٰذا پہلے اپنا نام لکھو اور پھر انہوں نے یہ نام نہ بھیجے۔

۶۲۴۔ بَابُ حَلْقِ الْجَارِيَةِ وَالْمَرْأَةِ زَوْجَهَا

(لونڈی اور بیوی کا اپنے شوہر کی حجامت کرنا)

۱۳۲۷۔ حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمٰعِيلَ قَالَ: حَدَّثَنِي سُكَيْنُ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيزِ ابْنِ قَيْسٍ، عَنْ أَبِيهِ قَالَ: دَخَلْتُ عَلَى عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ وَجَارِيَةٌ تَحْلِقُ الشَّعْرَ. وَقَالَ: النُّورَةُ تُرِقُّ الْجِلْدَ.

ترجمہ: حضرت ابن قیس رضی اللہ عنہ بتاتے ہیں کہ میں حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کے پاس گیا تو دیکھا کہ لونڈی آپ کے بال اتار رہی ہے اور بتایا کہ چونا جلد کو نرم کر دیتا ہے۔ (لہٰذا میں مونڈ دینا پسند کرتا ہوں)

۶۲۵۔ بَابُ نَتْفِ الْإِبْطِ (بغل کے بال اکھیڑنا)

۱۳۲۸۔ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ قَزَعَةَ قَالَ: حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ سَعْدٍ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ، عَنْ

أَبِي هُرَيْرَةَ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: الْفِطْرَةُ خَمْسٌ: الْخِتَانُ، وَالِاسْتِحْدَادُ، وَنَتْفُ الْإِبِطِ، وَقَصُّ الشَّارِبِ، وَتَقْلِيمُ الْأَظْفَارِ.

ترجمہ: حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بتاتے ہیں کہ پانچ چیزیں انسانی فطرت میں داخل ہیں۔ ختنہ' موئے زیر ناف لینا' بغلوں کے بال اتارنا' بالوں کو تراشنا اور ناخن کاٹنا۔

نوٹ: فطرت کا مقصد یہ ہے کہ ان سب کام کرنے سے انسان کی خوبصورتی بحال ہوتی ہے کیونکہ یہ پہلے نہ ہوا کرتی تھیں۔ (۱۲ چشتی)

۱۳۲۹۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ قَالَ: حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ زُرَيْعٍ قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ إِسْحٰقَ قَالَ: حَدَّثَنِي سَعِيدُ بْنُ أَبِي سَعِيدٍ الْمَقْبُرِيُّ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: خَمْسٌ مِنَ الْفِطْرَةِ: الْخِتَانُ، وَحَلْقُ الْعَانَةِ، وَتَقْلِيمُ الْأَظْفَارِ، وَنَتْفُ الضَّبْعِ، وَقَصُّ الشَّارِبِ.

ترجمہ: حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بتاتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: ''پانچ چیزیں فطرت انسان میں داخل ہیں' ختنہ کرنا' موئے زیر ناف لینا' ناخن ترشوانا' بغل کے بال اکھاڑنا اور بال تراشنا۔''

۱۳۳۰۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ قَالَ: حَدَّثَنِي مَالِكٌ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ أَبِي سَعِيدٍ الْمَقْبُرِيِّ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ: خَمْسٌ مِنَ الْفِطْرَةِ: تَقْلِيمُ الْأَظْفَارِ، وَقَصُّ الشَّارِبِ، وَنَتْفُ الْإِبِطِ، وَحَلْقُ الْعَانَةِ، وَالْخِتَانُ.

ترجمہ: حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بتاتے ہیں کہ پانچ چیزیں انسانی فطرت میں پائی جاتی ہیں۔ ناخن کاٹنا' بال تراشنا' بغل کے بال اتارنا' موئے زیر ناف لینا اور ختنہ کرنا۔

۶۲۶۔ بَابُ حُسْنِ الْعَهْدِ (حسن عہد اور وفا شعاری)

۱۳۳۱۔ حَدَّثَنَا أَبُو عَاصِمٍ، عَنْ جَعْفَرِ بْنِ يَحْيَى بْنِ ثَوْبَانَ قَالَ: حَدَّثَنِي عُمَارَةُ بْنُ ثَوْبَانَ قَالَ: حَدَّثَنِي أَبُو الطُّفَيْلِ قَالَ: رَأَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقْسِمُ لَحْمًا بِالْجِعِرَّانَةِ وَأَنَا يَوْمَئِذٍ غُلَامٌ أَحْمِلُ عُضْوَ الْبَعِيرِ فَأَتَتْهُ امْرَأَةٌ فَبَسَطَ لَهَا رِدَاءَهُ قُلْتُ: مَنْ هٰذِهِ؟ قِيلَ هٰذِهِ أُمُّهُ الَّتِي أَرْضَعَتْهُ.

ترجمہ: حضرت ابوالطفیل رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ جعرانہ کے مقام پر گوشت تقسیم کر رہے تھے میں ان دنوں بالکل چھوٹا تھا' میں نے اونٹ کا ایک ٹکڑا اٹھا رکھا تھا۔ آپ کے پاس ایک عورت تشریف لائیں اور آپ نے ان کے لئے اپنی چادر بچھا دی۔ میں نے پوچھا یہ کون ہیں؟ مجھے بتایا گیا کہ یہ آپ کی رضاعی ماں

ہیں جنہوں نے آپ کو دودھ پلایا تھا۔

٦٢٧۔ بَابُ الْمَعْرِفَةِ (جان پہچان رکھنا)

١٣٣٢۔ حَدَّثَنَا أَبُو نُعَيْمٍ قَالَ: حَدَّثَنَا يُونُسُ، عَنْ أَبِي إِسْحٰقَ، عَنِ الْمُغِيْرَةِ بْنِ شُعْبَةَ قَالَ رَجُلٌ: أَصْلَحَ اللّٰهُ الْأَمِيرَ، إِنَّ آذِنَكَ يَعْرِفُ رِجَالًا فَيُؤْثِرُهُمْ بِالْإِذْنِ. قَالَ: عَذَرَهُ اللّٰهُ إِنَّ الْمَعْرِفَةَ لَتَنْفَعُ عِنْدَ الْكَلْبِ الْعَقُورِ وَعِنْدَ الْجَمَلِ الصَّئُولِ.

ترجمہ: حضرت مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ بتاتے ہیں کہ ایک آدمی کہنے لگا: اللہ تعالیٰ امیر کو راہ راست دکھائے' اگر تمہارا دربان کسی کو پہچان لیتا ہے تو اسے اندر آنے میں اولیت دیتا ہے۔ انہوں نے کہا: اللہ تعالیٰ معاف فرمائے' بلاشبہ جان پہچان ایسی چیز ہے کہ کاٹنے والا کتا اور اونٹ بھی اس کا خیال رکھتے ہیں۔

٦٢٨۔ بَابُ لَعِبِ الصِّبْيَانِ بِالْجَوْزِ (لڑکوں کا اخروٹ سے کھیلنا)

١٣٣٣۔ حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمٰعِيلَ قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُو عَوَانَةَ، عَنْ مُغِيْرَةَ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ قَالَ: كَانَ أَصْحَابُنَا يُرَخِّصُونَ لَنَا فِي اللُّعَبِ كُلِّهَا غَيْرَ الْكِلَابِ قَالَ أَبُو عَبْدِ اللّٰهِ: يَعْنِي لِلصِّبْيَانِ.

ترجمہ: حضرت ابراہیم بن ادہم رضی اللہ عنہ بتاتے ہیں کہ ہمارے اصحاب' کتے کے علاوہ (بچوں کو) ہر قسم کے کھیل کی اجازت دیتے تھے۔

١٣٣٤۔ حَدَّثَنَا مُوسٰى قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ قَالَ: حَدَّثَنِي شَيْخٌ مِنْ أَهْلِ الْخَيْرِ يُكْنَى أَبَا عُقْبَةَ قَالَ: مَرَرْتُ مَعَ ابْنِ عُمَرَ مَرَّةً بِالطَّرِيقِ فَمَرَّ بِغِلْمَةٍ مِنَ الْحَبَشِ فَرَآهُمْ يَلْعَبُونَ فَأَخْرَجَ دِرْهَمَيْنِ فَأَعْطَاهُمْ.

ترجمہ: حضرت ابوعتبہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ ایک مرتبہ میں حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما کے ساتھ ایک راستے میں چلا جا رہا تھا' آپ' حبشی لڑکوں کے قریب سے گزرے جو کھیل رہے تھے' آپ نے دو درہم نکالے اور انہیں دے دیئے۔

١٣٣٥۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ قَالَ: أَخْبَرَنِي عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ أَبِي سَلَمَةَ، عَنْ هِشَامٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ عَائِشَةَ، أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يُسَرِّبُ إِلَيَّ صَوَاحِبِي يَلْعَبْنَ بِاللُّعَبِ: الْبَنَاتِ الصِّغَارَ.

ترجمہ: حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بتاتی ہیں کہ حضور ﷺ میرے پاس کھیلنے کی خاطر میری چھوٹی سہیلیوں کو بھیج دیا کرتے تھے۔

۶۲۹۔ بَابٌ ذَبْحُ الْحَمَامِ (کبوتر ذبح کرنا)

۱۳۳۶۔ حَدَّثَنَا شِهَابُ بْنُ مَعْمَرٍ قَالَ: حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرٍو، عَنْ أَبِي سَلَمَةَ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: رَأَى رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَجُلًا يَتْبَعُ حَمَامَةً قَالَ: شَيْطَانٌ يَتْبَعُ شَيْطَانَةً.

ترجمہ: حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بتاتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ایک شخص کو دیکھا جو کبوتری کا پیچھا کر رہا تھا' آپ نے فرمایا: ''ایک شیطان شیطانہ کا پیچھا کر رہا ہے۔''

۱۳۳۷۔ حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ قَالَ: حَدَّثَنَا يُوسُفُ بْنُ عَبْدَةَ قَالَ: حَدَّثَنَا الْحَسَنُ قَالَ: كَانَ عُثْمَانُ لَا يَخْطُبُ جُمُعَةً إِلَّا أَمَرَ بِقَتْلِ الْكِلَابِ وَذَبْحِ الْحَمَامِ.

ترجمہ: حضرت حسن رضی اللہ عنہ بتاتے ہیں کہ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ ہر جمعہ کے دن خطبہ میں کتوں کو قتل کرنے اور کبوتر ذبح کرنے کا کہا کرتے تھے۔

۱۳۳۸۔ حَدَّثَنَا مُوسَى قَالَ: حَدَّثَنَا مُبَارَكٌ، عَنِ الْحَسَنِ قَالَ: سَمِعْتُ عُثْمَانَ يَأْمُرُنِي فِي خُطْبَتِهِ بِقَتْلِ الْكِلَابِ وَذَبْحِ الْحَمَامِ.

ترجمہ: حضرت حسن رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میں نے حضرت عثمان رضی اللہ عنہ سے سنا' آپ اپنے خطبہ میں کتے مارنے اور کبوتر ذبح کرنے کا حکم دیا کرتے تھے۔

۶۳۰۔ بَابٌ مَنْ كَانَتْ لَهُ حَاجَةٌ فَهُوَ أَحَقُّ أَنْ يَذْهَبَ إِلَيْهِ

(ضرورت مند اپنی ضرورت کو خود جائے)

۱۳۳۹۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ قَالَ: أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ قَالَ: حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ أَيُّوبَ قَالَ: حَدَّثَنِي عُقَيْلُ بْنُ خَالِدٍ، أَنَّ سَعِيدَ بْنَ سُلَيْمَانَ بْنِ زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ حَدَّثَهُ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ جَدِّهِ زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ، أَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ جَاءَهُ يَسْتَأْذِنُ عَلَيْهِ يَوْمًا فَأَذِنَ لَهُ وَرَأْسُهُ فِي يَدِ جَارِيَةٍ لَهُ تُرَجِّلُهُ فَنَزَعَ رَأْسَهُ، فَقَالَ لَهُ عُمَرُ: دَعْهَا تُرَجِّلْكَ فَقَالَ: يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ لَوْ أَرْسَلْتَ إِلَيَّ جِئْتُكَ. فَقَالَ عُمَرُ: إِنَّمَا الْحَاجَةُ لِي.

ترجمہ: حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ بتاتے ہیں کہ ایک دن حضرت عمر رضی اللہ عنہ ان سے اجازت لینے

آئے تو انہوں نے اجازت دے دی' ان کا سر ایک لونڈی کے ہاتھوں میں تھا جو انہیں کنگھی کر رہی تھی' انہوں نے اپنا سر پیچھے ہٹا لیا تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ان سے کہا! رہنے دو' اسے کنگھی کرنے دو۔ زید رضی اللہ عنہ نے کہا: اے امیر المؤمنین! آپ مجھے پیغام بھیج دیتے تو میں خود حاضر ہو جاتا۔ آپ نے کہا: کام تو مجھے تھا۔ (اس لئے میں چل کر آیا ہوں)

٦٣١۔ بَابٌ إِذَا تَنَخَّعَ وَهُوَ مَعَ الْقَوْمِ (لوگوں میں ہوتے کھنگھارنا)

١٣٤٠۔ حَدَّثَنَا مُوسٰی، عَنْ حَمَّادِ بْنِ سَلَمَةَ قَالَ: أَخْبَرَنَا ثَابِتٌ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ عَيَّاشٍ الْقُرَشِيِّ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: إِذَا تَنَخَّعَ بَيْنَ يَدَيِ الْقَوْمِ فَلْيُوَارِ بِكَفَّيْهِ حَتّٰی تَقَعَ نُخَامَتُهُ إِلَی الْأَرْضِ وَإِذَا صَامَ فَلْيَدَّهِنْ، لَا يُرٰی عَلَيْهِ أَثَرُ الصَّوْمِ.

ترجمہ: حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بتاتے ہیں کہ جب کوئی لوگوں کے سامنے کھنگھارے تو اسے ہاتھ سے ڈھانپ کر زمین پر گرائے اور روزہ رکھے تو تیل استعمال کرے تاکہ اس پر روزے کے اثرات معلوم نہ ہو سکیں۔

٦٣٢۔ بَابٌ إِذَا حَدَّثَ الرَّجُلُ الْقَوْمَ لَا يُقْبِلُ عَلٰی وَاحِدٍ
(لوگوں سے بات کرتے وقت ایک کی طرف رخ نہ رکھے)

١٣٤١۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَلَامٍ قَالَ: أَخْبَرَنَا هُشَيْمٌ، عَنْ إِسْمٰعِيلَ بْنِ سَالِمٍ، عَنْ حَبِيبِ بْنِ أَبِي ثَابِتٍ قَالَ: كَانُوا يُحِبُّونَ إِذَا حَدَّثَ الرَّجُلُ أَنْ لَا يُقْبِلَ عَلَی الرَّجُلِ الْوَاحِدِ وَلٰكِنْ لِيَعُمَّهُمْ.

ترجمہ: حضرت حبیب بن ابی ثابت رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ لوگ اس بات کو پسند کرتے تھے کہ جب آدمی لوگوں سے بات کرے تو صرف ایک شخص کی طرف متوجہ نہ ہو بلکہ سب کی طرف دھیان کرے۔

٦٣٣۔ بَابٌ فُضُولُ النَّظَرِ (بے فائدہ نظر ڈالنا)

١٣٤٢۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ عَيَّاشٍ، عَنِ الْأَجْلَحِ، عَنِ ابْنِ أَبِي الْهُذَيْلِ قَالَ: عَادَ عَبْدُ اللّٰهِ رَجُلًا وَمَعَهُ رَجُلٌ مِنْ أَصْحَابِهِ فَلَمَّا دَخَلَ الدَّارَ جَعَلَ صَاحِبُهُ يَنْظُرُ، فَقَالَ لَهُ عَبْدُ اللّٰهِ: وَاللّٰهِ لَوْ تَفَقَّأَتْ عَيْنَاكَ كَانَ خَيْرًا لَكَ.

ترجمہ: ابن ابو الہذیل رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ عبداللہ رضی اللہ عنہ نے اپنے ایک ساتھی سے مل کر کسی کی بیمار

پڑی کی جب یہ گھر میں داخل ہوئے تو ساتھی اِدھر اُدھر دیکھنے لگا۔ عبداللہ رضی اللہ عنہ نے کہا: اگر تمہاری آنکھیں پھوٹ جاتیں تو تمہارے لئے بہتر تھا۔

۱۳۴۳۔ حَدَّثَنَا خَلَّادٌ قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيْزِ، عَنْ نَافِعٍ، أَنَّ نَفَرًا مِّنْ أَهْلِ الْعِرَاقِ دَخَلُوْا عَلَى ابْنِ عُمَرَ فَرَاَوْا عَلَى خَادِمٍ لَّهُمْ طَوْقًا مِّنْ ذَهَبٍ فَنَظَرَ بَعْضُهُمْ إِلَى بَعْضٍ، فَقَالَ: مَا أَفْطَنَكُمْ لِلشَّرِّ.

ترجمہ: حضرت نافع رضی اللہ عنہ بتاتے ہیں کہ عراق کے کچھ لوگ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما کے پاس حاضر ہوئے تو انہوں نے حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما کی خادمہ کے گلے میں سونے کا ہار دیکھا' انہوں نے ایک دوسرے کی طرف نظر پھاڑ کر دیکھا تو آپ نے کہا: شرارت کے لئے تمہاری آنکھیں بہت تیز ہیں۔

۶۳۴۔ بَابُ فُضُوْلِ الْكَلَامِ (بے فائدہ گفتگو کرنا)

۱۳۴۴۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ قَالَ: حَدَّثَنَا مُعْتَمِرٌ، عَنْ لَيْثٍ، عَنْ عَطَاءٍ، عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ: لَا خَيْرَ فِيْ فُضُوْلِ الْكَلَامِ.

ترجمہ: حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ فضول باتیں کرنے میں کوئی بھلائی نہیں ہوتی۔

۱۳۴۵۔ حَدَّثَنَا مَطَرٌ قَالَ: حَدَّثَنَا يَزِيْدُ قَالَ: حَدَّثَنَا الْبَرَاءُ بْنُ يَزِيْدَ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ شَقِيْقٍ، عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: شِرَارُ أُمَّتِي الثَّرْثَارُوْنَ الْمُتَشَدِّقُوْنَ الْمُتَفَيْهِقُوْنَ وَخِيَارُ أُمَّتِيْ أَحَاسِنُهُمْ أَخْلَاقًا.

ترجمہ: حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: ''میری اُمت کے ایسے لوگ بہت بُرے ہیں جو بک بک کرتے ہیں اور باچھیں کھولتے ہیں اور وہ لوگ بہت اچھے ہیں جن کے اخلاق و عادات بہتر ہوتے ہیں۔''

۶۳۵۔ بَابُ ذِي الْوَجْهَيْنِ (دورخی بات کرنے والا ''دوغلا'')

۱۳۴۶۔ حَدَّثَنَا إِسْمٰعِيْلُ قَالَ: حَدَّثَنِيْ مَالِكٌ، عَنْ أَبِي الزِّنَادِ، عَنِ الْأَعْرَجِ، عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ، أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: مِنْ شَرِّ النَّاسِ ذُو الْوَجْهَيْنِ الَّذِيْ يَأْتِيْ هٰؤُلَاءِ بِوَجْهٍ وَهٰؤُلَاءِ بِوَجْهٍ.

ترجمہ: حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بتاتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''سب سے شریر وہ دو رُخا شخص ہوتا ہے جو ایک طرف جا کر کوئی بات کرے اور دوسری طرف کوئی اور۔''

٦٣٦۔ بَابٌ إِثْمُ ذِي الْوَجْهَيْنِ (دوغلے شخص کا گناہ)

١٣٤٧۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَعِيدٍ الْأَصْفَهَانِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا شَرِيكٌ، عَنْ رُكَيْنٍ، عَنْ نُعَيْمِ بْنِ حَنْظَلَةَ عَنْ عَمَّارِ بْنِ يَاسِرٍ قَالَ: سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: مَنْ كَانَ ذَا وَجْهَيْنِ فِي الدُّنْيَا كَانَ لَهُ لِسَانَانِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ مِنْ نَارٍ. فَمَرَّ رَجُلٌ كَانَ ضَخْمًا، قَالَ: هٰذَا مِنْهُمْ.

ترجمہ: حضرت عمار بن یاسر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میں نے نبی کریم ﷺ سے سنا' آپ نے فرمایا: ''جو اس دنیا میں دوغلا ہوگا' آخرت میں اس کی آگ کی دو زبانیں ہوں گی۔'' اتنے میں ایک موٹا آدمی وہاں سے گزرا تو آپ نے فرمایا: ''یہ بھی ان میں سے ہے۔''

٦٣٧۔ بَابٌ شَرُّ النَّاسِ مَنْ يُتَّقٰى شَرُّهُ

(وہ شخص شریر ہوتا ہے جس کی شرارت کا ڈر رہے)

١٣٤٨۔ حَدَّثَنَا صَدَقَةُ قَالَ: حَدَّثَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ قَالَ: سَمِعْتُ ابْنَ الْمُنْكَدِرِ قَالَ: سَمِعَ عُرْوَةُ بْنُ الزُّبَيْرِ، أَنَّ عَائِشَةَ أَخْبَرَتْهُ: اسْتَأْذَنَ رَجُلٌ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ: ائْذَنُوا لَهُ بِئْسَ أَخُو الْعَشِيرَةِ. فَلَمَّا دَخَلَ أَلَانَ لَهُ الْكَلَامَ فَقُلْتُ: يَا رَسُولَ اللّٰهِ، قُلْتَ الَّذِي قُلْتَ ثُمَّ أَلَنْتَ الْكَلَامَ؟ قَالَ: أَيْ عَائِشَةُ، إِنَّ شَرَّ النَّاسِ مَنْ تَرَكَهُ النَّاسُ (أَوْ وَدَعَهُ النَّاسُ) اتِّقَاءَ فُحْشِهِ.

ترجمہ: حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے بتایا کہ ایک شخص نے حضور ﷺ سے آنے کی اجازت مانگی تو آپ نے فرمایا: ''اسے آنے دو' اپنے قبیلہ کا برا شخص ہے۔'' جب وہ اندر حاضر ہوا تو آپ نے اس سے نرم گفتگو فرمائی۔ میں نے عرض کی یا رسول اللہ! آپ نے پہلے بات فرمائی (جو شدید تھی) اور اب اس سے نرم گفتگو فرما رہے ہیں؟ آپ نے فرمایا: ''اے عائشہ! لوگوں میں سے وہی شرارتی ہوتا ہے جسے لوگ چھوڑ دیں' صرف اس لئے کہ اس کی گفتگو اچھی نہیں۔''

٦٣٨۔ بَابٌ الْحَيَاءُ (حیا داری)

١٣٤٩۔ حَدَّثَنَا آدَمُ قَالَ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، عَنْ قَتَادَةَ، عَنْ أَبِي السَّوَّارِ الْعَدَوِيِّ قَالَ: سَمِعْتُ عِمْرَانَ بْنَ حُصَيْنٍ قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: الْحَيَاءُ لَا يَأْتِي إِلَّا بِخَيْرٍ. فَقَالَ بُشَيْرُ بْنُ كَعْبٍ:

٦٤٠۔ بَابُ إِذَا لَمْ تَسْتَحْيِ فَاصْنَعْ مَا شِئْتَ

(حیاء نہ رہے تو جو چاہو کرو)

١٣٥٣۔ حَدَّثَنَا آدَمُ قَالَ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، عَنْ مَنْصُورٍ قَالَ: سَمِعْتُ رِبْعِيَّ بْنَ حِرَاشٍ يُحَدِّثُ، عَنْ أَبِي مَسْعُودٍ قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: إِنَّ مِمَّا أَدْرَكَ النَّاسُ مِنْ كَلَامِ النُّبُوَّةِ الْأُولَى إِذَا لَمْ تَسْتَحْيِ فَاصْنَعْ مَا شِئْتَ.

ترجمہ: حضرت ابو مسعود رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: ''نبوت کے ابتدائی درجے کی بات جسے لوگ جانتے ہیں یہ ہے جب تجھے حیاء نہیں تو جو چاہو کرو۔''

٦٤١۔ بَابُ الْغَضَبِ (غصہ کھانا)

١٣٥٤۔ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ قَالَ: حَدَّثَنِي مَالِكٌ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: لَيْسَ الشَّدِيدُ بِالصُّرَعَةِ إِنَّمَا الشَّدِيدُ الَّذِي يَمْلِكُ نَفْسَهُ عِنْدَ الْغَضَبِ.

ترجمہ: حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بتاتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''کسی کو گرا دینا پہلوانی اور طاقت کی نشانی نہیں ہوتا' طاقت یہ ہے کہ انسان غضب کے وقت طبیعت پر قابو رکھے۔''

١٣٥٥۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ يُونُسَ قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُو شِهَابٍ عَبْدِ رَبِّهِ، عَنْ يُونُسَ، عَنِ الْحَسَنِ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ: مَا مِنْ جُرْعَةٍ أَعْظَمُ عِنْدَ اللّٰهِ أَجْرًا مِنْ جُرْعَةِ غَيْظٍ كَظَمَهَا عَبْدٌ ابْتِغَاءَ وَجْهِ اللّٰهِ.

ترجمہ: حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما کہتے ہیں کہ اللہ کے ہاں سب سے زیادہ اجر وہ گھونٹ رکھتا ہے جو انسان غصے کے وقت پیتا ہے (غصہ پی جاتا ہے) اور وہ بھی صرف اللہ تعالیٰ کی رضا کے لئے۔

٦٤٢۔ بَابُ مَا يَقُولُ إِذَا غَضِبَ (غصہ کے وقت کیا کہے؟)

١٣٥٦۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ قَالَ: سَمِعْتُ الْأَعْمَشَ يَقُولُ: حَدَّثَنَا عَدِيُّ بْنُ ثَابِتٍ، عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ صُرَدٍ قَالَ: اسْتَبَّ رَجُلَانِ عِنْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَجَعَلَ أَحَدُهُمَا يَغْضَبُ وَيَحْمَرُّ وَجْهُهُ فَنَظَرَ إِلَيْهِ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ: إِنِّي لَأَعْلَمُ كَلِمَةً لَوْ قَالَهَا لَذَهَبَ

هٰذَا عَنْهُ: أَعُوذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيمِ. فَقَامَ رَجُلٌ إِلَى ذَاكَ الرَّجُلِ فَقَالَ: تَدْرِي مَا قَالَ: قَالَ: قُلْ أَعُوذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيمِ. فَقَالَ الرَّجُلُ: أَمَجْنُونًا تَرَانِي؟

ترجمہ: حضرت سلیمان بن صرد رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ کی محفل میں دو شخص گالی گلوچ پر اتر آئے' ایک دوسرے پر اس قدر غصے ہوئے کہ چہرہ سرخ ہو گیا۔ آپ نے اسے دیکھ کر فرمایا: ''میں ایک ایسا کلمہ جانتا ہوں کہ اگر یہ کہہ دے تو اس کا غصہ جاتا رہے' اعوذ باللّٰہ من الشیطان الرجیم۔'' چنانچہ ایک آدمی اٹھ کر اس کے پاس گیا اور پوچھا: تم جانتے ہو کہ آپ نے کیا فرمایا ہے؟ اس نے کہا کہ اعوذ باللّٰہ من الشیطان الرجیم کہو' اس پر اس نے کہا: کیا تم مجھے دیوانہ سمجھتے ہو؟

۱۳۵۷۔حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عُثْمَانَ قِرَاءَةً، عَنْ أَبِي حَمْزَةَ، عَنِ الْأَعْمَشِ، عَنِ ابْنِ ثَابِتٍ، عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ صُرَدٍ قَالَ: كُنْتُ جَالِسًا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَرَجُلَانِ يَسْتَبَّانِ فَأَحَدُهُمَا احْمَرَّ وَجْهُهُ وَانْتَفَخَتْ أَوْدَاجُهُ. فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: إِنِّي لَأَعْلَمُ كَلِمَةً لَوْ قَالَهَا لَذَهَبَ عَنْهُ مَا يَجِدُ. فَقَالُوا لَهُ: إِنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: تَعَوَّذْ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيمِ. قَالَ: وَهَلْ بِي مِنْ جُنُونٍ؟

ترجمہ: حضرت سلیمان بن صرد رضی اللہ عنہ بتاتے ہیں کہ میں نبی کریم ﷺ کی خدمت میں بیٹھا ہوا تھا اور دو آدمی گالی گلوچ کر رہے تھے' ایک کا چہرہ سرخ ہو گیا اور رگیں پھول گئیں تو نبی کریم ﷺ نے فرمایا: ''میں ایک ایسا کلمہ جانتا ہوں کہ اگر یہ شخص کہہ دے تو اس کا غصہ جاتا رہے گا۔'' لوگوں نے اس شخص سے کہا کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا ہے: ''مردود شیطان سے پناہ مانگو۔'' تو اس نے کہا کہ مجھے کوئی جنون تو نہیں؟

۶۴۳۔ بَابٌ يَسْكُتُ إِذَا غَضِبَ (جب تم غضبناک ہو جاؤ تو چپ ہو جایا کرو)

۱۳۵۸۔حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَاحِدِ بْنُ زِيَادٍ قَالَ: حَدَّثَنَا لَيْثٌ قَالَ: حَدَّثَنِي طَاوُوسٌ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: عَلِّمُوا وَيَسِّرُوا وَعَلِّمُوا وَيَسِّرُوا. ثَلَاثَ مَرَّاتٍ: وَإِذَا غَضِبْتَ فَاسْكُتْ. مَرَّتَيْنِ.

ترجمہ: حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما بتاتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''علم سکھاؤ اور نرمی سے برتاؤ کرو' علم سکھاؤ اور آسانی پیدا کرو (تین مرتبہ فرمایا) اور جب تمہیں غصہ آئے تو چپ ہو جایا کرو۔''